نورٌ علیٰ نورٍ یہدی اللہ لنورہ



مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ طبع ہو

[illegible] سے ہین قیمت بھی ارزان [illegible]
[illegible] ذخیرہ درج کرتے ہین کہ جن فن کی یہ کتاب [illegible]
[illegible] قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

[illegible] اُردو حدیث شریف

[illegible] مختصر الاخبار ترجمہ اُردو مشارق الانوار
ترجمہ مولوی خرم علی۔
شرح شمائل ترمذی منظوم بزبان اردو مسمی بہ
[illegible] مولوی محمد کافی۔

حدیث فارسی

اشعۃ اللمعات ترجمہ فارسی مشکوٰۃ چار جلدین
[illegible] شاہ عبد الحق دہلوی۔

حدیث عربی

جامع ترمذی داخل صحاح ستہ [illegible]
احادیث صحیح وداخل ہونا باب الطہارۃ [illegible]
کتاب العلل تک تالیس باب مذکور ہین [illegible]
تصنیفات ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی [illegible]
[illegible] ساتھ رسالہ اصول حدیث کا مصنفہ
سید شریف جرجانی بھی شامل ہے۔
سنن ابی داؤد مصنفہ ابی داؤد [illegible]
یہ کتاب داخل صحاح ستہ [illegible] جلد ہین
۱۔ جلد اول۔ مین کتاب الطہارۃ سے [illegible]
[illegible] احادیث مذکور ہین۔
۲۔ جلد دوم۔ مین کتاب الضحایا سے
کتاب [illegible] احادیث مسطور ہین۔
صحیح مسلم۔ مع شرح نووی داخل صحاح
ستہ [illegible] ابو الحسن مسلم بن الحجاج [illegible]

[illegible] البیہقی ابو بکر [illegible] زکریا [illegible]
۱۔ جلد اول۔ احادیث کتاب الایمان سے
تا کتاب العتق ہے۔
۲۔ جلد دوم۔ احادیث کتاب [illegible]
تا کتاب التفسیر۔
مشکوٰۃ المصابیح۔ مصنفہ [illegible]
عبد اللہ الخطیب العمری التبریزی [illegible]
تا باب ثواب ہذہ الامۃ کی احادیث مذکور ہین
قسطلانی شرح صحیح بخاری مسمی بہ ارشاد الساری
[illegible] شہاب الدین احمد بن [illegible]
شرح نہایت معتبر اور مستند یہ جلد کی ہے
یہ صحاح ستہ مین سے اول درجہ کی کتاب
حدیث کی ہے [illegible] جلد مین کاغذ عمدہ بہت صحت
صحت کے ساتھ چھپی ہے۔
۱۔ جلد اول۔ مین احادیث کتاب الایمان سے
تا باب [illegible]
۲۔ جلد دوم مین احادیث کتاب الاذان سے
تا باب [illegible]
۳۔ جلد سوم مین احادیث باب وجوب الرکوع سے
تا باب المکاتب۔
۴۔ جلد چہارم مین احادیث کتاب البیوع سے
تا باب الشروط فی الوقف۔
۵۔ جلد پنجم [illegible] احادیث کتاب [illegible]

[illegible] القرآن [illegible]
[illegible] مین احادیث [illegible]
تا باب [illegible]
[illegible] جلد سوم مین احادیث کتاب [illegible]
تا باب [illegible] القرآن
[illegible] جلد [illegible] مین احادیث کتاب [illegible]
تا باب [illegible]
[illegible] جلد [illegible] مین احادیث کتاب [illegible]
تا باب [illegible]
۱۔ جلد [illegible] مین احادیث کتاب [illegible]
تا باب [illegible]
دلائل الخیرات مع ترجمہ [illegible]
[illegible] اس کے [illegible]
حاشیہ پر پوری شرح [illegible]
دلائل الخیرات کی چھپی ہے۔
سنن النسائی۔ معروف بہ صحیح نسائی
مؤلفہ ابو عبد الرحمن النسائی [illegible] کی
دو جلد مین۔
۱۔ جلد اول مین احادیث باب السواک سے
تا باب [illegible]
۲۔ جلد دوم مین احادیث
باب وجوب [illegible] سے تا باب [illegible]

نور علیٰ نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء

کتاب شریف و صحیفۂ لطیف کنوز احادیث رامفاتیح ترجمۂ مشکوٰۃ المصابیح اعنی

جلد اول

مظاہر حق

تصنیف مولانا مولوی محمد قطب الدین خان دہلوی مرحوم مغفور

مقام لکھنؤ میں

فہرست جلد اول یعنی علم اجمالی کتاب ... مظاہر حق ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح

نور علی نور یهدی الله لنوره من یشاء

کتاب شریف مجموعۂ لطیف کنوز احادیث را مفاتیح ترجمۂ مشکوٰۃ المصابیح اعنی



[illegible] فاضل جلیل محدث فقیہ [illegible] مولوی محمد قطب الدین [illegible]

مطبع نولکشور لکھنؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ الکریم لیہدینا الی الصراط المستقیم وصلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین اما بعد [illegible]

کرتا ہے کہ کتاب مشکوۃ شریف علم حدیث مین عجب نافع کتاب ہے کہ ہر مضمون کی حدیثین آئی ہیں [illegible]

حضرت مولانا مرشدنا حضرت حاجی محمد اسحاق نواسہ حضرت شیخ عبد العزیز رحمہما اللہ [illegible]

صحت مین فرق آنے لگا مرضی جناب ممدوح کی ایسی پائی کہ اگر بطور شرح کے لکھا جاوے [illegible]

کے لکھا اور فائدے مختصر مناسب مقام کے شرح مشکوۃ وغیرہ سے مثل مرقاۃ شرح ملا علی قاری [illegible]

ہے اور سوائے انکے سے زیادہ کرکے خدمت عالی مین عرض [illegible]

رکھا گیا کہ اسمین تاریخ اسکی نکلتی ہے اللہ اسکو مقبول فرما [illegible]

مصنف اعجاز [illegible] محی الدین [illegible] حضرت محمد [illegible]

پڑھی حضرت شیخ عبد العزیز رحمہ اللہ سے اور انکو [illegible] حضرت شاہ ولی اللہ محدث [illegible] سے اور انکو شیخ [illegible]

کردی سے اور انکو شیخ احمد قشاشی سے اور انکو شیخ احمد بن عبد القدوس شناوی سے [illegible] سید غضنفر بن سید جعفر [illegible] اور انکو شیخ [illegible]

میر کلان سے کہ اپنے وقت مین شیخ مکہ کے تھے [illegible] انکو سید نسیم الدین میرک شاہ [illegible] والد بزرگوار [illegible]

غیاث الدین فیض اللہ بن سید عبد الرحمن سے اور انکو اپنے عم [illegible] عبد اللہ بن عبد [illegible]

یحیی شیرازی الحسنی سے اور انکو مسند وقت اور محدث عصر شرف الدین عبد الرحیم [illegible] الصدیقی سے اور انکو [illegible]

صدیقی سے اور انکو مولف کتاب [illegible] ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب التبریزی سے یا اللہ مجکو اور ان سب کو بخش [illegible]

ونعم الوکیل علی اللہ توکلنا لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اللہم صل علی سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ صلوۃ تنجینا بہا من جمیع [illegible]

جمیع الحاجات وتطہرنا بہا من جمیع السیئات وترفعنا بہا عندک اعلی الدرجات وتبلغنا بہا اقصی الغایات من جمیع الخیرات فی الحیوۃ [illegible]



رَبِّ یَسِّرْ | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وَتَمِّمْ بِالْخَیْرِ

اے پروردگار میرے تو آسان کر | شروع کرتا ہون ساتھ نام اللہ کے کہ بخشنے والا مہربان ہے | اور تمام کر ساتھ خیر کے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ سب تعریف واسطے اللہ کے تعریف کرتے ہین ہم اُسکو اور مدد چاہتے ہین ہم اُس سے اور بخشش چاہتے ہین ہم اُس سے ف تعریف پاک پروردگار کی جیسی کہ چاہیے آدمی سے نہین ادا ہو سکتی ہے اسلیے مصنف نے اُس سے مدد چاہی اور اسمین جو قصور رہ جاوے اُس سے بخشش چاہی وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا اور پناہ مانگتے ہین ہم ساتھ اللہ کے برائیون نفسون اپنی کی سے اور برائیون عملون اپنی کی سے ف کہ جو ساتھ ریا کے ہو یا برائی عملون سے کلام باطل اور غفلت ذکر اللہ تعالی کے سے یا سستی طاعات مین اور کرنا حرام اور مکروہات کا مراد ہے مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ جسکو ہدایت کیا اللہ نے پس نہین کوئی گمراہ کرنیوالا اُسکو اور جسکو گمراہ کیا پس نہین کوئی ہدایت کرنیوالا اُسکو وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ شَھَادَۃً تَکُوْنُ لِلنَّجَاۃِ وَسِیْلَۃً وَلِرَفْعِ الدَّرَجَاتِ کَفِیْلَۃً وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہُ الَّذِیْ بَعَثَہٗ وَطُرُقُ الْاِیْمَانِ قَدْ عَفَتْ اٰثَارُھَا وَخَبَتْ اَنْوَارُھَا وَوَھَنَتْ اَرْکَانُھَا وَجُھِلَ مَکَانُھَا اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ وہ گواہی کہ ہو واسطے نجات کے وسیلہ اور واسطے بلندی درجات کے ضامن اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اُسکے ہین اور رسول اُسکے ایسے کہ بھیجا اُنکو اُس حالت مین کہ رستے ایمان کے مٹ گئے تھے نشان اُنکے اور بجھ گئی تھی روشنی اُنکی اور سست ہو گئے تھے رکن اُنکے اور نامعلوم ہو گیا تھا مکان اُنکا ف رستے ایمان کے یعنی انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین اور جو کہ پیرو اُنکے ہین علما وغیرہ اور مراد اُسکے نشان مٹ جانے سے اور روشنی بجھ جانے سے اور سستی ارکان سے یہ ہے کہ اچھی باتون پر اور حسن اخلاق پر جو یہ لوگون کو تعلیم فرماتے تھے اُسکو لوگون نے چھوڑ دیا تھا اور نامعلوم ہونا مکان اُنکا یہ کہ لوگ مرتبہ اُنکا نہ جانتے تھے فَشَیَّدَ صَلَوٰتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ مِنْ مَّعَالِمِھَا مَا عَفٰی وَشَفٰی مِنَ الْعَلِیْلِ فِیْ تَاْیِیْدِ کَلِمَۃِ التَّوْحِیْدِ مَنْ کَانَ عَلٰی شَفَا پس مضبوط اور بلند کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نشان اُنکے

وہ کہ مٹ گئے تھے اور شفا دی بیمار کو کہ تھا اوپر کنارے ہلاک کے بیچ مدد کرنے کلمہ وحدانیت کے ف یعنی جو کہ بسبب بیماری کفر اور شرک کے
قریب تھے کہ دوزخ کے گڑھے میں پڑیں اور ہلاک ہوں اُنکو بسبب تعلیم کلمہ توحید کے اُس سے بچایا وَاَوْضَحَ سَبِيْلَ الْهِدَايَةِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ
يَّسْلُكَهَا وَاَظْهَرَ كُنُوْزَ السَّعَادَةِ لِمَنْ قَصَدَ اَنْ يَّمْلِكَهَا اور واضح کی راہ ہدایت کی اُسکے لیے کہ ارادہ کرے چلنے اُسکے کا
اور ظاہر کیے گنج نیکبختی کے اُسکے لیے کہ قصد کرے مالک ہونے گنجوں کا ف مراد گنج نیکبختی سے اسلام اور ایمان اور نیکیاں اور عبادات اور معارف
ہیں کہ جو کوئی یہ حاصل کرتا ہے لائق سعادت ابدی کے ہوتا ہے کہ وہ جنت ہے اور رضاے مولا وغیر ذلک اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ التَّمَسُّكَ بِهَدْيِهٖ
لَا يَسْتَتِبُّ اِلَّا بِالْاِقْتِفَاءِ لِمَا صَدَرَ مِنْ مِشْكٰوتِهٖ وَالْاِعْتِصَامَ بِحَبْلِ اللّٰهِ لَا يَتِمُّ اِلَّا بِبَيَانِ كَشْفِهٖ وَكَانَ
كِتَابُ الْمَصَابِيْحِ الَّذِيْ صَنَّفَهُ الْاِمَامُ مُحْيِ السُّنَّةِ قَامِعُ الْبِدْعَةِ اَبُوْ مُحَمَّدِ الْحُسَيْنُ بْنُ مَسْعُوْدِنِ الْفَرَّاءُ
الْبَغَوِيُّ رَفَعَ اللّٰهُ دَرَجَتَهٗ اَجْمَعَ كِتَابٍ صُنِّفَ فِيْ بَابِهٖ وَاَضْبَطَ لِشَوَارِدِ الْاَحَادِيْثِ وَاَوَابِدِهَا
اور پیچھے حمد و صلوٰۃ کے پس تحقیق اعتماد کرنا ساتھ طریق پیغمبر خدا کے نہیں درست ہوتا مگر ساتھ پیروی کرنے اُس چیز کے کہ ظاہر ہوئی سینہ
مبارک حضرت کے سے اور اعتماد ساتھ رسی اللہ کے یعنی قرآن کے نہیں پورا ہوتا مگر ساتھ خوب بیان کرنے حضرت کے اور تھی کتاب مصابیح کہ تصنیف
کیا اُسکو امام محی السنہ نے کہ دور کرنے والے بدعت کے ہیں کنیت اُنکی ابو محمد اور نام اُنکا حسین بیٹے مسعود پوستین دوز کے رہنے والے بغشور کے بلند
کرے اللہ درجہ اُنکا تھی کتاب مصابیح جامع ترین کتابوں کی کہ تصنیف کی گئی بیچ باب اپنے کے یعنی بیچ باب علموں اور اعتقادوں اور احکام ایمان اور
اسلام کے اور خوب قریب تھی طرف حفظ کے واسطے منتشر احادیث کے اور متفرق حدیثوں کے ف شوارد اونٹ بھاگنے والے اور اوابد جانور
وحشی یہاں مراد شوارد سے وہ حدیثیں ہیں کہ کتابوں اصول کی میں روایت کی گئی ہیں لیکن طالب کو جگہ اُنکی معلوم نہیں کہ یہ حدیث کہاں مذکور ہے
پس وہ حدیثیں انسے گویا بھاگی ہوئی ہیں اور مراد اوابد سے وہ حدیثیں ہیں کہ معنی مقصود طالبوں سے پوشیدہ ہیں پس گویا کہ متوحش ہیں پس
محی السنہ نے اس طرح بابوں مناسب میں روایت کی ہیں کہ یہ بات اُنسے جاتی رہی ہے اور احوال محی السنہ کا یہ ہے کہ اپنے زمانہ میں پیشوا مفسرین
اور محدثین کے اور مفتی اہل اسلام کے تھے تفسیر معالم التنزیل کے مصنف بھی یہی ہیں اور بڑے فقیہ اور علم قرأۃ میں بڑی مہارت رکھتے تھے اور مزاج
میں بے تکلفی اور زہد نہایت تھا اور کمال محتاجگی میں گذران کرتے تھے اول خشک روٹی کھاتے تھے جب شاگردوں نے بہت سا عرض کیا کہ
خشک روٹی سے ضعف کمال ہو جائیگا جب سے روغن زیت سے کھانے لگے اور اُنھوں نے جب کتاب شرح السنہ تصنیف کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں زندہ رکھے تجکو اللہ جیسے کہ زندہ رکھی تو نے سنت میری جب سے انکا لقب محی السنہ ہوا یعنی زندہ کرنے والے
سنت کے اور بغوی نسبت ہے بغشور کی طرف وہ ایک گانوں ہے ہراۃ اور مرو کے درمیان میں بیچ حدود خراسان کے اور مصابیح میں حدیثیں چار ہزار
چار سو چوتیس ہیں مشکوٰۃ والے نے ڈیڑھ ہزار اور گیارہ حدیثیں زیادہ کیں پس مشکوٰۃ میں سب حدیثیں کم چھ ہزار ہیں اور نام مشکوٰۃ کے مصنف کا
ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ العمری الخطیب التبریزی ہے وَلَمَّا سَلَكَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ طَرِيْقَ الْاِخْتِصَارِ وَ
حَذَفَ الْاَسَانِيْدَ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ النُّقَّادِ اور جب اختیار کی مصنف مصابیح کے نے راضی ہو وے اللہ اُس سے راہ اختصار کی اور
دور کیا سندوں کو کلام اور اعتراض کیا بیچ اُسکے بعضے پرکھنے والوں نے ف مراد دور کرنے سندوں کے سے یہاں ترک ذکر صحابی کا اور نام
کتاب کا ہے کہ جس سے وہ حدیث نقل کی پس اسلیے پرکھنے والوں نے یعنی عالموں نے کہ صحیح سے ضعیف کو تمیز کر لیتے ہیں اعتراض کیا کیونکہ حال صحت
وغیرہ کا سند سے اور نام کتاب سے معلوم ہوتا ہے وَاِنْ كَانَ نَقْلُهٗ وَاِنَّهٗ مِنَ الثِّقَاتِ كَالْاِسْنَادِ لٰكِنْ لَيْسَ مَا فِيْهِ اَعْلَامٌ

كَالاَغْفَالِ فَاسْتَخَرْتُ اللهَ تَعَالٰى وَاسْتَوْفَقْتُ مِنْهُ فَاَعْلَمْتُ مَا اَغْفَلَهُ فَاَوْدَعْتُ كُلَّ حَدِيْثٍ مِنْهُ فِيْ مَقَرِّهٖ كَمَا رَوَاهُ الْاَئِمَّةُ الْمُتْقِنُوْنَ وَالثِّقَاتُ الرَّاسِخُوْنَ اور اگرچہ ہم نقل کرنا مصنف کا مانند سند کے ہے واسطے کہ تھے وہ عالم ثقون سے لیکن نہین وہ چیز کہ ہم اُسکے نشان ہو مانند بے نشان کے پس طلب کی مین نے خیر کی اللہ تعالی سے اور توفیق چاہی مین نے اُس سے یعنی اس عمل خیر پر پس نشان کردیا مین نے اُس خبر کو جو بے نشان تھی یعنی مصابیح والے نے جو نام صحابی اور کتاب کا ورد کیا تھا مین نے ہر حدیث مین بیان کردیا پس رکھدی مین نے ہر حدیث اُس سے بیچ ٹھکانے اُسکے کے مانند اُسی طرح کہ کہ روایت کیا پیشواؤن مضبوطون نے اور ثقون محکمون نے مِثْلُ اَبِيْ عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمٰعِيْلَ الْبُخَارِيِّ مانند ابی عبد اللہ محمد بن اسمعیل بخاری کے ف احوال بخاری کا یہ ہے کہ پیدائش بخاری کی دن جمعہ کے بعد نماز عصر کے ہے بعضی روایت مین تیرھوین بعضی روایت مین سولھوین شوال کی سال ایکسو چورانوے مین ہجرت سے اور قوم انکی جعفی ہے بالولا یعنی انکا پردادا مسلمان ہوا تھا اوپر ہاتھ ایک شخص کے کہ وہ تھا قوم جعفی مین اور نسب انکا اسطرح سے ہے کہ محمد بیٹا اسمعیل کا اور اسمعیل بیٹا ابراہیم کا اور ابراہیم بیٹا مغیرہ کا مغیرہ بیٹا بردزبہ کا ساتھ ب کے زبر کے اور ر کے جزم کے اور د کے زبر کے اور ذ کے جزم کے ب کے زبر کے ہ کے جزم سے چنانچہ مغیرہ جو دادا انکا ہے ہاتھ یمان جعفی کے مسلمان ہوا تھا اور یمان جعفی اُس زمانہ مین سردار تھا بخارا کا سو جسکے ہاتھ پر کوئی مسلمان ہوتا تھا اُسی کے قوم کی طرف منسوب ہوتا اور حالت لڑکپن مین روشنی آنکھون انکی کی جاتی رہی تھی اس سبب سے انکی مان کو بہت قلق اور اضطراب تھا اُسی حالت قلق مین ایک دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بخاری کی مان نے خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین خوش ہو حق تعالی نے تیرے بیٹے کی بینائی عطا فرمائی اور یہ بسبب بہت دعا کرنے اور رونے تیرے کے بیچ جناب باری تعالی کے ہے مان انکی خواب دیکھکر صبح کو جو اٹھی تو آنکھین بیٹے اپنے کی روشن دیکھین اور دس برس کی عمر تھی کہ بیچ مکتب کے جس جگہ نام حدیث کا سننے اُسکو یاد کر لیتے اُسی وقت سے انھون نے حدیثین یاد کرنی شروع کین اور بعد اٹھنے مکتب کے سے انھون نے سنا کہ ایک عالم محدث بخارا مین ہے مشہور بداخلی چنانچہ اُنکے پاس بخاری نے جانا شروع کیا انھین دنون مین وہ عالم داخلی ایکدن اپنی کتاب حدیث مین تھی لوگون کے روبرو پڑھتے تھے اتفاقاً اُنکی زبان سے اس طرح سے نکلا بیان کرتے حدیث کے ہین کہ سفیان عن ابی الزبیر عن ابراہیم بخاری نے فی الفور کہا کہ ابو زبیر ابراہیم سے روایت نہین کرتا اُس عالم داخلی نے بخاری کو شاباش کہی اور بخاری نے کہا کہ اصل اپنی کتاب مین دیکھو کہ کیا لکھا ہے پس وہ عالم اپنے گھر مین گئے اصل کتاب اپنی مین دیکھا اور بخاری کو بلایا اور کہا غلطی کی راہ سے میری زبان سے نکلا تھا اب کہو کہ صحیح کس طرح ہے بخاری نے کہا اصل اس طرح سے ہے سفیان عن الزبیر ابن عدی عن ابراہیم عالم داخلی حیران ہوا اور کہا کہ فی الواقع ایسا صحیح ہے اور کتاب پر مثنے کی جو تھی اُسے صحیح کیا اسی طرح پر اور یہ قصہ جب بخاری کو واقع ہوا انکی عمر گیارہ برس کی تھی اور جب سولھوین برس مین پہونچے کتابین ابن مبارک کی اور وکیع کی یاد کین اور اپنی مان کے ساتھ اور بھائی کے کہ نام اسکا احمد تھا واسطے حج کرنے کے مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوئے اور جب حج سے فارغ ہوئے مان اور بھائی اپنے وطن کو پھر آئے اور یہ ملک حجاز مین واسطے طلب حدیث کے ٹھہر رہے اور جب یہ اٹھارہ برس کے ہوئے کتابین تصنیف کرنی شروع کین اور ایک کتاب بیچ بزرگیون صحابہ اور تابعین کے اور بیچ قول اُنکے کے تصنیف کی اُسکا نام رکھا کتاب التاریخ اول اُسکا مسودہ کیا اور نزدیک قبر آنحضرت کے چاندنی راتون مین صاف کیا اور بخاری نے کہا ہے کہ کوئی نام بیچ کتاب تاریخ میری کے مذکور نہین ہے مگر قصہ اسکا طولانی یاد رکھتا ہون لیکن بسبب خوف اسکے کے کہ اگر سب لکھون تو طول بہت ہو جاویگا اس واسطے کتاب مین درج نہین کیا کہ یہ سبب ملال دیکھنے والون کا ہے اور حامد بن اسمعیل کہ محدث اُس وقت مین تھے اُن سے نقل ہے کہ ہمراہ بخاری کے بیچ طلب حدیث کے روبرو استادون کے مین بھی آمدورفت رکھتا تھا اور بخاری اپنے پاس دوات اور قلم نہ رکھتے تھے مین نے اُن سے ایکدن کہا کہ تم اپنی آمدورفت استادون کے پاس رکھتے ہو لیکن کیا فائدہ بغیر لکھنے کے یاد نہین رہنے کا لکھنا ضرور چاہیے آخر اسکا جواب بخاری نے بعد سولہ دن کہا کہ تم ہمکو بہت تنگ کرتے ہو جو تمہارے پاس لکھا ہوا ہے اُسکو میرے پاس لاؤ اور میری یاد کو اُس سے مقابلہ کرو اتنی مدت مین مین نے پندرہ ہزار

حدیثین لکھین تھین اور بخاری نے وہ سب حدیثین یاد پڑھنی شروع کین کہ ہم نے اپنی لکھی ہوئی کو اُسکے یاد سے صحیح کرنا شروع کیا بعد اُسکے بخاری نے کہا کہ تم یون
گمان کرتے ہو کہ مین عبث حیران ہوتا ہون حامد بن اسمعیل نے کہا کہ مین نے اُس روز سے یقین کیا کہ یہ شخص ہونہار ہے کہ کوئی اسکی برابری نہین کریگا اور
سبب تصنیف کرنے صحیح بخاری کا یہ ہے کہ ایک دن بیچ مجلس اسحاق بن راہویہ کے بخاری بیٹھے ہوئے تھے اسحاق بن راہویہ کے یارون اور
شاگردون نے کہا کہ اگر کوئی توفیق پاوے کوئی کتاب مختصر بیچ حدیث کے جمع کرے اور حدیثین صحیح کہ نہایت درجہ اعلی کو پہونچی ہون اُنھین پر اکتفا
کرے تو کیا خوب ہو کہ عمل کرنے والی بے شبہہ اور بے وسواس اور بے تامل اُسپر عمل کرین اور احتیاج پوچھنے کسی عالم کی نہو کہ یہ حدیث صحیح ہے یا ضعیف ہے
بعد اسکے وہ مجلس تو برخاست ہوئی لیکن یہ بات اُنکی بخاری کے دل مین رہی اُس وقت سے تصنیف کرنا اس کتاب بخاری کا اُنکے دل مین
مقرر ٹھہرا اور چھ لاکھ حدیثون مین سے کہ نزدیک بخاری کے موجود تھین اُن مین سے چُن کر اپنی کتاب مین لکھا اور حدیثین کہ بہت صحیح تھین انھین پر
اکتفا کیا اور بعضی حدیثین صحیح کہ اس درجہ کو نہ تھین بسبب خوف طول کے نہین لائے اور محمد بن اسمعیل بخاری وقت تصنیف کرنے بخاری کے واسطے
ہر حدیث کے غسل کرتے اور دو رکعت نماز کی پڑھ کر حدیث لکھتے اور سولہ برس کی مدت مین یہ کتاب تمام کر چکے اور اُنکی زندگی مین لوگون نے
اُن سے سند بیواسطہ نوے ہزار آدمیون نے کی اور بخاری کے وقت مین شہر بخارا کا سردار خالد بن احمد ذہلی تھا کہ اُسنے محمد بن اسمعیل بخاری کو تکلیف
دی کہ میرے بیٹون کو کتاب بخاری اور کتاب تاریخ اور کتابین اپنی تصنیف میرے گھر آکر پڑھا جایا کرو بخاری نے کہا کہ یہ علم حدیث ہے اسکو مین ذلیل
نہین کرتا اگر تم کو غرض ہے اپنے بیٹون کو میری مجلس مین بھیجو موافق اور طالب علمون کے پڑھین اُس سردار نے کہا کہ اگر اس طرح سے ہے تو چاہیے کہ جس وقت
میرے بیٹے پڑھین اُس وقت اور کوئی حاضر نہو اور دروازے پر چوبدار کھڑے رہین کہ کسی کو آنے نہ دین میری نخوت نہین قبول کرتی کہ جس مجلس مین میرے
بیٹے ہون اسی مجلس مین موچی جولاہے اُنکے برابر بیٹھین بخاری نے یہ قبول نہ کیا اور کہا کہ یہ علم میراث پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے ساری امت
اسمین شریک ہے کسی کو اسمین تخصیص نہین آخر اُس امیر کو یہ بات بُری لگی اور دل مین کینہ رکھا اور تدبیر نکالنے انکے کی کی اور بعضے عالمون حاسدون کو
اپنے ساتھ رفیق کیا اُن عالمون نے بیچ اجتہاد بخاری کے طعن کرنا شروع کیا اور اُنکی خطا پکڑنے لگے اور ایک محضر طیار کر کر بخاری کو بخارا سے نکال دیا
اور جب بخاری بخارا سے نکلے جناب الٰہی مین دعا کی کہ یا الٰہی ان لوگون کو مبتلا کر آخر ایک مہینا نہ گذرا کہ وہی امیر خالد بن احمد تغیر ہوا اور خلیفہ کا
حکم ہوا کہ اسکو گدھے پر سوار کر کر تشہیر کرو آخر حال اُسکا بُرا ہوا چنانچہ احوال بخاری کا کتاب بستان المحدثین مین لکھا ہے اور حریث ابن ورقہ عالم
کہ شریک اُس امیر کے بخاری کے نکالنے مین تھا وہ بھی رسوا ہوا اور نہایت فضیحتی اُسکے ناموس مین پہونچی اور ایک عالم اور کہ شریک اُس امیر کے
نکالنے بخاری کے مین تھا اسکو آفت اولاد مین پہونچی کہ اُسکی اولاد سب مرگئی اور بخاری وہان سے نکل کر نیشاپور مین گئے اور اُس جگہ کے امیر سے
بھی ناموافقت ہوئی آخر بیچ گاؤن خرتنگ کے پہونچے کہ چھ کوس ہے سمرقند سے اسی جگہ اُنکی وفات ہوئی شب عید رمضان کو اور سال ہجرت کے
دو سو چھپن مین اور عمر اُنکی باسٹھ برس کی ہوئی اور اُستاد اُنکے بہت ہین اور بڑے اُستادون مین اسحاق بن راہویہ اور علی بن مدینی اور احمد بن
حنبل اور یحیی بن معین تھے اور خطیب ابوبکر بغدادی ساتھ سند اپنی کے عبد الواحد طراوسی سے نقل کرتا ہے کہ کہا عبد الواحد نے کہ دیکھا مین نے خواب مین
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ جماعت اصحاب کے کہ کھڑے ہین اور انتظار کرتے ہین سلام علیک کی مین نے حضرت پر حضرت نے جواب میرے سلام کا
دیا مین نے پوچھا یا رسول اللہ اس جگہ ٹھہرنے کا کیا سبب ہے فرمایا کہ ہم منتظر ہین محمد بن اسمعیل کے بعد کتنے دنون کے خبر مرنے بخاری کی پہونچی مجھ تک
پس مین نے تلاش کی پایا مین نے وقت مرنے اُسکے کا وہی وقت کہ جس وقت خواب دیکھا تھا مین نے چنانچہ شیخ عبد الحق دہلوی نے
اپنے ترجمہ مین یہ لکھا ہے اور یہ بھی احوال لکھا ہے کہ جس وقت بخاری کو دفن کیا خوشبو مشک کی قبر اُسکی سے آتی تھی اور وہی خوشبو مدت تک

شی قبر انکی سے معلوم ہوتی تھی اور بہت لوگون نے خواب مین دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کتاب کو اپنی طرف نسبت کیا اور محمد
ابن احمد مروزی درمیان رکن کے اور مقام ابراہیم کے سوتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا فرماتے ہین کہ اے ابوزید کب تک تو کتاب شافعی کا
درس کہیگا میری کتاب کا درس کیون نہین کہتا آخر یہ ڈرے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین تمہارے قربان ہون تمہاری کتاب کون سی ہے فرمایا
کہ جامع محمد بن اسمعیل اور امام الحرمین سے بھی اسی طرح کا خواب نقل ہے اور صاحب بخاری کی تصنیفین بہت ہین ایک تو بخاری دوسری کتاب تاریخ
اور تیسری کتاب الادب چوتھی کتاب رفع الیدین اور سوا انکے بہت کتابین ہین واسطے درازی کلام کے نہین لکھین وَأَبِي الْحُسَيْنِ مُسْلِمِ
بْنِ الْحَجَّاجِ الْقُشَيْرِيِّ اور مانند ابی الحسین بن حجاج قشیری کے ف احوال مسلم کا یہ ہے کہ نام انکا مسلم بن حجاج ہے اور کنیت انکی ابوالحسین اور
قوم انکی قشیری ہے اور وطن انکا نیشاپور ہے پیدایش انکی دوسو چار ہجری مین اور ایک قول مین دوسو چھ ہین اور ابوحاتم رازی اور ترمذی
اور ابوبکر بن خزیمہ مسلم سے روایت رکھتے ہین اور یہ خود بھی محدث ہین اور ابوحاتم رازی نے مسلم کو خواب مین دیکھا اور انکا احوال انسے پوچھا
مسلم نے کہا کہ حق تعالے نے جنت کو مجھ پر مباح کر دیا ہے جہان چاہتا ہون وہان رہتا ہون اور ابوعلی زاغونی نے بھی بعد وفات انکی کے ایک شخص ثقہ
کو خواب مین دیکھا اور پوچھا تجکو کس چیز سے نجات ہوئی کہا بسبب اس چیز کے کہ ہاتھ میرے مین ہے اور وہ جز تھا کتاب صحیح مسلم کا اور کتاب تاریخ مین مذکور ہے
کہ ایک دن مسلم کی مجلس مین ذکر ایک حدیث کا ہوا اور لوگون نے مسلم سے پوچھا اس وقت مسلم کو وہ حدیث معلوم نہ ہوئی آخر اپنے گھر مین آئے اور ایک
ٹوکرا بھرا ہوا کھجورون کا اپنے پاس رکھا اور اس حدیث کو ڈھونڈھنا شروع کیا اور ایک ایک کھجور کھانی شروع کی آخر وہ حدیث پائی لیکن اس
حدیث کے ڈھونڈھنے کے شغل مین تمام وہ ٹوکرا کھجورون کا نبڑ گیا دھیان نرہا اور یہی سبب ہوا انکے مرنے کا اور وفات انکی اتوار کی رات چوبیسوین
رجب کی سال دوسو اکسٹھ ہجری مین ہوئی اور مسلم کی کتابین تصنیف کی ہوئین ایک تو صحیح مسلم ہے اور سوا اسکے اور بہت سی تصنیفین ہین مثل مسند کبیر اور
جامع کبیر اور کتاب العلل اور کتاب اوہام محدثین اور کتاب تمیز اور کتاب من لیس لہ الا راو واحد اور کتاب طبقات مخضرمین اور کتاب الاسماء والکنی اور
کتاب الوحدان اور کتاب حدیث عمرو بن شعیب اور کتاب مشائخ مالک اور کتاب مشائخ ثوری اور سوا انکے بھی ہین وَأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ الْأَصْبَحِيِّ
اور مانند ابی عبداللہ مالک بن انس اصبحی کے ف احوال مالک کا یہ ہے کہ نام انکا مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن الحارث بن غیمان
بن خثیل ہے اور ذہبی محدث نے بیچ تجرید الصحابہ کے ابوعامر کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ نہین دیکھا مین نے کسی کو ذکر کیا ہو ابوعامر کو صحابہ مین
لیکن حضرت کے زمانے مین پیدا ہو چکا تھا اور بیٹا ابی عامر کا مالک روایت کرتا ہے حضرت عثمان سے اور اصحابیون سے اور شیخ محمد ابراہیم بن خلیل نے
بیچ شرح مختصر خلیل کے ابوعامر کو اسطرح ذکر کیا ہے کہ ابوعامر پردادا مالک کا صحابی ہے حاضر ہوا ہے حضرت کے ساتھ سارے غزوون مین سوائے بدر کے
فقط اتنا ہی ذکر کیا ہے اور کہین کچھ ذکر نہین اور قوم انکی اصبحی ہے اور پیدایش امام مالک کی بیچ سال ترانوے ہجری کے ہے اور مدت حمل انکے کی دو برس
یا تین برس لکھی ہے اور امام مالک بیچ طلب حدیث کے حرص بہت رکھتے تھے اور اتباع سنت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت تھا اور ابتدا زمانہ طلب
حدیث کی مین کچھ اپنے پاس مایہ نہ رکھتے تھے گھر کی کڑیان اکھاڑ کر بیچ ڈالین اور کتابون مین خرچ کین اور بعد اسکے دنیا نے ہجوم کیا اور فتوح
بہت سے ہوئے اور حافظہ انکا نہایت قوی تھا کہ انھین کا قول ہے کہ جس چیز کو مین نے اپنے حافظہ مین یاد رکھتا تھا پھر اسکو کبھی نہ بھولتا تھا اور بیٹھنا انکا
واسطے تعلیم کرنے حدیث کے سترہ برس کی عمر مین تھا اور نقل ہے کہ جن دنون مین یہ پہلے ہی حدیث بیان کرنے کو بیٹھے ان دنون مین ایک بڑی
عمرہ زادی مدینہ مین مری ایک عورت غسالہ اسکے غسل دینے کے واسطے آئی اور جب غسل دینے مین ہاتھ اس غسالہ کا شرمگاہ میت پر پہنچا کہنے لگی
کہ یہ عورت مرنے والی کیا زنا کرنے والی تھی وہین کہنے کے ساتھ ہاتھ غسالہ کا شرمگاہ میت پر چپک گیا بہتیرا ہی جدا کرتی تھی ہاتھ اسکا

شرمگاہ سے جدا نہوتا تھا آخر بڑی مشکل پڑی لاچاری کو رجوع طرف عالمون اور فاضلون کے کی کسی نے اسکا علاج نہ تبلایا آخر طرف امام مالک کے رجوع کی امام مالک نے یہ حکم فرمایا کہ اس عورت غسالہ کو تہمت کی حد مارو جب اُسے اسّی کوڑے مارے تب غسالہ کا ہاتھ شرمگاہ میّت کی سے جدا ہوا اُسی وقت سے انکی عظمت کمال علم کی لوگون کے نزدیک ثابت ہوئی اور اُنھون نے اپنے ہاتھ سے ہزار حدیثین لکھین تھین دارقطنی نے کہا یہ اتفاق کسی محدث کو نہین ہوا اور تمام عمر انھون نے بیچ حرم مدینہ کے استنجا نہین کیا باہر حرم کے جاتے تھے مگر حالت بیماری کی مین یا ضرورت کی مین لاچاری کو اُسی جگہ جاتے تھے اور کتاب موطا کو قریب ہزار کے آدمیون نے اُنسے سنا اور سند بعد اُسکی یہ کتاب موطا بہت پھیلی اور لوگ فقیہ ہوئے واللہ اعلم وَاَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ مُحَمَّدِ بْنِ اِدْرِیْسَ الشَّافِعِیِّ اور مانند ابی عبد اللہ بن ادریس شافعی کے ف کنیت امام شافعی کے ابو عبد اللہ اور نام انکا محمد اور نسب اُنکا اس طرح سے ہے کہ محمد بن ادریس بن العباس بن عثمان بن شافع بن سائب بن عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف القریشی المطلبی شافع کو مطلبی کہتے تھے کس واسطے کہ انکا جد اعلیٰ مطلب تھا اور مطلب بھائی تھا ہاشم بن عبد مناف کا اور ہاشم بیٹا مطلب کا اُسکی اولاد مین امام شافعی ہین اور ہاشم بیٹا عبد مناف کا کہ بھائی مطلب کا ہے وہ جد آنحضرتؐ کا ہے اور شافع نے ملاقات آن حضرتؐ سے کی ہے اور باپ شافع کا کہ نام اُسکا سائب تھا دن بدر کی نشان بردار تھا بنی ہاشم کا قریش کی طرف سے اور اُسی لڑائی مین قیدیون مین پکڑا آیا اور بدلا دیکر چھوٹا اور پھر مسلمان ہوا اور پیدایش امام شافعی کی بیچ سن ڈیڑھ سو ہجری کے بیچ غزہ کے ہوئی اور بقول بعضے کے بیچ عسقلان کے اور بعضے قول مین بیچ منا کے اور اُنکو مکہ مین لے گئے اور نشو و نما اُسی جگہ پایا اور سات برس کی عمر مین قرآن تمام یاد کر لیا اور جب دس برس کے ہوئے موطا کتاب امام مالک کی یاد کی اور فقہ مسلم بن خالد سے کہ اُس زمانہ مین مفتی تھے پڑھی اور جب پندرہ برس کی عمر ہوئی اُس وقت کے علما نے اُنکو اذن دیا فتوی دینے کا اور بعد اسکے اُنھون نے کوچ کیا مدینہ کی طرف اور امام مالک کی صحبت مین رہنا اختیار کیا اور امام شافعی سے نقل ہے کہ ابتدا مین مجکو شوق شعر کا بہت تھا اور بہت شعر یاد کیے تھے مین نے کہ ایک دن کعبہ کے سایہ مین بیٹھا تھا مین اور میرے نزدیک کوئی نہ تھا پیچھے سے ایک آواز آئی کہ مین نے خوب سنی کہ کوئی کہتا ہے یا محمد علیک بالتقوٰی ودع الشعر یعنی اے محمد لازم پکڑ تو مضبوطی کو اور چھوڑ تو شعر پڑھنے کو اور امام شافعی سے نقل ہے کہ پہلے بالغ ہونے سے حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مین نے خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین اے لڑکے کہا مین نے لبیک یا رسول اللہ فرمایا کہ کس قوم کا ہے تو مین نے کہا تمہاری قوم مین کا فرمایا کہ نزدیک میرے آ اور منہ کھول پس مین نزدیک گیا اور اپنا منہ کھولا مین نے آن حضرتؐ نے لعاب اپنے منہ کا میرے منہ مین ڈالا اور فرمایا کہ جا برکت دے اللہ تعالیٰ بیچ تیرے پس بعد اس خواب کے مجکو خطا بیچ حدیث کے اور کلام عرب کے واقع نہوئی اور پھر امام شافعی کہتے ہین کہ جب مین امام مالک کے پاس پہونچا میری باتین اُنھون نے سنین اور قیافہ سے معلوم کیا اور پوچھا کہ نام تیرا کیا ہے مین نے کہا نام میرا محمد ہے جب کہا اُنھون نے اے محمد تقوی کر اور ڈر خدا سے اور بچیا رہ گناہون سے کہ تجکو اللہ تعالیٰ بڑی شان دیگا درمیان امت رسول مقبول کے اور مین مدت تک اُنکے پاس رہا جب تحصیل علم سے فارغ ہوا اور پروانگی سفر کی امام مالک سے چاہی مین نے تب وقت رخصت کرنے کی اُنھون نے مجھ سے کہا اے جوان حق تعالیٰ نے بیچ دل تیرے کے نور ڈالا ہے پس اس نور کو بسبب گناہ کے دور نہ کیجیو اور امام شافعی امام مالک سے اور سفیان بن عیینہ سے اور عبد العزیز دراوردی سے اور سوا انکے بہت خلق سے روایت کرتے ہین اور امام شافعی سے امام احمد حنبل اور ابو ثوری اور مزنی روایت کرتے ہین اور سوا انکے اور بھی امام شافعی سے روایت کرتے ہین اور جس وقت کہ امام مالک سے رخصت ہوئے بیچ بغداد کے پہونچے دو برس اس جگہ ٹھہرے اور وہان کے عالمون سے حدیث اور فقہ لی پھر وہان سے مکہ مین آئے پھر دوبارہ بغداد کو گئے بعد اسکے قصد مصر کا کیا اور تعلیم اور تعلم مین مشغول ہوئے اور کتابین تصنیف کین چنانچہ بیچ اصول فن کے چودہ کتابین تصنیف کین اور بیچ

فروع دین کے سو کتاب سے زیادہ کہین اور امام احمد سے نقل ہو کہ مین ناسخ اور منسوخ حدیث مین سے اور خاص و عام اور مجمل اور مفصل نجانتا تھا
جب تک امام شافعی کی صحبت مین نہ بیٹھا تھا اور امام محمد شاگرد امام اعظم کے سے نقل ہو کہ امام شافعی نے کتاب اوسط امام اعظم کی مجھسے بطریق
عاریت کے لی ایک رات اور ایک دن مین تمام یاد کر لی اور وفات کی سلخ رجب کو دن جمعہ کے دو سو چار ہجری مین اور اُسی روز عصر
کے بعد دفن کیا بیچ قرافہ مصر کے واللہ اعلم وَاَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ الشَّيْبَانِيِّ اور مانند ابی عبد اللہ
احمد بن محمد بن حنبل شیبانی کے ف احوال انکا یہ ہو کہ کنیت انکی ابو عبد اللہ اور نام انکا احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد بن
ادریس بن عبد اللہ بن حبان بن اسد بن ربیعہ بن نزار بن معد بن عدنان پیشوا اور مقتدا تھے بیچ حدیث کے اور فقہ کے اور زہد و ورع
انکو بیچ عبادت کے بہت تھا اور بغداد مین انکا نشو و نما ہوا اور طلب علم اور تحصیل حدیث کی اُسی جگہ کی بعد اسکے واسطے تتبع محدثون کے
کوفہ اور بصرہ اور مکہ اور مدینہ اور یمن اور شام اور جزیرون کی طرف گئے اور حدیثین لکھین اور سُنین عالمون اُن شہرون کے سے اور
روایت کرتے ہین یزید بن ہارون اور یحیی بن سعید قطان اور سفیان بن عیینہ اور شافعی اور سوا انکے اور علما سے بھی اور انسے بھی بہت
لوگ نقل کرتے ہین مانند محمد بن اسمٰعیل بخاری کے اور مسلم بن حجاج قشیری کے اور ابو زرعہ اور ابو داؤد سجستانی اور سوا انکے اور اسحاق بن راہویہ نے
انکے حق مین کہا ہو کہ احمد بن حنبل حجت ہو یعنی دلیل ہو درمیان خدا کے اور بندون خدا کے اور امام شافعی نے انکے حق مین فرمایا ہو کہ بغداد مین
مین نے کوئی نہین چھوڑا کہ زیادہ ہو پرہیزگاری مین اور تقویٰ مین اور علم مین احمد بن حنبل سے اور احمد بن سعید دارمی نے کہا ہو کہ نہین دیکھا مین نے
کسی جوان کو کہ بہت یاد رکھنے والا ہو حدیث پیغمبر خدا کی احمد بن حنبل سے اور کتاب انکی کہ نام اُسکا مسند ہو مشہور ہو درمیان محدثین کے اور
حدیثین اُسمین زیادہ ہین تیس ۳۰ ہزار سے اور ابو داؤد سجستانی سے نقل ہو کہ کہا صحبت مین بیٹھنا احمد بن حنبل کی گویا کہ صحبت ہو آخرت کی
کس واسطے کہ انکی مجلس مین ذکر سواے امور دین کے نہ تھا اور ذکر ہو کہ احمد بن حنبل نے فقر اختیار کیا اور ستر برس اُسپر صبر کیا اور کسی سے
کچھ قبول نہ کرتے تھے اور محمد بن موسیٰ کہتا ہو کہ اہل مصر نے حسن بن عبد العزیز کے واسطے بطریق میراث کے لاکھ اشرفی سونے کی کسی جانور
پر لاد کر بیچ بغداد کے بھیجی اور حسن بن عبد العزیز نے اُسمین سے تین تھیلیان ہزار ہزار اشرفی کی کہ سب تین ہزار ہوئین احمد بن حنبل
کے واسطے بھیجین اور کہا کہ اے ابو عبد اللہ یہ مجکو میراث مین بوجہ حلال پہونچا ہو اسکو لیجیے اور اپنے اہل و عیال پر خرچ کیجیے امام احمد بن حنبل نے
فرمایا کہ اِسکی مجکو کچھ حاجت نہین اور ایک اشرفی بھی اُسمین سے قبول نہین کی اور اسی قسم کی باتین اُن سے بیچ مقدمہ صبر کے اور توکل کے اور
استغنا کے اور تقویٰ کے اور پرہیزگاری کے بہت سی ہین اور پیدایش انکی بیچ بغداد کے ایک سو چونسٹھ ۱۶۴ ہجری مین اور وفات انکی بھی بیچ
بغداد کے دو سو اکتالیس مین جمعہ کے دن وقت چاشت کے اور دفن کیا بعد عصر کے واللہ اعلم وَاَبِیْ عِيْسٰى مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسٰى التِّرْمِذِيِّ
اور مانند ابی عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی کے ف اور احوال ترمذی کا یہ ہو کہ کنیت انکی ابو عیسیٰ اور نام انکا محمد بن عیسیٰ بن سورہ
بن موسیٰ بن ضحاک ترمذی ساتھ زبر ت کے ترمذی نسبت ہو طرف شہر ترمذ کے اور یہ بھی بڑے محدثون مین ہین اور تصنیف
انکی کتاب جامع ترمذی دلالت کرتی ہو اوپر بڑے علم انکے کے اور اس کتاب مین اُنھون نے کتنی باتین لازم پکڑی ہین ایک
یہ کہ جو حدیث صحابیون سے انکو پہونچی ہو اُن صحابیون کا نام بیان کر دیتے ہین تاکہ مشہور اور متواتر اور آحاد ہونا حدیث کا معلوم ہو جاوے
اور دوسرے یہ کہ اس کتاب مین اُنھون نے یہ بھی لازم کیا ہو کہ مذاہب اور اختلاف علما کا بیان کیجیے اور تیسرے یہ کہ ہر جگہ راوی کا
احوال قوی کا اور ضعیف کا بیان کر دیتے ہین اور حدیث کا بھی حال بیان کر دیتے ہین کہ صحیح ہو یا حسن ہو یا غریب ہو یا منکر ہو اور تین باتین

باقی اور کتابوں صحاح ستہ میں نہیں اور ترمذی کو واسطے حضرت تک تین سے کم نہیں اور ایک حدیث میں تین واسطے ہیں سو جس حدیث میں
تین واسطے ہوں پیغمبر تک اُس حدیث کو ثلاثی کہتے ہیں اور نہایت سے نہایت واسطے دس ہیں دس سے زیادہ نہیں اور بہت سے علما سے
یہ بھی حدیث کرتے ہیں مانند قتیبہ بن سعید اور محمود بن غیلان اور محمد بن بشار اور احمد بن منیع اور محمد بن مثنی کے اور سوائے انکے اور انسے بھی بہت
لوگ روایت کرتے ہیں مانند محمد بن احمد اور ہیثم بن کلیب کے اور سوائے انکے اور ترمذی نے کتاب اپنی تصنیف کر کے علماے حجاز کو اور
عراق کو اور خراسان کو سنوائی اور سبھوں نے پسند کی اور انکی کتاب ایک شمائل نبوی ہے کہ اسمیں بیان حضرت کی سیرت کا اور حضرت
کے بدن کا اور چہرہ کا اور تمام اعضا کا ہے اور پیدایش ترمذی کی دو سو نو میں ہجرت سے بیچ شہر ترمذ کے اور وفات انکی بیچ دو سو اناسی
کے واللہ اعلم وَأَبِي دَاوُدَ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ السِّجِسْتَانِيِّ اور مانند ابی داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی کے اور احوال
ابو داؤد کا یہ ہے کہ کنیت انکی ابو داؤد اور نام انکا سلیمان بن اشعث بن اسحق بن بشیر اور سجستان کے رہنے والے اور اپنے وطن سے واسطے
طلب علم کے اور حدیث کے نکلے اور بہت جگہ پھرے اور علماے عراق اور خراسان اور شام اور مصر اور جزیرے کے حدیث سنی اور
اجازت لی اور بڑے بڑے علما سے اور مجتہدین سے حدیث کرتے ہیں مانند مسلم بن ابراہیم اور سلیمان بن حرب اور یحیی بن معین اور احمد بن حنبل کے
اور سوائے انکے سے اور انسے بھی بہت سے علما روایت کرتے ہیں مانند ابو عبدالرحمن نسائی اور احمد بن محمد کے اور سوائے انکے اور ابو داؤد
بیچ بصرہ کے رہے اور وہاں سے بغداد میں بھی پہونچے اور اپنی کتاب تصنیف کی بیچ بغداد کے اور اُس ضلع کے لوگوں نے سند کتاب سنن ابو داؤد
کی انسے کی اور امام احمد کے روبرو کتاب انکی پڑھی انھوں نے بہت پسند کی اور ابو داؤد سے نقل ہے کہ پانچ لاکھ حدیثیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی علما سے میں نے لکھیں اور اون حدیثوں میں سے ایک ہزار چھ سو حدیثیں نکال کر اس کتاب میں لکھیں کہ نہایت صحیح ہیں اور اُن سب حدیثوں کی
جگہ چار حدیثیں کفایت کرتی ہیں گویا سب باتیں شریعت اور دین کی مجملا ان چار حدیثوں میں ہیں اول حدیث یہ انما الاعمال بالنیات دوسری من
حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ تیسری لا یکون المؤمن مؤمنا حتی یرضی لاخیہ ما یرضی لنفسہ چوتھے ان الحلال بین و ان الحرام بین و بینہما مشتبہات الی آخر الحدیث
اور ابوبکر خلال نے انکی شان میں کہا ہے کہ ابو داؤد پیشوا تھے بیچ زمانہ اپنے کے اور منصف اور پرہیزگار تھے اور بیچ فن حدیث کے خوب بصارت
اور مہارت رکھتے تھے اور کتاب انکی ابو داؤد بہت خوب کتاب ہے فن حدیث میں مانند اسکے اور کتاب نہیں لکھی گئی یعنی بعد بخاری اور مسلم کے اور
پیدایش ابو داؤد کی دو سو دو میں اور وفات انکی دو سو پچھتر ہجری میں سولھویں شوال کو وَأَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَحْمَدَ بْنِ شُعَيْبٍ النَّسَائِيِّ اور ابی عبدالرحمن احمد
بن شعیب نسائی کے اور احوال نسائی کا یہ ہے کہ کنیت انکی ابی عبدالرحمن اور نام انکا احمد بن شعیب بن علی بن بحر بن سنان اور نسائی نسبت
طرف شہر کے اور نام شہر کا نسا ہے کہ یہ ایک شہر ہے بیچ خراسان کے اور پیدایش انکی دو سو چودہ میں یا دو سو پندرہ میں اور نسائی بہت
شہروں میں پھرے اور بڑے بڑے عالموں کو پایا اور حدیثیں سند کیں اور بیچ خراسان کے اور حجاز اور عراق کے اور جزیرے کے اور شام اور
مصر کے علما سے تحصیل علم کی اور پہلے پہل گئے طرف قتیبہ بن سعید کے اُس وقت میں انکی عمر پندرہ برس کی تھی ایک برس دو مہینے انکے
پاس رہے اور یہ شافعی مذہب تھے چنانچہ مناسک انکی تصنیف ہے وہ دلالت کرتی ہے انکے شافعی مذہب ہونے پر اور یہ صوم داؤدی
ہمیشہ رکھتے تھے صوم داؤدی یہ کہ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن روزہ نہ رکھنا باوجود اس روزہ رکھنے کے ان میں قوت جماع بہت تھی کہ
چار عورتیں انکے نکاح میں تھیں ہر عورت کے یہاں ایک ایک شب رہتے اور حرمیں بہت تھیں اور جب کتاب سنن کبری تصنیف کر کے فارغ ہوے ایک امیر
کہ انکے وقت میں تھا اُسنے ان سے پوچھا کتاب تمھاری ساری صحیح ہے انھوں نے کہا کہ نہیں بعضی صحیح ہے بعضی حسن امیر نے ان سے التماس کیا کہ ان سب

حدیثون مین سے جتنی کہ بیچ درجہ اعلی کے نہایت صحیح ہون اُسکو میرے واسطے جدا لکھے پس اس واسطے سنن مجتبی اُنھون نے تصنیف کی اور سبب انکی وفات کا یہ ہی کہ انھون نے ایک کتاب بیچ مناقب حضرت علیؓ کے تصنیف کی اور ارادہ کیا کہ بیچ مسجد جامع دمشق کے وقت مجمع کے اُس کتاب کو پڑھین تاکہ اُس جگہ کے آدمی کہ بسبب سلطنت بنی امیہ کے مذہب نواصب کا رکھتے تھے وہ راہ پر آوین چنانچہ تھوڑی سی وہ کتاب ایک دن وہان مسجد کے مجمع مین انھون نے پڑھی کہ ایک شخص نے اُس مجمع مین سے پوچھا کہ بیچ مناقب حضرت معاویہ کے بھی کچھ تم نے تصنیف کیا ہی نسائی نے جواب مین کہا کہ معاویہ کو یہی کفایت ہی کہ سر بسر نجات پاوے اُنکے مناقب کہان ہین اور بعضون نے لکھا ہی کہ یون کہا کہ معاویہ کے مناقب میرے نزدیک صحیح نہین ہوئے یہ بات سنتے ہی اُنکو لوگون نے خوب مارا یہانتک مارا کہ ادہ موئی ہو گئے آخر اُنکے خادم اُنکو اٹھا لائے گھر مین اُس وقت اُنھون نے یہ کہا کہ اِسی وقت مجکو مکہ کی طرف لیچلو تاکہ مکہ مین مرون یا راہ مین مکہ کے مرون کہتے ہین کہ موجب کہنے اُنکے کے لے گئے بعد پہونچنے کے مکہ مین وفات ہوئی تین سو تین ہجری مین پیر کے دن تیرہوین صفر کو اور درمیان صفا او مروہ کے دفن کیا واللہ اعلم

وَأَبِي عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مَاجَةَ الْقَزْوِينِيِّ اور ابی عبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی کے ف احوال ابن ماجہ کا یہ ہی کہ کنیت انکی ابی عبداللہ نام انکا محمد بن یزید ابن ماجہ رہنے والے قزوین کے اور قوم انکی ربعی منسوب یہ ربیعہ بالولا اور قزوین نام شہر کا ہی کہ مشہور ہی بیچ عراق عجم کے اور یہ بھی ایک معتمد تھے اور حافظ حدیث کے اور ثقہ تھے اور امام مالک کے یارون سے اور حدیثین سنین اور بہت شہرون مین پھرے واسطے طلب حدیث کے اور انکی کتاب کو بھی اکثر علما نے بیچ صحاح ستہ کے داخل رکھا ہی اور اُنکی کتنی حدیثین ثلاثی بھی ہین اور بعضون نے انکی کتاب کو صحاح ستہ مین داخل نہین رکھا کس واسطے کہ ایک حدیث منکر بلکہ موضوع اُس کتاب مین وارد ہوئی ہی اور بیچ فضیلت قزوین کے لوگون نے حدیثین بہت نقل کی ہین لیکن محدثون کے نزدیک وہ سب موضوع ہین اور پیدایش انکی بیچ دو سو نو کے اور وفات انکی دو سو تہتر مین دن پیر کے ستائیسوین رمضان کو واللہ اعلم

وَأَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيِّ اور ابی محمد عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی کے ف احوال دارمی کا یہ ہی کہ کنیت انکی ابو محمد اور نام انکا عبداللہ بن عبدالرحمن ابن فضل سمرقندی الدارمی سمرقندی نسبت ہی طرف شہر کے اور دارمی نسبت ہی طرف قوم کے یہ بھی ایک بڑی محدث ہین اور عالم ہین اور تعریف کیے گئے ساتھ زہد کے اور پرہیزگاری کے اور انکی کتاب بھی بہت اچھی کتاب ہی حدیث کی کتابون مین اور روایت رکھتے ہین ابن ماجہ سے اور حبان بن ہلال سے اور نضر بن شمیل سے اور حیوۃ بن شریح سے اور اُس سے بھی روایت کرتے ہین بڑے محدثین مانند مسلم کے اور ترمذی کے اور پیدایش انکی ایک سو اکاسی مین اور وفات انکی دو سو پچپن مین اور اسحٰق بن احمد بن خلیفہ کہتا ہی کہ مین محمد اسمعیل بخاری کے پاس بیٹھا تھا کہ خبر مرنے عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی کی پہونچی اُس وقت محمد بن اسمعیل نے سر اپنا نیچے جھکایا اور کلمہ انا للہ وانا الیہ راجعون کا پڑھا اور آنسو اُنکے رخسارون پر بہے واللہ اعلم

وَأَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ عُمَرَ الدَّارَقُطْنِيِّ اور ابی الحسن علی بن عمر دارقطنی کے ف احوال دارقطنی کا یہ ہی کہ ابو الحسن کنیت اُنکی اور نام اُنکا علی بن عمر دارقطنی حافظ حدیث کا اور علامہ مشہور تھا ساتھ فضیلت کے اور علم حدیث کے اور خوب جانتا تھا علت حدیث کی اور حال راویون کا اور کتاب دارقطنی مین ایک حدیث کئی سندون کر لاتا ہی اور اُس سے روایت کرتے ہین ابو نعیم اور ابوبکر برقانی اور جوہری اور قاضی ابو الطیب طبری اور حاکم ابو عبداللہ نیشاپوری پیدایش انکی بیچ بغداد کے تین سو پانچ مین [illegible] مین اور وفات بھی انکی بغداد ہی مین ہوئی رحمہ اللہ ہو کے بائیسوین ذی قعدہ کو تین سو پچاسی مین اور یہ بھی بہت پھرے ہین ملکون مین واسطے تحصیل علم کے چنانچہ کوفہ مین اور بصرہ مین اور شام مین اور واسط مین اور مصر مین اور سواے اِنکے شہرون اسلام مین اور دارقطن قاف کی پیش سے ایک محلہ ہی بغداد مین نسبت اُس محلہ کی نام انکا

دارقطنی ہی اور عربی مین قطن کہتے ہین روئی کو یہ محلہ بسبب روئی کی منڈی کے دار قطن کہلاتا تھا اور یعنی روایت ہین وفات انکی آٹھوین
ذیقعدہ جمعرات کے دن واللہ اعلم وَاَبِیْ بَکْرٍ اَحْمَدَ بْنِ الْحُسَیْنِ الْبَیْہَقِیِّ اور ابی بکر احمد بن حسین بیہقی کے ف احوال
بیہقی کا یہ ہی کہ کنیت انکی ابوبکر نام انکا احمد بن حسین بیہقی یہ بھی ایک پیشوا اور مقتدا تھے اہل حدیث مین اور انکی کتابین تصنیف
بہت ہین نقل ہی کہ تصنیف انکی سات ہزار جز تک پہونچی اور مشہور کتابون انکی مین سے کتاب مبسوط اور کتاب السنن اور کتاب دلائل النبوۃ
اور کتاب معرفت علوم حدیث اور کتاب البعث والنشور اور کتاب آداب اور کتاب فضائل صحابہ اور کتاب فضائل اوقات اور کتاب
شعب الایمان اور کتاب خلافیات اور پیدائش انکی شعبان کے مہینے سال تین سو چوراسی ہجری مین اور وفات انکی نیشاپور مین چارسو چھپن
ہجری مین واللہ اعلم وَاَبِی الْحَسَنِ رَزِیْنِ بْنِ مُعَاوِیَۃَ الْعَبْدَرِیِّ اور ابی الحسن رزین بن معاویہ عبدری کے ف اور احوال
رزین کا یہ ہی کہ کنیت انکی ابو الحسن نام انکا رزین بن معاویۃ العبدری اور عبدری نسبت ہی طرف عبد الدار کے کہ ایک قبیلہ مشہور ہی قریش
مین اور وفات انکی پانسو پینتیس مین یہ جو مذکور ہوئے تیرہ شخص ہین پیشوا حدیث کے انھون نے اپنی کتابون مین حدیثین مع سند کے روایت
کی ہین پس مشکوۃ والے نے انکی کتابون سے نقل کر کے نام اس کتاب والے کا لکھدیا ہی اور سوا انکے اورون سے بھی نقل کی ہین لیکن کم
جیسے کہ آگے کہتا ہی مصنف وَغَیْرِہِمْ وَقَلِیْلٌ مَّا ھُمْ اور سوا انکے اور وہ کم ہین ف اور احوال بعضے غیر انکے کا یہ ہی ان غیرون
مین ایک امام نووی ہین لقب انکا محی الدین اور کنیت انکی ابو زکریا اور نام انکا یحیی بن شرف حزامی ساتھ حاء حطی کے زیر سے اور زے
سے منسوب ہی طرف حزام کے کہ نام انکے ایک جد کا ہی اور نوا ایک مکان ہی متعلق دمشق کے بیچ شام کے نسبت نووی کی اسکی طرف
ہی اور کبھی اسکو نواوی بھی کہتے ہین پیدائش انکی بیچ شہر نوا کے چھ سو اکتیس مین محرم کی پہلے عشرہ مین اور وفات انکی بدھ کی
رات چودھوین رجب کو چھ سو چھہتر مین اور بعضے ان غیر مین ابن جوزی ہین کنیت انکی ابو الفرج نام انکا عبد الرحمن بن علی بغدادی حنبلی
صدیقی مشہور با بن جوزی نسبت ہی ایک مکان کی طرف کہ اسکو فرضۃ الجوز کہتے ہین عالم اور فاضل فقیہ اور محدث فصیح اور بلیغ اور صاحب
تصانیف بیچ تفسیر اور حدیث اور فقہ کے اور سیر اور تاریخ اور اخبار اور مواعظ کے اور مختار تھا بیچ زمانہ اپنے کے ان علمون مین پیدائش انکی
بیچ پانسو ستر دس کے ہجرت سے اور وفات انکی پانسو ستانوے ہجری مین اور کتابین انکی کتنی ہی تصنیف کی ہوئی ہین چنانچہ ایک کتاب انکی
بیچ موضوعات حدیث کے کہ اسمین حدیثین موضوع بیان کی ہین اور ایک کتاب انکی تلبیس ابلیس کہ اسمین بیان بدعت کا اور خلاف سنت کا ہی
اور اقوام شیطانی کا بھی بیان ہی اور بیچ انکار جماعت صوفیہ متبدعین کے خوب مبالغہ کیا ہی اور ایک قصہ انکا عجیب منقول ہی کہ ایک دن
درمیان سنی اور شیعہ کے جھگڑا پڑا بیچ تفضیل حضرت ابوبکر کے اور حضرت علی کے یہان تک کہ آپس مین خوب بحث اور اختلاف ہوا آخر کو
حکم ابن جوزی کے دونون راضی ہوئے اور ان دنون مین حکومت تھی شیعون کی چنانچہ ابن جوزی منبر پر واسطے وعظ کہنے کے چڑھے تھے کہ
اسی وقت ایک شخص نے ان دونون مین سے پوچھا کہ مَنْ اَفْضَلُ الصَّحَابَۃِ یعنی کون سا بہتر ہی صحابیون مین سے انھون نے دونون فرقون کی رعایت
کر کے جواب دیا واسطے خوف اندیشے کے اور جواب یہ کہا کہ افضل صحابۃ رسول اللہ الذی بنتہ فی بیتہ افضل اصحاب رسول اللہ کے وہ تھے کہ بیٹی انکی
بیچ گھر انکے کے تھے یعنی مجمل اس کہنے کے ابن جوزی وہان سے چل کھڑے ہوئے تا کوئی پوچھنا احوال مفصل کا نکرے اور وہ دونون فرقے
خوش ہو کر اپنے اپنے مذہب کے موافق گمان فضیلت کا لے گئے یعنی سنی نے جانا کہ بیٹی حضرت ابوبکر کی بیچ گھر رسول خدا کے تھی فضیلت انھین کو ہی اور شیعون نے
جانا کہ بیٹی پیغمبر خدا کی بیچ گھر حضرت علی کے تھی فضیلت انھین کو ہی غرض کہ دونون مین سے اسوقت رفع شر ہو گیا وَاِنِّیْ اِذَا اسْتَثْبَتُّ الْحَدِیْثَ اِلَیْہِمْ

كَأَنِّي أَسْنَدْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُمْ قَدْ فَرَغُوا مِنْهُ وَأَغْنَوْنَا عَنْهُ اور تحقیق جس وقت نسبت کی مین نے حدیث طرف انکے گویا کہ سند پہونچا دی مین نے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس واسطے کہ انھون نے فراغت حاصل کی سند سے اور بے پروا کر دیا ہم کو سند سے ف اگر کوئی کہے کہ مصابیح والے پر بسبب ترک ذکر اسناد کے علما اعتراض کرتے تھے وہ بات تو اب بھی باقی رہی کہ مشکوٰۃ والے نے فقط نام صحابی کا اور کتاب کا ذکر کیا اور تمام سند نہین ذکر کی اسکا مصنف نے یہ جواب دیا وَسَرَدْتُ الْكُتُبَ وَالْأَبْوَابَ كَمَا سَرَدَهَا وَاقْتَفَيْتُ أَثَرَهُ فِيهَا اور بیان کیا مین نے کتب کو اور ابواب کو جیسا بیان کیا صاحب مصابیح نے کتب اور ابواب کو اور پیروی کی مین نے نقش قدم انکے کی بیچ اُسکے ف لفظ کتاب جو سرخی سے لکھتے ہین وہ شامل ہوتا ہی کتنے مطالب کو اور باب مین خاص ایک طرح کا مطلب ہوتا ہی جیسے کہ کتاب الطہارۃ اسمین کتنے ہی باب مذکور ہوتے ہین باب الوضوء باب الغسل وغیر ذلک پس مشکوٰۃ والے نے کتاب اور باب بعینہ بطور مصابیح والے کے ذکر کیے ہین وَقَسَّمْتُ كُلَّ بَابٍ غَالِبًا عَلَى فُصُولٍ ثَلَاثَةٍ أَوَّلُهَا مَا أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ أَوْ أَحَدُهُمَا وَاكْتَفَيْتُ بِهِمَا وَإِنِ اشْتَرَكَ فِيهِ الْغَيْرُ لِعُلُوِّ دَرَجَتِهِمَا فِي الرِّوَايَةِ اور تقسیم کیا مین نے ہر باب کو اکثر اوپر تین فصلون کے پہلی فصل وہ ہی کہ حدیث کی شیخین نے یعنی بخاری اور مسلم نے یا ایک نے اُن دونون مین سے اور کفایت کیا مین نے ساتھ اُن دونون کے اور اگرچہ شریک ہون بیچ روایت حدیث کے غیر بخاری اور مسلم کے واسطے بلند ہونے درجہ بخاری اور مسلم کے بیچ روایت حدیث کے ف اگر بخاری اور مسلم مین ایک صحابی سے حدیث آئی ہو اُسکو متفق علیہ کرکے کہا ہی اور اگر حدیث بخاری مین ایک صحابی سے مذکور ہو اور مسلم مین اور صحابی سے اُسکو انکی اصطلاح مین متفق علیہ نہین کہتے وَثَانِيهَا مَا أَوْرَدَهُ غَيْرُهُمَا مِنَ الْأَئِمَّةِ الْمَذْكُورِينَ وَثَالِثُهَا مَا اشْتَمَلَ عَلَى مَعْنَى الْبَابِ مِنْ مُلْحَقَاتٍ مُنَاسِبَةٍ مَعَ مُحَافَظَةٍ عَلَى الشَّرِيطَةِ وَإِنْ كَانَ مَأْثُورًا عَنِ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ اور دوسری فصل مین حدیثین وہ کہ روایت کیا انکو سوائے بخاری اور مسلم کے پیشوا اُن ذکر کیے گیون مین سے اور تیسری فصل اُس چیز مین کہ شامل ہو اوپر معنی باب کے ملحقات مناسبہ سے ساتھ محافظت کرنے کے اوپر شرط کے اور اگرچہ منقول ہو صحابی اور تابعی سے ف یعنی تیسری فصل مشکوٰۃ والے نے بڑھائی ہی اور مصابیح کے واسطے کہ مصابیح مین دوہی فصلین ہین اور مصابیح والے نے یہ بات مصابیح مین مقرر کی ہی کہ فصل اول مین حدیث صحاح مین کی لائے اور اُسکے نزدیک صحاح وہ ہی کہ بخاری اور مسلم مین حدیث ہو اور دوسری فصل مین حدیث لایا ہی حسان اور اصطلاح حسان کی نزدیک اُسکے یہ ہی کہ سوائے بخاری اور مسلم کے حدیث ہو مثل ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی کے اور غیر انکے کے اُسکو حدیث حسان کہتا ہی یہ اصطلاح اُسی کے نزدیک ہی اور محدثون کے نزدیک نہین اور تیسری فصل مین التزام نہین کیا مشکوٰۃ والے نے کہ حدیث مرفوع حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لاوے بلکہ بعضے قول اور فعل اور تقریر صحابہ کی اور تابعین کے اور غیر انکے کے کہ مناسب باب کے ہون بھی لایا ہی اور موافق شرطون فصل اول اور ثانی کے بھی لایا ہی یعنی اول مین نام راوی کا صحابی یا تابعی ہو اور آخر کو نام کتاب کا لکھا ہی ثُمَّ إِنَّكَ إِنْ فَقَدْتَ حَدِيثًا فِي بَابٍ فَذَلِكَ عَنْ تَكْرِيرٍ أُسْقِطُهُ پھر تحقیق اگر تو نہ پاوے کوئی حدیث بیچ ایک باب کے پس سبب تکرار کے موقوف کیا مین نے اُسکو ف یعنی ایک حدیث بیچ ایک باب کے بیچ کتاب مصابیح کے ہی اور وہ حدیث اُسی باب مین بیچ مشکوٰۃ کے نہین ہی تو بسبب مکرر ہونے حدیث کے صاحب مشکوٰۃ نے موقوف کی یعنی ایک جا ذکر کی وَإِنْ وَجَدْتَ آخَرَ بَعْضُهُ مَتْرُوكًا عَلَى اخْتِصَارِهِ أَوْ مَضْمُومًا إِلَيْهِ تَمَامُهُ فَعَنْ دَاعِي اهْتِمَامٍ أَتْرُكُهُ وَأُلْحِقُهُ اور اگر پاوے تو اور حدیث کہ بعض اُسکا چھوڑا ہوا ہی اوپر اختصار کے یا ملایا گیا ہی طرف اُسکے بقیہ اُس حدیث کا پس سبب باعث اہتمام کے

ف یعنی وہان کوئی امر باعث ترک اور الحاق کا ہوگا پس باعث اختصار کا یہ ہی کہ وہ ٹکڑا حدیث دراز کا مناسب باب کے ہوگا اور باقی مناسب اسکے نہوگا یا ایک ٹکڑا مناسب اس باب کے ہوگا اور ایک ٹکڑا مناسب اور باب کے پس جہان ان دونون باتون مین سے ایک بات پائی جائیگی اسکو مختصر ہی بیان کرونگا اور اس بات مین تابع مصابیح والے کا ہونگا اور جہان ان دونون باتون مین سے نپاؤنگا ساری حدیث بیان کرونگا اگرچہ مصابیح والے نے اختصار کیا ہوگا فَاِنْ عَثَرْتَ عَلَى اخْتِلَافٍ فِي الْفَصْلَيْنِ مِنْ ذِكْرِ غَيْرِ الشَّيْخَيْنِ فِي الْاَوَّلِ وَذِكْرِهِمَا فِي الثَّانِي فَاعْلَمْ اَنِّي بَعْدَ تَتَبُّعِي كِتَابَيِ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّحِيحَيْنِ لِلْحُمَيْدِيِّ وَجَامِعِ الْاُصُولِ اِعْتَمَدْتُّ عَلَى صَحِيحَيِ الشَّيْخَيْنِ وَمَتْنَيْهِمَا اور اگر خبردار ہو تو اوپر اختلاف کے بیچ دو فصلون کے یعنی ذکر کرنا غیر شیخین کا بیچ فصل اول کے اور ذکر ان دونون کا بیچ فصل دوسری کے پس جان کہ یہ بات نہین صادر ہوئی بسبب غفلت اور بھولنے کے بلکہ تحقیق بعد تلاش کرنے میرے کے کتاب جمع بین الصحیحین حمیدی کی اور کتاب جامع الاصول کے اعتماد کیا مین نے اوپر صحیحین شیخین کے اور متن انکی کے ف یعنی مصابیح والے نے جو ٹھہرایا ہی کہ پہلی فصل مین حدیثین بخاری اور مسلم کی لاتے اور دوسری مین غیر بخاری اور مسلم کی اور مین نے بعضی حدیثون فصل اول کو غیر بخاری اور مسلم کی طرف نسبت کیا ہی اور بعضی حدیثون فصل دوسری کو بخاری اور مسلم کی طرف نسبت کیا ہی تو سبب یہ ہی کہ مین نے چارون کتابون ذکر کی گیون مین تلاش کیا اگر ان مین پایا تو نسبت شیخین کی طرف کی اگرچہ مصابیح والے نے غیر انکے کی طرف نسبت کی ہی اور اگر ان مین نپایا تو انکی طرف نسبت نہ کی اگرچہ مصابیح والے نے انکی طرف کی ہو غرض کہ تلاش میری غالب ہی کہ چار کتابون مین تلاش کی مجھ پر شبہہ کسی کا نہین البتہ سہو ہو سکتا ہی بلکہ قصور مصابیح والے کا ہی کہ چوک گیا وَاِنْ رَاَيْتَ اخْتِلَافًا فِي نَفْسِ الْحَدِيثِ فَذٰلِكَ مِنْ تَشَعُّبِ طُرُقِ الْاَحَادِيثِ اور اگر دیکھے تو اختلاف بیچ اصل حدیث کے پس یہ بسبب مختلف ہونے سندون حدیث کے ہی ف یعنی مصابیح والے نے اور طرح لفظ حدیث کی روایتین کی ہین اور مین نے اور طرح تو یہ بسبب اختلاف سندون کے ہی کہ مصابیح والے کو ایک سند سے وہ لفظ پہونچی اور مجھے اور سند سے اور طرح وَلَعَلِّي مَا اطَّلَعْتُ عَلَى تِلْكَ الرِّوَايَةِ الَّتِي سَلَكَهَا الشَّيْخُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَلِيْلًا مَّا تَجِدُ اَقُوْلُ مَا وَجَدْتُّ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِي كُتُبِ الْاُصُولِ اَوْ وَجَدْتُّ خِلَافَهَا فِيْهَا فَاِذَا وَقَفْتَ عَلَيْهِ فَانْسُبِ الْقُصُورَ اِلَيَّ لِقِلَّةِ الدِّرَايَةِ لَا اِلٰى جَنَابِ الشَّيْخِ رَفَعَ اللّٰهُ قَدْرَهٗ فِي الدَّارَيْنِ حَاشَا لِلّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ اور شاید کہ مین نہین خبردار ہوا اوپر اس روایت کے کہ لایا ہی اسکو شیخ راضی ہو اللہ اس سے اور کم پاویگا تو اسکو کہ کہتا ہون کہ مین نہین پائی مین نے یہ روایت یعنی جو کہ مصابیح والے نے ذکر کی ہی بیچ کتابون اصول کے یا پایا مین نے خلاف اس روایت کے اصول مین پس جس وقت کہ خبردار ہو تو اوپر اس اختلاف کے پس نسبت کر قصور کو طرف میرے واسطے کم یابی سمجھ کے نہ طرف جناب شیخ کے بلند کرے اللہ قدر اسکی بیچ دو نو جہان کے پاکی ہی واسطے اللہ کے اس سے ف مراد کتب اصول سے اس جگہ وہ کتابین ہین کہ مذکور ہوئین پہلے مثل بخاری اور مسلم وغیرہ کے اور پاکی ہی واسطے اللہ کے اس سے یعنی پاک ہی شیخ نسبت قصور سے اور یہ کہنا میرا اسکے حق مین خاص اللہ کے لیے ہی نہ واسطے کسی الزام کے رَحِمَ اللّٰهُ مَنْ اِذَا وَقَفَ عَلٰى ذٰلِكَ نَبَّهَنَا عَلَيْهِ وَاَرْشَدَنَا طَرِيْقَ الصَّوَابِ رحمت کرے اللہ اس شخص کو کہ جب واقف ہو اوپر اسکے خبردار کرے ہم کو اوپر اسکے اور راہ بتا دے ہم کو راہ صواب کی ف خبردار کر دے اوپر اسکے یعنی اوپر ہونے اس روایت کے کہ مصابیح والا لایا ہی اور مین نے نہین پائی ہی اصول مین پس ہم کو خبردار کر دے یعنی جلدی زندگی مین ہم سے کہدے اور بعد مرنے ہمارے کے ہماری کتاب مین لکھدے یا اسکے حاشیہ مین لکھدے وَلَمْ اٰلُ جُهْدًا فِي التَّنْقِيْرِ وَالتَّفْتِيْشِ بِقَدْرِ الْوُسْعِ وَالطَّاقَةِ وَنَقَلْتُ ذٰلِكَ الْاِخْتِلَافَ كَمَا وَجَدْتُّ

اور نہین تصور کیا مین نے کوشش مین بیچ کھودنے اور ڈھونڈنے کے موافق وسعت کے اور طاقت کے اور نقل کیا مین نے یہ اختلاف جیسا کہ
پایا مین نے ف یعنی جیسا کہ دیکھا مین نے اصول مین اُسی طرح نقل کر دیا اور نہ اکتفا کیا مین نے ساتھ تقلید شیخ رح کے یہ جواب ہی سوال
مقدر کا اگر کوئی کہے انھون نے آرام طلبی چاہی کتابون مین خوب تلاش نہ کی اگر خوب تلاش کرتے تو کہین اُسکا کھوج پاتے تو اسکا جواب مصنف نے
کہا کہ مین نے اپنی طرف سے کچھ قصور نہین کیا تلاش کرنے مین وَمَا اَشَارَ اِلَيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ غَرِيْبٍ اَوْ ضَعِيْفٍ اَوْ
غَيْرِهِمَا بَيَّنْتُ وَجْهَهٗ غَالِبًا وَمَا لَمْ يُشِرْ اِلَيْهِ مِمَّا فِي الْاُصُوْلِ فَقَدْ قَفَّيْتُهٗ فِيْ تَرْكِهٖ اِلَّا فِيْ مَوَاضِعَ لِغَرَضٍ
اور وہ چیز کہ اشارہ کیا طرف اُسکے شیخ رضی اللہ عنہ نے غریب سے یا ضعیف سے یا سوا ان دونون کے بیان کیا مین نے سبب اُسکا اکثر
اور جس چیز کو نہین اشارہ کیا طرف اُسکے اُن مین سے کہ بیچ اصول کے ہی پس تحقیق پیروی کی مین نے شیخ کی بیچ چھوڑ دینے اُسکے کے مگر بیچ
کتنی جگہون کے واسطے کسی غرض کے ف یعنی مصابیح والے نے مصابیح مین بیان کیا ہی بعضی حدیثون کو کہ یہ غریب ہی یا ضعیف ہی یا شاذ ہی
یا منکر ہی تو مشکوۃ والے نے اپنی کتاب مین سبب غریب ہونے اور ضعیف ہونے اور شاذ ہونے کا بیان کر دیا اور جس جگہ مصابیح والے نے
مصابیح مین غریب ہونا اور ضعیف ہونا بیان نہین کیا تو مشکوۃ والے نے بالکل اُسکو چھوڑ دیا ہی مگر بعضی جاے بسبب بعضی غرض کے بیان
کر دیا اس واسطے کہ بعضے لوگ اُس حدیث مین کلام اور طعن رکھتے تھے ساتھ وضعی اور باطل ہونے کے انھون نے ترمذی وغیرہ سے نقل کیا کہ یہ
حدیث صحیح ہی یا حسن یا غریب او ضعیف یہ قسمین مین حدیث کی بعد ترجمہ خطبہ کے موافق اصطلاح محدثین کے انکو انشاء اللہ تعالی بیان کر دینگے
وَرُبَّمَا تَجِدُ مَوَاضِعَ مُهْمَلَةً وَذٰلِكَ حَيْثُ لَمْ اَطَّلِعْ عَلٰى رَاوِيْهِ فَتَرَكْتُ الْبَيَاضَ فَاِنْ عَثَرْتَ عَلَيْهِ فَاَلْحِقْهُ بِهٖ
اَحْسَنَ اللّٰهُ جَزَاءَكَ وَسَمَّيْتُ الْكِتَابَ بِمِشْكٰوةِ الْمَصَابِيْحِ اور بعضی جگہ پاویگا تو کہ نام کتاب کا نہین ذکر کیا مین نے پیچھے حدیث کے
اور یہ اس واسطے ہی کہ نہین خبردار ہوا مین اوپر روایت کرنے والے اُسکے کے پس چھوڑ دی مین نے اس جگہ سفیدی پس اگر خبردار ہو تو اوپر اُسکے
پس ملا دے اُسکو ساتھ اُس حدیث کے نیک دے اللہ تجکو بدلہ اور نام رکھا مین نے اس کتاب کا مشکوۃ المصابیح ف مصابیح جمع مصباح کی
مصباح کہتے ہین چراغ کو اور مشکوۃ کہتے ہین طاقچہ کو جیسے کہ چراغ رکھے جاتے ہین بیچ طاق کے اسی طرح کتاب مصابیح رکھی ہوئی ہی
اس مشکوۃ مین وَاَسْاَلُ اللّٰهَ التَّوْفِيْقَ وَالْاِعَانَةَ وَالْهِدَايَةَ وَالصِّيَانَةَ وَتَيْسِيْرَ مَا اَقْصِدُهٗ اور سوال کرتا ہون مین اللہ
سے توفیق کا یعنی تصنیف کتاب پر اوپر طرح مذکور کے اور تمام کرنے پر اور سب امور پر اور مدد کرنے کا اور ہدایت کرنے کا اور بچانے کا
یعنی خطا سے اور آسان کرنا اُس چیز کا کہ قصد کیا مین نے اُسکا وَاَنْ يَّنْفَعَنِيْ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ وَجَمِيْعَ الْمُسْلِمِيْنَ
وَالْمُسْلِمَاتِ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ اور سوال کرتا ہون
یہ کہ نفع دے مجکو بیچ زندگی کے اور پیچھے مرنے کے اور سب مسلمان مردون کو اور مسلمان عورتون کو کفایت ہی مجکو اللہ
اور اچھا ہی کارساز اور نہین بازگشت گناہون سے اور نہین قوت اوپر بندگی کے مگر ساتھ اللہ کے کہ غالب ہی حکمت والا
ف نفع دنیا زندگی مین یہ ہی کہ توفیق ہو مجکو مطالعہ کرنے کتاب کی اور لوگون کے سکھانے کی اور موافق حدیثون کے عمل کرنے کی
اور فائدہ پیچھے مرنے کے یہ ہی بہشت مین داخل ہونا اور ثواب ملنا اور اللہ کی رضا حاصل ہونی **فصل** اب بعد اسکے پہلے
حدیث مین مشغول ہونے سے کتنی باتین جاننا چاہیے کہ حدیث پڑھنے مین کام آوینگی اور موجب ہونگی زیادتی سمجھ کو ایک بات اُنمین سے
یہ ہی کہ اول حدیث کو معلوم کرے حدیث محدثین کی اصطلاح مین کہتے ہین قول اور فعل اور سیرت اور حال اور تقریر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

معنی قول اور فعل کے ظاہر ہیں اور سیرت یعنی خصلتیں اور بیان صورت شکل حضرت کا اور حال جیسے کہ کہیں زندانہائے مبارک حضرت کا جنگ احد میں شہید ہوا یا مثل اسکے اور معنی تقریر کے یہ ہیں کہ مثلاً ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو ایک کام کیا یا ایک بات کہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسپر مطلع ہوئے اور اُس سے منع نہ کیا اور نہ انکار کیا اور سکوت کیا اسکو تقریر کہتے ہیں یہ بھی داخل حدیث کے ہے اور تقریر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حجت ہے نہ اور کسی کی اور بعضوں کے نزدیک قول اور فعل اور تقریر صحابہ اور تابعین کو بھی حدیث کہتے ہیں پس جو حدیث کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچے اُسکو حدیث مرفوع کہتے ہیں جیسا کہ کہیں کہ کہی یہ حدیث یا کیا یہ کام یا تقریر کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یا کہیں ابن عباس سے یہ حدیث مرفوعاً آئی ہے یا کہیں منع کیا اسکو ابن عباس نے اور جو کہ صحابہ تک پہونچے اُسکو حدیث موقوف کہتے ہیں جیسا کہ کہیں کہ کہی یہ بات ابن عباس نے یا تقریر ظاہر کی ابن عباس نے یا کہیں یہ حدیث موقوف ابن عباس پر ہے اور جو حدیث تابعین تک پہونچے اُسکو مقطوع کہتے ہیں اور مشہور یہ ہے کہ موقوف اور مقطوع کو اثر کہتے ہیں بعد اسکے یہ جاننا چاہیے کہ حدیث میں ایک سند اور اسناد ہے اور ایک متن سند اور اسناد راویوں حدیث کو کہتے ہیں اور متن الفاظ حدیث کو پس اگر کوئی راوی حدیث کا درمیان میں سے نہ رہ جاوے اُسکو حدیث متصل کہتے ہیں اور اگر ایک رہ جاوے اُسکو منقطع کہینگے اور اگر ایک سے زیادہ رہ جاویں اُسکو معضل کہینگے اور اگر سرے سے راوی رہ جاوے خواہ ایک یا کئی اُسکو معلق کہتے ہیں اور اگر آخر سند سے بعد تابعی کے راوی یعنی صحابی نہ مذکور ہو اُسکو مرسل کہتے ہیں جیسا کہ تابعی کہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حدیثیں باعتبار سند کے تین قسم پر ہیں صحیح اور حسن اور ضعیف صحیح اعلی مرتبہ ہے اور ضعیف ادنی اور حسن متوسط پس حدیث صحیح کو معلوم کیا چاہیے کہ حدیث صحیح کسے کہتے ہیں حدیث صحیح وہ ہے کہ کتاب میں سند کر مصنف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک ساتھ نقل کرنے راویوں صاحب عدالت کے اور صاحب ضبط کی نقل کی ہو اور وقت پہونچانے حدیث کے پہونچانے والا حدیث کا مسلمان اور بالغ اور عاقل بھی ہو اور معنی عدالت کے یہ ہیں کہ وہ راوی صاحب تقوی کا ہو کہ جھوٹ نہ بولتا ہو اور گناہ کبیرہ نہ کیا ہو اور اگر کیا ہو تو اُس سے توبہ کی ہو اور گناہ صغیرہ یعنے چھوٹے گناہوں پر بھی دوام نہ کرتا ہو اور سالم ہو سب اسباب فسق کے سے اور صاحب مروت کا ہو یعنی ایسے کام بھی اُس سے نہوتے ہوں کہ لوگوں کے نزدیک ہلکا ہو جیسے ننگے سر بازار میں چلے جاتا یا بازار میں ایک کونے میں بیٹھ کر پیشاب کرنا یا رستے میں چلتے ہوئے طعام یا کچھ چیز کھا لینا ان باتوں سے بھی احتراز کرتا ہو اور معنی ضبط کے یہ ہیں کہ ہشیار ہو تاکہ یاد رکھے الفاظ حدیث کے اور غفلت نہ کرے اور نہ بھولے اور نہ شک کرے وقت سننے کے اور نہ وقت پہونچانے کے اور اسی طرح سے ہر شخص صاحب کتاب سے آنحضرت صلعم تک متصف ان صفات کر ہو لیکن شخص جو نقل کرے اُسکو حدیث صحیح کہتے ہیں پس یہ صفتیں اگر پوری اسمیں پائی جاویں اسکو صحیح لذاتہ کہتے ہیں اور اگر کچھ قصور اسمیں ہو [illegible] کثرت طرق سے وہ نقصان پورا ہو جاوے اسے صحیح لغیرہ کہتے ہیں اور اگر نقصان پورا نہ ہوا اسکو حسن کہتے ہیں اور حدیث ضعیف وہ ہے کہ یہ جو شرائط حدیث صحیح اور حسن میں معتبر ہیں ان میں سے ایک یا زیادہ اسمیں سے مفقود ہو اور راوی اسکا عدالت یا ضبط نہ رکھتا ہو اور حدیث میں اگر راوی اسکا ایک ہی کسی طبقہ میں اسکو غریب کہتے ہیں اور اگر دو ہو دیں اسکو عزیز کہتے ہیں اور اگر زیادہ دو سے ہو دیں اسکو مشہور اور مستفیض کہتے ہیں اور اگر کثرت روایت کی اُس حد کو پہونچی کہ عقل کے نزدیک محال ہو جھوٹ بولنا انکا اسکو متواتر کہتے ہیں اور اقسام حدیث سے شاذ اور منکر ہے شاذ وہ حدیث ہے کہ روایت کی گئی ہو مخالف اُس حدیث کے کہ روایت کیا ہے اسکو ثقات نے اور منکر وہ ہے کہ روایت کرے اسکو راوی ضعیف مخالف اُس کسی کے کہ ضعف اسکا کمتر ہووے اور

اور مقابل منکر کے معروف ہے اور بہت قسمیں حدیث کی ہیں اختصار کے لیے کہ عوام کو انکا سمجھنا بھی مشکل ہوگا اسپر اکتفا کیا اور یہ قسمیں حضرت شیخ عبد الحق رح کے ترجمہ میں سے لکھی ہیں اور کتابیں صحاح ستہ جو مشہور ہیں یہ ہیں بخاری اور مسلم اور جامع ترمذی اور سنن ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور بعضوں کے نزدیک بدلے ابن ماجہ کے موطا امام مالک کی ہے پس سوائے بخاری اور مسلم کے چار کتابوں باقی میں ہر طرح کی حدیثیں ہیں صحیح بھی اور حسن بھی اور ضعیف بھی چنانچہ انکے مصنفوں نے بیان کر دیا ہے ف پہلی ہی حدیث کہ حضرت عمر بن الخطاب سے روایت ہے سو احوال حضرت عمر کا یہ ہے کہ نام انکا عمر اور کنیت انکی ابو حفص اور لقب انکا فاروق اور سب سے پہلے امیر المومنین کر کے یہی مشہور ہوئے اور قوم انکی عدوی اور عدوی ایک بطن ہے قریش میں اور بطن یعنی ایک گروہ اور جمع ہوتے ہیں ساتھ آنحضرت صلعم کے نسب میں بیچ کعب بن لوی کے اور وجہ لقب حضرت عمر کے کہ فاروق ہوا یہ ہے کہ مدینہ میں ایک یہودی اور ایک منافق کہ ظاہر میں مسلمان تھا جھگڑنے لگے یہودی نے کہا کہ چل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور اس یہودی کی رجوع آنحضرت کی طرف اس واسطے تھی کہ وہ یہودی سچا تھا اور جانتا تھا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سچے کو سچا کریں گے رو رعایت کسی کی نہ کرینگے اور منافق نے کہ اصل جھوٹا تھا اسنے کہا کہ چل کعب بن اشرف پاس کہ وہ یہود کا سردار تھا اور یہودی رشوت لیکر سچے کو جھوٹا کر دیتے تھے اور جھوٹے کو سچا اسواسطے وہ منافق یہودیوں کی طرف لیے جاتا تھا کہ رشوت دیکر اپنا معاملہ جیت جاؤنگا آخرش کو وہ یہودی اس منافق کو حضرت پاس لے گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی کا حق ثابت کیا منافق راضی نہوا ساتھ حکم آنحضرت صلعم کے باہر نکل کر کہنے لگا کہ چلو عمر پاس اور وہ حضرت کے حکم سے مدینہ میں قضا کرتے تھے اور اس نیت پر منافق لے چلا حضرت عمر پاس کہ حمیت اسلام کی کر کے مجکو سچا کرینگے اور میرا حق ثابت کرینگے آخر دونوں گئے حضرت عمر پاس اور انکے روبرو یہودی نے بیان کیا کہ ہم دونوں گئے تھے حضرت صلعم پاس حضرت میرا حق ثابت کر چکے ہیں اور یہ منافق راضی نہوا ساتھ حکم آنحضرت صلعم کے حضرت عمر نے منافق سے پوچھا کہ یہ بات اسی طرح سے ہے منافق نے اقرار کیا حضرت عمر نے کہا کہ تم ٹھہرے رہو اور آپ گھر میں جا کر تلوار لے آئے اور اسی تلوار سے منافق کا سر اڑا دیا اور کہا کہ یہ حال ہے اس شخص کا جو راضی نہو ساتھ حکم آنحضرت صلعم کے اور یہودی وہاں سے اس خوف سے بھاگ گیا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلعم پاس آئے اور کہا کہ عمر فرق کر دینے والا ہے درمیان حق اور باطل کے اسی دن سے فاروق مشہور ہوئے چنانچہ تفسیر بیضاوی میں اور اور تفسیروں میں شان نزول اس آیت کے میں لکھا ہے یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَحَاکَمُوْٓا اِلَی الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ یَّکْفُرُوْا بِهٖ وَیُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًاۢ بَعِیْدًا اور اسلام حضرت عمر کا چھٹے سال ہے نبوت سے کہ چالیس یا انتالیس مرد اور دس عورتیں مسلمان ہوئی تھیں بعد انکے حضرت عمر مسلمان ہوئے اور انکے مسلمان ہونے کے بعد اسلام ظاہر ہوا پہلے اس سے مسلمان پوشیدہ مسلمانی رکھتے تھے اور یہ آیت نازل ہوئی یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی اے نبی کافی ہے تجکو اللہ اور جو کہ پیرو تیرے ہیں مومنوں سے اور بعد حضرت صدیق رض کے یہ خلیفہ ہوئے اور انسے سب نے بیعت کی تیرھویں سال ہجرت سے اور شہادت انکی ہوئی ایک نصرانی کے ہاتھ سے کہ نام اسکا ابو لولو اور غلام مغیرہ بن شعبہ کا تھا مدینہ کے شہر میں مسجد نبوی میں صبح کی نماز میں بدھ کے دن ستائیسویں ذی الحجہ کو تیئیسویں سال ہجرت سے اور وفات انکی غرہ محرم کو اور عمر انکی ترسٹھ برس کی ہوئی اور انسے بہت صحابیوں اور تابعین نے حدیثیں نقل کی ہیں اور حدیثیں مرفوع انسے پانچ سو سینتیس نقل ہوئی ہیں اور انکی مہر میں یہ لکھا تھا کفی بالموت واعظا یا عمر یعنی کافی ہے نصیحت کو یاد رکھنا موت کا اے عمر اور تھے سخت تر بیچ مقدمہ اسکے اور نہایت کوشش کرتے تھے امور دین میں اور نہایت صابر تھے اور اللہ تعالی نے مقرر کیا تھا حق انکی زبان پر اور انکے اسلام سے دین کو عزت ہوئی اور اہل آسمان نے انکی اسلام سے خوشی حاصل کی اور انکی بزرگی اور مناقب اور خوبیاں کا کچھ شمار نہیں عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا

لِامْرِئٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی حضرت عمر بیٹے خطاب کے سے راضی ہو حیو اللہ اُن سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین معتبر ہوتے عمل مگر ساتھ نیتون کے اور نہین ہی واسطے ہر شخص کے مگر وہ چیز کہ نیت کی پس جو شخص کہ ہو ہجرت اسکی طرف اللہ کے اور طرف رسول اُسکے کے پس ہجرت اُسکی طرف اللہ کے اور طرف رسول اُسکے کے ہی اور جو شخص کہ ہو ہجرت اُسکی طرف دنیا کے کہ پہنچے اُسکو یا طرف عورت کے کہ نکاح کرے اُس سے پس ہجرت اُسکی طرف اُس چیز کے ہی کہ ہجرت کی طرف اُسکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مصنف رح یہ حدیث باب سے پہلے لایا گویا اشارہ ہی کہ طالب کو چاہیے کہ اول نیت خالصۃً للہ کرے اس علم شریف کے طلب کرنے مین پھر تحصیل علم کرے اور محدثین اتفاق رکھتے ہین اوپر فضل و شرف اس حدیث کے اور بعضے علمانے اس حدیث کو نصف علم کہا اور یہ جو فرمایا کہ نہین واسطے ہر شخص کے مگر وہ چیز کہ نیت کی مطلب اس جملہ کا اور پہلے جملہ کا یکسان ہی یہ تاکید ہی پہلے کی کہ عمل بغیر نیت کے مستحسن نہین اور ایک عمل مین جتنی نیتین کریگا اُتنا ہی ثواب پاویگا مثلاً محتاج قرابتی کے دینے مین اگر نیت فقط اللہ دینے کی کریگا اللہ ہی کا ثواب پاویگا نہ صلہ رحم کا یعنی ملانے ناتے کا اور اگر دونون نیتین کریگا دوہرا ثواب پاویگا اسی طرح مسجد کے جانے مین کئی طرح کی نیتین ہو سکتی ہین اور ہر ایک کا ثواب علیحدہ مثلاً نیت کرے کہ وارد ہوا ہی کہ مسجد گھر اللہ تعالی کا ہی اور جو کوئی مسجد مین آتا ہی تو اللہ تعالی کی زیارت کو آتا ہی اور وہ کریم ہی اور واجب ہی کریم پر کہ ضیافت زیارت کرنے والون اپنے کی کرتا ہی پس مین بھی امیدوار اُسکا ہون پس اس نیت مین اُسکا ثواب پاویگا اور نیت کرے انتظار نماز مین ساتھ جماعت کے کہ حدیث مین آیا ہی جو کوئی انتظار کرتا ہی نماز کا گویا کہ نماز ہی مین ہوتا ہی پس اس نیت سے اُسکا ثواب پاویگا اور نیت کریگا کہ کان اور آنکھ اور تمام اعضا کہ کوچہ و بازار مین گرفتار گناہون مین ہوتے تھے یہان محفوظ ہین اُس سے اور نیت اعتکاف کی کرے کہ علما نے کہا ہی کہ جب مسجد مین آوے نیت اعتکاف کی کرلے کرے حنفیہ کے نزدیک کم سے کم مدت اعتکاف کی ایک ساعت ہی اُنکے نزدیک ہو جائیگا اور ثواب اُسکا پاویگا یہ عجب آسان عبادت ہی اور اکثر لوگ اس سے غافل ہین اور نیت کرے کہ صلوۃ و سلام بھیجنا حضرت صلعم پر اور دعائین کہ حدیث شریف مین آئی ہین وقت آنے اور نکلنے کے مسجد سے اُنکا پڑھنا نصیب ہوگا کہ ثواب و فضیلت بے شمار رکھتی ہین اور نیت کرے کہ مسجد مین تنہائی اللہ کے ذکر کے لیے اور تلاوت قرآن کے لیے یا سننے قرآن کے لیے یا وعظ نصیحت کے لیے میسر ہوتی ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی صبح کو مسجد مین ذکر اور وعظ کے لیے جاوے مانند مجاہد فی سبیل اللہ کے ہوتا ہی اور جو ایک قوم بیچ ایک گھر کے گھرون خدا سے بیٹھیں اور تلاوت قرآن اور آپس مین پڑھنا اور پڑھانا اُسکا کرے تو گھیر لیتے ہین اُسکو ملائک اور ڈھانک لیتی ہی اُسکو رحمت اور نیت کرے کہ وضو کرکے مسجد مین نماز کے لیے جانے سے ثواب حج اور عمرہ کا حاصل ہوتا ہی اور نیت کرے کہ فائدہ دینا اور فائدہ لینا ساتھ علم کے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مسجد مین میسر ہوتے ہین بسبب جمع ہونے لوگون کے اور نیت کرے مسلمان بھائیون کے ملاقات کی اور آپس مین سلام علیک کرنے کی اور نیت کرے تفکر اور مراقبہ امور آخرت مین اور استغفار تقصیرات سے کہ بسبب خاطر جمعی کے مسجد مین میسر ہی اور جاے نہین اور نیت کرے کہ حضور باطن اور آرام دل اور اتصال ساتھ مشاہدہ حق کے اور استغراق بیچ شہود ذات کے عجیب مسجد مین نصیب ہوتا ہی پس یہ بارہ نیتین ایک مسجد کے آنے مین ہو سکتی ہین کہ ہر ایک کا ثواب علیحدہ پاویگا اور مسجد تو جگہ عبادت کی ہی کیون نہو یہ ثواب جائیکہ خواہش نفسانی کی چیزون مین اچھی نیت کرنے مین ثواب پاتا ہی مثلاً خوشبو لگانے مین جمعہ کو یا جب چاہے قصد اتباع سنت کا کرے کہ حضرت خوشبو کو دوست رکھتے تھے اسلیے مین لگاتا ہون اور قصد تعظیم مسجد کا کرے اور نیت کرے

کہ جو میرے پاس بیٹھے گا خوشبو پاکر خوش ہوگا اور قصد کرے کہ کوئی بسبب بدبو میری کے غیبت کرکے گناہ مین پڑیگا خوشبو لگا کر اسکو غیبت سے بچاؤنگا اور قصد کرے معالجہ دماغ کا تا خوشبو سے دماغ میرا تازہ ہووے اور علوم اور معارف خوب حاصل ہون پس اسی طرح ہر عمل مین بہت سی نیتین ہوسکتی ہین ہر ایک کا ثواب جدا جدا پاوے گا اور اگر فقط واسطے لذت جسمانی اور خواہش نفسانی کے کریگا محروم ان ثوابون سے رہیگا بلکہ مستحق ملامت اور عتاب کا ہوگا پس معلوم ہوا کہ مدار کار اور حاصل ہونا ثواب کا نیت پر ہے اور معنی ہجرت کے یہ ہین کہ کفرستان سے نکل کر دار الاسلام مین اللہ کی خوشی کے لیے جاوے پس اگر یہ خاص اللہ کی رضامندی کے لیے ہے ثواب پاویگا اور مقبول ہے اور اگر نیت دنیا کی کی کچھ ثواب نہین اور مراد دنیا سے یہان وہ چیز ہے کہ باز رکھے اللہ کی یاد سے اور طلب دنیا مین یا نکاح کرنے مین اگر نیت رضاے حق بھی ہوگی خالی ثواب سے نہین اور ایک شخص مدینہ مین ہجرت کرکے آیا تھا واسطے طلب ایک عورت ام قیس نامی کے اسکے حق مین یہ حدیث فرمائی چنانچہ اسکو مہاجر ام قیس کہتے تھے یہ مضمون حضرت شیخ عبد الحق رح کے ترجمہ مین ہے اور اس حدیث مین کئی طرح سے لفظ وارد ہوئے ہین انما الاعمال بالنیات و انما الاعمال بالنیة و الاعمال بالنیة و العمل بالنیة **ف** بیچ بیان کتنے مسایل نیت کے **مسئلہ** جاننا چاہیے اس حدیث مین کہ مذکور اعمال کا ہے مراد اعمال سے وہ عمل ہین کہ اعمال مقصودہ یعنی قصد کیے گئے ہون جیسے نماز اور روزہ اور زکوۃ اور حج پس اسی طرح کے عمل بدون نیت کے معتبر نہین نہ قبول ہوتے ہین خدا کے نزدیک اور نہ صحیح ہوتے ہین اگر کوئی نماز پڑھے بغیر نیت کے اسکی نماز نہ صحیح ہوگی نہ قبول ہوگی اسی طرح سے روزہ نہ قبول ہوگا نہ صحیح اور اسی طرح سے زکوۃ اور حج بدون نیت کے قبول نہین اور بعضے عمل غیر مقصود ہوتے ہین جیسے غسل اور وضو اسمین نیت کا ہونا ضرور ہے یا نہین پس اسمین اختلاف ہے علما کا یعنی امام شافعی کے نزدیک وضو مین اور غسل مین نیت کا کرنا ضرور ہے کس واسطے کہ فرض ہے انکے نزدیک بدون نیت کے وضو اور غسل نہین ہوتا اور امام اعظم کے نزدیک وضو اور غسل بغیر نیت کے ہوجاتا ہے کس واسطے کہ انکے نزدیک نیت سنت ہے یا مستحب ہے اس سبب اگر نیت نہ کی تو بھی وضو ہوگیا نماز پڑھنی اس سے درست ہے اور مراد نیت سے یہان قصد کرنا قرب کا ہے طرف اللہ تعالی کے یعنی جو کام کرے اللہ تعالی کے لیے کرے اور ساتھ قصد بجا آوری حکم اور طلب رضا اسکی کے کرے اور معنی نیت کے ہین کہ دل سے قصد کرے اور زبان سے کہنا شرط نہین ہے سب عبادتون مین اگر زبان سے کہے اور دل غافل ہو معتبر نہین اسی واسطے کتاب مجمع مین لکھا ہے کہ اعتبار زبان کا نہین اب اسمین فقہا کو اختلاف ہے کہ زبان سے کہنی سنت ہے یا مستحب ہے یا مکروہ ہے اسمین تین قول ہین چنانچہ فتح القدیر مین یون لکھا ہے کہ نہین منقول ہوا آن حضرت صلعم سے اور نہ صحابیون سے زبان سے کہنا نیت کا نہ بیچ حدیث صحیح کے نہ ضعیف کے اور نہین منقول ہوا چارون اماموں سے اور کتاب مفید مین یہ نقل کیا ہے کہ بعضے مشائخ نے زبان سے کہنا نیت کا مکروہ رکھا ہے اور بعضون نے اسکو مستحب کہا ہے سو مستحب بھی اسقدر ہے اللہم انی ارید صلوۃ کذا فیسرہا لی وتقبلہا منی اس طرح کی عبارت حدیث مین حج کی نیت سے منقول ہوئی ہے اور عبادات مین منقول نہین ہوئی چنانچہ یہ مقدمہ نیت کا کتاب اشباہ مین بتفصیل لکھا ہے پس تحقیق اسکی نزدیک لکھنے والے ترجمہ کی یہ ہے کہ جب پیغمبر صلعم سے اور صحابیون سے اور چارون اماموں سے کہنا لفظ نیت کا نماز مین یا روزہ مین منقول نہین ہوا اور پیچھے علما نے اختلاف کیا ہے اسکے مکروہ ہونے مین اور مستحب ہونے مین اور بدعت ہونے مین اور سنت ہونے مین اور قاعدہ فقہ کا یہ ہے کہ جب اختلاف ہو علما مین درمیان سنت ہونے کے اور بدعت ہونے کے یعنی بعضے کہین کہ سنت ہے اور بعضے کہین کہ بدعت ہے پس احتیاط اس جگہ یہ ہے کہ ایسی چیز کو ترک کیجیے چنانچہ یہ بات ایک جگہ فتاوی عالمگیری مین سے معلوم ہوتی ہے اور اسی طرح جب اختلاف ہو درمیان کراہیت اور مستحب ہونے کے اسکو بھی ترک کیجیے اور جاننا چاہیے کہ نیت بیچ عبادت کے ضرور ہے اور کام حرام مین نیت اثر نہین کرتی اور مباح چیز مین اگر نیت کرے عبادت کی یا اس مباح چیز مین کرے کہ وسیلہ ہو عبادت کا تو بھی موجب ثواب کا ہوتا ہے اور شیخ عبد الحق دہلوی نے

بیچ ترجمہ مشکوۃ کے یہ لکھا ہے کہ علمانے اختلاف کیا ہے بیچ نیت پڑھنے نماز کے بعد اتفاق کے اس پر کہ پکار کر کہنا نیت کا مشروع نہیں ہے اور بعض علما نے کہا ہے کہ بیچ کسی روایت کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں آیا کہ نیت زبان سے کہی ہو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی پس طریق سنت اور اتباع رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ ساتھ نیت دل کے اکتفا کرے اور اتباع کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جیسے کرنے فعل آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مین لازم ہے ویسے ہی جو فعل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی نہ کیا ہو اُس فعل کے نہ کرنے مین بھی اتباع لازم ہے اور چاہیے کہ اوس چیز پر دوام نہ کرے جو شارع سے ثابت نہیں ہوئی اور جو کوئی دوام کرے ایسی چیزون پر کہ شارع سے ثابت نہیں وہ شخص بدعتی اور مبتدع ہے تمام ہوا یہانتک مطلب ترجمہ شیخ عبد الحق دہلوی کا ۲ مسئلہ نیت وضو مین سنت ہے اور جگہ کرنے نیت کی وضو مین بعضون کے نزدیک وقت دھونے منھ کے ہے اور بہتر یہ ہے کہ کرے نیت وقت دھونے ہاتھون کے پہونچے تک تاکہ ثواب سنت کا بھی ہووے پہلے دھونے منھ کے اور غسل مین بھی نیت سنت ہے اور لائق ہے کہ ہووے وقت شروع کرنے وضو کے اور تیمم مین نیت فرض ہے اُس وقت نیت کرے کہ جس وقت ہاتھ مٹی پر رکھے اسکے بعد ہاتھ منھ پر پھیرے اور ہاتھون پر ۳ مسئلہ بیچ نیت کے کئی چیزین شرط ہین ایک تو اسلام یعنی مسلمان کی عبادت مقبول ہے اور کافر کی عبادت نہ صحیح اور نہ مقبول ہے اور دوسرے امتیاز یعنی اتنی عقل رکھتا ہو عبادت اور غیر عبادت مین فرق سمجھتا ہو اس واسطے عبادت دیوانے کی اور لڑکے غیر تمیز والے کی نہین صحیح اور تیسرے جس چیز کو کرتا ہے اسکا علم چاہیے پس اگر ایک شخص نماز کی فرضیت سے جاہل ہو اگرچہ نیت کرے نماز اُسکی صحیح نہین ہونے کی اور چوتھے یہ کہ منافی نیت کے کوئی چیز نہ کرے جیسے کہ کوئی اگر بعد اسلام لانے کے اور عبادت کرنے کے مرتد ہوا معاذ اللہ تو سب عبادت باطل ہوئی اسی طرح اگر کسی نے نماز شروع کی یا روزہ شروع کیا اور انکو توڑ ڈالا پس نماز روزہ دونون باطل ہوئے کس واسطے کہ توڑنا منافی نیت کے ہے ۴ مسئلہ نماز فرض مین چار طرح کی نیت چاہیے ایک تو یہ کہ نماز پڑھتا ہون دوسرے یہ کہ فرض پڑھتا ہون اور تیسرے یہ کہ تعین وقت ظہر کا یا عصر کا یا مغرب کا چوتھے یہ کہ اگر مقتدی ہو تو نیت اقتدا کی کرے ان چارون باتون کو دل مین وقت شروع نماز کے ٹھہراوے اگر ان چارون مین سے ایک کا بھی دھیان نہوگا تو نماز نہین ہونے کی ۵ مسئلہ عبادت واجب حکم نیت مین مانند فرض کے ہے یعنی تعین واجب کا ضرور ہے جیسے تعین فرض کا ۶ مسئلہ سنت ساتھ مطلق نیت نماز کے اور نیت نفل کے صحیح ہوتی ہے سنتین راتبہ ہون یا غیر راتبہ اسمین دونون برابر ہین ۷ مسئلہ روزہ رمضان کا صحیح ہوتا ہے ساتھ نیت روزہ رمضان کے اور ساتھ نیت نفل کے اور ساتھ نیت مطلق روزے کے یعنی روزہ کی نیت کی نہ نیت مین اُسکی فرض ہے نہ سنت ہے نہ نفل ہے نہ واجب ہے تو اس صورت مین بھی روزہ رمضان کا ادا ہو جاتا ہے اور نیت روزہ رمضان کی رات سے بھی درست ہے اور فجر کو بھی درست ہے دوپہر سے پہلے پہلے یعنے نصف نہار شرعی سے اور دن شرع مین شروع ہوتا ہے طلوع صبح صادق سے اور تمام ہوتا ہے غروب آفتاب تک اسکی آدھے سے پہلے نیت کرے اور روزہ نفل مین بھی نیت رات سے درست ہے اور دن کو بھی درست ہے آدھے دن سے پہلے پہلے اور نذر معین کی بھی نیت رات سے درست ہے اور دن کو بھی آدھے دن سے پہلے پہلے اور نیت روزے قضائے رمضان کے اور کفارہ کے روزون کی اور نذر مطلق کے روزون کی ان تینون طرح کے روزون کی نیت رات سے چاہیے دن کو نیت درست نہین ہوتی اور نذر معین اسطرح ہوتی ہے کہ دن معین کرے فلانے دن جمعہ کو یا ہفتہ کو یا پیر کو مین روزہ رکھون گا اپنے ذمہ پر لازم کرلے یہ صورت نذر معین کی ہوئی اور نذر مطلق کی صورت یہ ہے کہ ایک روزہ یا کئی روزے اپنے ذمہ پر لازم ہین یا اسطرح کہے کہ اگر فلانا کام میرا ہو جاویگا یا فلانا بیمار میرا اچھا ہو جاویگا دس روزے رکھونگا یا کم زیادہ اس سے رکھونگا تو جب چاہے رکھ لے ۸ مسئلہ نیت زکوۃ کی اسطرح سے ہے کہ جس وقت پیسا زکوۃ کا دینے لگے اسوقت نیت ادائے زکوۃ کی

چاہیے اور یا مال زکوۃ مین سے ایک قدر مال کی جدا کر رکھے بہ نیت زکوۃ کے اسمین سے دیا کرے تو دینے کے وقت نیت کچھ ضرور نہین بلکہ وقت
جدا کرنے مال کے نیت کفایت کرتی ہے اور اگر مال زکوۃ کا کسی فقیر کو دیا اور وقت دینے کے نیت ادا کرنے زکوۃ کی نہ تھی پیچھے اسکے نیت کر لی بشرطیکہ
فقیر کے پاس وہ مال موجود ہو تو زکوۃ ادا ہوئی اور اگر مال موجود نہین اسکے پاس بعد نیت کرنے سے زکوۃ ادا نہین ہوتی اور صدقہ فطر مانند زکوۃ کے
ہے نیت مین اور مصرف مین مگر ذمی کافر کو صدقہ فطر دینا درست ہے زکوۃ کا پیسا ذمی کافر کو دینا نہین درست مسئلہ ۹ نیت کر لی ایک عبادت
کی بیچ عبادت دوسری کے درست ہے جیسے کہ ایک شخص نماز پڑھتا ہو فرض یا نفل اور نیت کی اسنے روزہ کی نیت اسکی درست ہے اور اس نیت
کرنے مین نماز فاسد نہین ہوتی چنانچہ کتاب اشباہ مین قنیہ سے نقل کیا ہے بیچ بیان نیت کے مسئلہ ۱۰ وقت شروع کرنے عبادت کے مانند نماز
کے نیت چاہیے اور در حالت بقا کے رہنا نیت کا شرط نہین یعنی ہر ہر رکن مین نیت ضرور نہین واسطے دفع حرج کے مسئلہ ۱۱ ایک شخص نے شروع
کی نماز فرض پھر گمان کیا کہ یہ نماز نفل ہے اور پورا کیا اسکو اوپر نیت نفل کے کفایت کرتا ہے اسکو نماز فرض سے کس واسطے کہ بیچ مین شبہ پڑنا معتبر نہین
چنانچہ یہ بھی اشباہ مین نہایہ سے نقل کیا ہے مسئلہ ۱۲ بعضی عبادت مین نری نیت دل کی کفایت نہین جب تلک کہ منھ سے نہ کہے ان مین سے ایک نذر ہے
اگر آدمی دل مین ارادہ کرے نذر کا اس سے نذر نہین ہوتی جب تک کہ منھ سے نہ کہے کہ اتنی نمازین میرے ذمہ پر ہین یا اتنے روزے رکھنے یا اتنے مصلی
کھلانے میرے ذمہ پر ہین اور انہین سے ایک وقف ہے کہ دل مین نیت کرنے سے وقف نہین ہوتا جب تک منھ سے نہ کہے اور سوا عبادت کے بعضی
چیزین ایسی ہین کہ لفظون پر موقوف ہین فقط نیت اسمین کچھ کام نہین کرتی جیسے طلاق و عتاق کہ دل مین نیت کیے سے طلاق و عتاق نہین ہوتے
جب تک منھ سے نہ کہے مسئلہ ۱۳ اگر ایک شخص نے ایک چیز خریدی واسطے کام مین لانے اپنے کے مثلا لونڈی خریدی واسطے خدمت کے یا کپڑا خرید کیا
واسطے پہننے کے یا کتاب خرید کی واسطے پڑھنے کے یا جانور خرید کیا واسطے سواری کے اور یہ بھی دل مین ہے کہ اگر نفع ملیگا تو بیچ ڈالونگا اسپر زکوۃ نہین
دینی آتی مسئلہ ۱۴ اگر ایک شخص نے نیت کی روزے کی دن شک کے اگر یہ دن ہو سلخ شعبان کا تو روزہ نہین اور اگر دن ہے غرہ رمضان کا
تو روزہ ہے تو نیت روزے کی نہین درست ہوتی اور اگر تردد ہو روزے کے وصف مین نہ اصل مین یعنی اسطرح کی نیت کی کہ اگر ہے دن شعبان کا
تو روزہ نفل ہے اور اگر ہے رمضان تو نیت ہے روزہ فرض کی اسطرح کی نیت کر لی درست ہے اگر ہے دن رمضان کا تو روزہ فرض ادا ہوگا مسئلہ ۱۵
مباح چیز مختلف ہوتی ہے باعتبار نیت کے اور قصد کے اگر مباح سے قصد طاعت کا ہے تو وہ مباح بھی عبادت ہے جیسے کھانا سونا کسب کرنا مال
حلال کا اور صحبت کرنی اپنی عورت سے اور اگر قصد نہین عبادت کا تو ثواب نہین مسئلہ ۱۶ طلاق اگر لفظ کنایت ہے تو اسمین نیت ضرور ہے اور اگر
لفظ صریح طلاق کا ہے اسمین نیت ضرور نہین مسئلہ ۱۷ آیت قرآن کی بہ نیت ذکر کے پڑھنی بدون ارادہ قرأت کے درست ہے جنابت کی حالت
مین اور بدون ارادہ ذکر کے بارادہ قرأت کے قرآن پڑھنا جنابت کی حالت مین درست نہین حرام ہے مسئلہ ۱۸ اگر نیت تجارت کی کی اس
چیز مین کہ نکلتی ہے زمین سے عشری زمین مین سے نکلی ہو یا خراجی مین سے یا کرایہ کی زمین سے یا عاریۃ کی مین سے اسپر نہین زکوۃ مسئلہ ۱۹ اگر نیت کی
تجارت کی اس جنس مین کہ اسکو حاصل ہوئی ہے بدون عوض مال کے مانند ہبہ کے اور صدقہ کے اور خلع کے اور مہر کے اور وصیت کے نہین ہے اسمین زکوۃ اگرچہ
سال گذر جاوے مگر جب وہ چیز بکیگی اس مال مین کہ عوض اسکے ملا ہے زکوۃ دینی آویگی جب اسپر سال گذریگا مسئلہ ۲۰ بیچ جانورون چرنے والون کے
کہ اکثر سال جنگل مین چرتے ہین اور اسمین نیت ہو اسکے دودھ کی اور بچون کی تو اسمین زکوۃ ہے مواشی کی اور اگر اسنے نیت کر لی سوداگری کی
پس اسمین زکوۃ سوداگری کی ہے بشرطیکہ وقت خرید کرنے کے نیت سوداگری کی ہو اور اگر وقت خریدنے کے قصد کیا سوار ہونے کا یا لادنے کا یا
ذبح کر کے کھانے کا پس نہین زکوۃ مسئلہ ۲۱ جو کوئی زکوۃ خوشی سے نہ دے پس زکوۃ لینے والا امام کی طرف سے نہ لیوے اس سے زبردستی اگر لیگا زبردستی تو

زکوٰۃ نہین ادا ہونے کی اسواسطے کہ زکوٰۃ مین اختیار شرط ہی لیکن زور آوری کرے اُسپر ساتھ قید کرنے کے تاکہ وہ خود بخود ادا کرے اور وہ جو بعضی روایتون مین لکھا ہی کہ امام زبردستی سے لیوے اور اُسکو زکوٰۃ کے مصرف مین خرچ کرے تو کفایت کرتا ہی پس یہ روایت ضعیف ہی روایت معتمد اور معتبر یہی ہی کہ زبردستی لینے سے زکوٰۃ ادا نہین ہوتی مسئلہ نیت بیچ خطبہ کے واسطے جمعہ کے چاہیے اگر ایک شخص منبر پر چڑھا اور بعد چڑھنے کے چھینک آئے اُسکو اُسنے الحمد للہ کہا واسطے چھینک کے جمعہ کا خطبہ نہ صحیح ہوا اور اِسی طرح سے خطبہ عیدین منبر پر چڑھکر بدون نیت تحمید کے اگر حمد و ثنا اللہ کی کہے خطبہ ادا نہین ہوتا مسئلہ بیچنا شیرہ انگور کا کہ اُس سے لوگ بناتے ہین شراب اگر بہ نیت سوداگری کے بیچے اور اُسکی نیت مین کچھ شراب کا بنانا مقصود نہو تو نہین حرام اور اگر قصد کرین بیچنے سے واسطے بنانے شراب کے تو حرام ہی اسی طرح لگانا درخت انگور کا اگر بہ نیت اسکے ہی کہ لوگ کھاوین انگورون کو تو نہین حرام اور اگر اس ارادہ سے لگا دے کہ شراب بناوینگے تو حرام ہی اور اسی طرح شیرہ نکالنا انگور کا بہ ارادہ سرکہ کے حرام نہین اور بارادہ شراب بنانے کے حرام ہی اور اسی طرح کسی شخص مسلمان سے ملاقات نہ کرنا بارادہ اسکے کہ خفگی ہی حرام ہی اور اگر یہ ارادہ نہین مدت مدید تک ملاقات نہ کرے تو حرام نہین اور اسی طرح ترک کرنا زینت کا عورت کو کسی میت پر سوائے اپنے خاوند کے زیادہ تین دن سے اگر قصد کیا عورت نے چھوڑنے بناو کا اور لگانے خوشبو کا بطریق سوگ رکھنے کے واسطے میت کے اور ماتم داری کے حرام ہی اور اگر اس ارادہ پر نہین تو نہین حرام اور اسی طرح جو مباح چیزین چھوڑ دیتے ہین واسطے مردہ کے مثلاً اچار نہ ڈالنا چھتہ کا تنا دال نہ دھونی چارپائی پر نہ سونا سوئیان نہ بانٹنی نہ پکانی نہ بجوانی شادی نکاح اور ختنہ اور عقیقہ کی نہ کرنی چہلم یا ششماہی یا برسی تک سب یہ مین حرام ہین اور اگر بغیر ارادہ سوگ کے یہ سب باتین سوائے شادی مذکورین کے برسون تک نہ کرے تو حرام نہین لیکن شادیون کا کرنا ہی بہتر ہی کس واسطے کہ ان شادیون کا کرنا سنت ہی مسئلہ نیت بیچ نماز جنازہ کے اس طرح سے کرے کہ نماز واسطے اللہ کے اور دعا واسطے میت کے مسئلہ سجدہ تلاوت مین تعین کرنا کہ کس تلاوت کا سجدہ ہی کچھ ضرور نہین مسئلہ اقتدا امام کی بدون نیت کرنے کے صحیح نہین ہوتی اور امامت بدون نیت کے صحیح ہی مگر جس وقت کہ عورتین اسکے پیچھے نماز پڑھتی ہون تو اُس وقت اقتدا عورتون کی ساتھ اُس امام کے بدون نیت امام کے صحیح نہین ہوتی پس عورت کی نماز جب تک امام نیت امامت عورت کی نہ کرے درست نہین ہونے کی اور بعضون نے جمعہ اور عیدین کو اس حکم سے استثنا کر کے کہا ہی یعنی جمعہ اور عیدین مین بدون نیت امام کے بھی عورتون کو اقتدا درست ہی مسئلہ اگر ایک شخص نے قسم کھائی کہ مین کسی کا امام نہین ہونے کا اور اُس شخص نے نماز شروع کی اور کسی نے آ اسکے ساتھ اقتدا کی اقتدا اسکی صحیح ہی لیکن قسم اُسکی ٹوٹی یا نہین قضاءً ٹوٹی اور دیانۃً نہین ٹوٹی یعنی قاضی حکم ٹوٹنے کا کریگا اور دیانۃً یعنی عند اللہ نہین ٹوٹی مگر جس وقت گواہ کیا اس نے پہلے شروع کرنے نماز کے پس قضاءً بھی نہین ٹوٹی اور اگر امام ہوا لوگون کا اسطرح کا قسم کھانے والا بیچ نماز جمعہ کے صحیح ہوگی اور قسم ٹوٹ جاویگی قضاءً اور نہین قسم ٹوٹتی ہرگز جس وقت امام ہوا نماز جنازہ مین اور سجدہ تلاوت مین اور اگر قسم کھائی ایک شخص نے کہ مین فلانے شخص کا امام نہین ہونے کا اور امامت کی لوگون کی اس ارادہ کر کہ اسکا امام نہین ہون اور امام ہون غیر اسکے کا پھر اقتدا کیا اسکا اُس شخص نے پس قسم اسکی ٹوٹ گئی اگرچہ نہ جانے مسئلہ ہبہ نہین ہی موقوف اوپر نیت کے اگر ایک شخص کوئی چیز بخشے کسی کو ہنسی کی راہ سے پس بخشی گئی اور اگر کسی نے کسی کو سکھلایا لفظ بخشش کا اور وہ نہ جانتا تھا کہ اس لفظ سے ہبہ ہو جاتا ہی پس اس شخص کے کہنے سے ہبہ نہین ہوتا نہ اس جہت کر کہ نیت شرط ہی بلکہ واسطے نہونے شرط ہبہ کے اور شرط ہبہ کی کیا ہی رضامندی بخشنے والے کی اوپر اگر کوئی شخص زور آوری کرے ہبہ کرنے پر تو نہین درست خلاف طلاق اور عتاق کے کہ حالت زور آوری مین بھی درست ہو جاتا ہی اس واسطے کہ ان دونون مین رضا شرط نہین مسئلہ اگر مقتدی نے پڑھا سورۂ فاتحہ نماز جنازہ مین ساتھ نیت ذکر کے نہین حرام باوجودیکہ مقتدی کو قرأۃ پڑھنی

پیچھے امام کے نزدیک حضرت امام اعظم کے حرام ہی کس واسطے کہ اُسنے باارادہ ذکر کے نہ پڑھی نہ بارادہ قرأت کے اور اسی پر مبنی ہی کہ اگر اجنبی مرد یا عورت یا عورت حیض و نفاس والی الفاظ قرآن کے بارادہ ذکر اور دعا کے پڑھے درست ہی اور اگر بارادہ قرأت قرآن کے پڑھے نہین درست مسئلہ ۳۰ اگر ایک شخص آیا طرف دوکاندار کسی جنس والے کے واسطے خریدنے کسی چیز کے اور اُس بیچنے والے نے اپنی جنس شل کپڑے یا ململ یا باسن وغیرہ کے کھولی اور واسطے رغبت دلانے خریدار کے کہا سبحان اللہ یا کہا اللھم صل علی محمد تو یہ کہنا مکروہ ہی مسئلہ ۳۱ اگر کوئی شخص کھاوے زیادہ پیٹ بھرنے سے واسطے خواہش کے سو حرام ہی اور اگر اس نیت سے کھاوے کہ کل مین روزہ رکھونگا ایسا نہو کہ سستی ہو یا واسطے خاطر مہمان کے کہ بھوکا نرہے مستحب ہی مسئلہ ۳۲ کافر جس وقت سپر کرے مسلمان کو پس اگر تیر پھینکے اُسکو کوئی مسلمان بارادہ قتل مسلمان کے پس حرام ہی اور اگر اس ارادہ پر تیر پھینکا کہ کافر مارا جاوے نہین حرام مسئلہ ۳۳ اسی طرح سے اگر ایک چیز پڑی ہوئی کسی کی کہ مالک اُسکا معلوم نہیں اُٹھاوے اُسکو بایں ارادہ کہ پہونچا دونگا اُسکو مالک اُسکے کو حلال ہی اُٹھانا اُسکا اس نیت سے اور اگر اُٹھایا اُسکو اس نیت سے کہ نہ دونگا مالک اُسکے کو ہوگا یہ شخص غاصب گنہگار مسئلہ ۳۴ اسی طرح سے اگر کتاب کو تکیہ کیا بارادہ حفاظت کے نہین مکروہ اور اگر نہین بارادہ حفاظت کا تو مکروہ ہی مسئلہ ۳۵ اسی طرح سے اگر کوئی شخص بیٹھ گیا ایک خرجی پر کہ اسمین ہی قرآن بارادہ حفاظت کے نہین ہی مکروہ اور اگر نہین ارادہ حفاظت کا تو مکروہ ہی مسئلہ ۳۶ کبھی بند رہنا کھانے سے ہوتا ہی واسطے پرہیز کے یا واسطے دوا کے یا واسطے نہونے احتیاج کے ان صورتون مین کچھ مستحق ثواب کا نہین ہوتا اور اگر بند رہا کھانے اور پینے وغیرہ سے بارادہ روزہ کے ہوگا یہ بند رہنا ثواب مسئلہ ۳۷ اسی طرح سے کوئی مسجد مین بیٹھا واسطے آرام کے مستحق ثواب کا نہین اور اگر بیٹھا ہی واسطے انتظار نماز کے یا بہ نیت اعتکاف کے ہوگا موجب ثواب کا مسئلہ ۳۸ اسی طرح سے دینا مال کا کبھی ہوتا ہی بطریق بخشش کے یا واسطے غرض دنیا کے اسمین کچھ ثواب نہین ہوتا اور کبھی ہوتا ہی دینا مال کا بہ نیت زکوٰۃ کے یا صدقہ نفل کے ہوتا ہی ثواب مسئلہ ۳۹ اسی طرح سے ذبح کرنا جانور کا کبھی ہوتا ہی واسطے کھانے کے پس یہ ذبح کرنا ہوتا ہی مباح اور کبھی ہوتا ہی عبادت جیسے کہ ذبح قربانی کا ذبح کرنا اور کبھی ہوتا ہی واسطے تعظیم کسی شخص کے مردے کے یا زندے کے حرام ہوتا ہی یا کفر اوپر ایک قول کے مسئلہ نیت گنتی رکعت کی اور سجدون کی اور ارکان نماز کی نہین شرط صحیح نماز کے اگر ایک شخص نے نیت کی ظہر کی تین رکعتیں پڑھتا ہون نماز صحیح ہوئی اور تعیین نیت کی لغو ہوئی مسئلہ ۴۰ اگر ایک شخص نے نیت کی امام معین کی پس ظاہر ہوا غیر اُس امام کے نماز صحیح ہوئی مسئلہ ایک شخص نے نماز پڑھنے مین تعیین کیا کہ نماز وقتی ادا کرتا ہون اور وہ وقت نماز کا قضا ہوگیا پس نماز اُسکی درست ہوئی اور اگر اسی طرح سے نیت کی قضا کی اور معلوم ہوا کہ وقت تھا نماز کا پس نماز صحیح ہوئی مسئلہ اگر کسی شخص نے دیکھا امام کو اور نیت کی اقتدا کی کہ مین اس امام کے پیچھے کہ یہ زید ہی نماز پڑھتا ہون اور نکلا غیر زید کا پس نماز اُسکی درست ہوئی اور اسی طرح سے اگر ہو دور یا آخر صف مین کہ نہین دیکھتا امام کو اور نیت کی اقتدا امام کی کہ بیچ محراب کے ہی زید پس نکلا غیر زید کے ایسی صورت مین بھی درست ہی نماز اور اگر نیت کی کہ مین پڑھتا ہون نماز پیچھے اس جوان کے پس گمان وہ نکلا بوڑھا نہین درست ہوتی نماز اور اگر کہا کہ اقتدا کرتا ہون ساتھ اس بوڑھے کے اور نکلا وہ جوان درست ہی کس واسطے کہ شاب پر لفظ شیخ کا بولا جاتا ہی بسبب بزرگی اور علم اُسکے کے بخلاف شیخ کے کہ شاب اُسپر نہیں بولتے مسئلہ ۴۴ اگر ایک شخص نے شروع کی نماز خالص واسطے اللہ کے پھر آیا اُسکے دل مین ریا پس نماز اُسپر ہی کہ اُسنے شروع کی اور یہ ریا ہی کہ اگر تنہا ہو لوگون سے نہ پڑھے نماز اور اگر لوگون مین ہو تو پڑھے اور اگر لوگون کے ساتھ پڑھتا ہی تو اچھی طرح پڑھتا ہی اور اگر تنہا پڑھتا ہی تو اچھی طرح نہین پڑھتا پس واسطے اُسکے ثواب ہی اصل نماز کا نہ حسن نماز کا مسئلہ ۴۵ اگر ایک شخص نے شک کیا بیچ نماز کے کہ پڑھی ہی یا نہیں اعادہ کرے بیچ وقت کے اور اگر شک کیا

بیچ رکوع کرنے کے یا سجدہ کرنے کے اور وہ ہی بیچ اُسی نماز کے تو اعادہ کرے رکوع یا سجود کو اور اگر بعد نماز کے شک ہوا تو نہین اعادہ یعنی
پھیر لی نہین آتی اور اگر شک کیا کہ تکبیر تحریمہ کہی ہی یا نہین یا نقض وضو کا ہوا ہی یا نہین یا نجاست کپڑے کو لگی ہی یا نہین یا مسح کیا ہی
سر پر یا نہین اگر اول مرتبہ یہ شک واقع ہوا ہی تو نماز از سر نو پڑھے اور اگر اسی طرح شک بارہا ہوتا ہی تو نئے سرے سے نماز پڑھنے کی کچھ حاجت
نہین مسئلہ جو چیز کہ واقع ہوتی ہی دل مین قصد گناہ سے اوس پانچ مرتبہ کے ہین اول تو ہاجس کہ پڑے دل مین پھر دوسری کہ جاری
ہو اُسکے دل مین اُسکو کہتے ہین خاطر تیسری حدیث نفس کہ دل مین آتا ہی تردد اس کام کو کیجیے یا نہ کیجیے چوتھی ہم کہ ترجیح دینا ایک کام
کرنے کو پانچوین عزم وہ ہی قوت دینا اور تاکید دینا دل مین اُس قصد کو اوپر کرنے کے پس ہاجس پر مواخذہ نہین کیا جاتا اجماعا اس واسطے
کہ نہین اُسکو اختیار اور خاطر اور حدیث نفس یہ بھی مرفوع ہین اس امت سے اور ہم اگر نیکی کا ہی لکھی جاتی ہی اسکی ایک نیکی اور اگر ہم ہی
برائی کا تو نہین لکھا جاتا پس ہم بھی مرفوع ہوا اور لیکن عزم پس محققین اسپر ہین کہ اسپر مواخذہ کیا جاتا ہی یہ مسائل اشباہ والنظائر مین سے
نقل ہوئے صد الحمد کہ تمام ہوا علاقہ اس حدیث کا اب شروع ہوتی ہی کتاب الایمان

کتاب الایمان

یہ کتاب ہی
بیچ بیان ایمان کے ف ایمان شرع مین مراد ہی اس سے کہ یقینا اعتقاد کرے کہ جو کچھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی طرف سے لائے ہین
حق ہی اور فقط سچا جاننا پیغمبر کا اور پہچاننا حق کا حصول ایمان مین کافی نہین ہی جب تک کہ مرتبہ تصدیق اور تسلیم کو یعنی گرویدہ ہونے کو نہ پہونچے
اور باطن اُسپر قرار نہ پکڑے کیونکہ بعضے کافر بھی حضرت کو حق جانتے تھے لیکن از راہ عناد کے انکار کرتے تھے اور حقیقت ایمان کی یہی ہی کہ
دل مین تصدیق رکھے لیکن حکم ایمان والون کے جب جاری ہونگے کہ زبان سے بھی اقرار کرے مگر ہو گونگا معذور ہی اور باوجود تصدیق اور
اقرار کے اگر ایسی بات کرے کہ شارع نے اُسکو علامت کفر کی کی ہی مانند سجدہ کرنے بت کے یا زنار باندھنے کے شرعا یہ بھی حکم کافرون کا ہی اور
اسلام شرع مین مراد ہی فرمان برداری کرنے احکام الٰہی کے سے اور بجا لانا پانچون رکنون کا جو حدیث مین مذکور ہی پس اسلام نام باعتبار اعمال ظاہر کے
ہی اور ایمان نام باعتبار اعتقاد باطن کے اور ان دونون کا نام دین ہی

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا رَجُلٌ شَدِیْدُ بَیَاضِ الثِّیَابِ شَدِیْدُ
سَوَادِ الشَّعْرِ لَا یُرٰی عَلَیْہِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا یَعْرِفُہٗ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰی جَلَسَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَسْنَدَ رُکْبَتَیْہِ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ
وَوَضَعَ کَفَّیْہِ عَلٰی فَخِذَیْہِ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ قَالَ الْاِسْلَامُ اَنْ تَشْہَدَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا
رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَتُقِیْمَ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِیَ الزَّکٰوۃَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا قَالَ صَدَقْتَ
فَعَجِبْنَا لَہٗ یَسْاَلُہٗ وَیُصَدِّقُہٗ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِیْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ
الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ
لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ السَّاعَۃِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْہَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنْ اَمَارَاتِہَا
قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَۃُ رَبَّتَہَا وَاَنْ تَرَی الْحُفَاۃَ الْعُرَاۃَ الْعَالَۃَ رِعَاءَ الشَّاءِ یَتَطَاوَلُوْنَ فِی الْبُنْیَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ
مَلِیًّا ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا عُمَرُ اَتَدْرِیْ مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّہٗ جِبْرَئِیْلُ اَتَاکُمْ یُعَلِّمُکُمْ دِیْنَکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
وَرَوَاہُ اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ مَعَ اخْتِلَافٍ وَفِیْہِ اِذَا رَاَیْتَ الْحُفَاۃَ الْعُرَاۃَ الصُّمَّ الْبُکْمَ مُلُوْکَ الْاَرْضِ فِیْ خَمْسٍ لَا یَعْلَمُہُنَّ اِلَّا اللّٰہُ ثُمَّ قَرَاَ
اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ الْاٰیَۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی حضرت عمر بیٹے خطاب کے سے راضی ہوا اللہ اُنسے

کہا کہ اس وقت کہ تھے ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک روز ناگاہ ظاہر ہوا اوپر ہمارے ایک شخص نہایت سفید کپڑے بہت
سیاہ تھے بال نہین معلوم ہوتا تھا اسپر نشان سفر کا اور نہین پہچانتا تھا اسکو ہم مین سے کوئی یعنی غبار وغیرہ بھی مثل مسافرون کے اسپر نہ تھا اور
نہ شہر کا معلوم ہوتا تھا کہ ہم پہچانتے یہان تلک کہ بیٹھا روبرو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس لگا دیے دونون زانو اپنے طرف دونون زانو حضرت
کے یعنی نہایت قریب بیٹھا تا جواب سوال کا اچھی طرح سنے اور رکھے دونون ہاتھ اپنے اوپر دونون زانو اپنے کے یعنی جیسے شاگرد استاد کے آگے
باادب بیٹھتا ہی پیار رکھے اوپر دونون زانو آن حضرت صلعم کے اور کہا ای محمد خبر دو مجکو اسلام سے یعنی حقیقت اسلام سے فرمایا حضرت صلعم نے اسلام یہ ہی کہ گواہی
دے تو یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دے یہ کہ محمد بھیجے ہوئے اللہ کے ہین اور پڑھے تو نماز اچھی طرح یعنی ساتھ شرائط اور ارکان اور سنتون اور
آداب کے بجا لاوے اور دے تو زکوٰۃ اور روزہ رکھے رمضان کے اور حج کرے خانہ کعبہ کا اگر طاقت رکھے تو طرف اسکے راہ کی کہا اس شخص نے
کہ سچ کہا تو نے پس تعجب کیا ہم نے واسطے اسکے کہ پوچھتا ہی حضرت سے اور تصدیق کرتا ہی اسکو کہا اس شخص نے خبر دو مجکو ایمان سے فرمایا
حضرت صلعم نے یہ کہ ایمان لاوے تو ساتھ اللہ کے اور فرشتون اسکے کے اور کتابون اسکی کے اور رسولون اسکے کے اور دن پچھلے کے اور
ایمان لاوے تو ساتھ تقدیر کے بھلائی اسکی کے اور برائی اسکی کے کہا سچ کہا تو نے کہا اس شخص نے پس خبر دو مجکو احسان سے یعنی نیکی کرنے سے فرمایا کہ
احسان یہ ہی کہ بندگی کرے تو اللہ کی گویا کہ تو دیکھتا ہی اسکو پس اگر نہین دیکھ سکتا تو اسکو پس تحقیق وہ دیکھتا ہی تجکو کہا اسنے پس خبر دو مجکو
قیامت سے فرمایا نہین وہ شخص کہ پوچھا گیا قیامت سے زیادہ جاننے والا پوچھنے والے سے یعنی مین اور تو دونون برابر ہین نہ جاننے مین
کہا اس شخص نے پس خبر دو مجکو علامتون اسکی سے فرمایا علامت قیامت کی یہ ہی کہ جنے گی لونڈی مالک اپنے کو یعنی لوگ حرمین بہت کرینگے
اور لونڈی بچہ کثرت سے پیدا ہون گے اور علامت یہ ہی کہ دیکھے تو ننگے پانون والون کو ننگے بدن والون کو مفلسون کو چرانے والے بکریون کو کہ
فخر کرین گے بیچ عمارتون کے کہا روایت کرنے والے نے پھر چلا گیا وہ شخص پس ٹھہرا رہا مین دیر تک یعنی حضرت سے حال نہ پوچھا کہ کون تھا پس فرمایا
حضرت نے واسطے میرے ای عمر کیا جانتا ہی تو کون تھا پوچھنے والا کہا مین نے اللہ اور رسول اسکا زیادہ جاننے والا ہی فرمایا پس تحقیق وہ
شخص جبرئیل تھا آیا تھا تمہارے پاس سکھاتا تھا تم کو دین تمہارا روایت کی یہ مسلم نے اور روایت کی یہ حدیث ابو ہریرہ نے ساتھ اختلاف
کے اور بیچ اس روایت کے یہ ہی اور جب دیکھے تو ننگے پانون والون کو ننگے بدن والون کو بہرون کو گونگون کو بادشاہ زمین کے بیچ پانچ چیزون
کے کہ نہین جانتا انکو مگر اللہ یعنی قیامت کا علم انھین پانچ چیزون مین داخل ہی کہ سوا اللہ کے انکو کوئی نہین جانتا پھر پڑھی یہ آیت تحقیق
اللہ نزدیک اسکے ہی علم قیامت کا اور مینھ کا کہ کب برساوے گا آخر آیہ تلک ف باقی آیت یہ ہی وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ
وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ
یعنی اور جانتا ہی جو کچھ پیٹون مین ہی یعنی بیٹا یا بیٹی اور نہین جانتا کوئی کہ کیا کرے گا کل کو اور نہین جانتا کوئی کہ کس زمین مین مریگا
تحقیق اللہ دانا خبردار ہی پس یہ باتین سوا اللہ کے عقل سے کوئی نہین جان سکتا مگر جسکو کہ اللہ تعالی معلوم کروادے ساتھ وحی یا الہام کے
اور اوپر جو فرمایا کہ اگر طاقت رکھے تو طرف اسکے راہ کے یعنی اگر خرچ راہ اور سواری میسر ہو اور ہونے دریا سے درمیان مین کہ فضیحت حج کی نہین
جاتی رہتی اور تعجب لوگون نے اسلیے کیا کہ اگر اسکو حقیقت اسلام کی معلوم تھی تو پھر کیون سوال کیا اور ایمان لانا اللہ پر یہ کہ اسکی ذات اور صفات
کو حق اعتقاد کرے اور فرشتون پر ایمان لاوے کہ بندے اللہ کے ہین نورانی فرمان بردار اور کتابون پر ایمان لاوے کہ کلام قدیم
اسکی ہین بھیجین رسولون اپنے پر ان مین سے قرآن شریف افضل ہی سب سے اور کتابین ایک سو چار ہین چار تو مشہور توریت انجیل زبور

فرقان اور صحیفون اور سچی جانے اللہ رسولون پر ایمان لاوے کہ بھیجا انکو اللہ تعالی نے واسطے خلق کے اور پاک تھے گناہون سے اور دن پچھلا مراد ہی مابعد موت سے قائم ہونے قیامت تک اور وقت داخل ہونے بہشت تلک اعتقاد کرے کہ جو کچھ اللہ رسول نے خبر دی ہی احوال آخرت سے یعنی عذاب قبر اور حساب کتاب وغیرہ سب حق ہی اور تقدیر پر ایمان لاوے کہ جو نیکی بدی ہوتی ہی سب روز ازل کو لکھدی ہی اسی کے ارادہ سے ہوتی ہی لیکن نیکی سے راضی ہی اور بدی سے ناراض اور بندے کو بھی کرنے نہ کرنے مین دخل دیا ہی اسی پر ثواب دیگا ثواب دینا فضل اسکا ہی اور عذاب عدل اور یہ جو فرمایا کہ احسان یہ ہی کہ بندگی کرے تو اللہ کی گویا کہ تو دیکھتا ہی اسکو کیونکہ جسکو یہ حالت حاصل ہوگی کمال ہیبت و تعظیم اللہ تعالی کی اور خشوع اور ذوق اور محبت پیدا ہوگی اسکو مقام مشاہدہ اور استغراق کہتے ہین پس اگر نہین دیکھ سکتا اسکو پس تحقیق وہ دیکھتا ہی تجکو یعنی اگر ایسی حالت عبادت مین تجھے نہین حاصل ہی کہ گویا کہ دیکھتا ہی تو اسکو تو اسطرح عبادت کر اور جان کہ وہ حاضر ناظر ہی اسمین بھی خوف وخشیت پیدا ہوگی اور احتیاط کریگا حرکات اور سکنات مین جاننا چاہیے کہ مدار دین کا اور اسکے کمال کا فقہ اور عقائد اور تصوف پر ہی اس حدیث مین تینون چیزین بیان ہوئین اسلام اشارہ ہی فقہ پر کہ اسمین سب احکام و اعمال شرعی بیان ہوئے ہین اور ایمان اشارہ ہی عقائد پر اور احسان اشارہ ہی اصل تصوف پر کہ وہ مراد ہی توجہ الی اللہ سے اور فقہ اور تصوف اور عقائد لازم ایک دوسرے کی ہین کہ کوئی انمین سے بغیر دوسرے کے تمام نہین ہوتا بیان اسکا یہ کہ تصوف بغیر فقہ کے درست نہین اسلیے کہ احکام الٰہی بغیر فقہ کے معلوم نہین ہوتے اور فقہ بغیر تصوف کے تمام نہین ہوتی اسلیے کہ عمل بغیر حضور اور توجہ الی اللہ کی تمام نہین ہوتا اور یہ دونون بدون ایمان کے ہرگز صحیح نہین مانند روح و بدن کے کہ کوئی انمین سے بدون دوسرے کے وجود نہین پکڑتا فرمایا ہی امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہ جو صوفی ہوا اور فقیہ نہوا پس زندیق ہوا یعنی برا بددین اور جو فقیہ ہوا اور صوفی نہوا پس زاہد خشک ہوا اور جسنے دونون حاصل کیے پس محقق ہوا کمال یہی ہی باقی سب گمراہی منہ التوفیق والاستعانۃ اور فخر کرینگے بیچ عمارتون کے یعنی گنوار محتاج اس درجہ کو پہونچینگے کہ اونچے مکان بناوینگے اور آپس مین فخر کرینگے یہ سبب بی انتظامی کے ہوگا کہ رذالے خوش ہونگے اور اشراف اور کمال والے خراب یہ ترجمہ شیخ عبدالحق رح کے مین مذکور ہی

وعن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بُنِیَ الاسلام علی خمسٍ شَہَادَۃِ ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ والحج وصوم رمضان متفق علیہ

اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنیاد رکھی گئی اسلام کی اوپر پانچ چیزون کے گواہی دینا اسکا کہ نہین کوئی معبود سوا خدا کے اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اسکے اور بھیجے ہوئے اسکے ہین اور پڑھنا نماز کا اچھی طرح اور دینا زکوۃ کا اور حج کا اور رکھنے روزے رمضان کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الایمان بضع وسبعون شعبۃ فافضلہا قول لا الٰہ الا اللہ وادناہا اماطۃ الاذی عن الطریق والحیاء من شعبۃ الایمان متفق علیہ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ایمان کی کئی اوپر ستر شاخین ہین پس افضل انمین سے ہی کہنا لا الہ الا اللہ کا یعنی کہنا اور اعتقاد کرنا اسپر اور کمتر انمین سے ہی دور کرنا ایذا کی چیز کا راہ سے اور حیا یعنی شرم کرنے برے کامون کے کرنے مین بڑی شاخ ہی ایمان سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بضع عربی مین کہتے ہین تین سے نو تک کو اور تفصیل ان شعبون یعنی شاخون ایمان کی بعضی کتابون حدیث کی مین لکھی ہی وہ یہ ہی کہ ایمان لانا اللہ پر اور صفات اسکی پر اور اعتقاد کرنا اسکا کہ جو سوا اللہ کے اور صفات اسکے کے ہی حادث یعنی نو پیدا ہی قدیم نہین اور ایمان لانا خدا تعالی کے فرشتون پر اور کتابون

اُنکی پر اور پیغمبرون اُسکے پر اور تقدیر پر ایمان لانا نیک ہو یا بد ہو اور دن آخرت پر ایمان لانا اور آخرت پر ایمان لانے مین یہ بھی داخل ہی
کہ عذاب قبر کا بھی ہونا ہی بُرے لوگون کو اور نعمت ہونی ہی اچھے لوگون پر اور حساب و کتاب قیامت کے دن ہونا برحق ہی اور اعمال لوگون کے
تلین گے ترازو مین اور اعمال نامہ ملین گے داہنے ہاتھ مین نیکون کو اور بائین ہاتھ مین بُرون کو اور پُل صراط پر گذرینگے اور دیدار حق تعالی کا مومنون
کو نصیب ہوگا اور بہشتی بہشت مین داخل ہون گے اور ہمیشہ بہشت مین رہینگے اور اسی طرح دوزخی دوزخ مین داخل ہونگے اور عذاب مین گرفتار رہینگے
اور ہمیشہ اسی طرح سے عذاب مین رہینگے دوزخ مین سے کبھی نہ نکلینگے ان سب پر ایمان لانا یہ بھی شعبون ایمان سے ہی اور اور شعبے ایمان کے یہ ہین
کہ محبت رکھنی اللہ سے اور محبت او بغض اُسی کی راہ مین رکھنا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنی اور اُنکی تعظیم کا اعتقاد کرنا اور اُن پر درود
بھیجنا اور اُنکی سنت پر چلنا یعنی اُنکے طریق پر عمل کرنا اور رواج دنیا اُنکے طریق کو یہ سب محبت پیغمبر مین داخل ہی اور محبت اللہ کی اور رسول کی
کی ایسی رکھے کہ ایک مقام مین سارا جہان ایک طرف ہو اور اللہ اور رسول ایک طرف اُس جگہ اللہ اور رسول کا اتباع کرین تو محبت اللہ اور
رسول سے ہی اور نہین تو اللہ اور رسول سے محبت نہین اور شعبہ ایمان کا یہ ہی کہ عمل کرنا خالص خدا کے واسطے کہ اُسمین نگاہ غیر کی طرف اور دنیا
دکھاوا بیگانہ ہو خواہ وہ عمل بدن کا ہو یا مال کا ہو یا مُنھ سے کہنے کا ہو یا دل مین اعتقاد کرنے کا ہو یا قسم اخلاق سے ہو ان سب صورتون مین اخلاص
چاہیے یعنی یہ عمل خدا کے لیے ہون اور اسی اخلاص مین داخل ہی چھوڑنا ریا کا اور نفاق کا اور شعبون ایمان سے ہی خوف خدا کا اور
امید خدا سے یعنی گناہ کی باتون مین خدا سے ڈرتا رہے اور بندگی کی باتون مین اُس سے امید رکھے اور شعبون ایمان سے ہی توبہ کرنا گناہون سے
جب گناہ ہو جب ہی توبہ کرے بلکہ توبہ کرنی فرض ہی بمجرد گناہ کرنے کے اور شکر کرنا نعمت پر یعنی جو اللہ تعالی دے اُسکا شکر بجا لاوے اگر اللہ تعالے
نے اُسکے یہان اولاد دی تو عقیقہ کرے اور اگر نکاح کرے تو ولیمہ کرے اور اگر ختم قرآن کرے اُسکی خوشی کرے اگر اللہ تعالی نے مال دیا ہی تو زکوٰۃ ادا کرے
اور صدقہ عید الفطر دے اور قربانی کرے اور شعبون ایمان سے ہی وفا کرنا عہد کا اور صبر کرنا مصیبت پر اور مشقت طاعت پر اور صبر کرنا معصیت سے
یعنی باز رہنا اُس سے اور راضی ہونا تقدیر پر اور توکل کرنا خدا پر اور شفقت کرنی چھوٹون پر اور تعظیم کرنی بڑون کی اور تواضع کرنا اور چھوڑنا
کبر کا اور عجب کا اور حسد کا اور کینہ کا اور غضب کا اور کہنا کلمہ توحید کا اور پڑھنا قرآن کا اور سیکھنا علم کا اور سکھانا علم کا اور دعا مانگنی خدا
سے اور ذکر کرنا خدا کا اور استغفار کرنا گناہون پر اور بچنا بیہودہ چیز سے اور اپنے تئین پاک رکھنا نجاست ظاہری اور باطنی سے اور پڑھنا نماز کا
فرض ہو یا نفل اور ڈھانکنا ستر کا اور دینا صدقہ کا فرض ہو یا نفل اور آزاد کرنا بردون کا اور سخاوت کرنی اور کھلانا اور مہمانی کرنی اور روزہ
رکھنا فرض ہو یا نفل اور اعتکاف کرنا اور شب قدر کو تلاش کرنا اور حج کرنا اور عمرہ کرنا اور طواف کرنا اور ہجرت کرنی کافرون کے ملک سے
اور اس ملک سے جہان کہین رواج فسق و فجور کا اور بدعتون کا ہو اور بچانا دین اپنے کو بُری باتون سے اور ادا کرنا خدا کی نذرون کا اور
ادا کرنا کفارون کا اور بچنا بسبب نکاح کے حرام کاری سے اور خبر گیری کرنی ساتھ حقوق اہل و عیال کے اور فرمانبرداری کرنی ماں باپ کی
اور سلوک کرنا اُنکے ساتھ مال کر یا بدن کر یعنی مال سے بھی اُنکی خدمت کرے اور بدن سے بھی اور تربیت کرنا اولاد اپنی کو موافق شرع کے اور
سلوک کرنا رشتہ دارون سے اور فرمانبرداری کرنی آقا کی اور سردار مسلمان کی بشرطیکہ خلاف شرع نہ کہے اور نرمی کرنی ساتھ لونڈی غلام
کے اور انصاف کرنا حالت سرداری مین اور متابعت کرنی جماعت کی اور صلح کروانے لوگون مین اور قتل کرنا باغیون کو اور جو
اسلام سے پھر جاوے اور مدد کرنی نیکی پر اور امر کرنا ساتھ نیکی کے اور منع کرنا بُری چیز سے اور قائم کرنا حدون کا اور جہاد کرنا
کفار سے اور مبتدعین سے ہتیار کر اور زبان کر اور اسی مین ہی سرحد اسلام پر محافظت کرنی تا کافر نہ چلے آوین اور ادا کرنی امانت کا اور دینا

پانچواں حصہ غنیمت میں سے اور قرض موافق وعدہ کے ادا کرنا اور ہمسایہ کا حق ادا کرنا او معاملہ لوگوں سے اچھی طرح کرنا اور جمع کرنا مال کا اور کمانا مال کا وجہ حلال سے اور خرچ کرنا مال کا اچھی جگہ اور اسراف نہ کرنا یعنی بیجا خرچ نکرنا اور سلام علیک کرنا اور جواب سلام کا دینا اور چھینکنے والے کو جواب دینا اور بچنا کھیل اور تماشے سے اور لوگوں کو ایذا نہ دینی اور دور کرنا موذی چیز کا راہ سے تمام ہوئے شعب ایمان کے یہ سیوطی نے کتاب نقایہ میں مفصل ذکر کیے ہیں یہاں مجملاً لکھے گئے تا لوگ گھبرا دیں نہیں آدمی کو چاہیے کہ اپنے نفس میں تامل کرے جسمیں یہ سب پائے جاویں وہ مومن کامل ہے اور جسمیں سب نہوں وہ مومن ناقص ہے مدد مانگ کر اللہ تعالی سے ارادہ حاصل کرنے کا کرے کذا ذکر القاری رحمۃ اللہ علیہ اور دور کرنا ایذا کی چیز کا یعنی پتھر کانٹے نجاست وغیرہ راہ سے ہٹا دے اور ظاہر دور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اٹھا دے بعد گرنے کے اور اگر پہلے سے نہ ڈالے اور راہ پاک رکھے وہ بھی درجہ ہے کہ نیکا حکم رکھتا ہے بلکہ مراد مطلق ایذا نہ دینا ہے لوگوں کو ناحق اور حقیقت میں یہ اشارہ ہے ساتھ ترک وجود اور دعوی ہستی کے کہ اصل ہے سب برائیوں کا بیت بردار خار و سنگ ز رہ اینچہ رمز بود ❊ یعنی وجود خود و ہمہ بردار از میان وعن عبد اللہ ابن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده والمهاجر من هجر ما نهى الله عنه هذا لفظ البخاري ولمسلم قال ان رجلا سأل النبي صلى الله عليه وسلم اي المسلمين خير قال من سلم المسلمون من لسانه ويده اور روایت ہے عبد اللہ بیٹے عمرو سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا مسلمان وہ ہے کہ سلامت رہیں مسلمان زبان اسکی سے اور ہاتھ اسکے سے یعنی زبان سے برا نہ کہے اور نہ غیبت کرے اور ہاتھ سے مارے نہیں نہ ایذا دے ناحق اور ہجرت کرنے والا وہ ہے جسنے چھوڑ دی وہ چیز کہ منع کیا ہے اللہ نے اس سے یہ لفظ بخاری کے ہیں اور مسلم میں یہ ہے کہ کہا تحقیق ایک شخص نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کون مسلمانوں میں سے بہتر ہے فرمایا وہ کہ سالم رہیں مسلمان زبان اسکی سے اور ہاتھ اسکے سے وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا يؤمن احدكم حتى اكون احب اليه من والده وولده والناس اجمعين متفق عليه روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں مومن ہوتا کوئی تم سے یہاں تک کہ ہوں میں بہت پیارا طرف اسکے باپ اسکے سے اور اولاد اسکی سے اور سب آدمیوں سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف محبت دو قسم کی ہے ایک محبت طبعی جیسے کہ آدمی کو اولاد وغیرہ کی محبت ہوتی ہے اسمیں مجبور ہے اور وہ یہاں مراد نہیں دوسرے محبت عقلی ہے وہی یہاں مراد ہے کہ ایک بات کو اگرچہ دل نچاہے لیکن بمقتضائے عقل اپنے کو مائل اسکی طرف کرتا ہے جیسے کہ محبت بیمار کی ساتھ دوا کی کہ قصداً اپنے کو اسکی طرف مائل کرتا ہے اور کھاتا ہے بمقتضائے عقل کے جانتا ہے کہ صحت میری اسمیں ہے اگرچہ دل نچاہے اسی طرح مثلاً اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہو ماں باپ اور اولاد کفار کے قتل پر یا حکم ہو کفار سے لڑنے کا حتی کہ شہید ہو جاوے تو اختیار کرے اور دوست رکھے اسکو اگرچہ بتکلف ہو یا ایک بات خلاف شرع ہو اور اولاد وغیرہ باعث ہوں اور حضرت نے اس سے منع کیا ہو تو فرمانبرداری حضرت صلعم ہی کی کرے کیونکہ جانتا ہے سلامتی اپنے رسول کی فرمانبرداری میں ہے غرض کہ رضامندی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب کی رضامندی پر اور سب غرضوں پر مقدم رکھے جب حضرت صلعم کی محبت سب کی محبت پر غالب ہوگی اور مومن کامل ہو گا کمال اس مرتبہ کا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کو نصیب تھا جیسے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب انہوں نے یہ حدیث سنی عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں سب سے زیادہ آپ کو دوست رکھتا ہوں سوا اپنی جان کے پس حضرت صلعم نے فرمایا کہ مومن کامل نہیں ہونیکا تو قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے جب تک کہ ہوں میں محبوب تر طرف تیری

جان تیری سے پس حضرت صلعم کی برکت توجہ سے اُسی وقت اُنکے دل میں ایسی تاثیر ہوئی حضرت کے فرمانے کی کہ کہا عمر نے قسم ہے اسکی کہ اب محبوب تر ہیں طرف میرے جان میری سے بھی پس فرمایا حضرت صلعم نے کہ اب پورا مومن ہوا تو اے عمر یا اللہ ہم سب کو یہی حالت نصیب ہو آمین آمین آمین

وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلث من كن فيه وجد بهن حلاوة الايمان من كان الله ورسوله احب اليه مما سواهما ومن احب عبدا لا يحبه الا لله ومن يكره ان يعود في الكفر بعد ان انقذه الله منه كما يكره ان يلقى في النار متفق عليه اور روایت ہے انہیں سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزیں ہیں جس میں ہوں وہ چیزیں پایا اُسنے سبب اُسکے مزہ ایمان کا وہ شخص کہ ہووے اللہ اور رسول اُسکا بہت محبوب طرف اُسکے اُس چیز سے کہ سوائے ان دونوں کے ہے اور وہ شخص کہ دوست رکھے کسی بندے کو نہیں دوست رکھتا مگر واسطے اللہ کے اور وہ شخص کہ ناخوش رکھے پھر جانا بیچ کفر پیچھے اسکے کہ نکالا ہے اُسکو اللہ نے اُس کفر میں سے جیسا ناخوش رکھتا ہے گرنا بیچ آگ کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

وعن العباس بن عبد المطلب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذاق طعم الايمان من رضي بالله ربا وبالاسلام دينا وبمحمد رسولا رواه مسلم اور روایت ہے عباس بیٹے عبد المطلب کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چکھا مزہ ایمان کا اُس شخص نے کہ راضی ہوا ساتھ اللہ کے رب ہونے پر اور ساتھ اسلام کے دین ہونے پر اور ساتھ حضرت محمد کے رسول ہونے پر روایت کی مسلم نے ف یعنی بخوشی خاطر اللہ کو مالک اور متصرف اپنا جانا اور راضی ہوا اُسکے حکم پر اور بندگی اُسکی کی اور اسلام کو دین اپنا ٹھہرایا اور بجا لایا جو کچھ اُسمیں ہے اور حضرت کو بخوشی خاطر رسول جانا اور پیروی اُنکی کی

وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفس محمد بيده لا يسمع بي احد من هذه الامة يهودي ولا نصراني ثم يموت ولم يؤمن بالذي ارسلت به الا كان من اصحب النار رواه مسلم اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس ذات کی کہ جان محمد کی اُسکے ہاتھ میں ہے نہیں سنتا مجکو یعنی خبر رسالت میری کو کوئی اس امت میں سے یہودی ہو اور یا نصرانی ہو پھر مرے اُس حالت میں کہ نہیں ایمان لایا ساتھ اُس چیز کے کہ بھیجا گیا ہوں میں ساتھ اُسکے یعنی دین مگر کہ ہے وہ دوزخیوں میں سے روایت کی مسلم نے

وعن ابي موسى الاشعري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلثة لهم اجران رجل من اهل الكتب امن بنبيه وامن بمحمد والعبد المملوك اذا ادى حق الله وحق مواليه ورجل كانت عنده امة يطاها فادبها فاحسن تاديبها وعلمها فاحسن تعليمها ثم اعتقها فتزوجها فله اجران متفق عليه اور روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ واسطے اُنکے دو ثواب ہوتے ہیں ایک تو وہ شخص اہل کتاب میں سے ہو ایمان لایا ساتھ نبی اپنے کے اور ایمان لایا ساتھ محمد کے اور دوسرا غلام کسی کی ملک میں ہو جب ادا کرے حق اللہ کا اور حق مالکوں اپنے کا اور تیسرا شخص وہ ہے کہ تھی نزدیک اُسکے لونڈی صحبت کرتا تھا اُس سے پھر ادب سکھلایا اُسکو پس اچھا ادب سکھلایا اُسکو اور سکھلائے اُسکو مسئلے شریعت کے اور اچھی طرح سکھلائے اُسکو پھر آزاد کیا اُسکو پھر نکاح کر لیا اُس سے پس واسطے اُسکے بھی دو ثواب ہیں روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پہلے اور دوسرے شخص کے دو ثواب ہونے کے سبب ظاہر ہیں اور تیسرے کو دوہرا ثواب بسبب آزاد کرنے اور نکاح کر لینے کے ہے اور شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ نے معنی اسکے یہ لکھے ہیں کہ ہر عمل میں انکو دگنا ثواب ملتا ہے مثلاً اگر اور نماز روزہ وغیرہ کریں دس نیکیاں حاصل ہونگی اور انکو بیس

وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امرت ان اقاتل

النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ فَاِذَا
فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اِلَّا اَنَّ
مُسْلِمًا لَمْ يَذْكُرْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا گیا ہون مین یہ کہ
لڑون لوگون سے یہانتک کہ گواہی دین اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد رسول اللہ کے ہین اور پڑھین نماز اور دیوین
زکوٰۃ پس جس وقت کہ کرین بچائے اُنھون نے مجھسے خون اپنے اور مال اپنے مگر ساتھ حق اسلام کے اور حساب اُنکا اوپر اللہ کے ہے روایت کی
یہ بخاری اور مسلم نے مگر کتاب مسلم مین نہین ذکر کیا لفظ الا بحق الاسلام کا ف مراد ساتھ گواہی کے یہان اقرار کرنا ساتھ اس کلمہ کے ہے
یا جو کچھ حکم اس کلمہ مین ہے مثلاً جزیہ قبول کر لیا یا صلح کی یا امن چاہا تو بھی نہین مارینگے مگر ساتھ حق اسلام کے یعنی مثلاً کوئی کسی کو مار ڈالے
یا زنا کرے بحکم شرع آسپر قصاص اور حد وارد ہوگی یا اگر کسی کا مال لے لیا دلوایا جاویگا اور حساب اُنکا اللہ پر یعنی ہم حکم ظاہر اسلام پر
کرینگے اگر دل مین کفر وغیرہ رکھتا ہوگا اللہ تعالیٰ آخرت مین سمجھ لیگا اور یہ حدیث دلیل ہے اوپر قبول توبہ ملحدون اور زندیقون کے کہ
اگر آوین اور ظاہر مین توبہ کرین ہم قبول کرینگے اور درگذر کرینگے خون ریزی اُنکی سے اور اس مسئلہ مین بہت سے قول ہین علماء
کے قول ظاہر تر یہ ہے کہ اگر ایک نے ملحد بنا کیا اور ناسزا کہا اور جلدی اُس سے باز آیا اور برغبت توبہ کی مقبول ہے اور اگر متردد اور
مضطر ہون کے ڈر سے کرے نہین قبول کی جاویگی کذا ذکرہ الشیخ عبد الحق رح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِيْ لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِيْ ذِمَّتِهٖ رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے نماز ہمارے طور کی اور متوجہ ہووے قبلہ ہمارے کی طرف اور
کھاوے ذبح کیا ہوا ہمارا پس یہ مسلمان ہے وہ کہ واسطے اُسکے ہے ذمہ اللہ کا یعنی عہد و امان اور ذمہ رسول اُسکے کا پس عہد نہ توڑو خدا سے
بیچ ذمہ اُسکے کے روایت کی یہ بخاری نے ف یعنی نہ توڑو عہد اللہ کا بیچ حق ذمہ والون اُسکے کے یعنی اُنکو ستاؤ نہین اللہ کا عہد
ٹوٹ جاویگا وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتٰى اَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهٗ دَخَلْتُ
الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ قَالَ
وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا شَيْئًا وَّلَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى
رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا اُنھون نے آیا ایک گنوار روبرو نبی صلعم کے
پس کہا بتلاؤ مجکو ایسا عمل کہ جب کرون مین داخل ہون مین بہشت مین فرمایا یہ کہ بندگی کر اللہ کو اور نہ شریک کر تو ساتھ اُسکے کسی کو اور
پڑھ تو نماز فرض اور ادا کر تو زکوٰۃ فرض اور روزے رکھ تو رمضان کے کہا اُس گنوار نے قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین
ہے نہ زیادہ کرونگا اوپر اُسکے کچھ اور نہ کم کرونگا اس سے پس جبکہ پھر کر چلا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ خوش لگے اُسکو یہ کہ دیکھے
طرف ایک شخص کے اہل بہشت سے پس چاہیے کہ دیکھے طرف اُسکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اسمین ذکر شہادتین کا نہ کیا اسلیے کہ مشہور ہے
اور فرض تین بیان فرمائے اسلیے کہ شاید اُس وقت تک یہی تین چیزین فرض ہون اور حضرت نے صدق عقیدہ اُسکا دیکھ کر بشارت
بہشتی ہونیکی دی وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْ لِّيْ فِي الْاِسْلَامِ قَوْلًا لَّا اَسْاَلُ
عَنْهُ اَحَدًا بَعْدَكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ غَيْرَكَ قَالَ قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سفیان بیٹے عبد اللہ

بن

نفعی کے سے کہا کہا میں نے اے رسول خدا کے فرماؤ واسطے میرے بیچ اسلام کے قول کہ نہ پوچھوں اسکو کسی سے پیچھے تمہارے یعنی ایسی بات
فرماؤ کہ اس سے اسلام کامل ہو جاوے حق اسلام ادا ہو اور بیچ ایک روایت کے غیر تمہارے سے فرمایا کہہ ایمان لایا میں ساتھ اللہ کے پھر اسی پر
ٹھہر اور روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے یعنی گواہی دے وحدانیت پر اللہ تعالیٰ کی اور بیچ جان جو کچھ اسنے خبر دی اور قبول کر اوامر و نہی
اسکے کو پھر اسی پر مستقیم رہ پس آمین سب باتین کرنے کی آگئیں **وعن طلحة ابن عبيد الله** قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّأْسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهِ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُوْلُ حَتّٰى دَنَا مِنْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الزَّكٰوةَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا أَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا
أَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ الرَّجُلُ إِنْ صَدَقَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ سے کہا آیا ایک شخص طرف رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل نجد سے کہ نام ضلع کا ہے پراگندہ تھے بال سر کے سنتے تھے ہم آواز گنگنی اسکی اور نہ سمجھتے تھے ہم اس چیز کو کہ کہتا تھا
یہانتک کہ نزدیک ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس ناگہان وہ پوچھتا تھا اسلام سے یعنی احکام اور فرائض اسلام کے پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ نمازیں بیچ دن اور رات کے پس کہا کیا ہیں اوپر میرے سوائے انکے پس فرمایا نہیں مگر یہ کہ نفل پڑھے
یا نفل شروع کرے تو یعنی اگر توڑ دے تو اسکی قضا لازم ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور روزے مہینے رمضان کے کہا کیا ہیں اوپر
میرے سوائے انکے فرمایا کہ نہیں مگر یہ کہ نفل رکھے یا نفل شروع کرے یعنی اسکو پورا کر دینا لازم ہے اگر توڑے تو قضا واجب ہے کہا اور ذکر کیا
واسطے اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کا پس کہا اسنے کیا ہے اوپر میرے سوائے اسکے پس فرمایا کہ نہیں مگر یہ کہ تو صدقہ نفل دیوے
یا دینا اپنے ذمہ پر لازم کر لے یعنی اس صورت میں ادا کرنا اسکا لازم ہوگا کہا راوی نے پس پیٹھ موڑی اس شخص نے اور وہ کہتا تھا قسم ہے
خدا کی نہ زیادہ کرونگا میں اوپر اسکے اور نہ کم کرونگا میں اس سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مراد پائی اس شخص نے اگر
سچا ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اب تک نماز وتر اور عیدین وغیرہ واجب نہوئی ہونگی کہ اسنے اس طرح کہا کہ نہ زیادہ کرونگا
اور نہ کم کرونگا یا وہ شخص ایلچی کسی قوم کا ہوگا اسنے کہا کہ اسکے پہنچانے میں کمی زیادتی نکرونگا **وعن ابن عباس** قَالَ إِنَّ وَفْدَ
عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ الْقَوْمُ أَوْ مَنِ الْوَفْدُ
قَالُوْا رَبِيْعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ أَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا لَا نَسْتَطِيْعُ أَنْ
نَأْتِيَكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ فَصْلٍ نُخْبِرْ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا
وَنَدْخُلْ بِهِ الْجَنَّةَ وَسَأَلُوْهُ عَنِ الْأَشْرِبَةِ فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ أَمَرَهُمْ بِالْإِيْمَانِ بِاللّٰهِ
وَحْدَهُ قَالَ أَتَدْرُوْنَ مَا الْإِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَإِقَامُ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَأَنْ تُعْطُوْا مِنَ الْمَغْنَمِ
الْخُمُسَ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَقَالَ احْفَظُوْهُنَّ وَأَخْبِرُوْا بِهِنَّ

مَنْ وَرَاءَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ اور روایت ہی عبد الله بیٹے عباس رض کے سے کہا تحقیق جماعت عبد القیس کی
کہ نام ایک قبیلہ کا ہی ربیعہ سے جب آئی حضرت نبی صلی الله علیہ وسلم پاس فرمایا رسول صلعم نے کون سی ہی یہ قوم یا فرمایا کون ہی یہ جماعت
کہا انھون نے کہ ہم ہین ربیعہ فرمایا حضرت صلی الله علیہ وسلم نے کہ آئے تم خوش وقت پھر یا القوم کہا یا با لوفد کہا آئے تم اس حالت مین کہ نہ رسوا ہو
اور نہ پشیمان یعنی یہ بشارت اور دعاے خیر ہی عرض کی انھون نے اے رسول خدا کے تحقیق نہین ہم طاقت پاتے یہ کہ آوین ہم تمھارے پاس
مگر بیچ مہینے حرام کے اور درمیان ہمارے اور درمیان تمھارے یہ قوم ہی کفار مضر سے کہ نام ہی قوم کا پس امر فرماوہم کو ساتھ ایک حکم کے کہ
فرق کردے یعنی حق اور باطل مین خبر دین ہم ساتھ اسکے ان لوگون کو کہ پیچھے ہمارے ہین یعنی اپنی قوم کو کہ وطن مین چھوڑ آئے ہین اور
داخل ہون ہم بسبب اسکے بہشت مین اور پوچھا جماعت عبد القیس کی نے حضرت صلعم سے استعمال کرنے باسنون پینے کے سے پس حکم فرمایا
انکو ساتھ چار چیزون کے اور منع کیا انکو چار چیزون سے حکم فرمایا انکو ساتھ ایمان لانے الله کے کہ ایک ہی وہ فرمایا کیا جانتے ہو تم کیا ہی
ایمان ساتھ الله کے کہ وہ ایک ہی کہا انھون نے کہ الله اور رسول اُسکا زیادہ جاننے والا ہی فرمایا گواہی اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر الله
اور تحقیق محمد بھیجے ہوئے الله کے ہین اور سیدھا کرنا نماز کا اور دینا زکوٰۃ کا اور روزے رکھنے رمضان کے اور فرمایا یہ کہ دینا غنیمت
مین سے پانچوان حصہ اور منع کیا انکو استعمال کرنے باسنون چار طرح کے سے ایک تو ٹھلیان یا مرتبان لاکھی اور تونبی کدو کی اور باسن
چوب درخت کے سے اور باسن روغن دار رال کے سے اور فرمایا یاد رکھو انکو اور خبر دو ساتھ انکے انکو کہ پیچھے تمھارے ہین روایت کی یہ بخاری
اور مسلم نے اور لفظ اس حدیث کے بعینہ بخاری کے ہین ف مہینے حرام یعنی ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم اور رجب کہ عرب ان دنون مین لڑنا
حرام جانتے تھے بسبب تعظیم انکی کے پس ہم ہون مین بھی امن ہوتا تھا اور لفظ وصیام رمضان تلک چار باتین حکم کی بیان فرمائین اب آگے سوائے
چار کے ایک بات زیادہ اور فرمائی وان تعطوا آخر تلک اسلیئے کہ یہ اہل جہاد تھے انکے کام آوے اور ان باسنون مین کہ جنسے منع فرمایا لوگ شراب کھتے تھے جب شراب حرام
ہوئی تو ان باسنون کا استعمال بھی منع فرمایا تا مشابہت ساتھ شراب پینے کے نہو جب ایک مدت گذر گئی مباح فرمادیا استعمال انکا پس حکم منسوخ ہو وَعَنْ
عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ بَايِعُوْنِيْ عَلٰى أَنْ
لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهُ بَيْنَ أَيْدِيْكُمْ
وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْا فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ
شَيْئًا فَعُوْقِبَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهٗ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ
فَهُوَ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبادہ بیٹے
صامت کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے اس حالت مین کہ گرد انکے ایک جماعت تھی صحابہ سے بیعت کرو مجھسے یعنی عہد کرو اسپر کہ نہ شریک
کرو ساتھ الله کے کسی کو اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو اور نہ مار ڈالو اپنی اولاد کو یعنی جیسے کہ کفار محتاجگی کے ڈر سے مار ڈالتے
تھے اور نہ اٹھاؤ بہتان کہ باندھ لیا ہو تم نے اسکو درمیان اپنے ہاتھون کے اور پانون کے یعنی دلون سے اور نہ نافرمانی کرو بیچ نیک چیز کے
پس جو پورا کرے تم مین سے یہ عہد پس مزدوری اسکی اوپر الله کے اور جو پہونچا ان مین سے کسی چیز کو یعنی ان گناہون مین سے کچھ کر بیٹھا
سوائے شرک کے پس سزا دیا گیا بسبب اسکے دنیا مین یعنی جیسے کہ حد لگی یا بیمار ہوا اور سوائے اسکے پس وہ کفارہ ہی واسطے
اسکے یعنی پاک ہو جاتا ہی گناہ سے بسبب اسکے اور جو کہ پہونچا ان مین سے کسی چیز کو پھر ڈھانکا اسکو الله نے یعنی ظاہر نہوا گناہ

اسکا اور حد نہ لگے پس وہ سپرد طرف اللہ کے ہے اگر چاہے بخشے اُس سے اور اگر چاہے سزا پہونچاوے اُسکو پس بیعت کی ہمنے حضرت سے ان چیزوں پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مذہب اہل سنت وجماعت کا یہی ہے کہ اگر چاہے اللہ عذاب کرے گناہ پر اور چاہے بخشدے اور معتزلہ کے نزدیک واجب ہے عذاب ہونا گنہگار پر اور بخشش نہیں ہوتی **وعن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَضْحًى أَوْ فِطْرٍ إِلَى الْمُصَلَّى فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي أُرِيتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِينِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلَى قَالَ فَذٰلِكِ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا قَالَ أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلَى قَالَ فَذٰلِكِ مِنْ نُقْصَانِ دِينِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا کہ نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ عید قربان کے یا عید فطر کے طرف عیدگاہ کے پس گذرے اوپر عورتوں کے پس فرمایا اے جماعت عورتوں کی خیرات کرو پس تحقیق میں دکھلایا گیا ہوں تمکو بہت اہل نار میں یعنی عورتیں دوزخ میں بہت ہیں اور مرد کم پس کہا عورتوں نے اور ساتھ کس سبب کے اے رسول خدا کے فرمایا بہت کرتی ہو تم لعنت اور بہت ناشکری کرتی ہو خاوند کی نہیں دیکھا میں نے کسی کو کہ ناقص ہو عقل کی اور دین کی کھووے عقل مرد ہشیار کی ایک تم میں سے کہا عورتوں نے اور کیا ہے نقصان بیچ ہمارے دین کے اور عقل ہماری کا اے رسول خدا کے فرمایا کیا نہیں گواہی ایک عورت کی مانند آدھی گواہی مرد کے یعنی گواہی دو عورتوں کی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہوتی ہے حکم شرع میں کہا عورتوں نے قبول ہی ہے فرمایا پس یہ سبب نقصان عقل اُسکی کے ہے فرمایا کیا نہیں ہے جس وقت کہ ہووے حائض نہ نماز پڑھے اور نہ روزہ رکھے کہا عورتوں نے قبول ہی ہے فرمایا پس یہ سبب نقصان دین اسکے کے ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** گذرے اوپر عورتوں کے کہ گوشہ عیدگاہ میں بیٹھی تھیں اسلیئے کہ آواز خطبہ کی کہ انہوں نے نہ سنی تھی اُنکو بھی کچھ مضمون اُسکا سناویں اور معنے لعنت کے ہیں دور ہونا اللہ کی رحمت سے یہ خاص کافروں ہی کے لیے ہے اور کسی پر تعین کرکے لعنت نہ کرے اگرچہ کافر ہو شاید کہ مرتے دم مسلمان مرے مگر جسکی موت کفر پر یقیناً معلوم ہو مضائقہ نہیں اور یہ سواے شارع کے کوئی نہیں جانتا مگر وصف پر لعنت کرنی جائز ہے جیسے کہ کہے لعنت اللہ علی الکافرین وغیر ذلک اور یہ جو فرمایا کہ یہ سبب نقصان دین اسکے کے ہے اگرچہ یہ بات محض بسبب پیدائش اللہ تعالیٰ کے ہے لیکن اس طرح پیدا کرنا عورتوں کو اور منع کرنا اُنکو عبادات سے ناقص کرتا ہے درجہ عورتوں کو مردوں سے **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ فَأَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ لَنْ يُعِيدَنِي كَمَا بَدَأَنِي وَلَيْسَ أَوَّلُ الْخَلْقِ بِأَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ إِعَادَتِهِ وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَأَنَا الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُوًا أَحَدٌ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ لِي وَلَدٌ وَسُبْحَانِي أَنْ أَتَّخِذَ صَاحِبَةً أَوْ وَلَدًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے جھٹلاتا ہے مجھکو بیٹا آدم کا اور نہیں لائق اُسکو یہ اور بُرا کہتا ہے مجھکو اور نہیں لائق ہے اسکو یہ پس اسکا جھٹلانا اُسکا مجھکو پس کہنا اُسکا کہ ہرگز نہ زندہ کریگا مجھکو بعد مرنے کے جیسا کہ پیدا کیا ہے پہلے بار اور نہیں پہلے بار پیدا کرنا بہت سہل تر پھر زندہ کرنے اُسکے سے اور برا کہنا اُسکا مجھکو پس کہنا اُسکا ٹھہرایا اللہ نے بیٹا یعنی جیسے نصاری عیسی کو بیٹا اللہ کا کہتے ہیں اور یہود عزیر کو اور حال یہ کہ میں یکتا ہوں بے پرواہ وہ ذات کہ نہ جنا میں نے اور نہ جنا گیا

اور نہین واسطے میرے ہمتوم کوئی اور یہ روایت ابن عباس کی ہے یہی اور یہ برا کہنا اُسکا مجھکو پس کہنا اُسکا واسطے میرے فرزند اور پاک ہون مین
اس بات سے کہ ٹھہراؤن مین کسی کو جورو یا فرزند روایت کی یہ بخاری نے **ف** نہین پہلی بار پیدا کرنا مجھپر سہل تر پھر زندہ کرنے اسکے سے بلکہ پھر
زندہ کرنا آسان ہی پہلے بار پیدا کرنے سے کہ پہلے پیدا کرنا ایک چیز کا مشکل ہوتا ہی جاننا چاہیے کہ اللہ تعالی قادر مطلق ہی اُسپر سب کچھ آسان ہی مگر یہ نسبت
لوگون کے فرمایا کہ ایک چیز اول بار پیدا کرنی مشکل ہوتی ہی اور پھر اُوسکے کو بنانا آسان تو فرمایا کہ جو چیز لوگ مشکل جانتے ہین یعنے پہلی بار پیدا کرنا جب اُسپر
مین قادر ہوا تو دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہی **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی
یُؤْذِیْنِیْ ابْنُ اٰدَمَ یَسُبُّ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ بِیَدِیَ الْاَمْرُ اُقَلِّبُ اللَّیْلَ وَالنَّهَارَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالے ایذا دیتا ہی مجھکو بیٹا آدم کا برا کہتا ہی زمانہ کو یعنے جیسے کہ عوام لوگ وقت مصیبت کے برا کہتے
ہین اور مین ہون زمانہ بیچ ہاتھ میرے کے ہی حکم بدلتا ہون مین رات کو اور دن کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے لوگ جو زمانہ کو
برا کہتے ہین تو تصرف کرنے والا جان کر کہتے ہین گویا وہ نام تصرف کرنے والے کا ہی پس وہ مین ہون گویا مجھکو برا کہا **وعن** اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحَدٌ اَصْبَرُ عَلٰی اَذًی یَسْمَعُهٗ مِنَ اللّٰهِ یَدْعُوْنَ لَهُ الْوَلَدَ ثُمَّ یُعَافِیْهِمْ وَیَرْزُقُهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہی ابے موسی اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی بہت صابر اللہ سے ایذا پر کہ سنتا ہو اُسکو ثابت
کرتے ہین واسطے اُسکے بیٹا پھر عافیت دیتا ہی انکو اور رزق دیتا ہی انکو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** مُعَاذٍ قَالَ کُنْتُ
رِدْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی حِمَارٍ لَیْسَ بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ اِلَّا مُؤْخِرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ یَا مُعَاذُ هَلْ
تَدْرِیْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلٰی عِبَادِهٖ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰهِ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ
فَاِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَی الْعِبَادِ اَنْ یَّعْبُدُوْهُ وَلَا یُشْرِکُوْا بِهٖ شَیْئًا وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰهِ اَنْ لَّا یُعَذِّبَ مَنْ لَّا
یُشْرِکُ بِهٖ شَیْئًا فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ لَا تُبَشِّرْهُمْ فَیَتَّکِلُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی معاذ سے کہ کہا انھون
نے تھا مین پیچھے بیٹھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر سواری گدہے کے نہ تھی درمیان میرے اور حضرت کے مگر لکڑی پچھلی زین کی پس فرمایا
اے معاذ کیا جانتا ہی تو کیا ہی حق اللہ کا اوپر بندون اُسکے کے کہ واجب کیا ہی بندون پر اور کیا ہی حق بندون کا اوپر اللہ کے کہ لازم کیا ہی اپنے
پر ساتھ فضل و کرم اپنے کے کہا مین نے اللہ اور رسول اُسکا زیادہ جانتا ہی فرمایا پس تحقیق حق اللہ کا اوپر بندون کے یہ کہ پوجین اُسکو اور نہ
شریک کرین ساتھ اُسکے کسی کو یعنے بت پرستی وغیرہ نہ کرین یا ریا عبادت مین نہ کرین اور حق بندون کا اوپر اللہ کے یہ کہ نہ عذاب کرے اُسکو
کہ نہ شریک کرے ساتھ اُسکے کسی کو پس کہا مین نے اے رسول خدا کے کیا نہ خوش خبری پہونچاؤن مین ساتھ اسکے لوگون کو فرمایا نہ خوش خبری
پہونچا انکو پس بھروسا کرین گے اور عمل کرنا چھوڑ دین گے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت صلعم واسطے تواضع کے کبھی کبھی حمار پر
سوار ہوتے تھے اور نہ عذاب کرے اُسکو کہ نہ شریک کرے یعنی عذاب ہمیشگی کا مانند کفار کے نہین کرنے کا اگر بسبب کسی گناہ کے کچھ عذاب بھی ہوگا تو آخر
چھٹکارا ہو جائیگا **وعن** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذٌ رَدِیْفُهٗ عَلَی الرَّحْلِ قَالَ یَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّیْكَ یَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ وَسَعْدَیْكَ قَالَ یَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَیْكَ قَالَ یَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَیْكَ
ثَلٰثًا قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ یَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صِدْقًا مِّنْ قَلْبِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَی
النَّارِ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَیَسْتَبْشِرُوْا قَالَ اِذًا یَّتَّکِلُوْا فَاَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهٖ تَاَثُّمًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

اور روایت ہے انس سے کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور معاذ پیچھے بیٹھے تھے آنحضرت صلعم کے اوپر سواری کے فرمایا اے معاذ
کہا انھوں نے حاضر ہوں میں اے رسول خدا کے اور حاضر ہوں خدمت مین فرمایا حضرت صلعم نے اے معاذ پھر کہا معاذ نے حاضر ہوں اے
رسول خدا کے اور حاضر ہوں خدمت مین پھر کہا حضرت نے اے معاذ کہا معاذ نے حاضر ہوں اے رسول خدا کے اور حاضر ہوں خدمت مین تین
بار اسی طرح سے کہا انس نے کہ فرمایا حضرت صلعم نے نہین کوئی کہ گواہی دے اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے ہوئے
ہین اللہ کے گواہی دے سچے دل سے مگر حرام کرتا ہے اللہ اسکو اوپر آگ کے کہا معاذ نے اے رسول خدا کے پس کیا نہ خبر دوں مین ساتھ اسکے
لوگوں کو پس خوشوقت ہوں فرمایا اسوقت اعتماد کرین گے پس خبر دی اس بشارت کی معاذ نے نزدیک مرنے اپنے کے واسطے بچنے کے گناہ سے
روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت صلعم نے کئی بار معاذ کو اسلیے پکارا کہ خوب ہوشیاری سے یہ کلام سنین اور حرام کرتا ہے اسکو آگ پر مراد یہ ہے
کہ جس نے یہ کلمہ کہا اور حق بھی اسکے ادا کیے یعنے بری باتوں سے بچا اور اچھی باتین کین اسکے لیے یہ بات ہے نرے کلمہ کے کہنے سے چھٹکارا نہین ہوجاتا مگر جسکو
چاہے غفور رحیم یون بھی بخشدے یا مراد یہ ہے کہ آگ ہمیشگی کی جیسے کفار کے لیے ہوگی وہ حرام ہے اور حضرت نے باوجودیکہ معاذ کو منع بھی فرمایا تھا خبر
دینے اس حدیث کے سے اور پھر انہوں نے کہدی اسلیے کہ منع اسوقت کے لوگوں کے لیے تھا تو مسلم تھے مبادا ظاہر معنی پر عمل کرکے
عمل کرنا چھوڑدین جب انہوں نے دیکھا کہ لوگ عمل پر مستقیم ہین اور حضرت صلعم نے علم کا چھپانا بھی منع فرمایا ہے بیان کردی تا بسبب چھپانے کے گنہگار نہوں
وعن ابی ذرٍ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ ثوبٌ ابیض وھو نائمٌ ثم اتیتہ وقد استیقظ
فقال ما من عبدٍ قال لا الٰہ الا اللہ ثم مات علی ذلک الا دخل الجنۃ قلت وان زنٰی وان سرق
قال وان زنٰی وان سرق قلت وان زنٰی وان سرق قال وان زنٰی وان سرق قلت وان زنٰی وان سرق
قال وان زنٰی وان سرق علی رغم انف ابی ذرٍ وکان ابو ذرٍ اذا حدث بھذا قال وان رغم انف ابی ذرٍ متفق علیہ
اور روایت ہے ابی ذر سے کہا آیا مین پاس نبی صلعم کے اور اوپر حضرت کے کپڑا تھا سفید اور وہ سوتے تھے پھر گیا مین پھر آیا مین اسوقت مین کہ جاگے
تھے پس فرمایا کہ نہین کوئی بندہ کہ کہے نہین کوئی معبود مگر اللہ پھر مرے اوپر اسی کے یعنی اعتقاد اس کلمہ پر اور خلاف اسکے نہ کہے اور نہ کچھ کرے مگر کہ داخل
ہوگا بہشت مین یعنی خواہ بعذاب کرنے کے گناہوں پر داخل کرے اللہ یا یون ہی اپنے فضل سے بخشدے کہا مین نے اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے
فرمایا اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے کہا مین نے اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے فرمایا اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے کہا مین نے اگرچہ
زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے فرمایا اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے اوپر خاک آلودہ ہونے ناک ابی ذر کے یعنی اس بات کو اگرچہ وہ مکروہ رکھے
اور تھے ابوذر جسوقت کہ یہ حدیث بیان کرتے کہتے اگرچہ خاک آلودہ ہو ناک ابوذر کی روایت کی بخاری اور مسلم نے **ف** بار بار ابوذر نے
اسلیے پوچھا کہ عجیب جانتے تھے اس بات کو **وعن** عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شھد
ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدًا عبدہ ورسولہ وان عیسٰی عبد اللہ ورسولہ وابن امتہ
وکلمتہ القاھا الٰی مریم وروحٌ منہ والجنۃ والنار حقٌ ادخلہ اللہ الجنۃ علٰی ما کان من العمل متفق علیہ
اور روایت ہے عبادہ بیٹے صامت کے سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے جو شخص [illegible] یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہے وہ نہین شریک
واسطے اسکے اور تحقیق محمد بندے اسکے ہین اور رسول اسکے ہین اور تحقیق عیسیٰ بندے [illegible] اور رسول اسکا ہے اور بیٹا لونڈی اسکی کا یعنے حضرت
مریم کا اور کلمہ اسکا کہ ڈالا اسکو طرف مریم کے اور روح ہے اسکی طرف سے اور بہشت اور دوزخ سچ ہے داخل کرے گا اسکو اللہ بہشت مین

اور پر کسی عمل کے ہو یعنے اچھا عمل کرتا ہو یا برا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت عیسی کو کلمۃ اللہ اسلیے کہا کہ کلمہ کن کے کہنے سے
پیدا ہوے بغیر باپ کے اور روح اللہ کی اسلیے کہا کہ مردون کو زندہ کرتے تھے اور داخل کرے گا بہشت مین یعنی بغیر عذاب کے یا بعد عذاب کے گناہون پر

وعن عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اُبْسُطْ يَمِيْنَكَ فَلْاُبَايِعْكَ فَبَسَطَ يَمِيْنَهٗ فَقَبَضْتُ يَدَيَّ فَقَالَ مَالَكَ يَا عَمْرُو قُلْتُ اَرَدْتُّ اَنْ اَشْتَرِطَ قَالَ تَشْتَرِطُ مَاذَا قُلْتُ اَنْ يُّغْفَرَ لِيْ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ يَا عَمْرُو اَنَّ الْاِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ وَاَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَاَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْحَدِيْثَانِ الْمَرْوِيَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ وَالْاٰخَرُ اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ سَنَذْكُرُهُمَا فِيْ بَابَيِ الرِّيَاءِ وَالْكِبْرِ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

اور روایت ہے عمرو بیٹے عاص کے سے کہا آیا مین پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا مین نے کہ کھولو داہنا ہاتھ اپنا تاکہ بیعت اسلام کی
کرون مین آپ سے پس کھولا حضرت صلعم نے ہاتھ اپنا پس کھینچ لیا مین نے ہاتھ اپنا پس فرمایا حضرت صلعم نے کیا ہے واسطے تیرے اے عمرو
کہا مین نے ارادہ کرتا ہون مین یہ کہ شرط کرون مین فرمایا کیا شرط کرتا ہے کہا مین نے شرط یہ ہے کہ بخشش کیجاوے واسطے میرے یعنے اُن گناہون
کی کہ پہلے اسلام سے کیے ہین فرمایا کیا نہین جانتا تو یعنی جان اے عمرو کہ تحقیق اسلام لانا دور کرتا ہے اُن گناہون کو کہ پہلے اسکے ہین اور تحقیق
ہجرت دور کرتی ہے اُس چیز کو کہ پہلے اُس سے ہے اور تحقیق حج دور کرتا ہے اُن گناہون کو کہ پہلے اس سے ہین روایت کی یہ مسلم نے اور دونون حدیثین
کہ روایت کی گئی ہین روایت ابو ہریرہ سے سرا پہلی حدیث کا قال اللہ تعالے ہے اور دوسری حدیث کا سرا یہ ہے الکبریاء ردائی ذکر کرینگے
ہم ان دونون حدیثون کو بیچ بابون ریا اور کبر کے اگر چاہے گا اللہ تعالے **ف** یعنے مصابیح والے نے یہ دونون حدیثین کتاب الایمان
مین روایت کی ہین اور ہمنے یہان ذکر کرنا اُن کا مناسب نجانا وہان ذکر کی ہین اور اسلام لانے سے حق اللہ کے اور بندون کے سب بخشے
جاتے ہین لیکن بندون کے حق کا مطالبہ باقی رہتا ہے اور ہجرت اور حج سے حق اللہ کے یعنے گناہ اسکے بخشے جاتے ہین حق بندون کے

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** مُعَاذٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُّدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِيْ مِنَ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْ عَظِيْمٍ وَاِنَّهٗ لَيَسِيْرٌ عَلٰى مَنْ يَّسَّرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَّتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى اَبْوَابِ الْخَيْرِ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَرَاَ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ حَتّٰى بَلَغَ يَعْمَلُوْنَ

روایت ہے معاذ سے کہ کہا کہا مین نے اے رسول خدا کے خبر دو مجھکو ساتھ اُس عمل کے کہ داخل کرے مجھکو بہشت میں اور دور رکھے مجھکو آگ سے فرمایا
تحقیق پوچھا تو نے ایک بڑے کام سے اور تحقیق البتہ یہ آسان ہے جسپر آسان کرے اللہ اوپر اسکے وہ ہے بندگی کر اللہ کو اور نہ شریک ساتھ اُسکے کسی کو اور سیدھا کر نماز کو
اور دے زکوۃ اور رکھ روزے رمضان کے اور حج کر خانہ خدا کا پھر فرمایا کیا نہ بتلاؤن مین تجھکو دروازے خیر کے یعنے جنکے سبب سے نیکی کو پہونچتا ہے روزہ ڈھال ہے یعنے اسکے سبب سے
گناہ اور آگ دوزخ سے بچتا ہے اور صدقہ دینا بجھا دیتا ہے گناہ کو جیسا بجھاتا ہے پانی آگ کو اور نماز شخص کی درمیان رات کے یعنے اسی طرح وہ گناہون کو دور
کرتی ہے پھر پڑھی یہ آیت تتجافی جنوبھم عن المضاجع یہان تک پہنچے یعلمون تک **ف** یعنے ساری آیتہ پڑھی کہ یہ سورہ سجدے مین ہے اسمین بیان فضیلت
تہجد گزارون کا ہے ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ بِرَاْسِ الْاَمْرِ وَعَمُوْدِهٖ وَذِرْوَةِ سَنَامِهٖ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَاْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ فرمایا کیا نہ بتلاؤن مین
تجھکو سر امر کا اور ستون اسکا اور بلندی کوہان اُسکے کی کہا ہان بتلاۓ مجھے یا رسول اللہ فرمایا سر کام کا اسلام ہے **ف** سر کام کا یعنے اصل اور سر امور دین کا کہ دین بغیر

اُنکے وجود نہ پکڑے جیسے کہ بدن بغیر سر کے وجود نہیں پکڑتا اور ستون اسکا کہ دین اُس سے ٹھہرے اور قوت پکڑے جیسے کہ ستون سے چھت اور
بلندی کوہان کی کہ دین اُس سے بلند ہووے اور مراد اسلام سے شہادتین ہے کہ ثابت ہوتی ہے اُس سے اصل دین کی وَعَمُوْدُهُ الصَّلٰوةُ
وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِمِلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهٖ قُلْتُ بَلٰى يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَاَخَذَ بِلِسَانِهٖ وَقَالَ كُفَّ
عَلَيْكَ هٰذَا فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَاِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهٖ قَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا مُعَاذُ وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلٰى
وُجُوْهِهِمْ اَوْ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور ستون اُسکا نماز ہے اور بلندی کوہان کی اُسکے کی
جہاد ہے پھر فرمایا کیا نہ خبردار کرون مین تجھکو ساتھ اُس چیز کے کہ مالک اور جڑ ہوان سب کی کہا مین نے تبلائیے اے پیغمبر خدا پس پکڑے زبان مبارک اپنی
اور فرمایا بند کر تو اوپر اپنے اسکو پھر کہا مین نے اے نبی خدا کے اور تحقیق کیا ہم پکڑے جاوینگے ساتھ اُس چیز کے کہ ہم بولتے ہین ساتھ اُسکے فرمایا گم کرے تجھکو
ماں تیری اے معاذ اور نہین گراوین گے لوگون کو بیچ آگ کے اوپر منہ اُنکے کے یا اوپر ناکون اُنکے کے مگر باتین زبانون اُنکے کے روایت کی یہ احمد اور
ترمذی اور ابن ماجہ نے ف گم کرے تجھکو ماں تیری معنے اسکے یہ ہین کہ مرے تو لیکن یہان یہ معنی مراد نہین بلکہ یہ تادیب اور تنبیہ ہے غفلت سے مگر باتین
زبانون اُنکے کی یعنے جو باتین کہ موجب کفر اور گناہ کی ہون جیسے کلمات کفر کے اور گالیان اور غیبت وغیرہ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ مَعَ تَقْدِيْمٍ وَتَاْخِيْرٍ وَفِيْهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ اِيْمَانَهٗ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہ محبت کرے واسطے اللہ کے اور بغض رکھے واسطے اللہ کے اور دے واسطے اللہ کے اور نہ دے
واسطے اللہ کے یعنے جو کام کرے اُسی کی رضامندی کے لیے کرے پس تحقیق پورا کیا اُسنے ایمان روایت کی یہ ابوداؤد نے اور روایت
کی یہ ترمذی نے معاذ بیٹے انس سے ساتھ تقدیم اور تاخیر کے اور اُسمین یہ ہے پس تحقیق کامل کیا اُسنے اپنے ایمان کو وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے
بہترین عملون کا دوستی رکھنی بیچ راہ خدا کے اور دشمنی رکھنی بیچ راہ خدا کے روایت کیا اسکو ابوداؤد نے ف بہتر اسلیے فرمایا کہ جب آدمی کو یہ بات
حاصل ہوگی بُری باتون سے بھی بچیگا اور اچھی باتین کریگا وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ
الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى دِمَائِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ
فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ بِرِوَايَةِ فَضَالَةَ وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوْبَ
اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے پورا مسلمان وہ ہے کہ سلامت رہین مسلمان زبان اُسکی سے اور ہاتھ اُسکے سے اور پورا
مومن وہ ہے کہ امن مین رہین اُس سے لوگ اپنے خونون پر اور مالون پر روایت کیا اسکو ترمذی نے اور نسائی نے اور زیادہ کیا بیہقی نے بیچ کتاب شعب الایمان کے
ساتھ روایت فضالہ کے اور کامل جہاد کرنے والا وہ ہے جسنے مشقت مین ڈالا نفس اپنے کو بیچ بندگی اللہ کے اور اصل ہجرت کرنے والا وہ ہے جسنے چھوڑ دیئے چھوٹے گناہ اور بڑے گناہ
وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَ لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ لَهٗ وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَهٗ
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا کم خطبہ فرمایا ہمکو پیغمبر خدا صلعم نے مگر کہ فرمایا نہین پورا ایمان واسطے اُسکے کہ نہین امانت واسطے
اُسکے اور نہین پورا دین واسطے اُسکے کہ نہین عہد واسطے اُسکے روایت کیا اسکو بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ
عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ ...

عَلَیْہِ النَّارَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبادہ بیٹے صامت کے سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلعم سے کہ فرماتے تھے جو کہ گواہی دے
کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلعم بھیجے ہوئے اللہ کے ہین حرام کی اللہ نے اوپر اُسکے آگ یعنے آگ ہمیشگی کی روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ
عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَھُوَ یَعْلَمُ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے حضرت عثمان سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے جو کوئی مرے اور وہ یہ جانتا ہو اور یقین رکھتا ہو کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ داخل
ہوگا بہشت مین روایت کی یہ مسلم نے **ف** اگرچہ بسبب کسی گناہ کے کتنے دن دوزخ مین رہے لیکن انجام کار داخل ہوگا بہشت مین
وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثِنْتَانِ مُوْجِبَتَانِ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الْمُوْجِبَتَانِ
قَالَ مَنْ مَاتَ یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا دَخَلَ النَّارَ وَمَنْ مَاتَ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چیزین واجب کرتی ہین جنت و نار کو کہا ایک شخص نے اے پیغمبر خدا کے
کیا چیزین واجب کرتے ہین جنت اور نار کو فرمایا جو کہ مرے شریک کرتا ہو ساتھ اللہ کے کسی کو داخل ہوگا آگ مین اور جو مرے نہ شریک کرتا ہو ساتھ
اللہ کے کسی کو داخل ہوگا بہشت مین روایت کی یہ مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کُنَّا قُعُوْدًا حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ فِیْ نَفَرٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ بَیْنِ اَظْھُرِنَا فَاَبْطَأَ عَلَیْنَا
وَخَشِیْنَا اَنْ یُّقْتَطَعَ دُوْنَنَا وَفَزِعْنَا فَقُمْنَا فَکُنْتُ اَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَخَرَجْتُ اَبْتَغِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ حَتّٰی اَتَیْتُ حَائِطًا لِّلْاَنْصَارِ لِبَنِی النَّجَّارِ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا تھے ہم بیٹھے ہوئے گرد پیغمبر خدا صلعم
کے اور ساتھ ہمارے تھے ابوبکر رض اور عمر رض بیچ جماعت کے پس کھڑے ہوئے یعنی اور باہر تشریف لیگئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے
سے پس دیر لگائی اوپر ہمارے آنے مین اور ڈرے ہم اس سے کہ پہونچائے جاوین ایذا یعنے دشمنون سے بغیر ہمارے اور گھبرائے ہم پس اٹھ کھڑے
ہوئے ہم یعنی تلاش کے لیے پس تھا مین پہلے اُن لوگون مین کا کہ گھبرائے پس نکلا مین ڈھونڈھتا پیغمبر خدا صلعم کو یہان تلک کہ آیا مین پاس
باغ انصار بیچ بنجار کے **ف** بنی نجار ایک قبیلہ ہے انصار مین سے اُن مین سے کسی کا یہ باغ تھا فَدُرْتُ بِہٖ ھَلْ اَجِدُ لَہٗ بَابًا فَلَمْ اَجِدْ
پس پھرا مین گرد اُسکے اسواسطے کہ پاؤن مین اُسکا دروازہ پس نہ پایا مین نے **ف** ابوہریرہ نے قیاس اور قرینہ سے معلوم کیا کہ حضرت اسمین
ہوئین گے پس گرد پھرے اندر جانے کے لیے لیکن نہ پایا شاید دروازے بند کر دیے ہونگے یا بسبب اضطراب کے دروازہ نظر نہ پڑا فَاِذَا رَبِیْعٌ
یَدْخُلُ فِیْ جَوْفِ حَائِطٍ مِّنْ بِئْرٍ خَارِجَۃٍ وَّالرَّبِیْعُ الْجَدْوَلُ قَالَ فَاحْتَفَزْتُ فَدَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ
پس ناگہان ایک نالی داخل ہوتی تھی اندر باغ کے کنوین سے باہر کے اور معنی ربیع کے جدول ہین اور جدول کہتے ہین نالی کو کہا ابوہریرہ نے
پس سمٹ گیا مین پس داخل ہوا مین پاس حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا حضرت نے تو ہے ابوہریرہ **ف** بسبب تعجب کے
یہ فرمایا کہ باوجود بند ہونے دروازے کے کیونکر آیا فَقُلْتُ نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَا شَاْنُکَ قُلْتُ کُنْتَ بَیْنَ اَظْھُرِنَا فَقُمْتَ فَاَبْطَاْتَ
عَلَیْنَا فَخَشِیْنَا اَنْ تُقْتَطَعَ دُوْنَنَا فَفَزِعْنَا فَکُنْتُ اَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَاَتَیْتُ ھٰذَا الْحَائِطَ فَاحْتَفَزْتُ
کَمَا یَحْتَفِزُ الثَّعْلَبُ وَھٰؤُلَاءِ النَّاسُ وَرَائِیْ فَقَالَ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ وَاَعْطَانِیْ نَعْلَیْہِ فَقَالَ اذْھَبْ بِنَعْلَیَّ ھَاتَیْنِ
پس کہا مین نے ہان یا رسول اللہ فرمایا کیا ہے حال تیرا کہا مین نے تھے آپ درمیان ہمارے پس کھڑے ہوئے پس دیر لگائی تھے اوپر ہمارے
پس ڈرے ہم یہ کہ ایذا پہونچاے جاؤ تم بدون ہمارے پس گھبرائے ہم پس تھا مین اول اُن لوگون کا گھبرائے پس آیا مین اس باغ مین

پس سمٹ گیا مین جیسے کہ سمٹتی ہی لومڑی بیٹنے بھٹ مین جانیکے لیئے اور یہ لوگ آتے ہین پیچھے میرے پس فرمایا اے ابوہریرہ اور دین مجھکو دونون
پاپوشین اپنی پس فرمایا لیجا ان دونون پاپوشون کو تو تا لوگ معلوم کرین کہ حضرت کے پاس سے آیا ہی فَمَنْ لَقِيكَ مِنْ وَرَاءِ هٰذَا
الْحَائِطِ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَكَانَ اَوَّلُ مَنْ لَقِيْتُ عُمَرُ فَقَالَ مَا
هَاتَانِ النَّعْلَانِ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ هَاتَانِ نَعْلَا رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِيْ بِهِمَا مَنْ لَقِيْتُ
يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ بَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ فَضَرَبَ عُمَرُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَخَرَرْتُ لِاِسْتِيْ فَقَالَ
اِرْجِعْ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَرَجَعْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَجْهَشْتُ بِالْبُكَاءِ وَرَكِبَنِيْ عُمَرُ وَاِذَا
هُوَ عَلٰى اَثَرِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَقِيْتُ عُمَرَ فَاَخْبَرْتُهُ بِالَّذِيْ
بَعَثْتَنِيْ بِهِ فَضَرَبَ بَيْنَ ثَدْيَيَّ ضَرْبَةً خَرَرْتُ لِاِسْتِيْ فَقَالَ ارْجِعْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا عُمَرُ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا فَعَلْتَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اَبَعَثْتَ اَبَا هُرَيْرَةَ بِنَعْلَيْكَ مَنْ
لَقِيَ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ بَشَّرَهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ فَاِنِّيْ
اَخْشٰى اَنْ يَّتَّكِلَ النَّاسُ عَلَيْهَا فَخَلِّهِمْ يَعْمَلُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلِّهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

پس جو ملے تجھسے پیچھے اس باغ کی گواہی دیتا ہوا اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ یقین رکھتا ہو ساتھ اسکے دل اُسکا پس بشارت دے اُسکو بہشت کی
پس تھا اول اُن لوگون کا کہ ملاقات کی مین نے عمر پس کہا کیسی ہین یہ دونون پاپوشین اے ابوہریرہ کہا مین نے یہ دونون پاپوشین ہین پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بھیجا ہی مجھکو ساتھ ان دونون کے جس سے کہ ملون مین گواہی دیتا ہوا اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ یقین رکھتا ہو
ساتھ اسکے دل اُسکا بشارت دون مین اسکو ساتھ بہشت کے پس مارا عمر نے درمیان چھاتی میری کے پس گرا مین پیچھے کے بل پس کہا پھر جا
اے ابوہریرہ پس پھر آیا مین طرف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس آواز بلند کی مین نے ساتھ رونے کے اور غلبہ کر گئے پیچھے
آئے مجھپر عمر پس ناگہان وہ پیچھے میرے تھے پس فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہی حال تیرا اے ابوہریرہ کہا مین نے ملا مین
عمر سے پس خبر دی اُنکو ساتھ اُس چیز کے کہ بھیجا تھا مجھکو ساتھ اُسکے پس مارا درمیان چھاتی میری کے مار ناگر پڑا مین پچھاڑی کے بل اور کہا پھر جا
فرمایا رسول خدا صلعم نے اے عمر کیا سبب ہوا تجھکو اُس چیز پر کہ کیا تو نے کہا حضرت عمر نے یا رسول خدا قربان ہو باپ میرا تمہارے
اور مان میری کیا بھیجا تھا تمنے ابوہریرہ کو ساتھ پاپوشون اپنی کے جو ملے گواہی دیتا ہوا اس بات کی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ یقین رکھنے والا
ہو ساتھ اُسکے دل اُسکا بشارت دے اُسکو ساتھ بہشت کے فرمایا کہ ہان کہا عمر نے پس نہ کیجیے کیونکہ مین ڈرتا ہون اس بات سے کہ بھروسا
کرین لوگ اسپر یعنے اس بشارت پر اور عمل کرنا چھوڑ دین پس چھوڑ دے اُنکو کہ عمل کرین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس چھوڑ دے
ان کو روایت کی یہ مسلم نے **ف** اگر کوئی کہے کیونکر روا ہوا عمر کو کہ حضرت ایک شخص کو ایک امر پہنچانے کو فرماوین اور وہ منع کر دین یا در
پھیر دین اُسکو جواب اُسکا یہ ہی کہ حضرت عمر جانتے تھے کہ یہ امر پہنچانا واجب نہین بلکہ واسطے خوشی مومنون کے ہی اگر وہ سنین گے
تو اعتماد کرین گے اسپر چنانچہ حضرت نے خود بھی فرمایا تھا اذا یتکلوا لیکن نہایت شفقت اور رحمت امت کی باعث اس امر کی
ہوئی جب حضرت عمر کے التماس سے وہ مصلحت یاد آئی فرمایا چھوڑ دے تا عمل کرین اور اگر امر بطور وجوب کے ہوتا کاہیکو فرماتے چھوڑ دے
اور حضرت عمر کا کیا مقدور تھا کہ منع کرتے **وعن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاتِيْحُ الْجَنَّةِ شَهَادَةُ

اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلعم نے کنجیاں بہشت کی گواہی دینا اسکا ہی کہ نہیں کوئی معبود سوائے خدا کے روایت کی یہ احمد نے وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ اِنَّ رِجَالًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ تُوُفِّیَ حَزِنُوْا عَلَیْہِ حَتّٰی کَادَ بَعْضُھُمْ یُوَسْوِسُ قَالَ عُثْمَانُ وَکُنْتُ مِنْھُمْ فَبَیْنَا اَنَا جَالِسٌ مَرَّ عَلَیَّ عُمَرُ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَشْعُرْ بِہٖ فَاشْتَکٰی عُمَرُ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ ثُمَّ اَقْبَلَا حَتّٰی سَلَّمَا عَلَیَّ جَمِیْعًا فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ مَا حَمَلَکَ عَلٰی اَنْ لَّا تَرُدَّ عَلٰی اَخِیْکَ عُمَرَ سَلَامَہٗ قُلْتُ مَا فَعَلْتُ اور روایت ہی حضرت عثمان سے کہ کہا تحقیق کتنے مرد یاروں میں سے حضرت نبی صلعم کی جبکہ وفات ہوئی حضرت کی غمگین ہوئے اوپر آنحضرت کے یہاں تلک کہ قریب تھا کہ بعضے انمیں سے واقع ہوں وسواس میں یعنے وسواس یہ آتا تھا کہ حضرت کے انتقال کرتے ہی دین و شریعت تمام ہوئی کہا عثمان نے اور تھا میں انمیں سے اُسوقت کہ میں بیٹھا ہوا تھا گذری مجھپر عمر اور سلام کیا پس نہیں خبردار ہوا ساتھ اُس سلام کے یعنی بسبب اسی ہول کے پس شکایت کی عمر نے طرف ابی بکر کے پھر آئے دونوں یہاں تلک کہ سلام علیک کی اوپر میرے اکٹھے دونوں نے پس کہا ابوبکر نے کیا باعث ہوا تمکو اسپر کہ نہ جواب دیا تمنے سلام کا بھائی اپنی عمر کا کہا میں نے کہ نہیں کیا میں نے ف یعنی نہیں جانا میں کہ جواب کیا ہو میں نے فَقَالَ عُمَرُ بَلٰی وَاللّٰہِ لَقَدْ فَعَلْتَ قَالَ قُلْتُ وَاللّٰہِ مَا شَعَرْتُ اَنَّکَ مَرَرْتَ وَلَا سَلَّمْتَ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ صَدَقَ عُثْمَانُ قَدْ شَغَلَکَ عَنْ ذٰلِکَ اَمْرٌ پس کہا عمر نے ہاں قسم ہی اللہ کی البتہ کیا تو نے کہا عثمان نے کہا میں نے قسم ہی اللہ کی نہیں خبر رکھی میں نے یہ کہ گذری ہو تم مجھپر اور نہ سلام کیا ہی تمنے کہا ابوبکر نے سچ کہا عثمان نے تحقیق باز رکھا تمکو اس سے کسی کام نے ف یعنی آگاہ ہونے سے ساتھ گذرنے عمر کے اور سلام انکے سے فَقُلْتُ اَجَلْ قَالَ مَا ھُوَ قُلْتُ تَوَفَّی اللّٰہُ تَعَالٰی نَبِیَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ نَّسْاَلَہٗ عَنْ نَجَاۃِ ھٰذَا الْاَمْرِ پس کہا میں نے ہاں کہا ابوبکر نے کیا ہی وہ کہا میں نے کہ وفات دی اللہ تعالے نے نبی اپنے صلعم کو پہلے اس سے کہ پوچھیں ہم ان سے نجات اس امر کے سے ف مراد امر سے یہ ہی کہ آدمیوں کو خطرے بہت اٹھتے ہیں خصوصاً عبادت اللہ کی میں اور اسکے غیر میں انکے واسطے پڑھنا اور ذکر کرنا کلمہ توحید کا سبب ہی نجات کا قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ قَدْ سَاَلْتُہٗ عَنْ ذٰلِکَ فَقُمْتُ اِلَیْہِ قُلْتُ لَہٗ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اَنْتَ اَحَقُّ بِھَا کہا ابوبکر نے تحقیق پوچھ لیا میں نے اسکو حضرت سے پس کھڑا ہوا میں طرف ابوبکر کے اور کہا میں نے انکو قربان ہو باپ میرا تمپر اور ماں میری تمہارے سے تم لائق تر ہو ساتھ پوچھنے کے ف کیونکہ کمال قرب رکھتے ہو حضرت سے اور بڑا شوق رکھتے ہو علم کے حاصل کرنیکا قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا نَجَاۃُ ھٰذَا الْاَمْرِ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَبِلَ مِنِّی الْکَلِمَۃَ الَّتِیْ عَرَضْتُ عَلٰی عَمِّیْ فَرَدَّھَا فَھِیَ لَہٗ نَجَاۃٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ کہا ابوبکر نے کہا میں نے اے رسول اللہ کی کس طرح سے ہوگی نجات اس کام سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قبول کرے مجھسے وہ کلمہ یعنی کلمہ طیب کہ بیان کیا تھا میں نے اوپر چچا اپنے کے پھر نہ قبول کیا انہوں نے پس وہ کلمہ واسطے اسکے نجات ہی روایت کی یہ احمد نے وَعَنِ الْمِقْدَادِ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَبْقٰی عَلٰی ظَھْرِ الْاَرْضِ بَیْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ اِلَّا اَدْخَلَہُ اللّٰہُ کَلِمَۃَ الْاِسْلَامِ بِعِزِّ عَزِیْزٍ وَّذُلِّ ذَلِیْلٍ اِمَّا یُعِزُّھُمُ اللّٰہُ فَیَجْعَلُھُمْ مِنْ اَھْلِھَا اَوْ یُذِلُّھُمْ فَیَدِیْنُوْنَ لَھَا قُلْتُ فَیَکُوْنُ الدِّیْنُ کُلُّہٗ لِلّٰہِ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی مقداد سے یہ کہ سنا رسول خدا صلعم سے کہ فرماتے تھے نہیں باقی رہیگا اوپر پیٹھ زمین کے کوئی گھر مٹی کا بنایا ہوا یا خیمہ کا مگر داخل کریگا اللہ اُس گھر میں کلمہ اسلام کا ساتھ عزت دینے عزیز کے اور ذلت دینے ذلیل کے یا عزت دیگا انکو اللہ پس گردانیگا انکو اہل اُس کلمہ کا یا ذلیل کریگا انکو پس فرمانبردار ہونگے واسطے اُس کلمہ کے کہا میں نے پس ہوگا دین تمام واسطے خدا کے روایت کی یہ احمد نے ف مراد زمین سے زمین جزیرہ عرب کی ہی اور اُسکے گرد و نواح کی اور شہروں اور گاؤں میں گھر مٹی کے ہوتے ہیں اور جنگل میں خیمے کہ گنوار ان میں رہتے ہیں پس فرماتے ہیں کہ کوئی مکان نہوگا خواہ

تشہ خواہ بشکل بگرکہ داخل کریگا اسمین اللہ تعالےٰ کلمہ اسلام کا یا عزت دیگا یعنے بسبب قبول کرنے کلمہ کے پس کریگا اہل اسکا کہ تا دم مرگ کلمہ پر
ثابت رہینگے یا ذلیل کریگا بسبب قبول کرنے کلمہ کے پس فرمان بردار ہونگے یعنی جزیہ دینا قبول کرینگے اور ذمی ہونگے **وعن** وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قِيلَ لَهُ
أَلَيْسَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ اور روایت ہے وہب بیٹے منبہ کے سے کہ کہا گیا واسطے وہب کے کیا نہیں ہے لا الٰہ الا اللہ کنجی بہشت کی **ف**
جب کہ رغبت دلائی وہب نے عمل کرنے پر اور تنبیہ کی اسکے ترک پر لوگون نے یہ کہا جو کہ مذکور ہوا مطلب انکا یہ تھا کلمہ کا کافی ہے بہشت
کے دروازون کے کھلنے کے لیے عمل ہون یا نہون قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لَيْسَ مِفْتَاحٌ إِلَّا وَلَهُ أَسْنَانٌ فَإِنْ جِئْتَ بِمِفْتَاحٍ لَهُ أَسْنَانٌ فُتِحَ لَكَ
وَإِلَّا لَمْ يُفْتَحْ لَكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ بَابٍ کہا وہب نے کہ مقرر ہے ولیکن نہین ہوتی کنجی مگر اور واسطے اسکے ہوتے ہین دندانے پس اگر لاوے
تو کنجی کو کہ واسطے اسکے دندانے ہین کھولا جاوے واسطے تیرے اور اگر نہ لایا اسطرح کی کنجی نہ کھولا جاویگا واسطے تیرے روایت کیا یہ بخاری نے بیچ ترجمہ باب کے
ف مراد دندانون سے یہ ہے کہ دلمین کلمہ کی تصدیق رکھے اور زبان سے اقرار ہو اسکا اور تمام عبادات ہو احکام اسلام کا بجا لانا یا مراد دندانون سے اعمال
نیک ہین اس صورت مین معنے یہ ہون گے کہ جبتلک اعمال نیک کیے ہونگے پہلی بار نہین داخل ہوگا مقصود مبالغہ ہے ثابت کرنے عمل مین **وعن**
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ إِسْلَامَهُ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ
بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِمِثْلِهَا حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابو ہریرہ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت اچھا کرے ایک تمھارا اسلام اپنے کو یعنے ساتھ صدق دل اور خلوص کے پس جو نیکی کہ کرے
اسکو لکھی جاتی ہے واسطے اسکے دس برابر اسکے سات سو برابر تلک اور جو برائی کہ کرتا ہے اسکو لکھی جاتی ہے مانند اسکے یہانتلک کہ ملاقات کرے
اللہ سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حاصل یہ کہ ایک نیکی کی دس نیکیان لکھی جاتی ہین بلکہ زیادہ بھی لکھی جاتی ہین بقدر صدق دل اور خلوص کے سات سو تلک
بلکہ بعضی جگہ زیادہ بھی چنانچہ حرم مین ایک کی لاکھ لکھی جاتی ہین اور برائی جتنی کرتا ہے اتنی ہی لکھی جاتی ہے کمال عنایت ہے پاک پروردگار کی
وعن أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْإِيمَانُ قَالَ إِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَ
سَاءَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَأَنْتَ مُؤْمِنٌ اور روایت ہے ابو امامہ سے تحقیق ایک شخص نے پوچھا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا ہے ایمان
یعنی نشان درستی ایمان کا کیا ہے فرمایا جسوقت کہ خوش کرے تجھکو نیکی تیری اور ناخوش کرے تجھکو برائی تیری پس تو مومن ہے **ف** یعنی خوش ہووے
بسبب شکرانہ توفیق اور مدد حق کے اور امید قرب درگاہ اسکی کے اور ناخوش ہووے بسبب خوف عذاب کے اور دور ہونے کے اسکی درگاہ
سے پس تو مومن ہے کیونکہ مومن کامل تمیز کرتا ہے طاعت و گناہ مین اور اعتقاد کرتا ہے جزا سزا کا ان دونون پر بخلاف کافر کے کہ وہ کچھ نہین فرق کرتا
درمیان ان دونون کے اور کچھ پروا نہین کرتا انکے کرنے نہ کرنے کی قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَا الْإِثْمُ قَالَ إِذَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ شَيْءٌ فَدَعْهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ
کہا اس شخص نے اے رسول خدا کے پس کیا ہے گناہ فرمایا جسوقت کہ تردد کرے بیچ دل تیرے کے کچھ چیز پس چھوڑ دے اسکو روایت کی یہ احمد نے **ف**
کیا ہے گناہ یعنے علامت گناہ کی کیا ہے جس صورت مین کہ کچھ حکم صریح اسکے حق مین نہو اور مشتبہ ہو حکم اسکا اگے جو جواب فرمایا یہ علامت اچھے لوگون کے دل کا
ہے کہ بری بات انکے دل مین کھٹکتی ہے بخلاف مطمئن ہوتے **وعن** عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ مَعَكَ عَلٰى هٰذَا الْأَمْرِ قَالَ حُرٌّ وَعَبْدٌ قُلْتُ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ طِيبُ الْكَلَامِ وَإِطْعَامُ
الطَّعَامِ قُلْتُ مَا الْإِيمَانُ قَالَ الصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ قَالَ قُلْتُ أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ
لِسَانِهِ وَيَدِهِ قَالَ قُلْتُ أَيُّ الْإِيمَانِ أَفْضَلُ قَالَ خُلُقٌ حَسَنٌ قَالَ قُلْتُ أَيُّ الصَّلٰوةِ أَفْضَلُ قَالَ طُولُ الْقُنُوتِ قَالَ قُلْتُ

أَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ قَالَ فَقُلْتُ فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ عُقِرَ جَوَادُهُ وَأُهْرِيقَ دَمُهُ قَالَ قُلْتُ أَيُّ السَّاعَاتِ أَفْضَلُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے عمرو بن عبسہ سے کہا کہ آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس پس کہا میں نے یا رسول خدا کون تھا ساتھ تمہارے اوپر اس دین کے یعنی ابتدا میں فرمایا ایک آزاد تھا یعنی ابوبکر اور ایک غلام تھا یعنی بلال کہا میں نے کیا ہے علامت اسلام کی فرمایا اچھے کلام اور کھلانا کھانے کا کہا میں نے کیا ہیں باتیں ایمان کی فرمایا کہ صبر کرنا اور سخاوت کرنی یعنے بری باتوں سے باز رہے اور مستعد ہو کرنے طاعات پر کہا کہ کہا میں نے کون سا مسلمان بہتر ہے فرمایا وہ کہ سلامت رہیں مسلمان زبان اُسکی سے اور ہاتھ اُسکے سے کہا پھر کہا میں نے کون سی بات ہے ایمان میں بہتر فرمایا خلق نیک کہا کہ کہا میں نے کون سی چیز نماز میں بہتر ہے فرمایا کھڑا رہنا دیر تک کہا کہ کہا میں نے کون سی ہجرت بہتر ہے فرمایا کہ چھوڑ دیوے تو اُس چیز کو کہ ناخوش رکھتا ہے رب تیرا کہا پھر کہا میں نے پس کونسا ہے جہاد والا بہتر فرمایا وہ شخص کہ مارا جاوے گھوڑا اُسکا اور مارا جاوے وہ خود کہا کہ کہا میں نے کون سی ساعت ساعتوں سے بہتر ہے فرمایا درمیان رات کا اخیر یعنی چوتھائی حصہ یا پانچواں حصہ رات کا روایت کی یہ احمد نے

وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَيُصَلِّي الْخَمْسَ وَيَصُومُ رَمَضَانَ غُفِرَ لَهُ قُلْتُ أَفَلَا أُبَشِّرُهُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ دَعْهُمْ يَعْمَلُوا رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے معاذ بیٹے جبل کے سے کہا اونہوں نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ ملاقات کرے اللہ سے کہ نہ شریک کرتا ہے ساتھ اسکے کسی کو اور نمازیں پڑھتا ہو پانچوں اور روزے رکھتا ہو رمضان کے بخشش کیجاویگی واسطے اُسکے کہا میں نے کیا نہ بشارت دوں میں اُنکو اے رسول خدا کے فرمایا کہ چھوڑ دے اُنکو کہ عمل کریں روایت کی یہ احمد نے ف بخشش کیجاوے گی یعنی صغیرہ گناہ بخشے جاوینگے یا کبیرہ بھی اگر چاہیگا اللہ تو بخش دیگا: اور اسمیں ذکر حج اور زکوۃ کا اسلیے نہ فرمایا کہ ہر کسی پر فرض نہیں بلکہ اغنیا ہی پر ہے عمل کریں یعنی کوشش کریں زیادتی عبادت میں اور اسپر بھروسا نہ کر بیٹھیں اور برے کام نہ کرنے لگیں

وَعَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَفْضَلِ الْإِيمَانِ قَالَ أَنْ تُحِبَّ لِلّٰهِ وَتُبْغِضَ لِلّٰهِ وَتُعْمِلَ لِسَانَكَ فِي ذِكْرِ اللّٰهِ قَالَ وَمَاذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَأَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهَ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے معاذ سے کہ پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہترین خصلتوں ایمان کی سے فرمایا یہ کہ دوستی رکھے تو واسطے اللہ کے اور دشمنی رکھے تو واسطے اللہ کے اور جاری رکھے تو زبان اپنی کو بیچ یاد خدا کے یعنی ساتھ حضور دل کے کہا پھر کیا ہے اے رسول خدا کے فرمایا اور یہ کہ دوست رکھے تو واسطے لوگوں کے اس چیز کو کہ دوست رکھتا ہے واسطے اپنے اور مکروہ رکھے واسطے انکے اُس چیز کو کہ مکروہ رکھتا ہے واسطے اپنے یعنی خیر خواہ سب کا رہ روایت کی یہ احمد نے

بَابُ الْكَبَائِرِ وَعَلَامَاتِ النِّفَاقِ

یہ باب ہے بیچ بیان گناہ کبیرہ کے اور نشانیوں نفاق کے ف گناہ کبیرہ وہ ہے کہ تشریح میں اُسکے کرنے پر حد آئی ہو یا وعید عذاب کا آیا ہو اُسکے کرنے پر قرآن اور حدیث صحیح میں یا اطلاق شرع میں اُسپر کفر کا آیا ہو جیسے اس حدیث میں مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ یا فساد اُسکا مثل فساد گناہ کبیرہ کے یا زیادہ اُس سے ہو یا منع اُس سے آیا ہو ساتھ دلیل قطعی کے اور موجب ہتک حرمت دین کا ہو پس جسمیں یہ بات نہو وہ صغیرہ ہے اور مراتب کبیرہ کے متفاوت ہیں بعضے بہت بڑے اور بڑے ہیں بعض سے اور حدیثوں میں جو مذکور ہوے ہیں سب نہیں مذکور ہوئے بلکہ جو جتنا سب پوچھنے والے کے ہوتا بیان فرماتے اور مولانا جلال الدین دوانی وغیرہ نے کبیرہ یہ نقل کیے ہیں شرک کرنا ساتھ اللہ کے خواہ اُسکی ذات میں کسی کو شریک کرے یا عبادت میں یا استعانت میں یا علم میں یا قدرت میں یا تصرف میں یا پیدا کرنے میں یا پکارنے میں یا کہنے میں یا نام رکھنے میں یا ذبح کرنے میں یا نذر ماننے میں یا لوگوں کے امور سوچنے میں یعنی جیسے اللہ کو سب کے کام سپرد ہیں ویسے اور کو بھی جانے اور نیت اصرار کی گناہ پر رکھنی اور ناحق

خون کرنا اور زنا اور اغلام اور چوری کرنی اور سحر کرنا اور سیکھنا سحر کا اور شراب پینی اور نشہ کی چیز پینی اور نکاح کرنا اپنی محارم سے اور جوا کھیلنا اور ترک کرنا ہجرت کا کفار کے ملک سے اور دوستی کرنی کفار سے اور ترک کرنا جہاد کا باوجود قدرت کے اور غلبہ کفار کے اور بیاج کھانا اور گوشت مردار کا اور سور کا کھانا اور نجومی اور کاہن کی تصدیق کرنی اور کسی کا مال ظلم سے لے لینا اور مرد یا عورت پاکدامن کو تہمت زنا کی کرنی اور جھوٹی گواہی دینی اور روزہ رمضان کا قصداً بلا عذر توڑنا اور قسم جھوٹی کھانی اور ناتا کاٹنا اور ماں باپ مسلمانوں کو ناحق ستانا اور اونکی نافرمانی کرنی اور کافروں کی لڑائی سے بھاگنا اور مال یتیموں کا ناحق کھانا اور ناپ تول میں خیانت کرنی اور نماز آگے پیچھے وقت سے پڑھنی اور مسلمانوں سے ناحق لڑنا اور جھوٹ آنحضرت پر باندھ لینا اور برا کہنا رسول کو اور قرآن کا اور فرشتوں کو اور انکار کرنا انکا اور ٹھٹھا کرنا ساتھ انکے اور انکار کرنا ضروریات دین کا اور ترک کرنا نماز اور زکوٰۃ اور حج اور روزہ رمضان کا اور حضرت کے صحابہ کو برا کہنا اور گواہی بے عذر چھپانی اور رشوت لینی اور خاوند اور جورو میں لڑائی ڈلوانی اور چغل خوری بادشاہ وغیرہ سے کرنی اور غیبت کرنی اور اسراف کرنا اور قزاقی کرنی اور فساد کرنا زمین میں بیچ مال اور دین کے اور ہمیشہ صغیرہ گناہ کرنے اور مدد کرنی گناہوں پر اور رغبت دلانی گناہ پر اور گانا ساتھ مزامیر کے اور ستر کھولنا حمام میں روبرو لوگوں کے اور بخل کرنا ادائے واجب سے اور قتل کرنا نفس اپنے کو اور تلف کرنا ایک عضو کا اعضا اپنے میں سے یہ گناہ میں زیادہ ہے اس سے کہ غیر اپنے کو مارے اور پاکی نہ کرنی پیشاب اور منی سے اور ایذا دینی ساتھ لٹہ دینے کے اور جھٹلانا تقدیر کو اور امیر اپنے سے عہد شکنی کرنی اور طعن کرنا نسبوں میں اور پیچھے پا پیچھے کرنے ازراہ تکبر کے اور گمراہی کی طرف بلانا لوگوں کو اور نوحہ کرنا اور برا طریقہ نکالنا اور اشارہ مسلمان بھائی کی طرف کرنا ساتھ تیز چیز کے اور خوجہ کرنا کسی کو اور قطع کرنا کسی چیز کا اعضا اپنے سے یعنی مثلاً داڑھی منڈوا دے یا تھوڑی سی ناک غیرہ کاٹ ڈالے اور ناشکری کرنی اپنے محسن کی اور کجروی کرنی حرم میں اور جاسوسی کرنی اور کھیلنا ساتھ نرد کے اور جتنے کھیل کہ بالاتفاق حرام ہیں کھیلنے اور کہنا مسلمان کا مسلمان کو اے کافر اور نہ عدل کرنا درمیان بیبیوں کے نوبت میں اور زرلق کرنا اور حائضہ سے صحبت کرنی اور گرانی غلہ سے خوش ہونا اور جانور سے فعل بد کرنا اور عالم کو اپنے علم پر عمل نہ کرنا اور محبت دنیا کی کرنی اور نظر کرنا امرد خوبصورت کو اور کسی کے گھر میں جھانکنا اور کسی کے گھر میں بغیر اسکے اذن کے جانا اور دیوثی اور قرمساقی کرنی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نزدیک قدرت کے ترک کرنا اور قرآن بعد سیکھنے کے بھلانا اور حیوانات کو جلانا اور عورت کو نافرمانی کرنی خاوند کی بلا سبب اور رحمت خدا سے ناامید ہونا اور اسکے عذاب سے نڈر ہونا اور حقارت عالموں اور حافظوں کی کرنی اور بیوی سے ظہار کرنا اسقدر مذکور ہوئے سوا انکے اور بھی ہیں یہ ترجمہ مشکوۃ میں کہ حضرت شیخ عبدالحق رح نے لکھا ہے اور کتاب ابن نجیم مصنف بحر الرائق کی میں لکھے ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الذَّنْبِ اَکْبَرُ عِنْدَ اللّٰہِ قَالَ اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰہِ نِدًّا وَّھُوَ خَلَقَکَ قَالَ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَکَ خَشْیَۃَ اَنْ یَّطْعَمَ مَعَکَ

روایت ہے عبداللہ بیٹے مسعود کے سے کہ کہا ایک شخص نے اے رسول خدا کے کونسا گناہ بہت بڑا ہے نزدیک اللہ کے فرمایا کہ ٹھہرا دے تو کسی کو واسطے خدا کے شریک اور حالانکہ اسی نے پیدا کیا تجھکو کہا اسنے پھر کونسا فرمایا یہ کہ مار ڈالے تو اولاد اپنی کو اس ڈر سے کہ کھاوے ساتھ تیرے **ف** ملا علی قاری رح نے ان تدعو للہ ندا کے شرح میں لکھا ہے کہ اللہ کی عبادت میں کسی کو شریک کرے یا پکارنے میں یعنی جیسے یا اللہ کہکر پکارتے ہیں اسی طرح اور کو بھی کہے یا فلانے ہماری یہ حاجت برلا کبیرہ گناہ ہے پیچھے اسکے اور رسم تھی ایام جاہلیت میں کہ محتاجگی کے ڈر سے اولاد کو مار ڈالتے تھے کہ کھلانا پلانا پڑیگا اس سے بھی منع فرمایا قَالَ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ اَنْ تُزَانِیَ حَلِیْلَۃَ جَارِکَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی

تَصْدِيقُهَا وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ اَلْاٰيَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
کہا پھر کونسا فرمایا یہ کہ زنا کرے تو عورت ہمسایہ کی سے پس نازل کی اللہ تعالے نے مطابق اسکے یہ آیت اور جو لوگ کہ نہیں پکارتے ساتھ اللہ کے معبود اور
کو اور نہیں مار ڈالتے اُس جان کو کہ حرام کیا ہی اللہ نے مگر ساتھ حق کے یعنے بحکم شرع جیسے حد یا قصاص مین مارتے ہین اور نہیں زنا کرتے تا آخر آیت
روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ آیہ سورۂ فرقان مین ہی اسمین برائی زناکارون وغیرہ کی اور عذاب ہونا اسپر مذکور ہی اور مار ڈالنا اور
زنا کرنا مطلق بڑے گناہ ہین لیکن اولاد کو مارنا اور ہمسایہ کی بی بی سے زنا کرنا بہت بڑے گناہ ہین **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْكَبَائِرُ اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ
رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ وَفِىْ رِوَايَةِ اَنَسٍ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ بَدَلَ الْيَمِيْنِ الْغَمُوْسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بیٹے عمرو کے سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہ بڑے یہ ہین شریک کرنا ساتھ اللہ کے اور نافرمانی کرنی والدین کی اور مارنا جان کا اور قسم کھانی
جھوٹی روایت کی یہ بخاری نے اور بیچ روایت انس کے جھوٹی گواہی دینی بدلے جھوٹی قسم کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف معنے عقوق کے
ایذا دینے کے بھی آئے ہین یعنی ناحق ایذا دینی ماں باپ مسلمانون کو نچاہیے اور باپ کافر کو بھی ایذا نہ دے لیکن ایذا دینی کفر سے نکالنے کے
لیے جائز ہی اور تفسیر عزیزی مین بیچ تفسیر جملہ بالوالدین احسانا کے لکھا ہی کہ ماں باپ کے ساتھ احسان کرنے مین تین باتین چاہئیں اول ایذا نہ دے
زبان سے اور ہاتھ وغیرہ سے دوسری خدمت انکی کرے بدن اور مال سے تیسری جسوقت بلاوین حاضر ہووے لیکن دو قسمون اخیر کا مفصل بیان یہ ہی
کہ خدمت کرنے مین شرط یہ ہی کہ وہ محتاج اسکے ہون اور یہ قدرت رکھتا ہو خدمت گذاری کی پس اگر وہ محتاج نہون یا یہ شخص قدرت نہین رکھتا تو واجب
نہین اور تیسری بات مین شرط یہ ہی کہ اسکے حاضر ہونے مین مفسدہ شرعی ثابت نہو والا واجب نہین اور اگر والدین یا ایک اُنمین سے کہے کہ طاعات
نفل مت ادا کر اور ہمارے پاس حاضر رہ بجالاوے اور اگر کہین کہ واجبات ترک کر یا حج فرض کے لیے مت جا نہ قبول کرے اور اگر سنتون موکدہ
کے ترک کو کہین مثل جماعت اور روز معروفہ کے پس تر اسمین یہ ہی کہ اگر ایک دو بار ترک کروا وین خیر اطاعت انکی کرے اور اگر عادت ڈلوا دین اسکے
ترک کی حکم انکا نہ قبول کرے اور یمین غموس یہ ہی کہ گذشتہ جھوٹی بات پہچان کر قسم کھاوے جیسے کہے کہ قسم ہی مین نے یہ بات نہین کی اور واقع مین وہ بات کی تھی
وعن اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ
وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبٰوا وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّىْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم سات چیزون ہلاک کرنیوالیون سے عرض کیا اصحابہ نے یا رسول اللہ
اور کیا ہین وہ فرمایا شرک کرنا ساتھ اللہ کے اور جادو کرنا اور مارنا اُس جانکا کہ حرام کیا اللہ نے مگر ساتھ حق کے اور کھانا بیاج کا اور کھانا مال یتیم کا اور پیٹھ دینا
دن لڑائی کے کافرون سے اور تہمت کرنی ساتھ زنا کے عورتون پاکدامنون ایمان والیون بیخبرون کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جاننا چاہیے
اے بہائیو کہ شرک سے ہر کسی کو پرہیز کرنا لازم ہی کہ مدار ساری عبادتون کا اسی پر ہی یعنی مشرک کا کوئی عمل قبول نہین ہوتا اور نہ بخشا جاتا ہی جیسے
کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہی اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ یعنی اللہ تعالی شرک کو نہین بخشتا اور سوائے شرک کے اور گناہ جو چاہتا ہی بخشدیتا ہی
اسلیے تعریف اور اقسام شرک کے کتابون معتبرہ سے مع نام کتابون کے بیان ہوتے ہین خوب تامل کرے اسمین اور بیچ انکے شرح عقائد مین ہی کہ شرع مین شرک
اسکو کہتے ہین کہ غیر خدا کو شریک خدا کا کرے الوہیت مین یعنی واجب الوجود جانے جیسے کہ مجوس اہرمن و یزدان کو کہتے ہین یا غیر خدا کو لائق عبادت کے جانے جیسے کہ بت پرست
کرتے ہین اور شرع مین شرک بمعنی کفر کے بھی آتا ہی جیسا کہ حضرت شیخ عبد الحق نے ترجمہ مشکوٰۃ مین بیچ ذکر ان قسمون کی کہ شرح عقائد مین مذکور ہوئی ہین لکھا ہی کہ شرک یہان بمعنی کفر ہی

خیالی میں ہے اور یہی قصیدہ نونیہ میں بھی لکھا ہے اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے لکھا ہے کہ شرک کئی طرح پر ہوسکتا ہے کہ جو صفت خاص باریتعالیٰ کی ہیں
وہ اسکے غیر میں ثابت کرے یعنی جیسے غیر اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا ہر وقت کا علم بھی ویسا جانے یا جیسے اللہ کو قادر جانتا ہے ہر چیز پر ویسا اور کو بھی جانے یا جیسے
وہ تصرف رکھتا ہے تمام عالم میں ساتھ ارادہ اپنے کے ویسے اور کو بھی جانے مثلاً کسی کو جانے کہ اُسنے مجھے شاباش کہی تھی اُس سے معیشت فراخ ہوگئی
یا فلانے نے بچکار کی تھی اس سے میں بیمار یا بدبخت ہوگیا اور بعضے کبیرہ گناہوں کو بھی شرع میں شرک کہا ہے اُنسے بھی نہایت دور ہووے جیسے کہ
حدیث شریف میں آیا ہے کہ جسنے سوائے اللہ کے اور کی قسم کھائی اُسنے ضرور شرک کیا آیا ہے کہ شگون بد لینا شرک ہے آیا ہے کہ ریا کرنا شرک ہے
یا آیا ہے کہ عورت جو خاوند کی محبت کے لیے ٹوٹکا کرے شرک ہے اور بعضی قسمیں شرک کی تفسیر عزیزی میں لکھی ہیں کہ جو لوگ کہ سوائے خدا کے اوروں کو
غیر عبادت میں ہمسر خدا کا کرتے ہیں وہ بہتیرے ہیں ازانجملہ وہ لوگ ہیں کہ بیچ ذکر کے اوروں کو ہمسر خدا کا کرتے ہیں اور نام اوروں کا مانند نام خدا کے بطریق
تعظیم کے ذکر کرتے ہیں مثلاً اٹھتے بیٹھتے مثل نام خدا کے اوروں کا نام لیتے ہیں ازانجملہ وہ ہیں کہ نام رکھتے ہیں بندہ فلاں اور عبد فلاں اسکو شرک
فی التسمیہ کہتے ہیں اور ازانجملہ وہ ہیں کہ ذبح غیر خدا کے لیے کرتے ہیں اور اوروں کی منتیں مانتے ہیں اور ازانجملہ وہ ہیں کہ دفع بلاؤں کے لیے اوروں کو
پکارتے ہیں یا حاصل کرنے منافع میں اوروں کی طرف رجوع کرتے ہیں اور ازانجملہ وہ ہیں کہ خدا کے نام کے ساتھ علم اور قدرت میں اوروں کو برابر کرتے
ہیں جیسے کہ کہے ما شاء اللہ وشئت یعنی جو کچھ خدا چاہے اور تم چاہو گے وہ ہوگا ایک شخص نے حضرت کو یونہی کہا تھا اسکو فرمایا کہ تونے مجھے اللہ کا شریک کیا بلکہ یوں کہہ
ما شاء اللہ وحدہ یعنی جو اللہ چاہیگا وہی ہوگا تمام ہوا مضمون تفسیر عزیزی کا اور بعضے افعال اگرچہ شرک حقیقی یعنی کفر نہیں ہیں لیکن مشابہ افعال مشرکوں اور بت پرستوں کے
ہیں اُنسے بھی پرہیز کرنا لازم ہے جیسے کہ تعزیہ، چہلم، اور بادشاہوں وغیرہ کے زمین کو چومتے ہیں کرنیوالے اس فعل کے اور جو کہ اسپر خوش ہوتے ہیں دونوں گنہگار
ہوتے ہیں کیونکہ یہ فعل حرام اور کبیرہ گناہ ہے اسلیے کہ مشابہت بت پرستی کی ہے کذا فی تحفۃ الملوک یعنی میں جو سجدہ اگر بطور عبادت اور تعظیم کے ہو کفر ہے اور اگر بطور
تحیہ یعنی ادب کے ہو کفر نہیں لیکن گناہ کبیرہ ہے کذا فی الدر المختار تمام ہوا بیان شرک کا اب شروع ہوتا ہے بیان سحر کا سحر کرنا جیسے حرام اور ہلاک
کرنیوالا ہے ویسے ہی سیکھنا اور سکھانا سحر کا بھی حرام اور ہلاک کرنیوالا ہے اور خیالی حاشیہ شرح عقائد کے میں لکھا ہے کہ سحر کرنا کفر ہے بالاتفاق اور
ایک جماعت صحابہ وغیرہ کی اسپر متفق ہے کہ ساحر کو مار ڈالنا چاہیے اور بعضے کہتے ہیں کہ اگر سحر باعث کفر کا ہو مار ڈالے اگر اُس سے توبہ نہ کرے اور نجوم
اور کہانت اور پوچھنا کاہن اور نجومی سے اور رمل اور شعبدہ اور تعلیم کرنی انکی اور مزدوری یعنی اُجرت حرام ہے اور اگر ایک مسلمان دو کافر سے بھاگ گیا تو
گناہ ہے اور اگر دو سے زیادہ ہوں بھاگنا حرام نہیں جائز ہے لیکن اولیٰ یہ ہے کہ تب بھی ٹھہرا رہے کذا ذکرہ الشیخ عبد الحق رح نجوم ستاروں کی تاثیرات سے خبر دینی
وغیرہ کی بتانیں اور کہانت بغیر ستاروں کے غیب کی خبریں دینیں جیسے بعضوں کے جنات تابع ہوتے ہیں اور وہ احوال غیب بیان کرتے ہیں **وعنہ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِيْنَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ
وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ فِيْهَا اَبْصَارَهُمْ حِيْنَ يَنْتَهِبُهَا
وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَغُلُّ اَحَدُكُمْ حِيْنَ يَغُلُّ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاِيَّاكُمْ اِيَّاكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہیں زنا کرتا زنا کرنیوالا جسوقت زنا کرتا ہے اور وہ ہو مومن یعنی زانی زنا کے وقت پورا مومن نہیں رہتا اور نہیں چوری کرتا چوری
کرنیوالا جسوقت کہ چوری کرتا ہے اور وہ ہو مومن اور نہیں شراب پیتا شراب پینے والا جسوقت کہ پیتا ہے اور وہ ہو مومن اور نہیں لوٹتا لوٹ کہ اُٹھاتے ہیں
لوگ طرف اُسکی بیچ اُس لوٹ کے آنکھیں اپنی اسوقت کہ لوٹتا ہے اور وہ ہو مومن یعنی ایسا لوٹتا ہے کہ لوگ اسکو دیکھتے ہیں اور نالہ کرتے ہیں اور منع نہیں
کرسکتے اور نہیں خیانت کرتا ایک تمہارا جسوقت کہ خیانت کرتا ہے اور وہ ہو مومن پس بچو تم یعنی ان گناہوں سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

وفی روایة ابن عباس ولا یقتل حین یقتل وھو مؤمن قال عکرمة قلت لابن عباس کیف ینزع الایمان منہ قال ھکذا وشبک بین اصابعہ ثم اخرجھا قال فان تاب عاد الیہ ھکذا وشبک بین اصابعہ اور بیچ روایت ابن عباس کے یہ زیادہ ہو اور نہیں قتل کرتا جس وقت کہ قتل کرتا ہو اور ہو وہ مومن کہا عکرمہ نے کہا میں نے واسطے ابن عباس کے کسطرح نکالا جاتا ہی ایمان اُس سے کہا اونہوں نے اسطرح سے اور بیچ و یا درمیان انگلیون اپنی کے پھر نکالا انکو فرمایا کہ اگر توبہ کرتا ہی عود کرتا ہی طرف اُسکے اسطرح سے اور پھر بیچ و یا درمیان اُنگلیون اپنی کے ف یعنے پنجہ ایک ہاتھ کا درمیان پنجہ دوسرے ہاتھ کے ڈال کر نکالا کہ پہلے ایمان آدمی کے ساتھ اسطرح ملا ہوا تھا پھر یون نکل آتا ہی پھر اگر توبہ کرتا ہی یعنے گناہ کرچکتا ہی اور پھرتا ہی اُس سے تو پھر بدستور آجاتا ہی وقال ابو عبد اللہ لا یکون ھذا مؤمنا تاما ولا یکون لہ نور الایمان ھذا لفظ البخاری اور کہا ابو عبد اللہ نے یعنے بخاری نے نہیں ہوتا یہ شخص مومن پورا اور نہیں ہوتا واسطے اُسکے نور ایمان کا یعنے کمال اُسکا یہ ہین لفظ بخاری کے

وعن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایة المنافق ثلث زاد مسلم وان صام وصلی وزعم انہ مسلم ثم اتفقا اذا حدث کذب واذا وعد اخلف واذا ائتمن خان اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نشانی منافق کی تین ہین زیادہ کیا مسلم نے اگرچہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور دعوے رکھے اسکا کہ مسلمان ہون پھر متفق ہوئے دونون بخاری اور مسلم جبکہ بات کرے جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے خلاف کرے اور جب امانت سونپی جاوے خیانت کرے ف نفاق دو قسم پر ہی ایک نفاق فی العقیدہ یعنے نفاق عقیدہ مین اور دوسرا النفاق فی العمل یعنی نفاق عمل مین یہان مراد نفاق فی العمل ہی نہ نفاق فی العقیدہ یعنے یہ خصلتیں منافقون کی ہین مسلمانون کو انسے بچنا ہی

وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع من کن فیہ کان منافقا خالصا ومن کانت فیہ خصلة منھن کانت فیہ خصلة من النفاق حتی یدعھا اذا ائتمن خان واذا حدث کذب واذا عاھد غدر واذا خاصم فجر متفق علیہ اور روایت ہو عبد اللہ بیٹے عمرو کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار باتین ہین جس شخص مین ہو وین وہ چارون وہ شخص ہی منافق یعنے نفاق فی العمل رکھتا ہی اور وہ شخص کہ ہووے بیچ اُسکے ایک خصلت اُن مین سے ہوگی بیچ اُسکے ایک خصلت نفاق سے یہان تک کہ چھوڑے اُسکو جبکہ امانت سونپی جاوے خیانت کرے اور جب بات کرے جھوٹ بولے اور جب عہد کرے توڑے اور جب جھگڑے بد بکے روایت کی بخاری اور مسلم نے

وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المنافق کالشاة العائرة بین الغنمین تعیر الی ھذہ مرة والی ھذہ مرة رواہ مسلم اور روایت ہی بیٹے عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال منافق کی مانند بکری کے ہی کہ خواہش رکھتی ہی نر کی پھرتی ہی درمیان دو ریوڑون کے میل کرے طرف اُسکے ایکبار اور طرف اُسکے ایکبار روایت کی یہ مسلم نے ف ایسا ہی حال ہی منافقون کا کبھی گروہ مسلمانون مین آتے ہین کبھی گروہ کفار مین

الفصل الثانی فصل دوسری

عن صفوان بن عسال قال قال یھودی لصاحبہ اذھب بنا الی ھذا النبی فقال لہ صاحبہ لا تقل نبی انہ لو سمعک لکان لہ اربع اعین فاتیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسألاہ عن تسع آیات بینات روایت ہی صفوان بیٹے عسال کیسے کہا کہ کہا ایک یہودی نے واسطے یار اپنے کے چل ساتھ میرے طرف اس نبی کے پس کہا واسطے اسکے یار اُسکے نے نہ کہہ تو نبی تحقیق وہ اگر سُنے گا کہنا تیرا البتہ ہونگی واسطے اُسکے چار آنکھیں یعنے نہایت خوش ہوویگا پس آئے

دونون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس پوچھے اونہون نے حضرت سے نو احکام ظاہر **ف** مراد احکام سے جو کہ آگے مذکور فرمائے یا نو معجزہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جو کلام اللہ مین مذکور ہین عصا اور ید بیضا اور طوفان اور ٹڈیان اور چچڑیان اور مینڈک اور خون اور قحط اور کم ہونا میوون کا تفسیر مین یہ مفصل مذکور ہین پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بسبب اسکے کہ کلام اللہ مین مذکور ہین نہ ذکر کئیے اور جو احکام ضرور تھے بیان فرمائے یا جواب انکا دیکر بعد اسکے یہ احکام فرمائے ہون راوی نے بسبب شہرت کے وہ نہین ذکر کئے فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِيْءٍ اِلٰى ذِيْ سُلْطَانٍ لِيَقْتُلَهٗ وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوا وَلَا تَقْذِفُوْا مُحْصَنَةً وَلَا تُوَلُّوْا لِلْفِرَارِ يَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةً الْيَهُوْدَ اَنْ لَّا تَعْتَدُوْا فِي السَّبْتِ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ شریک کرو ساتھ اللہ کے کسی کو اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو اور نہ مارو اس جان کو کہ حرام کیا ہے اللہ نے مگر ساتھ حق کے اور نہ لیجاؤ پاک شخص کو طرف حاکم کے یعنی بیگناہ پر تہمت باندھ کر قصد اسکا حاکم کے آگے مت لیجاؤ تاکہ مارے اسکو اور نہ جادو کرو اور نہ کھاؤ بیاج اور نہ تہمت کرو عورت پاکدامن کو اور نہ پیٹھ دو واسطے بھاگنے کے دن لڑائی کے یعنی جہاد مین کفار سے نہ بھاگو اور اوپر تمہارے خاص اے یہود واجب ہے یہ کہ نہ زیادتی کرو بیچ ہفتہ کے **ف** یعنے ہفتہ کو شکار نہ کرو کہ منع کیا ہے اللہ تعالےٰ نے تمکو اس سے قَالَ فَقَبَّلَا يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ وَقَالَا نَشْهَدُ اَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمْ اَنْ تَتَّبِعُوْنِيْ قَالَا اِنَّ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ دَعَا رَبَّهٗ اَنْ لَّا يَزَالَ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ نَبِيٌّ وَّاِنَّا نَخَافُ اِنْ تَبِعْنَاكَ اَنْ تَقْتُلَنَا الْيَهُوْدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ کہا روایت کرنے والے نے پس چوم لیے ہاتھ حضرت کے اور پانون یہودیون نے اور کہا دونون نے گواہی دیتے ہین ہم تحقیق تم نبی ہو فرمایا کیا چیز منع کرتی ہے تمکو پیروی میری سے کہا ان دونون نے تحقیق داود علیہ السلام نے دعا کی ہے رب اپنے سے کہ ہمیشہ رہے اولاد انکی مین سے نبی اور تحقیق ہم ڈرتے ہین اگر پیروی کرین تمہاری یہ کہ مار ڈالین ہمکو یہود روایت کی یہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے **ف** گواہی دیتے ہین ہم یعنی جانتے ہین تمہین نبی یہ گواہی بطور قبول کے نہ تھی بلکہ مال اپنے علم کا بیان کیا چنانچہ یہود نبی ہونا حضرت کا اپنی کتابون سے جانتے تھے مگر بسبب شقاوت کے قبول نصیب نہوتا تھا اور دعا کی ہے یعنی ضرور ہے کہ دعا انکی قبول ہوئی ہوگی پس البتہ کوئی پیغمبر انکے فرزندون مین سے ہوگا اور یہود تابع اسکے ہونگے اور انکو غلبہ اور شوکت ہوے گا پس ڈرتے ہین ہم کہ اگر تمہین ہم مانین تو وہ ہمین مار ڈالینگے یہ محض افترا یہود کا تھا ہرگز حضرت داود علیہ السلام نے یہ دعا نہ کی تھی اور کیونکر ہوتی یہ انہون نے توریت اور زبور مین خود پڑھا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہین اور دین انکا ناسخ سب دینون کا ہے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مِّنْ اَصْلِ الْاِيْمَانِ اَلْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا تُكَفِّرْهُ بِذَنْبٍ وَّلَا تُخْرِجْهُ مِنَ الْاِسْلَامِ بِعَمَلٍ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزین ہین جڑ ایمان کی یعنی اگر وہ نہون بنا ایمان کی گر پڑے بند رہنا اس شخص سے کہ کہا اسنے لا الہ الا اللہ نہ کافر کہہ اسکو بسبب گناہ کے اور نہ نکال تو اسکو اسلام سے بسبب کسی کام کے **ف** نہ کافر کہہ بسبب گناہ کے یہ رد ہے خارجیون کا کہ وہ کہتے ہین مومن گناہ کرنے سے اگرچہ صغیرہ ہو کافر ہوجاتا ہے اور نہ نکال اسلام سے یہ رد معتزلہ کا ہے کہ وہ کہتے ہین بندہ گناہ کبیرہ کرنے سے اسلام سے نکل جاتا ہے اگرچہ کافر نہین ہوتا وہ ایک درجہ اور پیدا کرتے ہین کہ مرتکب کبیرہ کا نہ مومن ہے اور نہ کافر وَالْجِهَادُ مَاضٍ مُّنْذُ بَعَثَنِيَ اللّٰهُ اِلٰى اَنْ يُّقَاتِلَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الدَّجَّالَ اور جہاد جاری رہنے والا ہے جب سے بھیجا ہے مجھکو اللہ نے یہان تک کہ قتل کرے آخر اس امت کے دجال کو **ف** پھر یاجوج ماجوج نکلینگے انکا مقابلہ نہین کرسکے گا اللہ تعالیٰ کی قدرت سے فنا ہوجائینگی اور انکے بعد کوئی کافر روی زمین پر

نہیں رہے گا پس جاری جہاد کا تمام ہو جاویگا لَا یُبْطِلُہٗ جَوْرُ جَائِرٍ وَّلَا عَدْلُ عَادِلٍ نہ موقوف کرے اسکو ظلم ظالم کا یعنی جہاد کو اور نہ عدل
عادل کا موقوف یعنی جائز نہیں ترک کرنا جہاد اگرچہ بادشاہ ظالم اور فاسق ہو بہر حال واجب ہے موافقت انکی اور نکلنا ساتھ انکے جہاد کے لیے اور
عدل اگرچہ باعث امن کا ہے لیکن واسطے جہاد اہل اسلام کے جاری ہی ہے وَالْاِیْمَانُ بِالْاَقْدَارِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور ایمان لانا ساتھ تقدیر کے
یہ روایت کی ابو داؤد نے ف یعنی تیسری چیز ایمان کی یہ ہے کہ اعتقاد کرے کہ جو کچھ عالم میں جاری ہوتا ہے اللہ کی قضا و تقدیر سے ہوتا ہے روایت
کی یہ ابو داؤد نے وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا زَنَی الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْہُ الْاِیْمَانُ
فَکَانَ فَوْقَ رَاْسِہٖ کَالظُّلَّۃِ فَاِذَا خَرَجَ مِنْ ذٰلِکَ الْعَمَلِ رَجَعَ اِلَیْہِ الْاِیْمَانُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ زنا کرتا ہے بندہ نکل جاتا ہے اس سے ایمان پس ہوتا ہے اوپر سر اسکے کے
مانند سائبان کے پس جبکہ فارغ ہوتا ہے اس عمل سے پھر آتا ہے طرف اسکے ایمان روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ مُعَاذٍ قَالَ اَوْصَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعَشْرِ کَلِمَاتٍ قَالَ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ شَیْئًا
وَّاِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَیْکَ وَاِنْ اَمَرَاکَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ اَھْلِکَ وَمَالِکَ وَلَا تَتْرُکَنَّ صَلٰوۃً
مَّکْتُوْبَۃً مُّتَعَمِّدًا فَاِنَّ مَنْ تَرَکَ صَلٰوۃً مَّکْتُوْبَۃً مُّتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْہُ ذِمَّۃُ اللّٰہِ
روایت ہے معاذ سے کہ کہا نصیحت کی مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دس باتوں کے فرمایا نہ شریک کر ساتھ اللہ کے کسی کو اور اگرچہ
مارا جاوے تو اور جلایا جاوے تو اور نہ نافرمانی کر ماں باپ اپنے کی اور اگرچہ حکم کریں تجھکو یہ کہ الگ ہو اہل اپنے سے اور مال اپنے سے اور نہ چھوڑ تو
نماز فرض کو جان کر پس تحقیق جسنے چھوڑی نماز فرض جان کر پس تحقیق الگ ہوا اس سے ذمہ خدا کا ف اگرچہ جلایا جاوے تو معاذ عمل اولی پر کرتے تھے
اسلیے انکو یہ فرمایا اور اوروں کو جائز بھی ہے کہ اس صورت میں کلمہ کفر کا زبان پر جاری کرے اور دل میں ایمان رکھے اور الگ ہو اہل و مال اپنے سے یہ مبالغہ
اور تاکید ہے اس باب میں اور واجب نہیں انکے نکلنا اسلیے حرج کے اور ذمہ خدا کا یعنی نہیں باقی رہا خدا تعالے کے امن میں دنیا میں بسبب مستحق ہونے تعزیر کے
اور آخرت میں بسبب مستحق ہونے عذاب کے وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَاِنَّہٗ رَاْسُ کُلِّ فَاحِشَۃٍ وَّاِیَّاکَ وَالْمَعْصِیَۃَ فَاِنَّ بِالْمَعْصِیَۃِ حَلَّ
سَخَطُ اللّٰہِ وَاِیَّاکَ وَالْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ وَاِنْ ھَلَکَ النَّاسُ وَاِذَا اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ وَّاَنْتَ فِیْھِمْ فَاثْبُتْ وَاَنْفِقْ
عَلٰی عِیَالِکَ مِنْ طَوْلِکَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْھُمْ عَصَاکَ اَدَبًا وَّاَخِفْھُمْ فِی اللّٰہِ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور نہ پی تو شراب پس تحقیق وہ سر ہر برائی کا اور بچ تو گناہ سے پس
تحقیق ساتھ گناہ کے اترا ہے غضب اللہ کا اور بچ تو بھاگنے لڑائی کفار کے سے اور اگرچہ مرتے ہوں لوگ اور جسوقت کہ پہونچے آدمیوں کو موت یعنی
بسبب وبا و غیرہ کے اور ہو تو بیچ انکے پس ٹھہرا رہ اور خرچ کر اوپر کنبے اپنے کے مال سے موافق مقدور اپنے کے اور مت اٹھا رکھ ان سے لاٹھی اپنی ادب کی یعنی اگر احتیاج
ادب کی ہو تو ان میں مارکر ادب سکھلائیو اور ڈرا انکو بیچ مقدمہ اللہ کے یعنی نصیحت اور تعلیم کر انکو بیچ حکموں اور منع باتوں خدا کے روایت کی یہ احمد نے ف اگرچہ مرتے ہوں لوگ اسمیں مبالغہ
منظور ہے اور اور دو چند سے زیادہ اگر کافر ہوں جائز ہے بھاگنا اور وبا سے بھاگنے کا حکم یہ ہے کہ اگر ایک شہر میں وبا آوے وہاں سے نکلے نہیں اور اگر اور جگہ ہے وہاں نہ جاوے
نہیں بھاگنا اس سے گناہ ہے جیسے کہ کفار کی لڑائی سے بھاگنا اور اگر یہ اعتقاد کرے کہ بھاگنے سے بچ جاؤنگا ورنہ مر جاؤنگا کافر ہو جاتا ہے نعوذ باللہ منہ وَعَنْ
حُذَیْفَۃَ قَالَ اِنَّمَا النِّفَاقُ کَانَ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَّا الْیَوْمَ فَاِنَّمَا ھُوَ الْکُفْرُ اَوِ الْاِیْمَانُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا تھا نفاق مگر بیچ زمانہ پیغمبر خدا صلعم کے پس آج کے دن نہیں وہ مگر کفر یا ایمان روایت کی یہ بخاری نے ف یعنی حضرت کے
بعض منافق بظاہر مسلمانوں کے حکم میں گنے جاتے تھے اور پردہ پوشی کرتے تھے بسبب حکمت کے اب بعد حضرت کے علم نہ رہا اگر نفاق ظاہر ہو جاوے کہ وہ منافق ہے اسکو

قتل کرین گے اور احکام کفر کے اُسپر جاری کرینگے **باب فی الوسوسۃ** باب ہے بیچ وسوسہ کے **ف** مراد وسوسہ سے باتین
دل کی اور شیطان کی ہین کہ باعث ہون کفر و گناہ کی اور اچھی فکر کو الہام کہتے ہین اور وسوسہ دو قسم پر ہے ضروری اور اختیاری ضروری وہ ہے کہ ناگہان
بے اختیار نفس مین آجاوے اُسکو ہاجس کہتے ہین پس یہ قسم معاف ہے اس امت مرحومہ سے اور سب پہلی امتون سے بھی پھر جب ٹھہرے اور خلجان ہووے
دلمین اُسکو خاطر کہتے ہین وہ بھی اس امت سے معاف ہے اور اختیاری وہ ہے کہ وسوسہ دلمین پڑے اور باقی رہے اور دوام اور اصرار ہو اُسپر اور ہمیشہ دلمین
خلجان کرے اور خواہش کرنے اُسکے کی ہووے اور لذت اور محبت اُسکی پیدا ہووے اس قسم کو ہم کہتے ہین یہ بھی خاص اس امت مرحومہ سے معاف ہے اور
مواخذہ نہین اسپر اور بدون عمل کے نامۂ اعمال مین ثبت نہین ہوتا بلکہ بعد قصد کے اگر اپنے کو باز رکھے اُسکے مقابلہ مین نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک قسم اور ہے کہ
اُسکا نام عزم ہے وہ ٹھہرائی بات نفس کی ہے اور عزم بالجزم ہے دلکا اُسپر کہ کوئی مانع آس سے نہین ہے مگر نہ میسر ہونا اسباب کا خارج مین اور اُسکے نفس مین کچھ اُس سے
کراہت اور نفرت نہ ہووے اگر اسباب بالفعل موجود ہووے تو البتہ کرے اس قسم پر مواخذہ ہے لیکن مواخذہ فعل سے کم یعنی جبتلک دل مین ہے کم گنہگار ہے اور جب
اُسکو کریگا زیادہ گنہگار ہوگا اور یہ تقسیم اُن اعمال کی ہے کہ اعضا سے واقع ہوتے ہین مثلاً زنا وغیرہ اگر وسوسہ اُنکا آوے تو منقسم ان اقسام پر ہے اور جو
متعلق دلکے ہین مثلاً برے عقیدے اور اعمال دلکے یعنی حسد وغیرہ اسمین داخل نہین اُسکے آنے پر بھی مواخذہ ہوتا ہے کذا ذکرہ فی شرح المشکوٰۃ ملا علی القاری

الفصل الاول فصل پہلی **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِیْ مَا وَسْوَسَتْ بِهٖ صُدُوْرُهَا مَالَمْ تَعْمَلْ بِهٖ اَوْ تَتَکَلَّمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ. روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ نے معاف کی
امت میری سے وہ چیز کہ بطریق وسوسے کے آتی ہے دل مین اُنکے جبتک کہ عمل کرین ساتھ اُسکے یا نہ بولین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعنه**
قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلُوْهُ اِنَّا نَجِدُ فِیْ اَنْفُسِنَا
مَا یَتَعَاظَمُ اَحَدُنَا اَنْ یَّتَکَلَّمَ بِهٖ قَالَ اَوَقَدْ وَجَدْتُمُوْهُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ ذَاکَ صَرِیْحُ الْاِیْمَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے انہین سے کہ آئے کئی آدمی اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پوچھا حضرت سے تحقیق ہم پاتے ہین بیچ دلون اپنے
کے وہ چیز کہ بڑا جانتا ہے ایک ہمارا یہ کہ زبان پر لاوے اُسکو فرمایا آیا تحقیق پایا تمنے اُسکو یعنی یہ طور ہوتا ہے اور بُرا جانتے ہو کہا اُنہون نے کہ البتہ
فرمایا کہ یہ ظاہر ایمان ہے روایت کی یہ مسلم نے **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْتِی الشَّیْطَانُ
اَحَدَکُمْ فَیَقُوْلُ مَنْ خَلَقَ کَذَا مَنْ خَلَقَ کَذَا حَتّٰی یَقُوْلَ مَنْ خَلَقَ رَبَّکَ فَاِذَا بَلَغَهٗ فَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْیَنْتَهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہے انہین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آتا ہے شیطان ایک تمہارے کے پاس پس کہتا ہے کس نے پیدا کیا یہ کس نے پیدا کیا
یہ یعنی آسمان و زمین وغیرہ یہانتک کہ کہتا ہے کس نے پیدا کیا رب تیرے کو پس جب کہ پہونچے اُسکو چاہیے کہ پناہ پکڑے ساتھ اللہ کے اور باز رہے روایت
کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** غرض ان وسوسون سے اُسکی یہ ہوتی ہے کہ غلطی اور کفر مین ڈالے اللہ قدیم پیدا کرنے والا ہر چیز کا ہے اُسے کون پیدا کریگا اور باز
رہے یعنی اس خیال کو چھوڑ دے اور اور شغل مین مشغول ہو اور اٹھنا مجلس سے اور بدلنا حالت کا بڑا تاثیر رکھتا ہے اُسکے دفع مین اور اعلیٰ قسم پناہ چاہنے کی یہ ہے
کہ مشغول ہو ساتھ ریاضت نفس کے اور پاک کرے دلکو تعلقات اور ما سوائے اللہ سے اور نری پناہ چاہنے زبان سے کافی نہین لیکن البتہ مدد اُس
کام کی ہے **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ النَّاسُ یَتَسَاءَلُوْنَ حَتّٰی یُقَالَ هٰذَا خَلَقَ
اللّٰهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا فَلْیَقُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے انہین سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہین گے لوگ پوچھا پاچھی کرتے یہانتلک کہ کہا جاویگا یہ پیدا کی اللہ تعالے نے مخلوقات پس کس نے

پیدا کیا اللہ کو پس جو شخص کچھ پاوے اسمین سے کچھ پس چاہیے کہ کہے ایمان لایا مین ساتھ اللہ کے اور رسولون اُسکے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے ایمان لایا مین اُس چیز پر کہ کہا اللہ تعالےٰ نے اور رسول اُسکے نے کہ وہ قدیم ہی اور ایک ہی پس حاصل ہے دفع کرنے کے لیے بجاے اعوذ کے یہ پڑھے **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما منکم من احد الا وقد وکل بہ قرینہ من الجن وقرینہ من الملئکۃ قالوا وایاک یا رسول اللہ قال وایای ولکن اللہ اعاننی علیہ فاسلم فلا یامرنی الا بخیر رواہ مسلم اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین تم مین سے کوئی مگر کہ معین کیا گیا ہی ساتھ اُسکے ہمنشین اُسکا جنون سے اور ہمنشین اُسکا فرشتون سے عرض کیا صحابہ نے اور تمھارے لیے بھی یا رسول اللہ یعنی ہمنشین جنون سے فرمایا کہ ہان میرے لیے بھی لیکن اللہ نے مدد کی مجھکو اوپر اُسکے پس مین سلامت رہتا ہون یعنے اُسکے شر اور آفت اور وسواس سے اور وہ تابعدار میرا ہی پس نہین حکم کرتا مجھکو مگر ساتھ بھلائی کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** اس حدیث کا یہ مطلب ہی کہ ہر آدمی کے دو مصاحب ہین ایک جن کہ بُری باتین بتاتا ہی اور بُرے وسوسے ڈالتا ہی نام اُسکا وسواس ہی اور دوسرا فرشتہ کہ اچھی باتین سکھاتا ہی اور بھلائی الہام کرتا ہی نام اُسکا ملہم ہی **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطن یجری من الانسان مجری الدم متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان جاری ہوتا ہی آدمی سے جگہ جاری ہونے خون کے یعنے کمال قدرت رکھتا ہی اُسکے بہکانے پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من بنی ادم مولود الا یمسہ الشیطن حین یولد فیستھل صارخا من مس الشیطن غیر مریم وابنہا متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی بیٹا آدم کا پیدا کیا گیا مگر چھوتا ہی اُسکو شیطان جسوقت پیدا کیا جاتا ہی یعنے اسطرح اُنگلی کوکھ مین مارتا ہی کہ وہ ایذا پاتا ہی پس آواز کرتا ہی بلند بسبب چھونے شیطان کے یعنے روتا ہی چلا کر سواے مریم کے اور بیٹے اُنکے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ بات بسبب دعا قبول ہونے والدہ حضرت مریم کے ہوئی کہ کلام اللہ مین مذکور ہی وانی اعیذہا بک وذریتہا من الشیطان الرجیم **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صیاح المولود حین یقع نزغۃ من الشیطن متفق علیہ اور روایت ہی انھین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چلانا لڑکے کا وقت پیدا ہونے اُسکے کے بسبب چوکنے شیطان کے ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابلیس یضع عرشہ علی الماء ثم یبعث سرایاہ یفتنون الناس فادناھم منہ منزلۃ اعظمھم فتنۃ یجیء احدھم فیقول فعلت کذا وکذا فیقول ما صنعت شیئا قال ثم یجیء احدھم فیقول ما ترکتہ حتی فرقت بینہ وبین امراتہ قال فیدنیہ منہ ویقول نعم انت قال الاعمش اراہ قال فیلتزمہ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان رکھتا ہی تخت اپنا پانی پر یعنی سمندر پر پھر بھیجتا ہی فوجین اپنی کہ گمراہ کرین آدمیون کو پس بہت نزدیک اُس لشکر کا ابلیس سے باعتبار مرتبہ کے جو بڑا اُنکا ہو گمراہ کرنے مین آتا ہی ایک لشکری اُنکا پس کہتا ہی کیا مین نے ایسا اور ایسا کہتا ہی ابلیس نہ کیا تونے کچھ فرمایا حضرت صلعم نے پھر آتا ہی ایک لشکری اُنکا پس کہتا ہی نہین چھوڑا مین نے اُسکو یہانتک کہ جدائی کی درمیان عورت اُسکی کے فرمایا حضرت نے پس نزدیک کرتا ہی اُسکو اپنے سے پھر کہتا ہی اچھا ہی تو کہا اعمش نے کہ دل مین جابر کو کہ کہا پس گلے سے لگاتا ہی اُسکو روایت کی یہ مسلم نے **ف** مراد جدائی سے طلاق باین ہی تا عورت

خاوند پر حرام ہو جاوے اور صحبت کرے تو حرام ہو اور فرزند حرام زادے پیدا ہوں پس اولاد زنا کی روی زمین پر بہت ہو اور فساد و گناہ کریں وعنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان قد ایس من ان یعبدہ المصلون فی جزیرۃ العرب ولکن
فی التحریش بینہم رواہ مسلم اور روایت ہے انہیں سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان مایوس ہوا اس سے کہ بندگی کریں اسکو
مصلی بیچ جزیرہ عرب کے ولیکن بیچ ورغلانے کے ہے درمیان انکے یعنے جنگ و جدل کروتا ہے آپس میں روایت کی یہ مسلم نے ف بندگی شیطانی
سے مراد ہے پوجنا بتوں کا اور مصلی یعنی مومن پس حضرت کے بعد اگرچہ بعضے فرقہ مرتد ہوئے لیکن بت پرست نتھے **الفصل الثانی** فصل دوسری
عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جاءہ رجل فقال انی احدث نفسی بالشیء لان اکون
حممۃ احب الی من ان اتکلم بہ قال الحمد للہ الذی رد امرہ الی الوسوسۃ رواہ ابو داؤد روایت ہے بیٹے عباس کے سے تحقیق
نبی صلی اللہ علیہ وسلم آیا انکے پاس ایک شخص پس کہا تحقیق میں پاتا ہوں دل اپنے میں ایک چیز یعنے وسوسہ البتہ یہ کہ ہو جاؤں میں کوئلا بہت بہتر ہے
طرف میرے اس سے کہ بولوں میں ساتھ اسکے یعنے نہایت بری ہے وہ بات فرمایا حمد ہے واسطے اللہ کے وہ اللہ کہ پھیر دیا امر اسکے کو طرف وسوسہ کے
روایت کی یہ ابوداؤد نے ف یعنے وسوسہ ہے دل میں رکھا اور بولنے اور عمل کرنے نہ دیا تا مواخذہ ہوتا ابہرا اور یہ تو معاف ہے **وعن**
ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للشیطان لمۃ بابن آدم وللملک لمۃ فاما لمۃ الشیطان
فایعاد بالشر وتکذیب بالحق واما لمۃ الملک فایعاد بالخیر وتصدیق بالحق فمن وجد ذلک فلیعلم انہ من اللہ فلیحمد
اللہ ومن وجد الاخری فلیتعوذ باللہ من الشیطان ثم قرا الشیطان یعدکم الفقر ویامرکم بالفحشاء رواہ الترمذی وقال
ہذا حدیث غریب اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے شیطان کے تصرف ہے ساتھ بیٹے آدم کے اور واسطے
فرشتہ کے تصرف ہے پس اپر تصرف شیطان کے پس وعدہ دیتا ہے ساتھ برائی کے اور جھٹلاتا ہے ساتھ حق کے یعنے ساتھ توحید اور نبوت وغیرہ کے
اور اپر تصرف فرشتہ کا پس وعدہ دیتا ہے ساتھ نیکی کے اور تصدیق کرنا ساتھ حق کے پس جو کوئی پاوے اسکو یعنے وعدہ نیکی کو پس جانے کہ تحقیق یہ
طرف سے اللہ کے ہے پس چاہیے کہ حمد کرے اللہ کو اور جو شخص کہ پاوے دوسرا یعنے شیطان کی طرف سے پس پناہ پکڑے ساتھ اللہ کے شیطان سے
پھر پڑھے یہ آیت شیطان وعدہ دیتا ہے تمکو فقر کا اور حکم کرتا ہے تمکو ساتھ گناہوں کے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف
شیطان وعدہ دیتا ہے کہ اگر بھلائی کی تو برائی میں گرفتار ہوگا مثلا اگر توکل خدا پر کیا تو نے اور عبادت اسکی کے تو محتاجگی اور خواری میں مبتلا ہوگا
وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزال الناس یتساءلون حتی یقال ہذا خلق اللہ الخلق
فمن خلق اللہ فاذا قالوا ذلک فقولوا اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ثم لیتفل
عن یسارہ ثلثا ولیستعذ باللہ من الشیطان الرجیم رواہ ابو داؤد وسنذکر حدیث عمرو
بن الاحوص فی باب خطبۃ یوم النحر ان شاء اللہ تعالی اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرمایا ہمیشہ رہیں گے لوگ پوچھا پاچھی کرتے یہاں تلک کہ کہا جاوے گا یہ پیدا کی ہے اللہ نے مخلوق پس کس نے پیدا کیا اللہ کو پس جس وقت کہیں
یہ پس کہو اللہ ایک ہی اللہ بے نیاز ہے نہ جنا اور نہ جنا گیا اور نہیں واسطے اسکے برابر کوئی پھر تھوک کریں بائیں طرف تین بار اور پناہ پکڑے ساتھ اللہ کے
شیطان راندہ گئے سے روایت کی یہ ابوداؤد نے اور البتہ ذکر کریں گے ہم حدیث عمرو بن الاحوص کی بیچ باب خطبہ یوم النحر کے اگر چاہا اللہ نے ف
یعنی مصابیح میں اسی باب میں مذکور ہے اور ہم نے وہاں ذکر کی ہے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** انس قال

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَبْرَحَ النَّاسُ يَتَسَاءَلُوْنَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَلِمُسْلِمٍ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا يَزَالُوْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا كَذَا مَا كَذَا حَتّٰى يَقُوْلُوْا هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیں گے لوگ پوچھا پاچھی کرتے آپس میں یہاں تک کہ کہیں گے یہ اللہ نے پیدا کی ہر چیز پس کس نے پیدا کیا اللہ کو کہ عزت والا ہے اور بزرگی والا روایت کی یہ بخاری نے اور بیچ روایت مسلم کے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ عزوجل نے تحقیق امت تیری ہمیشہ کہتے رہیں گے کیا ہے یہ کیا ہے یہ یہاں تک کہ کہیں گے یہ اللہ نے پیدا کی مخلوقات پس کس نے پیدا کیا اللہ عزت والے بزرگی والے کو **وعن** عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ صَلٰوتِيْ وَبَيْنَ قِرَاءَتِيْ يَلْبِسُهَا عَلَيَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهٗ خِنْزَبٌ فَاِذَا اَحْسَسْتَهٗ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَاتْفُلْ عَلٰى يَسَارِكَ ثَلٰثًا فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْهَبَهُ اللّٰهُ عَنِّيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عثمان بیٹے ابی العاص سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق شیطان اوٹ ہوتا ہے درمیان میرے اور درمیان نماز میری کے اور درمیان پڑھنے میرے کے شبہہ ڈالتا ہے اسمیں مجھپر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ شیطان ہے کہا جاتا ہے اسکو خنزب پس جسوقت معلوم کرے تو اسکو پس پناہ پکڑ ساتھ اللہ کے اس سے اور تھوک بائیں طرف تین بار پس کیا میں نے یہ پس دور کیا اسکو اللہ تعالے نے مجھسے روایت کی یہ مسلم نے **وعن** الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ اَهِمُ فِيْ صَلٰوتِيْ فَيَكْثُرُ ذٰلِكَ عَلَيَّ فَقَالَ لَهُ امْضِ فِيْ صَلٰوتِكَ فَاِنَّهٗ لَنْ يَذْهَبَ ذٰلِكَ عَنْكَ حَتّٰى تَنْصَرِفَ وَاَنْتَ تَقُوْلُ مَا اَتْمَمْتُ صَلٰوتِيْ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے قاسم بیٹے محمد سے یہ کہ ایک شخص نے پوچھا ان سے پس کہا تحقیق میں وہم کرتا ہوں بیچ نماز اپنی کے یعنے یہ کہ درست نہیں پڑھی اور رکعت رہ گئی پس گراں ہوتا ہے یہ مجھپر پس کہا واسطے اسکے گذر اپنا جا بیچ نماز اپنی کے یعنے تمام کر نماز اور شیطان کے وسوسہ پر خیال نکر پس تحقیق شان یہ ہے کہ ہرگز نجاوے یہ تجھسے یہاں تلک کہ پھرے تو نماز اپنی سے اور تو کہتا ہو کہ نہیں پوری کی میں نے نماز اپنی روایت کی یہ مالک نے **ف** کہتا ہے بیچ کے تو شیطان سے کہ ہاں یوں ہی صحیح نہیں پوری پڑھی میں نے جسطرح تو کہتا ہے لیکن تیری بات میں نہیں ماننے کا اور نہیں پھیرونگا نماز تیری برعکسی کے یہ بڑی اصل ہے دفع شیطان کے لیے کہ اسکے وسوسہ پر عمل نکرے غرض اس مبالغہ سے یہ ہے کہ زیادہ وسوسہ کی نیند کریے نہ یہ کہ عمل نادرست کرے اور سہولیت رکھی اسمیں **باب الایمان بالقدر** یہ باب ہے بیچ بیان ایمان لانے کے ساتھ تقدیر کے **ف** قدر یعنے امور کہ حکم اور انداز مکیے ہوے اللہ کے ہیں ایمان تقدیر پر لانا فرض و لازم ہے یعنے اعتقاد کرے کہ اللہ تعالی پیدا کرنے والا اعمال بندوں کا ہے خواہ نیک ہوں خواہ بد لکھے ہیں لوح محفوظ میں پہلے انکے پیدا کرنے کے سب کچھ اسکے حکم اور ارادہ سے ہوتا ہے لیکن ایمان و طاعات سے راضی ہے اور کفر و گناہ سے ناخوش اور تقدیر ایک بھید ہے بھیدوں اللہ کے سے نہیں مطلع کیا اسپر ملک مقرب کو اور نہ نبی مرسل کو اور نہیں جائز ہے خوض اور بحث کرنا اسمیں بطریق عقل کے بلکہ واجب ہے یہ کہ اعتقاد کرے کہ اللہ تعالی نے پیدا کی مخلوق آنکو دو فریق پیدا کیے ایک فرقہ جنت میں ہمیشہ کے لیے ازراہ فضل کے اور ایک فرقہ دوزخ کے لیے ازراہ عدل کے ایک شخص نے حضرت علی رض سے پوچھا کہ خبر دو مجھکو قدر سے کہا انھوں نے تیری راہ ہے نہ بیٹھ اسمیں پھر اسنے یہی سوال کیا فرمایا گہرا دریا ہے مت داخل ہو اسمیں پھر یہی پوچھا فرمایا یہ بھید ہے اللہ کا پوشیدہ ہے تجھ پر تفتیش کر اسکی **الفصل الاول** فصل پہلی

عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ قَالَ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہی عبد اللہ بیٹے عمرو کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لکھیں اللہ نے تقدیرین مخلوقات کی پہلے پیدا کرنے آسمانون اور زمین کے پچاس ہزار برس فرمایا اور تھا عرش اُسکا اوپر پانی کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** لکھیں اللہ نے یعنے ثابت کین لوح محفوظ مین ساتھ جاری کرنے قلم کے یا فرمایا فرشتون کو لکھنے کو اور مراد پچاس ہزار برس سے بہت مدت ہی اور تھا عرش پانی پر یعنے پہلے پیدا ہونے آسمان و زمین کے کوئی چیز حائل نتھی پانی اور عرش مین **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزُ وَالْكَيْسُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی علیہ وسلم نے ہر چیز ساتھ تقدیر کے ہی یہان تلک کہ نادانی اور دانائی بھی روایت کی یہ مسلم نے **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰى عِنْدَ رَبِّهِمَا فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى قَالَ مُوْسٰى اَنْتَ اٰدَمُ الَّذِيْ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُوْحِهٖ وَاَسْجَدَ لَكَ مَلٰٓئِكَتَهٗ وَاَسْكَنَكَ فِيْ جَنَّتِهٖ ثُمَّ اَهْبَطْتَ النَّاسَ بِخَطِيْئَتِكَ اِلَى الْاَرْضِ قَالَ اٰدَمُ اَنْتَ مُوْسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ وَاَعْطَاكَ الْاَلْوَاحَ فِيْهَا تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ وَقَرَّبَكَ نَجِيًّا فَبِكَمْ وَجَدْتَ اللّٰهَ كَتَبَ التَّوْرَاةَ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ قَالَ مُوْسٰى بِاَرْبَعِيْنَ عَامًا قَالَ اٰدَمُ فَهَلْ وَجَدْتَ فِيْهَا وَعَصٰى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى قَالَ نَعَمْ قَالَ اَفَتَلُوْمُنِيْ عَلٰى اَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيَّ اَنْ اَعْمَلَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَنِيْ بِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جھگڑے آدم اور موسیٰ نزدیک پروردگار اپنے کے یعنے عالم روحانی مین پھر غالب آئے آدم موسیٰ پر کہا موسیٰ نے تم آدم ہو کہ پیدا کیا تمکو اللہ نے اپنے ہاتھ سے اور پھونکی بیچ تمہارے روح اپنی یعنے روح پیدا کی ہوئی اپنی اور سجدہ کروایا واسطے تمہارے فرشتون اپنے سے اور رکھا تمکو بیچ جنت اپنی کے پھر اوتارا تمنے آدمیون کو ساتھ گناہ اپنے کے طرف زمین کے یعنے اگر گناہ نکرتے کا ہیکو زمین مین آتے اور اولاد یہان پھیلتی کہا آدم نے تم وہ موسیٰ ہو کہ برگزیدہ کیا تمکو اللہ نے ساتھ پیغمبری اپنی کے اور ساتھ کلام اپنے کے اور دین تمکو تختیان کہ بیچ اُنکے بیان ہی ہر چیز کا اور نزدیک کیا تمکو سرگوشی کرنے کو پس ساتھ کتنی مدت کے پایا تمنے اللہ کو کہ لکھی توریت پہلے پیدا ہونے میرے کے کہا موسیٰ نے چالیس برس پہلے کہا آدم نے پس کیا پایا تونے بیچ اُسکے مضمون اس آیت کا نافرمانی کی آدم نے رب اپنے کی پس بہکا کہا کہ ہان کہا آدم نے کیا ملامت کرتے ہو تم مجھکو اسپر کہ کرون مین وہ عمل کہ لکھا ہی اُسکو اللہ نے مجھپر کرنا اُسکا پہلے پیدا کرنے میرے کے چالیس برس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس غالب آئے آدم موسیٰ پر روایت کی یہ مسلم نے **ف** زمرد کی تختیون پر توراۃ لکھی ہوئی اُتری تھی آسمانون سے تمام مضمون پر لدی تھی اور مضمون توراۃ قدیم ہی لیکن تختیون پر یا غیر اُسکے پر چالیس برس پہلے پیدا ہونے حضرت آدم کے لکھی گئی تھی اور یہ جھگڑا اس جہان کا نہین کہ جہان عمال چھوڑنے درست نہین ہین بلکہ عالم علوی کا ہی کہ وہان قید تکلیف مین نہین **وعن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ اِنَّ خَلْقَ اَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا نُطْفَةً ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ اِلَيْهِ مَلَكًا بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَكْتُبُ عَمَلَهٗ وَاَجَلَهٗ وَرِزْقَهٗ وَشَقِيٌّ اَوْ سَعِيْدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ الرُّوْحُ فَوَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن مسعود سے

کہا حدیث کی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ سچے ہین سچ کیے گئے تحقیق پیدایش ایک تمہارے کی یہ ہی کہ جمع کیا جاتا ہی بیچ پیٹ ماں اپنی
کے چالیس دن نطفہ یعنے بصورت نطفہ ہوتا ہی لیکن کچھ تغیر ہوتا جاتا ہی حرارت سے پھر ہوتا ہی خون جما ہوا مانند اسی کے یعنے چالیس دن تلک پھر ہوتا ہی ٹکڑا
گوشت کا مانند اسی کے یعنے چالیس دن تلک پھر بھیجتا ہی اللہ طرف اسکے فرشتہ کو ساتھ چار باتون کے یعنے بعد ہڈی گوشت پوست درست ہونے
کے پس لکھتا ہی وہ فرشتہ عمل اسکا اور موت اسکی اور روزی اسکی اور بدبخت ہونا یا نیکبخت ہونا اسکا پھر پھونکی جاتی ہی بیچ اسکے روح پس قسم ہی
اُس ذات کی کہ نہین کوئی معبود سواے اسکے تحقیق ایک تمہارا البتہ کرتا ہی کام اہل بہشت کے یہان تک کہ نہین ہوتا درمیان اُس شخص کے اور
درمیان بہشت کے مگر ہاتھ بھر یعنے نزدیک موت کے ہی پس غلبہ کرتی ہی اوپر اسکے سرنوشت اسکی پس کرتا ہی کام دوزخیون کے سے پس داخل ہوتا ہی دوزخ
مین اور تحقیق ایک تمہارا البتہ کرتا ہی کام دوزخیون کے سے یہان تک کہ نہین ہوتا درمیان اسکے اور درمیان دوزخ کے مگر ہاتھ بھر پس غلبہ کرتی
ہی اوپر سرنوشت اسکی پر کرتا ہی کام بہشتیون کے سے پس داخل ہوتا ہی جنت مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مراد یہ ہی کہ یہ بات کبھی
واقع ہو جاتی ہی لیکن غلبہ رحمت الٰہی کا مقتضی اسکا ہی کہ اکثر لوگ برائی سے بھلائی کی طرف پھرتے ہین اور عکس اسکا نہایت کم ہوتا ہی الحمد للہ
علیٰ ذلک اور یہ حدیث دلالت اسپر کرتی ہی کہ اعتبار خاتمہ پر ہی اور اسمین رغبت دلائی ہمیشگی طاعات پر اور اسپر کہ ہر وقت گناہ سے بچتا رہے اس
ڈر سے کہ مبادا یہی وقت آخر ہو اور خاتمہ بخیر نہو کیا خوب ہے یہ حدیث خلاف لعضے لوگون کے کہ منکر دنیا و قدر منکر انکار عمل کا کرتے ہین کہتے ہین کہ نیک بختی اور
بدبختی اور داخل ہونا جنت و نار کا جب سے تمہاری تقدیر پر موقوف ہوا تو عمل کیا ضرور چنانچہ بعضے صحابہ نے بھی جو مقصد اسکا نہ سمجھا یہی کہا حضرت نے
جواب دیا کہ عمل کیے جاؤ اور ہر کوئی توفیق دیا گیا ہی واسطے اُس چیز کے کہ پیدا کیا گیا ہی یعنے توقف کرنا تمہارا عمل مین اور انکار کرنا عمل کا حدیث قضیہ قضا و قدر
کے کچھ معنے نہین رکھتا کیونکہ امر و نہی شارع سے وارد ہوئے اور ہمکو قوت سمجھنے اور خطاب کی دی ہی اور ہم مین قصد اور اختیار کہ ساتھ اسکے عمل
کر سکو لیکن البتہ ضرور درمیان کچھ بات ہووے گی کہ بندون کو اسکے لیے حکم کیا اور انسے طلب فعل کی کی اور انکا کام سے منع کیا واسطے امر و نہی کا اور بھیجنے پیغمبرون کا
کچھ تو فائدہ ہوا اگرچہ کنہ اس سر کی پوشیدہ ہی کہ نہین معلوم ہوتی اور بہت اسرار ہین کہ بندے کو اسکی اطلاع نہین اور حقیقت مین کوئی عمل ہمکو خوف
معلوم کرنے پر نہین وہ مالک الملک ہی اور جو کوئی اپنے ملک مین تصرف کرتا ہی ظلم نہین یعذب من یشاء و یرحم من یشاء یعنے جسکو چاہے عذاب کرے اور
جسپر چاہے رحم کرے **وعن** سهل بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان العبد ليعمل عمل اهل النار و
انه من اهل الجنة ويعمل عمل اهل الجنة وانه من اهل النار وانما الاعمال بالخواتيم متفق عليه اور روایت ہی سہل بیٹے سعد کے سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ البتہ کرتا ہی کام دوزخیون کے اور تحقیق وہ ہوتا ہی بہشتیون مین سے اور کرتا ہی کام بہشتیون کے اور وہ تحقیق وہ ہوتا ہی
دوزخیون مین سے اور نہین اعتبار عمل کا مگر ساتھ خاتمہ کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** عائشة قالت دعي رسول الله صلى
الله عليه وسلم الى جنازة صبي من الانصار فقلت يا رسول الله طوبى لهذا عصفور من عصافير الجنة
لم يعمل السوء ولم يدركه فقال او غير ذلك يا عائشة ان الله خلق للجنة اهلا خلقهم لها وهم في اصلاب
ابائهم وخلق للنار اهلا خلقهم لها وهم في اصلاب ابائهم رواه مسلم اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی سے کہا بلائے گئے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم طرف جنازے ایک لڑکے کے انصار مین سے پس کہا مین نے اے رسول خدا کے خوشحالی ہی واسطے اس لڑکے کے کہ چڑیا ہی چڑیون بہشت کی
سے نہین کی اسنے برائی اور نہین پہونچی اسکو پس فرمایا حضرت نے کیا غیر اسکے اے عائشہ یعنے جزم نکر کہ بہشتی ہی بعد اسکے بیان کی وجہ اسکی کہ تحقیق
اللہ نے پیدا کیا واسطے بہشت کے ایک لوگون کو کہ پیدا کیا انکو واسطے اسی کے اور وے بیچ پشتون باپون اپنے کے تھے اور پیدا کیا واسطے دوزخ کے کتنے خلق کو پیدا کیا انکو

واسطے اُسکے اور وہ بیچ پشتوں یا پانوں اپنے کے نیچے روایت کی یہ مسلم نے ف ظاہر حدیث سے تو یہ معلوم ہوا کہ بہشت و دوزخ میں داخل ہونا موقوف
عمل نیک اور بد پر نہیں بلکہ محض سابقہ تقدیر الٰہی کے ہے اور اللہ نے بعضے بہشت کے لیے پیدا کیے خواہ عمل نیک کریں یا نہیں اور بعضے دوزخ کے لیے پیدا
کیے خواہ عمل بد کریں یا نہیں پس یہ لڑکا اگر دوزخ کے لیے پیدا ہوا ہے داخل ہوگا اس میں اگرچہ عمل بد نہیں کیا ہے تو اے عائشہ جزم کیوں کرتی ہو کہ وہ بہشتی
ہے پس ظاہر تو یہ معنے ہیں جو معلوم ہوئے لیکن اور حدیثوں اور آیتوں اور اقوال علماء سے کہ اتفاق رکھتے ہیں اس پر یہ ثابت ہوا ہے لڑکے مسلمانوں کے
بالاتفاق اور مشرکوں کے موافق قول صحیح تر کے داخل بہشت میں ہوں گے اور اس حدیث میں جزم کرنے سے حضرت عائشہ کے حضرت گویا ناخوش
ہوئے کہ علم غیب پر حکم کرتی ہو اور صواب یہ کہ یہ حدیث پہلے فرمائی ہوگی بعد اسکے مشرکوں کے لڑکوں کا حکم وحی سے معلوم ہوا ہوگا کہ بہشتی ہیں واللہ اعلم
کذا ذکرہ الشیخ رح **وعن** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ
النَّارِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ قَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ
لِمَا خُلِقَ لَهٗ اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ
فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى الْاٰيَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے علی رض سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں تم میں سے کوئی مگر تحقیق لکھا گیا ٹھکانا اُسکا آگ میں یا ٹھکانا اُسکا بہشت میں یعنے لکھا جا
کہ وہ دوزخی کون ہے اور بہشتی کون ہے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نہ بھروسا کریں ہم اوپر لکھے ہوئے اپنے کے اور چھوڑ دیں عمل کرنے فرمایا عمل
کرو پس ہر ایک آسان کیا گیا ہے واسطے اُس چیز کے کہ پیدا کیا گیا واسطے اُسکے ایسے جو شخص کہ ہوا اہل نیکبختی کا پس آسان کیا جاتا ہے واسطے عمل نیکبختی کے اور جو شخص ہوا
اہل بدبختی سے پس آسان کیا جاتا ہے واسطے عمل بدبختی کے پھر پڑھی یہ آیۃ پس جس شخص نے دیا اور پرہیزگاری کی اور سچا جانا اچھی بات کو یعنے کلمہ کو روایت
کی یہ بخاری اور مسلم نے ف باقی آیۃ یہ ہے فسنیسرہ للیسری واما من بخل واستغنی وکذب بالحسنی فسنیسرہ للعسری یعنے پس البتہ آسان کریں گے ہم اُسکو واسطے ان
اعمال کے کہ پہنچاویں آسانی کو کہ داخل ہونا بہشت کا ہے اور جس نے بخل کیا اور بے پروا ہوا سبب خواہشوں دنیا کے نعمتوں عقبیٰ کی سے اور تقویٰ نہ کیا
اور جھٹلایا کلمہ توحید کو پس نیک ہے کہ مہیا کریں گے ہم اُسکو واسطے اُن اعمال کے کہ پہنچاویں گے دشواری کو کہ داخل ہونا دوزخ کا ہے پس حاصل حضرت کے جواب کا
یہ ہے کہ ہونا سابقہ قضا و قدر کا باعث ترک عمل کا نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ساتھ حکم ربوبیت کے امر و نہی کی اور بندوں پر بمقتضائے عبودیت کے
فرمانبرداری اُسکی لازم ہوتی اور عمل کو علامت سعادت اور شقاوت کی کی اور یہ بھی داخل قضا و قدر کے ہے جسپر مقدر کیا کہ عمل کرے گا کرتا ہے اور جسپر مقدر
کیا کہ نہ کریگا نہیں کرتا اور ثواب اور عذاب ایک تصرف ہے کہ اپنے ملک میں کرتا ہے پھر تقدیر پر یہ بات تمھاری کہ عمل کس لیے کریں خوب نہیں **وعن**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ حَظَّهٗ مِنَ الزِّنَا اَدْرَكَ
ذٰلِكَ لَا مُحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَمَنّٰى وَتَشْتَهِيْ وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ وَيُكَذِّبُهٗ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ كُتِبَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ نَصِيْبُهٗ مِنَ الزِّنَا مُدْرِكٌ ذٰلِكَ لَا مُحَالَةَ الْعَيْنَانِ
زِنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْاُذُنَانِ زِنَاهُمَا الْاِسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلُ
زِنَاهَا الْخُطٰى وَالْقَلْبُ يَهْوٰى وَيَتَمَنّٰى وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهٗ
اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ نے لکھا اوپر بیٹے آدم علیہ السلام کے حصہ اُسکا زنا سے
کہ پہنچے گا اُسکو مقرر یعنے ضرور پس زنا آنکھ کا دیکھنا یعنے نظر حرام اور زنا زبان کا بولنا یعنے عورتوں نامحرم سے کلام شہوت انگیز کرنے

اور جان آرزو کرتی ہی اور خواہش کرتی ہی اور شرمگاہ سچا کرتی ہی اُسکو یا جھوٹا کرتی ہی اُسکو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی
مین یہ ہی کہا لکھا گیا اوپر بیٹے آدم کے حصہ اُسکا زنا سے پانے والا ہی اُسکو مقرر دونون آنکھین زنا اُنکا دیکھنا اور دونون کان زنا اُنکا سننا یعنے باتین
نامحرم کی شہوت انگیز اور زبان زنا اُسکا بات کرنی اور ہاتھ زنا اُنکا پکڑنا یعنے مساس کرنا عورت سے اور پانون زنا اُنکا چلنا یعنے بدکاری کے لیے اور دل
خواہش کرتا ہی اور آرزو کرتا ہی اور سچا کرتی ہی اُسکو شرمگاہ اُسکی اور جھٹلاتی ہی اُسکو ف لکھا ہی حصہ اُسکا زنا سے مراد حصہ سے مقدمات زنا ہین یعنے
خواہش زنا کی کرنے اور پانون سے چلنا اُسکے لیے اور منھ سے اُسکا ذکر کرنا وغیر ذلک کہ انکو بھی زنا کہتے ہین مجازاً پس بعضے زنا حقیقی مین گرفتار ہوتے
ہین اور بعضے مجازی مین جیسے کہ آگے فرمایا فزنا العین النظر وغیر ذلک لیکن جسکو چاہتا ہی اللہ تعالی محفوظ رکھتا ہی گویا یہ حکم باعتبار اکثر کے ہی اور شرمگاہ سچا
کرتی ہی یا جھوٹا کرتی ہی یعنے اگر زنا کیا تو سترنی سچا کیا خواہش نفس اُسکے کو اور اطاعت کی اُسکی اور اگر نہ کیا تو جھٹلایا اور نہ اطاعت کی اُسکی کذا ذکرہ الشیخ
والقاری رح وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ مُزَيْنَةَ قَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ
الْيَوْمَ وَيَكْدَحُوْنَ فِيْهِ اَشَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى فِيْهِمْ مِنْ قَدَرٍ سَبَقَ اَوْ فِيْمَا يَسْتَقْبِلُوْنَ بِهٖ مِمَّا اَتَاهُمْ بِهٖ
نَبِيُّهُمْ وَثَبَتَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لَا بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى فِيْهِمْ وَتَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمران بیٹے حصین کے سے کہ دو شخص مزینہ کے نے کہا اے
رسول خدا کے خبر دو ہمکو اُس چیز کی کہ کرتے ہین لوگ آج کے دن یعنے دنیا مین اور محنت کھینچتے ہین بیچ اُسکے یا ایک چیز ہی کہ مقدر ہو گئی اوپر اُنکے اور
گذری ہی بیچ اُنکی تقدیر سے کہ ہو چکی ہی یا بیچ اُس چیز کے کہ آگے ہونے والی ہی اُس چیز سے کہ لایا ہی اُنکے پاس نبی اُنکا اور ثابت ہوئی دلیل اوپر اُنکے پس فرمایا نہین
بلکہ ایک چیز ہی کہ مقدر ہو چکی اوپر اُنکے اور گذر گئی اُنپر مطابق اُسکے بیچ کتاب اللہ کے کہ عزت والا بزرگی والا ہی قسم ہی جان کی اور اُس ذات مبارک کی
کہ برابر پیدا کیا اُسکو پس جی مین ڈالی بدکاری اُسکی اور پرہیزگاری اُسکی روایت کی یہ مسلم نے ف آگے ہونے والی ہی یعنے یا یہ ایک چیز ہی کہ
نہین مقدر ہوئی اُنپر ازل مین بلکہ وہ زمانہ آئندہ مین ہونے والی ہی کہ متوجہ ہوتے ہین طرف عمل کے اور ارادہ کرتے ہین اُسکا بغیر اسکے کہ پہلے مقدر
ہوا اور ثابت ہوئی دلیل اوپر اُنکے ساتھ ظاہر ہونے صدق پیغمبر کے بسبب معجزہ کے یعنے کیا قضا و قدر پہلے سے نہین ہی پیغمبر اب لیکر آئے ہین امر و نہی
کی ہی اور لوگ اپنے اختیار سے آپ طاعات اور گناہ کرتے ہین جیسے کہ مذہب قدریون کا ہی یہ سوال کیا صحابہ نے آگے جواب مذکور ہی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ رَجُلٌ شَابٌّ وَاَنَا اَخَافُ عَلٰى نَفْسِي الْعَنَتَ وَلَا اَجِدُ مَا اَتَزَوَّجُ بِهِ النِّسَاءَ
كَاَنَّهٗ يَسْتَاْذِنُهٗ فِي الْاِخْتِصَاءِ قَالَ فَسَكَتَ عَنِّيْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَسَكَتَ عَنِّيْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَسَكَتَ عَنِّيْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ فَاخْتَصِ عَلٰى ذٰلِكَ اَوْ ذَرْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا کہ کہا مین نے اے رسول خدا تحقیق مین مرد جوان ہون اور مین ڈرتا ہون اوپر نفس اپنے کے زنا سے اور نہین پاتا مین
اُسقدر کہ نکاح کرون ساتھ اُسکے عورتون سے گویا کہ پروانگی مانگتے تھے حضرت صلعم سے بیچ خوجہ ہونے کے کہا ابوہریرہ نے پس چپ چپ رہے حضرت
صلعم جواب میرے سے پھر کہا مین نے مانند اسکے پھر سکوت کیا جواب میرے سے پھر کہا مین نے مانند اسکے پھر سکوت کیا جواب میرے سے پھر
کہا مین نے مانند اسکے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابوہریرہ خشک ہوا قلم ساتھ اُس چیز کے کہ تو ملنے والا ہی پس خوجہ ہو تو اوپر اسکے یا چھوڑ دے
روایت کی یہ بخاری نے ف خشک ہونا قلم کا کنایہ ہی مقدر ہو چکنے سے اور فراغت پانے لکھنے سے حاصل یہ کہ جو کچھ بھلائی برائی ہوتی ہی روز
ازل سے مقدر ہو چکی ہی ہو وے گی خصی ہو یا نہو گویا اسمین تہدید فرمائی اسپر کہ اسباب وتدبیر کو مقابل تقدیر کے لانا اور تقدیر سے بھاگنا نہ چاہیے

وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان قلوب بنی آدم کلھا بین اصبعین من اصابع الرحمن کقلب واحد یصرفہ کیف یشاء ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم مصرف القلوب صرف قلوبنا علی طاعتک رواہ مسلم اور روایت ہے عبداللہ بیٹے عمرو کے سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دل بنی آدم کے سب بیچ میان دو انگلیون کے انگلیون رحمن کی سے ہین مانند دل ایک کے پھیرتا ہے اسکو جسطرح چاہتا ہے یعنی وہ قادر ہے اوپر تصرف سب چیزون کے بعد اسکے پھر فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بار خدایا پھیرنے والے دلون کے پھیر دلون ہمارے اوپر بندگی اپنی کے روایت کیا اسکو مسلم نے ف انگلیان رحمن کی متشابہات سے ہین علم اسکا اللہ تعالی کے سپرد کرنا چاہیے وہ پاک ہے انگلیون وغیرہ سے وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مولود الا یولد علی الفطرۃ فابواہ یھودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ کما تنتج البھیمۃ بھیمۃ جمعاء ھل تحسون فیھا من جدعاء ثم یقول فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیھا لا تبدیل لخلق اللہ ذلک الدین القیم متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی پیدا کیا گیا مگر پیدا کیا جاتا ہے اوپر فطرۃ کے یعنی اوپر استعداد قبول کرنے دین واسلام کے پس ان باپ اسکے یہودی کر دیتے ہین اسکو یا نصرانی کر دیتے ہین اسکو یا مجوسی کر دیتے ہین اسکو جیسا کہ بچہ دیتا ہے چارپایہ چارپایہ پورا کیا معلوم کرتے ہو بیچ اسکے کچھ نقصان پھر پڑھی یہ آیت لازم پکڑو پیدایش خدا کی کو جو پیدا کیا ہے لوگون کو اوپر اسکے نہین بدلنا واسطے پیدایش خدا کے یہ ہے دین درست روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کچھ نقصان یعنی خارج سے اگر کوئی آفت نہ پہونچے تو ویسا ہی رہے لوگ کان وغیرہ کاٹ ڈالتے ہین پس ایسا ہی آدمی بسبب ان باپ وغیرہ کے کافر ہو جاتا ہے ورنہ مسلمان ہے وعن ابی موسی قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخمس کلمات فقال ان اللہ لا ینام ولا ینبغی لہ ان ینام یخفض القسط ویرفعہ یرفع الیہ عمل اللیل قبل عمل النھار وعمل النھار قبل عمل اللیل حجابہ النور لو کشفہ لاحرقت سبحات وجھہ ما انتھی الیہ بصرہ من خلقہ رواہ مسلم اور روایت ہے ابی موسی سے کہا کہ خطبہ فرمایا بیچ ہمارے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ سلم نے ساتھ پانچ باتون کے پس فرمایا تحقیق اللہ نہین سوتا اور نہین لائق اسکو سونا پست کرتا ہے ترازو کو اور بلند کرتا ہے اسکو اٹھائے جاتے ہین طرف اسکے عمل رات کے پہلے عمل دن کے سے اور عمل دن کے پہلے عمل رات کے سے پردہ اسکا نور ہے اگر کھولدے اسکو البتہ جلادین نور پاک ذات اسکی کے جہانتک کہ پہونچے طرف اسکے نگاہ اسکی مخلوقات اسکی سے روایت کیا اسکو مسلم نے ف پست و بلند کرنا ترازو کا مراد ہے یہ کہ کسی پر رزق تنگ کرتا ہے کسی پر فراخ اور بسبب گناہون کے بعضون کو ذلیل کرتا ہے اور بسبب توفیق طاعت کے بعضون کے رتبے بلند کرتا ہے پہلے عمل رات کے یعنی ہنوز روز نہین ہوا ہے اور عمل اسمین واقع نہین ہوا ہے کہ رات کے عمل اوپر جاتے ہین اور رات نہین ہوتی کہ دن کے عمل اسی طرح جاتے ہین اسمین مبالغہ بیان فرمایا جلدی عمل جانے مین وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ید اللہ ملأی لا تغیضھا نفقۃ سحاء اللیل والنھار ارأیتم ما انفق منذ خلق السماء والارض فانہ لم یغض ما فی یدہ وکان عرشہ علی الماء وبیدہ المیزان یخفض ویرفع متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم یمین اللہ ملأی قال ابن نمیر ملآن سحاء لا یغیضھا شیء اللیل والنھار اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم نے ہاتھ اللہ کا یعنی خزانہ اسکا بھرا ہوا ہے

نہین ناقص کرتا اُسکو خرچ کرنا ہمیشہ دینے والا ہے رات دن مین کیا دیکھا تمنے کسقدر خرچ کیا جب سے کہ پیدا کیا آسمان اور زمین کو پس تحقیق
خرچ کرنے نے نہین کم کی وہ چیز کہ بیچ ہاتھ اُسکے کے ہے اور تھا عرش اُسکا اوپر پانی کے یعنی وقت پیدا کرنے آسمان و زمین کے اور اُسی کے ہاتھ
مین ہے ترازو پست کرتا ہے اور بلند کرتا ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت مسلم کے ہے داہنا ہاتھ اللہ کا ہے بھرا ہوا کہا ابن نمیر نے بھرا ہے
ہمیشہ دینے والا ہے نہین ناقص کرتی اُسکو کوئی خیرات اور دن مین **ف** ابن نمیر اُستاد ہین مسلم کے اُنکی روایت مین لفظ ملان کا بدلے ملائی کے
آیا ہے اور اور لفظون مین بھی کچھ تقدیم تاخیر ہے لیکن موافق لغت کے ملائی ہی چاہیے **وعنه** قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انھین سے کہا پوچھے گئے
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اولاد مشرکین سے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ دانا تر ہے ساتھ اُس چیز کے کہ ہوتے عمل کرنے والے روایت کی
یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی اللہ تعالی ہی خوب جانتا ہے کہ بہشت مین داخل ہوتے ہین یا دوزخ مین بعضے کہتے ہین کہ حضرت کو اب تک مشرکین کی
اولاد کے حق مین کچھ وحی نہ آئی تھی کہ ایسا فرمایا اور بہت سے قول وارد ہوئے ہین اُنکے حق مین لیکن اولی یہ ہے کہ توقف کرے یقیناً جنتی یا دوزخی نہ کہے

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَا
خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمُ فَقَالَ لَهُ اكْتُبْ قَالَ مَا اَكْتُبُ قَالَ اكْتُبِ الْقَدَرَ فَكَتَبَ مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ اِلَى الْاَبَدِ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا روایت ہے عبادہ بیٹے صامت کے سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق اول اُس چیز کا کہ پیدا کیا اللہ نے قلم ہے پس کہا واسطے اُسکے لکھ کہا اُسنے کیا لکھون فرمایا لکھ تو تقدیر پس لکھی اُسنے جو چیز ہو چکی تھی یعنی زمانہ
آنحضرت صلعم تک اور وہ چیز کہ ہونے والی ہے آیندہ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے سند کرو **وعن** مُسْلِمِ بْنِ
يَسَارٍ قَالَ سُئِلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ الْاٰيَةَ قَالَ
عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْاَلُ عَنْهَا فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِيَمِيْنِهِ فَاسْتَخْرَجَ
مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُوْنَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً
فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلنَّارِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُوْنَ فَقَالَ رَجُلٌ فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِنْ
اَعْمَالِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلَهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَاِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى
يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِنْ اَعْمَالِ اَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلَهُ بِهِ النَّارَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ
اور روایت ہے مسلم بن یسار سے کہ کہا سوال کیے گئے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اس آیۃ سے اور جب لیا پروردگار تیرے نے بنی آدم سے
پیٹھون اُنکی سے اولاد اُنکی کو آخر آیت تک کہا حضرت عمرؓ نے سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سوال کیے جاتے تھے تفسیر اس
آیۃ سے پس فرمایا پس تحقیق اللہ نے پیدا کیا آدم علیہ السلام کو پھر پھیرا پیٹھ اُنکی پر داہنا ہاتھ اپنا پس نکالی اُسمین سے اولاد پس فرمایا پیدا کیا مین نے
انکو واسطے بہشت کے اور ساتھ کام کرنے بہشتیون کے یہ عمل کرتے ہین پھر پھیرا پیٹھ اُنکی پر ہاتھ اپنا پس نکالی اُسمین سے اولاد پس فرمایا پیدا کیا مین نے انکو واسطے
دوزخ کے اور ساتھ کام دوزخیون کے کہ کرتے ہین پس کہا ایک شخص نے پس کس واسطے ہے عمل کرنا اے رسول خدا کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق اللہ جسوقت پیدا کرتا ہے بندہ کو واسطے جنت کے کام کرواتا ہے اُس سے بہشتیون کے سے یہان تک کہ مرتا ہے اوپر عمل کے عملون بہشتیون کے سے پس داخل کرتا ہے

اسکو بسبب اُسکے بہشت مین اور جسوقت کہ پیدا کیا کرتا ہی بندے کو واسطے دوزخ کے کرواتا ہی اس سے کام دوزخیون کے یہان تلک کہ مرتا ہی اوپر
عمل کے عملون دوزخیون کے سے پس داخل کرتا ہی اسکو بسبب اسکے دوزخ مین روایت کی یہ مالک اور ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** پیٹھون انکی سے اولاد
انکی مثلاً حضرتؑ کی پیٹھ سے اولاد انکی نکالی اولاد کی پیٹھ سے انکی اولاد اسی طرح قیامت تک جو پیدا ہونگے نکالے اور باقی آیہ یہ ہی واشہدہم علے
انفسہم الست بربکم قالوا بلیٰ شہدنا ان تقولوا یوم القیمۃ انا کنا عن ہذا غفلین اور گواہ کیا انکو جانون انکی پر فرمایا اللہ نے کیا نہین ہون مین رب تمھارا کہا
انھون نے ہان گواہی دی ہمنے یہ گواہی اسلیے ہوئی کہ مبادا کہو دن قیامت کے ہم تھے اس سے غافل اور داہنا ہاتھ اپنا یعنی فرشتہ کو داہنا ہاتھ پیٹھ نے کا
حکم فرمایا اور اپنے ہاتھ سے مراد قوت اور قدرت ہی **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدَيْهِ
كِتَابَانِ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَانِ الْكِتَابَانِ قُلْنَا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا اَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ لِلَّذِيْ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذَا كِتَابٌ
مِنْ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ
مِنْهُمْ اَبَدًا ثُمَّ قَالَ لِلَّذِيْ فِيْ شِمَالِهِ هٰذَا كِتَابٌ مِنْ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ النَّارِ وَاَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ
عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا فَقَالَ اَصْحَابُهُ فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَ اَمْرٌ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ فَقَالَ
سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا فَاِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ عَمِلَ اَيَّ عَمَلٍ وَاِنَّ صَاحِبَ النَّارِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ
اَهْلِ النَّارِ وَاِنْ عَمِلَ اَيَّ عَمَلٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ فَنَبَذَهُمَا ثُمَّ قَالَ فَرَغَ رَبُّكُمْ مِنَ الْعِبَادِ
فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سے کہا کہ نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بیچ ہاتھ انکے
کے دو کتابین تھین پس فرمایا کیا جانتے ہو تم کیا ہین یہ دونون کتابین کہا ہم نے نہین اے رسول خدا کے لیکن یہ کہ خبر دو ہمکو پس فرمایا واسطے اُس چیز کے
کہ بیچ داہنے ہاتھ انکے کے تھی یہ ہی کتاب پروردگار عالمون کی طرف سے بیچ اسکے ہین نام بہشتیون کے اور نام باپون انکے کے اور قوم انکی کا پھر جمع کردیا
ہی آخر انکے کو یعنی بطور جمع بندی کے پس نہ زیادہ کیے جاتے ہین بیچ انکے اور نہ کم کیے جاتے ہین اُنسے کبھی پھر فرمایا واسطے اُس کتاب کے کہ بیچ بائین ہاتھ
انکے کے تھی یہ ہی کتاب پروردگار عالمون کی طرف سے بیچ اسکے ہین نام دوزخیون کے اور نام باپون انکے کے اور قومون انکی کے پھر جمع کیا گیا آخر
انکے کو پس نہ زیادہ کیے جاتے ہین بیچ انکے اور نہ کم کیے جاتے ہین انمین سے کبھی پس کہا صحابیون انکے نے پس کسواسطے عمل کرنا اے رسول خدا کے
اگر ہی امر کہ تحقیق فراغت کی گئی اُس سے پس فرمایا خوب مضبوط کرو یعنی عمل اپنے ساتھ طریق حق کے اور نزدیکی ڈھونڈھو یعنی خدا سے پس تحقیق بہشتی
ختم کیا جاتا ہی واسطے اسکے ساتھ کام بہشتیون کے اور اگرچہ کام کرے کسی طرح کے یعنی نیک ہون یا بد مدت عمر مین اور تحقیق دوزخی ختم کیا جاتا ہی واسطے
اُسکے ساتھ کام دوزخیون کے اور اگرچہ کام کرے کسی طرح کے پھر اشارہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دونون ہاتھون اپنے کے پس رکھدیا ان
کتابون کو پھر فرمایا فارغ ہوا پروردگار تمھارا بندون سے یعنی حکم کرچکا ایک جماعت بہشت مین اور ایک جماعت دوزخ مین روایت کی یہ ترمذی نے **ف** رکھدیا
کتابون کو یعنی پیٹھ کے پیچھے ڈالدین اس اشارہ کے لیے کہ یہ ایک امر ہی کہ فراغت کی گئی اُس سے اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ کتابین صحابہ کو دکھادین
لیکن مضمون انکا نہ معلوم کروایا اور بعضے کہتے ہین سمجھانے کے لیے بطور مثال کے فرمایا کذا ذکر القاری **وعن** اَبِيْ خِزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيْهَا وَدَوَاءً نَتَدَاوٰى بِهٖ وَتُقَاةً نَتَّقِيْهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَيْئًا قَالَ هِيَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ رَوَاهُ
اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابو خزامہ سے کہ نقل کی باپ اُسکے سے کہ کہا کہا مین نے اے رسول خدا کے خبر دو مجھکو بیچ منترون کے
کہ پڑھتے ہین ہم انکو اور دوا کے کہ دوا کرتے ہین ہم اسکو اور بچاؤ کی چیز کہ بچتے ہین ہم اُس کر یعنی مانند سپر اور زرہ وغیرہ کے کیا پھیر دیتی ہین تقدیر

اللہ کی سے کچھ فرمایا یہ چیزیں تقدیر اللہ سے ہیں روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی جیسے اُسے بیماری مقدر کی ہے دفع اُسکا دوا وغیرہ سے بھی مقدر کیا ہے اسباب خلاف تقدیر کے نہیں اور جسنے دوا کی اور فائدہ نہوا تو جانے کہ شفا نہیں مقدر تھی اور منتر یعنی جو چیزیں کہ پڑھکر دم کرتے ہیں یا گلے میں یا بازو میں باندھتے ہیں حکم اُسکا یہ ہے کہ اگر ساتھ قرآن اور دعاؤں حدیث کے ہو یا ساتھ اسماء او صفات الٰہی کے ہو اور موثر حقیقی نہ جانے اُنکو درست ہے و الا حرام کذا ذکرہ القاری **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي الْقَدَرِ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ حَتَّى كَاَنَّمَا فُقِئَ فِي وَجْنَتَيْهِ حَبُّ الرُّمَّانِ فَقَالَ اَبِهٰذَا اُمِرْتُمْ اَمْ بِهٰذَا اُرْسِلْتُ اِلَيْكُمْ اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِيْنَ تَنَازَعُوْا فِي هٰذَا الْاَمْرِ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تَنَازَعُوْا فِيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا نکلے اوپر ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم بحث کرتے تھے بیچ قدر کے پس غصہ ہوئے حضرت یہاں تک کہ سرخ ہوا چہرہ مبارک یہاں تلک کہ گویا نچوڑے گئے ہیں بیچ رخسارہ آنحضرت کے دانے انار کے پس فرمایا کیا ساتھ اس چیز کے حکم کیے گئے ہو تم یا ساتھ اسکے بھیجا گیا ہوں میں طرف تمہارے سوائے اسکے نہیں کہ ہلاک ہوئے وہ لوگ کہ تھے پہلے تمسے اُس وقت کہ جھگڑنے لگے بیچ اس امر کے قسم دیتا ہوں میں اوپر تمہارے پھر قسم دیتا ہوں اوپر تمہارے اس بات میں کہ نہ بحث کیا کرو تم بیچ اسکے روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکے عمرو بن شعیب سے اُسنے نقل کیا باپ اپنے سے اُسنے دادا اپنے سے **ف** بحث کرتے تھے ہم بیچ قدر کے یعنی بعضے کہتے تھے کہ اگر سب کچھ اللہ کی تقدیر سے ہے تو ثواب اور عذاب کیوں ہے جیسے کہ معتزلہ کہتے ہیں اور بعضے کہتے تھے کہ کیا حکمت ہے اسمیں کہ بعضے جنتی ہیں بعضے ناری اور بعضے کہتے تھے یہ اسلیے ہے کہ اُنکو کچھ اختیار دیا ہے کرنے نہ کرنے کا اور بعضے کہتے تھے کس نے یہ اختیار دیا اسی طرح کے کلام کر رہے تھے کیا ساتھ اسکے بھیجا گیا ہوں میں یعنی تمکو حکم طاعت وعبادت کا کیا اور مجھکو اسکے پہونچانے کو بھیجا بحث کرنی اسمیں کہاں آئی ہے وہ تو ایک بھید ہے اسکا علم اُسی کو سونپو اور عمل میں مشغول ہو اور راضی ہو اُسکی تقدیر پر اور بیان آخیر حدیث کا یہ ہے کہ شعیب نے یہ حدیث اپنے دادا سے نقل کی نام دادا اُسکا عبداللہ بن عمرو ہے اور ضمیر عن ابیہ کی پھرتی ہے طرف عمرو بن شعیب کے اور نسب شعیب کا اسطرح سے ہے کہ شعیب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص جدہ کی ضمیر عمرو کی طرف نہیں پھرتی شعیب کی طرف پھرتی ہے اسواسطے کہ جد عمرو کا کہ نام اُسکا محمد ہے اس سے روایت ہی نہیں مراد جدہ سے جد شعیب کا ہے اُسکا نام عبداللہ ہے اس سے حدیثیں نقل ہیں یہ اسلیے لکھا ہے کہ اور جا اسی طرح کی عبارت میں جدہ کی ضمیر پہلے ہی نام کی طرف پھرتی ہے یہاں خلاف اُسکے ہے **وعن** اَبِي مُوْسٰى قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَرْضِ فَجَاءَ بَنُوْ اٰدَمَ عَلٰى قَدْرِ الْاَرْضِ مِنْهُمُ الْاَحْمَرُ وَالْاَبْيَضُ وَالْاَسْوَدُ وَبَيْنَ ذٰلِكَ وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ وَالْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق اللہ نے پیدا کیا آدم کو ایک مٹھی سے کہ لیا تھا اُسکو سب طرح کی زمین میں سے یعنی عزرائیل کو حکم فرمایا مٹھی بھر لانیکا پس پیدا ہوئی اولاد آدم کی موافق زمین کے بعضے اُنمیں سے سرخ اور بعضے سفید اور بعضے سیاہ اور بعضے بیچ میں اسکے اور بعضے نرم خو اور بعضے سخت خو اور بعضے ناپاک اور بعضے پاک روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ خَلْقَهٗ فِي ظُلْمَةٍ فَاَلْقٰى عَلَيْهِمْ مِنْ نُوْرِهٖ فَمَنْ اَصَابَهٗ مِنْ ذٰلِكَ النُّوْرِ اهْتَدٰى وَمَنْ اَخْطَاَهٗ ضَلَّ فَلِذٰلِكَ اَقُوْلُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰى عِلْمِ اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق اللہ نے پیدا کیا خلقت اپنی یعنی جن و انس بیچ اندھیرے کے پس ڈالا

اوپر اُسکے اپنا کچھ نور پس جسکو پہونچا اُس نور مین سے اُسنے راہ پائی اور جسکو نہ پہونچا وہ نور گمراہ ہوا پس اسی واسطے کہتا ہون مین خشک ہوا قلم
اوپر علم اللہ کے یعنی اُسکی تقدیر مین تغیر و تبدیل نہین روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** بیچ اندھیرے کے یعنی گرفتاری کے نفس امارہ مین کہ
اُسکی جبلت مین بُری خواہشین اور غفلت رکھی ہے اور نور سے مراد نور ایمان اور معرفت اور طاعت و احسان کا ہے **وعن** انس قال کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر ان یقول یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک فقلت یا نبی اللہ امنا بک
وبما جئت بہ فہل تخاف علینا قال نعم ان القلوب بین اصبعین من اصابع اللہ یقلبہا کیف یشاء رواہ
الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے انس سے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بہت یہ فرماتے اے پھیرنے والے دلون کے ثابت رکھ
دل میرے کو اوپر دین اپنے کے پس کہا مین نے اے نبی اللہ کے ایمان لائے ہم ساتھ تمہارے اور ساتھ اُس چیز کے کہ لائے تم اُسکو یعنی کتاب و
سنت پس کیا اب بھی ڈرتے ہو تم اوپر ہمارے کہا ہاں تحقیق دل درمیان دو انگلیون کے ہے انگلیون اللہ کی سے یعنی بیچ تصرف و قدرت الٰہی کے
ہین پھیرتا ہے اُنکو جسطرح چاہتا ہے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** کیا ڈرتے ہو اوپر ہمارے یعنی آپ تو معصوم ہین گناہون سے ہمارے لیے
یہ دعا کرتے ہین تا ہم سیکھین پس کیا ڈرتے ہین آپ ہم پر **وعن** ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل القلب
کریشۃ بارض فلاۃ یقلبہا الریاح ظہرا لبطن رواہ احمد اور روایت ہے ابی موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
مثال دل کی مانند پر کے ہے بیچ زمین میدان کے کہ پھیرتی ہین اُسکو ہوائین پیٹھ سے طرف پیٹ کے روایت کی یہ احمد نے **ف** یعنی اسی طرح دل بھلائی
سے بُرائی کی طرف اور بُرائی سے بھلائی کی طرف پھرتے ہین **وعن** علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن
عبد حتی یؤمن باربع یشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ بعثنی بالحق ویؤمن بالموت
والبعث بعد الموت ویؤمن بالقدر رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین مومن ہوتا کوئی بندہ یہان تک کہ ایمان لاوے ساتھ چار چیزون کے گواہی دے اسکی کہ نہین کوئی
معبود مگر اللہ اور تحقیق مین بھیجا ہوا اللہ کا ہون بھیجا ہے مجھکو ساتھ حق کے اور ایمان لاوے ساتھ مرنے کے اور اُٹھنے کے پیچھے مرنے کے اور ایمان
لاوے ساتھ تقدیر کے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** ایمان لاوے ساتھ مرنے کے یعنی ساتھ فنا ہونے دنیا کے یا مراد یہ ہے کہ اعتقاد کرے
ساتھ موت کے کہ بحکم الٰہی ہے نہ بسبب فساد مزاج کے **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنفان من
امتی لیس لہما فی الاسلام نصیب المرجئۃ والقدریۃ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہے ابن عباس سے
کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو فرقہ ہین امت میری سے کہ نہین واسطے اُنکے بیچ اسلام کے کچھ حصہ ایک تو مرجیہ ہے اور ایک قدریہ
ہے **ف** مراد مرجیہ سے فرقہ جبریہ ہے کہ قائل ہین اس بات کے کہ نسبت کرنا فعل کا طرف بندے کے ایسا ہے جیسا نسبت کرنا فعل کا طرف جمادات کے
یعنی پتھر اور لکڑی اور روڑا یعنی جسوقت پھینکے اور لڑھائے تو لڑھتا چلا جاوے اُسکو نیچے پھینکنے اور لڑھنے مین دخل نہین اسی طرح بندے کو
اپنے کام مین کچھ دخل نہین محض بے اختیار ہے اور مراد قدریہ سے وہ ہے کہ منکر تقدیر کے ہین یعنی فعل بندون کے پیدا کیے ہوئے اُنکی قدرت سے ہین نہ
اللہ کی قدرت سے نہین اسطرح کی تقدیر کے انکار کرنے والے کو قدریہ کہتے ہین اُسمین معتزلہ بھی داخل ہین اور رافضی بھی اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونون فرقہ
کافر ہین لیکن قول مختار علما کا یہ ہے کہ کافر نہین بلکہ فاسق ہین کیونکہ یہ بھی تمسک کرتے ہین کتاب و سنت کا اور تاویل کرکے کفر سے اپنے کو بچاتے ہین پس یہ حدیث
زجر اور شدت کے لیے ہے اور بعضون نے اس حدیث کی صحت مین بھی کلام کیا ہے یہ مضمون ترجمہ حضرت شیخ کے مین ہے لیکن محققین کے نزدیک ایسا حکم کفر کا ہے انکار تو

کے لیے بعد اسکے اختلاف ہے کہ کفر انکا تاویلی ہے یا کفر ارتدادی کذا قال استادی **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ يَكُوْنُ فِي اُمَّتِيْ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَذٰلِكَ فِي الْمُكَذِّبِيْنَ بِالْقَدَرِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ اور روایت ہے ابن عمر سے
کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہوگا بیچ امت میری کے زمین مین دھس جانا اور صورت بدل جانا یہ ہوگا بیچ اُن
لوگون کے کہ جھٹلانے والے ہین تقدیر کے روایت کی یہ ابوداؤد نے اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکے **ف** یہ بات اخیر زمانہ مین ہوگی اور
بعضون نے کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ اگر خسف ومسخ واقع ہونگے میری امت مین تو اس فرقہ مین ہونگے **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْقَدَرِيَّةُ مَجُوْسُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ وَاِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ
وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے انھین سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرقہ قدریہ کا مجوس ہین اس امت کے اگر مریض ہون پس
نہ عیادت کرو انکی اور اگر مرین پس نہ حاضر ہو اُنکے جنازے پر روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد نے **ف** یعنی انکے حق مین رعایت حقوق اسلام کی
نہ کرو نہ جیتے نہ مرے پیچھے پس جو علما انکو کافر کہتے ہین وہ تو منع ہی کرتے ہین اور جو فاسق کہتے ہین وہ جائز رکھتے ہین اور حدیث کو حمل کرتے
ہین زجر اور تغلیظ پر اور بڑائی بیان کرنے اعتقاد انکے پر یہ مضمون ملا علی قاری وغیرہ نے لکھا ہے لیکن محققین کے نزدیک یہی بات حق ہے کہ انکی عیادت
وغیرہ نہ کرے جتنا ہو سکے بچے انکے خاطر رکھنے سے کذا قال استادی رح اور مجوس ایک فرقہ ہے آتش پرست ثابت کرتے ہین دو آلہ یعنی ایک آلہ خیر کا اور
ایک آلہ شر کا خیر کے آلہ کو کہتے ہین یزدان اور شر کے آلہ کو کہتے ہین اہرمن یعنی شیطان پس جیسے مجوس قائل ہین دو آلہ کے اسی طرح قدریہ
قائل ہین بہت سے خالقون کے یعنی جتنے فعل بندے کرتے ہین خالق اُن فعلون کے ہین **وعن** عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجَالِسُوْا اَهْلَ الْقَدَرِ وَلَا تُفَاتِحُوْهُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ہمنشینی کرو فرقہ قدریہ سے اور نہ حکومت لیجاؤ طرف اُنکے روایت کی یہ ابوداؤد نے
ف نہ ہمنشینی کرو یعنی محبت نہ کرو اُنسے کیونکہ بیٹھنا ہمراہ چلنا علامت محبت کی ہے پس معنی یہ ہین کہ انس اور تعظیم سے ہمنشینی انکی نہ کرو
اسلیے کہ اعتقاد بد اُنکے سیکھو گے اور بُرائی اُنکے عملون کی تاثیر کریگی تمہارے دلون مین اور عملون تمہارے مین اور معنی لا تفاتحوہم کے
بعضون نے یہ بھی کہے ہین کہ ابتدا ساتھ سلام وکلام کے اُنسے نہ کرو **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ لَعَنَهُمُ اللهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ يُجَابُ اَلزَّائِدُ فِيْ كِتٰبِ اللهِ وَالْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللهِ وَالْمُتَسَلِّطُ
بِالْجَبَرُوْتِ لِيُعِزَّ مَنْ اَذَلَّهُ اللهُ وَيُذِلَّ مَنْ اَعَزَّهُ اللهُ وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللهِ وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مَا حَرَّمَ اللهُ
وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِيْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَدْخَلِ وَرَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهٖ اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہا
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ طرح کے شخص ہین کہ لعنت کرتا ہون مین اُنکو لعنت کی انکو اللہ نے اور جو نبی ہے مستجاب الدعوات ہے ایک تو
وہ کہ زیادہ کرے بیچ کتاب اللہ کے اور دوسرا فرقہ کہ وہ جھٹلاوے تقدیر الٰہی کو اور تیسرے وہ ہے کہ غالب ہو جاوے ساتھ زبردستی کے کہ عزت دے
جسکو ذلیل کیا اللہ نے اور ذلیل کرے جسکو عزیز کیا اللہ نے اور چوتھا وہ ہے کہ حلال کرے بیچ حرم اللہ کے اور پانچوان وہ ہے کہ حلال جانے اولاد میری سے
اس چیز کو کہ حرام کیا اللہ نے اور چھٹا وہ شخص ہے کہ چھوڑ دیا سنت میری کو روایت کی یہ بیہقی نے بیچ کتاب مدخل کے اور رزین نے بیچ کتاب اپنی کے **ف**
لعنت کی انکو اللہ نے گویا کسی نے پوچھا کہ آپ کیون لعنت کرتے ہین فرمایا اسلیے کہ لعنت کی اللہ نے اور جملہ کل نبی یجاب کا جملہ معترضہ ہے یعنی کلام علیحدہ واسطے
تاکید لعنت کے اور زیادہ کرنا بیچ کتاب اللہ کے یہ کہ لفظ بڑھاوے یا اسطرح سے بیان کرے کہ معنی مخالف ہون اللہ کے حکم کے اور مراد

متسلط سے بادشاہ اور حاکم ظالم ہین کہ ساتھ خواہش نفسانی اور غلبہ حکومت اپنی کے کافرون اور فاسقون اور جاہلون کو عزیز رکھتے ہین اور مسلمانون
اور صالحون اور عالمون کو ذلیل کرتے ہین اور حلال کرنے ہیچ حرم اللہ کے یعنی کہ مین جن کامون کو منع فرمایا ہی مانند شکار کرنے کے اور کاٹنے درخت کے
اور داخل ہونے کے بغیر احرام کے یہ کام اس جگہ کرنے لگے اور حلال جاننے اولاد میری سے اس چیز کو کہ حرام کیا اللہ نے یعنی ایذا دینی اولاد پیغمبر خدا صلعم کو
اور تعظیم نہ کرنے اُنکے کو حلال جانے اُسپر بھی لعنت ہی یا مراد اس سے یہ ہی کہ میری اولاد ہو کر جس چیز کو اللہ نے حرام فرمایا ہی اسکو کرنے لگے حلال جانکر اسمین
تنبیہ ہی واسطے سیدون کے کہ حضرت کی اولاد ہو کر خدا کے گناہ نہ کرین یعنی انکو اللہ کے گناہ کرنے مین زیادہ تر ڈر ہی اور چھوڑ دیا سنت میری کو جو
از راہ کسالت کے سنت کو چھوڑ دے تو وہ گنہگار ہی اور جو کوئی ہلکا جانکر سنت کو چھوڑ دے تو وہ کافر ہی اور لعنت مین دونون گنے جاتے ہین
لیکن اولاً زجراً اور شدةً اور دوسرا حقیقةً اور اگر احیاناً سنت ترک ہو گنہگار نہین ہوتا مگر برا یہ بھی ہی کذا ذکر القاری والشیخ رح اور سنا مین نے مولانا اسحق رح
سے کہ یہ وعید ہی ترک کرنے سنن ہدی یعنی سنت موکدہ کے ہی **وعن مطر بن عکامس** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا قضی اللہ لعبد ان یموت بارض جعل لہ الیہا حاجة رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی مطر بن عکامس سے کہ
کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ مقدر کرتا ہی اللہ واسطے بندے کے مرنا بیچ ایک زمین کے گردانتا ہی واسطے اُسکے طرف اس زمین کے حاجت
یعنی تا اُس کام کیلیے جاوے اور مرے روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے **وعن عائشة** قالت قلت یا رسول اللہ ذراری المؤمنین
قال من اٰبائہم فقلت یا رسول اللہ بلا عمل قال اللہ اعلم بما کانوا عاملین قلت فذراری المشرکین قال من اٰبائہم
قلت بلا عمل قال اللہ اعلم بما کانوا عاملین رواہ ابوداؤد اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا کہا مین نے
یا رسول اللہ اولاد مسلمانون کی کیا ہی حکم اُنکا فرمایا تابع ہین اپنے باپون کے یعنی بہشت مین ہین اُنکے ساتھ پھر کہا مین نے اے رسول خدا کے بغیر عمل کیے فرمایا
اللہ دانا تر ہی ساتھ اس چیز کے کہ ہوتے عمل کرنے والے کہا مین نے پس اولاد مشرکون کی فرمایا یہ بھی تابع ہین اپنے باپون کے کہا مین نے بغیر عمل کیے
فرمایا اللہ دانا تر ہی ساتھ اُس چیز کے کہ ہوتے عمل کرنے والے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** مومنون کی اولاد کے حق مین جو فرمایا اللہ اعلم
بما کانوا عاملین تو یہ اشارہ ہی قضاء و قدر پر جب حضرت عائشہ رض نے تعجب کیا کہ بے عمل بہشت مین کیونکر جاوینگے تو فرمایا کہ تعجب مت کر کیونکہ لڑکون کو اگرچہ
بالفعل عمل نہین ہین شاید کہ علم الٰہی مین ہون اور مشرکون کی اولاد کے حق مین جو فرمایا اللہ اعلم بما کانوا عاملین تو پشتی نے کہا ہی کہ مراد یہ ہی کہ وہ تابع
ہین باپون کے دنیا مین اور آخرت کا امر اُنکا سپرد ہی طرف علم الٰہی کے **وعن ابن مسعود** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الوائدة والموؤدة فی النار رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے گاڑنے والی اور جسکو گاڑا وہ دونون دوزخ مین
روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** مراد گاڑنے والی سے وہ ہی کہ جسنے گاڑا مانند دائی کے اور نوکر چاکر کے اور مراد موؤدہ سے وہ ہی کہ جسکے حکم سے گاڑے یعنی
وہ جننے والی اور یا مراد موؤدہ سے وہ لڑکی مطابق پہلی حدیث کے یعنی ماں باپ اسکے تھے دوزخی چھوٹی اولاد جو مری وہ بھی دوزخی ہوئی **الفصل الثالث**
فصل تیسری **عن ابی الدرداء** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل فرغ الی کل عبد من خلقہ من
خمس من اجلہ وعملہ ومضجعہ واثرہ ورزقہ رواہ احمد اور روایت ہی ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ
عز وجل فارغ ہوا طرف ہر بندے کے مخلوقات اپنی سے پانچ چیزون سے یعنی اجل اُسکی سے اور عمل اُسکے سے اور جگہ رہنے اُسکی سے اور جگہ پھرنے اُسکی سے اور رزق اُسکے سے روایت کی یہ احمد
ف فارغ ہوا یعنی یہ پانچ چیزین مقدر کر چکا روز اول کہ اب تغیر تبدیل نہین ہو سکتی اجل یعنی مدت عمر کتنی ہی اور عمل کہ کام نیک و بد کیا کیا ہونگے اسکے بعد جو دو
لفظ مین ظاہر ہین معنی اُنکے پانچوین رزق لکھ چکا یعنی حلال کھاویگا یا حرام تھوڑا یا بہت یا مراد رزق سے جو کچھ کہ بندہ کو پہونچے قسم نفع سے

وعن عائشة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من تكلم في شيء من القدر سئل عنه يوم القيامة ومن لم يتكلم فيه لم يسئل عنه رواه ابن ماجة اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کلام کرے کچھ بیچ تقدیر کے پوچھا جاویگا اس سے دن قیامت کے اور جسنے نہ کلام کیا بیچ اسکے نہ پوچھا جاویگا اُس سے روایت کی یہ ابن ماجہ نے **ف** مقصود منع ہے خوض کرنے سے مسئلہ قضا و قدر میں یعنی کچھ فائدہ نہیں اسکے کلام کرنے میں سوائے پرسش اور عتاب کے روز قیامت کو پس بہتر یہ ہے کہ ایمان اسپر لاویں اور سکوت کرکے عمل میں مشغول ہوں **وعن** ابن الديلمي قال اتيت ابي بن كعب فقلت له قد وقع في نفسي شيء من القدر فحدثني لعل الله ان يذهبه من قلبي فقال لو ان الله عذب اهل سمواته واهل ارضه عذبهم وهو غير ظالم لهم ولو رحمهم كانت رحمته خيرا لهم من اعمالهم ولو انفقت مثل احد ذهبا في سبيل الله ما قبله الله منك حتى تؤمن بالقدر وتعلم ان ما اصابك لم يكن ليخطئك وان ما اخطاك لم يكن ليصيبك ولو مت على غير هذا لدخلت النار قال ثم اتيت عبد الله بن مسعود فقال مثل ذلك قال ثم اتيت حذيفة بن اليمان فقال مثل ذلك ثم اتيت زيد بن ثابت فحدثني عن النبي صلى الله عليه وسلم مثل ذلك رواه احمد وابو داود وابن ماجة اور روایت ہے ابن دیلمی سے کہ کہا انھوں نے آیا میں ابی بن کعب کے پاس کہ یہ صحابی ہیں پس کہا میں نے اُنسے تحقیق گذرا ہے بیچ دل میرے کے شبہ تقدیر سے یعنی یہ کہ اگر سب تقدیر سے ہے امر و نہی اور ثواب و عذاب کیوں ہے پس حدیث بیان کر مجھسے شاید اللہ دور کرے شبہ کو دل میرے سے پس کہا انھوں نے اگر تحقیق اللہ تعالی عذاب کرے آسمان والوں کو اور زمین والوں کو عذاب کرے انکو اور وہ نہیں ظلم کرنے والا واسطے انکے یعنی وہ کتنا ہی عذاب کرے آسمان و زمین والوں پر ظالم نہیں کہا جاتا اور اگر رحمت کرے انکو ہو گی رحمت اسکی بہتر واسطے اُنکے عملوں انکے سے اور اگر خرچ کرے تو مانند احد کے سونا بیچ راہ خدا کے نہیں قبول کریگا اللہ تجھسے یہاں تک کہ ایمان لاوے تو ساتھ تقدیر کے اور جانے تو یہ کہ جو چیز کہ پہونچی تجھکو نہ تھی کہ خطا کرے تجھسے اور تحقیق جس چیز نے کہ خطا کی تجھسے نہ تھی کہ پہونچے تجھکو اور اگر مرے تو اوپر غیر اسکے کے یعنی بغیر ایمان کے تقدیر پر البتہ داخل ہوگا تو آگ میں کہا ابن دیلمی نے پھر آیا میں عبد اللہ بن مسعود پاس پس کہا مانند اسکے کہا ابن دیلمی نے پھر آیا میں حذیفہ بن یمان کے پاس پس کہا انھوں نے مانند اسی کے پھر آیا میں زید بن ثابت کے پاس پس حدیث کی مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسی کے روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** حاصل ان ما اصابک کا یہ ہے کہ پس جو کچھ پہونچے تجھکو نہ کہے تو کہ میری سعی اور کوشش سے پہونچا اور اگر نہ پہونچے نہ کہے تو کہ اگر سعی کرتا میں پہونچتا جان کہ پہونچا نہ پہونچا سب ساتھ تقدیر الہی کے ہے **وعن** نافع ان رجلا اتى ابن عمر فقال ان فلانا يقرأ عليك السلام فقال انه بلغني انه قد احدث فان كان قد احدث فلا تقرئه مني السلام فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يكون في امتي او في هذه الامة خسف ومسخ او قذف في اهل القدر رواه الترمذي وابو داود وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح غريب اور روایت ہے نافع سے تحقیق ایک شخص آیا ابن عمر کے پاس پس کہا تحقیق فلانے شخص نے پڑھا اوپر تمہارے سلام پس کہا عبد اللہ بن عمر نے تحقیق شان یہ ہے کہ پہونچا مجھکو یہ کہ اُسنے تحقیق نئی بات نکالی ہے دین میں پس اگر تحقیق نئی بات نکالی ہے دین میں پس نہ پڑھ تو اسکو میری طرف سے سلام پس تحقیق سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہوگا بیچ امت میری کے یا فرمایا بیچ اس امت کے زمین میں دھس جانا اور صورت بدل جانا یا پتھر برسنے بیچ اہل قدر کے یعنی جو لوگ منکر تقدیر کے ہیں روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **ف** پہونچا مجھکو یعنی میں نے سنا ہے کہ اُسنے کوئی بدعت کی بات دین میں نکالی ہے یعنی انکار تقدیر کا کرتا ہے میرا سلام اُس سے مت کہیو

کیونکہ ہمکو حکم ہے ترک ملاقات کا اہل بدعت سے اسی حدیث سے علما کہتے ہیں کہ نہیں واجب ہے جواب دینا فاسق اور بدعتی کے سلام کا بلکہ سنت بھی نہیں ہے واسطے انکی تنبیہ کے اور جائز ہے اسلیے ترک ملاقات انکی بھی کذا ذکرہ القاری **وعن علی** قال سئلت خدیجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ولدین ماتا لہا فی الجاہلیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہما فی النار قال فلما رای الکراہۃ فی وجہہا قال لو رایت مکانہما لابغضتہما قالت یا رسول اللہ فولدی منک قال فی الجنۃ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المؤمنین واولادہم فی الجنۃ وان المشرکین واولادہم فی النار ثم قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذین امنوا واتبعتہم ذریتہم رواہ احمد اور روایت ہے حضرت علی سے کہا پوچھا حضرت خدیجہ نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال اپنے دونوں بچوں کا کہ مرگئے تھے بیچ جاہلیت کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دونوں بیچ آگ کے ہیں کہا حضرت علی نے پس جب دیکھی ناخوشی بیچ چہرہ انکے کے فرمایا حضرت نے اگر دیکھے تو حال انکا کہ کیسے خوار اور دور رحمت الٰہی سے ہیں البتہ ناخوش رکھے تو انکو پھر عرض کیا اے رسول خدا کے پس اولاد میری تمسے یعنی قاسم اور عبداللہ فرمایا بیچ بہشت کے پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مومن اور اولاد انکی بیچ بہشت کے اور تحقیق مشرک اور اولاد انکی بیچ آگ کے پھر پڑھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اور وہ لوگ کہ ایمان لائے اور پیروی کی انکی اولاد انکی نے باقی آیتہ یہ ہے بایمان الحقنا بہم ذریتہم یعنی پیروی کی اولاد نے ساتھ ایمان کے ملاوینگے ہم ساتھ انکے اولاد انکی کو **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما خلق اللہ ادم مسح ظہرہ فسقط من ظہرہ کل نسمۃ ہو خالقہا من ذریتہ الی یوم القیمۃ وجعل بین عینی کل انسان منہم وبیصا من نور ثم عرضہم علی ادم فقال ای رب من ہؤلاء قال ذریتک فرای رجلا منہم فاعجبہ وبیص ما بین عینیہ قال ای رب من ہذا قال داود فقال ای رب کم جعلت عمرہ قال ستین سنۃ قال رب زدہ من عمری اربعین سنۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما انقضی عمر ادم الا اربعین جاءہ ملک الموت فقال ادم اولم یبق من عمری اربعون سنۃ قال اولم تعطہا ابنک داود فجحد ادم فجحدت ذریتہ ونسی ادم فاکل من الشجرۃ فنسیت ذریتہ وخطأ وخطأت ذریتہ رواہ الترمذی اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پیدا کیا اللہ نے آدم کو ہاتھ پھیر پیٹھ اسکی پر یعنی فرشتہ کو فرمایا ہاتھ پھیرنے کے لیے پس نکلی پشت اسکی سے ہر جان والی کہ وہ اللہ پیدا کرنے والا تھا انکو اولاد انکی سے قیامت تک اور مقرر کی درمیان آنکھوں ہر آدمی کے انمیں سے چمک نور سے پھر روبرو کیا انکو آدم کے پھر کہا ان نے اے پروردگار میرے کون ہیں یہ فرمایا کہ اولاد ہے تیری پس دیکھا ایک شخص کو انمیں سے پس خوش لگی انکو وہ چمک کہ تھی درمیان آنکھوں انکی کے کہا اے پروردگار میرے کون ہے یہ فرمایا یہ ہے داؤد پھر عرض کیا اے رب میرے کتنی ٹھہرائی تونے عمر اسکی فرمایا ساٹھ برس کہا اے پروردگار میرے زیادہ کر عمر اسکی عمر میری سے چالیس برس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس جب تمام ہوئی عمر آدم کی مگر چالیس برس کم آیا انکے پاس ملک الموت پس کہا حضرت آدم نے کیا نہیں باقی ہے عمر میری سے چالیس برس ملک الموت نے کہا کیا نہیں دیدیے تونے چالیس برس بیٹے اپنے داؤد کو پس انکار کیا حضرت آدم نے پس انکار کرتی ہے اولاد انکی اور بھول گئے آدم پس کھایا انھوں نے درخت میں سے پس بھولتی ہے اولاد انکی اور خطا کی اور خطا کرتی ہے اولاد انکی روایت کی ترمذی نے **وعن** ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خلق اللہ ادم حین خلقہ فضرب کتفہ الیمنی فاخرج ذریۃ بیضاء کانہم الذر وضرب کتفہ الیسری فاخرج ذریۃ سوداء کانہم

الحُمَمُ فَقَالَ لِلَّذِي فِي يَمِينِهِ إِلَى الْجَنَّةِ وَلَا أُبَالِي وَقَالَ لِلَّذِي فِي كَتِفِهِ الْيُسْرَى إِلَى النَّارِ وَلَا أُبَالِي رَوَاهُ أَحْمَدُ

اور روایت ہے ابی الدرداء سے کہ نقل کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا حضرت نے پیدا کیا اللہ نے آدم کو جبکہ پیدا کیا انکو پس مارا مونڈھے داہنے انکے پر یعنی دست قدرت مارا یا فرشتہ کو حکم فرمایا ہاتھ مارنے کو پس نکالی اولاد سفید گویا کہ وہ چیونٹیاں ہیں اور مارا مونڈھے بائیں پر پس نکالی اولاد سیاہ گویا کہ وہ کوئلہ ہیں سیہ کہا واسطے اس اولاد کے کہ بیچ داہنے طرف انکے تھی یہ طرف بہشت کے جانے والے ہیں اور نہیں پروا رکھتا میں اور کہا اس اولاد کو کہ بیچ مونڈھے بائیں انکے کے تھی یہ جانے والے ہیں طرف آگ کے اور نہیں پروا رکھتا میں روایت کی یہ احمد نے **وعن** أَبِي نَضْرَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللهِ دَخَلَ عَلَيْهِ أَصْحَابُهُ يَعُودُونَهُ وَهُوَ يَبْكِي فَقَالُوا لَهُ مَا يُبْكِيكَ أَلَمْ يَقُلْ لَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ مِنْ شَارِبِكَ ثُمَّ أَقِرَّهُ حَتَّى تَلْقَانِي قَالَ بَلَى وَلَكِنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَبَضَ بِيَمِينِهِ قَبْضَةً وَأُخْرَى بِالْيَدِ الْأُخْرَى وَقَالَ هَذِهِ لِهَذِهِ وَهَذِهِ لِهَذِهِ وَلَا أُبَالِي وَلَا أَدْرِي فِي أَيِّ الْقَبْضَتَيْنِ أَنَا رَوَاهُ أَحْمَدُ

اور روایت ہے ابی نضرہ سے کہ تحقیق ایک شخص صحابیوں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ کہا جاتا تھا واسطے اسکے ابو عبداللہ داخل ہوے اوپر انکے یار انکے کہ عیادت کرتے تھے انکی اور وہ روتے تھے پس کہا واسطے انکے کس چیز نے رلایا تجکو کیا نہیں فرمایا واسطے تمہارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لے تو بال لب اپنے کی پھر اسی پر ٹھہرا رہ یہانتک کہ ملاقات کرے تو مجھسے کہا کہ ہاں ولیکن سنا میں نے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تحقیق اللہ عزت اور بزرگی والے نے مٹھی میں لی ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے ایک جماعت اور دوسری جماعت لی دوسرے ہاتھ میں اور فرمایا یہ یعنی داہنے ہاتھ کی جماعت واسطے بہشت کے اور بائیں ہاتھ کی جماعت واسطے دوزخ کے اور نہیں پروا رکھتا میں کہا ابو عبداللہ نے اور نہیں جانتا میں کہ بیچ کس مٹھی کے ہوں میں یعنی داہنے ہاتھ کی یا بائیں ہاتھ کی روایت کی یہ احمد نے **ف** ٹھہرا رہ یعنی ہمیشہ اسی طرح رکھ حتے کہ ملے تو مجھسے حوض کوثر پر یا بہشت وغیرہ میں یعنی لوگوں نے انکو کہا کہ کیوں روتا ہے حضرت نے تو تجھے بشارت اپنے ملنے کی دی ہے اور وہ بغیر اسلام کے نصیب نہیں ہوتی معلوم ہوا کہ تو مسلمان مریگا اب آگے حاصل انکے جواب کا یہ کہ بشارت سچ لیکن پروردگار بے نیاز ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ جسکو چاہوں دوزخ میں ڈالوں اور جسکو چاہوں بہشت میں اور نہیں پروا رکھتا میں پس یہ خوف دل سے نہیں جاتا اور موجب رونیکا ہے اور شاید بسبب غلبۂ خوف کے وہ بشارت بھول بھی گئے ہوں کہا طیبی نے کہ اسمیں اشارہ اسپر ہے کہ یعنی سنت سوکر وہ ہے اور مداومت اسپر باعث دخول بہشت کی ہے زیر سایہ حضرت کے پس معلوم ہوا کہ ایک سنت کے ترک کرنے میں یعنی لبین نہ لینے سے ایسی خیر کثیر ہاتھ سے جاتی ہے چہ جائیکہ ہمیشگی کرے اوپر ترک کرنے تمام سنتوں کے پس یہ زندیقی کے درجہ کو پہونچا دیتی ہے **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَخَذَ اللهُ الْمِيثَاقَ مِنْ ظَهْرِ آدَمَ بِنَعْمَانَ يَعْنِي عَرَفَةَ فَأَخْرَجَ مِنْ صُلْبِهِ كُلَّ ذُرِّيَّةٍ ذَرَأَهَا فَنَثَرَهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ كَالذَّرِّ ثُمَّ كَلَّمَهُمْ قِبَلًا قَالَ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى شَهِدْنَا أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَذَا غَافِلِينَ أَوْ تَقُولُوا إِنَّمَا أَشْرَكَ آبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِنْ بَعْدِهِمْ أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُونَ رَوَاهُ أَحْمَدُ

اور روایت ہے ابن عباس سے نقل کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا لیا اللہ نے عہد پشت آدم سے یعنی انکی اولاد سے جو پشت سے نکلی تھی بیچ نعمان کے یعنی قریب میدان عرفہ کے پس نکالی پشت انکی سے ہر ذریت کہ پیدا کرنا تھا انکو پس پھیلا دی انکے آگے مانند چیونٹیوں کے پھر باتیں کیں اللہ نے انسے روبرو فرمایا کیا نہیں میں پروردگار تمہارا کہا سب نے مقرر ہے تو ہمارا فرمایا اللہ نے گواہ کیا میں نے اسواسطے کہ نہ کہو تم دن قیامت کے تحقیق ہم تھے اس سے غافل یا کہو

کہ نہین شریک کیا مگر باپ دادون ہمارے نے پہلے سے اور تھے ہم اولاد پیچھے انکے یعنی پس پیروی کی ہمنے انکی کیا پس ہلاک کرتا ہے تو ہمکو بسبب
اُس چیز کے کہ کی باطل والون نے روایت کی یہ احمد نے ف یعنی باپ دادون نے حاصل یہ کہ اسطرح کی حجت انکی پیش نہین چلنے کی کیونکہ اقرار
توحید کا اس روز کروالیا ہے اور انبیا اُسکی یاد دلانیکو بھیجے وعن اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ
ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ قَالَ جَمَعَهُمْ فَجَعَلَهُمْ أَزْوَاجًا ثُمَّ صَوَّرَهُمْ فَاسْتَنْطَقَهُمْ فَتَكَلَّمُوا ثُمَّ أَخَذَ عَلَيْهِمُ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ وَأَشْهَدَهُمْ
عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى قَالَ فَإِنِّي أُشْهِدُ عَلَيْكُمُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وَالْأَرَضِينَ السَّبْعَ وَأُشْهِدُ عَلَيْكُمْ أَبَاكُمْ آدَمَ
أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَمْ نَعْلَمْ بِهٰذَا اعْلَمُوا أَنَّهُ لَا إِلٰهَ غَيْرِي وَلَا رَبَّ غَيْرِي وَلَا تُشْرِكُوا بِي شَيْئًا إِنِّي سَأُرْسِلُ إِلَيْكُمْ رُسُلِي يُذَكِّرُونَكُمْ
عَهْدِي وَمِيثَاقِي وَأُنْزِلُ عَلَيْكُمْ كُتُبِي قَالُوا شَهِدْنَا بِأَنَّكَ رَبُّنَا وَإِلٰهُنَا لَا رَبَّ لَنَا غَيْرُكَ وَلَا إِلٰهَ لَنَا غَيْرُكَ فَأَقَرُّوا
بِذٰلِكَ وَرُفِعَ عَلَيْهِمْ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ فَرَأَى الْغَنِيَّ وَالْفَقِيرَ وَحَسَنَ الصُّورَةِ وَدُونَ ذٰلِكَ فَقَالَ
رَبِّ لَوْلَا سَوَّيْتَ بَيْنَ عِبَادِكَ قَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ أَنْ أُشْكَرَ وَرَأَى الْأَنْبِيَاءَ فِيهِمْ مِثْلَ السُّرُجِ عَلَيْهِمُ النُّورُ خُصُّوا بِمِيثَاقٍ
آخَرَ فِي الرِّسَالَةِ وَالنُّبُوَّةِ وَهُوَ قَوْلُهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ إِلَى قَوْلِهِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ كَانَ فِي تِلْكَ الْأَرْوَاحِ
فَأَرْسَلَهُ إِلَى مَرْيَمَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَحُدِّثَ عَنْ أُبَيٍّ أَنَّهُ دَخَلَ مِنْ فِيهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے ابی بن کعب سے بیچ تفسیر قول اللہ عزت دینے والے
بزرگ کے اور جب لی پروردگار تیرے نے اولاد آدم کی سے پیٹھون انکی سے اولاد انکی کہا راوی نے جمع کیا انکو پس کیا انکو قسم قسم یعنی ارادہ کیا
قسم قسم کرنے کا مثلاً بعضے غنی بعضے فقیر پھر صورت بخشی انکو پھر گویا کیا انکو پس بولے پھر لیا انسے عہد اور میثاق یعنی قول اور گواہ کیا انکو اوپر جانون
انکی کے کیا نہین ہون رب تمہارا کہا انھون نے کہ ہان فرمایا پس تحقیق مین گواہ کرتا ہون اوپر تمہارے ساتون آسمانون کو اور ساتون زمینون کو
اور گواہ کرتا ہون اوپر تمہارے تمہارے باپ کو کہ آدم ہے اسواسطے کہ نہ کہو تم دن قیامت کے کہ نہین جانتے تھے ہم اسکو جان لو کہ نہین کوئی معبود
سوا میرے اور نہین پروردگار سوا میرے اور نہ شریک کیجو ساتھ میرے کسی کو تحقیق بھیجون گا مین طرف تمہارے رسول اپنے یاد دلاوینگے تمکو عہد
میرا اور قول میرا اور نازل کرونگا تمپر کتابین اپنی کہا انھون نے گواہی دی ہمنے ساتھ اسکے کہ تو رب ہمارا ہے اور معبود ہمارا ہے نہین پروردگار واسطے ہمارے
سوا تیرے اور نہین معبود واسطے ہمارے سوا تیرے پس اقرار کیا ساتھ اسکے اور بلند کیے گئے اوپر حضرت آدم درحالیکہ دیکھتے تھے طرف انکے یعنی طرف
اولاد اپنی کے پس دیکھا غنی کو اور فقیر کو اور نیک صورت کو اور سوا اسکے یعنی بدصورت پس کہا اے رب میرے کیون نہ برابری کی تونے درمیان
بندون اپنے کے فرمایا تحقیق مین دوست رکھتا ہون یہ کہ شکر کیا جاؤن مین اور دیکھا انبیا کو بیچ انکے مانند چراغون کے اوپر انکے نور ہے خاص کیے گئے ساتھ
عہد اور کے بیچ پہونچانے رسالت کے اور نبوت کے اور وہ مذکور ہے بیچ قول اللہ تبارک و تعالی کے اور جب لیا ہمنے نبیون سے قول انکا قول عیسی بن مریم
تک تھے عیسی بن مریم بیچ ان روحون کے پس بھیجا اسکو یعنی انکی روح کو ساتھ حضرت جبرئیل کے طرف مریم کے اوپر انکے سلام پس حدیث کی گئی ابی سے
یہ کہ داخل ہوئی روح انکی منھ کی طرف سے مریم کے روایت کی یہ احمد نے ف دوست رکھتا ہون یہ کہ شکر کیا جاؤن یعنی اگر سب یکسان پیدا کرتا تو شکر نہ کرتے
کیونکہ جو ایک صفت ایک مین پیدا کی ہے دوسرے مین نہین پیدا کی پس ایک دوسرے کو دیکھ کر شکر کرتا ہے مثلاً فقیر مین تقوی اور فراغ خاطر اور سلامتی
آفات سے ہے کہ غنی مین نہین اسی طرح غنی کو میسر ہوتا اسباب وغیرہ کا ہے کہ فقیر کو نہین اور آیۃ میثاقہم کے بعد یون ہے ومنک ومن نوح وابراہیم وموسی و
عیسی ابن مریم یعنی اور لیا قول تجھسے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسی اور عیسی بیٹے مریم کے سے وعن أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَذَاكَرُ مَا يَكُونُ إِذْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمْ بِجَبَلٍ زَالَ عَنْ

بِمَكَانِهٖ فَصَدِّقُوْهُ وَاِذَا سَمِعْتُمْ بِرَجُلٍ تَغَيَّرَ عَنْ خُلُقِهٖ فَلَا تُصَدِّقُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ يَصِيْرُ اِلٰى مَا جُبِلَ عَلَيْهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ
اور روایت ہے ابی درداء سے کہا اسوقت کہ تھے ہم نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کرتے تھے ہم اُس چیز کا کہ ہونے والی ہے اسوقت فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ سنو تم پہاڑ کو کہ سرک گیا جگہ اپنی سے پس سچ جانو اسکو اور جسوقت سنو تم کسی شخص کو کہ بدل گیا خلق اپنے
سے پس نہ سچا جانو اسکو پس تحقیق شان یہ ہے کہ ہو جاتا ہے شخص طرف اُس چیز کے کہ پیدا کیا گیا ہے اُسپر روایت کی یہ احمد نے **ف** اُس چیز کا کہ ہونے والی ہے
یعنی جو چیز کہ پیدا ہونے والی ہے اُسکے مقدمہ مین آپسمین گفتگو کر رہے تھے کہ ساتھ سابقہ قضا و قدر کے ہے یا از سر نو پیدا ہوتی ہے بدلے اُس سابقہ کے اس سے
معلوم ہوا کہ ذکر اسکا اگر بطریق نزاع اور جھگڑنے کے نہ ہو تو منع نہیں اسلیے حضرت نے منع نہ فرمایا اور تعلیم آگے فرمائے کہ ہر چیز مقدر ہے اور وہ ہرگز متغیر
نہین ہوتی اور ذکر کی ایک مثال اُسکی اور یہ جو فرمایا کہ پیدا کیا گیا ہے اُسپر یعنی مثلاً جسکو دانا پیدا کیا اور تقدیر الٰہی ادھر گئی کہ ایسا ہوگا ہرگز احمق نہین
ہوئیگا اسی طرح احمق دانا نہین ہوتا اور یہ جو بسبب ریاضت یا مصاحبت وغیرہ دانا کے احمق دانا ہو جاتا ہے وہ اس قسم کا نہین ہے کلام اسمین
ہے کہ تقدیر الٰہی اور جبلت اور خلقت اُسکی ایک خلق پر پڑی ہو یہ قسم ہرگز تغیر تبدیل نہین پاتی اور مصاحبت وغیرہ اور قسم مین کام آتی ہے اسمین لیجئے
وہان تقدیر مین یہی تھا کہ مصاحبت وغیرہ سے بن جائیگا بن گیا اور اسمین ہرگز تاثیر نہین کر سکتی **وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ**
لَا يَزَالُ يُصِيْبُكَ فِيْ كُلِّ عَامٍ وَجَعٌ مِنَ الشَّاةِ الْمَسْمُوْمَةِ الَّتِيْ اَكَلْتَ قَالَ مَا اَصَابَنِيْ شَيْءٌ مِنْهَا اِلَّا وَهُوَ
مَكْتُوْبٌ عَلَيَّ وَاٰدَمُ فِيْ طِيْنَتِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا اے رسول خدا کے ہمیشہ پہونچتی ہے
تمکو بیچ ہر برس کے بیماری اُس بکری زہر ڈالی ہوئی سے کہ کھائی تھی تمنے یعنی خیبر مین ایک یہودیہ نے کھلائی تھی فرمایا نہین پہونچی مجکو کوئی چیز اُس سے مگر وہ
کہ لکھی تھی اوپر میرے اور آدم تھے بیچ مٹی اپنی کے یعنی تقدیر ازلی مین یون ہی تھا روایت کی ابن ماجہ نے **باب اثبات عذاب القبر** یہ باب ہے
بیچ بیان ثابت کرنے عذاب قبر کے **ف** عذاب قبر کا ثابت ہے کتاب و سنت سے اسمین کچھ شبہ نہین اور مراد قبر سے عالم برزخ ہے کہ وہ واسطہ ہے درمیان
دنیا اور آخرت کے اور ہر جاے ہو سکتا ہے کچھ قبر کا گڑھا ہی مراد نہین ہے بہت ڈوب جاتے ہین جل جاتے ہین جانور کھا جاتے ہین انکو بھی اگر اللہ تعالیٰ چاہتا ہے
عذاب کرتا ہے اور تصدیق عذاب قبر کے مراتب ہین صحیح تر اور سالم تر یہ ہے کہ ایمان لاوے کہ ملائکہ اور سانپ بچھو کہ حدیثوں مین آئے ہین سب ساتھ حکم
الٰہی کے واقع اور موجود ہین نہ محض خیال اور ہم جو سنتے دیکھتے نہین ہین اسکو تو اُسکے ہونے مین نقصان نہین رکھتا کیونکہ عالم ملکوت کو سر کی آنکھون
سے نہین دیکھ سکتے اُسکے لیے آنکھین ہی اور چاہیین کہ اُنسے دیکھے اور اللہ چاہے تو ان آنکھون سے بھی دکھاوے پس بہت چیزین ہوتی ہین اور ہم
نہین دیکھتے مثلاً ایک شخص سوتے مین لذت اور دکھ پاتا ہے اور ہم نہین دیکھتے اسی طرح جاگتا بعضی طرح لذت اور الم سنتا ہے اور پاتا ہے اور پاس کا بیٹھنے والا
نہین معلوم کرتا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام وحی آنحضرت صلعم پاس لاتے تھے اور اصحاب نہ دیکھتے تھے اور ایمان لاتے تھے ایسا ہی عذاب قبر کو جانے اور ایمان لاوے
گو نہ دکھائی دے **الفصل الاول** پہلی **عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ فِي**
الْقَبْرِ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَذَالِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ نَزَلَتْ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ يُقَالُ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ وَنَبِيِّيْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے براء بن عازب سے کہ نقل کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت نے کہ مسلمان جسوقت
سوال کیا جاتا ہے بیچ قبر کے گواہی دیتا ہے یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ کے ہین پس یہ ہے قول اللہ تعالیٰ کا

ثابت رکھتا ہے ان لوگونکو کہ ایمان لائے ہین ساتھ بات محکم کے بیچ زندگانی دنیا کے اور بیچ آخرت کے اور بیچ ایک روایت کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آیۃ یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا آخر تک نازل ہوئی بیچ عذاب قبر کے کہا جاتا ہے واسطے اسکے کون ہے رب تیرا پس کہتا ہے رب میرا اللہ ہے اور نبی میرا محمد صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی اس آیہ مین قول ثابت سے مراد ہے یہی کلمہ شہادت کہ مومن قبر مین پوچھا جاتا ہے کہ کون ہے پروردگار تیرا اور کون ہے پیغمبر تیرا اور کیا ہے دین تیرا پس اس شہادتین مین جواب تینون کا ہے اور آیۃ مین جو فرمایا کہ ثابت رکھتا ہے اللہ مومنون کو ساتھ بات محکم کے زندگانی دنیا مین اور آخرت مین پس ثابت رکھنا آخرت مین تو معلوم ہوا کہ اسطرح جواب دینگے اور نجات پاوینگے اور ثابت رکھنا دنیا مین یہ ہے کہ اسی اعتقاد پر قائم رکھتا ہے جب امتحان کیے جاتے ہین اگرچہ آگ مین ڈالے جاوین کچھ شبہہ نہین لاتے اسمین **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِہٖ وَتَوَلّٰی عَنْہُ اَصْحَابُہٗ اِنَّہٗ لَیَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِہِمْ اَتَاہُ مَلَکَانِ فَیُقْعِدَانِہٖ فَیَقُوْلَانِ مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَیَقُوْلُ اَشْھَدُ اَنَّہٗ عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ فَیُقَالُ لَہٗ اُنْظُرْ اِلٰی مَقْعَدِکَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَکَ اللّٰہُ بِہٖ مَقْعَدًا مِّنَ الْجَنَّۃِ فَیَرَاھُمَا جَمِیْعًا وَاَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْکَافِرُ فَیُقَالُ لَہٗ مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ لَا اَدْرِیْ کُنْتُ اَقُوْلُ مَا یَقُوْلُ النَّاسُ فَیُقَالُ لَہٗ لَا دَرَیْتَ وَلَا تَلَیْتَ وَیُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِیْدٍ ضَرْبَۃً فَیَصِیْحُ صَیْحَۃً یَسْمَعُھَا مَنْ یَلِیْہِ غَیْرُ الثَّقَلَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَلَفْظُہٗ لِلْبُخَارِیِّ

اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ جسوقت رکھا جاتا ہے بیچ قبر اپنی کے اور پھر تے ہین اس سے ہمراہی اسکے تحقیق وہ سنتا ہے آواز پاپوشون انکے کی آتے ہین اس پاس دو فرشتے پس بٹھاتے ہین اسکو پس کہتے ہین کیا تھا تو کہتا بیچ حق اس شخص کے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پس مومن کہتا ہے گواہی دیتا ہون مین تحقیق وہ بندے اللہ کے ہین اور رسول اسکے پس کہا جاتا ہے واسطے اسکے دیکھ طرف ٹھکانے اپنے کے دوزخ سے تحقیق بدلی تجکو اللہ نے بدلے اسکے جگہ بہشت مین پس دیکھتا ہے ان دونون کو سبکو اور منافق اور کافر کہا جاتا ہے واسطے اسکے کیا تھا تو کہتا بیچ حق اس شخص کے پس کہتا ہے وہ نہین جانتا تھا مین کہتا تھا مین کہتا جو کہتے تھے لوگ یعنی مومن پس کہا جاتا ہے نہ جانا تو نے عقل سے اور نہ پڑھا تو نے قرآن مین سے اور مارا جاتا ہے ساتھ گرزون لوہے کے مارنا پس چلاتا ہے چلانا سنتے ہین اسکو جو نزدیک اسکے ہین سوائے جنون کے اور آدمیون کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکے واسطے بخاری کے **ف** یہ جو کہا بیچ حق اس شخص کے تو یہ اشارہ یا بسبب شہرت حضرت کے ہے یا حضرت کو روبرو لاتے ہون ساتھ صورت مثالی کے پس اس صورت مین آرزو موت کی کرنی واسطے حاصل ہونے اس نعمت عظمی کے خوب ہے اور اسمین بشارت ہے مشتاقون کے لیے بیت شب عاشقان بیدل چہ قدر دراز باشد ٭ تو بیا کز اول شب در صبح باز باشد ٭ دکھاتا ہے دونونکو دونون ٹھکانے دکھاتے ہین کہ اگر دوزخی ہوتا لائق اسکے تھا اب جو جنتی ہوا یہ لاتا قدر ہوئے اسکو نعمتون بہشت کی اور جن و انس آواز عذاب کی اسلیئے نہین سنتے کہ سننے مین ایمان بالغیب جاتا رہتا اور سلسلہ معیشت کا منقطع ہوتا **ف** حدیثون صحیحہ مین جو مذکور ہوئی نجات مومن کی اور عذاب کافر و منافق کا ہے پس یہ حال مومن مطیع کا ہے لیکن نہ کور نہوا کہ حال مومن فاسق کا کیا ہے آیا عذاب ہے یا نہین پس کہا ہے علماء نے کہ حکم مومن فاسق کا یہ ہے کہ جواب مین شریک مومن مطیع کا ہے اور بشارت اور دروازہ کھلنے بہشت مین اور مانند انکے مین شریک نہین یا انمین بھی شریک ہو لیکن مرتبہ مین اس سے کمتر جیسے کہ کچھ عذاب بھی ہوتا ہو مگر جس فاسق کو کہ اللہ چاہے بخشے حق تعالیٰ **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَیْہِ مَقْعَدُہٗ بِالْغَدَاۃِ وَالْعَشِیِّ اِنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَمِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاِنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ النَّارِ فَمِنْ اَھْلِ النَّارِ فَیُقَالُ ھٰذَا مَقْعَدُکَ حَتّٰی یَبْعَثَکَ اللّٰہُ اِلَیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ایک تمہارا جب مرتا ہے تو پیش کیا جاتا ہے اوسپر ٹھکانا اسکا صبح اور شام اگر ہو بہشتیون میں سے
پس پیش کیا جاتا ہے ٹھکانا اسکا بہشتیون سے اور اگر ہو دوزخیون میں سے پس پیش کیا جاتا ہے ٹھکانا اسکا دوزخیون سے پس کہا جاتا ہے یہ ٹھکانا تیرا ہے منتظر رہ یہانتک کہ اوٹھاویگا
تجکو اللہ طرف اسکے دن قیامت کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** عَائِشَةَ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَذَكَرَتْ
عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَهَا اَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَعْدُ صَلّٰى صَلٰوةً اِلَّا تَعَوَّذَ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ تحقیق ایک عورت یہودیہ آئی
انکے پاس پس ذکر کیا اسنے عذاب قبر کا پس کہا اوس عورت نے حضرت عائشہ کو پناہ مین رکھے تمکو اللہ عذاب قبر کے سے پس پوچھا حضرت عائشہ
نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال عذاب قبر کا پس فرمایا کہ ہان عذاب قبر کا حق ہے کہا حضرت عائشہ نے پس نہین دیکھا مین نے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو پیچھے اس پوچھنے کے نماز پڑھی ہو کوئی نماز مگر کہ پناہ پکڑی ساتھ اللہ کے عذاب قبر سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف**
ازبسکہ حضرت عائشہ نے عذاب قبر کا نام نہ سنا تھا متحیر ہوئین یہودیہ کے کہنے سے اور حضرت سے حال اسکا پوچھا پھر حضرت کے پناہ چاہنے
مین احتمال ہے کہ آپ کو بھی پہلے اس سے عذاب قبر کا علم نہو بعد اسکے وحی آئی ہو اور خبر دی ہو اور اوس روز سے پناہ چاہنے کا ورد کیا تعلیم امت کے
لیے یا حضرت کو معلوم ہو اور پناہ تبھی سے مانگتے ہون حضرت عائشہ کو خبر نہو بعد سوال کے پکار کر مانگنے لگے تا یہ کہ سیکھ لیوین **وعن** زَيْدِ بْنِ
ثَابِتٍ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَائِطٍ لِبَنِي النَّجَّارِ عَلٰى بَغْلَةٍ لَهُ وَنَحْنُ مَعَهُ اِذْ حَادَتْ
بِهٖ فَكَادَتْ تُلْقِيْهِ وَاِذَا اَقْبُرٌ سِتَّةٌ اَوْ خَمْسَةٌ فَقَالَ مَنْ يَعْرِفُ اَصْحَابَ هٰذِهِ الْاَقْبُرِ قَالَ رَجُلٌ اَنَا قَالَ فَمَتٰى
مَاتُوْا قَالَ فِي الشِّرْكِ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ تُبْتَلٰى فِيْ قُبُوْرِهَا فَلَوْلَا اَنْ لَا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّسْمِعَكُمْ
مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِيْ اَسْمَعُ مِنْهُ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالُوْا نَعُوْذُ
بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ تَعَوَّذُوْا
بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ
قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے زید بن ثابت سے کہ کہا اسوقت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیچ باغ بنی نجار کے تھے سوار اپنے خچر پر اور ہم تھے ساتھ
کہ ناگہان شوخی کی ساتھ حضرت کے قریب تھا کہ گرادے حضرت کو اور ناگہان قبرین پھر پایا پانچ معلوم ہوئین پس فرمایا کون ہے کہ جانتا ہو
صاحبون ان قبرونکے کو کہا ایک شخص نے کہ مین جانتا ہون فرمایا کب مرے یعنی حالت شرک مین یا ایمان مین تھے کہا اسنے کہ بیچ شرک
کے پس فرمایا تحقیق یہ امت آزمائی جاتی ہے بیچ قبرون اپنی کے پس اگر ڈر نہوتا یہ کہ نہ دفن کروگے تم البتہ دعا مانگتا مین اللہ سے یہ کہ سناوے
تمکو عذاب قبر کا وہ کہ سنتا ہون مین اسکو پھر متوجہ ہوئے اوپر ہمارے ساتھ منھ اپنے کے پس فرمایا کہ پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے عذاب آگ کے سے کہا
صحابہ نے کہ پناہ پکڑتے ہین ہم ساتھ اللہ کے عذاب آگ کے سے فرمایا پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے عذاب قبر کے سے کہا انھون نے پناہ پکڑتے ہین ہم ساتھ
اللہ کے عذاب قبر سے فرمایا پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے فتنون سے جو ظاہر ہین انمین سے اور جو کہ چھپے ہین یعنی جو گناہ بدن سے اور دل سے ہوتے ہین کہا
انھون نے پناہ پکڑتے ہین ہم ساتھ اللہ کے فتنون سے جو کہ ظاہر ہے انمین سے اور جو کہ چھپا ہو فرمایا کہ پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے فتنہ دجال کے سے کہا انھون نے

پناہ پکڑتے ہیں ہم ساتھ اللہ کے فتنہ دجال کے سے۔ روایت کی یہ مسلم نے ف اگر نہ ہوتا یہ کہ نہ دفن کرو گے یعنی اگر اس عذاب کو سنو گے تو دفن کرنا مردوں کا چھوڑ دو گے بسبب بیہوشی اور جاتے رہنے عقل کے

الفصل الثانی

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قبر المیت اتاہ ملکان اسودان ازرقان یقال لاحدھما المنکر وللاخر النکیر فیقولان ما کنت تقول فی ھذا الرجل فان کان مؤمنا فیقول ھو عبد اللہ ورسولہ اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ فیقولان قد کنا نعلم انک تقول ھذا ثم یفسح لہ فی قبرہ سبعون ذراعا فی سبعین ثم ینور لہ فیہ ثم یقال لہ نم فیقول ارجع الی اھلی فاخبرھم فیقولان نم کنومۃ العروس الذی لا یوقظہ الا احب اھلہ الیہ حتی یبعثہ اللہ من مضجعہ ذلک وان کان منافقا قال سمعت الناس یقولون قولا فقلت مثلہ لا ادری فیقولان قد کنا نعلم انک تقول ذلک فیقال للارض التئمی علیہ فتلتئم علیہ فتختلف اضلاعہ فلا یزال فیھا معذبا حتی یبعثہ اللہ من مضجعہ ذلک رواہ الترمذی

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ قبر میں داخل کیا جاتا ہے مردہ آتے ہیں اسکے پاس دو فرشتے کالے کیری آنکھوں والے کہا جاتا ہے ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر پس کہتے ہیں وہ دونوں کیا تھا تو کہتا بیچ حق اس شخص کے یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اگر ہوتا ہے وہ شخص مومن پس کہتا ہے وہ بندے ہیں اللہ کے اور بھیجے ہوئے اسکے گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اسکے ہیں اور رسول اسکے پس کہتے ہیں دونوں فرشتے تحقیق ہم جانتے تھے کہ تحقیق تو کہیگا یہ پھر کشادہ کیا جاتا ہے واسطے اسکے بیچ قبر اسکی کے ستر گز بیچ ستر گز عرض اور طول کے پھر روشنی کیجاتی ہے واسطے اسکے بیچ اسکے پھر کہا جاتا ہے واسطے اسکے سو رہ پس وہ کہتا ہے پھر جاؤں میں طرف اہل اپنے کے پس خبر دوں انکو پس کہتے ہیں سو رہ مانند سونے دولہے کے وہ کہ نہیں جگاتا اسکو مگر بہت پیارا لوگوں اسکے کا طرف اسکے یعنی جگانا کسیکا خوش نہیں لگتا موجب وحشت کا ہوتا ہے مگر محبوب کا یہاں تک کہ اٹھاوے اسکو اللہ جگہ سونے اسکی سے کہ یہ ہے اور اگر ہوتا ہے منافق کہتا ہے سنا تھا میں نے لوگوں سے کہتے تھے کچھ پس کہا میں نے مانند اسکے نہیں جانتا میں یعنی سوائے اسکے پس کہتے ہیں فرشتے تحقیق تھے ہم جانتے یہ کہ کہیگا تو یہ پس حکم کیا جاتا ہے واسطے زمین کے مل جا اسپر پس مل جاتی ہے اسپر یعنی بھنچتی ہے اسکو پس گھستی ہیں پسلیاں اسکی یعنی داہنی بیچ بائیں کے اور بائیں بیچ داہنی کے پس ہمیشہ رہتا ہے بیچ اسکے عذاب کیا گیا یہاں تک کہ اٹھاوے اسکو اللہ جگہ قبر اسکی سے کہ یہ ہے روایت کی یہ ترمذی نے ف فرشتے ایسی صورت سے واسطے ہول اور وحشت کے آتے ہیں اور خوف انکا کافر پر بہت ہوتا ہے تا مومن جو امین اور مومن کے لیے آزمائش ہے پس ثابت رکھتا ہے اللہ تعالی اور بے ڈر ہوتے ہیں اسلیے کہ دنیا میں ڈرتے تھے اللہ تعالی سے جزا اسکی یہ ہوگی کہ وہاں نہ ڈرینگے اور کہتے تھے ہم جانتے یعنی بسبب نشان دیکھنے کے یا تیری پیشانی پر نشانی سعادت کی اور نور ایمان کا ظاہر تھا پس خبر دوں انکو یعنی تا خوشحالی میری دیکھ کر وہ خوش ہوویں جیسے مسافر کہیں راحت پاتا ہے تو کہتا ہے کاشکے اپنے اہل میں جاؤں اور حال اپنا انکو دکھاؤں ویسے ہی یہ کہیگا

وعن البراء بن عازب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یاتیہ ملکان فیجلسانہ فیقولان لہ من ربک فیقول ربی اللہ فیقولان لہ ما دینک فیقول دینی الاسلام فیقولان ما ھذا الرجل الذی بعث فیکم فیقول ھو رسول اللہ فیقولان لہ وما یدریک فیقول قرات کتاب اللہ فامنت بہ وصدقت فذلک قولہ یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت الایۃ قال فینادی مناد من السماء ان صدق عبدی فافرشوہ من

الْجَنَّةِ وَأَلْبِسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ فَيُفْتَحُ قَالَ فَيَأْتِيهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيبِهَا وَ
يُفْسَحُ لَهُ فِيهَا مَدَّ بَصَرِهِ وَأَمَّا الْكَافِرُ فَذَكَرَ مَوْتَهُ قَالَ وَيُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ
فَيَقُولَانِ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ لَهُ مَا دِينُكَ فَيَقُولُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ مَا هَذَا الرَّجُلُ
الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ فَيَقُولُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ كَذَبَ فَافْرِشُوهُ مِنَ النَّارِ وَأَلْبِسُوهُ
مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ قَالَ فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُومِهَا قَالَ وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْتَلِفَ
فِيهِ أَضْلَاعُهُ ثُمَّ يُقَيَّضُ لَهُ أَعْمَى أَصَمُّ مَعَهُ مِرْزَبَةٌ مِنْ حَدِيدٍ لَوْ ضُرِبَ بِهَا جَبَلٌ لَصَارَ
تُرَابًا فَيَضْرِبُهُ بِهَا ضَرْبَةً يَسْمَعُهَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ فَيَصِيرُ تُرَابًا ثُمَّ يُعَادُ فِيهِ
الرُّوحُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے براء بن عازب سے آپ نے نقل کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آتے ہیں مردے پاس دو فرشتے
پس بٹھاتے ہیں اُسکو پس کہتے ہیں اسکو کون ہے رب تیرا پس وہ کہتا ہے رب میرا اللہ ہے پھر کہتے ہیں وہ کیا ہے دین تیرا پس وہ کہتا ہے دین میرا
اسلام ہے پھر کہتے ہیں وہ کون ہے یہ شخص کہ بھیجا گیا تھا بیچ تمہارے پس کہتا ہے وہ رسول خدا کا ہے پھر کہتے ہیں اُسکو کس چیز نے معلوم کروایا تجکو پس کہتا ہے
پڑھی میں نے کتاب اللہ کی پس ایمان لایا میں ساتھ اُسکے اور سچ جانا میں نے یعنی پس جو کلام اللہ پر ایمان لاویگا حضرت پر بیشک لاویگا پس یہی مراد ہے قول
اللہ تعالیٰ کے سے ثابت رکھتا ہے اللہ اُن لوگوں کو کہ ایمان لائے ساتھ بات ثابت کے پڑھی ساری آیۃ کہا پس پکارتا ہے پکارنے والا یعنی اللہ تعالیٰ یا فرشتہ ساتھ حکم اُسکے
کے آسمان میں سے کہ سچا ہے بندہ میرا پس بچھونا کرو اسکو بہشت میں سے اور پوشاک پہناؤ اُسکو بہشت میں سے اور کھول دو واسطے اسکے دروازہ طرف بہشت کے پس کھولا
جاتا ہے فرمایا پس آتی ہیں اسکو بادیں اُسکی اور خوشبوئیں اُسکی اور کشادہ کیا جاتا ہے واسطے اُسکے بیچ اسکے اسقدر درازی نگاہ اُسکی کے اور کافر پس ذکر کیا مرنا اسکا اور کہا
پھر ڈالی جاتی ہے روح اُسکی بیچ بدن اُسکے کے اور آتے ہیں اُسکے پاس دو فرشتے بٹھاتے ہیں اُسکو کہتے ہیں کون ہے رب تیرا پس کہتا ہے وہ ہاہ ہاہ نہیں جانتا میں پھر
کہتے ہیں اسکو کیا ہے دین تیرا پھر وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ نہیں جانتا میں پھر کہتے ہیں کون ہے یہ شخص کہ بھیجا گیا ہے بیچ تمہارے پس وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ نہیں جانتا میں پھر
پکارتا ہے پکارنے والا آسمان میں سے یہ جھوٹا ہے پس بچھونا کرو اسکو آگ میں سے اور پہناؤ اسکو پوشاک آگ میں سے اور کھول دو واسطے اسکے دروازہ طرف دوزخ
کے کہا پس آتی ہے اسکو گرمی اُسکی اور لوئیں اُسکی پھر فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے اور تنگ کیجاتی ہے اوپر اسکے قبر اسکی یہاں تک کہ داخل ہوتی ہیں بیچ اسکے
پسلیاں اسکی داہنی طرف بائیں کی اور بائیں طرف داہنی کی پھر مقرر کیا جاتا ہے واسطے اسکے فرشتہ اندھا اور بہرا ساتھ اسکے ہتوڑا ہے گرز لوہے کا اگر مارا جاوے
ساتھ اسکے پہاڑ البتہ ہو جاوے مٹی پس مارتا ہے اسکو ساتھ گرز کے ایسا مارنا کہ سنتے اسکو جو کہ درمیان مشرق اور مغرب کے ہے سوائے آدمی اور جن کے پس
ہوتا ہے مٹی پھر ڈالی جاتی ہے بیچ اسکی روح روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد نے ف ہاہ ہاہ ایک کلمہ ہے کہ عرب میں حیران اور دہشت زدہ بولتا ہے جیسے
یہاں آہ واہ یا اولے والے ہیں یہ کہ جھوٹا ہے کیونکہ آوازہ دین واسلام اور نبوت کا مشرق سے مغرب تک پہونچا نہ جاننا کیا معنی اور فرشتہ اندھا بہرا اسلیے
مقرر ہوگا کہ اُسکی آواز رونے چلانے وغیرہ کی نہ دیکھے نہ سنے کہ رحم آوے پھر روح ڈالی جاتی ہے اسمیں یہ شدت عذاب کے لیے ہے اور سزا ہے اسکے منکر ہونے
کی عذاب قبر سے **وَعَنْ** عُثْمَانَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا وَقَفَ عَلَى قَبْرٍ بَكَى حَتَّى يَبُلَّ لِحْيَتَهُ فَقِيلَ لَهُ تُذْكَرُ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ
فَلَا تَبْكِي وَتَبْكِي مِنْ هَذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْقَبْرَ أَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ فَإِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا
بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُ وَإِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ مَنْظَرًا
قَطُّ إِلَّا وَالْقَبْرُ أَفْظَعُ مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے حضرت عثمان رض

تحقیق وہ تھے جسوقت کہ ٹھہرتے قبر کے پاس روتے یہانتک کہ تر کرتے ڈاڑھی اپنی پس کہا گیا واسطے انکے ذکر کرتے ہو بہشت کا اور دوزخ کا پس نہین
روتے اور روتے ہو اس جگہ کھڑے ہونے سے پس فرمایا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تحقیق قبر اول منزل ہے منازل آخرت کی سے پس اگر
نجات پائی اس سے کسی نے پس جو چیز کہ پیچھے اسکے ہے آسان تر ہے اس سے اور اگر نہ نجات پائی اس سے پس جو چیز کہ پیچھے اسکے ہے سخت تر ہے اس سے کہا اور
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین دیکھی مین نے کوئی جگہ دیکھنے کی کبھی مگر قبر سخت تر ہے اس سے یعنی عیش منغص کرتی ہے اور شدت و محنت
یاد دلاتی ہے روایت کی یہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے **وعنہ** قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَیِّتِ وَقَفَ عَلَیْہِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِاَخِیْکُمْ ثُمَّ سَلُوْا لَہُ التَّثْبِیْتَ فَاِنَّہُ الْاٰنَ یُسْاَلُ
رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے انھین سے کہا تھے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ فارغ ہوتے دفن کرنے میت کے سے تو ٹھہرتے
نزدیک اسکے پس فرماتے استغفار کرو واسطے بھائی اپنے کے پھر مانگو واسطے اسکے ثابت رکھنے کو یعنی اللہ تعالی اسوقت مین اسے ثابت رکھے پس تحقیق
وہ اسوقت سوال کیا جاتا ہے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ دعاے استغفار زندہ کی مفید ہے مردہ کو مذہب اہل سنت
جماعت کا یہی ہے اور یہ دعا اور ثابتی مانگنی سوال سے تلقین میت کے ہے کہ بعد دفن کے کرتے ہین اور تلقین میت کی اکثر حنفیہ کے نزدیک ثابت نہین ہے لیکن اکثر
شافعیہ اور بعض حنفیہ کے نزدیک مستحب ہے اور وارد ہوئی ہے بیچ تلقین بعد دفن کے ایک حدیث ابوامامہ صحابی سے کہ ذکر کی ہے وہ سیوطی نے جمع الجوامع
مین حدیث طبرانی سے اور ابن نجار نے اور ابن عساکر نے اور دیلمی نے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ جب مرے کوئی تم مین کا اور مٹی ڈال چکو تو کھڑا ہووے ایک
شخص سرہانے قبر کے اور کہے یا فلان بن فلانہ اور میت سنتا ہے لیکن جواب نہین دیتا پھر کہے یا فلان بن فلانہ جب وہ اس بار سنتا ہے تو اٹھ بیٹھتا ہے
قبر مین پھر کہے یا فلان بن فلانہ اس بار کہتا ہے میت ارشاد کر مجکو رحمت کرے خدا تعالی تجھپر لیکن تم نہین سنتے اسکو پھر کہے یاد کر اے فلانے اس کلمہ کو
کہ نکلا تو اسپر دنیا سے کہ وہ شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ ہے راضی ہوا تو کہ خدا تعالی پروردگار تیرا ہے اور محمد پیغمبر تیرے ہین اور اسلام دین تیرا ہے
اور قرآن امام تیرا جب یہ کہتا ہے تو پکڑ لیتا ہے ایک منکر و نکیر مین سے ہاتھ دوسرے کا اور کہتا ہے باہر نکل اس بندہ کے آگے سے ہم کیا کام رکھتے ہین اس سے
حق تعالی نے تلقین کی یعنی سکھائی اسکو دلیل اسکی ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر نام میت کی ان کا نہ جانین ہم تو کیا کہین اسکی طرف نسبت
کرین فرمایا نسبت کرے حوا کی طرف کہا ان بعضون کی ہے تمام ہوئی حدیث اور پڑھنا اول سورہ بقر کا مفلحون تک اور آمن الرسول کا بھی آیا ہے اور اگر ختم قرآن کرے افضل ہے
اور بعضے علماء سے منقول ہے کہ اگر مسئلہ فقہ کا مذاکرہ کرے یہ بھی فضیلت رکھتا ہے اور باعث اترنے رحمت کا ہوتا ہے **وعن ابی سعید** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیُسَلَّطُ عَلَی الْکَافِرِ فِیْ قَبْرِہٖ تِسْعَۃٌ وَّتِسْعُوْنَ تِنِّیْنًا تَنْھَشُہٗ وَتَلْدَغُہٗ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَۃُ لَوْ اَنَّ تِنِّیْنًا مِّنْھَا
نَفَخَ فِی الْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ خَضِرًا رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ نَحْوَہٗ وَقَالَ سَبْعُوْنَ بَدَلَ تِسْعَۃٍ وَّتِسْعُوْنَ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ معین کیے جاتے ہین کافر پر اسکی قبر مین ننانوے اژدہے کاٹتے ہین اسکو اور ڈستے ہین اسکو یہانتک کہ ہووے
قیامت اگر تحقیق ایک اژدھا زمین سے پھنکار مارے بیچ زمین کے نہ اگاوے زمین سبزہ روایت کی یہ دارمی نے اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکے اور کہا ستر
ننانوے کے **الفصل الثالث** **عن جابر** قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ
حِیْنَ تُوُفِّیَ فَلَمَّا صَلّٰی عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَوُضِعَ فِیْ قَبْرِہٖ وَسُوِّیَ عَلَیْہِ سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فَسَبَّحْنَا طَوِیْلًا ثُمَّ کَبَّرَ فَکَبَّرْنَا فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لِمَ سَبَّحْتَ ثُمَّ کَبَّرْتَ قَالَ لَقَدْ تَضَایَقَ عَلٰی ھٰذَا الْعَبْدِ
الصَّالِحِ قَبْرُہٗ حَتّٰی فَرَّجَہُ اللّٰہُ عَنْہُ رَوَاہُ اَحْمَدُ روایت ہے جابر سے کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

طرف جنازہ سعد بن معاذ کے جسوقت کہ وفات کیے گئے پس جب کہ نماز پڑھی اُنپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور رکھے گئے سعد بیچ قبر اپنی کے اور ڈالی گئی اُنپر مٹی تسبیح کہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی سبحان اللہ پڑھا پس تسبیح کی ہمنے دیر تک پھر تکبیر کہی حضرت صلعم نے یعنی اللہ اکبر کہا پس تکبیر کہی ہمنے پس کہا گیا اے رسول خدا کے کیون تسبیح کی تمنے پھر تکبیر کہی تمنے فرمایا تحقیق تنگ ہوئی اوپر اُس بندہ صالح کے قبر اُسکی یہان تک کہ کھولدی وہ اللہ تعالی نے اُس سے بسبب تسبیح ہماری کے روایت کی یہ احمد نے ف کیونکہ غصہ اللہ تعالی کا رفع ہوتا ہی اس سے اور اسلیئے مستحب ہی تکبیر کہنی وقت دیکھنے ڈر کی چیز کے جیسے آگ **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هذا الذی تحرک له العرش وفتحت له ابواب السماء وشهده سبعون الفا من الملئكة لقد ضم ضمة ثم فرج عنه رواه النسائی اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ وہ شخص ہی یعنی سعد کہ ہلا واسطے اُسکے عرش یعنی خوشی لی اہل عرش نے بسبب چڑھنے روح پاک اُسکی کے اور کھولے گئے واسطے اُسکے دروازے آسمان کے اور حاضر ہوئے اُسکے جنازے پر ستر ہزار فرشتے تحقیق بھینچے گئے بھینچنا یعنی بیچ قبر کے پھر کشادہ کی گئی قبر اور دور ہوئی یہ سختی اُن سے یعنی بسبب برکت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی یہ نسائی نے **وعن** اسماء بنت ابی بکر قالت قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطیبا فذکر فتنة القبر التی یفتتن فیها المرء فلما ذکر ذلک ضج المسلمون ضجة رواه البخاری هكذا وزاد النسائی حالت بینی وبین ان افهم کلام رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما سکنت ضجتهم قلت لرجل قریب منی ای بارک الله فیک ماذا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فی اخر قوله قال قد اوحی الی انکم تفتنون فی القبور قریبا من فتنة الدجال اور روایت ہی اسماء بیٹی ابوبکر رضی اللہ عنہ کی سے کہا کھڑے ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم واسطے خطبہ کے پس ذکر کیا فتنہ قبر کا کہ آزمایا جاتا ہی بیچ اُسکے آدمی پس جب ذکر کیا یہ چلائے مسلمان چلانا روایت کی یہ بخاری نے اسی طرح اور زیادہ کیا نسائی نے حائل ہوا چلانا درمیان میرے اور درمیان اُسکے کہ سمجھون مین کلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس جب کہ ٹھہر گیا چلانا اُنکا کہا مین نے واسطے ایک شخص کے کہ نزدیک تھا میرے اے فلانے برکت کرے اللہ تعالی بیچ تیرے یعنی زیادہ کرے اللہ تعالی علم وحلم تیرا کیا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ آخر فرمانے اپنے کے کہا اُسنے فرمایا تحقیق وحی کی گئی ہی طرف میرے یہ کہ تم آزمائے جاؤگے بیچ قبرون کے قریب آزمانے دجال کے سے ف یعنی فتنہ قبر باعتبار ہول ووہشت کے قریب ہی فتنہ دجال کے سے **وعن** جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا دخل المیت القبر مثلت له الشمس عند غروبها فیجلس یمسح عینیه ویقول دعونی اصلی رواه ابن ماجة اور روایت ہی جابر سے کہ نقل کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہ داخل کیا جاتا ہی مردہ یعنی مومن قبر مین خیال کیا جاتا ہی واسطے اُسکے آفتاب نزدیک غروب ہونے اُسکے کے پس بیٹھتا ہی ملتا ہی آنکھین اپنی اور کہتا ہی کہ چھوڑ دو مجکو کہ نماز پڑھون روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف یہ بات یا تو اُن فرشتون سے کہتا ہی پہلے سوال جواب کے کہ مین نماز پڑھلون پھر جو چاہو کرو یا بعد فراغت کے سوال جواب سے کہتا ہی اور خیال کرتا ہی کہ اپنے گھر والون مین بیٹھا ہون یہ حالت اُسکی رفاہیت حال پر دلالت کرتی ہی گویا ہنوز دنیا مین ہی اور سویا تھا اور دلالت کرتی ہی اسپر کہ دنیا مین وہ بڑا منضبط اور مدام نماز پڑھنے والا ہوگا کہ جسکو وہان بھی نماز بحسب عادت کے یاد آئی اور خصوصیت قریب مغرب کے مناسب حال مسافر اور تنہائی اسکی کے ہی کہ شام غریبان مشہور ہی مسافر جب شہر مین آتا ہی شام کو تو حیران ہوتا ہی کہ کہان بیٹھے اور کیا کرے **بیت** تو زلف را کشادی وتاریک شد جہان اکنون فتاد شام غریبان کجا روند **سے** نماز شام غریبان چو گریہ آغازم + بہاے ہاے غریبانہ گریہ پردازم + **وعن** ابی هریرة

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المیت یصیر الی القبر فیجلس الرجل فی قبرہ غیر فزع ولا مشغوب
ثم یقال لہ فیم کنت فیقول کنت فی الاسلام فیقال ما ھذا الرجل فیقول محمد رسول اللہ جاءنا بالبینات من
عند اللہ فصدقناہ فیقال لہ ھل رأیت اللہ فیقول ما ینبغی لاحد ان یری اللہ فیفرج لہ فرجۃ قبل النار
فینظر الیھا یحطم بعضھا بعضا فیقال لہ انظر الی ما وقاک اللہ ثم یفرج لہ فرجۃ قبل الجنۃ فینظر الی زھرتھا
وما فیھا فیقال لہ ھذا مقعدک علی الیقین کنت وعلیہ مت وعلیہ تبعث ان شاء اللہ تعالی ویجلس الرجل السوء
فی قبرہ فزعا مشغوبا فیقال لہ فیم کنت فیقول لا ادری فیقال لہ ما ھذا الرجل فیقول سمعت الناس یقولون
قولا ففعلتہ فیفرج لہ فرجۃ قبل الجنۃ فینظر الی زھرتھا وما فیھا فیقال لہ انظر الی ما صرف اللہ عنک
ثم یفرج لہ فرجۃ الی النار فینظر الیھا یحطم بعضھا بعضا فیقال لہ ھذا مقعدک
علی الشک کنت وعلیہ مت وعلیہ تبعث ان شاء اللہ تعالی رواہ ابن ماجۃ

اور روایت کی ابوہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تحقیق مردہ پہنچتا ہے طرف قبر کے پس بیٹھتا ہے شخص یعنی نیک بیچ قبر اپنی کے بیچ اس حالت کے کہ نہیں کچھ خوف زدہ ہوتا اور نہ گھبرایا ہوا پھر کہا جاتا ہے اسکو بیچ کس دین کے تھا تو پس وہ کہتا ہے تھا میں بیچ اسلام کے پھر کہا جاتا ہے کون ہے یہ شخص پس وہ کہتا ہے محمد رسول خدا کے لائے ہمارے پاس دلیلیں ظاہر نزدیک خدا کے سے پس مانا ہم نے انکو پھر کہا جاتا ہے واسطے اسکے کیا دیکھا تو نے اللہ کو پس وہ کہتا ہے کہ نہیں لائق ہے واسطے کسی کے دیکھے اللہ کو پس کھولا جاتا ہے واسطے اسکے روشندان طرف دوزخ کے پس دیکھتا ہے طرف اسکے کہ توڑتی ہے بعض اسکی بعض کو پھر کہا جاتا ہے واسطے اسکے دیکھ طرف اس چیز کے کہ بچایا تجھکو اللہ نے پھر کھولا جاتا ہے واسطے اسکے دریچہ طرف بہشت کے پس دیکھتا ہے طرف تازگی اسکی کے اور اس چیز کے کہ بیچ اسکے ہے پھر کہا جاتا ہے واسطے اسکے یہ ہے ٹھکانا تیرا کیونکہ اوپر یقین کے تھا تو اور اسی پر مرا تو اور اسی پر اٹھایا جاویگا تو اگر چاہے اللہ تعالے اور بیٹھتا ہے شخص برا بیچ قبر اپنی کے ڈرتا ہوا گھبرایا ہوا پس کہا جاتا ہے واسطے اسکے بیچ کس دین کے تھا تو پس وہ کہتا ہے نہیں جانتا میں پس کہا جاتا ہے واسطے اسکے کون تھا یہ شخص پس وہ کہتا ہے سنا میں نے لوگوں کو کہتے تھے کہنا پس کہتا تھا میں وہ پس کھولا جاتا ہے واسطے اسکے روشندان طرف بہشت کے پس دیکھتا ہے طرف تازگی اسکی کے اور اس چیز کے کہ بیچ اسکے ہے پھر کہا جاتا ہے واسطے اسکے دیکھ طرف اس چیز کے کہ پھیری اللہ تعالی نے تجھسے پھر کھولا جاتا ہے واسطے اسکے روشندان طرف دوزخ کے پس دیکھتا ہے طرف اسکے توڑتا ہے بعض اسکا بعض کو پھر کہا جاتا ہے واسطے اسکے یہ ہے ٹھکانا تیرا کیونکہ اوپر شک کے تھا تو اور اوپر اسی کے مرا تو اور اوپر اسی کے اٹھایا جاویگا تو اگر چاہے گا اللہ تعالی روایت کی یہ ابن ماجہ نے

باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ

باب ہے اعتماد کرنیکا ساتھ کتاب وسنت کے ف کتاب یعنی کلام اللہ اور سنت سے مراد ہے اقوال اور افعال اور احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جنکو شریعت طریقت حقیقت کہتے ہیں +

الفصل الاول

فصل پہلی عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد متفق علیہ روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جن نے نئی بات نکالی بیچ اس دین ہمارے کے وہ چیز کہ نہیں اسمیں سے پس وہ مردود ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جسنے عقل سے ایک بات نکالی اسلام میں کہ نہیں ہے اسکے لیے کتاب وسنت سے سند ظاہر یا خفی لفظی یا مستنبط پس وہ مردود ہے اور لفظ ما لیس منہ میں اشارہ ہے اسکی طرف کہ نکالنا اس چیز کا کہ مخالف کتاب وسنت کے نہو برا نہیں ہے وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما بعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الھدی ھدی محمد [illegible]

بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے پیچھے اسکے پس تحقیق بہترین باتوں کی کتاب خدا کی اور بہترین راہوں میں راہ محمد کی اور بدترین چیزوں کی نئی نکلی ہوئیں جو چیزیں ہیں اور جو بدعت ہے گمراہی ہے روایت کی یہ مسلم نے ف اسے پر پیچھے اسکے یعنی پیچھے حمد و صلوٰۃ کے یہ حدیث حضرت نے خطبہ میں بیان فرمائی اسلیے اس طرح فرمایا اور جو بدعت ہے گمراہی ہے معنی یہ ہیں کہ جو بدعت سیئہ ہے وہ سبب گمراہی کی ہے جاننا چاہیے کہ جو چیز حضرت کے بعد پیدا ہوئی وہ بدعت ہے اسمیں سے جو موافق اصول اور قواعد سنت انکی کے ہو اسکو بدعت حسنہ کہتے ہیں اور جو مخالف اسکے ہو بدعت ضلالت اور سیئہ یعنی بری کہتے ہیں چنانچہ مراد کل بدعۃ ضلالۃ سے یہی ہوتی ہے اور بعضی بدعت واجب ہے مانند تعلیم نحو کے واسطے سمجھنے کلام اللہ وغیرہ کے اور بعضی بدعت حرام ہے مثل مذاہب جبریہ قدریہ وغیرہ کے اور رد انکا کرنا بدعات واجبہ سے ہے اور بعضی بدعت مستحب جیسے خانقاہ و مدرسہ بنانے اور جتنے اچھے کام کہ حضرت کے زمانہ میں نہ تھے اور بعضی مکروہ مثل نقش و نگار کرنے مساجد اور کلام اللہ کے اور بعضی مباح مانند مصافحہ کے صبح کے بعد بموجب مذہب شافعی کے اور مذہب حنفی میں مکروہ ہے کہا امام شافعی نے کہ جو بات نئی نکالی اور وہ مخالف کتاب یا سنت یا قول فعل صحابہ یا اجماع کے ہو ضلالت ہے اور جو ایسی نہو پس نہیں وہ بری ہے شیخ سید علی ﴿ وعن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ ثَلٰثَةٌ مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهْرِيْقَ دَمَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غصہ کیے گئے لوگوں میں طرف خدا کے تین ہیں ایک تو کجروی کرنے والا حدِ حرم میں اور ڈھونڈھنے والا اسلام میں طریقہ جاہلیت کا اور طلب کرنے والا خون کسی شخص کا ناحق تاکہ بہاوے خون اسکا روایت کی یہ بخاری نے ف کجروی حد حرم میں یہ ہے کہ جو باتیں کرنی وہاں منع ہیں وہ کرے مثل لڑنے شکار کرنے وغیرہ کے یا مطلق گناہ کرنے مراد ہیں اور طریقہ جاہلیت کا جیسے نوحہ کرے یا گریبان چاک کرے مصیبت کے وقت یا شگون بد لے یا نوروز کرے یا اور رسمیں کفر کی برتے تاکہ بہاوے خون اسکا یعنی فقط خونریزی ہی ملحوظ ہووے قتل میں نہ اور غرض اگرچہ مطلق قتل برا ہے مگر بقصد خونریزی کے سب سے بدتر پس معلوم کیا چاہیے کہ جب چاہنے والے معصیت کا یہ حال ہے تو اسکے کرنے والے کا کیا حال ہوگا حق ﴿ وعن اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى قِيْلَ وَمَنْ اَبٰى قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سب امت میری داخل ہوگی بہشت میں مگر جسنے کہ قبول نہ کیا اور سرکشی کی کہا گیا اور کسنے قبول نکیا اور سرکشی کی فرمایا جسنے اطاعت کی میری داخل ہوا بہشت میں اور جسنے نافرمانی کی میری پس تحقیق قبول نہ کیا روایت کی یہ بخاری نے ف کہا گیا کسنے سرکشی کی یعنی مراد سرکش سے کون ہے پس حضرت نے جواب میں سرکش اور غیر سرکش بیان کیے واسطے خوب واضح ہونیکے ﴿ وعن جَابِرٍ قَالَ جَاءَتْ مَلٰٓئِكَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالُوْا اِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هٰذَا مَثَلًا فَاضْرِبُوْا لَهٗ مَثَلًا قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوْا مَثَلُهٗ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا وَجَعَلَ فِيْهَا مَأْدُبَةً وَبَعَثَ دَاعِيًا فَمَنْ اَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَاَكَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَمَنْ لَّمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ فَقَالُوْا اَوِّلُوْهَا لَهٗ يَفْقَهْهَا قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوْا الدَّارُ الْجَنَّةُ وَالدَّاعِيْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصٰى مُحَمَّدًا فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہا آئے فرشتے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ سوتے تھے پس کہا فرشتوں نے آپسمیں تحقیق واسطے اس صاحب تمہارے کے یعنی آنحضرت کے کہاوت ہے پس بیان کرو واسطے اسکے کہاوت کو

کہا بعضے فرشتون نے تحقیق وہ سوتا ہے یعنی بیان کرنا کیا فائدہ اور کہا بعضے فرشتون نے تحقیق آنکھ سوتی ہے اور دل جاگتا ہے پس کہا کہاوت اسکی مانند
مثل ایک شخص کے کہ بنایا گھر اور ٹھہرایا بیچ اسکے کھانا کھلانا اور بھیجا بلانے والے کو پس جسنے کہ مانا بلانے والے کو داخل ہوگا گھر مین اور کھاویگا کھانا اور جسنے
نہ قبول کیا بلانے والے کو نہ داخل ہوگا گھر مین اور نہ کھاویگا کھانا پس کہا فرشتون نے آپسمین بیان کرو اسکو تا کہ سمجھے اسکو کہا بعضے فرشتون نے تحقیق وہ سوتا ہے
اور کہا بعضون نے تحقیق آنکھ سوتی ہے اور دل جاگتا ہے پھر کہا مراد گھر سے بہشت اور بلانے والے سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس جسنے فرمان برداری کی محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی پس تحقیق فرمان برداری کی اللہ کی اور جسنے نافرمانی کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پس تحقیق نافرمانی کی اللہ کی اور محمد صلعم فرق کرنے والے ہین درمیان لوگون کے
روایت کی یہ بخاری نے ف فرق کرنے والے ہین کہ فرق کردیا کافر اور مومن مین اور حق اور باطل مین اور صالح اور فاسق مین اور کھانا جو تیار کیا ہے مراد اس سے نعمتین
بہشت کی اور مراد شخص سے پاک پروردگار ہے یہ دونون بسبب اسکے کہ ظاہر ہین بیان نہین کیے وعن انس قال جاء ثلثۃ رھط
الی ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسئلون عن عبادۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما اخبروا بھا کانھم
تقالوھا فقالوا این نحن من النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر
فقال احدھم اما انا فاصلی اللیل ابدا وقال الاخر انا اصوم النھار ابدا ولا افطر وقال الاخر انا اعتزل
النساء فلا اتزوج ابدا فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم الیھم فقال انتم الذین قلتم کذا وکذا اما واللہ انی لاخشٰکم
للہ واتقٰکم لہ لکنی اصوم وافطر واصلی وارقد واتزوج النساء فمن رغب عن سنتی فلیس منی متفق علیہ
اور روایت ہے انس سے کہا آئے تین شخص طرف بیبیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پوچھتے ہوئے عبادت آنحضرت کی پس جب کہ خبر دیے گئے ساتھ اسکے گویا
کہ کم جانا اسکو پس کہا آپسمین کہان ہین ہم بہ نسبت آنحضرت کے اور تحقیق بخشے اللہ نے واسطے انکے جو پہلے کیے گناہ اور جو پچھلے پس کہا ایک نے
انمین سے پس مین نماز پڑھا کرونگا تمام رات ہمیشہ اور کہا دوسرے نے مین روزے رکھا کرونگا دن کو ہمیشہ اور نہ افطار کرونگا اور کہا تیسرے نے
پس مین الگ رہونگا عورتون سے پس نکاح کرونگا کبھی پس تشریف لائے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم طرف انکے پس فرمایا حضرت نے تمنے کہا تھا
ایسا اور ایسا خبردار ہو قسم ہے خدا کی تحقیق مین البتہ بہت ڈرتا ہون بہ نسبت تمہارے اللہ سے اور بہت تقوے کرتا ہون بہ نسبت تمہارے واسطے
اللہ کے لیکن مین روزے بھی رکھتا ہون اور افطار بھی کرتا ہون اور نماز بھی پڑھتا ہون رات کو اور سوتا بھی ہون اور نکاح بھی کرتا ہون عورتون سے
پس جس شخص نے اعراض کیا طریقہ میرے سے پس نہین ہے مجھسے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف آئے تین شخص یعنی حضرت علی اور عثمان بن مظعون
اور عبد اللہ بن رواحہ اور کہان ہین ہم یعنی ہمکو آنحضرت سے کیا مناسبت ہے مقدار عبادت مین کسواسطے کہ حضرت کو حاجت اتنی عبادت کی نہین کہ
اللہ تعالی نے فرمایا ہے لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر یعنی تا کہ بخشے اللہ اگلے پچھلے گناہ تیرے اور نکاح بھی کرتا ہون عورتون سے کمال یہی ہے کہ حق انکا ادا
کرے اور حقوق الہی مین بھی کچھ فرق نہ آوے اور توکل وغیرہ ہاتھ سے نجاوے اور حضرت سب یہ باتین کرتے تھے تا امت بھی پیروی کرے اور جسنے اعراض کیا
یعنی بیزار ہو بے رغبت ہو کر میری سنت ترک کی وہ میری جماعت سے نہین اسمین اشارہ ہے اسپر کہ طریقہ رہبانیہ نہ اختیار کرین کہ عاجز ہو وینگے اور حق عبادت ادا نہ ہوگا
علی ہے حق ف اس حدیث سے بعضون نے استنباط کیا ہے کہ اسمین رد ہے انکا جو بدعت حسنہ نکالتے ہین کیونکہ یہ چیزین قسم عبادت ہی سے تھین مگر زیادتی تھین سنت پر
پسند نہ فرمائین پس اولی یہی ہے کہ جو عبادت حضرت سے ثابت ہو وے اسکو اسی طرح ادا کرے کچھ زیادتی نہ کرے کذا افاد استادے مولانا اسحق رح وعن
عائشۃ قالت صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا فرخص فیہ فتنزہ عنہ قوم فبلغ ذلک رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فخطب فحمد اللہ ثم قال ما بال اقوام یتنزھون عن الشیء اصنعہ فواللہ انی لاعلمھم باللہ واشدھم

لَهٗ خَشْيَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی سے کہ کہا کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چیز پس رخصت دی بیچ اسکے پس
پرہیز کیا اس سے کئی شخصوں نے پس پہونچی یہ خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس خطبہ فرمایا اور اللہ کی تعریف کی پھر فرمایا کیا حال ہے ان لوگوں کا
کہ پرہیز کرتے ہیں اس چیز سے کہ کرتا ہوں میں پس قسم خدا کی تحقیق میں ان سب سے زیادہ جانتا ہوں مرضی امر مرضی اللہ کی اور بہت زیادہ ہوں انسے
واسطے اللہ کے ڈرنے کر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کی حضرت نے ایک چیز یعنی روزہ میں اپنی بی بی کا بوسہ لیا سفر میں روزہ افطار کیا یہ رخصت
کی بات ہے اور معنی اخیر حدیث کے یہ کہ میں باوجود کمال تقوے اور ڈرنے کے عمل رخصت پر کرتا ہوں یہ کون ہیں کہ نہ کریں اور حقیقت میں رخصت پر عمل کرنے میں
بڑی بڑی حکمتیں ہیں ظاہر کرنا عجز کا ہے اور ضعف بشریت کا اور رفاہیت نفس کی اسلیے حضرت نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے کہ عمل کیا جاوے رخصتوں پر
یعنی آسانیوں پر جیسے کہ دوست رکھتا ہے کہ عمل کیا جاوے عزیمتوں پر یعنی اصلی چیزوں پر **وَعَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَدِمَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يَأْبُرُوْنَ النَّخْلَ فَقَالَ مَا تَصْنَعُوْنَ قَالُوْا كُنَّا نَصْنَعُهٗ قَالَ لَعَلَّكُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوْا كَانَ خَيْرًا فَتَرَكُوْهُ
فَنَقَصَتْ قَالَ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ اَمْرِ دِيْنِكُمْ فَخُذُوْا بِهٖ وَاِذَا اَمَرْتُكُمْ
بِشَيْءٍ مِّنْ رَّاْيِيْ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے رافع بیٹے خدیج کے سے کہا تشریف لائے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
مدینہ میں اور مدینہ والے تابیر کرتے تھے درخت خرما کو پس فرمایا حضرت نے کیا کرتے ہو تم کہا مدینہ والوں نے تھے ہم کرتے موافق عادت کے فرمایا
شاید کہ اگر نہ کرو تم تو بہتر ہے پس چھوڑ دیا لوگوں نے پس کم ہوا میوہ اس سال کہا راوی نے پس ذکر کیا رو برو آنحضرت صلعم کے پس فرمایا حضرت نے
نہیں میں مگر آدمی جب حکم کروں میں تمکو ساتھ کسی چیز کے بات دین تمہارے کی سے پس لو اسکو اور جسوقت حکم کروں میں تمکو ساتھ ایک چیز کے اپنی عقل سے پس نہیں
میں مگر آدمی روایت کی یہ مسلم نے ف معنی تابیر کے یہ ہیں کہ کھجوروں میں ایک درخت ہوتا ہے نر اور ایک درخت ہوتے ہیں مادہ نر کا پھول جھاڑتے ہیں مادہ پر
تا پھلیں لور معنی اخیر حدیث کے یہ کہ دنیا کے اسباب کے تدبیر میں مجھسے خطا بھی ہوتی ہے اور صواب بھی حاصل یہ کہ حضرت نے اپنے اجتہاد سے منع فرمایا تھا
بغیر آنے وحی کے اسلیے کہ دیکھا اسکو اہل جاہلیت سے اور تاثیر اسکی کی زیادتی میں معقول نہ پائی اور نظر اسپر نفرمائی تھی کہ شاید کچھ اسکی خاصیت ہو
بسبب جاری ہونے عادت الٰہی کے اسلیے خرما منع نہ فرمایا بلکہ فرمایا اگر نہ کرو بہتر ہے پس جب دیکھا کہ اسمیں ایک خاصیت ہے بسبب جاری ہونے عادت
الٰہی کے اور منع اسمیں کچھ آیا نہیں سکوت فرمایا یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو امور دنیا کی طرف التفات نہ تھا اور غرض
انکی دنیا نہ تھی بلکہ اہتمام تھا بیان کرنے امور آخرت کا اور بعضی روایت میں اسی قصہ میں آیا ہے کہ فرمایا انتم اعلم بامور دنیاکم یعنی تم خوب جانتے ہو امور دنیا
اپنی کے اسکے بھی یہی معنی ہیں کہ مجھے التفات نہیں امور دنیا پر والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ دانا تھے امور دنیا اور آخرت میں **وَعَنْ**
اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰى قَوْمًا
فَقَالَ يَا قَوْمِ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَاِنِّيْ اَنَا النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ النَّجَاءَ فَاَطَاعَهٗ طَائِفَةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ فَاَدْلَجُوْا
فَانْطَلَقُوْا عَلٰى مَهَلِهِمْ فَنَجَوْا وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ فَاَصْبَحُوْا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ
فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِيْ فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهٖ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِيْ وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهٖ مِنَ الْحَقِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے اسکے نہیں کہ مثل میری اور مثل اس چیز کی کہ بھیجا مجکو اللہ نے ساتھ اسکے
یعنی دین و شریعت مانند مثل ایک شخص کے آیا ایک قوم کے پاس پس کہا اسنے اے قوم میری تحقیق دیکھا میں نے لشکر اپنی آنکھوں سے اور تحقیق میں ڈرانے والا ہوں
ننگا یعنی بغرض پس ڈھونڈھو تم نجات کو نجات کو پس فرمانبرداری کی اسکی ایک جماعت نے قوم اسکی سے پس چلے راتوں رات پس چلے

اور پیرا بستگی کے پس نجات پائی اور جھٹلایا ایک جماعت نے اسمین سے صبح کی اپنے مکان مین پس ناگہان داخل ہوا اوپر انکے لشکر دشمن کا پس ہلاک کیا انکو اور جڑ سے اکھاڑ دیا انکو پس یہ مثال اُسکی کہ فرمان برداری کی میری پس پیروی کی اس چیز کی کہ لایا مین اسکو اور مثال اسکی کہ نافرمانی کی میری اور جھٹلایا اس چیز کو کہ لایا ہون مین اسکو حق سے یعنی دین و شریعت روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نذیر عریان کا اصل اسکی یہ ہے کہ عرب مین جب ایک آدمی دشمن کو آتے دیکھتا اپنی قوم پر تو کپڑے اپنے اتار کر سر پر رکھتا اور چلاتا تا خبر دار ہو جاوے قوم بعد اسکے یہ مثال ہو گئی ہر امر ناگہانی و دہشت ناک کے پیش آنے مین پس یہ بات حضرت پر کمال صادق تھی کہ بھیجے تھے نذیر عذاب کی مین درحق سید **وعن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِیْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا اَضَاءَتْ مَا حَوْلَهَا جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِیْ تَقَعُ فِی النَّارِ يَقَعْنَ فِيْهَا وَجَعَلَ يَحْجُزُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهُ فَيَتَقَحَّمْنَ فِيْهَا فَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَاَنْتُمْ تَقَحَّمُوْنَ فِيْهَا هٰذِهِ رِوَايَةُ الْبُخَارِیِّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهَا وَقَالَ فِیْ اٰخِرِهَا قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلِیْ وَمَثَلُكُمْ اَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ فَتَغْلِبُوْنِیْ تَقَحَّمُوْنَ فِيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل میری مانند مثال اس شخص کے کہ جلائی آگ پس جب کہ روشن کیا آگ نے گرد اپنا شروع کیا پروانون نے اور اُن جانورون نے کہ گرتے ہین آگ مین گرنا آگ مین اور شروع کیا جلانے والے نے کہ روکتا ہے انکو اور وہ غالب آتے ہین پس داخل ہوتے ہین آگ مین یعنی اسکے منع کرنے سے باز نہین رہتے آگ مین پڑنے سے پس مین پکڑتا ہون کمرین تمہاری کہ بچاؤن آگ سے اور تم بیٹھے ہو بیچ اسکے یہ ہے روایت بخاری کی اور واسطے مسلم کے مانند اسی کے اور کہا مسلم نے بیچ آخر اس روایت کے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس یہ مثل میری اور مثل تمہاری ہے کہ مین پکڑے ہون کمرین تمہاری بچانے کو آگ سے اور یہ کہتا ہون کہ آؤ میری طرف بچو آگ سے پس تم غالب آتے مجھ پر گھسے جاتے ہو بیچ اسکے روایت کی بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی مین نے حرام اور منع چیزین واضح بیان کی ہین جیسے کوئی آگ روشن کرے اور تم گرتے ہو اسمین یعنی کرتے ہو وہی برے کام اور مین منع کرتا ہون **وعن** اَبِیْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيْرِ اَصَابَ اَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَاَنْبَتَتِ الْكَلَاَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ وَكَانَتْ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا وَاَصَابَ مِنْهَا طَائِفَةً اُخْرٰى اِنَّمَا هِیَ قِيْعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَاً فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِیْ دِيْنِ اللّٰهِ وَنَفَعَهٗ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰهُ بِهٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَّمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال اس چیز کی کہ بھیجا مجھکو اللہ نے ساتھ اسکے ہدایت سے اور علم سے مانند مثال مینہ بہت کے کہ پہونچا زمین کو پس تھا اُس زمین مین سے ایک ٹکڑا اچھا قبول کیا اُس نے پانی کو یعنی اپنے اندر جذب کیا پس اگایا خشک گھاس اور تر کو بہت اور تھا ایک ٹکڑا اسمین سے سخت کہ ٹھہر رکھا پانی کو پس نفع دیا اللہ نے بسبب اُسکے لوگون کو پس پیا اور پلایا اور کھیتی کی اور پہونچا اُس زمین مین ایک ٹکڑے اور کو نہ تھا وہ مگر چٹیل میدان نہ تھامتا پانی کو اور نہ جماتا گھاس کو پس یہ یعنی سب جو مذکور ہوئین مثل ہے اس شخص کی کہ سمجھا بیچ دین خدا کے اور نفع دیا اسکو اس چیز نے کہ بھیجا مجھکو اللہ نے ساتھ اسکے پس جانا یعنی سیکھا اُس نے اور سکھایا اور مثل اُسکی کہ نہ اٹھایا ساتھ اسکے سر کو بسبب تکبر کے اور نہ قبول کی اُس نے ہدایت اللہ کی کہ بھیجا گیا ہون مین ساتھ اُسکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اسمین دو طرح کے آدمی مذکور ہوئے ایک فائدہ اٹھانے والے

جو بچتی ہے اور دوسرے منتفع ہونے والے اس سے اور زمین دو طرح کی مذکور ہوئی ایک وہ کہ فائدہ مند ہوئی ہو پانی سے اور دوسری وہ کہ نہ فائدہ مند ہوئی پھر آگے فائدہ مند کی دو قسمیں ہیں اُگنے والی اور نہ اُگنے والی اسی طرح فائدہ مند دین سے دو قسم پر ہیں ایک عالم عابد فقیہ معلم پس یہ مثل اس زمین پاک کے ہیں کہ پانی جذب کیا اور آپ بھی فائدہ مند ہوئی اور گھاس اُگائی اور اوروں کو بھی فائدہ مند کیا یعنی اسی طرح انھوں نے خود بھی فائدہ علم سے اُٹھایا اور اوروں کو بھی فائدہ دیا اور دوسرا عالم معلم غیر عابد کہ ساتھ نوافل وغیرہ کے مشغول نہ ہوا اور علم جو حاصل کیا اسمیں تفقہ یعنی سمجھ نہ پیدا کی پس یہ مثل اس زمین کے ہے کہ پانی اسمیں ٹھہرا اور لوگ منتفع ہوئے یا جس زمین نے پانی جذب کیا اور گھاس اُگائی وہ مثال ہے مجتہدین کی کہ علم حاصل کیا اور پھر اس سے بہت مسائل استنباط کیے آپ بھی فائدہ مند ہوئے اور اور لوگ بھی اور جس زمین نے پانی ٹھہرایا وہ مثال ہے محدثین کی کہ علم حدیث حاصل کیا اور بعینہ لوگوں کو پہونچا کر فائدہ مند کیا چنانچہ تحقیق ہمارے اُستادوں کی یہی ہے اور جسنے کہ سر نہ اٹھایا اور توجہ اور التفات علم کی طرف نہ کی اور ہرگز نہ سنا اور اسپر عمل نہ کیا اور نہ تعلیم کی خواہ دین میں آیا یا نہ آیا یا کافر ہوا یہ مثل اس زمین شور کے ہے کہ پانی قبول نہ کیا اور نہ ٹھہرایا اور نہ کچھ اُگایا ١٢ حق ٭

وعن عَائِشَةَ قَالَتْ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الَّذِيْ أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ وَقَرَأَ إِلَى وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَأَيْتَ وَعِنْدَ مُسْلِمٍ رَأَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولٰئِكَ الَّذِيْنَ سَمَّاهُمُ اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے حضرت عائشہ رض سے کہ کہا پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیۃ وہ ہے جسنے اُتاری اوپر تیرے کتاب کہ اسمیں آیتیں ہیں محکم اور پڑھی آخر آیۃ تک اور نہیں نصیحت پکڑتے مگر صاحب عقل کے کہا حضرت عائشہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ دیکھے تو اور مسلم میں راَیتم یعنی جب دیکھو تم انکو کہ پیچھے پڑتے ہیں اسکے کہ متشابہ ہے قرآن سے پس وہ لوگ ہیں کہ نام رکھا انکا اللہ نے یعنی کجرو پس بچتے رہو انسے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بعد لفظ محکمات کے باقی آیۃ یوں ہے ہن ام الکتاب وآخر متشابہات فاما الذین فی قلوبہم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء تاویلہ وما یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم یقولون آمنا بہ کل من عند ربنا وما یذکر الا اولو الالباب ٭ یعنی وہ آیتیں محکمات اصل کتاب کی ہیں اور اور متشابہ ہیں پس جو لوگ کہ انکے دلوں میں کجی ہے پس پیروی کرتے ہیں انکی کہ متشابہ ہیں اس سے واسطے طلب کرنے فتنہ کے اور ڈھونڈھنے تاویل انکی کے اور نہیں جانتا تاویل انکی یعنے حقیقت معنی انکی کی مگر اللہ اور جو کہ مضبوط ہیں علم میں کہتے ہیں ایمان لائے ہم ساتھ متشابہات کے کہ سب نزدیک پروردگار ہمارے سے ہیں اور نہیں نصیحت مانتے مگر عقلمند اور نام رکھا انکا اللہ نے کجرو یعنی اس آیۃ میں مذکور ہے فاما الذین فی قلوبہم زیغ حاصل یہ کہ محکم آیتیں وہ ہیں کہ معنے انکے ظاہر ہوں اور متشابہ وہ کہ علم انکا اللہ ہی کو ہے جیسے ید اللہ فوق ایدیہم وغیرہا پس اچھے لوگ محکم آیتوں کے معنی بھی سمجھتے ہیں اور ایمان بھی لاتے ہیں انپر اور متشابہ پر ایمان لاتے ہیں اور سمجھ معانی کی سپرد اللہ کے کرتے ہیں اور کجرو آیات متشابہات کے درپے سمجھنے کے ہوتے ہیں اور تاویلیں باطل کر کے گمراہ ہوتے ہیں خلاصہ ساری آیۃ اور حدیث کا یہ ہے جو مذکور ہوا

وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ هَجَّرْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَالَ فَسَمِعَ أَصْوَاتَ رَجُلَيْنِ اخْتَلَفَا فِيْ آيَةٍ فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِيْ وَجْهِهِ الْغَضَبُ فَقَالَ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتَابِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا دوپہر کو گیا میں طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک دن کہا پس سنی حضرت نے آواز دو شخصوں کی کہ آپسمیں اختلاف کر رہے تھے ایک آیۃ میں یعنی آیۃ متشابہ کے معنی میں جھگڑتے تھے پس تشریف لائے اوپر ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ پہچانا جاتا تھا بیچ چہرہ مبارک انکے کے غصہ پس فرمایا نہیں ہلاک ہوئے وہ شخص کہ تھے پہلے تمسے مگر بسبب اختلاف کرنے اپنے کے بیچ کتاب کے روایت کی یہ

سلم نے ف مراد وہ اختلاف ہے کہ شک و شبہ میں ڈالے اور دشمنی پیدا کرے اور باعث کفر اور بدعت کا ہو جیسے اختلاف کرے نفس قرآن
میں یا اُسکے معنی میں کہ جائز نہیں اسمین اجتہاد پس اختلاف علماء مجتہدین کا مراد نہیں کہ وہ باعث رحمت اور فراخی کا ہے دین میں اور صحابہ کرام رضی
سے منقول ہے اسطرح کا اختلاف ۱۲ حق **وعن** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ
اَعْظَمَ الْمُسْلِمِیْنَ فِی الْمُسْلِمِیْنَ جُرْمًا مَنْ سَاَلَ عَنْ شَیْءٍ لَمْ یُحَرَّمْ عَلَی النَّاسِ فَحُرِّمَ مِنْ اَجْلِ مَسْاَلَتِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت بڑا مسلمانوں کا بیچ مسلمانوں کے باعتبار گناہ کے
وہ شخص ہے کہ سوال کرے ایک چیز سے کہ نہیں حرام کی گئی تھی اوپر لوگوں کے پھر حرام کی گئی بسبب پوچھنے اُسکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف بیان شخصوں کے معین فرمایا کہ جو پوچھتے تھے حضرت سے از راہ سرکشی اور تکلف کے جیسے کہ پوچھا بنی اسرائیل نے حضرت موسی علیہ السلام سے بقرہ کے حق میں اور
جو پوچھتے کچھ حاجت کے لیے وہ اسمین داخل نہیں بلکہ ثواب پاتے تھے ۱۲ سید **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ یَاْتُوْنَکُمْ مِنَ الْاَحَادِیْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُکُمْ فَاِیَّاکُمْ وَ
اِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہونگے بیچ
آخر زمانے کے فریب دینے والے جھوٹھے لا دینگے تمہارے پاس حدیثیں کہ نہیں سنیں تمنے اور نہ باپوں تمہارے نے پس بچاؤ اپنے اور بچاؤ انکو اپنے سے
نہ گمراہ کریں وہ تمکو اور نہ فتنہ میں ڈالیں تمکو روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی پیدا ہونگے ایک لوگ کہ کہینگے لوگوں سے ہم علماء اور مشائخ میں بلاتے ہیں تمکو
دین کی طرف اور وہ جھوٹے ہونگے جھوٹی حدیثیں پیغمبر کی بیان کرینگے یا اگلے لوگوں پر باتیں جھوٹی نقل کرینگے اور احکام باطلہ اور اعتقادات فاسدہ بنا دینگے
پس بچاؤ اپنے اور نہ فتنہ میں ڈالیں یعنی شرک میں مقصود یہ ہے کہ احتیاط کرو دینکی لینی میں اور پرہیز کرو صحبت بدعتیوں کی سے اور خیال کرنے سے ساتھ
اسکے تصور شانسے کہ دعوی جھوٹا کہیں بیت چون بسا ابلیس آدم روے ہست پس بہر دستے نباید داد دست ۱۲ حق علی **وعنہ** قَالَ
کَانَ اَھْلُ الْکِتٰبِ یَقْرَءُوْنَ التَّوْرٰىۃَ بِالْعِبْرَانِیَّۃِ وَیُفَسِّرُوْنَھَا بِالْعَرَبِیَّۃِ لِاَھْلِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوْا اَھْلَ الْکِتٰبِ وَلَا تُکَذِّبُوْھُمْ وَقُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْنَا الْاٰیَۃَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہے انہیں سے کہا تھے اہل کتاب پڑھتے توراۃ کو بیچ عبرانی زبان کے کہ زبان یہودیوں کی ہے اور تفسیر کرتے اُسکی عربی زبان میں واسطے
مسلمانوں کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ سچا جانو اہل کتاب کو اور نہ جھٹلاؤ انکو اور کہو ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے اور اُس چیز کے کہ
اوتاری گئی طرف ہمارے آخر آیت تک روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف باقی آیت یہ ہے وما انزل الی ابراہیم واسمعیل واسحق ویعقوب والاسباط وما اوتی
موسی وعیسی وما اوتی النبیون من ربہم لا نفرق بین احد منہم ونحن لہ مسلمون یعنی اور ایمان لائے ہم اُس چیز پر کہ اتاری گئی ہے طرف ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق
اور یعقوب اور اولاد انکی کے اور اس چیز پر کہ دیے گئے موسی اور عیسی اور اُس چیز پر کہ دیے گئے سارے نبی اپنے پروردگار کیطرف سے نہیں فرق کرتے ہم
درمیان کسی کے انمین سے اور ہم اللہ کے لیے تابعدار ہیں پس یوں کہو اور سچا نہ جانو اسلیے کہ شاید کچھ عبارت بدل ڈالی ہو اور جھٹلاؤ اسلیے نہیں کہ توراۃ اصل
حق ہے لیکن انہوں نے بعضی جگہ میں تغییر تبدیل کر دیا ہے شاید کہ سچ ہی نقل کریں ۱۲ حق **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ کَفٰی بِالْمَرْءِ کَذِبًا اَنْ یُّحَدِّثَ بِکُلِّ مَا سَمِعَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انہیں سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کفایت کرتا ہے آدمی کو جھوٹ بولنے میں یہ کہ نقل کرے جو چیز کہ سنی یعنی بغیر تحقیق روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی اگر کوئی کچھ جھوٹ نہ بولتا ہو لیکن عادت
رکھتا ہو کہ جو کچھ سنے بے تحقیق روایت کر دے تو اسی قدر بس ہے جھوٹ بولنے میں کیونکہ جسکا یہ حال ہوگا البتہ جھوٹ میں گرفتار ہی ہوگا

اسلیے کہ جو کچھ سنتا ہی سب سچ نہین ہوتا مقصود منع کرنا ہی بیان کرنے اُس چیز کے سے کہ سچ اُسکا معلوم نہو * ح وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نبی بعثہ اللہ فی امتہ قبلی الا کان لہ فی امتہ حواریون واصحاب یاخذون بسنتہ ویقتدون بامرہ ثم انہا تخلف من بعدہم خلوف یقولون ما لا یفعلون ویفعلون ما لا یؤمرون فمن جاہدہم بیدہ فہو مؤمن ومن جاہدہم بلسانہ فہو مؤمن ومن جاہدہم بقلبہ فہو مؤمن ولیس وراء ذلک من الایمان حبۃ خردل رواہ مسلم

اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی نبی کہ بھیجا ہو اُسکو اللہ نے بیچ امت اُسکی کے پہلے مجھسے مگر تھے واسطے اُسکے امت اُسکی مین مددگار اور یار کہ لیتے طریق اُسکا اور پیروی کرتے حکم اُسکے کی پھر پیدا ہوتے پیچھے اُنکے یعنی بعد گذرنے حواریین کے ناخلف کہتے لوگ کو وہ چیز کہ نہ کرتے آپ اور کرتے وہ چیز کہ نہین حکم کیے گئے یعنی جیسے کہ حال بُرے عالمون اور بُرے سردارون کا ہی پس جو شخص کہ جہاد کرے اُنسے ساتھ ہاتھ اپنے کے پس وہ مومن ہی اور جو جہاد کرے اُنسے ساتھ زبان اپنی کے پس وہ مومن ہی اور جو جہاد کرے اُنسے ساتھ دل اپنے کے پس وہ مومن ہی اور نہین سوا اسکے ایمان برابر دانہ رائی کے روایت کی یہ مسلم نے ف زبان سے جہاد کرے یعنی منع کرے اور نصیحت کرے اور بُرا کہے اور دل سے جہاد یہ کہ بُرا جانے اور غمگین ہووے نہین سوا اسکے ایمان برابر دانہ رائی کے یعنی جسنے دل سے بھی بُرا نہ جانا تو گویا راضی ہوا بُری بات کا پس یہ کفر ہی * علی * وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دعا الی ہدی کان لہ من الاجر مثل اجور من تبعہ لا ینقص ذلک من اجورہم شیئا ومن دعا الی ضلالۃ کان علیہ من الاثم مثل اثام من تبعہ لا ینقص ذلک من اثامہم شیئا رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ بلایا طرف ہدایت کے ہوگا واسطے اُسکے ثواب مانند ثواب اُن لوگون کے کہ پیروی کی اُسکی نہین کم کریگا یہ ثواب اُنکے سے کچھ اور جسنے کہ بلایا طرف گمراہی کے ہوگا اوپر اُسکے گناہ مانند گناہون اُن لوگون کے کہ پیروی کی اُسکی نہین کم کریگا یہ گناہ اُنکے سے کچھ روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی جو کہ باعث بھلائی کا ہوگا اُسکو بھی ثواب مانند کرنے والونکے حاصل ہوگا اور اب جو باعث کو ثواب ملا تو پیروی کرنے والون کے ثواب مین سے کچھ کمی نہین ہو جائیگی کیونکہ اجر پیروون کو بسبب عمل کے ہی اور اجر باعث کو بسبب ہدایت کرنیکے اور ایسا ہی حال بُری راہ نکالنے والون کا ہی گناہ مین * وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدأ الاسلام غریبا وسیعود کما بدأ فطوبی للغرباء رواہ مسلم اور روایت ہی اُن ہی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع ہوا اسلام غریب اور ہو جائیگا جیسے کہ شروع ہوا پس خوشوقتی ہو واسطے غرباء کے روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی ابتدائے اسلام مین مسلمان غریب اور کم تھے کہ وطنونسے نکل کر ہجرت کی اور آخر کو پھر یہی حال ہو جائیگا پس خوشی ہو جیو اُنکو کہ آخر زمانہ مین قدم استقامت کا ثابت رکھینگے اور چنگل مارینگے ساتھ کتاب وسنت کے * ح وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الایمان لیارز الی المدینۃ کما تارز الحیۃ الی جحرہا متفق علیہ

اور روایت ہی انھین سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ایمان سمٹ آویگا طرف مدینہ کے جیسے کہ سمٹتا ہی سانپ طرف بل اپنے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مشابہت دی حضرت نے لوگون کے بھاگنے کی مخالفون کی آفات سے اور ثابت رہنے اُنکے کے ایمان پر ساتھ سانپ کے اسلیے کہ سانپ بہ نسبت اور جانورونکے بہت بھاگتا ہی اور بہت سمٹ کر بل مین جاتا ہی اور مشکل سے نکالا جاتا ہی اور یہ خبر دی حضرت نے ابتدائے ہجرت کی یا اخیر زمانہ کی جس وقت کہ مسلمان کم ہونگے پس سمٹ آوینگے مدینہ مین * ح وسنذکر حدیث ابی ہریرۃ ذرونی

مَا تَرَكْتُكُمْ فِي كُتُبِ الْمَنَاسِكِ وَحَدِيْثَيْ مُعَاوِيَةَ وَجَابِرٍ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي وَلَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي فِي بَابِ ثَوَابِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ
اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابو ہریرہ کی و رعنی ما ترکتکم بیچ کتاب مناسک کے یعنی حج کے اور دونون حدیثین معاویہ و جابر کی کہ ایک کا سر لا یزال من امتی ہے
اور دوسری کا لا یزال طائفۃ من امتی بیچ باب ثواب اس امت کے اگر چاہے اللہ تعالی یعنی یہ حدیثین مصابیح والے نے اس باب مین ذکر کی ہین اور ہم نے
وہان **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** رَبِيْعَةَ الْجُرَشِيِّ قَالَ اُتِيَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لَهٗ لِتَنَمْ عَيْنَاكَ
وَلْتَسْمَعْ اُذُنُكَ وَلْيَعْقِلْ قَلْبُكَ قَالَ فَنَامَتْ عَيْنَايَ وَسَمِعَتْ اُذُنَايَ وَعَقَلَ قَلْبِيْ قَالَ فَقِيْلَ لِيْ سَيِّدٌ بَنٰى دَارًا
فَصَنَعَ مَادُبَةً وَّاَرْسَلَ دَاعِيًا فَمَنْ اَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَاَكَلَ مِنَ الْمَادُبَةِ وَرَضِيَ عَنْهُ
السَّيِّدُ وَمَنْ لَّمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنَ الْمَادُبَةِ وَسَخِطَ عَلَيْهِ السَّيِّدُ
قَالَ فَاللّٰهُ السَّيِّدُ وَمُحَمَّدٌ الدَّاعِيْ وَالدَّارُ الْاِسْلَامُ وَالْمَادُبَةُ الْجَنَّةُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ
روایت ہے ربیعہ جرشی سے کہ کہا دکھلائے گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی خواب مین فرشتے پس کہا گیا انکو چاہیے کہ سوو ین آنکھیں تمہاری
اور سنین کان تمہارے اور سمجھے دل تمہارا فرمایا پس سوئین آنکھین میری اور سنا کانون میرے نے اور سمجھا دل میرے نے فرمایا پس کہا گیا واسطے
میرے یعنی فرشتون نے بطریق تمثیل کے کہا کہ ایک سردار نے بنایا گھر اور تیار کیا کھانا اور بھیجا بلانے والے کو پس جسنے کہ قبول کیا بلانے والے کو داخل ہوا گھر
مین اور کھایا کھانے مین سے اور راضی اس سے ہوا سردار اور جسنے نہ قبول کیا بلانے والے کو نہ داخل ہوا گھر مین اور نہ کھایا کھانے مین سے اور خفا ہوا اوپر
اسکے سردار فرمایا حضرت نے پس اللہ سردار ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلانے والا اور گھر اسلام اور کھانا بہشت روایت کی یہ دارمی نے **ف** سوو ین
آنکھین تیری یعنی نہ دیکھا اپنی آنکھون سے کچھ اور سنین کان تیرے یعنی کان نہ رکھ کسیکی بات پر اور جانے دل یعنی دل مین کچھ خیال نہ لا حاصل یہ کہ
غور اور حضور دل سے اس مثال کو سن تا خوب سمجھے آگے حضرت نے جواب دیا فنامت عینی کا اور پہلی حدیث مین گھر جنت کو فرمایا اور کھانا مراد رکھا نعمتون کی
اور یہان گھر اسلام کو فرمایا اور کھانا جنت کو اسلیے کہ اسلام سبب داخل ہونے گھر بہشت کا ہے پس اسکو مشابہ گھر کے کیا اور مادبہ یعنی کھانا مہمانی کا دونون
جانے نعمتین بہشت ہی کی مراد ہین ✦ سید **وعن** اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اُلْفِيَنَّ
اَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَاْتِيْهِ الْاَمْرُ مِنْ اَمْرِيْ مِمَّا اَمَرْتُ بِهٖ اَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ مَا وَجَدْنَا
فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ
اور روایت ہے ابی رافع سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پاؤن مین ایک تم مین سے تکیہ کیے ہوئے اوپر چھپرکھٹ اپنی کے کہ آوے اسکو حکم
میرے حکم مین سے اس قسم سے کہ حکم کیا ہے مین نے یا منع کیا ہے مین نے اس سے پس کہے کہ نہین جانتا مین وہ چیز کہ پائی مین نے بیچ کتاب اللہ کے پیروی کی ہم نے
اسکی روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور بیہقی نے بیچ دلائل النبوۃ کے **ف** تکیہ کیے ہوئے اوپر چھپرکھٹ کے یعنی تکبر کیے ہوئے فراغت
سے بیشمار ہے اور طلب علم اور حدیث ترک نہ کرے اور از راہ جہالت کے میرے حکم کو یون نہ کہنے لگے کہ سوائے کتاب اللہ کے مین کچھ نہین جانتا اور
نہ کسی چیز کی سوائے اسکے متابعت کرتا ہون اسمین خبر دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے جاہلون اور فراغت والون اور متکبرون کے حال سے کہ سل
کرینگے حدیث پر عمل کرنے سے اس حکم مین کہ قرآن مین نہین پانے کا اور گمان رکھین گے کہ احکام شرع منحصر ہین قرآن مین اور یہ نہین جانتے کہ بہت علم قرآن مین
نہین اور حدیث مین ہین جیسے قرآن دلیل ہے حدیث پیغمبر صلعم کی بھی دلیل ہے اور جیسے قرآن حضرت کو عطا ہوا ہے حدیث بھی عطا ہوئی ہے دونون وحی ہین ✦ حق ✦
وعن الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يْكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنِّيْ اُوْتِيْتُ الْقُرْاٰنَ

وَمِثْلَهُ مَعَهُ أَلَا يُوشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلَى أَرِيكَتِهِ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْقُرْآنِ فَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوهُ وَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوهُ وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ كَمَا حَرَّمَ اللَّهُ أَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمُ الْحِمَارُ الْأَهْلِيُّ وَلَا كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَلَا لُقَطَةُ مُعَاهِدٍ إِلَّا أَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَقْرُوهُ فَإِنْ لَمْ يَقْرُوهُ فَلَهُ أَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ نَحْوَهُ وَكَذَا ابْنُ مَاجَةَ إِلَى قَوْلِهِ كَمَا حَرَّمَ اللَّهُ اور روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار رہو تحقیق دیا گیا ہوں میں قرآن اور مانند اسکے ساتھ اسکے خبردار رہو قریب ہے کہ ایک شخص پیٹ بھرا اوپر چھپر کھٹ اپنی کے کہیگا لازم کرو اوپر اپنے یہ قرآن یعنی فقط قرآن ہی کو سمجھو پس جو پاؤ تم بیچ اسکے حلال پس حلال جانو اسکو اور جو پاؤ تم بیچ اسکے حرام پس حرام جانو اسکو اور تحقیق جو کچھ کہ حرام کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مانند اُس چیز کے ہے کہ حرام کیا اللہ نے خبردار رہو کہ نہیں حلال کیا واسطے تمھارے گدھا اہلی اور نہ صاحب کچلی کا درندوں میں سے اور نہ لقطہ عہد والے کا مگر اسطرح کا لقطہ کہ بے پروا ہو اُس سے مالک اُسکا اور جو شخص مہمان ہو نزدیک ایک قوم کے پس لازم ہے اوپر اُنکے کہ مہمانی کریں اُسکی پس اگر نہ مہمانی کریں اُسکی پس واسطے اُسکے ہے یہ کہ لیوے اُنسے مانند مہمانی اپنی کے روایت کی یہ ابوداؤد نے اور روایت کی دارمی نے مانند اسکے اور اسی طرح ابن ماجہ نے تا قول کما حرم اللہ تک مانند اسکے ساتھ اُسکے یعنی حدیث لیکن فرق یہی ہے کہ قرآن وحی ظاہر ہے اور حدیث وحی پوشیدہ اور لفظ الا لا یحل سے بطور تمثیل کے فرمایا کہ حرمت ان چیزوں کی قرآن میں مذکور نہیں میں نے انکی حرمت بیان کی اور گدھا اہلی یعنی جو کہ گھر میں رہتا ہے پس گدھا وحشی کہ اُسکو گورخر کہتے ہیں حلال ہے اور نہ صاحب کچلی کا یعنی جو کہ کچلی سے شکار کرتے ہیں اور پھاڑتے ہیں مانند شیر اور بھیڑیے اور کتے کے اور نہ لقطہ عہد والے کا معاہد اُس کافر کو کہتے ہیں کہ درمیان اُسکے اور درمیان مسلمانوں کے عہد ہو ساتھ امان کے عام ہے کہ ذمی ہو یا غیر اسکے پس فرمایا کہ لقطہ اُسکا یعنی جو چیز کہ رستے میں پڑی پائی اُسکی حلال نہیں مگر ایسا لقطہ کہ بے پروا ہو مالک اُسکا یعنی چیز حقیر مانند گٹھلی اور چھلکے اور گاجر اور مولی وغیرہ کے اور لازم ہے کہ مہمانی کریں یہ بطریق استحباب کے ہے نہ فرضیت کی پس اگر مہمانی نہ کریں تو لیلی مانند مہمانی اپنی کے یہ حکم اُس صورت میں ہے کہ مہمان مضطر ہو اگر نہ لیگا تو ہلاک ہو جائیگا یا یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا اب منسوخ ہوا ہے۔ وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيَحْسَبُ أَحَدُكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا إِلَّا مَا فِي هَذَا الْقُرْآنِ أَلَا وَإِنِّي وَاللَّهِ قَدْ أَمَرْتُ وَوَعَظْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ أَشْيَاءَ إِنَّهَا لَمِثْلُ الْقُرْآنِ أَوْ أَكْثَرُ وَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يُحِلَّ لَكُمْ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتَ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا بِإِذْنٍ وَلَا ضَرْبَ نِسَائِهِمْ وَلَا أَكْلَ ثِمَارِهِمْ إِذَا أَعْطَوْكُمُ الَّذِي عَلَيْهِمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي إِسْنَادِهِ أَشْعَثُ بْنُ شُعْبَةَ الْمِصِّيصِيُّ قَدْ تُكُلِّمَ فِيهِ اور روایت ہے عرباض بن ساریہ سے کہا کھڑے ہو کر خطبہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کیا گمان کرتا ہے ایک تمھارا تکیہ لگائے ہوئے اوپر چھپر کھٹ اپنی کے گمان کرتا ہے یہ کہ اللہ نے نہیں حرام کی کوئی چیز مگر وہ چیز کہ بیچ اس قرآن کے ہے خبردار ہو تحقیق قسم ہے اللہ کی تحقیق حکم کیا میں نے اور نصیحت کی میں نے اور منع کیا میں نے کئی چیزوں سے کہ تحقیق وہ البتہ بقدر قرآن کے ہیں بلکہ زیادہ ہیں اور تحقیق اللہ نے نہیں حلال کیا واسطے تمھارے یہ کہ داخل ہو تم گھروں اہل کتاب کے میں مگر ساتھ حکم اُنکے کے اور نہیں حلال کیا مارنا عورتوں اُنکی کا اور نہ کھانا میوہ اُنکے کا جسوقت کہ دیویں تمکو وہ چیز کہ اوپر اُنکے ہے یعنی نہ ستاؤ اُنکو کہ اسطرح سے گھروں میں داخل ہو جاؤ بلا اذن اور نہ ستاؤ اُنکے گھر والوں کو اور نہ مال کو جبکہ جزیہ دیں روایت کی یہ ابوداؤد نے اور بیچ اسناد اسکی کے اشعث بن شعبہ مصیصی ہے تحقیق کلام کیا گیا ہے

بیچ اُسکے کہ آیا اُتقریر یا نہین ف لفظ ان انہ لا یحل سے آخر تک یعنی احکام حضرت نے بیان فرمائے کہ مین نے یہ منع کیے ہین قرآن مین نہین مذکور اور بعد لفظ رواہ کے اصل مشکوٰۃ مین سفیدی چھوٹی ہوئی ہے لیکن میرک شاہ نے یہ عبارت مذکور لکھ دی ہے **وَعَنْهُ** قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَاَنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَاَوْصِنَا فَقَالَ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَاِنَّهٗ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِيْ فَسَيَرٰى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا الصَّلٰوةَ اور انھین سے روایت ہے کہا نماز پڑھوائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز پھر متوجہ ہوئے اوپر ہمارے ساتھ منھ اپنے کے پس نصیحت کی ہمکو نصیحت خوب کہ بہین اُس سے آنکھین اور ڈرے اُس سے دل پس کہا ایک شخص نے اے رسول خدا کے گویا یہ نصیحت ہے رخصت کرنے والے کی پس وصیت کرو ہمکو پس فرمایا وصیت کرتا ہون مین تمکو ساتھ تقوی اللہ کے اور سننے اور حکم بجالانیکے یعنی سردار مسلمانون کا اگرچہ ہو غلام حبشی پس تحقیق شان یہ ہے جو شخص کہ زندہ رہے تم مین سے پیچھے میرے پس دیکھے گا اختلاف بہت پس لازم پکڑو طریقہ میرے کو اور طریقہ خلفاے راشدین کے کو کہ ہدایت کیے گئے ہین پھر و ساکر و ساتھ اُسی کے اور بغنبو ولیکر رہو اُسے ساتھ دانتون کے اور بچو تم نئی نئی باتون سے پس تحقیق جو نئی بات ہے بدعت ہے اور جو بدعت ہے گمراہی ہے روایت کی یہ احمد نے اور ابو داؤد نے اور ترمذی نے اور ابن ماجہ نے مگر ترمذی اور ابن ماجہ نے نہین ذکر کیا نماز کا ف یعنی نہین کہا صلی بنا رسول اللہ بلکہ سر احدیث کا وعظنا موعظۃ نقل کیا اور گویا یہ نصیحت ہے رخصت کرنے والے کی کہ وقت رخصت کے بیان کرنے مین کمال کوشش کرتا ہے آدمی کہ کچھ نہ رہ جاوے اور اگرچہ غلام ہو حبشی اسمین کمال مبالغہ ہے اطاعت حکم مین اگر فرضًا ایسا بھی ہو تو اطاعت کرے اور دانتون سے پکڑنا کنایہ ہے کمال محافظت اور محکمی سے ✦ حق **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا ثُمَّ قَالَ هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَالَ هٰذِهٖ سُبُلٌ عَلٰى كُلِّ سَبِيْلٍ مِّنْهَا شَيْطٰنٌ يَّدْعُوْ اِلَيْهِ وَقَرَاَ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ الْاٰيَةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا خط کھینچا واسطے ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط یعنی سیدھا پھر فرمایا یہ راہ اللہ کی ہے پھر کھینچے کئی خط داہنے اُسکے اور بائین اُسکے یعنی سات خط چھوٹے ٹیڑھے داہنی طرف اور اسی طرح بائین طرف اور فرمایا یہ راہین ہین اوپر ہر راہ کے اُنمین سے شیطان ہے پکارتا ہے طرف اُس راہ کے اور پڑھی یہ آیت اور تحقیق یہ راہ میری ہے سیدھی پس پیروی کرو اُسکو آخر آیت تک روایت کی یہ احمد اور نسائی اور دارمی نے ف باقی آیت یہ ہے ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ یعنی اور نہ پیروی کرو راہون کی تا نہ پریشان کر دین راہین تمکو راہ اُسکی سے ف لمبا سیدھا خط مثال ہے راہ خدا کی کہ وہ اعتقاد حق اور عمل صالح ہے اور چھوٹے ٹیڑھے خط مثال ہین راہون گمراہی کے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ النَّوَوِيُّ فِيْ اَرْبَعِيْنِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رَوَيْنَاهُ فِيْ كِتَابِ الْحُجَّةِ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین پورا مومن ہوتا ایک تمھارا یہانتک کہ ہو خواہش اُسکی تابع اُس چیز کے کہ لایا ہون مین اُسکو یعنی دین وشریعت روایت کی یہ بیچ شرح سنہ

اور کہا نووی نے بیچ چہل حدیث اپنی کے کہ یہ حدیث صحیح ہے روایت کیے گئے ہم یہ حدیث بیچ کتاب حجت کے ساتھ سند صحیح کے ف یعنی تابع ہو خواہش طبیعت کا
اعتقاد میں اور عمل میں اور عادات اور عبادات میں ساتھ کمال خوشی کے یہ بات جب حاصل ہوتی ہے کہ جاتی رہے آدمی سے کدورت نفسانی پس
روشن ہوتا ہے ساتھ صفات نورانیہ کے اور یہ حالت نہیں پائی جاتی ہے مگر اولیاء اللہ میں ۔ وَعَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْيٰى سُنَّةً مِّنْ سُنَّتِيْ قَدْ اُمِيْتَتْ بَعْدِيْ فَاِنَّ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ
مِثْلَ اُجُوْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَالَةً لَا يَرْضَاهَا اللّٰهُ
وَرَسُوْلُهٗ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْئًا
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اور روایت ہے بلال بن حارث مزنی سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ زندہ کیا یعنی رواج دیا سنت میری کو ایسی سنت کو کہ تحقیق چھوڑی گئی تھی بعد میرے پس
تحقیق واسطے اُسکے ہے ثواب مانند ثواب اُن لوگوں کے کہ عمل کیا ساتھ اُس سنت کے بغیر اسکے کہ ناقص ہووے ثواب اُنکے سے کچھ اور
جسنے کہ نئی نکالی بدعت گمراہی کی نہیں راضی ہوتا اُس سے اللہ اور رسول اُسکا ہوگا اوپر اُسکے گناہ مانند گناہوں اُن شخصوں کے کہ عمل کیا
ساتھ اُسکے نہیں کم ہوگا گناہوں اُنکے سے کچھ روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی یہ ابن ماجہ نے کثیر بن عبداللہ بن عمرو سے اور اُسنے
اپنے باپ سے اُن نے کثیر کے دادا سے یعنی عمرو سے ف یعنی سنت پر عمل کرنے والوں کے ثواب میں سے کمی نہیں ہوتی اور زندہ کرنیوالے سنت کو
برابر اُنکے ثواب ملتا ہے اسی طرح بدعت پر عمل کرنے والوں کے گناہوں میں سے کچھ کمی نہیں ہوتی اور نکالنے والے کے لیے گناہ برابر اُنکے لکھا جاتا ہے
اور سنت سے مراد بات دین کی ہے خواہ فرض ہو یا سوائے اُسکے جیسے کہ نماز جمعہ کی لوگوں نے ترک کر دی اسنے رغبت دلا کر رواج دی اسی طرح مصافحہ اور
سوائے اسکے اور چیزیں مسنون ۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدِّيْنَ لَيَأْرِزُ
اِلَى الْحِجَازِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا وَلَيَعْقِلَنَّ الدِّيْنُ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْاُرْوِيَّةِ مِنْ رَاْسِ الْجَبَلِ اِنَّ الدِّيْنَ بَدَأَ غَرِيْبًا وَ
سَيَعُوْدُ كَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ وَهُمُ الَّذِيْنَ يُصْلِحُوْنَ مَا اَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ سُنَّتِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے عمرو بن عوف سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دین البتہ سمٹ آویگا طرف حجاز کے یعنی مکہ اور مدینہ اور متعلقات اُنکے کے
جیسے کہ سمٹ آتا ہے سانپ طرف بل اپنے کے اور البتہ جگہ پکڑے گا دین حجاز میں جیسے جگہ پکڑتی ہے بکری پہاڑی چوٹی پہاڑ پر تحقیق دین پیدا ہوا تھا
ابتدا میں غریب اور ہو جاویگا جیسا کہ تھا ابتدا میں پس خوشحالی ہے واسطے غرباء کے اور وہی درست کرینگے اُس چیز کو کہ بگاڑینگے لوگ پیچھے میرے
سنت میری کو روایت کی یہ ترمذی نے ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَاْتِيَنَّ عَلٰى
اُمَّتِيْ كَمَا اَتٰى عَلٰى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰى اِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ اَتٰى اُمَّهٗ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِيْ اُمَّتِيْ
مَنْ يَّصْنَعُ ذٰلِكَ وَاِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِيْ عَلٰى ثَلٰثٍ وَسَبْعِيْنَ
مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً قَالُوْا مَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَفِيْ رِوَايَةِ اَحْمَدَ وَاَبِيْ دَاوٗدَ عَنْ مُعَاوِيَةَ ثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ
وَاِنَّهٗ سَيَخْرُجُ فِيْ اُمَّتِيْ اَقْوَامٌ تَتَجَارٰى بِهِمْ تِلْكَ الْاَهْوَاءُ كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ بِصَاحِبِهٖ
لَا يَبْقٰى مِنْهُ عِرْقٌ وَلَا مَفْصِلٌ اِلَّا دَخَلَهٗ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ آویگا اوپر امت

میری

میری کے یعنی زمانہ جیسا کہ آیا اوپر بنی اسرائیل کے مانند برابر پاپوش کے ساتھ پاپوش کے یہان تک کہ اگر انمین سے وہ جو کہ آتا تھا مان اپنی کے پاس یعنی بدفعلی کی ظاہر مین البتہ ہوگا بیچ امت میری کے وہ شخص کہ کریگا یہ اور تحقیق بنی اسرائیل متفرق ہوئے اوپر بہتر گروہ کے اور متفرق ہوگی امت میری اوپر تہتر گروہ کے سب وہ بیچ دوزخ کے مگر ایک گروہ صحابہ نے عرض کیا کہ کونسا ہوگا وہ گروہ اے رسول خدا کے فرمایا جسپر ہون مین اور میرے اصحاب روایت کی یہ ترمذی نے اور بیچ روایت احمد کے اور ابی داؤد کے روایت ہے معاویہ سے کہ بہتر گروہ بیچ دوزخ کے اور ایک گروہ بیچ بہشت کے اور وہ گروہ ہے جماعت اور تحقیق نکلینگی بیچ امت میری کے کئی قومین سرایت کرینگی بیچ انکے خواہشین یعنی بدعتین عقائد مین اور اعمال مین جیسے کہ سرایت کرتی ہے ہڑک ہڑک والے کے نہین باقی رہتی اس سے کوئی رگ اور نہ کوئی جوڑ مگر کہ داخل ہوتی ہے اسمین ف مانند برابر پاپوش کے ساتھ پاپوش کے یعنی پاپوش جیسے پاپوش کے برابر ہوتی ہے اسی طرح اس امت کے لوگ مطابق ہونگے بنی اسرائیل کے اور مراد مان سے باپ کی بیوی ہے یعنی سوتیلی مان والا اسکی مان سے کس سے یہ حرکت ہوتی ہے کہ مانع طبعی اور شرعی دونون جمع ہین اور مراد امتی سے اہل قبلہ ہین یعنی جو مسلمان گنے جاتے ہین پس اس صورت مین معنی کلہم فی النار کے یہ ہین کہ بسبب گناہ کے اور بداعتقادی کے دوزخمین داخل ہونگے پھر جسکا عقیدہ حد کفر کو نہ پہونچا ہوگا نکلیگا بسبب رحمت پروردگار کے اور جماعت سے مراد اہل علم اور اہل فقہ حق والی جماعت انکو اسلیے کہا کہ جمع ہین کلمہ حق پر اور تہتر فرقون کی تفریق یون ہے کہ بڑے فرقہ اہل اسلام کے آٹھ ہین معتزلہ اور شیعہ اور خوارج اور مرجیہ اور نجاریہ اور جبریہ اور مشبہہ اور ناجیہ پھر معتزلہ کے بیس فرقہ ہین اور شیعہ کے بائیس اور خوارج کے بیس اور مرجیہ کے پانچ اور نجاریہ کے تین اور جبریہ اور مشبہہ کے ایک ایک فرقہ ہین کئی نہین اور فرقہ ناجیہ اہل سنت وجماعت ہین سب یہ تہتر ہوئے اب عقائد انکے سنا چاہیے معتزلہ کہتے ہین کہ بندے اپنے عمل آپ ہی پیدا کرتے ہین اور انکار رویت کا کرتے ہین اور قائل ہین وجوب ثواب وعقاب کے اللہ پر اور مرجیہ کہتے ہین کہ گناہ ساتھ ایمان کے کچھ ضرر نہین کرتا جیسے کہ ساتھ کفر کے طاعت نہین نفع دیتی اور نجاریہ نفی صفات کی کرتے ہین اور کلام الہی کو حادث کہتے ہین اور جبریہ کہتے ہین کہ بندہ اپنے افعال مین کچھ اختیار نہین رکھتا اور مشبہہ خالق کو ساتھ خلق کے مشابہ کرتے ہین اور جسمیت اور حلول کے قائل ہین باقی فرقون کے عقائد مشہور ہین اسلیے نہین بیان کیے لیکن یہان عوام کو ایک شبہہ آتا ہے کہ مثلا ایک شخص جاہل مسلمان ہوا اور اسنے روافض اور اہل سنت وجماعت کو دیکھا کہ دونون اپنے حق کو جانتے ہین اور سند لاتے ہین کتاب وسنت سے اب بیچارہ نہایت حیران ہے کہ حقیت ایک کی دونون مین سے کیونکر معلوم کرے جواب اسکا یہ ہے کہ کئی باتین صریح دلالت کرتی ہین حق ہونے مذہب سنت جماعت کے پر وہ انمین غور کرلے اسمین حاجت پڑھنے علم کی نہین اول یہ کہ کلام اللہ نعمت عظمی باریتعالی کی ہے اور وہ اکثر سنیون ہی کو یاد ہوتا ہے رافضی محروم ہین اور اگر ہزارون مین کسی کو یاد بھی ہوا تو وہ نادر ہے النادر کالمعدوم دوسرے یہ کہ جتنے اولیا وعلما کہ رکن دین کے تھے اور بعضونکے رافضی بھی معتقد ہین انھون نے یہی مذہب اختیار کیا اگر یہ دین برا ہوتا کاہکو اختیار کرتے تیسرے شعار اسلام کے یعنی جمعہ جماعت عیدین وغیرہ علی الاعلان سنی ہی ادا کرتے ہین اور وہ بے نصیب چوتھے مکہ مدینہ کہ دین وہین سے پیدا ہوا اور ضرب المثل ہے بزرگی مین وہان کے لوگ بھی سنی ہین اگر انکا مذہب اچھا ہوتا وہ پہلے اس مذہب مین ہوتے اسی طرح اور فرقے دعوے کرتے ہین کہ ہم حق پر ہین انکا جواب یہ ہے کہ اسمین نرا دعوی کام نہین آتا جب تلک کہ دلیل قوی نہ لادین اور دلیل حقیت اہل سنت وجماعت کی یہ ہے کہ دین اسلام ساتھ نقل کے ہم تلک پہونچا اور نری عقل اسمین کافی نہین پس ساتھ تواتر اخبار کے اور تتبع احادیث وآثار کے متیقن ہوا کہ صحابہ اور تابعین یہی اعتقاد رکھتے تھے اور اکثر جھوٹے مذاہب والے انکے بعد پیدا ہوئے صحابہ اور اگلے لوگ نیک کوئی ان مذاہب پر نہ تھے اور جب بعضے انمین سے پیدا ہوئے تو وہ بیزار تھے انسے اور رابطہ محبت کا انسے منقطع کیا اور ائمہ اور صحاح ستہ کے مصنف اور اور محدث اور علماء ربانین اور اولیاء کاملین سب مذہب سنت جماعت ہی رکھتے تھے پس اگر مذہب سنت وجماعت حق نہ ہوتا تو کاہیکو کروڑہا بدوعا بھلے لوگ اس مذہب پر ہوتے اور بہت دلیلین انکی حقیت کی ہین اگر انصاف نیت ہے [illegible] اچھا ہین

معلوم ہوا اور نہین تو نہین بلیت ہشیار کو ایک حرف نصیحت ہی کفایت ہے ٭ نادان کو کافی نہین دفتر نہ رسالہ ٭ تمام ہوا یہ کلام اب حدیث مین انکو مشابہت ہڑک والونکے ساتھ اسلیے دی کہ جیسے ہڑک والے پر ہڑک غالب ہوتی ہی اور پانی سے بھاگتا ہی اور پیاسا مرجاتا ہی ویسی ہی جھوٹے مذاہب والو نپہ خواہش نفسانی غالب ہوتی ہی اور علم حق سے بھاگ کر جنگل گمراہی مین ہلاک ہوتے ہین عیاذا باللہ منہ سید حق علی حضرت عبد العزیز ج **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یجمع امتی او قال امۃ محمد علی ضلالۃ وید اللہ علی الجماعۃ ومن شذ شذ فی النار رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ نہین جمع کریگا امت میری کو یا کہا بجاے امتی کے امت محمد کو اوپر گمراہی کے اور ہاتھ اللہ کا ہی اوپر جماعت کے اور جو شخص کہ جدا ہو جماعت سے تنہا ڈالا جاویگا بیچ آگ کے یعنی جماعت جنتیون کی سے الگ کرکے دوزخ مین ڈالا جاویگا روایت کی یہ ترمذی نے **ف** ہاتھ اللہ کا ہی جماعت پر یعنی حفاظت اور مدد اور توفیق اور تائید اللہ تعالی کی ہی جماعت پر یہ خاصیت ہی اس امت مرحومہ کی اللہ تعالی نے عطا فرمائی ہی کہ جس چیز پر امت حضرت کی متفق ہوتی ہی حق ہی ہوتی ہی ٭ حق **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار رواہ ابن ماجۃ من حدیث انس وابن عاصم فی کتاب السنۃ اور انھین سے ہی روایت کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیروی کرو جماعت بڑی کی پس تحقیق شان یہ ہی جو تنہا ہوا جماعت سے تنہا ڈالا جاویگا بیچ آگ کے روایت کی یہ ابن ماجہ نے حدیث انس اور ابن عاصم کی سے بیچ کتاب سنت کے **ف** یعنی جو اعتقاد اور قول و فعل اکثر علما کے ہون انکی پیروی کرو اور بعد لفظ رواہ کے صاحب مشکوۃ نے سفیدی چھوڑ دی تھی اسلیے کہ نام کتاب کا معلوم نہین ہوا میرک شاہ نے عبارت مذکورہ لگا دی ہی **وعن** انس قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بنی ان قدرت ان تصبح وتمسی ولیس فی قلبک غش لاحد فافعل ثم قال یا بنی وذلک من سنتی ومن احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بیٹے میرے اگر قدرت رکھتا ہی تو اسکی کہ صبح کرے اور شام کرے اور نہین بیچ دل تیرے کے کینہ واسطے کسیکے پس کر تو پھر فرمایا اے بیٹے میرے اور یہ ہی سنت میری اور جسنے دوست رکھا سنت میری کو پس تحقیق دوست رکھا مجکو اور جسنے دوست رکھا مجکو ہوگا ساتھ میرے بیچ بہشت کے روایت کی یہ ترمذی نے **ف** اس حدیث مین اشارہ ہی اسپر کہ دوست رکھنا حضرت کی سنت کا سبب ہی محبت اور رفاقت آنحضرت صلعم کا چہ جاے عمل کرنا اسپر اے بھائیو خیال تو کرو کیا درجہ ہی حضرت کی سنت کے محبت رکھنے والونکا سب نعمتین دارین کی ایکطرف اور یہ ایکطرف اللہ تعالی نصیب کرے ہم سب کو آمین آمین آمین ٭ حق **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید رواہ البیہقی فی کتاب الزہد لہ من حدیث ابن عباس اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ دلیل پکڑی ساتھ سنت میری کے نزدیک بگڑنے امت میری کے پس واسطے اسکے ثواب ہی سو شہیدونکا روایت کی یہ بیہقی نے کتاب الزہد مین حدیث ابن عباس کی سے **ف** کیونکہ ایسے وقت مین بیچ زندہ کرنے اور رواج دینے سنت کے بڑی مشقت پڑتی ہی برابر شہیدونکے بیچ زندہ کرنے دین کے بلکہ زیادہ اور بعضی نسخون مین بعد لفظ رواہ کے یہان بھی سفیدی چھوٹی ہی لیکن میرک شاہ نے نام کتاب کا لکھدیا ہی **وعن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین اتاہ عمر فقال انا نسمع احادیث من یہود تعجبنا افتری ان نکتب بعضہا فقال امتہوکون انتم کما تہوکت الیہود والنصاری لقد جئتکم بہا بیضاء نقیۃ ولو کان

مُوسیٰ حَیًّا مَا وَسِعَهٗ اِلَّا اتِّبَاعِیْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے جابر سے انہون نے نقل کی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسوقت کہ آئے انکے پاس عمر پس کہا تحقیق مین سنتا ہون حدیثین یہودیون کی اچھی لگتی ہین ہمکو آیا پس دیکھے ہمو
یعنی حکم فرماتے ہو یہ کہ لکھون ہم بعضی انمین سے پس فرمایا کیا حیران ہو تم جیسے کہ حیران ہین یہود اور نصاری تحقیق لایا ہون مین تمہارے پاس ملت
روشن صاف اور اگر ہوتے موسیٰ زندہ نہین لائق تھی انکو مگر پیروی میری روایت کی یہ احمد نے اور بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے ف یعنی کیا تحیر ہو دین اسلام مین
اسکو ناقص جانتے ہو کہ محتاج اور دین کے ہو وعن اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ اَكَلَ طَيِّبًا وَّعَمِلَ فِيْ سُنَّةٍ وَّاَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهٗ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ
هٰذَا الْيَوْمَ لَكَثِيْرٌ فِي النَّاسِ قَالَ وَسَيَكُوْنُ فِيْ قُرُوْنٍ بَعْدِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ کھایا حلال اور عمل کیا بیچ طریقہ سنت کے اور امن مین رہے لوگ زیادتی اسکی سے داخل ہوگا بہشت مین
پس کہا ایک شخص نے اے رسول خدا کے تحقیق یہ آجکے دن البتہ بہت ہین لوگون مین فرمایا اور ہون گے بیچ زمانہ پیچھے میرے کے روایت کی یہ ترمذی
نے ف اگر ایک مال کماوے ایسی وجہ سے کہ گناہ لازم آتا ہے پہلے اسکے کمانے کے یا مین وقت کمانے کے یا بعد اسکے تو وہ طیب نہین ہوتا جب گناہ سے
بچے تینون حالتون مین تو وہ طیب ہے مثال طیب نہ ہونیکی یہ ہے کہ مثلاً کسی نے بیع کرنیکا ارادہ کیا پہلے عقد کے ارادہ دغا فریب کا کیا اگرچہ وقت عقد کے
ایجاب وقبول بموجب شرع کے ہوا یا عین وقت عقد کے کوئی شرط فاسد بیع مین لگاوے یا بعد ہونے عقد کے کوئی شرط فاسد لگاوے مثلاً کہا کہ بیع ہوئی
مگر شرط یہ ہے کہ ایک بوتل شراب کی مجھے دیا کرنا پس چاہیے کہ تینون وقتون مین خلاف شرع سے بچے اسی پر قیاس کرلے حالت نوکری کو اور
عمل کرے بیچ طریقہ سنت کے یعنی جو فعل کرے یا جو بات بولے موافق شرع کے ہو یعنی چنگل مارے ہر عمل مین ساتھ سنت کے یعنی ساتھ حدیث کے
کردار و موافق ہو اس عمل مین یہانتک کہ پاخانہ جانا اور دور کرنا ایذا کی چیز کا راہ سے بموجب حدیث کے بجا لاوے اور البتہ بہت ہین بیچ
لوگون کے یعنی ایسے آدمی ہمارے زمانے مین تو بہت ہین بعد ہمارے دیکھا چاہیے کیا حال ہوگا یہ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی آگے حاصل حضرت
کے ارشاد کا یہ ہے کہ خیر میری امت سے مطلق منقطع نہین ہوسکی اگرچہ فرق کمی زیادتی کا ہو اخیر زمانہ مین بھی ایک جماعت ہوگی کہ طریقہ سنت و
تقویٰ پر مستقیم ہونگے + ملی حق + وعن اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ فِيْ زَمَانٍ مَنْ تَرَكَ
مِنْكُمْ عُشْرَ مَا اُمِرَ بِهٖ هَلَكَ ثُمَّ يَاْتِيْ زَمَانٌ مَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بِعُشْرِ مَا اُمِرَ بِهٖ نَجَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق تم بیچ ایسے زمانہ کے ہو جو چھوڑے تم مین سے دسوان حصہ اس چیز سے کہ حکم کیا گیا ساتھ اسکے ہلاک ہوگا
پھر آویگا ایک زمانہ جو شخص عمل کریگا انمین سے ساتھ دسوین حصہ اس چیز کے کہ حکم کیا گیا ساتھ اسکے نجات پاویگا روایت کی یہ ترمذی نے
ف یہ بات بیچ حق امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فرمائی ہے کہ اس زمانہ مین بہت تاکید تھی اسکی اور آخر زمانہ مین اگر دسوان حصہ بھی
بجالاوینگے نجات پاوینگے + ملی + وعن اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى
كَانُوْا عَلَيْهِ اِلَّا اُوْتُوا الْجَدَلَ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ
قَوْمٌ خَصِمُوْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین گمراہ
ہوئی کوئی قوم پیچھے ہدایت کے کہ تھی اوپر اسکے مگر کہ دیئے گئے ہین جھگڑا پھر پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت نہین بیان کرتے
اسکو واسطے تیرے مگر واسطے جھگڑنے کے بلکہ وہ قوم ہین جھگڑالو روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف مگر دیئے گئے ہین جھگڑے

تا رواج دین مذہب باطل کو اور لکھا ہے بنا سے حق کی اور سبب اترنے اس آیۃ کا یہ ہے کہ جب اتری یہ آیت انکم وما تعبدون من دون اللہ
حصب جہنم یعنی تم اور جنکو کہ تم پوجتے ہو سوائے اللہ کے ایندھن ہو دوزخ کے ہیں تو یہ آیۃ مشرک سنکر خوش ہوگئے اور کہا انے کہ ہمارے رب
حضرت عیسیٰ سے بہتر نہیں اگر عیسیٰ کہ معبود نصاریٰ کے ہیں بحکم اس آیۃ کے دوزخ میں جاوینگے ہم راضی ہیں کہ رب ہمارے بھی انکے ساتھ دوزخ میں ہوینا
پس یہ آیۃ ما ضربوہ لک آخر تک اتری یعنی یہ بحث جو تجھسے کرتے ہیں بطریق جدل و خصومت کے کرتے ہیں کیونکہ عرب اپنی زبان کے جانتے ہیں کہ
ما تعبدون سے بت پتھر وغیرہ کے مراد ہیں نہ حضرت عیسیٰ وغیرہ اچھے بندے حق ہو **وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان
یقول لا تشددوا علی انفسکم فیشدد اللہ علیکم فان قوما شددوا علی انفسہم فشدد اللہ علیہم فتلک
بقایاہم فی الصوامع والدیار رہبانیۃ ابتدعوھا ما کتبناھا علیہم رواہ ابو داؤد** اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم تھے فرماتے نہ سختی کرو تم اوپر جانوں اپنی کے پس سختی کریگا اللہ اوپر تمہارے پس تحقیق ایک قوم نے یعنے بنی اسرائیل نے سختی کی اوپر جانوں اپنی کے
پس سختی کی اللہ نے اوپر انکے پس یہ جماعت ہے بقایا انکی بیچ صومعوں کے اور دیار کے رہبانیۃ تھی کہ نکالا اسکو نہیں فرض کی تھی ہم نے اوپر انکے روایت کی یہ ابو داؤد نے ف سختی کرو
یعنی ایسی ریاضت اور مجاہدہ نہ کرو کہ نفس انکی طاقت نہ رکھے اور مباح کو اپنے اوپر حرام نہ کرو پس سختی کریگا اللہ و فرض کریگا اسکو اور تم طاقت
ادا سے حق اسکے کی نہیں رکھنے کے اور جگہ بندگی کرنے قوم نصاریٰ کی کو صومعہ کہتے ہیں اور جگہ بندگی کرنے یہود کی کو دیار کہتے ہیں اور رہبانیۃ کہتے ہیں بہت
عبادت کرنیکو اور ریاضت کو اور انقطاع کرنیکو لوگوں سے اور ٹاٹ وغیرہ پہننا اور زنجیریں گردنوں میں باندھنا اور ترک نکاح کا اور غاروں اور
پہاڑوں میں جا رہنا وغیرہ ذلک کہ راہب اور زاہد اہل کتاب کے کرتے تھے پس فرمایا کہ یہ چیزیں انہوں نے اپنی طرف سے اختراع کر لی تھیں ہمنے اوپر فرض
نہیں کی تھیں آخر کو حق رعایت اسکی کا نہ ادا ہوا اور اکثر کافر ہوئے ساتھ دین عیسیٰ کے پس یہودی ہوگئے یا نصرانیت قبول کی بطور دین بادشاہوں کے
اور چھوڑ دی رہبانیۃ پس اسطرح تم نہ کرو اور بعضے انمیں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین پر قائم رہے یہانتک کہ حضرت کا زمانہ پایا حضرت پر ایمان لائے حق
ملی **وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل القرآن علی خمسۃ اوجہ حلال وحرام
ومحکم ومتشابہ وامثال فاحلوا الحلال وحرموا الحرام واعملوا بالمحکم وامنوا بالمتشابہ واعتبروا بالامثال
ہذا لفظ المصابیح وروی البیہقی فی شعب الایمان ولفظہ فاعملوا بالحلال واجتنبوا الحرام واتبعوا المحکم** اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نازل ہوا قرآن اوپر پانچ طرح کے حلال اور حرام اور محکم اور متشابہ اور امثال پس حلال جانو حلال کو اور حرام جانو حرام کو
اور عمل کرو ساتھ محکم کے اور ایمان لاؤ ساتھ متشابہ کے اور عبرت پکڑو ساتھ مثالوں کے یہ لفظ مصابیح کے ہیں اور روایت کی بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے اور
لفظ اسکے یہ ہیں پس عمل کرو ساتھ حلال کے اور بچو حرام سے اور پیروی کرو محکم کی ف مراد محکم سے یہاں یہ ہے کہ اسکے معنوں میں کچھ اشتباہ نہو جیسے اقیموا الصلوۃ
واتوا الزکوۃ اور مراد متشابہ سے یہ کہ معنی اسکے خوب واضح نہوں جیسے ید اللہ فوق ایدیہم وغیر ذلک اور مراد مثالوں سے قصے ہیں امتوں گذری ہوئی کے اور ایمان لاؤ
ساتھ متشابہ کے اور جانو کہ جو مراد اللہ تعالیٰ کی ہے اس سے حق ہے اگرچہ ہمیں مطلب اسکا معلوم نہو اور شعب الایمان میں بعد لفظ واتبعوا المحکم کے باقی عبارت بطور پہلے ہی واقع ہے
حق **وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الامر ثلثۃ امر بین رشدہ فاتبعہ وامر بین
غیہ فاجتنبہ وامر اختلف فیہ فکلہ الی اللہ عز وجل رواہ احمد** اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے امر تین
طرح کے ہیں ایک امر ظاہر ہو ہدایت اسکی پس پیروی کر اسکی اور ایک امر کہ ظاہر ہو گمراہی اسکی پس بچ اس سے اور ایک امر کہ اختلاف کیا گیا ہے بیچ اسکے پس سونپ اسکو طرف اللہ
عز وجل کے روایت کی یہ احمد نے ف یعنی جس چیز کا حق ہونا آیت و حدیث سے ثابت ہو جیسے وجوب نماز اور زکوۃ کا اسکی پیروی کر اور جسکا باطل ہونا معلوم ہو جیسے کفار کی رسمیں

بہتر ہیں وغیرہ ذالک ہے اُس سے اور جس امر میں اختلاف کیا گیا ہو یعنی پوشیدہ اور مشتبہ ہو حکم اُسکا اور بعضوں نے یہ معنی کہے ہیں کہ لوگ اُسمیں اپنی طرف سے اختلاف کرتے ہوں اور اللہ اور رسول نے اُسکا حکم نہ بیان فرمایا ہو مثل آیات متشابہات کے اور تعیین وقت قیامت کے پس تو بھی اُسکے حق میں کچھ نہ کہہ اور سپرد کر خدا کو

الفصل الثالث فصل تیسری

عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطن ذئب الانسان کذئب الغنم یاخذ الشاذۃ والقاصیۃ والناحیۃ وایاکم والشعاب وعلیکم بالجماعۃ والعامۃ رواہ احمد روایت کی معاذ بن جبل نے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان بھیڑیا ہے آدمی کا مانند بھیڑیے بکری کے کہ لیتا ہے بکری بھاگنے والی کو ریوڑ سے اور اُس بکری کو کہ دور ہو گئی ہو ریوڑ سے اور اُس بکری کو کہ کنارے پر ہو ریوڑ سے اور بچو تم دروں پہاڑ کے سے اور لازم ہے تم پر جماعت اور مجمع روایت کی یہ احمد نے ف مراد یہ ہے کہ جیسے بھیڑیا اکیلی بکری پر بہت دلیر ہوتا ہے ایسے ہی شیطان اُس آدمی پر مسلط ہوتا ہے کہ جماعت علما سے الگ ہو کر مذہب نیا نکالتا ہے اور بچو دروں پہاڑ کے سے یعنی شاہراہ اسلام چھوڑ کر گمراہوں کی گھاٹیوں میں مت پھرو وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فارق الجماعۃ شبرا فقد خلع ربقۃ الاسلام من عنقہ رواہ احمد وابوداؤد اور روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ جدا ہوا جماعت سے بالشت بھر یعنی ایک ساعت پس تحقیق نکالا اُسنے پٹا یعنی ذمہ اسلام کا گردن اپنی سے روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد نے ف یعنے اب اس پٹہ کو پہونچا کر شاید قید اسلام اور بند احکام اُسکے سے باہر آوے وعن مالک بن انس مرسلا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ رواہ فی الموطا اور روایت ہے مالک بن انس سے بطریق ارسال کے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چھوڑی ہیں میں نے بیچ تمہارے دو چیزیں ہرگز گمراہ نہ ہوگے تم جب تک پکڑے رہوگے اُن دونوں کو یعنی کتاب اللہ اور سنت رسول اُسکے کی یعنی حدیث روایت کی بیچ موطا کے وعن غضیف بن الحارث الثمالی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احدث قوم بدعۃ الا رفع مثلہا من السنۃ فتمسک بسنۃ خیر من احداث بدعۃ رواہ احمد اور روایت ہے غضیف بن حارث ثمالی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں نکالی کسی قوم نے بدعت یعنی جو بدعت کہ مزاحم سنت کی ہو مگر کہ اُٹھائی جاتی ہے مانند اُسکے سنت سے پس چنگل مارنا ساتھ سنت کے بہتر ہے نکالنے بدعت کے سے روایت کی یہ احمد نے ف چنگل مارنا ساتھ سنت کے اگرچہ تھوڑی ہو بہتر ہے نکالنے بدعت کے سے اگرچہ حسنہ ہو اسلیے کہ ساتھ اتباع سنت کے پیدا ہوتا ہے نور اور ساتھ گرفتاری بدعت کے آتی ہے تاریکی مثلا پاخانہ جانا بموجب آداب شرع کے بہتر ہے بنانے سرا اور مدرسہ کے سے اسلیے کہ رعایت کرنے والا آداب سنت کا ترقی کرتا ہے طرف مقام قرب کے اور ساتھ ترک اُسکے تنزل کرتا ہے اُس سے اور یہ باعث ہوتا ہے اس سے افضل کے ترک کا حتی کہ مرتبہ قساوت قلبی کو پہونچتا ہے کہ اُسکو رین اور طبع کہتے ہیں کذا ذکر الشیخ اور اسی طرح سید جمال الدین نے لکھا ہے اور لکھا ہے کہ سر اسمیں یہ ہے کہ جسنے مثلا رعایت آداب پاخانہ کی کی تو اللہ تعالی توفیق دے گا اُسکو ترقی کی طرف اُس چیز کے کہ اعلی اُس سے ہے اور جو اُسکو ترک کریگا تو باعث ہوگا ترک اُسکا اور افضلوں کے ترک کا یہاں تلک کہ پہنچیگا طرف مقام رین اور طبع کے انتہی اور مثل اسی کے ملا علی قاری نے لکھ کر لکھا ہے کہ کیا نہیں دیکھتا ہے تو کہ کسل کی راہ سے ترک کرنا سنت کا باعث ملامت عتاب کا ہوتا ہے اور سبک جانکر ترک کرنے سے عصیان اور عقاب ثابت ہوتا ہے اور انکار اُسکا بے شبہ بدعتی کر دیتا ہے اور بدعت کے ترک کرنے میں اگرچہ حسنہ ہو ایک بات بھی انمیں سے نہیں لازم آتی وعن حسان قال ما ابتدع قوم بدعۃ فی دینہم الا نزع

اللّٰہُ مِنْ سُنَّتِہِمْ مِثْلَہَا ثُمَّ لَا یُعِیْدُہَا اِلَیْہِمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہے حسان سے کہا نہیں نکالی کسی قوم نے بدعت بیچ دین اپنے کے یعنی بدعت سیئہ کہ مزاحم سنت کی ہو مگر کہ نکالتا ہے اللہ تعالیٰ سنت انکی سے مثل اسکے پھر نہیں عود کر سکتی طرف انکے قیامت تک روایت کی یہ دارمی نے وَعَنْ اِبْرَاہِیْمَ بْنِ مَیْسَرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی ہَدْمِ الْاِسْلَامِ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ مُرْسَلًا اور روایت ہے ابراہیم بن میسرہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ تعظیم کرے صاحب بدعت کی پس تحقیق اس نے مدد کی اوپر گرانے اسلام کے روایت کی بیہقی نے کتاب شعب الایمان میں بطریق ارسال کے ف کیونکہ اسکی توقیر میں حقارت سنت کی ہے یہ باعث ہوتی ہے ویران کرنے بنائے اسلام کی اور اسی قیاس پر ہے متبع سنت کی توقیر کرنے میں اور بیچ حقارت کرنے اہل بدعت کے آبادی بنائے اسلام کی ہوتی ہے یہ سید علی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ تَعَلَّمَ کِتَابَ اللّٰہِ ثُمَّ اتَّبَعَ مَا فِیْہِ ہَدَاہُ اللّٰہُ مِنَ الضَّلَالَۃِ فِی الدُّنْیَا وَوَقَاہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ سُوْءَ الْحِسَابِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ مَنِ اقْتَدٰی بِکِتَابِ اللّٰہِ لَا یَضِلُّ فِی الدُّنْیَا وَلَا یَشْقٰی فِی الْاٰخِرَۃِ ثُمَّ تَلَا ہٰذِہِ الْاٰیَۃَ فَمَنِ اتَّبَعَ ہُدَایَ فَلَا یَضِلُّ وَلَا یَشْقٰی رَوَاہُ رَزِیْنٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ جسنے سیکھی کتاب اللہ کی پھر پیروی کی اس چیز کی کہ بیچ اسکے ہے ہدایت کریگا اسکو اللہ گمراہی سے بیچ دنیا کے یعنی ثابت رکھے گا اسکو ہدایت پر اور بچاویگا گمراہی سے جب تلک زندہ ہے دنیا میں اور بچاویگا اسکو دن قیامت کے برے حساب سے یعنی مواخذہ نہیں ہوگا اور بیچ ایک روایت کے ہے کہا جسنے پیروی کی کتاب اللہ کی نہیں گمراہ ہوگا دنیا میں اور نہ بدبخت ہوگا یعنی عذاب نہیں دیا جاویگا بیچ آخرت کے پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت پس جسنے پیروی کی ہدایت میری کی یعنی قرآن کی پس نہ گمراہ ہوگا یعنی دنیا میں اور نہ بدبخت ہوگا یعنی آخرت میں روایت کی یہ رزین نے وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا صِرَاطًا مُسْتَقِیْمًا وَعَنْ جَنْبَتَیِ الصِّرَاطِ سُوْرَانِ فِیْہِمَا اَبْوَابٌ مُفَتَّحَۃٌ وَعَلَی الْاَبْوَابِ سُتُوْرٌ مُرْخَاۃٌ وَعِنْدَ رَاْسِ الصِّرَاطِ دَاعٍ یَقُوْلُ اسْتَقِیْمُوْا عَلَی الصِّرَاطِ وَلَا تَعْوَجُّوْا وَفَوْقَ ذٰلِکَ دَاعٍ یَدْعُوْ کُلَّمَا ہَمَّ عَبْدٌ اَنْ یَفْتَحَ شَیْئًا مِنْ تِلْکَ الْاَبْوَابِ قَالَ وَیْحَکَ لَا تَفْتَحْہُ فَاِنَّکَ اِنْ تَفْتَحْہُ تَلِجْہُ ثُمَّ فَسَّرَہٗ فَاَخْبَرَ اَنَّ الصِّرَاطَ ہُوَ الْاِسْلَامُ وَاَنَّ الْاَبْوَابَ الْمُفَتَّحَۃَ مَحَارِمُ اللّٰہِ وَاَنَّ السُّتُوْرَ الْمُرْخَاۃَ حُدُوْدُ اللّٰہِ وَاَنَّ الدَّاعِیَ عَلٰی رَاْسِ الصِّرَاطِ ہُوَ الْقُرْاٰنُ وَاَنَّ الدَّاعِیَ مِنْ فَوْقِہٖ ہُوَ وَاعِظُ اللّٰہِ فِیْ قَلْبِ کُلِّ مُؤْمِنٍ رَوَاہُ رَزِیْنٌ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ وَکَذَا التِّرْمِذِیُّ عَنْہُ اِلَّا اَنَّہٗ ذَکَرَ اَخْصَرَ مِنْہُ اور روایت ہے ابن مسعود سے تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیان کی اللہ نے ایک مثل راہ سیدھی اور دونوں طرف راہ کے دو دیواریں اور بیچ دیواروں کے دروازے کھلے ہوئے اور اوپر دروازوں کے پردے پڑے ہوئے اور رستہ کے سرے پر پکارنے والا پکارتا ہے کہ سیدھے رہو اوپر راہ کے اور مت کج چلو اور اوپر اس پکارنے والے کے ایک پکارنے والا اور ہے جب کہ قصد کرتا ہے بندہ یہ کہ کھولے کچھ ان دروازوں میں سے کہتا ہے پکارنے والا واے ہے تجھکو مت کھول اسکو پس تحقیق تو اگر کھولیگا داخل ہو جاویگا اسمیں یعنی پھر وہاں ٹھہر کر رہیگا پھر تفسیر کی یعنی کھولا حضرت نے اس مثال کو پس بیان کیا کہ مراد راہ سے اسلام ہے یعنی اس سے جنت کو پہونچتے ہیں اور مراد دروازوں کھلے ہوؤں سے چیزیں حرام کی ہوئیں اللہ کی یعنی انکے کرنے سے کمال اسلام سے نکل جاتا ہے اور مراد پردے پڑے ہوؤں سے حدیں اللہ کی اور مراد پکارنے والے سے کہ رستہ کے سرے پر ہے قرآن ہے

اور اوپر پکارنے والے سے کہ اوپر اُسکے ہے وہ نصیحت دینے والا اللہ کی طرف سے ہے بیچ دل ہر مومن کے یعنی فرشتہ روایت کی یہ رزین نے اور روایت کی احمد نے اور بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے نقل کی نواس بن سمعان سے اور اسی طرح ترمذی نے اس سے مگر ترمذی نے ذکر کیا مختصر اس سے **ف** حدین اللہ کی کہ وہ باتین بند سے کے اور حرام چیزوں کے باندھی ہین کہ اُن سے گذرے نہین پس حدون سے مراد ہین احکام الٰہی اور بیچ دل ہر مومن کے یعنی فرشتہ جب تک یہ نہو قرآن کچھ فائدہ نہین دیتا کیونکہ کام قرآن کا راہ بتانا ہے لیکن اُس سے نصیحت پکڑنی اور مقصود کو پہونچنا ساتھ توفیق وہدایت الٰہی کے ہے کہ دل مین ڈالتا ہے

وعن ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَنْ كَانَ مُسْتَنًّا فَلْيَسْتَنَّ بِمَنْ قَدْ مَاتَ فَإِنَّ الْحَيَّ لَا تُؤْمَنُ عَلَيْهِ الْفِتْنَةُ أُولٰئِكَ أَصْحٰبُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا أَفْضَلَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبَرَّهَا قُلُوْبًا وَأَعْمَقَهَا عِلْمًا وَأَقَلَّهَا تَكَلُّفًا إِخْتَارَهُمُ اللّٰهُ لِصُحْبَةِ نَبِيِّهٖ وَلِإِقَامَةِ دِيْنِهٖ فَاعْرِفُوْا لَهُمْ فَضْلَهُمْ وَاتَّبِعُوْهُمْ عَلٰى أَثَرِهِمْ وَتَمَسَّكُوْا بِمَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ أَخْلَاقِهِمْ وَسِيَرِهِمْ فَإِنَّهُمْ كَانُوْا عَلَى الْهُدَى الْمُسْتَقِيْمِ رَوَاهُ رَزِيْنٌ

اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا جو شخص چاہے کہ پیروی کرے کسی کی راہ کی پس چاہیے کہ راہ پکڑے اُن لوگون کی کہ مر گئے ہین پس تحقیق زندہ نہین امن کیا جاتا اوپر اُسکے فتنہ سے یعنی دین مین اور وہ لوگ اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے بہترین اس امت کے بہت نیک اس امت کے باعتبار دل کے اور بہت کامل تھے علم مین اور بہت کم تھے تکلف مین پسند کیا تھا اُنکو اللہ تعالی نے واسطے صحبت نبی اپنے کے اور واسطے قائم کرنے دین اپنے کے پس پہچانو تم واسطے اُنکے بزرگی اور پیروی کرو اُنکی اوپر نقش قدم اُنکے کے اور پکڑے رہو جب تک کہ ہو سکے خلق اُنکے اور خصلت اُنکی پس تحقیق وہ تھے اوپر ہدایت سیدھی کے روایت کی یہ رزین نے **ف** یہ بات ابن مسعود رضؓ نے اپنے زمانہ مین تابعین سے کہی اور مراد مردون سے صحابہ رکھے اور زندون سے اہل زمانہ اپنے کے سوائے صحابہ کے اور شاید اُنھون نے صحابہ کے حقیت کی یہ گواہی دی واسطے رد کرنے رافضیون اور ملحدین کے اور یہ جو فرمایا بہت نیک اس امت کے باعتبار دل کے یعنی صحابہ رضؓ دل مین خلوص اور ایمان کامل رکھتے تھے جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے اولئک الذین امتحن اللہ قلوبہم للتقوی یعنی یہ صحابہ ایسے ہین کہ امتحان کیا اللہ نے دلون اُنکے کو واسطے تقوی کے یعنی طرح بطرح کی سختیان اور مصیبتین اوپر ڈالین تا دیکھے کہ آیا صبر کرتے ہین یا نہین پس باوجود اسکے اُنکو راضی برضا ہی پایا اور بہت کامل تھے علم مین یعنی علم تفسیر اور حدیث اور فقہ اور قراءۃ اور فرائض اور تصوف خوب رکھتے تھے اور فہم رسا اور غور عالی اللہ تعالی نے عطا فرمایا تھا کہ اورون کو ویسا حاصل ہونا مشکل ہے اور بہت کم تھے تکلف مین یعنی بیچ عمل کرنے کے تکلف نہ رکھتے تھے پس وہ چلتے تھے ننگے پانون اور نماز پڑھتے تھے زمین پر اور کھاتے تھے ہر طرح کے برتن مین یعنی مٹی اور لکڑی وغیرہ کے باسن مین اور پی لیتے چھوٹا لوگون کا اور ایسا ہی حال علم مین تھا کہ نہ کلام کرتے اُسمین مگر جو ضرور ہوتا اُنکو اور جو مسئلہ نہ جانتے تو کہدیتے کہ ہم نہین جانتے خواہ مخواہ تکلف کر کے تقریرین نہ گڑھتے تھے اور دفع کرتے فتوی نفسون اپنے سے یعنی اپنے سے زیادہ علم والے کا حوالہ کرتے کہ اُس سے پوچھ لو اور جانتے اُس پاس کہ اُنسے زیادہ علم رکھتا اور ایسا ہی حال قراءت مین تھا کہ پڑھتے تھے قرآن حق پڑھنے اُسکے کا اوپر لہجون عرب کے راگ راگنی وغیرہ مین نہ پڑھتے تھے اور اسی طرح احوال باطن مین بے تکلف تھے کہ وہ رقص نہ کرتے تھے یعنی حال نہ لاتے تھے اور رونا نہ کرتے تھے اور نہ گرگڑتے تھے اور نہ سر جھکاتے تھے یعنی حال لانے مین اور نہ جمع ہوتے تھے واسطے راگ اور مزامیر کے جیسا کہ حال ہمارے وقت کے لوگون کا ہے اور نہ حلقہ بنا بنا کر بیٹھتے واسطے ذکر جہر کے مساجد مین اور نہ اپنے گھرون مین بلکہ فروتن بطور فرش کے بچھے رہتے اور اور وہین اُنکی سیر کرتین عرش پر ظاہر مین ملے رہتے ساتھ خلق کے اور باطن مین متوجہ رہتے طرف حق کے اور پہنتے جو میسر ہوتا اُنکو قسم صوف اور سوت اور کتان سے اور نہ مقید تھے ساتھ پہننے گدڑی وغیرہ کے یا با تھر اکر اور کھاتے جو مہیا ہوتا قسم حلال و مزہ دار سے یعنی پرہیز نہ کرتے تھے گوشت اور دودھ

اور میوون وغیرہ ذلک سے اور سب یہ باتین حاصل ہوئی تھین بسبب تربیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ مربی کامل مکمل تھے جیسے کہ فرمایا ہے ادبنی ربی فاحسن تادیبی یعنی ادب سکھایا مجھے رب میرے نے پس اچھا ادب سکھایا مجھکو اور مراد بہچاننے سے یہ ہے کہ متابعت انکی کرو اور محبت انکی رکھو اور اخلاق انکے سے سیکھو اور اس حدیث سے فضیلت اور کمال صحابہ کا معلوم ہوا کہ تمام خلائق مین جب یہ افضل تھے اور کمال استعداد قبول کرنے ہدایت کا رکھتے تھے تو اللہ تعالی نے اپنے نبی کی صحبت کے لیے انکو پسند فرمایا جیسے کہ اس آیہ مین فرمایا والزمہم کلمۃ التقوی وکانوا احق بہا واہلہا یعنی لازم کیا اللہ نے انپر کلمہ تقوی کا اور تھے لائق تر اور مستحق تر ساتھ کلمہ تقوی کے اور آثار مین آیا ہے کہ پروردگار تعالی نے نظر فرمائی تمام بندون کے دلون پر پایا دل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا روشن تر اور پاک تر پس رکھا نور نبوت کا اسمین اور پایا صحابہ رضی اللہ عنہم کے دلون کو بہت صاف اور لائق تر پس اختیار کیا انکو بھی صحبت کی صحبت کے لیے اور یہ بات تو خود ظاہر ہے بزرگون کی صحبت مین عمر خدمتگزاری کرکے کس کس درجہ کو پہونچے ہین تعجب ہے کہ صحابہ کرام ساری عمر اپنی پیغمبر کی صحبت مین گذارین اور کمال نفع حاصل کرین حق **وعن** جابر ان عمر بن الخطاب اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنسخۃ من التوراۃ فقال یا رسول اللہ ہذہ نسخۃ من التوراۃ فسکت فجعل یقرأ ووجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتغیر فقال ابو بکر ثکلتک الثواکل ما تری ما بوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنظر عمر الی وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اعوذ باللہ من غضب اللہ وغضب رسولہ رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفس محمد بیدہ لو بدا لکم موسی فاتبعتموہ وترکتمونی لضللتم عن سواء السبیل ولو کان موسی حیا وادرک نبوتی لاتبعنی رواہ الدارمی اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق حضرت عمر بن الخطاب لائے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نسخہ توراۃ کا پس کہا اے رسول خدا کے یہ ہے نسخہ توراۃ کا پس چپ رہے حضرت پس شروع کیا حضرت عمر نے پڑھنا اور چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا متغیر ہوتا تھا پس کہا حضرت ابو بکر نے حضرت عمر کو گم کیجیو تجھکو گم کرنے والیان کیا نہین دیکھتا تو اس چیز کو کہ بیچ چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے پس دیکھا حضرت عمر نے طرف چہرہ آنحضرت کے پس کہا پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ اللہ کے اللہ کے غضب سے اور غضب رسول اسکے سے راضی ہوئے ہم ساتھ اللہ کے رب ہونے پر اور ساتھ اسلام کے دین ہونے پر اور ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جان محمد کی بیچ ہاتھ اسکے کے ہے اگر ظاہر ہوتے واسطے تمہارے موسی پس پیروی کرتے تم انکی اور چھوڑ دیتے تم مجھکو البتہ گمراہ ہوتے تم سیدھی راہ سے اور اگر ہوتا موسی زندہ اور پاتا نبوت میری البتہ پیروی کرتا میری روایت کی یہ دارمی نے **ف** جملہ ثکلتک الثواکل کا دعا ہے واسطے موت کے لیکن عرب اپنے محاورہ مین اصل معنی اسکے مراد نہین رکھتے بلکہ مقام تعجب مین بولتے ہین کہ عجب ہے کہ تو یہ بات نہین سمجھتا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کتاب وسنت کو چھوڑ کر انکے غیر کی طرف رجوع نہ کرے کتابون یہود اور نصاری اور حکما اور فلاسفہ سے **وعنہ** علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلامی لاینسخ کلام اللہ وکلام اللہ ینسخ کلامی وکلام اللہ ینسخ بعضہ بعضا اور انھین سے ہے روایت کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام میرا نہین نسخ کرتا کلام اللہ کو اور کلام اللہ کا نسخ کرتا ہے کلام میرے کو اور کلام اللہ نسخ کرتا ہے بعض اسکا بعض کو **ف** نسخ تغیر وتبدیل ایک حکم شریعت کا ہے ساتھ حکم دوسرے کے واسطے اصلاح کاروین کے پس نسخ چار قسم پر ہے نسخ کتاب کا ساتھ کتاب کے اور نسخ حدیث کا ساتھ حدیث کے اور نسخ کتاب کا ساتھ حدیث کے اور نسخ حدیث کا ساتھ کتاب کے لیکن ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ نسخ کتاب اللہ کا ساتھ حدیث کے نہین ہوتا پس تاویل اس حدیث مین

یہ ہوگی کہ مراد کلامی سے بیان وہ ہو کہ بطریق رائے اور اجتہاد کے فرمایا ہو نہ بطریق وحی کے یا یہ حدیث منسوخ ہو واللہ اعلم ۔ **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احادیثنا ینسخ بعضھا بعضا کنسخ القرآن اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق حدیثین میری نسخ کرتی ہین بعض انکی بعض کو مانند نسخ کرنے قرآن کے **وعن** ابی ثعلبۃ الخشنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ فرض فرائض فلا تضیعوھا وحرم حرمات فلا تنتھکوھا وحد حدودا فلا تعتدوھا وسکت عن اشیاء من غیر نسیان فلا تبحثوا عنھا روی الاحادیث الثلثۃ الدار قطنی اور روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرض کیے کتنے فرض پس نہ ضائع کرو تم انکو یعنی چھوڑ نہ دو انکو یا شروط و ارکان انکے نہ ترک کرو یا ریا و سمعہ اور عجب و غرور انمین نہ کرو اور حرام کین کتنی چیزین یعنی گناہ پس نہ نزدیک ہو انکے اور مقرر کین حدین یعنی قصاص و غیرہ پس نہ بڑھ جاؤ انسے یعنی کمی زیادتی انمین نہ کرو اور سکوت فرمایا کتنی چیزون سے یعنی نہین ذکر فرمایا حکم کتنی چیزون کا کہ واجب ہین یا حرام ہین یا حلال ہین بدون بھولنے کے پس نہ بحث کرو انمین روایت کین تینون حدیثین دار قطنی نے

کتاب العلم

کتاب بیچ بیان کرنے علم کے اور فضیلت اسکی کے **ف** مراد علم سے علم دین ہے کہ متعلق ہے ساتھ کتاب و سنت کے وہ دو قسم پر ہے مبادی یعنی وسائل اور مقاصد مبادی وہ علم ہے کہ معرفت کتاب و سنت کی اسپر موقوف ہے مثل لغت اور صرف اور نحو وغیرہ کے اور مقاصد جو کہ متعلق ہے ساتھ اعمال اور اخلاق اور عقائد کے اور ان سب کو علم معاملت بھی کہتے ہین اور ایک علم علم مکاشفہ ہے وہ ایک نور ہے کہ بعد عمل کرنے کے علم ظاہر پر دل مین پڑتا ہے کہ ساتھ اسکے حقیقتین ہر چیز کی ظاہر ہو جاتی ہین اور معرفت ذات و صفات اور افعال حق سبحانہ تعالیٰ کی پیدا ہوتی ہے اس علم کو علم حقیقت اور علم وراثت کہتے ہین بحکم اس حدیث کے من عمل بما علم ورثہ اللہ علم ما لم یعلم یعنی جو کہ عمل کرتا ہے علم پر نصیب کرتا ہے اسکو اللہ تعالیٰ علم اس چیز کا کہ جانی ہے اور نہ پڑھی ہے پس علم ظاہر اور باطن جو مشہور ہے معنی اسکے یہ ہین اور ایک کو دوسرے کے ساتھ نسبت ہے مانند نسبت تن اور جان اور پوست اور مغز کے اور آیتین اور حدیثین کہ فضیلت علم مین وارد ہوئی ہین ان سب اقسام کو شامل ہین اور پر تفاوت مراتب اور درجات اسکے ہے حق

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلغوا عنی ولو آیۃ وحدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج ومن کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار رواہ البخاری

روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہونچاؤ میری طرف سے اگرچہ ہو ایک آیت اور حدیث کرو بنی اسرائیل سے اور نہین ہے گناہ اور جو شخص کہ جھوٹ بناوے مجھپر جانکر پس چاہیے کہ ڈھونڈھے ٹھکانا اپنا دوزخ مین روایت کی یہ بخاری نے **ف** مراد آیت سے وہ حدیثین ہین کہ مفید بہت ہون جیسے من صمت نجا یعنی جو چپ رہا نجات پائی اور سوا اسکا اور حدیثین کہ اسی طرح کی جامع ہین پس معنی اس جملہ کے یہ ہونگے کہ پہونچاؤ میری طرف سے حدیثین میری اگرچہ تھوڑی ہون اسمین رغبت دلائی پھیلانے علم پر اور حدیث کرو بنی اسرائیل سے مراد یہ ہے کہ جو قصے سنو انسے بیان کرنا انکا جائز ہے اور احکام وغیرہ انکے نقل کرنے منع فرمائے ہین جیسے کہ پہلی حدیث مین گذر چکا ہے کیونکہ تمام شریعتین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت سے منسوخ ہو گئین اور ڈھونڈھے ٹھکانا اپنا دوزخ مین اسمین نہایت منع اور زجر ہے جھوٹ باندھنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ حرام اور کبیرہ گناہ ہے ساتھ اتفاق علماء کے اور امام محمد جوینی نے اسکو کفر لکھا ہے اور یہ حدیث یعنی من کذب علی آخر تک متواترات سے ہے بلکہ اسکے درجہ کو اور حدیث متواتر نہین پہونچتی ہے کہ بہت سے صحابیون نے نقل کی ہے چنانچہ

لکھا ہے بعضوں نے کہ باسٹھ صحابی اسکے راوی ہیں کہ انمیں عشرہ مبشرہ بھی ہیں * سید علی حق وعن سمرۃ بن جندب والمغیرۃ
ابن شعبۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حدث عنی بحدیث یری انہ کذب فھو احد الکاذبین رواہ
مسلم اور روایت ہے سمرہ بن جندب اور مغیرہ بن شعبہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ حدیث کرے مجھسے کوئی حدیث
گمان کرتا ہو کہ تحقیق وہ جھوٹ ہے پس وہ ایک ہے جھوٹون میں سے روایت کی یہ مسلم نے ف کیونکہ بسبب رواج دینے اور منتشر کرنے
اسکے کے مددگار جھوٹ بنانے والے کا ہوا پس یہ بھی مانند اسکے ہوا وعن معاویۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین وانما انا قاسم واللہ یعطی متفق علیہ اور روایت ہے معاویہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ارادہ کرے اللہ تعالی ساتھ اسکے بھلائی کا سمجھ دیتا ہے اسکو بیچ دین کے یعنی احکام شریعت
اور طریقت اور حقیقت میں اور سوا اسکے نہیں کہ میں بانٹتا ہوں اور اللہ دیتا ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی میں حدیث وغیرہ
بیان کر دیتا ہوں سمجھ اور فکر اور عمل اسپر جتنا جناب باری تعالی چاہتا ہے عطا فرماتا ہے وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الناس معادن کمعادن الذھب والفضۃ خیارھم فی الجاھلیۃ خیارھم فی الاسلام
اذا فقھوا رواہ مسلم اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی کان ہیں مانند کان سونے اور
چاندی کے بہتر انکے بیچ جاہلیت کے بہتر انکے ہیں بیچ اسلام کے جبکہ سمجھیں روایت کی یہ مسلم نے ف آدمی کان ہیں مانند کان سونے اور چاندی کے
یعنی نیک اخلاق اور صفات میں متفاوت ہیں موافق استعداد اور بزرگی ذات کے جیسے کہ ایک کان ہے کہ اسمیں لعل و یاقوت پیدا ہوتے ہیں اور
اور میں سونا چاندی اور اور میں سرمہ چونا وغیرہ اور مطلب اسکے مابعد کے جملہ کا یہ ہے کہ جو لوگ کفر کی حالت میں اچھی صفتیں رکھتے تھے یعنی
سخاوت شجاعت وغیرہ سو وہ جب مسلمان ہوئے اور علم دین خوب حاصل کیا اچھے ہوئے بیچ جاہلیت کے پہلے ظلمت کفر میں چھپے ہوئے تھے جیسے کہ سونا
وغیرہ کان میں خاک میں چھپا ہوتا ہے جب مسلمان ہوئے اور بھٹی ریاضت کی میں پگھلے وہ آلائش جاتی رہی اور خالص ہو گئے اور ساتھ نور علم و معرفت
کے روشن ہوئے * حق * وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا حسد الا فی اثنین رجل
اتاہ اللہ مالا فسلطہ علی ھلکتہ فی الحق ورجل اتاہ اللہ الحکمۃ فھو یقضی بھا ویعلمھا متفق علیہ اور روایت ہے
ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حسد مگر بیچ حق دو شخصوں کے ایک وہ شخص کہ دیا اسکو اللہ نے مال اور توفیق دی کہ
اوپر خرچ کرنے اسکے کے بیچ حق کے اور دوسرا شخص وہ ہے کہ دیا اسکو اللہ نے علم پس حکم کرتا ہے ساتھ اسکے اور سکھاتا ہے اسکو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف مراد حسد سے یہاں غبطہ ہے حسد اسکو کہتے ہیں کہ کسی پر نعمت دیکھے سے یہ آرزو کرے کہ اس سے دور ہو جاوے یہ آرزو کرنی درست نہیں
مگر ظالم اور مفسد کے حق میں کرے تو درست ہے اور غبطہ یہ کہ آرزو کرے کہ حاصل ہو نعمت میرے تئیں بھی جیسے کہ فلانے کو ہے پس یہ
آرزو اچھی باتوں کے لیے کرنی درست ہے * حق * وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا مات الانسان انقطع عنہ عملہ الا من ثلثۃ من صدقۃ جاریۃ او علم ینتفع بہ او ولد
صالح یدعو لہ رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ مرتا ہے آدمی موقوف
ہوتا ہے اس سے ثواب عمل اسکے کا مگر ثواب تین عملوں کا باقی رہتا ہے صدقہ جاری یا علم کہ نفع لیا جاوے ساتھ اسکے یا اولاد صالح کہ
دعا کرے واسطے اسکے روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی نماز و روزہ وغیرہ جو زندگی میں کرتا ہے ثواب اسکا تو ذخیرہ ہوتا ہے ملیگا بعد مرنے کے

یعنی

لیکن آیندہ کو منقطع ہوا کیونکہ جب تلک کرتا تھا پاتا تھا اب نہ کریگا نہ پاویگا مگر ان تین چیزوں کا بعد مرنے کے بھی پہونچتا رہتا ہی صدقہ جاریہ جیسے کوئی زمین وغیرہ وقف کر گیا یا کنوان یا باولی بنا گیا وغیرہ ذلک اور علم کہ نفع لیا جاتا ہی جیسے کوئی کتاب تصنیف کر گیا یا کسی کو علم پڑھا گیا ۱۲ منہ

وعنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللهُ لَهٗ بِهٖ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِ اللهِ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ وَمَنْ بَطَّاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی انھیں سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دور کرے مسلمان سے سختی کو دنیا کی سختیوں میں سے دور کریگا اللہ اس سے سختی کو سختیوں دن قیامت کی سے اور جسنے آسان کر دیا اوپر تنگدست کے آسان کریگا اللہ اوپر اُسکے بیچ دنیا کے اور آخرت کے اور جسنے کہ پردہ پوشی کی مسلمان کی پردہ پوشی کریگا اُسکی اللہ بیچ دنیا اور آخرت کے اور اللہ تعالیٰ بیچ مدد بندے کے ہی جبتک کہ ہی بندہ بیچ مدد بھائی اپنے مسلمان کے اور جو شخص کہ چلے ایک راہ میں کہ ڈھونڈھتا ہی بیچ اُسکے علم آسان کریگا اللہ واسطے اُسکے بسبب اُسکے راہ طرف بہشت کے اور نہیں جمع ہوتی کوئی قوم بیچ کسی گھر کے گھروں میں سے اللہ کے یعنی مسجد مدرسہ وغیرہ میں پڑھیں کتاب اللہ کو اور معنی بیان کریں اُسکے آپس میں مگر اُترتی ہی اوپر اُنکے تسکین اور ڈھانکتی ہی اُنکو رحمت اور گھیرتے ہیں اُنکو فرشتے اور ذکر کرتا ہی اُنکا اللہ بیچ اُن لوگوں کے کہ نزدیک اُسکے ہیں یعنی ملائکہ مقربین میں اور جسکو کہ تاخیر کیا اُسکو عمل اُسکے نے نہیں جلدی کریگا ساتھ اُسکے نسب اُسکا روایت کی یہ مسلم نے **ف** آسان کر دیا تنگدست یعنی مثلاً کسی کے ذمہ قرض تھا اور وہ اُسکے ادا سے عاجز تھا اسنے اُسکو مال دیا تا وہ ادا کرے یا اگر اسکا قرض تھا اسنے بخشدیا یا مہلت دی اور پردہ پوشی کی یعنی عیب اُسکا ظاہر کرکے رسوا نہ کیا اور دوسرے معنے اسکے یہ ہیں کہ جو کوئی ستر ڈھانکے ننگے کا کپڑے سے تو ثواب مذکور پاویگا اور آسان کریگا راہ طرف بہشت کے یعنے داخل کریگا اُسکو بہشت میں بسبب جزاے طلب علم کے یا توفیق دیگا عمل نیک کی کہ باعث داخل ہونے بہشت کا ہوگا اور معنے سکینہ کے ہیں تسکین اور خاطر جمعی کہ اُسکے سبب سے خواہشیں دنیا کی اور خوف ماسوا اللہ کا دل سے نکل جاتا ہی اور حضور ساتھ اللہ کے اور نورانیت پیدا ہوتی ہی اور اخیر حدیث کے یہ معنی ہیں کہ جسنے قصور کیا عمل میں نسب عالی اُسکا قیامت کو کچھ کام نہیں آنے کا **بیت** بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی + کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزی نیست + حق +

وعنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَجُلٌ اُسْتُشْهِدَ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعْمَتَهٗ فَعَرَفَهَا فَقَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى اُسْتُشْهِدْتُ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ يُقَالَ جَرِيْءٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهٗ وَقَرَاَ الْقُرْاٰنَ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهٗ وَقَرَاْتُ فِيْكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ اِنَّكَ عَالِمٌ وَقَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي

لِلنَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيْلٍ تُحِبُّ اَنْ يُنْفَقَ فِيْهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيْهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ثُمَّ اُلْقِيَ فِي النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اول آدمیون مین سے کہ حکم کیا جاویگا اُسپر دن قیامت کے یعنی بسبب ترک کرنے خالص نیت کے ایک شخص ہوگا کہ شہید کیا گیا پس لایا جاویگا وہ پس معلوم کراویگا اللہ تعالی اُسکو یعنی یاد دلاویگا نعمتین اپنی پس پہچانیگا اُنکو پس فرماویگا اللہ تعالی کیا عمل کیا تونے بیچ اُنکے یعنے نعمتین جتا کر اعتراض کریگا کہ شکرانہ انکا تونے کیا ادا کیا کہے گا لڑا مین بیچ راہ تیری کے یہان تک کہ شہید کیا گیا مین فرماویگا اللہ کہ جھوٹا ہے تو ولیکن لڑا تو کہ کہا جاوے کہ بہادر ہے پس تحقیق کہا گیا یعنے غرض تیری خلق سے حاصل ہوئی اب مجھ سے کیا چاہتا ہے پھر حکم کیا جاویگا اُسکو پس کھینچا جاویگا اوپر مُنھ اپنے کے یہان تک کہ ڈالا جاویگا بیچ آگ کے اور ایک وہ شخص کہ سیکھا علم اور سکھلایا اُسکو اور پڑھا قرآن پس لایا جاویگا وہ پس معلوم کراویگا اُسکو نعمتین اپنی پس معلوم کریگا فرماویگا اللہ کیا عمل کیا تونے بیچ اُسکے کہیگا سیکھا مین نے علم اور سکھلایا اُسکو اور پڑھا مین نے بیچ راہ تیری کے قرآن فرماویگا اللہ تعالی جھوٹ بولا تونے ولیکن سیکھا تونے علم کو تا کہ کہا جاوے تحقیق تو عالم ہے اور پڑھا تونے قرآن کو تا کہ کہا جاوے وہ قاری ہے پس تحقیق کہا گیا پھر حکم کیا جاویگا اُسکو پس کھینچا جاویگا اوپر مُنھ اپنے کے یہان تک کہ ڈالا جاویگا آگ مین اور ایک وہ شخص ہے کہ کشادہ کیا اللہ نے اوپر اُسکے روزی کو اور دیا اُسکو مال ہر قسم کا پس لایا جاویگا وہ پس معلوم کراویگا اُسکو نعمتین اپنی پس معلوم کریگا اُنکو فرماویگا اللہ کیا عمل کیا تونے بیچ اُسکے کہے گا نہین چھوڑی مین نے کوئی راہ کہ دوست رکھتا ہو تو یہ کہ خرچ کیا جاوے بیچ اُسکے مگر کہ خرچ کیا مین نے بیچ اُسکے واسطے تیرے فرماویگا اللہ تعالی جھوٹا ہے تو ولیکن کیا تونے تا کہ کہا جاوے کہ وہ سخی ہے پس کہا گیا پھر حکم کیا جاویگا اُسکو پس کھینچا جاویگا اوپر مُنھ اپنے کے پھر ڈالا جاویگا بیچ آگ کے روایت کی یہ مسلم نے

وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهٗ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اِتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی نہین اُٹھالیگا علم کو یعنے آخری زمانہ مین کہ نکالے اُسکو نکالنے کر یعنے دور کرے اُسکو بندون مین سے ولیکن اُٹھالیگا علم کو ساتھ اُٹھانے علما کے یہان تک کہ جب نہین باقی رکھیگا کسی عالم کو پکڑینگے لوگ سردار جاہل پس پوچھے جاوینگے مسئلہ پس فتوی دینگے بے علم پس گمراہ ہووینگے اور گمراہ کرینگے لوگون کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

وعن شَقِيْقٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِيْ كُلِّ خَمِيْسٍ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوَدِدْتُ اَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ يَمْنَعُنِيْ مِنْ ذٰلِكَ اَنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ اُمِلَّكُمْ وَاِنِّيْ اَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے شقیق سے کہا تھے عبداللہ بن مسعود نصیحت کرتے لوگون کو بیچ ہر جمعرات کے پس کہا اُنکو ایک شخص نے اے ابو عبدالرحمن البتہ دوست رکھتا ہون مین یہ کہ نصیحت کیا کرو ہمکو بیچ ہر روز کے کہا اُنھون نے خبردار ہو تحقیق منع کرتا ہے مجکو اس سے یہ کہ تحقیق مین مکروہ رکھتا ہون کہ تنگ کرون مین تمکو اور مین خبرگیری کرتا ہون تمہاری ساتھ نصیحت کے جیسا کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خبرگیری کرتے ہماری ساتھ نصیحت کرنے کے واسطے خوف اُکتانے کے اوپر ہمارے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

وعن اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَكَلَّمَ

بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلٰثًا حَتّٰى تُفْهَمَ عَنْهُ وَاِذَا اَتٰى عَلٰى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلٰثًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے انس سے کہا تھے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کلام فرماتے کوئی کلام پھیرتے اُسکو تین بار فرماتے یہانتک کہ خوب سمجھ لیتے لوگ اُنسے اور جب کہ آتے اوپر کسی قوم کے پس ارادہ سلام کا کرتے سلام کرتے اوپر تین بار روایت کی یہ بخاری نے ف یعنی جس بات کا اہتمام بہت منظور ہوتا اور گمان ہوتا کہ لوگوں نے سنی نہ ہوگی اسمین اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہوگا کہ تین بار فرماتے ہونگے واللہ اعلم اور تین سلام ایک وقت اذن چاہنے کے اندر آنے کے لیئے اور دوسرا سلام تحیۃ کا یعنی جو کہ وقت ملاقات کے کرتے ہیں اور تیسرا رخصت کے وقت ۱۲ شیخ سید

وَعَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهٗ اُبْدِعَ بِيْ فَاحْمِلْنِيْ فَقَالَ مَا عِنْدِيْ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا اَدُلُّهٗ عَلٰى مَنْ يَحْمِلُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا یہ کہ نہیں چل سکتی سواری میری پس سواری دو مجکو پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں میرے پاس سواری پس کہا ایک شخص نے کہ اے رسول خدا کے مین بتاؤں اسکو ایسے شخص کو کہ وہ سواری دے اسکو پھر فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آگاہ کردے اوپر بھلائی کے پس واسطے اُسکے ہے مانند ثواب کرنے والے اُس بھلائی کے روایت کی یہ مسلم نے

وَعَنْ جَرِيْرٍ قَالَ كُنَّا فِيْ صَدْرِ النَّهَارِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهٗ قَوْمٌ عُرَاةٌ مُجْتَابِي النِّمَارِ اَوِ الْعَبَاءِ مُتَقَلِّدِي السُّيُوْفِ عَامَّتُهُمْ مِنْ مُضَرَ بَلْ كُلُّهُمْ مِنْ مُضَرَ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا رَاٰى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ وَاَقَامَ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا وَالْاٰيَةَ الَّتِيْ فِي الْحَشْرِ اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِنْ دِيْنَارِهٖ مِنْ دِرْهَمِهٖ مِنْ ثَوْبِهٖ مِنْ صَاعِ بُرِّهٖ مِنْ صَاعِ تَمْرِهٖ حَتّٰى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهٗ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتّٰى رَاَيْتُ كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَثِيَابٍ حَتّٰى رَاَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّلُ كَاَنَّهٗ مُذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے جریر سے کہا تھے ہم بیچ اول روز کے نزدیک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس آئی اُنکے پاس ایک قوم ننگے بدن والی لپیٹے کمل یا عبا اوڑھے ہوئے تھی تلوارین گلے مین اکثر اُنکے قوم مضر کے تھے بلکہ سب اُنکے مضر مین سے پس متغیر ہوا چہرہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا بسبب اسکے کہ دیکھا اُنپر اثر فاقہ کا پس داخل ہوئے گھر مین یعنی اور اُنکے لیئے کچھ تلاش کیا کچھ نہ پایا پھر نکلے پس حکم کیا حضرت بلال کو پس اذان کہی اور تکبیر کہی پس نماز پڑھی یعنی ظہر کی یا جمعہ کی پھر خطبہ فرمایا پس پڑھی خطبہ مین یہ آیت اے لوگو ڈرو پروردگار اپنے سے جسنے پیدا کیا تمکو ایک جان سے یعنی حضرت آدم علیہ السلام آخر آیت تک کہ اخیر اُسکا یہ ہے تحقیق اللہ ہے اوپر تمہارے نگہبان اور پڑھی وہ آیت کہ بیچ سورہ حشر کے ہے ڈرو اللہ سے

اور چاہیے کہ نظر کرے آدمی اُس چیز کو کہ آگے بھیجی ہے واسطے کل آنے والے کے فرمایا حضرتؐ نے خیرات کرے شخص دینار اپنے میں سے درہم اپنے
میں سے کپڑے اپنے میں سے اور اپنے پیمانہ گیہوں میں سے اور اپنے پیمانہ کھجوروں میں سے یہاں تلک کہ فرمایا خیرات کرے اگرچہ ٹکڑا کھجور کا ہو کہا راوی نے
پس لایا ایک شخص انصار میں سے ایک تھیلی بھری ہوئی دینار کی یا درہم کی ہاتھ اُسکا قریب تھا کہ تھک جاوے اُس سے بلکہ تحقیق تھک گیا پھر شروع کیا
پے در پے لانا لوگوں نے یہاں تلک کہ دیکھے میں نے دو تودے غلہ کے اور کپڑے کے یہاں تلک کہ دیکھا میں نے چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا چمکتا
گویا کہ سونا بھرا ہوا تھا یعنے بسبب خوشی کے پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ رواج دیوے بیچ اسلام کے طریق نیک پس واسطے اُسکے ہے
ثواب اُسکا اور ثواب اُس شخص کا کہ عمل کیا ساتھ اُسکے پیچھے اُسکے بغیر ناقص ہونے اجر اُنکے سے کچھ اور جسنے رواج دیا بیچ اسلام کے طریقہ بد کو ہوگا
اوپر اُسکے گناہ اُسکا اور گناہ اُنکا کہ چلیں گے اُسپر پیچھے اُسکے بغیر اسکے کہ نقصان ہوگا ہوں اُنکے سے کچھ روایت کی یہ مسلم نے **ف** لفظ
او العباء کا جو اول حدیث میں آیا ہے کسی راوی کو شک ہوا ہے کہ اوپر کے راوی نے مجتابی النمار کہا یا مجتابی العباء دونوں کمل کی قسم سے ہیں
اور پہلی آیت سورۂ نسا میں ہے اُس میں ذکر خیرات کرنے کا اور ناتے داروں سے سلوک کرنے کا ہے حضرتؐ نے یہ آیتیں پڑھکر رغبت دلائی خیرات کی

وعن ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ
كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا لِاَنَّهُ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں خون کیا جاتا کوئی از روے ظلم کے مگر کہ ہوتا ہے اوپر پہلے بیٹے آدم کے ایک حصہ خون اُسکے سے کس واسطے کہ اُسنے
اول طریقہ نکالا قتل کرنے کا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جو کوئی کسی کو قتل کرتا ہے جتنا گناہ اُسپر لکھا جاتا ہے اُتنا ہی قابیل پر بھی
کہ بیٹا حضرت آدم علیہ السلام کا ہے لکھا جاتا ہے کیونکہ پہلے اُسنے اپنے بھائی ہابیل کو مارا تھا وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ مُعَاوِيَةَ
لَا يَزَالُ مِنْ اُمَّتِيْ فِيْ بَابِ ثَوَابِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى اور ذکر کریں گے ہم حدیث معویہ کی کہ سرا اُسکا یہ ہے لا یزال
من امتی بیچ باب ثواب اس امت کے اگر چاہے اللہ تعالی یعنے مصابیح والے نے یہاں ذکر کی ہے اور ہمنے وہاں

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** كَثِيْرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ اَبِي الدَّرْدَاءِ فِيْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ
يَا اَبَا الدَّرْدَاءِ اِنِّيْ جِئْتُكَ مِنْ مَدِيْنَةِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَدِيْثٍ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ
رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جِئْتُ لِحَاجَةٍ قَالَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَلَكَ
طَرِيْقًا يَطْلُبُ فِيْهِ عِلْمًا سَلَكَ اللهُ بِهٖ طَرِيْقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَاِنَّ الْعَالِمَ
لَيَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالْحِيْتَانُ فِيْ جَوْفِ الْمَاءِ وَاِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ
لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلٰى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ وَاِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ وَاِنَّ الْاَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا
وَاِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَهٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ
وَسَمَّاهُ التِّرْمِذِيُّ قَيْسَ بْنَ كَثِيْرٍ اور روایت ہے کثیر بن قیس سے کہا تھا میں بیٹھا ہوا ساتھ ابی درداء کے بیچ مسجد
دمشق کے یعنے شام کے پس آیا اُنکے پاس ایک شخص پس کہا اے ابی درداء تحقیق میں آیا ہوں تمہارے پاس شہر حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے سے واسطے
ایک حدیث کے کہ پہونچی ہے مجکو یہ کہ تم نقل کرتے ہو اُسکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے نہیں آیا میں واسطے اور کام کے کہا ابو درداء نے پس تحقیق
سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ چلے ایک راہ میں یعنے قریب ہو یا دور ہو کہ طلب کرتا ہو بیچ اُسکے علم یعنے علم دین کا

چلتا ہی اللہ اُسکو راہ مین راہون بہشت کی سی اور تحقیق فرشتے رکہتے ہین بازو اپنے واسطے رضامندی طالب علم کے اور تحقیق عالم البتہ استغفار کرتے ہین
واسطے اُسکے جو کہ بیچ آسمان کے ہین یعنے ملائکہ اور جو کہ بیچ زمین کے ہین یعنی جن وانس وغیرہ اور مچھلیان درمیان مین پانی کے اور تحقیق فضیلت
عالم کی اوپر عابد کے مانند بزرگی چاند چودھوین رات کے ہی اوپر تمام تارون کے اور تحقیق عالم وارث ہین پیغمبرون کے اور تحقیق نبی نہین ورثہ
چھوڑ گئے دینار اور نہ درہم اور سوا اسکے نہین کہ ورثہ چھوڑا ہی علم پس جسنے حاصل کیا علم کو لیا اُسنے حصہ کامل روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور
ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور نام لیا راوی کا ترمذی نے قیس بن کثیر لیکن صحیح کثیر بن قیس ہی ہی جیسے کہ مصنف نے کہا ف نہین
آیا مین واسطے اور کام کے یعنے سوا اسننے حدیث کے اور کچھ غرض میری نہین اُنھون نے اجمالاً وہ حدیث سنی ہوگی چاہا کہ ساتھ تفصیل کے سنین یا
احتمال ہی کہ اُنھون نے بواسطہ سنی ہوگی اب چاہا کہ بلا واسطہ سنین اُنسے پھر ابو درداء نے جو آگے حدیث بیان کی احتمال ہی کہ یہی حدیث اُسنے پوچھی ہو یا وہ بہت
مشقت اُٹھا کر آیا تھا اسلیئے اُسکا ثواب بیان کیا اور وہ حدیث جو مطلوب تھی یہان نہ مذکور ہو اور رکھتے ہین بازو یا تو بازو حقیقۃً بچھاتے ہین
یا یہ کنایہ ہی تواضع اور رجوع برحمت سے اور زمین والون مین مچھلیان بھی داخل تھین لیکن پھر جو ذکر فرمایا تو اشارہ ہی اسپر کہ مینھہ برسنا اور حاصل ہونا
خیر اور ارزانی کا بسبب برکت علما کے ہی یہانتک کہ مچھلیان وغیرہ بھی اندر پانی کے زندہ ہین انھین کی برکت سے اور فائدہ عالم کا متعدی ہی
یعنے اورون کو بھی پہونچتا ہی اور فائدہ عابد کا لازمی یعنے اُسی کی ذات کو ہی اسلیے عالم کو مشابہ چاند کے کیا کہ روشنی اُسکی بھی سارے مین
پہونچتی ہی اور عابد کو مشابہ ستارہ کے کہ اُسکی روشنی اور جا نہین پھیلتی اگر کوئی کہے کہ عالم خالی عبادت سے نہوگا کہ علم بے عمل کو فضیلت نہین
اور اسی طرح عبادت بے علم کی صحیح نہین ہوتی پس دونون عالم بھی ہونگے اور عابد بھی پس فرق عالم اور عابد مین کیا ہی جواب یہ کہ مراد عالم سے وہ ہی
کہ بعد تحصیل علم کے اکتفا ساتھ عبادت ضروری کے یعنے فرائض اور واجبات اور سنتون موکدہ کے کرکے صرف اوقات اپنی ساتھ شغل علم کے
کرتا ہی اور کام اُسکا پھیلانا علم اور ترویج دین کا ہی اور مراد ساتھ عابد کے یہ ہی کہ بعد تحصیل علم کے مشغول عبادت مین رہتا ہی از بسکہ فائدہ رواج دینے
علم کا بہت ہی فضیلت اُسکی بھی عبادت پر بہت ہوئی اکثر حدیثون سے یہی معلوم ہوتا ہی شرح السنۃ مین امام ثوری رح سے منقول ہی کہ کہا
نہین جانتا مین آج کے دن کوئی چیز افضل طلب علم سے لوگون نے کہا اُنکو کہ نہین ہی واسطے لوگون کے نیت یعنی خلوص نیت مین اُنکے نہین کہا
اُنھون نے کہ طلب کرنا اُنکا علم کو سبب ہی نیت کا یعنے نیت اس سے آپ ہی درست ہو جاتی ہی اور اسی لیے کہا ہی بعضے عالمون نے کہ طلب کیا ہمنے
علم واسطے غیر خدا کے پھر ہو گیا اللہ ہی کے لیے اور امام شافعی رح کہتے ہین کہ طلب کرنا علم کا افضل ہی نماز نفل سے کیونکہ یا تو وہ فرض عین ہوگا یا فرض کفایہ
اور دونون افضل ہین نفل سے ✤ سید حق ملی وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَّالْاٰخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ
كَفَضْلِیْ عَلٰى اَدْنَاكُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ وَاَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتّٰى
النَّمْلَةَ فِیْ جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوْتَ لَيُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاهُ الدَّارِمِیُّ عَنْ مَكْحُوْلٍ مُرْسَلًا
وَلَمْ يَذْكُرْ رَجُلَانِ وَقَالَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِیْ عَلٰى اَدْنَاكُمْ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ
الْعُلَمٰٓؤُا وَسَرَدَ الْحَدِيْثَ اِلٰى اٰخِرِهٖ اور روایت ہی ابی امامہ باہلی سے کہا مذکور ہوا روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دو شخصون کا
ایک اُن مین سے عابد اور دوسرا عالم یعنے حضرت سے پوچھا کہ افضل دونون مین سے کون ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بزرگی
عالم کی اوپر عابد کے مانند بزرگی میری کے اوپر ادنیٰ تمھارے کے پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ اور فرشتے اُسکے اور اہل آسمان

اور زمین یہان تلک کہ چیونٹیان بیچ بلون اپنے کے اور یہان تلک کہ مچھلیان دعاء خیر کرتی ہین اوپر تعلیم کرنے والے لوگون کے خیر کو یعنی علم دین کو روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی یہ دارمی نے مکحول سے بطریق ارسال کے اور نہین ذکر کیا دو شخصون کا فرمایا بزرگی عالم کی اوپر عابد کے مانند فضیلت میری کے اوپر ادنی تمہارے کے پھر پڑھی یہ آیت سوا اسکے نہین کہ ڈرتے ہین اللہ سے بندے اسکے جو کہ عالم ہین اور بیان کی حدیث آخر تک **ف** مانند بزرگی میری کے اوپر ادنی تمہارے کے خیال کیا چاہیئے کہ حضرت کی فضیلت تمہارے ادنی پر کسقدر ہی اور نہین ذکر کیا دو شخصون کا یعنے پہلی روایت مین جو مذکور ہی کہ حضرت کے روبرو دو شخصون کا ذکر ہوا یعنے عالم اور عابد کا وہ دارمی کی روایت مین نہین ہی **وعن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ النَّاسَ لَكُمْ تَبَعٌ وَإِنَّ رِجَالًا يَأْتُونَكُمْ مِنْ أَقْطَارِ الْأَرْضِ يَتَفَقَّهُونَ فِي الدِّينِ فَإِذَا أَتَوْكُمْ فَاسْتَوْصُوا بِهِمْ خَيْرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق لوگ تمہارے تابع ہین یعنی صحابہ کو فرمایا اور تحقیق کتنے آدمی آوینگے تمہارے پاس طرفون زمین سے طلب کرینگے سمجھ بیچ دین کے پس جبکہ آوین تمہارے پاس پس قبول کرو وصیت بیچ حق انکے کے بھلائی کی یعنی انسے بھلائی کرو اور تعلیم کرنا انکو علم دین روایت کی یہ ترمذی نے **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةُ الْحِكْمَةِ ضَالَّةُ الْحَكِيمِ فَحَيْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ الْفَضْلِ الرَّاوِي يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمہ فائدہ دینے والا دین مین مطلوب ہی حکیم کا یعنے دانا کا پس جہان پاوے اسکو پس وہ لائق ہی اسکے روایت کی یہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی اور ابراہیم بن فضل روایت کرنے والا اس حدیث مین ضعیف گنا جاتا ہی یعنے بیچ بیان کرنے حدیث کے **ف** یعنے جیسے کوئی گم ہوئی چیز اپنی کسی کے پاس پاتا ہی لے لیتا ہی ایسے ہی دانشمند کو چاہیئے کہ دین کی بات فائدہ مند جس کسی سے سنے قبول کرے اسکو اور عمل کرے اسپر کہ یہ مستحق اسکا ہی خیال نکرے کہ فقیر حقیر کی بات کیا قبول کرون بعضے بزرگون نے کہا ہی کہ اگر کوئی ایک بات حق بایزید بسطامی سے سنے اور وہی اپنی لونڈی سے سنے اور قبول نکرے تو متکبر ہوگا **بیت**

مرد باید کہ گیرد اندر گوش ✤ ور نوشتہ است پند بر دیوار ✤ **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيهٌ وَاحِدٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے ایک فقیہ سخت تر ہی اوپر شیطان کے ہزار عابدون سے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** کیونکہ شیطان جب لوگون پر دروازے خواہش نفسانی کے کھولتا ہی عالم پہچان لیتا ہی اور انکو تدبیر اسکے دفع کی بتا دیتا ہی بخلاف نری عابد کے اسلیے کہ وہ اکثر مشغول عبادت مین ہوتا ہی اور شیطان کے جال مین پھنسا ہوتا ہی لیکن جانتا نہین ✤ سید ✤ **وعن** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ وَوَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَيْرِ أَهْلِهِ كَمُقَلِّدِ الْخَنَازِيرِ الْجَوْهَرَ وَاللُّؤْلُؤَ وَالذَّهَبَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ إِلَى قَوْلِهِ مُسْلِمٍ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ مَتْنُهُ مَشْهُورٌ وَإِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ أَوْجُهٍ كُلُّهَا ضَعِيفٌ

اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طلب کرنا علم کا فرض ہی اوپر ہر مرد و عورت مسلمان کے اور سکھانا علم کا نااہل کو مانند ہار پہنانے والے سور کے ہی جواہر اور موتیون اور سونے کا روایت کی یہ ابن ماجہ نے اور روایت کی بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے

قول حضرت کے سوا تک اور کہا یہ حدیث متن اسکا مشہور ہے اور اسناد اسکے ضعیف اور روایت کی گئی کئی طرح سے سب ضعیف ہین ف لیکن کئی طرحین ضعیف جہان جمع ہوتی ہین تو بعض کو بعض سے قوت پیدا ہوتی ہے اور وہ حدیث قوی ہوجاتی ہے اور طلب کرنا علم کا فرض ہے مراد علم سے وہ علم ہے کہ جسکی ضرورت پڑتی ہے مثلاً جب آدمی مسلمان ہوا تو واجب ہوئی اُسپر معرفت صانع کی اور اُسکی صفات کی اور جاننا نبوت رسول کا اور سوا اسکے اُن چیزون کا کہ ایمان بدون اُنکے صحیح نہین اور جب وقت نماز کا آیا تو واجب ہوا علم احکام نماز کا سیکھنا جب رمضان آیا تو واجب ہوا علم احکام روزون کا اور جب مالک نصاب کا ہوا تو واجب ہوا علم احکام زکوٰۃ کا اور جب بی بی کی تو علم حیض نفاس کا اور طلاق وغیرہ کا کہ جو متعلق ساتھ خاوند جورو کے ہے سیکھنا واجب ہوا اسی طرح بیع شرا کرنے لگے تو مسائل اُسکے سیکھنے واجب ہونگے اسی پر اور چیزون کو سمجھ لے غرضکہ جو بات اسکو پیش آوے گی اُسکا علم حاصل کرنا بھی فرض ہوگا اگر نہ کریگا تو البتہ گنہگار رہوگا اور بعضون کے نزدیک مراد علم سے علم اخلاص اور معرفت آفات نفس کی ہے یعنے حسد کینہ وغیرہ ہے اور جو چیز کہ اعمال کو فاسد کردے اور حاصل ضمیر حدیث کا یہ ہے کہ جسکی جتنی استعداد ہو اُتنا ہی علم اُسکو سکھاوے مثلاً عوام کے آگے اگر باریکیان تصوف وغیرہ کی بیان کریگا گمراہ ہونگے بےمحل علم بتانا ظلم ہے + سید حق +

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِیْ مُنَافِقٍ حُسْنُ سَمْتٍ وَّلَا فِقْہٌ فِی الدِّیْنِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خصلتیں ہین نہین جمع ہوتین بیچ منافق کے ایک تو خلق نیک اور دوسری سمجھ بیچ دین کے روایت کی یہ ترمذی نے ف اس حدیث مین رغبت دلائی اسپر کہ آدمی چاہیے کہ یہ دونون صفتین اپنے مین حاصل کرے اور کہا توربشتی نے کہ حقیقت فقہ فی الدین کی یہ ہے کہ دل مین سمجھ دین کی واقع ہو پھر زبان پر جاری ہو اور بموجب اُسکے عمل کرے اور حاصل ہو اُسکے سبب سے خوف خدا اور تقوی + علی

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَھُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَتّٰی یَرْجِعَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نکلے بیچ طلب علم کے پس وہ بیچ راہ خدا کے ہے جب تلک کہ پھرے روایت کی یہ ترمذی اور دارمی نے ف یعنے جو کوئی نکلے گھر سے یا اپنے شہر سے طلب کرنے علم شرعی کے لیئے خواہ فرض عین ہو یا فرض کفایہ یعنے زائد حاجت سے تو جہاد کرنے والے کا سا ثواب پاتا ہے اسلیئے کہ یہ بھی درپے رواج دینے دین کے اور ذلیل کرنے شیطان کے اور کسر نفس کے ہے پس یہ ثواب پاتا ہے جب تلک کہ پھرے طرف گھر اپنے کے اور اسمین اشارہ ہے اسپر کہ بعد پھرنے کے اس سے بھی زیادہ درجہ پاتا ہے کیونکہ وارث انبیا ہوتا ہے بیچ تعلیم کرنے اور کامل کرنے ناقصون کے + علی

وَعَنْ سَخْبَرَۃَ الْاَزْدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ کَانَ کَفَّارَۃً لِّمَا مَضٰی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ ضَعِیْفُ الْاِسْنَادِ وَاَبُوْ دَاوٗدَ الرَّاوِیْ یُضَعَّفُ اور روایت ہے سخبرہ ازدی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ طلب کرے علم کو ہوتا ہے کفارہ اُن گناہون کا کہ گذر گئے یعنے صغیرہ گناہ روایت کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث ضعیف الاسناد ہے یعنے ابوداود راوی ضعیف گنا جاتا ہے

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَنْ یَّشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَیْرٍ یَّسْمَعُہٗ حَتّٰی یَکُوْنَ مُنْتَھَاہُ الْجَنَّۃُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز نہین سیر ہوتا مومن خیر سے یعنے علم سے کہ سنتا ہے اُسکو یہان تلک کہ ہوتی ہے نہایت اُسکی بہشت روایت کی یہ ترمذی نے ف یعنے اخیر عمر تلک طلب علم مین رہتا ہے اور اُسکی برکت سے

بہشت مین جاتا ہی اس حدیث مین خوشخبری ہی طالب علم کو کہ دنیا سے با ایمان جاتا ہی انشاء اللہ تعالی اور اس وجہ کے حاصل کرنے کے لیے بعضے اہل اللہ اخیر عمر تلک تحصیل علم مین مشغول رہے ہین باوجود حاصل کرنے بہت سے علم کے اور دائرہ علم کا وسیع ہی جو کہ مشغول ہو ساتھ علم کے اگرچہ ساتھ تعلیم و تصنیف کے ہو حقیقت مین ثواب طلب علم اور تکمیل اسکے کا ہی اسکو + حق وعن اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهُ ثُمَّ كَتَمَهُ اُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَنَسٍ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پوچھا گیا بات علم کی کہ جانتا ہی اسکو پھر چھپایا اسکو دیا جاویگا دن قیامت کے لگام آگ کی روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے انس سے **ف** یہ اُس علم کے حق مین ہی کہ تعلیم اسکی ضرور ہی جیسے کہ کوئی ارادہ کرتا ہی اسلام لانے کا اور کہتا ہی کہ تعلیم کر مجھکو کہ اسلام کیا چیز ہی یا ارادہ کرتا ہی نماز کا اور وقت نماز کا آیا وہ کہتا ہی تعلیم کر مجھکو نماز یا کوئی فتوی پوچھتا ہی بیچ حلال کے یا حرام کے پس لازم ہی جواب اسکا اور امور نوافل مین یہ حال نہین + سید + وعن كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ اَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ اَوْ يَصْرِفَ بِهِ وُجُوْهَ النَّاسِ اِلَيْهِ اَدْخَلَهُ اللهُ النَّارَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اور روایت ہی کعب بن مالک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ طلب کرے علم کو اسواسطے کہ فخر کرے بسبب اُسکے علما سے یا جھگڑے بسبب اسکے بیوقوفون سے یا پھیرے بسبب اسکے منہ آدمیون کے طرف اپنے داخل کریگا اسکو اللہ آگ مین روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے ابن عمر سے **ف** پھیرے منہ آدمیون کے طرف اپنے اور حاصل کرے اُنسے مال و جاہ اور صرف کرے اسکو کار دنیا اور خواہشون نفس مین یعنے جو کوئی فقط واسطے غرض دنیا کے طلب کرے علم حال اسکا یہ ہی اور جسکی یہ نیت نہ تھی اور پھر بحکم جبلت کچھ آمیزش ریا کی ہوگئی اس حکم مین داخل نہین کیونکہ معذور ہی + حق وعن اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغٰى بِهٖ وَجْهُ اللهِ لَا يَتَعَلَّمُهٗ اِلَّا لِيُصِيْبَ بِهٖ عَرَضًا مِّنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَعْنِيْ رِيْحَهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سیکھے علم کو اُس طرح کا علم کہ طلب کی جاتی ہی ساتھ اُسکے رضا اللہ کی نہین سیکھتا اسکو مگر اسواسطے کہ پہونچے بسبب اسکے متاع دنیا کو نہ پاویگا عرف بہشت کے دن قیامت کے یعنے بو اسکی روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** یعنے جو کوئی علم دین کو وسیلہ حصول دنیا کا کرے حال اسکا یہ ہی اور اگر علم دین کا نہ ہو اور اسکو وسیلہ دنیا کا کرے مضائقہ نہین لیکن اسمین بھی شرط یہی ہی کہ وہ علم پڑھنا درست بھی ہو یعنے مثل نجوم وغیرہ کے نہ ہو اور بو جنت کی نہین پانے کا یہ مبالغہ ہی یعنے کمال محروم ہی بہشت کے داخل ہونے سے مراد یہ ہی کہ مخصوص مقربون کے ساتھ بدون عذاب کے نہین داخل ہونے کا + حق + وعن ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَضَّرَ اللهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِيْ فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَاَدَّاهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرِ فَقِيْهٍ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ ثَلٰثٌ لَا يَغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَالنَّصِيْحَةُ لِلْمُسْلِمِيْنَ وَلُزُوْمُ جَمَاعَتِهِمْ فَاِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيْطُ مِنْ وَّرَائِهِمْ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَدْخَلِ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اِلَّا اَنَّ التِّرْمِذِيَّ وَاَبَا دَاوُدَ لَمْ يَذْكُرَا ثَلٰثٌ لَا يَغِلُّ عَلَيْهِنَّ اِلٰى اٰخِرِهٖ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے تازہ کرے اللہ اُس بندے کو کہ سنا کلام میرا پس یاد رکھا اُسکو اور ہمیشہ یاد رکھا اُسکو اور پہونچایا اُسکو یعنے لوگون کو جیسا کہ
سنا پس بعضے اُٹھانے والے فقہ کے نہین ہوتے فقیہ اور بعضے اُٹھانے والے فقہ کے پہونچاتے ہین طرف اُس شخص کے کہ وہ زیادہ ہو فقیہ اُس سے تین
چیزین ہین کہ نہین خیانت کرتا اُنپر دل مسلمان کا خالص کرنا عمل کا واسطے اللہ کے اور خیرخواہی واسطے مسلمانون کے اور لازم پکڑنا جماعت مسلمانون کی کو
اسواسطے کہ تحقیق دعا اُنکی گھیرے ہوئے ہے آگے پیچھے اُنکے سے روایت کی یہ شافعی نے اور بیہقی نے بیچ کتاب مدخل کے اور روایت کی یہ احمد نے
اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے زید بن ثابت سے مگر ترمذی نے اور ابوداؤد نے نہین ذکر کیا ان لفظون کو ثلث لایغل علیہن آخر
اُسکی تک ف تازہ کرے اللہ یعنے قدر و منزلت اُسکی بڑی ہو اور بہت خوشی ہو اُسکو دنیا اور آخرت مین اور لفظ افقہ منہ تک کا مطلب
یہ ہے کہ بعضے یاد رکھنے والے حدیث کے خود نہین سمجھ سکتے ہین اور بعضے سمجھ رکھتے ہین لیکن جسکے آگے بیان کی وہ زیادہ سمجھ رکھتا ہے پس چاہیئے کہ
جیسی سُنی ہے ویسی ہی پہونچا دے تاکہ جسکو پہونچائی ہے وہ مطلب سمجھ لے یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ لفظ حدیث کے بعینہ نقل کر دے اور لفظ
لایغل ساتھ زبر حرف ی کے اور زیر حرف غین کے بمعنی حقد یعنی کینہ کے ہے اور ساتھ پیش ی کے اور زیر غین کے اور ساتھ زبر حرف ی کے اور پیش
غین کے بمعنی خیانت کے ہے یعنے یہ ہین کہ مومن خیانت نہین کرتا ہے ان تین چیزون مین یعنے یہ باتین مومن مین ضرور پائی جاتی ہین اور
نہین داخل ہوتا مومن کے اندر کینہ کہ پھیر دے اُسکو حق سے جبکہ کرتا ہے یہ تین چیزین اور معنے اخلاص عمل کے یہ ہین کہ عمل کرنے مین محض رضامندی
اللہ ہی کی منظور ہو اور کچھ غرض دنیوی یا اُخروی نہ منظور ہو پس پہلا اخلاص عام لوگون کا ہے اور دوسرا خواص کا اور لازم پکڑنا جماعت کا یعنے
موافقت کرے مسلمانون کی بیچ اعتقاد کے اور عمل صالح کے جیسے نماز جمعہ اور جماعت وغیرہ کے اور لفظ من ورائہم اکثر نسخون مین ساتھ زیر
میم کے ہے اور بعضے نسخون مین ساتھ زبر میم کے معنی یہ کہ دعا مسلمانون کی گھیرے ہوئے ہے انکو پس بچاتی ہے انکو مکر شیطان کے سے اور
گمراہی سے اس مین تنبیہ ہے کہ جو کوئی نکلتا ہے جماعت اُنکی سے نہین پہونچتی اُسکو برکت اُنکی اور برکت اُنکے دعا کی + حق عملی +

وعن ابن مسعود قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول نضر اللہ امرأ سمع منا شیئا فبلغہ
کما سمعہ فرب مبلغ اوعی لہ من سامع رواہ الترمذی وابن ماجۃ ورواہ الدارمی
عن ابی الدرداء اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تازہ کرے
اللہ اُس شخص کو کہ سنا مجھ سے کچھ پس پہونچایا اُسکو جیسا کہ سنا اُسکو پس اکثر پہونچائے گئے بہت یاد رکھنے والے ہوتے ہین واسطے اُسکے سننے
والے سے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی دارمی نے ابی درداء سے ف لکھا ہے علما نے کہ اگر فرضاً طلب کرنے حدیث مین اور
اُسکے یاد کرنے مین اور پہونچانے مین کچھ فائدہ نہ ہوتا سوا امیدواری برکت دعا کے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کافی تھا دنیا اور
آخرت مین + حق +

وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتقوا الحدیث عنی الا ما علمتم
فمن کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجۃ عن ابن
مسعود وجابر ولم یذکر اتقوا الحدیث عنی الا ما علمتم اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو حدیث کہنے میری سے مگر اُس چیز کو کہ جانو پس جسنے جھوٹ بولا اوپر میرے جانکر پس چاہیئے کہ ڈھونڈھے
ٹھکانا اپنا دوزخ مین روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے ابن مسعود اور جابر سے اور نہین ذکر کیا ان لفظون کو بچو حدیث
کہنے میری سے مگر اُس چیز کو کہ جانو ف مگر اُس چیز کو کہ جانو یعنے ساتھ یقین کے یا ساتھ ظن غالب کے جانو کہ یہ حدیث

سیری ہی تو روایت کرو تا بیچ ورطہ دروغ گوئی کے مجھ پر نہ پڑو ۔ حق **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِی الْقُرْاٰنِ بِرَأْیِهٖ فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ وَفِیْ رِوَایَةٍ مَنْ قَالَ فِی الْقُرْاٰنِ بِغَیْرِ عِلْمٍ فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہا بیچ قرآن کے ساتھ عقل اپنی کے پس چاہیے کہ ٹھکانا کرے اپنا آگ مین اور بیچ ایک روایت کے جسنے کہا بیچ قرآن کے بغیر جانے پس چاہیے کہ ڈھونڈھے ٹھکانا اپنا دوزخ مین روایت کی یہ ترمذی نے **ف** کہا بیچ قرآن کے یعنی تفسیر قرآن کی اپنی عقل سے بغیر اسکے کہ سند رکھتا ہو نقل کی حال اسکا یہ ہے جو مذکور ہوا ۔ حق **وعن** جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِی الْقُرْاٰنِ بِرَأْیِهٖ فَاَصَابَ فَقَدْ اَخْطَأَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے جندب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہا بیچ قرآن کے ساتھ عقل اپنی کے پس ہو گیا موافق واقعہ کے پس تحقیق خطا کی روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** یعنی واقع مین اگرچہ حق اور صواب اتفاق پڑا لیکن اسلیئے کہ بیچ قصد لینے کے اور طریق اسکے کے خطا کی حکم خطا کا رکھتا ہے یہ برعکس حال مجتہد کے ہے کہ وہ اگرچہ اجتہاد مین خطا کرے لیکن ثواب پاتا ہے جاننا چاہیے کہ ایک تفسیر ہے اور دوسری تاویل تفسیر یہ کہ یقین کرے کہ مراد حق یہی ہے یہ بات سوائے نقل کے اہل تفسیر سے کہ سند اسکی آنحضرت صلعم تک پہونچی درست نہین اور تاویل یہ کہ بطریق احتمال کے کہے کہ ہو سکتا ہے کہ مراد یون ہو یہ درست ہے بشرطیکہ موافق قواعد عربی کے اور شرع کے ہو ۔ حق علی **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمِرَاءُ فِی الْقُرْاٰنِ کُفْرٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جھگڑنا بیچ قرآن کے کفر ہے روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد نے **ف** جھگڑنا یہ ہے کہ قصد کرے جھٹلانے قرآن کا ساتھ قرآن کے یعنے دفع کرے بعض اسکے کو ساتھ بعض کے یہ نہ چاہیے بلکہ یون چاہیے کہ کوشش کرے بیچ موافق کرنے بعض کے ساتھ بعض کے بقدر امکان کے پس اگر مشکل ہو یہ اسپر تو اعتقاد کرے کہ یہ بد فہمی میری ہے اور سونپے علم اسکا اللہ اور رسول اوپر مثال اس جھگڑنے کی یہ ہے کہ اہل سنت جماعت مثلاً کہتے ہین کہ خیر و شر اللہ ہی کی طرف سے ہے اور سند لاتے ہین اس آیت کو قُلْ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ یعنی کہہ کہ سب کچھ اللہ ہی کی طرف سے ہے پس یہ بات تو حق ہے اسکو قوم قدریہ جھٹلاتے ہین ساتھ اس آیت کے مَا اَصَابَکَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ وَمَا اَصَابَکَ مِنْ سَیِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِکَ یعنے جو کچھ پہونچتی ہے تجھے قسم نیکی سے پس اللہ کی طرف سے ہے اور جو کچھ پہونچتی ہے تجکو قسم برائی سے پس تیرے نفس کی طرف سے ہے پس اس طرح کا اختلاف منع ہے چاہیے یون کہ بیچ مثل ایسی آیتون کے عمل کرے اس آیت پر کہ اسپر اجماع مسلمانون کا ہو اور دوسری آیت مین تاویل کرے یعنے پہلی آیت پر اجماع ہے مسلمانون کا کہ سب کچھ اللہ ہی کی تقدیر سے ہوتا ہے اور دوسری آیت اپنے ماقبل سے لگتی ہے یعنی کیا ہوا ان منافقون کو کہ جو بات صواب آئے وہ نہین سمجھتے اور یون کہتے ہین مَا اَصَابَکَ آخر تک پس گویا منافقون کا عقیدہ بیان فرمایا ہے پس اسی طرح تاویل کرے اور آپس مین تطبیق دے ۔ علی **وعن** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا یَتَدَارَءُوْنَ فِی الْقُرْاٰنِ فَقَالَ اِنَّمَا هَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِهٰذَا ضَرَبُوْا کِتٰبَ اللّٰهِ بَعْضَهٗ بِبَعْضٍ وَاِنَّمَا نَزَلَ کِتٰبُ اللّٰهِ یُصَدِّقُ بَعْضُهٗ بَعْضًا فَلَا تُکَذِّبُوْا بَعْضَهٗ بِبَعْضٍ فَمَا عَلِمْتُمْ مِنْهُ فَقُوْلُوْا وَمَا جَهِلْتُمْ فَکِلُوْهُ اِلٰی عَالِمِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اسنے نقل کی باپ اپنے سے اسنے دادا اپنے سے کہا سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لوگون کو کہ آپس مین ایک دوسرے کو دفع کرتے ہین اور خلاف ثابت کرتے ہین اور جھگڑتے ہین بیچ قرآن کے پس فرمایا سوا اسکے نہین کہ ہلاک ہوئے وہ لوگ کہ تھے پہلے تمسے ساتھ اسی کے مارا انھون نے اللہ کی کتاب کو بعض کو اوپر بعض کے یعنے تناقض

آیات مین ثابت کیا کہ یہ آیت مخالف اُس آیت کے ہے اور وہ مخالف اسکے اور سوائے اسکے نہین کہ نازل ہوئی کتاب اللہ کی سچا کرتی ہے بعض اسکی بعض کو پس مت جھٹلاؤ بعض اُسکے کو بعض سے پس جو جانو تم اُس سے پس کہو اور جو نجانو پس سونپو اُسکو طرف جاننے والے اُسکے کے روایت کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے **ف** طرف جاننے والے کے یعنی طرف اللہ اور رسول اُسکے کے سونپو یا مراد جاننے والے سے وہ ہے کہ تم سے علم زیادہ رکھتا ہے علماء مین سے اور مثال اس جگہ کی اوپر گذر چکی ہے۔ حق **وعن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ لِكُلِّ اٰيَةٍ مِّنْهَا ظَهْرٌ وَبَطْنٌ وَلِكُلِّ حَدٍّ مُّطَّلَعٌ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نازل کیا گیا قرآن اوپر سات طرح کے واسطے ہر آیت کے اُن مین سے ظاہر ہے اور باطن ہے اور واسطے ہر حد کے جگہ خبردار ہونے کی روایت کی یہ شرح السنۃ مین **ف** مراد سات طرح سے سات لغت ہین جو مشہور تھے عرب مین ساتھ فصاحت کے کہ وہ یہ ہین لغت قریش اور طی اور ہوازن اور اہل یمن اور ثقیف اور ہذیل اور بنی تمیم پہلے قرآن نازل ہوا بیچ لغت قریش کے کہ لغت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے جب تمام عرب پر پڑھنا اُسکا دشوار ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب باری تعالیٰ سے التماس کیا کہ اس مین فراخی ہو پس حکم ہوا کہ ہر کوئی اپنی لغت مین پڑھے حضرت عثمان رضہ کے زمانہ تک اسی طرح پڑھتے تھے جب انھون نے کتنے ہی کلام اللہ لکھوا کر اسلام کے شہرون مین بھیجے تو فرمایا اوپر اُسی لغت کے کہ زید بن ثابت نے ساتھ حکم حضرت ابوبکر رضہ کے اور صلاح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جمع کیا تھا اور حکم کیا ساتھ مٹا ڈالنے اور لغات کے اسلیے کہ دیکھا انھون نے کہ لوگ اختلاف کرتے ہین اور بعضے بعضون کو کافر کہتے ہین پس نہ رہا اُن لغات سے مگر کچھ اور متفق ہوئے اُسپر صحابہ اور باقی رہا بعد اُنکے یہان تلک کہ قراء سبعہ کو پہونچا ساتھ سندون متصل کے اور باقی رہا یہ اختلاف کہ اُس لغت مین مکرر تھا یعنے ادغام اور امالہ وغیرہ کا کہ ان قراء مین جاری ہے اور بعضون کے نزدیک مراد سات طرح سے سات قراءتین ہین جو کہ قراء سبعہ پڑھتے ہین کہا ہے علماء نے کہ قراءتین اگرچہ زیادہ ہین سات سے لیکن وہ رجوع کرتے ہین طرف سات وجہون کے اختلاف سے ایک تو اختلاف کلمہ کا بیچ ذات اُسکی کے زیادتی کر یا نقصان کر اور دوسرے اختلاف جمع اور مفرد کا اور تیسرے اختلاف مذکر اور مؤنث کا چوتھے اختلاف صرفی مانند تخفیف اور تشدید کے اور فتح اور کسرہ کے مانند مَیْت اور مَیِّت اور یَقْنَطُ اور یَقْنِطُ کے پانچوین اختلاف اعراب کا چھٹے اختلاف حرفون کا جیسے کہ لکن الشیاطین ساتھ تشدید نون کے اور تخفیف اُسکی کے ساتوین اختلاف لغات کا ادا کرنے مین مانند تفخیم اور امالہ کے ہمارے اُستادون رحمہم اللہ نے یہی تقریر پسند کی ہے اور مراد ساتھ ظاہر کے یہ کہ سب اہل زبان اُسکو سمجھتے ہین اور باطن وہ کہ بندگان خاص حق تعالیٰ کے اُسپر مطلع ہین اور حد بمعنی طرف اور نہایت کے ہے یعنے ہر ایک ظاہر اور باطن کی ایک حد اور نہایت ہے اور ہر حد اور نہایت کے لیے ایک مطلع ہے یعنے مقام ہے کہ اُسپر چڑھنے سے یعنے اُسکے حاصل کرنے سے آدمی مطلع ہوتا ہے اُس حد اور نہایت پر پس مطلع ظاہر کا سیکھنا عربیت کا ہے اور اُن علوم کا کہ ظاہر معنے قرآن کے ساتھ اُسکے متعلق ہین اور معرفت اسباب نزول کی اور ناسخ منسوخ کی اور مانند انکے کی اور مطلع باطن کا ریاضت ہے اور اتباع ظاہر کا اور عمل کرنا اُسپر اور پاک کرنا نفس کا اور صاف کرنا دل کا وغیرہ ذالک کہ بعد حصول اُسکے کے اوپر باطن قرآن کے مطلع ہوتا ہے اور امام محی السنۃ نے معالم التنزیل مین لکھا ہے کہ ظہر لفظ قرآن کے اور بطن تاویل اُسکی اور مطلع فہم یعنے سمجھ اُسکی کہ فکر کرنے والے پر تاویل اور معانی اُسکے جیسے کھلتے ہین اُسکے غیر پر نہین کھلتے۔ حق سید علی۔ **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعِلْمُ ثَلٰثَةٌ اٰيَةٌ مُّحْكَمَةٌ اَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ اَوْ فَرِيْضَةٌ عَادِلَةٌ وَمَا كَانَ سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ رَوَاهُ

ابو داؤد و ابن ماجۃ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علم تین ہیں آیت مضبوط یا سنت قائم یا فریضہ عادلہ اور جو چیز کہ سوائے اسکے ہے پس وہ فضل ہے روایت کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف یعنے علم دین کے تین ہیں آیت محکمہ یہ اشارہ ہے طرف کتاب اللہ کے آیت محکمہ اصل کتاب کی ہے اسیلیے وہی ذکر کی اور جو علوم کہ وسیلہ اسکے ہیں متعلق اسی کے ساتھ ہیں اور سنت قائمہ یعنے حدیثیں کہ ثابت ہیں ساتھ محافظت متنوں اور سندوں کے اور فریضہ عادلہ اشارہ ہے اجماع اور قیاس کہ نکالا گیا ہے کتاب وسنت سے اور اسکو فریضہ اسیلیے فرمایا کہ عمل اسپر واجب ہے جیسے کہ کتاب و سنت پر چنانچہ معنے عادلہ کے یہی ہیں کہ مثل اور عدیل کتاب و سنت کی ہے پس حاصل معنے حدیث کے یہ ہوئے کہ اصول دین کے چار ہیں کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس اور جو علم سوا انکے ہیں فضل ہیں یعنے زائد و بیمعنے حق

وعن عوف بن مالك الاشجعي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقص الا امير او مامور او مختال رواه ابو داود ورواه الدارمي عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده وفي روايته او مراء بدل او مختال اور روایت ہے عوف بن مالک اشجعی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ قصہ بیان کریگا مگر حاکم یا محکوم یا تکبر کرنے والا روایت کی یہ ابوداؤد اور روایت کی دارمی نے عمرو بن شعیب سے اسنے باپ اپنے سے اسنے دادا اپنے سے اور بیچ روایت دارمی کے لفظ او مراء یعنی ریا کار ہے بدلے او مختال کے ف مراد قصہ سے بیان کرنا وعظ و نصیحت اور قصوں اور اخبار کا ہے معنے یہ ہیں کہ یہ فعل نہیں صادر ہوتا مگر تین شخصوں سے ان میں سے دو تو حق پر ہیں یعنے امیر اور مامور چاہیے انکو کہ وہ وعظ بیان کریں اور ایک یعنے متکبر اسکو نہ کرنا چاہیے پس حق وعظ کہنے کا اول تو حاکم کا ہے کیونکہ وہ مہربان ہوتا ہے رعیت پر امور اصلاح انکے کے خوب جانتا ہے اگر آپ نہ کہیگا علماء میں سے جو کوئی تقوی اور ترک طمع رکھتا ہوگا اسکو مقرر کردیگا پس مراد مامور سے ایک تو یہ ہوا کہ حاکم نے اسکو حکم کردیا اور دوسرا وہ شخص ہے کہ اللہ تعالی کی طرف سے علم کیا گیا ہے جیسے بعض علماء اور اولیاء وعظ کہتے ہیں پس ان میں نہیں ہے کہ انکے سوا کوئی وعظ نہ کہے جو کہیگا تو از راہ فخر اور طلب ریاست اور تکبر کی کہیگا

علی وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من افتي بغير علم كان اثمه على من افتاه ومن اشار على اخيه بامر يعلم ان الرشد في غيره فقد خانه رواه ابو داود اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی فتوی بے علم دیا گیا ہوگا گناہ اسکا اسپر کہ جسنے فتوی دیا اسکو اور جسنے مشورہ دیا بھائی اپنے کو ساتھ ایک کام کے جانتا ہے کہ بھلائی بیچ سوائے اسکے ہے پس تحقیق خیانت کی اسکی روایت کی یہ ابوداؤد نے ف یعنے ایک جاہل نے عالم سے مسئلہ پوچھا پس عالم نے مسئلہ غلط بتادیا اور پوچھنے والے نے اسپر عمل کیا اور نہ جانا کہ یہ غلط ہے تو گناہ عالم ہی پر ہوگا بشرطیکہ عالم نے اپنے اجتہاد میں قصور کیا ہوگا اور جسنے مشورہ بدخواہی کا دیا اسنے خیانت کی ۰

وعن معاوية قال ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن الاغلوطات رواه ابو داود اور روایت ہے معاویہ سے کہا تحقیق حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مغالطہ دینے سے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف یعنے وہ مسائل کہ انسے علماء کو مغالطہ میں ڈالے بسبب مشکل ہونے انکے کے پس اگر ابتداء پوچھے تو حرام ہے کیونکہ اسمین ایذا ہوتی ہے مسلمان کو اور باعث فتنہ اور عداوت کا ہے اور اظہار اپنی فضیلت کا ہے اور یہ حرام ہیں اور اگر پہلے کسی اور نے ایسا مسئلہ پوچھا اور اسنے اسکے جواب اور بدلے میں ویسا ہی پوچھا تو نہیں حرام ۰

وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تعلموا الفرائض والقران وعلموا الناس فاني مقبوض رواه الترمذي ۰ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سیکھو تم فرائض یعنے جو چیزیں کہ اللہ نے فرض کی ہیں یا علم فرائض اور سیکھو قرآن کو

اور سکھلاؤ لوگون کو اسلیے کہ تحقیق مین قبض کیا جاؤنگا یعنے انتقال کرونگا اس عالم سے روایت کی یہ ترمذی نے **وعن** أَبِي
الدَّرْدَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَخَصَ بِبَصَرِهٖ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا أَوَانُ يُخْتَلَسُ فِيْهِ الْعِلْمُ
مِنَ النَّاسِ حَتّٰى لَا يَقْدِرُوْا مِنْهُ عَلٰى شَيْءٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی درداء سے کہا تھے ہم ساتھ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اٹھائی نگاہ اپنی طرف آسمان کے پھر فرمایا یہ ہے وقت جاتا رہیگا علم آدمیون مین سے یہان تک کہ نہین طاقت
رکھینگے علم سے اوپر کسی چیز کے روایت کی یہ ترمذی نے ف اٹھائی نگاہ گویا کہ منتظر وحی کے تھے پس وحی آئی کہ اجل تمھاری نزدیک
پہونچی اسپر فرمایا کہ اب علم وحی منقطع ہوتا ہے حق علی **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً يُوْشِكُ أَنْ يَضْرِبَ النَّاسُ أَكْبَادَ الْإِبِلِ
يَطْلُبُوْنَ الْعِلْمَ فَلَا يَجِدُوْنَ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ جَامِعِهٖ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ إِنَّهُ مَالِكُ بْنُ
أَنَسٍ وَمِثْلُهُ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ إِسْحٰقُ بْنُ مُوْسٰى وَسَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ أَنَّهُ قَالَ هُوَ الْعُمَرِيُّ الزَّاهِدُ
وَاسْمُهُ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اور نقل ہے ابی ہریرہ سے روایۃً قریب ہے یہ کہ مارینگے لوگ جگر اونٹون کے طلب کرینگے علم
پس پاوینگے کسی کو عالم تر عالم مدینہ کے سے روایت کی یہ ترمذی نے اور بیچ جامع ترمذی کے ہے کہ کہا ابن عیینہ نے تحقیق عالم مدینہ کا
مالک بن انس اور مانند اس کلام ابن عیینہ کے منقول ہے عبد الرزاق سے بھی کہا اسحق بن موسی نے سنا مین نے ابن عیینہ کو کہ کہا وہ عالم مدینہ
کا عمری زاہد ہے اور نام عمری کا عبد العزیز بن عبد اللہ ف روایۃً یعنے ابوہریرہ نے یہ حدیث مرفوعاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے
راوی ابوہریرہ کو لفظ ابوہریرہ کے یاد نہین رہے اسلیے اسطرح بیان کیا اور جگر اونٹون کے مارینگے یعنے جلدی چلین گے اور سفر دور دراز
کرینگے علم کے حاصل کرنے کے لیے اور عمری اولاد حضرت عمر بن الخطاب سے ہین بڑے عالم زاہد نام انکا عبد العزیز نسب انکا یون ہے عبد العزیز بن عبد اللہ
بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب پس نقل ابن عیینہ سے مختلف ہوئی ترمذی نے بواسطہ یحیی کے ابن عیینہ سے نقل کیا کہ عالم مدینہ کے
امام مالک ہین اور اسحق بن موسی نے انسے نقل کیا کہ عمری زاہد ہین اور جاننا چاہیے کہ ہر ایک نے باعتبار ظن کے کہا ہے یقین ہونے مین
شک ہے اور یہ بات باعتبار زمانہ صحابہ اور تابعین کے فرمائی ہے کہ مدینہ کے عالم سے زیادہ کسی کو نہین پاوینگے اور بعد انکے تو بڑے بڑے
عالم پیدا ہوئے بیچ ہر شہر کے شہرون اسلام سے زیادہ تر علماء مدینہ سے اور ظاہر یہ ہے واللہ اعلم کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر دی ہے
حال اخیر زمانہ سے کہ علم دین منحصر مدینۂ منورہ مین ہوگا چنانچہ بعضی حدیثون سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے حق علی **وعنه** قَالَ فِيْمَا
أَعْلَمُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ
سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے انھین ابوہریرہ سے کہا بیچ اس چیز کے کہ جانتا ہون مین
حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ ہے کہ فرمایا تحقیق اللہ عز وجل بھیجتا ہے واسطے انفع اس امت کے اوپر سر ہر سو برس کے اس شخص کو کہ نیا
کرتا ہے واسطے اسکے دین اسکا روایت کی یہ ابوداؤد نے ف اکثر علما نے اس حدیث سے ایسا سمجھا ہے کہ مراد یہ ہے کہ ایک شخص امت سے
ممتاز ہوتا ہے اپنے اہل زمانہ مین کہ مدد اور ترویج دین کی کرتا ہے اور بدعت کو دفع کرتا ہے یہان تک کہ تعین کی ہے کہ پہلے سیکڑے مین
فلانا تھا اور دوسرے مین فلانا اور بعضے علما نے حمل عموم پر کیا ہے خواہ ایک ہو خواہ جماعت حق **وعن** إِبْرَاهِيْمَ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعُذْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ
عُدُوْلُهُ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِهٖ

الْمُدْخَلِ مِنْ حَدِيْثِ بَقِيَّةَ بْنِ الْوَلِيْدِ عَنْ مَعَانِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعُذْرِيِّ اور روایت ہے ابراہیم بن عبدالرحمٰن عذری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لینگے اس علم کو یعنے علم کتاب سنت کو ہر جماعت آیندہ سے نیک اُنکے یعنے ثقہ معتمد کہ دور کرینگے اُس علم سے تغیر کرنا حد سے بڑھنے والوں کا اور جھوٹ باندھنا باطلوں کا اور تاویل کرنی جاہلوں کی یعنے آیات اور احادیث میں روایت کی یہ بیہقی نے بیچ کتاب اپنی کے کہ نام اُسکا مدخل ہے حدیث بقیہ بن الولید سے اُسنے معان بن رفاعہ سے اُسنے ابراہیم بن عبدالرحمٰن عذری سے ف لفظ رواہ البیہقی سے لفظ العذری تک یہ عبارت پیچھے لگائی گئی ہے اصل نسخہ میں نہیں یہاں سفیدی چھوٹی ہوئی ہے وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ جَابِرٍ فَاِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ فِيْ بَابِ التَّيَمُّمِ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور ذکر کرینگے ہم حدیث جابر کی کہ سر اُسکا یہ ہے فانما شفاء العی السؤال بیچ باب تیمم کے اگر چاہے اللہ تعالیٰ

الفصل الثالث فصل تیسری **عَنِ الْحَسَنِ** مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ الْاِسْلَامَ فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّيْنَ دَرَجَةٌ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے حسن سے بطریق ارسال کے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ آوے اُسکو موت اور وہ طلب کرتا ہو علم کو واسطے کہ رواج دے ساتھ اُسکے اسلام کو پس درمیان اُسکے اور درمیان نبیوں کے فرق ایک درجہ کا ہوگا بیچ بہشت کے کہ وہ مرتبہ نبوت ہے روایت کی یہ دارمی نے **وَعَنْهُ** مُرْسَلًا قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلَيْنِ كَانَا فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَحَدُهُمَا كَانَ عَالِمًا يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَالْاٰخَرُ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ اَيُّهُمَا اَفْضَلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ هٰذَا الْعَالِمِ الَّذِيْ يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ عَلَى الْعَابِدِ الَّذِيْ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ كَفَضْلِيْ عَلٰى اَدْنَاكُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے انھیں سے بطریق ارسال کے کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال دو شخصوں کے سے کہ تھے بیچ بنی اسرائیل کے ایک اُن میں سے تھا عالم پڑھتا تھا نماز فرض پھر بیٹھتا تھا پس سکھلاتا تھا آدمیوں کو علم اور دوسرا شخص روزہ رکھتا دن کو اور کھڑا رہتا تمام رات کونسا اُن دونوں میں سے بہتر ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بزرگی اس عالم کی کہ پڑھتا ہے نماز فرض پھر بیٹھتا ہے پس سکھلاتا ہے آدمیوں کو علم اوپر بندگی کرنے والے کے کہ روزہ رکھتا ہے دن کو اور کھڑا رہتا ہے رات کو مانند بزرگی میری کے اوپر ادنیٰ تمہارے کے ہے روایت کی یہ دارمی نے ف دوسرا شخص بھی عالم تھا کمتر پہلے سے یا برابر لیکن صرف اوقات عبادت میں کرتا تھا **وَعَنْ عَلِيٍّ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ الْفَقِيْهُ فِي الدِّيْنِ اِنِ احْتِيْجَ اِلَيْهِ نَفَعَ وَاِنِ اسْتُغْنِيَ عَنْهُ اَغْنٰى نَفْسَهُ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا شخص ہے وہ کہ سمجھ رکھتا ہو بیچ دین کے اگر احتیاج لائی گئی طرف اُسکے نفع دیا اور اگر بے پروائی کی گئی اُس سے بے پروا کیا نفس اپنے کو روایت کی یہ رزین نے ف حاصل معنے حدیث کے یہ ہیں کہ لائق حال عالم کے یہ ہے کہ محتاج نہ کرے اپنے کو طرف خلق کے اور میل نہ کرے ساتھ مصاحبت خلق کے اور طمع نہ کرے بیچ منافع اُنکے کے اور بعلت انقطاع بھی نہ کرے اور فائدہ پہونچانا ساتھ علم کے ترک نہ کرے بلکہ اگر لوگ محتاج ہوں اُسکے کہ کوئی اور عالم نہ ہو کہ علم سے فائدہ دے واسطے اُن کے ضرور رکھا

ور آوے لوگون مین اور نفع پہونچاوے انکو اور اگر محتاج نہون اسکے اور طلب فائدہ کی نکرین بے پروا ہو وے انسے اور مشغول ہووے بیچ عبادت مولیٰ کے اور خدمت علم کے یعنے مطالعہ کرے دین کی کتابون کا او تصنیف کرکے علم پھیلاوے ۔حق وعن عِكْرِمَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ حَدِّثِ النَّاسَ كُلَّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَاِنْ اَبَيْتَ فَمَرَّتَيْنِ فَاِنْ اَكْثَرْتَ فَثَلٰثَ مِرَارٍ وَلَا تُمِلَّ النَّاسَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ وَلَا اُلْفِيَنَّكَ تَاْتِي الْقَوْمَ وَهُمْ فِيْ حَدِيْثٍ مِنْ حَدِيْثِهِمْ فَتَقُصُّ عَلَيْهِمْ فَتَقْطَعُ عَلَيْهِمْ حَدِيْثَهُمْ فَتُمِلُّهُمْ وَلٰكِنْ اَنْصِتْ فَاِذَا اَمَرُوْكَ فَحَدِّثْهُمْ وَهُمْ يَشْتَهُوْنَهٗ وَانْظُرِ السَّجْعَ مِنَ الدُّعَاءِ فَاجْتَنِبْهُ فَاِنِّيْ عَهِدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهٗ لَا يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عکرمہ سے یہ کہ ابن عباس نے کہا عکرمہ کو حدیث بیان کر لوگون کے روبرو ہر جمعہ مین ایک بار اور اگر یہ قبول نہ کرے پس دو بار یعنے اگر ہفتہ مین ایک بار وعظ کہنا کم جانے خیر دو بار کہہ پس اگر بہت کرے تو تو تین بار اور نہ تنگ کر تو لوگون کو اس قرآن سے یعنے تین بار سے زیادہ بیان کرنے مین ملول ہونگے اور نہ پاؤن مین تجکو اس حالت مین کہ آوے تو قوم کے پاس اور وہ ہون بیچ باتون کے باتون اپنی سے پس بیان کرے تو انپر وعظ پس موقوف کرے اوپر انکے باتین انکی پس تنگ کرے انکو ولیکن چپ رہ پس جسوقت فرمایش کرین تجکو پس حدیث بیان کر انکو اور وہ رغبت کرتے ہون اسکی اور موقوف کر تو عبارت مقفی کو دعا سے پس بیچ تو اسکے پس تحقیق مین نے معلوم کیا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یارون انکے سے نہین کرتے تھے یہ دعاؤن مین روایت کی بخاری نے ف وہ ہون بیچ باتون کے خواہ باتین دنیا کی کرتے ہون یا دین کی اگر باتین دین کی ہین قطع انکا مناسب نہین اور اگر باتین دنیا کی ہین شاید سامع حکم بشریت کے انکو چھوڑنا اچھا نہ جانین اور وعظ اور سننے قرآن کو ناخوش رکھین اور گنہگار ہون اور ہیبت دین کی ہر بے مگر مصلحت اگر قطع کلام انکے مین ہو اسی تقریب سے اس کلام سے انکو باز رکھے غرضکہ نظر مصلحت وقت پر رکھے اور ابن عباس نے جو فرمایا ہے باعتبار اکثر کے فرمایا ہے کہ اسوقت مین لوگ اکثر کلام دین کے مین مشغول ہوتے تھے اور موقوف کر عبارت مقفی کو یعنے قافیہ بندی دعا مین بتکلف نہ کر اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤن مین قافیہ بندی جو ثابت ہوئی ہے تو بے تکلف از خود موزون تھی نہ بتکلف ۔حق وعن وَاثِلَةَ ابْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ فَاَدْرَكَهٗ كَانَ لَهٗ كِفْلَانِ مِنَ الْاَجْرِ فَاِنْ لَّمْ يُدْرِكْهُ كَانَ لَهٗ كِفْلٌ مِّنَ الْاَجْرِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے واثلہ بن اسقع سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہ طلب کیا علم اور حاصل ہوا اسکو ہوگا واسطے اسکے دو ہرا ثواب اور اگر نہ حاصل ہوا اسکو علم تو ہوگا واسطے اسکے ایک حصہ ثواب سے روایت کی یہ دارمی نے ف دو ہرا ثواب ایک ثواب طلب کا اور مشقت کا کہ تحصیل علم مین کھینچی ہے دوسرا ثواب حاصل ہونے علم کا اور پڑھانیکا اورون کو یا ثواب عمل کا کہ علم پر کیا ہے اور دوسرے کو ایک ثواب مشقت ہی کا ہوگا بہر تقدیر طلب علم مین رہنا چاہیئے اگر حاصل ہوا نور علی نور والا طالب علم مین مرنا بھی سعادت ہے بیت گرچہ نتوان بدوست رہ بردن ۞ شرط یاریست در طلب مردن + وعن اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهٖ وَحَسَنَاتِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ عِلْمًا عَلَّمَهٗ وَنَشَرَهٗ وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهٗ اَوْ مُصْحَفًا وَرَّثَهٗ اَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ اَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيْلِ بَنَاهُ اَوْ نَهْرًا اَجْرَاهُ اَوْ صَدَقَةً اَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهٖ فِيْ صِحَّتِهٖ وَحَيٰوتِهٖ تَلْحَقُهٗ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اُس قسم سے کہ پہونچتا ہے مسلمان کو عمل اُسکے سے اور نیکیون اُسکی سے بعد مرنے اُسکے کے علم ہے کہ سکھا تھا اُسکو اور رواج دیا تھا اُسکو اور اولاد نیکبخت چھوڑ گیا یا قرآن چھوڑ گیا وارثون کو یا مسجد بنایا گیا یا سرا ہے واسطے مسافرون کے بنائی یا نہر کہ جاری کر گیا اُسکو یا خیرات کہ نکالا اُسکو اپنے مال مین سے بیچ تندرستی کے اور زندگی اپنی کے پہونچتا ہے اُسکو پیچھے مرنے اُسکے کے یعنے ثواب ان چیزونکا روایت کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے ف کلام اللہ کے حکم مین داخل ہین کتابین علوم شرعیہ کی اور مسجد کے حکم مین داخل ہین مدرسے علماء کے اور خانقاہین کہ ذکر اللہ کے لیے ہون یعنے انکا بھی ثواب پہونچتا رہتا ہے بعد مرنے کے + علی وعن عائشة انها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله عز وجل اوحى الي انه من سلك مسلكا في طلب العلم سهلت له طريق الجنة ومن سلبت كريمتيه اثبته عليهما الجنة وفضل في علم خير من فضل في عبادة وملاك الدين الورع رواه البيهقي في شعب الايمان اور روایت ہے حضرت عائشہ سے تحقیق اُنھون نے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق اللہ عزوجل نے وحی یعنے وحی خفی بھیجی طرف میرے یہ کہ جو شخص چلے ایک راہ مین بیچ طلب کرنے علم کے آسان کرونگا واسطے اُسکے راہ بہشت کی اور جسکی کہ چھین لین مین نے دونون آنکھین بدلہ دونگا مین اُسکو اُن دونون پر یعنے اُنکے جاتے رہنے پر اور صبر کرنے پر بہشت اور زیادتی بیچ علم کے بہتر ہے زیادتی سے عبادت مین اور جڑ دین کی پرہیزگاری کرنی ہے روایت کی یہ بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے ف آسان کرونگا راہ بہشت کی یعنے معرفت اور عبادت دنیا مین نصیب کرونگا اُسکے سبب سے داخل جنت مین ہوے یا معنے یہ ہین کہ آسان کرونگا عقبی مین راہ طرف دروازون کے دروازون جنت سے اور راہ طرف محل جنت کے جو محل خاص علم والون کے لیے ہے اور یہ بھی ہین اشارہ ہے کہ جو راہ ہے راہون علم سے وہ راہ ہے راہون جنت سے اور راہین جنت کی نہین سوا دروازون علوم کے یعنی بغیر علم کے جنت نصیب ہونی مشکل ہے لیکن شرط یہی ہے کہ خلوص نیت اور عمل بھی نصیب ہو اور نہین تو وہی بات ہے ع چارپایہ برو کتابی چند + اور مراد ساتھ ورع کے یہ ہے کہ بچے حرام سے اور شبہات سے اور طمع سے کہ باعث ریا اور سمعہ کی ہو عبادات مین + علی وعن ابن عباس قال تدارس العلم ساعة من الليل خير من احيائها رواه الدارمي اور روایت ہے ابن عباس سے کہا درس کرنا علم کا تھوڑی سی دیر رات کو بہتر ہے زندہ رکھنے رات کے سے روایت کی یہ دارمی نے ف یعنے تمام رات نماز پڑھنے اور عبادت کرنے سے تھوڑی دیر کا پڑھنا پڑھانا علم کا آپس مین بہتر ہے اور داخل ہے اسی حکم مین لکھنا علم کا اور مطالعہ کرنا اسکو واسطے حصول مقصود کے + علی وعن عبد الله بن عمرو ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر بمجلسين في مسجده فقال كلاهما على خير واحدهما افضل من صاحبه اما هؤلاء فيدعون الله ويرغبون اليه فان شاء اعطاهم وان شاء منعهم واما هؤلاء فيتعلمون الفقه او العلم ويعلمون الجاهل فهم افضل وانما بعثت معلما ثم جلس فيهم رواه الدارمي اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے دو مجلسون مین کہ تھین بیچ مسجد اُنکی کے فرمایا کہ دونون اوپر بھلائی کے ہین ولیکن ایک اُن مین سے بہتر ہے نیکی مین دوسری سے ایک جماعت عبادت کرتے ہین یعنی دعا مانگتے ہین اللہ سے اور رغبت کرتے ہین طرف اُسکے اور امیدوار ہین اُس سے حصول مقصود کے اور حصول مقصود خواہش اُسکی پر موقوف ہے پس اگر چاہے دے اُنکو اور اگر چاہے نہ دے اُنکو اور جماعت دوسری سیکھتی ہین فقہ کو یا فرمایا علم کو اور سکھاتے ہین جاہل کو پس یہ بہتر ہین اُنسے سوا اسکے نہین کہ بھیجا گیا ہون مین معلم پھر بیٹھ گئے اُن مین

روایت کی یہ دارمی نے ف گذرے دو مجلسوں میں یعنے صحابہ دو جا مجلس بنا کر بیٹھے تھے ایک جماعت تو دعا میں مشغول تھی اور دوسری مذاکرۂ علم میں پھر بیٹھ گئے اُن میں یعنے جوکہ مذاکرۂ علم کا کرتے تھے پس اس سے زیادہ کیا فضیلت ہوگی کہ سرور انبیا کے صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے ساتھ بیٹھے اور اپنے تئین اُنہین سے گنا بیت گدایان را ازین معنی خبر نیست + کہ سلطان جہان با ماست امروز + وعن أبي الدرداء قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدُّ الْعِلْمِ الَّذِي إِذَا بَلَغَهُ الرَّجُلُ كَانَ فَقِيهًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا فِي أَمْرِ دِينِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِيهًا وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَافِعًا وَشَهِيدًا اور روایت ہے ابی درداء سے کہا سوال کیے گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیا ہے مقدار علم کی کہ جسوقت پہونچے اُسکو آدمی ہو فقیہ یعنے اُٹھایا جاوے عالم بیچ زمرۂ علما کے آخرت میں پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص یاد کرے واسطے نفع امت میری کے چالیس حدیثین بیچ مقدمۂ دین اُنکے کے اُٹھاویگا اُسکو اللہ قیامت کو فقیہ اور ہونگا مین اُسکا دن قیامت کے شفاعت کرنے والا اور گواہ یعنی اُسکی طاعت ف کہا ہے علما نے کہ مقصود پہونچانا چالیس حدیثون کا ہے لوگون کو اگرچہ یاد رکھتا ہو بسبب اس حدیث کے اکثر علما چہل حدیثین تصنیف کرکے امیدوار شفاعت اور گواہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوے ہین + وعن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُونَ مَنْ أَجْوَدُ جُودًا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ اللّٰهُ أَجْوَدُ جُودًا ثُمَّ أَنَا أَجْوَدُ بَنِي آدَمَ وَأَجْوَدُهُمْ مِنْ بَعْدِي رَجُلٌ عَلِمَ عِلْمًا فَنَشَرَهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَمِيرًا وَحْدَهُ أَوْ قَالَ أُمَّةً وَاحِدَةً اور روایت ہے انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا جانتے ہو تم کون ہے بہت سخی سخاوت کرنے میں عرض کیا صحابہ نے اللہ اور رسول اُسکا دانا تر ہے فرمایا اللہ بڑا سخی ہے سخاوت مین بعد اُسکے مین بنی آدم میں سب سے زیادہ اور بڑا سخی لوگون مین پیچھے میرے وہ شخص ہے کہ جانا علم پس پھیلایا اُسکو آویگا دن قیامت کے بمنزلہ ایک امیر کے یا فرمایا بمنزلہ ایک گروہ کے ف بمنزلہ ایک امیر کے یعنے قیامت کو تنہا مانند امیر کے آویگا کہ وہ تابع کسی کا نہین ہوویگا اور اُسکے ساتھ تابع اور خادم ہونگے اور راوی کو شک ہوا کہ امیراً وحدہ فرمایا ہے یا بجاے اُسکے امۃ واحدۃ فرمایا یعنے تن تنہا مانند ایک گروہ کے ہوگا مقصود یہ کہ معزز اور مکرم ہوویگا درمیان خلائق کے اور باشوکت و حشمت آویگا اُس دن ہو حق وعنه أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْهُومَانِ لَا يَشْبَعَانِ مَنْهُومٌ فِي الْعِلْمِ لَا يَشْبَعُ مِنْهُ وَمَنْهُومٌ فِي الدُّنْيَا لَا يَشْبَعُ مِنْهَا رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الثَّلٰثَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ قَالَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ فِي حَدِيثِ أَبِي الدَّرْدَاءِ هٰذَا مَتْنٌ مَشْهُورٌ فِيمَا بَيْنَ النَّاسِ وَلَيْسَ لَهُ إِسْنَادٌ صَحِيحٌ اور اُنھین سے روایت ہے کہ تحقیق حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو ہین حرص کرنے والے نہین پیٹ بھرتا اُنکا ایک تو حرص کرنے والا بیچ علم کے نہین پیٹ بھرتا اُس سے اور ایک حرص کرنے والا بیچ دنیا کے نہین پیٹ بھرتا اُس سے روایت کین بیہقی نے حدیثین تینون شعب الایمان مین اور کہا کہ کہا امام احمد نے بیچ حدیث ابی درداء کے یہ متن مشہور ہے درمیان لوگون کے اور نہین اسناد اُسکی صحیح ف کہا امام نووی نے کہ یہ حدیث ضعیف ہے لیکن طرق اُسکے متعدد ہین کہ بعضون نے بسبب بعضون کے قوت پکڑی ہے اور اتفاق رکھتے ہین علما اسپر کہ حدیث ضعیف پر فضائل اعمال مین عمل کرنا جائز ہے + وعن عَوْنٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ مَنْهُومَانِ لَا يَشْبَعَانِ صَاحِبُ الْعِلْمِ وَصَاحِبُ الدُّنْيَا وَلَا يَسْتَوِيَانِ أَمَّا صَاحِبُ الْعِلْمِ فَيَزْدَادُ رِضًا لِلرَّحْمٰنِ وَأَمَّا صَاحِبُ الدُّنْيَا فَيَتَمَادَى فِي الطُّغْيَانِ ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللّٰهِ كَلَّا

إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغٰى أَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى قَالَ وَقَالَ لِلْاٰخَرِ إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ
اور روایت ہے عون سے کہ کہا کہا عبد اللہ بن مسعود نے دو حریص ہیں نہیں سیر ہوتے ایک صاحب علم اور دوسرا صاحب دنیا اور نہیں
برابر ہیں دونون آپس مین ایسے صاحب علم لیس زیادہ کرتا ہے رضا خدا کی اور صاحب دنیا لیس زیادہ کرتا ہے بیچ سرکشی کے پھر پڑھی عبد اللہ نے یعنی سند کے
لیے یہ آیت ہرگز نہیں یون تحقیق آدمی البتہ سرکشی کرتا ہے اسلیے کہ دیکھا اپنے تئین بے پروا یعنے لوگون سے بسبب کثرت مال کے کہا عون نے
اور پڑھی عبد اللہ نے دوسرے شخص کے حق مین یعنے فضیلت علماء مین یہ آیت سوائے اسکے نہیں کہ ڈرتے ہین اللہ سے بندون اسکے سے عالم
روایت کی یہ دارمی نے **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُنَاسًا مِنْ أُمَّتِيْ سَيَتَفَقَّهُوْنَ فِي الدِّيْنِ وَيَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ يَقُوْلُوْنَ نَأْتِي الْأُمَرَاءَ فَنُصِيْبُ مِنْ دُنْيَاهُمْ وَنَعْتَزِلُهُمْ بِدِيْنِنَا وَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ كَمَا لَا يُجْتَنٰى مِنَ الْقَتَادِ إِلَّا الشَّوْكُ كَذٰلِكَ لَا يُجْتَنٰى مِنْ قُرْبِهِمْ إِلَّا قَالَ مُحَمَّدُ ابْنُ الصَّبَّاحِ كَأَنَّهٗ يَعْنِي الْخَطَايَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کتنے لوگ
امت میری سے سمجھ حاصل کرینگے بیچ دین کے اور پڑھینگے قرآن کہین گے جائین ہم سردارون کے پاس پس پہونچین ہم دنیا انکی سے اور یکسو
رکھین گے انسے دین اپنے کو اور نہین ہوتا یہ یعنے دین و دنیا جمع نہین ہوسکتی امراء کی صحبت مین نہین ہوتا مگر نقصان جیسا کہ نہین چنا
جاتا درخت خاردار سے مگر کانٹا اسی طرح نہین چنی جاتی نزدیکی انکی سے مگر کہا محمد بن صباح نے گویا کہ وہ مراد رکھتے تھے خطایا روایت کی
یہ ابن ماجہ نے **ف** پڑھینگے قرآن اور جاوینگے امیرون کے پاس واسطے اظہار فضیلت اور طمع مال اور جاہ کے نہ واسطے حاجت ضروری کے
پس جب کہا جاویگا انسے کہ کیونکر جمع کروگے تم درمیان تفقہ اور قرب انکے کے تو کہین گے جائین ہم سردارون کے پاس آخر تک اور محمد بن صباح
استاد بخاری اور مسلم وغیرہما کے ہین وہ کہتے ہین کہ مراد حضرت کی بعد لفظ الا کے لفظ خطایا کا ہے وہ حذف کردیا ہے یعنے حاصل نہین ہوتی انکی
نزدیکی سے مگر گناہ اور لفظ خطایا کے حذف کردینے مین اشارہ ہے اسپر کہ زیان امرا کی صحبت کا ایسا ہے کہ بیان نہین ہوسکتا روایت ہے
محمد بن سلمہ سے کہ کہا انھون نے مکھی نجاست پر کی بہتر ہے اس قاری سے کہ ان امراء ظالمین کے دروازے پر جاوے اور میرا باپ
کہتا تھا مجھکو کہ نہین چاہتا مین کہ ہووے تو عالم واسطے خوف اسکے کہ کھڑا ہووے تو دروازہ امرا پر **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَوْ أَنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوا الْعِلْمَ وَوَضَعُوْهُ عِنْدَ أَهْلِهٖ لَسَادُوْا بِهٖ أَهْلَ زَمَانِهِمْ وَلٰكِنَّهُمْ بَذَلُوْهُ لِأَهْلِ الدُّنْيَا لِيَنَالُوْا بِهٖ مِنْ دُنْيَاهُمْ فَهَانُوْا عَلَيْهِمْ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ هَمًّا وَاحِدًا هَمَّ اٰخِرَتِهٖ كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّ دُنْيَاهُ وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُوْمُ أَحْوَالَ الدُّنْيَا لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ فِيْ أَيِّ أَوْدِيَتِهَا هَلَكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهٖ مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ إِلٰى اٰخِرِهٖ
اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا اگر اہل علم محافظت کرین علم کی اور رکھین اسکو نزدیک اہل اسکے کے یعنے قدردانون
علم کے البتہ سردار ہون بسبب علم کے اہل زمانہ اپنے کے لیکن انھون نے خرچ کیا اسکو واسطے اہل دنیا کے تاکہ پہونچین بسبب اسکے
دنیا انکی سے یعنے نہ واسطے نصیحت انکی کے اور نہ واسطے سفارش کسی کے پس ذلیل ہوے دنیادارون پر سنا مین نے
نبی تمہارے صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جسنے کہ گردانا ہمتون کو ہمت ایک یعنی ہمت آخرت کی کفایت کرتا ہے اسکو اللہ مقصود دنیا

اُسکے کیا اور جو کوئی کہ پراگندہ کرے اُسکو قصد اُسکے کہ حالات دنیا کے ہین نہین پروا کرتا اللہ بیچ کسی جنگل دنیا کے ہلاک ہو یعنی کسی حالت بیابان
ہلاک ہو روایت کی یہ ابن ماجہ نے اور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان مین ابن عمر سے قول اُنکے سے من جعل الہموم آخر تک
ف محافظت کرین علم کی یعنے ظالمون اور دنیاداروں کی صحبت مین طمع مال و جاہ کے لیے جا کر علم کو ذلیل نہ کرین سردار ہون اپنی زمانے کے
یعنے باعتبار کمال اور بزرگی کے سردار ہون کیونکہ اہل علم کی شان سے یہ نہین ہے کہ بادشاہ ہو اگرچہ بس جو کہ سوائے اگلے ہین نیز قدم
اور زیر قلم اور تابعدار عقل او رحکمون اُنکے کے ہین اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یرفع اللہ الذین آمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات یعنے
بلند کرتا ہے اللہ تعالیٰ درجے مومنون کے تم مین سے اور اُنکے کہ دیئے گئے ہین علم اور ہمت آخرت کی یعنے سب قصدون کو ایک قصد
کیا کہ وہ قصد آخرت ہے اور سوائے آخرت کے کچھ مقصود نہ رکھا اور پراگندہ کرین قصد یعنے کبھی کسی فکر مین لگا کبھی کسی مین اور نہین پروا
کرتا اللہ بیچ کسی جنگل کے ہلاک ہو یعنے نظر رحمت نہین کرتا طرف اُسکے اور نہین کفایت کرتا فکر دنیا اور نہ فکر آخرت کو بس ہوتا ہے خسر الدنیا
والآخرۃ مین سے + ملی وعن الاعمش قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آفۃ العلم النسیان واضاعتہ ان
تحدث بہ غیر اھلہ رواہ الدارمی مرسلا اور روایت ہے اعمش سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آفت علم کی بھولنا ہے اور
ضائع کرنا اُسکا یہ ہے کہ بیان کرے اُسکو روبرو نا اہل کے روایت کی یہ دارمی نے بطریق ارسال کے ف یعنے بعد حاصل ہونے علم کے
نسیان آفت ہے اور پہلے حاصل ہونے سے تو بہتیری ہی آفتین ہین لکل شئ آفۃ وللعلم آفات پس حقیقت مین یہ تنبیہ ہے یہ کہ جو چیزین سبب
نسیان کی ہین اُنسے بچے یعنے گناہون سے بچے اور دل نہ لگا دے اُن چیزون مین کہ غافل کرین جیسے اچھی چیزین بنا کی کہ نفس خواہش
کرتے ہین اُنکی چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ نے شعر اسی مضمون کا لکھا ہے رباعی شکوت الی وکیع سوء حفظی + فاوصانی الی ترک المعاصی + فان العلم
فضل من اللہ + وفضل اللہ لا یعطی لعاصی + یعنے شکوہ کیا مین نے اپنے اُستاد سے کہ نام اُنکا وکیع ہے برائی حافظہ اپنے کا پس نصیحت کی مجکو چھوڑنے گناہون
کی کیونکہ تحقیق علم فضل اللہ کا ہے اور فضل اللہ کا نہین دیا جاتا گنہگار کو اور غیر اہل وہ ہے جو علم سمجھے نہین یا عمل نہ کرے + حق ملی وعن سفیان
ان عمر بن الخطاب قال لکعب من ارباب العلم قال الذین یعملون بما یعلمون قال فما اخرج العلم من
قلوب العلماء قال الطمع رواہ الدارمی اور روایت ہے سفیان سے کہ تحقیق حضرت عمر بن الخطاب نے فرمایا واسطے کعب کے کون ہین
صاحب علم کے یعنے تمہارے نزدیک کہا کعب نے وہ لوگ کہ عمل کرین موافق اُس چیز کے کہ جانین کہا حضرت عمرؓ نے پس کیا چیز نکالتی ہے علم کو دلون
عالمون کے سے یعنے برکت اور ہیبت اور نور علم کو کونسی چیز علماء باعمل کے دلون سے نکال دیتی ہے کہا کہ طمع روایت کی یہ دارمی نے ف یعنے
طمع کرنے مال و جاہ مین اور رغبت کرنی بیچ اسباب و اشیاء دنیا کے + حق وعن الاحوص بن حکیم عن ابیہ قال سأل رجل
النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الشر فقال لا تسئلونی عن الشر وسلونی عن الخیر یقولھا
ثلاثا ثم قال الا ان شر الشر شرار العلماء وان خیر الخیر خیار العلماء رواہ الدارمی
اور روایت ہے احوص بن حکیم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہا پوچھا ایک شخص نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے برائی سے فرمایا کہ نہ سوال
کرو تم مجھسے برائی سے اور سوال کرو مجھسے بھلائی سے فرمایا اسکو تین بار پھر فرمایا خبردار ہو تحقیق بدترین بدون کے برے علماء کے ہین اور تحقیق
بہترین بھلون کے بھلے علماء کے ہین روایت کی یہ دارمی نے ف اسلیے کہ لوگ علماء کے تابعدار ہوتے ہین اسپر ہی اور نیکی انکی خلق مین بہت
سرایت کرتی ہے اور معنے لفظ عن الشر کے ایک تو یہی ہین جو مذکور ہوئے اور دوسرے معنے یہ ہین کہ بدترین آدمیون کا پوچھا کہ کون ہے اور

یہ معنے موافق تر ہین ساتھ جواب کے اور اسطرح کے سوال سے منع اسلیے فرمایا کہ مین نبی الرحمۃ ہون حال شر اور بدی کا کیا پوچھتے ہو بہر نیک اور بد دونون بیان فرمائے + حق سید **وعن** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ عَالِمٌ لَا يَنْتَفِعُ بِعِلْمِهٖ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابی درداء سے کہا تحقیق بدترین لوگون کا نزدیک اللہ کے مرتبہ مین دن قیامت کے وہ عالم ہے کہ نہ نفع لیا اُسنے ساتھ علم اپنے کے روایت کی یہ دارمی نے **ف** یعنے ایسا علم سیکھا کہ نفع نہ دے یعنے خلاف شرع علم سیکھا یا یہ معنے کہ علم شرعی سیکھا لیکن اُسپر عمل نہ کیا پس یہ بُرا ہے جاہل سے اور عذاب اسکا سخت تر ہے عذاب اُسکے سے جیسے کہ منقول ہے ویل للجاہل مرۃ وویل للعالم سبع مرات یعنے واہی ہے جاہل کے لیے ایک بار اور واے ہے عالم کے لیے سات بار اور وارد ہوا ہے کہ اشد لوگون کا عذاب مین دن قیامت کے وہ عالم ہوگا کہ اُسکو فائدہ مند نہ کیا اللہ نے اُسکے علم سے + علی **وعن** زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ قَالَ لِيْ عُمَرُ هَلْ تَعْرِفُ مَا يَهْدِمُ الْاِسْلَامَ قُلْتُ لَا قَالَ يَهْدِمُهٗ زَلَّةُ الْعَالِمِ وَجِدَالُ الْمُنَافِقِ بِالْكِتٰبِ وَحُكْمُ الْاَئِمَّةِ الْمُضِلِّيْنَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے زیاد بن حدیر سے کہا کہ کہا واسطے میرے عمر نے کیا جانتا ہے تو کیا چیز گرا دیتی ہے بناے اسلام کو کہا مین نے نہین جانتا مین فرمایا گرا دیتا ہے بناے اسلام کو پھسلنا عالم کا یعنے خطا کسی مسئلہ مین کرنے اور گناہ کرنا اُسکا اور جھگڑنا منافق کا ساتھ کتاب اللہ کے اور حکم کرنا سرداروں گمراہ کا روایت کی یہ دارمی نے **ف** مراد ساتھ گرنے بناے اسلام کے بیکار ہونا پانچون رکنون کا ہے یعنے کلمۂ توحید اور حج اور زکوٰۃ اور نماز اور روزہ کا کیونکہ جب عالم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑ دیتا ہے بسبب خواہش نفسانی کے تو ان چیزون مین سُستی اور فساد واقع ہوتا ہے اور جھگڑنا منافق کا یعنے اُس شخص کا کہ اظہار اسلام کرے اور کفر اور بدعت دل مین پوشیدہ رکھے پس جھگڑنا اُسکا ساتھ کتاب اللہ کے یعنے رد کرنا اُسکا شرع کو ساتھ تاویلات باطلہ کے قرآن سے باعث سستی ارکان اسلام اور فساد دین کا ہوتا ہے اسمین داخل ہے جھگڑنا روافض اور خوارج اور سب بدمذہبون کا کہ ٹیڑھی ٹیڑھی تاویلین کر کر دین مین شک ڈالتے ہین + علی **وعن** الْحَسَنِ قَالَ الْعِلْمُ عِلْمَانِ فَعِلْمٌ فِي الْقَلْبِ فَذَاكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ فَذَاكَ حُجَّةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى ابْنِ اٰدَمَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے حسن بصری سے کہ کہا علم دو علم ہین ایک علم تو بیچ دل کے پس یہ علم نفع دیتا ہے اور ایک علم اوپر زبان کے پس یہ حجت ہے اللہ عزوجل کی اوپر بیٹے آدم کے روایت کی یہ دارمی نے **ف** اول کو علم باطن کہتے ہین اور دوسرے کو علم ظاہر لیکن کچھ علم باطن بے نہین حاصل ہوتا جبتلک کہ اصلاح ظاہر کی نہ کرے اور اسی طرح علم ظاہر نہین تمام ہوتا بدون اصلاح باطن کے کہا ہے ابو طالب مکی نے کہ یہ دونون علم اصل ہین اور نہین بے پروا ہوتا ایک دوسرے سے جیسے اسلام اور ایمان کہ ایک انمین سے بغیر دوسرے کے صحیح نہین اور مانند جسم اور دل کے ہین کہ ایک دوسرے سے جدا نہین ہوتا یہ ملا علی قاری نے لکھا ہے اور حضرت شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ نے لکھا ہے کہ علم نافع وہ ہے کہ روشنی اُسکی دل مین پھیلتی ہے اور اُس سے پردے دل کے اُٹھتے ہین یعنے پردے جو مانع ہین فہم اور دریافت حقائق اشیاء سے اور علم نافع دو قسم پر ہے ایک علم معاملہ کہ باعث ہوتا ہے عمل پر اور دوسرا علم مکاشفہ کہ اثر اور نتیجہ عمل کا ہے اللہ تعالے اپنے بندون مین سے جسکو چاہتا ہے اُسکے دل مین یہ نور ڈالتا ہے اور علم زبان پر وہ ہے کہ تاثیر نہ کرے اور نورانی نہ کرے دل کو **بیت**
علم چون بر دل زند یارے شود + علم چون بر تن زند مارے شود + پس علم زبان کا حجت ہے خدا کی آدمیون پر کہ الزام دیگا اور فرماویگا کہ تمکو علم دیا تھا مین نے اُسپر کیون نہ عمل کیا اسی لیے کہا گیا ہے کہ وائے جاہل پر ایکبار اور عالم پر ہزار بار کہ دیدہ و دانستہ گمراہ ہوا **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِعَائَيْنِ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهٗ فِيْكُمْ وَاَمَّا الْاٰخَرُ

فَلَوْ بَثَثْتُهٗ قُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُوْمُ يَعْنِيْ مَجْرَى الطَّعَامِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا یاد رکھے مین نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے دو باسن یعنے دو طرح کے علم ایک اُنمین سے پس پہیلایا اسکو بیچ تمہارے اور دوسرا پس اگر پہیلاؤن مین اسکو تو کاٹا جاوے
یہ گلا یعنے جگہہ جاری ہونے طعام کی روایت کی یہ بخاری نے **ف** مراد اول سے علم ظاہر ہے یعنے احکام و اخلاق کا اور دوسرے سے
علم باطن کہ عوام سے پوشیدہ ہے بسبب فہم نہ پہونچنے اُنکی کے ساتھ اُسکے اور مخصوص ہے ساتھ خواص کے علما اور عارفین سے یا دوسرا علم یہ تھا کہ حضرت سے
معلوم ہوا تھا کہ فتنہ ایک قوم سے اُٹھیگا بعد سیسے اور بدعات اُنھین سے شروع ہونگی اُس قوم کا نام اور اُن لوگون کا بھی معلوم تھا حضرت
ابوہریرہ کو علی حق **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ
مِنَ الْعِلْمِ اَنْ تَقُوْلَ لِمَا لَا تَعْلَمُ اللّٰهُ اَعْلَمُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهٖ قُلْ مَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَا اَنَا مِنَ
الْمُتَكَلِّفِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا کہ ای لوگو جو شخص کہ جانے کچھ پس کہے اسکو اور جو شخص کہ نجانے پس
چاہیئے کہ کہے اللہ تعالے زیادہ جانتا ہے پس تحقیق علم یعنی ہے کہنا واسطے اس چیز کے کہ نجانے کہ اللہ زیادہ جانتا ہے یعنے تمیز کرنا معلوم کا
غیر معلوم سے ایک قسم ہے علم سے فرمایا اللہ تعالی نے واسطے نبی اپنے کے کہہ نہین مانگتا مین تم سے اوپر اس قرآن کے کچھ بدلا اور نہین
مین تکلف کرنے والون سے روایت کی یہ بخاری نے اور مسلم نے **ف** یعنے جو کچھ مجھے معلوم کروادیا اور امر اسکے پہونچانے کا کیا کہتا ہون اور پہونچاتا ہون
اور کسی چیز کا اپنی طرف سے دعوی نہین کرتا اور چیزون مشکل سے کہ فہم سکو نہ پہونچے بحث نہین کرتا کہ داخل تکلف کے ہے علی حق **وعن**
ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَاْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن سیرین سے
کہا کہ تحقیق یہ علم یعنے علم کتاب و سنت کا دین ہے دیکھو پس کس شخص سے لیتے ہو دین اپنا روایت کی یہ مسلم نے **ف** اسمین اشارہ اسپر ہے
کہ احتیاط کرو اور خوب طرح حال راوی کا معلوم کرو کہ دیندار پرہیزگار حافظہ والا ہو ہر کسی سے خصوصاً اہل بدعت وہوا سے کہ دیندار نہو روایت
نہ کرنے لگو علی حق **وعن** حُذَيْفَةَ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ اسْتَقِيْمُوْا فَقَدْ سُبِقْتُمْ سَبْقًا بَعِيْدًا وَّاِنْ اَخَذْتُمْ يَمِيْنًا
وَّشِمَالًا لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِيْدًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا ای گروہ قاریون کے سیدھے رہو پس تحقیق
تم پیش دستی سے گئے ہو پیش دستی دور اور اگر ہو جاؤگے تم داہنے یا بائین البتہ گمراہ ہوگے تم گمراہ ہونا دور روایت کی یہ بخاری نے
ف یہ خطاب ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کہ اول مین اسلام لائے جب تمسک کیا ساتھ کتاب و سنت کے تو پیش دستی لے گئے اُنپر کہ بعد اُنکے ہونگے
اگرچہ وہ عمل اُنکے سے کرینگے لیکن اُنکے درجہ کو نہین پہونچنے کے بسبب سبقت اسلام کے پس اُنکو فرمایا کہ راہ شریعت و طریقت و حقیقت
پر مستقیم رہو کہ استقامت بہتر ہے ہزار کرامت سے اور معنے استقامت کے یہ ہین کہ ثابت رہے اچھے عقیدہ پر اور ملازمت کرے علم نفع
دینے والے پر اور عمل صالح پر اور اخلاص خالص رکھے اور حضور ساتھ اللہ کے رکھے اور غائب ہو ماسوی اللہ سے علی حق **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جُبُّ الْحُزْنِ قَالَ وَادٍ
فِيْ جَهَنَّمَ تَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ اَرْبَعَ مِائَةِ مَرَّةٍ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يَّدْخُلُهَا قَالَ الْقُرَّاءُ الْمُرَاؤُوْنَ
بِاَعْمَالِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَكَذَا ابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ فِيْهِ وَاِنَّ مِنْ اَبْغَضِ الْقُرَّاءِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى الَّذِيْنَ يَزُوْرُوْنَ
الْاُمَرَاءَ قَالَ الْمُحَارِبِيُّ يَعْنِي الْجَوَرَةَ ط اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
کہ پناہ پکڑو تم ساتھ اللہ کے جب الحزن سے یعنے کنوین غم کے سے عرض کی صحابہ نے یا رسول اللہ اور کیا ہے جب الحزن فرمایا کہ ایک نالہ ہے بیچ دوزخ کے

پناہ پکڑتی ہے اس سے دوزخ ہر دن چار سو بار کہا صحابہ رضی نے یارسول اللہ اور کون داخل ہوگا اسمین فرمایا قرآن پڑھنے والے دکھلانے والے
اپنے عملون کو روایت کی یہ ترمذی نے اور اسی طرح ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا بیچ اسکے اور تحقیق بہت دشمن رکھے گئے قاریون مین
طرف اللہ تعالے کے وہ لوگ ہین کہ ملاقات کرتے ہین سردارون سے کہا محاربی نے کہ راوی ہے حدیث کا یعنے امرائے ظالمون سے ف قالہ جب الحزن یعنی دوزخ مین
یعنے نہایت گہرا ہے مشابہ کنوین کے پناہ مانگتی ہے دوزخ یعنے ایسا برا اور وحشت ناک ہے کہ دوزخ اس سے پناہ چاہتی ہے جب چاہے دوزخی
فرمایا قرآن پڑھنے والے دکھلانے والے اپنے عملون کو سمین داخل ہین عالم اور زاہد ریاکار بھی کیونکہ علم قرآن ہی سے حاصل ہوتا ہے
اور عبادت بھی سبب حکم قرآن کے ہوتی ہے ایسی حال انکا بھی یہی ہوگا ملاقات کرتے ہین سردارون سے یعنے طمع دنیا کے لیے ملتے ہین اور جو
کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لیے بالطریق جبر کے اور دفع شر انکے کے لیے جاتے ہین انکا یہ حکم نہین اور مراد سردارون سے مراد ظالم ہین
اسلیے کہ ملاقات امیر عادل کی عبادت ہے + حق علی وعن علیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک ان
یاتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القرآن الا رسمہ مساجدھم عامرۃ
وھی خراب من الھدی علماؤھم شر من تحت ادیم السماء من عندھم تخرج الفتنۃ وفیھم
تعود رواہ البیھقی فی شعب الایمان اور روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
قریب ہے کہ آویگا لوگون پر ایک زمانہ نہین باقی رہیگا اسلام سے مگر ایک نام اسکا اور نہ باقی رہیگی قرآن سے مگر رسم اسکی مسجدین
انکی ہونگی آباد اور حقیقت مین خراب ہونگی ہدایت سے علماء انکے بدترین خلائق کے کہ نیچے آسمان کے ہین نزدیک انکے سے نکلیگا
فتنہ یعنے دین مین سبب مدد کرنے ظالمون کے اور انھین مین بیٹھیگا یعنے مسلط کریگا اللہ ظالمون کو انپر روایت کی بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے
ف مراد رسم قرآن سے تجوید حروف اور پڑھنا لفظون کا ہے بغیر سمجھنے معانی کے اور عمل کرنے کے امر و نواہی اسکے پر
اور خراب ہونگی ہدایت سے یعنے لوگ جمع ہونگے ان مین لیکن عبادت اور ذکر اللہ اور درس علم نہین کرینگے انمین وعن
زیاد بن لبید قال ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم شیئا فقال ذاک عند اوان ذھاب العلم قلت
یارسول اللہ وکیف یذھب العلم ونحن نقرأ القرآن ونقرئہ ابناءنا ویقرئہ ابناؤنا ابناءھم الی یوم
القیمۃ فقال ثکلتک امک زیاد ان کنت لاراک من افقہ رجل بالمدینۃ اولیس ھذہ الیھود والنصاری
یقرءون التورٰۃ والانجیل لا یعملون بشیء مما فیھما رواہ احمد وابن ماجۃ وروی الترمذی عنہ نحوہ وکذا الدارمی عن ابی امامۃ
اور روایت ہے زیاد بن لبید سے کہا ذکر کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز کا یعنے فتنہ اور مبتلا ہونے کا پس فرمایا یہ
ہوگی وقت جاتے رہنے علم کے کہا مین نے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسطرح جاتا رہیگا علم اور ہم پڑھتے ہین قرآن اور
پڑھاوینگے اپنے بیٹون کو اور پڑھاوینگے ہمارے بیٹے اپنے بیٹون کو دن قیامت تک پس فرمایا گم کرے تجکو مان تیری اے زیاد تحقیق تھا مین
گمان کرتا تجکو بڑا سمجھدار مردون مین بیچ مدینہ کے کیا نہین یہ یہود اور نصارے پڑھتے توراۃ اور انجیل کو نہین عمل کرتے کچھ اس چیز سے کہ
بیچ انکے ہے روایت کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے اور روایت کی ترمذی نے زیاد سے مانند اسی کے اور اسی طرح دارمی نے ابی امامہ سے
ف یعنے عجب ہے کہ مقصود کلام کا نہ سمجھا اور گمان کیا کہ قرآن اور علم سے مراد پڑھنے اور جاننے اسکے سے ہے اور جسنے پڑھا اور
جانا عمل کیا اسپر باوجودیکہ یہ بات نہین ہے کیا نہین دیکھتا تو حال یہود اور نصاری کا کہ پڑھتے ہین اور عمل نہین کرتے حق

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوْہُ النَّاسَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوْھَا النَّاسَ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ وَعَلِّمُوْہُ النَّاسَ فَاِنِّیْ امْرُءٌ مَقْبُوْضٌ وَالْعِلْمُ سَیَنْتَقِصُ وَیَظْھَرُ الْفِتَنُ حَتّٰی یَخْتَلِفَ اثْنَانِ فِیْ فَرِیْضَۃٍ لَا یَجِدَانِ اَحَدًا یَفْصِلُ بَیْنَھُمَا رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ وَالدَّارَقُطْنِیُّ

اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکھو علم اور سکھاؤ اُسکو لوگون کو سیکھو علم فرائض یعنی جو احکام کہ فرض ہین اور سکھاؤ اُسکو آدمیون کو سیکھو قرآن اور سکھلاؤ اُسکو لوگون کو پس تحقیق مین ایک شخص ہون کہ قبض کیا جاؤنگا اور علم بھی کم ہو گا اور ظاہر ہونگے فتنے یہان تک کہ اختلاف کرینگے دو شخص بیچ کسی فرض کے نہ پاوینگے کسی کو کہ فیصلہ کرے درمیان دونون کے یعنی بسبب قلت علم کے یا کثرت فتنون کے یہ حال ہوگا روایت کی یہ دارمی نے اور دارقطنی نے

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ عِلْمٍ لَا یُنْتَفَعُ بِہٖ کَمَثَلِ کَنْزٍ لَا یُنْفَقُ مِنْہُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل علم کی کہ نہ نفع لیا جاوے ساتھ اُسکے یعنی نہ پڑھاوے کسی کو اور نہ عمل کرے اُسپر مثل گنج کے کہ نہ خرچ کیا جاوے اُسمین سے بیچ راہ خدا کے روایت کی یہ احمد اور دارمی نے

کِتَابُ الطَّھَارَۃِ

کتاب ہے بیچ بیان کرنے پاکی کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ مَالِکِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلَاُ الْمِیْزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلَاٰنِ اَوْ تَمْلَاُ مَا بَیْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالصَّلٰوۃُ نُوْرٌ وَالصَّدَقَۃُ بُرْھَانٌ وَالصَّبْرُ ضِیَاءٌ وَالْقُرْاٰنُ حُجَّۃٌ لَّکَ اَوْ عَلَیْکَ کُلُّ النَّاسِ یَغْدُوْ فَبَائِعٌ نَفْسَہٗ فَمُعْتِقُھَا اَوْ مُوْبِقُھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ تَمْلَاٰنِ مَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَمْ اَجِدْ ھٰذِہِ الرِّوَایَۃَ فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَلَا فِیْ کِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ وَلَا فِی الْجَامِعِ وَلٰکِنْ ذَکَرَھَا الدَّارِمِیُّ بَدَلَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ

روایت ہے ابی مالک اشعری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پاک رہنا آدھا ایمان ہے اور الحمد للہ کہنا بھر دیتا ہے ترازو کو یعنی ترازوی اعمال کو اور سبحان اللہ و الحمد للہ بھر دیتے ہین یا فرمایا بھر دیتا ہے ہر ایک کلمہ اُس چیز کو کہ درمیان آسمانون اور زمین کے ہے اور نماز نور ہے اور صدقہ دینا دلیل ہے اور صبر کرنا روشنی ہے اور قرآن دلیل ہے واسطے تیرے یا اوپر تیرے ہر ایک شخص صبح کرتا ہے پس بیچتا ہے اپنی جان کو پس آزاد کرتا ہے اُسکو یا ہلاک کرتا ہے اُسکو روایت کی یہ مسلم نے اور بیچ ایک روایت کے

لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر بھر دیتے ہین اُس چیز کو کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہے نہین پائی مین نے یہ روایت بخاری اور مسلم مین اور نہ کتاب حمیدی مین اور نہ کتاب جامع الاصول مین و لیکن ذکر کیا اسکو دارمی نے بدلے سبحان اللہ و الحمد للہ کے

ف پس ذکر کرنا مصابیح والے کا پہلی فصل مین درست نہ ہوا و پاک رہنا آدھا ایمان ہے اسلیئے کہ ایمان سے بڑے اور چھوٹے گناہ بخشے جاتے ہیں اور وضو سے چھوٹے ہی گناہ بخشے جاتے ہین پس اس اعتبار طہارت بیچ مرتبہ آدھے ایمان کے ہوئی اور لفظ اَوْ تَمْلَاُ شک راوی کا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ تملان کا تثنیہ فرمایا ہے یا تملا مفرد اور معنے اس جملہ کے یہ ہین کہ اگر انکے ثواب کا جسم فرض کیا جاوے تو اتنا ہوتا ہے کہ بھر دے اُس چیز کو کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہے اور نماز نور ہے یعنی باعث روشنی کی ہے قبر مین اور ظلمت قیامت مین یا یہ بازر کھتی ہے گناہون سے اور بُری باتون سے اور راہ دکھاتی ہے طرف ثواب کے مانند روشنی کے یا نماز روشن کرنے والی دل اور منھ کی ہے

اور للہ دینا دلیل ہے یعنے دلیل ہے اوپر صدق دعوی ایمان کے اور محبت پروردگار تعالی کے یا معنی یہ ہین کہ جب بندہ سوال کیا جاوے گا
دن قیامت کے مصرف مال اپنے سے تو صدقات اُسکے دلیل ہونگے جواب مین اور صبر یعنے باز رہنا گناہون سے اور مستعد رہنا طاعات پر اور
جزع اور فزع نہ کرنا مصیبتون پر سبب روشنی کامل کا ہے کہ صابر ہمیشہ نورانی اور راہ یاب رہتا ہے اور قرآن دلیل ہے واسطے تیرے یا اوپر تیرے یعنے اگر عمل کیا
قرآن پر واسطے تیرے نفع کریگا اور اگر نہ عمل کیا باعث ضرر کا ہوگا اوپر تیرے کہ جھگڑیگا اور سب بیچتا ہے اپنی جان کو یعنی صرف کرنے والا ہے ذات
اپنی کو اُس کام مین کہ متوجہ ہے اُسپر پس آزاد کرتا ہے یا ہلاک کرتا ہے یعنی جب دن ہوا آدمی ایک کام پر متوجہ ہوتا ہے اگر اُس کام مین آخرت کو
ساتھ دنیا کے خریدا اور ترجیح دی آخرت کو چھوٹا یا نفس اپنے کو عذاب آخرت سے اور اگر دنیا کو ساتھ آخرت کے خریدا اور ترجیح دی دنیا کو
ہلاک ہوا اور اپنے تئین عذاب مین ڈالا بیت بدنیا توانی کہ عقبیٰ خری + بخر جان من ورنہ حسرت بری ٭ع ح **وعن ابی ہریرۃ**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ادلکم علی ما یمحو اللہ بہ الخطایا ویرفع بہ الدرجات
قالوا بلی یا رسول اللہ قال اسباغ الوضوء علی المکارہ وکثرۃ الخطی الی المساجد وانتظار الصلوۃ
بعد الصلوۃ فذلکم الرباط وفی حدیث مالک بن انس فذلکم الرباط فذلکم الرباط ردد
مرتین رواہ مسلم وفی روایۃ الترمذی ثلثا اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کیا نہ بتلاؤن مین تمکو اُس چیز کو کہ دور کرے اللہ بسبب اُسکے گناہ اور بلند کرے بسبب اُسکے درجے یعنے مراتب جنتون مین کہا اصحاب نے
ہان یا رسول اللہ فرمایا پورا کرنا وضو کا وقت مشقت کے یعنے بیماری مین یا سخت جاڑے مین اور کثرت سے رکھنا قدمونکا طرف مسجد دن کے
یعنے بسبب دور ہونے مسجد کے گھر سے اور انتظار کرنا نماز کا بعد نماز کے پس یہی رباط اور بیچ حدیث مالک بن انس کے پس یہ ہے رباط پس یہی ہے
رباط دو بار روایت کی یہ مسلم نے اور بیچ روایت ترمذی کے تین بار ف پورا وضو کرنا یہ ہے کہ اعضای وضو پر پانی اچھی طرح پہونچا وے اور
تین تین بار دھووے اور انتظار نماز کا بعد نماز کے یہ ہے کہ مسجد مین بعد نماز کے دوسری نماز کا منتظر بیٹھا رہے یا اگر نکلے تو دل وہین لگا رہے اور
رباط اسکو کہتے ہین کہ سرحد اسلام پر دشمنان دین کے مقابلہ پر نگہبانی کے لیے بیٹھے تا وہ چلے نہ آوین اسکا بڑا ثواب آیا ہے اور اللہ تعالی نے بھی
حکم فرمایا اسکا اس آیت مین یا ایہا الذین آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا پس فرمایا کہ منتظر بیٹھنا نماز کے لیے اصل رباط ہے کہ جیسے وہان کفار کے
مقابلہ مین بیٹھتے ہین یہان شیطان کے مقابلہ مین بیٹھنا ہے کہ بڑا دشمن دین کا ہے اور فرض وضو کے چار ہین دھونا تمام مُنھ کا اور دُھونا ہاتھون کا
کہنیون تک اور مسح چوتہائی سر کا کرنا اور دھونا پاوٴن کا ٹخنے تک اور مسح کرنا بالون ڈاڑھی کا جو کہ ملے ہوئے ہین جلد مُنھ کے سے فرض ہے متنون مین
تو یون ہی لکھا ہے اور فتاوی عالمگیری اور در مختار مین روایت صحیح اور مفتی بہ یہ لکھی ہے کہ دھونا ساری ڈاڑھی کا کہ متصل جلد مُنھ سے ہی فرض ہے
اور لٹکی ہوئی کا دھونا فرض نہین سُنت ہے اور سنتین وضو کی یہ ہین دھونا ہاتھون کا پہونچون تک اور بسم اللہ کہنی ابتدا سے
وضو مین اور مسواک کرنی اور کلی کرنی اور ناک مین پانی دینا اور خلال کرنا ڈاڑھی اور انگلیون کا اور تین تین بار دھونا ہر عضو وضو کا
اور نیت کرنی اور ترتیب سے وضو کرنا بطرح قرآن مین مذکور ہے اور سارے سر پر مسح کرنا اور پے در پے اعضاے وضو کو دھونا اور مسح
کانون کا کرنا ساتھ پانی سر کے اور مستحبات اُسکے یہ ہین دائین طرف سے شروع کرنا دھونا اعضا کا اور مسح گردن کا کرنا اور قبلہ رخ
وضو کے لیے بیٹھنا اور ملنا اعضا کا پہلی بار اور پہلے وقت سے وضو کرنا غیر معذور کو اور پھر الینا انگوٹھی ڈھیلی کا اور اسی مسح
قطلکا یعنے بالی وغیرہ کا غسل مین پس اگر جانے کہ پانی اُسکے نیچے پہونچتا ہے تو مستحب ہے اور اگر جانے کہ پانی نہین

نہین پہونچتا تو اُسکا بہالینا فرض ہی اور مستحب ہی کہ آپ ہی وضو کرے اور سے نہ کرواوے اور کلام دنیا نہ کرے اگر کوئی حاجت فوت ہوتی ہو
بغیر کلام کے تو خیر کرے اور بسم اللہ پڑھے نزدیک دھونے ہر عضو کے اور مسح کرنے کے اور دعائین جو وقت دھونے ہر عضو کے منقول ہین پڑھے
چنانچہ شرح ہندی حصن حصین کی مین تفصیل لکھی گئی ہین دیکھیے اور درود اور سلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجے بعد تمام کرنے وضو کے اور
زیلعی مین بعد دھونے ہر عضو کے درود اور سلام بھیجنا مستحب لکھا ہی اور بعد تمام کے شہادتین اور دعائین کہ حدیث مین پڑھنی آئی ہین
پڑھے اور بقیہ پانی وضو کا قبلہ رُخ کھڑے ہو کر یا بیٹھے ہوئے پیوے اور تعاہد یعنے خبر گیری کرے پانی پہونچانے کی نیچے بھوون کے اور مونچھون کے
اور گوشہ چشم پر اور کونچون پانون پر کہ خشک رہ جاوین اور مکروہات وضو کی یہ ہین منھ پر پانی زور سے مارنا اور اسراف کرنا یعنے پانی زیادہ
بہانا اور تین بار سے زیادہ دھونا اور تین بار مسح کرنا ساتھ پانی نئے کے اور منہیات وضو کی یہ ہین کہ وضو بقیہ پانی وضو عورت کے سے نہ کرے اور
نجس جگہ وضو نہ کرے کہ پانی وضو کی حرمت کرنی چاہیئے اور مسجد مین وضو نہ کرے مگر برتن مین کرے یا اُس جگہ کرے کہ وضو کے لیے مقرر
رکھی ہو تو جائز ہی اور تھوک اور رینٹھ پانی وضو مین نہ ڈالے یہ شرح ملتقی در مختار **وعن عثمان** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ
مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت عثمان سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ وضو کرے
پس اچھا وضو کرے یعنے ساتھ رعایت سنتون کے اور مستحبات کے نکلتے ہین گناہ اُسکے یعنے صغیرہ گناہ بدن اُسکے سے یہان تک کہ نکلتے ہین
نیچے ناخونون اُسکے سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نکلتے ہین نیچے ناخونون اُسکے سے یہ مبالغہ ہی حاصل ہونے طہارت مین یعنے
خوب پاک ہو جاتا ہی گناہون سے مثل اس مضمون کے یہان بھی بولا کرتے کہ شیخی ناک کی راہ نکالدینگے **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَ مِنْ
وَجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ
كُلُّ خَطِيْئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْهَا
رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوْبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ ارادہ وضو کا کرتا ہی بندہ مسلمان یا فرمایا مومن پس دھوتا ہی منھ اپنا نکلتا ہی منھ اُسکے سے ہر گناہ
کہ دیکھا تھا طرف اُسکے ساتھ آنکھون اپنی کے ساتھ پانی کے یا فرمایا ساتھ آخر قطرہ پانی کے یعنی جو گناہ آنکھون سے ہوئے ہین جھڑ جاتے ہین پس
جس وقت کہ دھوتا ہی اپنے ہاتھ نکلتا ہی ہاتھون اُسکے سے ہر گناہ کہ پکڑا تھا اُسکو ہاتھون اُسکے نے ساتھ پانی کے یا فرمایا ساتھ آخر قطرہ پانی کے
یعنے جو گناہ ہاتھ سے ہوئے ہین جھڑ جاتے ہین پس جب دھوتا ہی پانون اپنے نکلتا ہی ہر گناہ کہ چلے تھے اُسکی طرف پانون اُسکے ساتھ
پانی کے یا فرمایا ساتھ آخر قطرہ پانی کے یہان تک کہ نکل آتا ہی پاک گناہون سے روایت کی یہ مسلم نے **وعن** عُثْمَانَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهٗ صَلٰوةٌ مَكْتُوْبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهَا وَخُشُوْعَهَا وَرُكُوْعَهَا إِلَّا كَانَتْ
كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ مَا لَمْ يُؤْتِ كَبِيْرَةً وَذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی شخص مسلمان کہ آوے اُسکو نماز فرض پس اچھا کرے
وضو اُسکا اور خضوع اُسکا اور رکوع اُسکا مگر ہوتی ہی یہ نماز کفارہ اُن گناہون کا کہ پہلے کیے تھے اُس سے جب تک کہ نہین کیا کبیرہ اور یہ

ہمیشہ ہوتا رہتا ہے یعنے نماز کہ کفارہ گناہوں کا ہے مخصوص کسی زمانہ پر نہیں ہمیشہ ہے روایت کی یہ مسلم نے **ف** خشوع نماز کا یہ ہے کہ ظاہر و باطن کے آداب بجا لاوے کہ دل ترسان ہو اور نظر سجدہ کی جگہ پر رکھے اور سوائے نماز کے کسی اور چیز مین مشغول نہ ہووے اُدھر ہی دھیان رکھے اور بدن اور کپڑے اور داڑھی سے کھیلے نہیں اور دائیں اور بائیں طرف مُنھ نہ پھیرے اور آنکھ بند نہ کرے اور رکوع کا ذکر کیا اور سجدہ کا نہ کیا اسلیے کہ رکوع خاص مسلمانوں کی نماز مین ہے یہود اور نصاریٰ کی نماز مین علی العموم نہیں اور جب تک کہ نہیں کیا اُسنے کبیرہ مقصود یہ ہے کہ سطح کی نماز گناہوں صغیرہ کو دور کرتی ہے نہ کبیرہ کو ۱۲ ت **وعنه** انه توضأ فافرغ على يديه ثلثا ثم تمضمض واستنثر ثم غسل وجهه ثلاثا ثم غسل يده اليمنى الى المرفق ثلثا ثم غسل يده اليسرى الى المرفق ثلثا ثم مسح برأسه ثم غسل رجله اليمنى ثلثا ثم اليسرى ثلثا ثم قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ نحو وضوئي هذا ثم قال من توضأ وضوئي هذا ثم يصلي ركعتين لا يحدث نفسه فيهما بشيء غفر له ما تقدم من ذنبه متفق عليه ولفظه للبخاري اور انہیں سے روایت ہے کہ وضو کیا اُنھوں نے پس ڈالا یعنے پانی اوپر ہاتھ اپنے کے تین بار پھر کلی کی اور ناک جھاڑی تین بار یعنے ناک سنکی بعد دینے پانی کے ناک مین پھر دھویا مُنھ اپنا تین بار پھر دھویا داہنا ہاتھ اپنا کہنی تک یعنے کہنی سمیت تین بار پھر دھویا بایان ہاتھ اپنا کہنی تک تین بار پھر مسح کیا اپنے سر پر پھر دھویا پانون داہنا اپنا تین بار پھر بایان پانون تین بار پھر کہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ وضو کیا مانند اس وضو میرے کے پھر فرمایا جو وضو کرے وضو میرے سا کہ یہ ہے یعنے برعایت فرائض اور سنتون کے پھر نماز پڑھے دو رکعت نہ بات کرے دل اپنے سے بیچ اس نماز کے بخشا جاتا ہے واسطے اسکے جو پہلے کیا گناہ سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکے بخاری کے ہین **ف** تین بار سے زیادہ دھونا اعضاے وضو کا مکروہ ہے سب علما کے نزدیک اور مراد یہ ہے کہ اگر پورا عضو تین بار دھو چکا ہے تو اب زیادہ نہ کرے اسپر اور اگر ایک چلو سے آدھا عضو دھویا اور دوسرے سے آدھا تو یہ ایک بار ہی ہوا پس اسی طرح مثلاً چھ چلوون سے تین بار کو پورا کیا تو یہ زیادتی نہ ہوئی اور پھر نماز پڑھے دو رکعت دو رکعت ادنیٰ درجہ ہے اگر زیادہ بھی پڑھے افضل ہے یہ حدیث دلالت کرتی اسپر کہ بعد وضو کے نماز پڑھنی مستحب ہے اگر فرض یا سنتین مؤکدہ بھی پڑھے کافی ہین اور نہ بات کرے دل اپنے سے یعنے دل سے باتین دنیا کی اور جو کہ متعلق ساتھ نماز کے نہیں ہین نہ کرے خیال اللہ ہی کی طرف لگائے رکھے اور اگر خطرے آوین تو اُنکو دفع کرے اور حضور سے باز نہ رکھیں کچھ مضر نہیں ۱۲ ع ح **وعن** عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلم يتوضأ فيحسن وضوءه ثم يقوم فيصلي ركعتين مقبل عليهما بقلبه ووجهه الا وجبت له الجنة رواه مسلم اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلمان کہ وضو کرے پس اچھا وضو کرے پھر کھڑا ہو پھر نماز پڑھے دو رکعت متوجہ ہو کر اُن دونوں مین ساتھ دل اور منھ اپنے کے یعنی ساتھ باطن اور ظاہر کے متوجہ ہو مگر واجب ہوتی ہے واسطے اُسکے بہشت روایت کی یہ مسلم نے **ف** پھر کھڑا ہو یعنے حقیقۃً یا حکماً یعنے مثلاً بیٹھ کر پڑھے خصوصاً جبکہ عذر رکھتا ہو ۱۲ ع **وعن** عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما منكم من احد يتوضأ فيبلغ او فيسبغ الوضوء ثم يقول اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله وفي رواية اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله الا فتحت له ابواب الجنة

الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ هٰكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي صَحِيْحِهٖ وَالْحُمَيْدِيُّ فِي اَفْرَادِ مُسْلِمٍ وَكَذَا ابْنُ الْاَثِيْرِ فِي جَامِعِ الْاُصُوْلِ وَذَكَرَ الشَّيْخُ مُحْيِي الدِّيْنِ النَّوَوِيُّ فِي اٰخِرِ حَدِيْثِ مُسْلِمٍ عَلٰى مَا رَوَيْنَاهُ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ وَالْحَدِيْثُ الَّذِيْ رَوَاهُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِي الصِّحَاحِ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ اِلٰى اٰخِرِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي جَامِعِهٖ بِعَيْنِهٖ اِلَّا كَلِمَةَ اَشْهَدُ قَبْلَ اَنَّ مُحَمَّدًا اور روایت ہے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی تم مین سے کہ وضو کرے پس نہایت کو پہونچا وے یا فرمایا پس پورا کرے وضو پھر اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ اور بیچ ایک روایت مسلم کے اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ مگر کھولے جاتے ہین واسطے اُسکے دروازے بہشت کے آٹھون داخل ہو جس سے چاہے اسی طرح روایت کیا اسکو مسلم نے بیچ صحیح اپنی کے اور حمیدی نے بیچ افراد مسلم کے اور اسی طرح ابن اثیر نے بیچ جامع الاصول کے اور ذکر کیا شیخ محی الدین نووی نے بیچ آخر حدیث مسلم کے کہ جس طرح روایت کیا ہمنے اُسکو اس عبارت کو اور زیادہ کیا ترمذی نے یعنے شہادتین پر اس دعا کو اے بار خدایا کر مجھے توبہ کرنے والون سے اور کر مجھے پاکیزگی کرنے والون سے اور وہ حدیث کہ روایت کی امام محی السنۃ نے بیچ صحاح کے جسنے وضو کیا پس اچھا وضو کیا آخر تک روایت کی وہ ترمذی نے بیچ جامع اپنی کے بعینہ مگر کلمہ اشھد کا پہلے ان محمدا سے **ف** دروازے بہشت کے آٹھون یہان سب بہشتون کو ایک اعتبار کیا اور ہر ایک کو دروازہ کہا اور کبھی ہر ایک کو بہشت کہتے ہین اُس حساب سے ہشت بہشت بولتے ہین اور ذکر کیا شیخ محی الدین نووی نے الخ یعنے جس طرح روایت مسلم کی ہمنے بیان کی وہی روایت محی الدین نے بھی شرح مسلم مین نقل کی ہے اور اُسکے اخیر یہ عبارت بڑھائی ہے وزاد الترمذی آخر تک اور کر مجھے توبہ کرنے والون سے یعنے توبہ کرین گناہون سے اور رجوع کرین عیبون سے اور اس سے مراد یہ نہین ہے کہ مجھسے گناہ بہت واقع ہوا کرین بلکہ مراد یہ ہے کہ جب گناہ واقع ہووے تو توبہ الہام کر اگرچہ گناہ بہت ہون تا مضمون اس آیہ مین داخل ہووین ان اللہ یحب التوابین یعنے اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنے والون کو یعنے اُن کو کہ نہین پھرتے ہین دروازہ مولیٰ اپنے کے سے اور نہین ناامید ہوتے رحمت اُسکی سے اور کر مجھکو پاکیزگی کرنے والون سے یعنے پاک ہووین بُرے اخلاق سے پس اس مین اشارہ ہے اسپر کہ طہارت اعضاے ظاہری کی کہ ہمارے اختیار مین تھی بجا لائے اور طہارت احوال باطن کی تیرے ہاتھ ہے پس نصیب کر اپنے فضل سے رباعی اے در خم چوگان تو دل ہمچون گوی + بیرون نہ ز فرمان تو جان یکسر موی + ظاہر کہ بدست ماست شستیم تمام + باطن کہ بدست تست آنرا تو بشوی + اور پس اچھا وضو کیا آخر تک بعد فاحسن الوضوء کے عبارت اس روایت مین یون ہے ثم قال اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین فتحت لہ ثمانیۃ ابواب الجنۃ یدخل من ایھا شاء اور مگر کلمہ اشھد کا پہلے ان محمد سے یعنے کلمہ اشھد کا کہ پہلے لفظ ان محمد کے مصابیح والے نے ذکر کیا ہے ترمذی نے نہین ذکر کیا پس یہ اعتراض ہے مصنف کا مصابیح والے پر کہ یہ حدیث جو صحاح مین لایا بخاری اور مسلم مین نہین ہے بلکہ جامع ترمذی مین ہے پس اُسکو حسان مین لانا چاہیے تھا اور معلوم کیا چاہیے کہ جزری نے حصن حصین مین ساتھ رمز ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ اور ابن سنی کے بیچ شہادتین کے لفظ ثلاث مرات کا بھی ذکر کیا ہے یعنے یہ کلمہ تین بار پڑھے اور نسائی اور حاکم کی روایت مین بعد اللھم اجعلنی آخر تک کے یہ بھی پڑھنا آیا ہے سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک پس اولی یہ ہے کہ یہ سب ملا کر پڑھے اور مستحب ہین یہ اذکار نہانے والے کے لیے بھی + ح ع

وعن اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِنَّ أُمَّتِي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيْلَ غُرَّتَهٗ فَلْيَفْعَلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق امت میری پکاری جاوے گی دن قیامت کے روشن پیشانی سفید اعضا اثر وضو کے سے پھر جو کہ چاہے تم میں سے یہ کہ دراز کرے روشنی اپنی پیشانی کی پس چاہیے کہ کرے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** غر جمع اغر کی ہے بمعنے سفید چہرہ اور محجل جسکے ہاتھ پانون سفید ہوں یعنے بسبب وضو کے یہ اعضا روشن ہونگے اور معنے یہ ہین کہ جب پکارے جاوینگے نمازی لوگون میں سے محشر میں یا طرف جنت کے تو اس صفت پر ہونگے اور دراز کرے روشنی پیشانی کی یعنی پیشانی کے اوپر سے ٹھوڑی کے نیچے تلک اور ایک کان سے دوسرے کان تلک خوب دھووے اور درازگی تحجیل کی یہ ہے کہ ٹخنے سے اوپر تلک پانون دھووے اور ذکر درازگی تحجیل کا نہ کیا اسلیے کہ دونوں آپس میں لازم ایک دوسرے کے ہیں یعنے ایک کی درازگی کو فرمایا تو دوسرے کی بھی سمجھی جاوے گی

ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوْءُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور انہیں سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پہونچیگا زیور مومن کو یعنے جنت میں جہان تلک کہ پہونچیگا پانی وضو کا روایت کی یہ مسلم نے

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقِيْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا وَاعْلَمُوْا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلٰوةُ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوْءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ثوبان سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سیدھے رہو اور ہرگز نہ طاقت رکھ سکو گے سیدھے رہنے کی اور جانو کہ بہترین عملون تمھارے سے نماز ہے اور نہیں محافظت کرتا وضو پر مگر مومن روایت کی یہ مالک اور احمد اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** سیدھے رہو یعنے مستقیم رہو اعمال پر اور ہمیشہ سیدھی راہ چلو دائین بائین میل نہ کرو اور اسلیے کہ یہ امر بہت مشکل تھا فرمایا لن تحصوا یعنے اوپر طرح تمام و کمال کے استقامت نہیں کر سکنے کے تم اور جب حکم کیا ساتھ نہ طاقت پانے کے استقامت پر اور نہ ادا کر سکنے کے حقوق اسکے کو تمام افعال و احوال میں تو آگاہ کیا اوپر عمدہ اور خلاصہ عبادت کے کہ اگر اسمین استقامت کروگے تو تدارک سب تقصیرات کا ہو جاویگا کہ وہ نماز ہے پس نگاہ رکھو شرائط اور آداب اسکے اور ادا کرو حقوق بعد اسکے اشارہ فرمایا ساتھ مقدمہ اسکے کے کہ جسکو نصف ایمان فرمایا ہے وہ وضو اور طہارت ہے فرمایا کہ نہیں محافظت کرتا اسکی یعنے سنن اور آداب اسکے نہیں بجالاتا مگر مومن کامل جو کہ ہمیشہ حاضر رہتا ہے ساتھ دل اور بدن اپنے کے بیچ درگاہ رب اپنے کے اسلیے کہ حاضر ہونا اسکی درگاہ پاک میں بدون طہارت ظاہر و باطن کے بعید ہے اور سب سے

ح **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ عَلٰى طُهْرٍ كُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ وضو کرے اوپر وضو کے لکھی جاتی ہیں واسطے اسکے دس نیکیاں روایت کی یہ ترمذی نے **ف** یعنے ثواب جو وضو کا مقرر ہے زیادہ اس سے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور لکھا ہے علما نے کہ یہ ثواب جب ہوتا ہے کہ بعد وضو اول کے نماز فرض یا نفل پڑھ چکا ہو اور پھر وضو کرے اور شرح السنۃ میں لکھا ہے کہ تجدید وضو کی مستحب ہے جس وقت کہ پہلے وضو سے نماز پڑھ چکا ہے اور بعضون کے نزدیک مکروہ ہے وضو پر وضو کرنا جس وقت کہ پہلے وضو کے بعد نماز نہ پڑھی ہو ح

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوةُ وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ رَوَاهُ أَحْمَدُ
روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کنجی بہشت کی نماز ہے اور کنجی نماز کی وضو ہے روایت کی یہ

احمد نے ف یعنے جیسے کہ دروازہ بغیر کنجی کے نہین کھلتا ایسے ہی آدمی بغیر نماز کے بہشت مین نہین جاتا اسمین مبالغہ ہی محافظت کرنے
نماز پر گویا نماز حکم ایمان مین ہی کہ بغیر اسکے بہشت مین جانا میسر نہین ہوتا پس خوب طرح اسکو ادا کرے اور کبھی چھوڑے نہین کہ یہ سبب ہی دخول جنت کا

+ح ع **وعن** شَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ رَوْحٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ الرُّوْمَ فَالْتَبَسَ عَلَيْهِ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يُصَلُّوْنَ مَعَنَا لَا يُحْسِنُوْنَ الطُّهُوْرَ وَاِنَّمَا يَلْبِسُ عَلَيْنَا الْقُرْاٰنَ اُولٰئِكَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

اور روایت ہی شبیب بن ابی روح سے اُسنے روایت کی ایک شخص سے صحابیون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی نماز صبح کی بیچ اُسکی پڑھی سورۂ روم پس متشابہ ہوا حضرت صلعم پر پس جب نماز پڑھ چکے فرمایا کیا حال ہی لوگون کا نماز پڑھتے ہین ساتھ ہمارے اور نہین اچھا وضو کرتے اور سوا اسکے نہین کہ ہم پر شتباہ ڈالتے مین قرآن کو یہ لوگ روایت کی یہ نسائی نے ف اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ سنن و آداب کامل کرنے والے ہین واجب کو اور سبب برکت کے ہین اور برکت اُنکی سرایت کرتی ہی غیر مین جیسے کہ قصور کرنا ان مین باعث ضرر غیر کا ہوتا ہی اور انکے ادا کرنے مین دروازہ فتوحات غیبیہ کا بند ہوتا ہی اور یہ حدیث باعث عبرت کی ہی اُن لوگون کے لیے کہ تاثیر صحبت سے غافل ہین نہین دیکھتے کہ سید الرسل صلے اللہ علیہ وسلم کو باوجود اس رتبہ کے حالت پڑھنے قرآن کے مین کہ بہت وقت نزدیکی کا ہی صحبت ایک ادنی امتی کی سے کہ کوئی آداب یا سنت وضو کے اُس سے رہ گئے ہونگے تاثیر کی کہ قرأۃ مین متشابہ لگا پس کیا حال ہوگا انکا کہ مصاحبت اہل فسق اور اہل بدعت کی مین گرفتار ہین شب و روز و عیاذًا باللہ منہ اور نام شخص روایت کرنے والے کا میرک شاہ نے اغر غفاری لکھا ہی +ع ح **وعن** رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ قَالَ عَدَّهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَدِيْ اَوْ فِيْ يَدِهٖ قَالَ التَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَؤُهٗ وَالتَّكْبِيْرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالطُّهُوْرُ نِصْفُ الْاِيْمَانِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اور روایت کی ایک شخص نے بنی سلیم مین سے کہ کہا گنا ان باتون کو یعنے جو آگے مذکور ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ ہاتھ میرے کے یا بیچ ہاتھ اپنے کے فرمایا سبحان اللہ کہنا یعنے ثواب اسکا بھر دیتا ہی آدھی ترازو اور الحمد للہ بھر دیتا ہی اسکو یعنے الحمد للہ کہنا ساتھ سبحان اللہ کے ملکر بھر دیتا ہی یا الحمد للہ ہی فقط اور اللہ اکبر کہنا بھر دیتا ہی اُس چیز کو کہ درمیان آسمان و زمین کے ہی اور روزہ آدھا صبر ہی اور پاک ہونا آدھا ایمان ہی روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہی ف یا بیچ ہاتھ میرے کے یہ شک راوی ہی یعنے پکڑ کر حضرت نے اُنگلیان میری یا اُنگلیان اپنی اور ہتیلی پر بند کر کے پانچ باتین گنیں اور روزہ آدھا صبر ہی یعنے پورا صبر تو یہ ہی کہ نفس کو طاعت پر روکے رکھے یعنے بجا لاوے اور گناہ سے روکے یعنے نہ کرے پس روزہ مین نفس کو طاعت پر روکے رکھا ہوتا ہی اس باعتبار آدھا صبر ہی ع **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَمَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فِيْهِ وَاِذَا اسْتَنْثَرَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ اَنْفِهٖ فَاِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ وَجْهِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَشْفَارِ عَيْنَيْهِ فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ يَدَيْهِ فَاِذَا مَسَحَ بِرَاْسِهٖ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَاْسِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ اُذُنَيْهِ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ رِجْلَيْهِ ثُمَّ كَانَ مَشْيُهٗ اِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلٰوتُهٗ نَافِلَةً لَهٗ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ

اور روایت ہے عبداللہ صنابحی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ وضو کرتا ہے بندہ مومن یعنے ارادہ کرتا ہے وضو کا پھر کلی کرتا ہے نکلتے ہیں گناہ منہ اسکے سے اور جس وقت کہ ناک سنکتا ہے نکلتے ہیں گناہ ناک اسکی سے پس جس وقت دھوتا ہے منہ اپنا نکلتے ہیں گناہ منہ اسکے سے یہانتک کہ نکلتے ہیں نیچے پلکوں آنکھوں اسکے سے پس جبکہ دھوتا ہے دونوں ہاتھ اپنے نکلتے ہیں گناہ ہاتھوں اسکے سے یہانتک کہ نکلتے ہیں نیچے ناخونوں دونوں ہاتھوں اسکے سے پس جبکہ مسح کرتا ہے سر اپنے کو نکلتے ہیں گناہ سر اسکے سے یہانتک کہ نکلتے ہیں دونوں کانوں اسکے سے پس جب دھوتا ہے دونوں پانوں اپنے نکلتے ہیں گناہ پانوں اسکے سے یہانتک کہ نکلتے ہیں نیچے ناخونوں پانوں اسکے سے پھر ہوتا ہے چلنا اسکا طرف مسجد کے اور نماز پڑھنی اسکی زیادتی واسطے اسکے روایت کی یہ مالک اور نسائی نے ف یہانتک کہ نکلتے ہیں دونوں کانوں اسکے سے اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ کان داخل سر کے ہیں جیسے کہ مذہب حنفی ہے اسلیے کانوں کے مسح کے لیے نیا پانی نہیں لیتے بلکہ جو پانی کہ مسح سر کے لیے لیا ہے اس سے مسح کانوں کا بھی کر لیتے ہیں اور نماز پڑھنی اسکی زیادتی واسطے اسکے یعنے گناہوں سے بسبب وضو کے پاک ہو چکا اب نماز زیادہ ہوتی ہے یعنے سبب بلندی درجات کی ہوتی ہے ع **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى الْمَقْبَرَةَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ وَدِدْتُ أَنَّا قَدْ رَأَيْنَا إِخْوَانَنَا قَالُوا أَوَلَسْنَا إِخْوَانَكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ أَنْتُمْ أَصْحَابِي وَإِخْوَانُنَا الَّذِينَ لَمْ يَأْتُوا بَعْدُ فَقَالُوا كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَأْتِ بَعْدُ مِنْ أُمَّتِكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا لَهُ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَيْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ أَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَإِنَّهُمْ يَأْتُونَ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنَ الْوُضُوءِ وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم آئے مقبرہ میں یعنے جنت البقیع میں دعاے مغفرت کے لیے پھر کہا سلام ہے تم پر اے جماعت قوم مومنین کی اور تحقیق ہم اگر چاہے گا اللہ ساتھ تمہارے ملنے والے ہیں اور آرزو رکھتا ہوں میں یہ کہ دیکھوں بھائیوں اپنے کو کہا صحابہ نے کیا نہیں ہم بھائی آپ کے اے رسول خدا کہا تم ہو یار میرے اور بھائی میرے وہ ہیں کہ نہیں آئے ابھی پس عرض کیا صحابہؓ نے کس طرح پہچانوگے تم یعنے قیامت میں انکو کہ نہیں آئے امت تمہاری میں سے اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پس فرمایا خبر دو مجکو اگر ہو ایک شخص کہ ہوں واسطے اسکے گھوڑے سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پانوں درمیان گھوڑوں نہایت سیاہ کے کیا نہیں پہچانیگا گھوڑے اپنے کو عرض کی صحابہ نے کہ ہاں مقرر پہچانیگا اے رسول خدا کے فرمایا تحقیق وہ آوینگے یعنے قیامت کو سفید پیشانی سفید ہاتھ پانوں اثر وضو کے سے یعنی پس اس علامت سے انکو پہچانونگا اور میں ہونگا میر سامان انکا اوپر حوض کوثر کے روایت کی یہ مسلم نے ف تم ہو یار میرے یعنے تم بھائی بھی ہو اور رفیق خاص میرے ہو اور ابھی نہیں پیدا ہوئے ہیں اور بعد میرے پیدا ہونگے یعنے تابعین وغیرہ وہ نرا بھائی چارہ ہی اسلام کا رکھتے ہیں میرے ساتھ اور میں ہوں میر سامان یعنے کاروبار مغفرت اور رفعت درجات انکے کا درگاہ صمدیت میں پہلے جا کر درست کرتا ہوں ع **وعن** أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ بِالسُّجُودِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ فَأَنْظُرُ إِلَى مَا بَيْنَ يَدَيَّ فَأَعْرِفُ أُمَّتِي مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ وَمِنْ خَلْفِي مِثْلَ ذَلِكَ وَعَنْ يَمِينِي مِثْلَ ذَلِكَ وَعَنْ شِمَالِي مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ تَعْرِفُ أُمَّتَكَ مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ فِيمَا بَيْنَ نُوحٍ إِلَى أُمَّتِكَ قَالَ هُمْ غُرٌّ مُحَجَّلُونَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ لَيْسَ أَحَدٌ كَذَلِكَ غَيْرَهُمْ

وَاَعْرِفُهُمْ اَنَّهُمْ يُؤْتَوْنَ كُتُبَهُمْ بِاَيْمَانِهِمْ وَاَعْرِفُهُمْ تَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ ذُرِّيَّتُهُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی درداء سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مین ہون اول اُن شخصون کا کہ اذن دیا جاویگا واسطے اُنکے ساتھ سجدے کے دن قیامت کے اور
مین ہون اول اُن شخصون کا کہ اذن دیا جاویگا اُنکو کہ اٹھاوین سر اپنا پس دیکھونگا مین طرف اُس چیز کے کہ آگے میرے ہی پس پہچانونگا
مین امت اپنی کو درمیان امتون کے اور دیکھونگا پیچھے اپنے مانند اسی کے یعنے ازدحام خلق کا پس پہچانونگا امت اپنی کو اور داہنے اپنے مانند
اسی کے اور بائین اپنے مانند اسی کے پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر پہچانوگے تم امت اپنی کو درمیان امتون کے
درمیان حضرت نوح کے امت تمھاری تک مین فرمایا وہ یعنے امت میری سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پانون ہونگے بسبب نشان وضو کے نہین ہوگا کوئی
اس طرح سے سوا اُنکے اور پہچانونگا اُنکو یہ کہ دیے جاوینگے وہ عمل نامے اپنے داہنے ہاتھون مین اور پہچانونگا اُنکو یہ کہ دوڑیگی آگے اُنکے اولاد اُنکی
یعنے خردسال روایت کی یہ احمد نے ف اُٹھاوین سر اپنا یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کو دیگا صحدیث مین جب حاضر
ہونگے تو شفاعت کے لیے سجدے مین جاوینگے مقدار ایک ہفتہ کے سجدے مین رہینگے پھر حکم ہوگا کہ سر اُٹھا اے محمد اور چاہ
اے محبوب میرے جو کچھ چاہتا ہی تا دیا جاوے تجکو پس حضرت سر اُٹھاوینگے اور زبان ساتھ شفاعت خلق کے کھولینگے اور دروازہ شفاعت کا
کھلوا وینگے اور یہ جو فرمایا کہ آگے پیچھے اور داہنے بائین مانند اسی کے مراد یہ ہی کہ ہر طرف امت کو دیکھونگا اسمین اشارہ ہی طرف کثرت اُنکی کے
اور تفاوت مراتب اُنکے اور درمیان نوح کے امت تمھاری تک مین یعنے حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ سے ابتک کہ مدت مدید ہی اسمین
بہت سی امتین گذری ہین اُنمین سے اپنی امت کو کیونکر پہچانوگے اور نوح علیہ السلام کا نام لیا اور نبی کا نہ لیا اسلیے کہ مشہور ہین

باب مایوجب الوضوء

باب اُس چیز کا کہ موجب ہو وضو کی ف یعنے اسمین بیان اُن چیزون کا ہی کہ وضو کو توڑتی ہین ہو جب مذہب حضرت امام اعظم کے
وضو ٹوٹتا ہی اِن چیزون سے پاخانہ یا پیشاب کے رستے سے جو چیز نکلے یعنے پاخانہ پیشاب بائی وغیرہ مگر ہوا جو مرد یا عورت کے آگے کے رستے سے
نکلتی ہی اُس سے وضو نہین جاتا اور ٹوٹتا ہی وضو اُس چیز سے کہ نجس ہو یعنے خون پیپ وغیرہ اور بدن مین سے آپ سے نکلکر اُس جگہ پہونچے کہ اُسکو دھونا
وضو یا غسل مین لازم ہی یعنے اگر ناک کے بانسے تک یا آنکھ کے اندر ہی تو نہین ٹوٹیگا اسلیے کہ اُنکا دھونا لازم نہین اور ٹوٹتا ہی قے کرنے سے
مُنھ بھر کر قے مین خواہ اناج نکلے یا پانی یا پتہ یا خون جما ہوا یعنے سودا اور بلغم سے نہین ٹوٹتا اور پتلا خون یا پیپ اگر قے کرے تو اُسمین بھرنا
مُنھ کا شرط نہین بلکہ برابر تھوک کے یا غالب ہوگا تھوک پر تو وضو ٹوٹ جاویگا اور اگر کم ہوگا تو نہین اور اگر تھوڑی تھوڑی قے ایک ہی
متلی مین کئی بار ہوئی اور اتنی ہی کہ جمع کرین تو مُنھ بھر جاوے اُس سے وضو جاتا رہتا ہی اور جس چیز سے وضو نہین ٹوٹتا
وہ نجس بھی نہین ہی مثلاً تھوڑی سی قے یا خون کہ نہ بہا نجس نہین اور ٹوٹتا ہی وضو دیوانہ ہونے سے اور نشے سے اور بیہوش
ہوجانے سے اور قہقہہ بالغ کے سے اُس نماز مین کہ رکوع سجود والی ہو اور مباشرت فاحشہ سے اور مباشرت فاحشہ یہ ہی کہ ستر مرد اور عورت کے
مل جاوین یا دو عورتون کے یا دو مردون کے ساتھ انتشار کے یعنے کھڑے ہونے کے اور ٹوٹتا ہی سونے سے لیٹ کر یا تکیہ لگا کر اپنے بدن پر یا
دیوار وغیرہ پر لیکن اس طرح سو جاوے کہ اگر تکیہ کی چیز ہٹا لیوے تو گر پڑے اور اگر اس طرح سو جاوے کہ مقعد زمین سے اُٹھ جاوے یعنے پہلو یا کولون پر یا
یا مُنھ کے بل یا کولے کو دیوار وغیرہ سے لگا کر یا پیٹ پانون پر لگا کر جھکا ہوا سو جاوے تو وضو ٹوٹ جاتا ہی اور اگر کھڑا کھڑا سو جاوے یا بیٹھ کر سوا سے
قسمون مذکورہ کے یا رکوع کی حالت مین یا سجدے کی حالت مین تو نہین ٹوٹتا مگر شرط یہ ہی کہ رکوع سجود بطور سنت کے ہون اور اگر پڑے
زخم مین سے کیڑے نکلین یا گوشت کٹ کر گر پڑے تو نہین ٹوٹتا اور اگر جونک لگائے اور وہ لہو پیکر بھر گئی یا بڑی چیچڑی نے پیٹ بھر کر لہو پیا تو بھی ٹوٹ جاویگا اور نہین تو نہین

اور اگر ایک شخص کی آنکھ دُکھتی ہی اور آنسو نکلتے ہین اُس سے بھی وضو جاتا رہتا ہی لیکن اگر ہمیشہ جاری رہین تو صاحب عذر ہوجاتا ہی اکثر لوگ اس مسئلہ سے غافل ہین اسی طرح اگر کان دُکھتا ہی اور اُس سے پیپ یا کچلہو نکلا وضو ٹوٹ جاویگا اور اگر بغیر درد کان کے پیپ غیرہ کان سے نکلے تو نہین جاتے کا یہ چیزین توڑنے والی وضو کی کہ بیان ہوئین ان مین سے دو چیزون پر تو اتفاق ہی سب علما کا کہ اُنسے وضو جاتا رہتا ہی وہ جو چیز کہ نکلے آگے پیچھے سے اور نیند اور باقی چیزین مختلف فیہ مین ملتقی و درمختار ۱۲ **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ الصَّلٰوةُ مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے نہین قبول کی جاتی نماز اُس شخص کی کہ بے وضو ہو جب تلک کہ وضو نہ کرے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ اُسکے حق مین ہی کہ پانی رکھتا ہو اور قدرت بھی رکھتا ہو اُسکے استعمال کی اور اگر پانی نہو یا ہو لیکن قدرت نرکھتا ہو اُسکے استعمال کی تو تیمم کرلے ساتھ خاک کے اور اگر نہ پانی پاوے اور نہ خاک اور قدرت انپر نہ رکھتا ہو کہ اسکو فاقد الطہورین کہتے ہین وہ نماز نہ پڑھے جب پانی وغیرہ پاوے تو قضا پڑھے اور امام شافعی کے نزدیک ہی واسطے حرمت وقت کے پڑھ لے اور جب پانی یا خاک ملے تو قضا کرے ہمارے علما نے لکھا ہی کہ اگر کوئی بغیر طہارت کے قصداً نماز پڑھے اور حرمت وقت کا بھی اُسے ارادہ نہووے تو وہ کافر ہوجاتا ہی اور اگر بغیر طہارت کے نماز پڑھے لوگون کی شرم کرکے تو بھی کافر ہوتا ہی کیونکہ دونون صورتون مین اسنے شرع کو حقیر جانا ۱۲ ع ح **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُوْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین قبول کی جاتی نماز بغیر طہارت کے اور نہین قبول ہوتی خیرات مال حرام مین سے روایت کی یہ مسلم نے **ف** کہا ہی بعض علما ہمارے نے کہ جو شخص خیرات دیتا ہی مال حرام سے اور اُمید رکھتا ہی ثواب کی کافر ہوجاتا ہی ۱۲ ع **وعن** عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَكُنْتُ اَسْتَحْيِيْ اَنْ اَسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَانِ ابْنَتِهٖ فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ يَغْسِلُ ذَكَرَهٗ وَيَتَوَضَّأُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا تھا مین ایک شخص بہت مذی والا پس تھا مین حیا کرتا یہ کہ پوچھون نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنے حکم اُسکا کہ آیا غسل لازم آتا ہی یا وضو واسطے ہونے بیٹی اُنکی کے یعنے نکاح میرے مین پس امر کیا مین نے مقداد کو یعنے پوچھنے کا حضرت سے پس پوچھا اُسنے یعنے اس طرح کہ ایک شخص ایسا ہی اُسکا کیا حکم ہی پس فرمایا کہ دھو ڈالے ستر اپنے کو اور وضو کرلے روایت کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ داماد کو ذکر کرنا شہوت کا اور اُس چیز کا کہ متعلق ساتھ مباشرت عورتون کے ہی روبرو خسر کے مناسب نہین ۱۲ ح **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَوَضَّأُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ الْاَجَلُّ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ هٰذَا مَنْسُوْخٌ بِحَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابوہریرہ رض سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے وضو کرو کھانے اُس چیز کے سے کہ پہونچے اُسکو آگ یعنے جو چیز آگ سے پکی ہو روایت کی یہ مسلم نے کہا شیخ امام بزرگ محی السنہ نے رحمت ہووے اللہ کی اُنپر یہ حکم منسوخ ہی ساتھ حدیث ابن عباس کے کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا نے درود ہووے اللہ کا اُنپر اور سلام کھایا شانہ بکری کا پھر نماز پڑھے اور نہین وضو کیا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** دوسری تاویل اس حدیث مین یہ کرتے ہین کہ مراد وضو سے یہان دھونا ہاتھ اور مُنھ کا ہی واسطے دور کرنے چکنائی کے

کہ یہ سنت ہے اور اسکو وضوء طعام کہتے ہین اس صورت مین منسوخ کہنے کی حاجت نہین * ح * وعن جابر بن سمرۃ ان رجلا سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتوضأ من لحوم الغنم قال ان شئت فتوضأ وان شئت فلا توضأ قال انتوضأ من لحوم الابل قال نعم فتوضأ من لحوم الابل قال اصلی فی مرابض الغنم قال نعم قال اصلی فی مبارک الابل قال لا رواہ مسلم اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے تحقیق ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا وضو کرون مین گوشت بکری کے سے یعنی اسکے کھانے سے اگر وضو جاتا رہتا ہے تو پھر کرون فرمایا اگر چاہے تو پس وضو کر اور اگر چاہے تو نہ کر وضو کہا اُسنے کیا وضو کرون مین کھانے گوشت اونٹ کے سے فرمایا کہ ہان وضو کر کھانے گوشت اونٹ کے سے کہا اُسنے کہ نماز پڑھون مین بیچ جگہ رہنے بکریون کے کہا کہ ہان کہا اُس شخص نے نماز پڑھون مین بیچ جگہ بندھنے اونٹون کے فرمایا کہ نہین روایت کی یہ مسلم نے ف نزدیک امام احمد بن حنبل کے کھانے گوشت اونٹ کے سے وضو کرنا آتا ہے اسلیے کہ وہ ظاہر حدیث پر عمل کرتے ہین اور حضرت امام اعظم اور حضرت امام شافعی اور حضرت امام مالک رحمہم اللہ کے نزدیک وضو نہین جاتا اسواسطے کہ انکے نزدیک محمل حدیث کا اوپر وضو لغوی کے ہے یعنی ہاتھ منھ دھو ڈالنا کیونکہ اسکے گوشت مین بساندھ اور چکنائی زیادہ ہوتی ہے بکری کے گوشت سے یا یہ حدیث منسوخ ہے اور اونٹون کے بندھنے کی جگہ جو نماز پڑھنے کو منع فرمایا ہے تو یہ نہی تنزیہی ہے اور منع اسلیے فرمایا کہ نماز مین خاطر جمعی نہین رہتی خوف رہتا ہے اُنکے بھاگنے کا اور لات مارنے کا بخلاف بکریون کے کہ غریب ہوتے ہین اور یہ جایز ہونا اور منع ہونا اُس صورت مین ہے کہ مرابض اور مبارک خالی ہون نجاست سے اور اگر نجاست ہوگی تو مرابض مین بھی پڑھنی مکروہ ہوگی * ع * وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وجد احدکم فی بطنہ شیئا فاشکل علیہ اخرج منہ شیئ ام لا فلا یخرجن من المسجد حتی یسمع صوتا او یجد ریحا رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ پاوے ایک تمھارا بیچ پیٹ اپنے کے کچھ چیز یعنی قراقر بسبب ریاح کے پس مشتبہ ہو اوپر اُسکے کہ آیا نکلی ہے اس سے کچھ چیز یا نہین پس نہ نکلے مسجد مین سے یعنی وضو کے لیئے یہان تلک کہ سنے آواز یا معلوم کرے بو روایت کی یہ مسلم نے ف یہان تلک کہ سنے آواز یا معلوم کرے بو یہ باعتبار غالب کے ہے غرض اس حدیث سے یہ ہے کہ یقیناً معلوم ہووے نکلنا ریح کا اگرچہ آواز نہ سنے اور بو نہ پاوے جب وضو ٹوٹا سمجھے * ح * وعن عبد اللہ بن عباس قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شرب لبنا فمضمض وقال ان لہ دسما متفق علیہ اور روایت ہے عبد اللہ بن عباس سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا دودھ پس کلی کی اور فرمایا تحقیق واسطے اسکے چکنائی ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد کھانے چکنی چیز کے کلی کرنی مستحب ہے اسلیے کہ منھ مین بقیہ اُسکا کچھ رہتا ہے مبادا حالت نماز مین پیٹ مین پہونچے اور اسی پر قیاس کی جاتی ہے جو چیز کہ منھ مین لگ رہی ہے اور خوف ہو پیٹ مین پہونچنے کا اُسکے بھی کلی کرے کہ مستحب ہے اور اس سے علمانے استنباط کیا ہے دھونا دونون ہاتھون کا پہلے کھانا کھانے سے ستھرائی کے لیئے مگر یقین ہو ستھرائی ہاتھون کا نجاست اور میل سے تو نہ دھووے اور اسی طرح بعد فارغ ہونے کے کھانے سے بھی دھووے مگر ہاتھون کو اگر کچھ نہ لگا ہو بسبب اسکے کہ کھانا خشک تھا یا چمچے وغیرہ سے کھایا ہے تو نہ دھووے اور مناسبت اس حدیث کی ساتھ باب کے یہ ہے کہ کلی مذکورہ تتمات وضو سے ہے * ع * وعن بریدۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی الصلوات یوم الفتح بوضوء واحد ومسح علی خفیہ فقال لہ عمر لقد صنعت الیوم شیئا لم تکن

تصنعہ فقال عمدا صنعتہ یا عمر رواہ مسلم اور روایت ہے بریدہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھیں کئی نمازیں
دن فتح مکہ کے ساتھ ایک وضو کے یعنے ایک وضو سے پانچوں نمازیں پڑھیں اور مسح کیا اوپر موزوں کے پس کہا واسطے انکے حضرت عمر نے تحقیق کی
تم نے آج کے دن ایک چیز کہ نہ تھے کرتے اسکو پس فرمایا قصداً کیا میں نے اسکو اے عمر روایت کی یہ مسلم نے ف ایک چیز کہ نہ تھے کرتے یعنی کئی نمازیں ایک وضو سے
پڑھیں اور موزہ پر مسح کیا یہ معمول پہلے سے اسطرح پر نہ تھا بلکہ ہر نماز کے لیے وضو تازہ کرتے تھے اسکے جواب میں فرمایا کہ قصداً میں نے کیا یعنی تا لوگ
انکا جائز ہونا معلوم کریں مع ح وعن سوید بن النعمان انہ خرج مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام
خیبر حتی اذا کانوا بالصہباء وہی من ادنی خیبر صلی العصر ثم دعا بالازواد فلم یؤت الا بالسویق فامر بہ فثری
فاکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واکلنا ثم قام الی المغرب فمضمض ومضمضنا ثم صلی ولم یتوضأ رواہ البخاری
اور روایت ہے سوید بن نعمان سے یہ کہ وہ نکلے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سال کہ خیبر فتح کیا یہانتک کہ جسوقت پہونچے بیچ صہباء کے
کہ نام شہر کا ہے وہ ہے نزدیک خیبر کے نماز پڑھی عصر کی پھر منگوایا توشہ پس نہ حاضر کیا گیا مگر ستو پس حکم کیا اسکو پس گھولے گیے پس کہایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کہایا ہمنے پھر کھڑے ہوئے طرف نماز مغرب کے پس کلی کی اور کلی کی ہمنے پھر نماز پڑھی اور نہ کیا وضو روایت کی یہ بخاری نے
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر آگ کی پکی چیز کھاوے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا مع ح

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا وضوء الا من صوت او ریح رواہ احمد والترمذی
روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں وضو کرنا آتا مگر آواز سے یا بو سے روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے ف
یعنی شک سے وضو نہیں جاتا جب تک یقین نہ ہو یعنی فقط قرائن سے وضو نہیں جانے کا جب یقین ہو نکلنی بائی کا ٹوٹا جانے مع ح
وعن علی قال سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن المذی فقال من المذی الوضوء ومن المنی الغسل
رواہ الترمذی اور روایت ہے حضرت علی سے کہا پوچھا میں نے یعنی بواسطہ مقداد کے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال مذی کا پس فرمایا نکلنے مذی کے سے
وضو آتا ہے اور نکلنے منی کے سے غسل روایت کی یہ ترمذی نے وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مفتاح الصلوۃ الطہور
وتحریمہا التکبیر وتحلیلہا التسلیم رواہ ابو داؤد والترمذی والدارمی ورواہ ابن ماجۃ عنہ وعن ابی سعید
اور انہیں سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کنجی نماز کی وضو ہے اور تحریم اسکی تکبیر اور تحلیل اسکی سلام پھیرنا روایت کی ابو داؤد
اور ترمذی اور دارمی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے حضرت علی سے اور ابی سعید سے ف یعنے تکبیر کہنے سے نماز شروع ہو جاتی ہے اور
سب چیزیں حلال یعنی کھانا پینا اور سب کام منافی نماز کے اسپر حرام ہوتے ہیں اور سلام پھیرتے ہی وہی چیزیں حلال ہو جاتی ہیں مع ح
وعن علی بن طلق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فسا احدکم فلیتوضأ ولا تاتوا النساء فی اعجازہن
رواہ الترمذی وابو داؤد اور روایت ہے علی بن طلق سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت حدث کرے
ایک تمہارا یعنی بائی بغیر آواز کے نکلے پس چاہیے کہ وضو کرے اور نہ آؤ تم عورتوں کے پاس بیچ مقعدوں انکی کے روایت کی ترمذی اور ابو داؤد نے
وعن معاویۃ ابن ابی سفیان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما العینان وکاء السہ فاذا نامت
العین استطلق الوکاء رواہ الدارمی اور روایت ہے معاویہ بن ابی سفیان سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا سوائے اسکے نہیں کہ آنکھیں سربند ہیں سرین کی پس جسوقت سو جاتی ہیں آنکھیں کھل جاتا ہے سربند روایت کی یہ دارمی نے

ف یعنی جب آدمی جاگتا ہو تو گویا بند بندھا ہوا اُسکے مقعد پر رُکی رہتی ہو ہوا اور جب سویا تو اختیار جاتا رہتا ہو اور جوڑ ڈھیلے پڑجاتے ہین اور گمان ہوتا ہو نکلنے ہوا کا پس اسی گمان کے لیے نیند سے وضو ٹوٹتا ہو ع وعن علیٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِكَاءُ السَّهِ الْعَيْنَانِ فَمَنْ نَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ هٰذَا فِيْ غَيْرِ الْقَاعِدِ لِمَا صَحَّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَاءَ حَتّٰى تَخْفِقَ رُؤُوْسُهُمْ ثُمَّ يُصَلُّوْنَ وَلَا يَتَوَضَّؤُوْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اِلَّا اَنَّهٗ ذَكَرَ فِيْهِ يَنَامُوْنَ بَدَلَ يَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَاءَ حَتّٰى تَخْفِقَ رُؤُوْسُهُمْ

اور روایت ہو حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سربند سرین کی دونون آنکھین ہین پس جو شخص کہ سوگیا پس چاہیے کہ وضو کرے روایت کی یہ ابوداؤد نے اور کہا شیخ امام محی السنہ نے رحمت کرے اُنکو اللہ یہ حکم جو ہوا نے بیٹھنے والے کے ہو واسطے صحیح ہوا ہو انس سے کہ کہا تھے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے انتظار کرتے تھے نماز عشا کا یہان تلک کہ جھک جاتے تھے سر انکے پھر نماز پڑھتے تھے اور نہ وضو کرتے تھے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے مگر یہ کہ ذکر کیا ترمذی نے لفظ ینامون کا بدلے ینتظرون العشاء حتی تخفق رؤسہم کے

ف سو بیٹھنے والے کے یعنی یہ حکم اس شخص کے حق مین ہو کہ سو جاوے لیٹ کر پس جو سووے بیٹھے ہوے اسطرح کہ ٹھہری رہے مقعد اُسکی زمین پر پھر جاگے اور مقعد اُسکی اسی طرح ٹھہری ہو زمین پر پس نہین ٹوٹتا وضو اُسکا اگرچہ بہت سو رہا ہو چنانچہ حدیث انس سے کہ مذکور ہوئی معلوم ہوا کہ بیٹھے ہوے سونے سے وضو نہین ٹوٹتا اور قسمین بیٹھنے کی کہ فقہ مین مذکور ہین قیاس سے یا اور حدیثون سے ثابت کی ہین ع ع وعن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْوُضُوْءَ عَلٰى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا فَاِنَّهٗ اِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہو ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے تحقیق وضو لازم ہو اوپر اُس شخص کے کہ سو جاوے لیٹ کر پس تحقیق جسوقت کہ لیٹتا ہو ڈھیلے ہوجاتے ہین جوڑ اُسکے یعنی پھر خوف ہو ہوا نکلنے کا روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف کہا میرک شاہ نے یہ منکر ہو راوی اُسمین یزید دالانی ہو وہ کثیر الخطاء اور فاحش الوہم اور مخالف ثقات کے ہو ع ع وعن بُسْرَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَسَّ اَحَدُكُمْ ذَكَرَهٗ فَلْيَتَوَضَّأْ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہو بسرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ ہاتھ لگاوے ایک تمہارا ذکر اپنے کو پس چاہیے کہ وضو کرے روایت کی یہ مالک اور احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف ستر کے چھونے سے وضو کے ٹوٹنے مین اختلاف کیا ہو علما نے بلکہ صحابہ کرام مین بھی اختلاف تھا امام شافعی رح کے نزدیک اگر ستر کو ہتھیلی سے چھوئے وضو جاتا رہتا ہو اور امام اعظم رح کے نزدیک نہین ٹوٹتا دلیل انکی ہو حدیث مابعد کی کہ ساتھ روایت قیس بن علی کے کہ اُسنے اپنے باپ سے روایت کی سند ابی حنیفہ بن مذکور ہو اور بہت سے حدیثین روایت کی ہین جسکو شبہ ہو شرح ملا علی قاری اور ترجمہ حضرت شیخ رح کو دیکھے خاطر جمع ہو جاویگی اور ابن ہمام نے لکھا ہو حق یہ ہو کہ دونون حدیثین درجہ حسن سے باہر نہین پر ترجیح ہو حدیث طلق کو یعنی جو آگے مذکور ہوتی ہو اسلیے کہ حدیث مرد کی قوی ہوتی ہو کیونکہ وہ علم کو خوب یاد رکھتے ہین بہ نسبت عورتون کے اسلیے گواہی دو عورتون کی بمنزلہ گواہی ایک مرد کے ہوتی ہو وعن طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَسِّ الرَّجُلِ ذَكَرَهٗ بَعْدَ مَا يَتَوَضَّأُ قَالَ وَهَلْ هُوَ اِلَّا بَضْعَةٌ مِّنْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ وَقَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ

هٰذَا مَنْسُوْخٌ لِاَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَسْلَمَ بَعْدَ قُدُوْمِ طَلْقٍ وَقَدْ رَوٰى اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَفْضٰى اَحَدُكُمْ بِيَدِهٖ اِلٰى ذَكَرِهٖ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا شَيْءٌ فَلْيَتَوَضَّأْ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ بُسْرَةَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا شَيْءٌ

اور روایت ہے طلق بن علی سے کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چھونے آدمی کے سے ستر اپنے کو پیچھے اسکے کہ وضو کیا اسنے فرمایا اور نہیں ہے وہ مگر ایک ٹکڑا گوشت کا اس سے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکے اور کہا شیخ محی السنۃ رحمہ اللہ نے یہ منسوخ ہے اسواسطے کہ ابوہریرہ مسلمان ہوئے پیچھے آنے طلق کے اور تحقیق روایت کی ابوہریرہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہ پہونچادے ایک تمہارا ہاتھ اپنا طرف ستر اپنے کے کہ نہو درمیان ستر کے اور ہاتھ اسکے کے کوئی چیز حائل پس چاہیے کہ وضو کرے روایت کی یہ شافعی اور دارقطنی نے اور روایت کی نسائی نے بسرہ سے مگر نہیں ذکر کیا کہ نہو درمیان ستر کے اور ہاتھ کے کچھ چیز ف یہ کلام شافعیہ کا ہے کہ جب ابوہریرہ اسلام بعد طلق کے لائے تو سننا انکا حدیث کو بھی بعد سننے طلق کے ہوئیگا پس حدیث ابوہریرہ کی ناسخ حدیث طلق کی ہوئی اور حنفیہ جواب دیتے ہیں کہ بعد اسلام لانے ابوہریرہ کے سے یہ کیونکر لازم آتا ہے کہ ابوہریرہ نے سنا بھی بعد ہو بلکہ ہو سکتا ہے کہ طلق نے بعد ابوہریرہ کے سنا ہو غرض تمہارا توجب صحیح ہو کہ یہ ثابت کرو کہ طلق مرا پہلے اسلام لانے ابی ہریرہ کے سے یا چلا گیا اپنے وطن کو اور نہیں صحبت میں رہا حضرت کی بعد اسکے اور کہا مظہر نے کہ اوپر تقدیر تعارض دو حدیثوں کے پھرتے ہیں ہم طرف اقوال صحابہ کے حضرت علی اور ابن مسعود اور ابو درداء اور حذیفہ اور عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہتے تھے کہ چھونے ستر کے سے وضو نہیں ٹوٹتا واللہ اعلم بالصواب

مرع • وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ بَعْضَ اَزْوَاجِهٖ ثُمَّ يُصَلِّيْ وَلَا يَتَوَضَّأُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَا يَصِحُّ عِنْدَ اَصْحَابِنَا بِحَالٍ اِسْنَادُ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَاَيْضًا اِسْنَادُ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْهَا وَقَالَ اَبُوْدَاوٗدَ هٰذَا مُرْسَلٌ وَاِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ لَمْ يَسْمَعْ عَنْ عَائِشَةَ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے بعضی بی بیوں اپنی کا پھر نماز پڑھتے اور وضو نکرتے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے نہیں صحیح نزدیک اصحاب ہمارے کے ساتھ کسی حال کے سند عروہ کی عائشہ سے اور بھی سند ابراہیم تیمی کے حضرت عائشہ سے اور کہا ابوداؤد نے یہ حدیث مرسل ہے اسلیے کہ ابراہیم تیمی نے نہیں سنا حضرت عائشہ سے ف اس مسئلہ میں بھی اختلاف ہے علما کا امام شافعی اور امام احمد رح کے نزدیک وضو ٹوٹ جاتا ہے ساتھ چھونے عورت غیر محرم کے اور امام مالک کے نزدیک ساتھ شہوت کے چھوئے تو جاتا ہے اور نہیں تو نہیں اور امام اعظم رح کے نزدیک نہیں جاتا دلیل انکی یہ حدیث ہے اور حدیث حضرت عائشہ کی کہ صحیحین میں مذکور ہے کہ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ جب حضرت رات کو نماز تہجد کیلیے اٹھتے تو میں سوتی ہوتی تھی اور ہوتے تھے دونوں پانوں میرے بیچ جگہ سجدہ آنحضرت صلعم کے پس وقت سجدہ کے پانوں میرے ٹھوکا دیتے میں سمیٹ لیتی پس معلوم ہوا کہ چھونے عورت کے سے وضو نہیں جاتا اور یہ جو یہیں کہا کہ عروہ کو سماع حضرت عائشہ سے نہیں ہے یہ قول ہرگز صحیح نہیں ہوتا صحیحین میں اکثر حدیثوں سے سماع عروہ کا حضرت عائشہ سے ثابت ہوتا ہے اس بات کے نقل کرنے میں مصنف مشکوٰۃ کا چوک گیا ہے قول ترمذی کے سے یہ مطلب نہیں سمجھا جاتا اور کہا ابوداؤد نے یہ مرسل ہے یعنی ایک نوع مرسل کی ہے یعنی منقطع جواب اسکا یہ ہے کہ حدیث مرسل حجت ہے نزدیک ہمارے اور نزدیک جمہور کے پس یہ بھی باعث طعن نہیں • حع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَتِفَاشَاةٍ مَسَحَ يَدَهُ بِمِسْحٍ كَانَ تَحْتَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا کھایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شانہ بکری کا یعنی گوشت شانہ بکری بریان کا پھر پونچھ لیا ہاتھ اپنا ساتھ ٹاٹ کے کہ تھا بچھا ہوا نیچے حضرت کے پھر کھڑے ہو گئے پس نماز پڑھی روایت کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف پس نماز پڑھی یعنے وضو نہ کیا اسمین دلیل ہے اسپر کہ آگ کی پکی ہوئی چیز کے کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ اگر چکنائی وغیرہ ہاتھ منہ کو نہ لگی تو دھونا ہاتھ منہ کا کچھ ضرور نہیں ۱۲ ع ح +

وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَرَّبْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِيًّا فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے ام سلمہ سے یہ کہ انہوں نے کہا لے گئی مین طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک پہلو بھنا ہوا پس کھایا اسمین سے پھر کھڑے ہوئے طرف نماز کے اور نہ وضو کیا یعنی نہ وضو کیا اور نہ ہاتھ منہ دھویا روایت کی یہ احمد نے

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ أَشْهَدُ لَقَدْ كُنْتُ أَشْوِي لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنَ الشَّاةِ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابی رافع سے کہ کہا قسم کھاتا ہوں مین تحقیق تھا مین بھونتا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیٹ بکری کا یعنی جو چیز پیٹ مین ہوتی ہے دل اور کلیجی وغیرہ پس کھاتے تھے پھر نماز پڑھتے اور وضو نہیں کرتے روایت کی یہ مسلم نے

وَعَنْهُ قَالَ أُهْدِيَتْ لَهُ شَاةٌ فَجَعَلَهَا فِي الْقِدْرِ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا أَبَا رَافِعٍ فَقَالَ شَاةٌ أُهْدِيَتْ لَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَطَبَخْتُهَا فِي الْقِدْرِ فَقَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ يَا أَبَا رَافِعٍ فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ الْآخَرَ فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ الْآخَرَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ الْآخَرَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّمَا لِلشَّاةِ ذِرَاعَانِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ سَكَتَّ لَنَاوَلْتَنِي ذِرَاعًا فَذِرَاعًا مَا سَكَتَّ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ فَاهُ وَغَسَلَ أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى ثُمَّ دَعَا إِلَيْهِمْ فَوَجَدَ عِنْدَهُمْ لَحْمًا بَارِدًا فَأَكَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ إِلَى آخِرِهِ اور روایت ہے ابو رافع سے کہا تحفہ بھیجی گئی واسطے انکے بکری پس ڈالا اسکو ہانڈی مین یعنی پکانے کے لیے پس آئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا ہے یہ اے ابو رافع کہا کہ بکری تحفہ بھیجی گئی ہے واسطے میرے اے رسول خدا کی پس پکایا مین نے اسکو ہانڈی مین فرمایا حضرت نے دے مجکو دست اے ابو رافع پس دیا مین نے انکو دست پھر فرمایا دے مجکو دست اور پس دیا مین نے دست اور پھر فرمایا دے مجکو دست اور پس کہا اے رسول خدا کے نہین ہوتے واسطے بکری کی مگر دو دست یعنی سو دونوں وے ہی چکا اور کہاں سے لاؤن پس فرمایا واسطے انکے حضرت نے درود بھیجے اللہ انپر اور سلام خبردار ہو تحقیق تو اگر چپکا رہتا دیتا مجکو دست پھر دست جب تک کہ چپکا رہتا پھر منگوایا پانی پس دھویا منہ اپنا یعنی کلی کی اور دھوئے پورے انگلیوں کے پھر کھڑے ہوئے پس نماز پڑھی پھر گئے طرف انکے یعنی ابو رافع اور اہل انکی کے پس پایا نزدیک انکے گوشت ٹھنڈا پس کھایا پھر داخل ہوئے مسجد مین اور نماز پڑھی یعنی ادائے شکرانہ کے لیے اور نہ استعمال کیا پانی یعنی نہ وضو کیا اور نہ کلی روایت کی یہ احمد نے اور روایت کی دارمی نے ابی عبید سے مگر یہ کہ نہین ذکر کیا ثم دعا بماء آخر تک ف جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بھاتا تھا دست تا قوت بدن حاصل ہو اور عبادت مولی بخوبی ادا ہو اور یہ جو فرمایا کہ اگر تو چپکا رہتا دیتا مجکو دست پھر دست یعنی اگر تو چپکا رہتا تو اللہ تعالی از راہ معجزہ میرے کے بے نہایت دست پیدا کرتا جاتا از بس کہ تونے یہ جواب دیا نہ رکے اور شاید انکے جواب سے اسلیے نہ رکے کہ حضرت کو توجہ اور حضور کہ طرف جناب باری تعالی کے تھا

اُسکے جواب سے اسمین کچھ فرق آگیا ہو بسبب متوجہ ہونے کے طرف رد جواب اسکے کے ۱۲ع وعن اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَاُبَيٌّ وَاَبُوْ طَلْحَةَ جُلُوْسًا فَاَكَلْنَا لَحْمًا وَخُبْزًا ثُمَّ دَعَوْتُ بِوَضُوْءٍ فَقَالَا لِمَ تَتَوَضَّأُ فَقُلْتُ لِهٰذَا الطَّعَامِ الَّذِیْ اَكَلْنَا فَقَالَا اَتَتَوَضَّأُ مِنَ الطَّيِّبَاتِ لَمْ يَتَوَضَّأْ مِنْهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہو انس بن مالک سے کہا تھا مین اور ابی بن کعب اور ابو طلحہ بیٹھے ہوئے پس کھایا ہمنے گوشت اور روٹی پھر منگوایا مین نے پانی وضو کو پس کہا ابی اور ابو طلحہ نے کیون وضو کرتے ہو پس کہا مین نے واسطے اس کھانے کے کہ کھایا مین نے پس کہا ان دونون نے کیا وضو کرتے ہو کھانے پاکیزہ چیز کے سے نہین وضو کیا اس سے اُس شخص نے کہ وہ بہتر ہو تجسے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی یہ احمد نے وعن ابْنِ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ قُبْلَةُ الرَّجُلِ امْرَأَتَهٗ وَجَسُّهَا بِيَدِهٖ مِنَ الْمُلَامَسَةِ وَمَنْ قَبَّلَ امْرَأَتَهٗ اَوْ جَسَّهَا بِيَدِهٖ فَعَلَيْهِ الْوُضُوْءُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِیُّ اور روایت ہو ابن عمر سے کہ تھے کہتے بوسہ لینا ایک شخص کا اپنی عورت کا اور چھونا اُسکو اپنے ہاتھ سے یہ بھی ملامسہ سے ہو اور جو شخص کہ بوسہ لے اپنی عورت کا یا چھوئے اُسکو اپنے ہاتھ سے پس اُسپر ہو وضو روایت کی یہ مالک اور شافعی نے ف ملامستہ سے ہو یعنی کلام اللہ مین جو مذکور ہو کہ ان ان چیزون سے وضو لازم آتا ہو اُسمین یہ بھی ہو او لامستم النساء یعنی یا ملامستہ کرو عورت کو پس ابن عمر نے کہا کہ بوسہ لینا عورت کا یا ہاتھ لگانا اُسکو داخل ہو ملامستہ مین جو کہ کلام اللہ مین مذکور ہو مذہب شافعی بھی یہی ہو وہ معنی ملامسہ کے لیتے ہین ہاتھ لگانا اور امام اعظم صاحب معنی ملامستہ کے جماع کرنے کے لیتے ہین اور خوب دلیلین اسپر لائے ہین فقہ کی کتابون مین مذکور ہین وعن ابْنِ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَقُوْلُ مِنْ قُبْلَةِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ الْوُضُوْءُ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہو ابن مسعود سے کہ تھے کہتے بوسہ لینے ایک شخص کے سے اپنی عورت کا وضو آتا ہو روایت کی یہ مالک نے وعن ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اِنَّ الْقُبْلَةَ مِنَ اللَّمْسِ فَتَوَضَّأُوْا مِنْهَا اور روایت ہو ابن عمر سے تحقیق عمر بن الخطاب نے کہا تحقیق بوسہ لینا لمس سے ہو یعنی داخل ہو لمس مین جو کلام اللہ مین مذکور ہو پس وضو کرو اُس سے ف ان قولون صحابہؓ کے سے معلوم ہوتا ہو کہ عورت کے چھونے سے وضو جاتا رہتا ہو جیسے کہ مذہب شافعی ہو اور امام اعظم صاحب کہتے ہین کہ اول تو یہ روایتین سب موقوف صحابیون پر ہین حکم انکا مرفوع کا سا نہین اور دوسرے انکے نزدیک درجہ صحت کو بھی یہ روایتین نہین پہنچتین اور قطع نظر اسکے پہلے جو مذکور ہوئی حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عائشہؓ سے اس سے یہی معلوم ہوتا ہو کہ عورت کے چھونے سے وضو نہین جاتا اور مسند ابی حنیفہ مین روایت ہو ابن عباس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لیس فی القبلۃ الوضوء یعنی بوسہ لینے سے وضو نہین آتا پس شاید یہ حدیث ناسخ اور حدیثون کی ہو واللہ اعلم ۱۲ع وعن عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ تَمِيْمِ الدَّارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوُضُوْءُ مِنْ كُلِّ دَمٍ سَائِلٍ رَوَاهُمَا الدَّارَقُطْنِیُّ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ تَمِيْمِ نِ الدَّارِیِّ وَلَا رَاٰهُ وَيَزِيْدُ بْنُ خَالِدٍ وَيَزِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ مَجْهُوْلَانِ اور روایت ہو عمر بن عبد العزیز سے انھون نے نقل کی تمیم داری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو لازم آتا ہو ہر خون بہنے والے سے روایت کی یہ دونون دارقطنی اور کہا دارقطنی نے کہ عمر بن عبد العزیز نے نہین سنا تمیم داری سے اور نہ دیکھا اُسکو اور یزید بن خالد اور یزید بن محمد یہ دونون راوی مجہول ہین ف عمر بن عبد العزیز پوتے ہین مروان کے نہایت عابد زاہد متقی نیک سیرت تھے خصوصاً ایام حکومت مین چنانچہ عقبہ بن نافع نے فاطمہ بنت عبد الملک سے کہ بی بی انکی تھی پوچھا کہ کچھ احوال اپنے میان کا بیان کرو انھون نے کہا کہ لوگ بہت نماز پڑھنے والے اور روزہ رکھنے والے تو ہوتے ہی ہین لیکن اپنے رب سے ڈرنے والا اسکے برابر مین نے کسی کو نہین دیکھا جب گھر مین آتے مصلی پر اپنے کو ڈال دیتا اور روتا رہتا اور دعا کرتا یہان تک کہ نیند اُسپر

غالب آتی پھر جاگتا اور اسی طرح کرتا تمام رات اور مناقب انکے بہت ہین اور تمیم صحابی ہین کلام اللہ ختم کرتے تھے ایک رکعت مین اور کبھی ایک ہی آیۃ بار بار پڑھتے تمام رات اور ایک رات یہ سو رہے تہجد کو نہ اُٹھے پس ایک برس تک سوئے نہین تمام شب عبادت کرتے رہتے تا نفس سزا پاوے اُس فعل کی اور یہ جو فرمایا کہ لازم آتا ہو وضو ہر خون بہنے والے سے یہ بھی خاص مذہب امام اعظم صاحب رح ہی کا ہو اور اور اماموں کے نزدیک اگر خون پیشاب اور پایخانہ کے رستے سے نکلے تو وضو ٹوٹتا ہو اور اور جاے سے نکلے تو نہین ٹوٹتا اور دلیل ہماری یہ حدیث ہو اگرچہ دارقطنی نے اسمین کلام کیا ہو لیکن ابن عدی نے بیچ کتاب کامل کے زید بن ثابت سے روایت کی ہو یعنی یہ حدیث اور طریق بھی کئی ہو اور دارقطنی نے جو اسمین کلام کیا ہو اُسکا جواب یہ ہو کہ حدیث مرسل ہمارے نزدیک اور نزدیک جمہور علما کے حجت ہو اور یزید بن خالد اور یزید بن محمد کے مجہول ہونے مین اختلاف ہو اور قطع نظر اسکے دلیل ہمارے مذہب کی یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو من قاء او رعف او امذی فی صلوتہ فلینصرف ولیتوضا ولیبن علی صلوتہ ما لم یتکلم یعنی جسنے قے کی یا جسکی نکسیر پھوٹی یا مذی نکلی نماز مین پس پھرے اور وضو کرے اور بنا کرے نماز اپنی جب تلک کہ نہ کلام کرے کذا فی الہدایۃ اور ابوداود مین بھی اس مضمون کی حدیث آئی ہو پس معلوم ہوا کہ خون اگر سبیلین کے اور جاے نکلے تو بھی وضو ٹوٹتا ہو ؏

باب آداب الخلاء

باب ہو بیچ بیان ادب پایخانہ کے ف ادب اُسکو کہتے ہین کہ کرنا اُسکا اچھا ہو خواہ وہ چیز بولنے کی ہو خواہ کرنے کی

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتیتم الغائط فلا تستقبلوا القبلۃ ولا تستدبروها ولکن شرقوا او غربوا متفق علیہ قال الشیخ الامام محی السنۃ رحمہ اللہ وھذا الحدیث فی الصحراء اما فی البنیان فلا باس لما روی عن عبد اللہ بن عمر قال ارتقیت فوق بیت حفصۃ لبعض حاجتی فرایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقضی حاجتہ مستدبر القبلۃ مستقبل الشام متفق علیہ اور روایت ہو ابی ایوب انصاری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جاؤ تم پایخانہ مین پس نہ منھ کرو قبلہ کی طرف اور نہ پیٹھ دو اسکو ولیکن مشرق کی طرف یا مغرب کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے کہا شیخ امام محی السنۃ شافعی نے رحمت کرے انکو اللہ یہ حدیث یعنی حکم اسکا بیچ جنگل کے ہو اور بیچ عمارتوں کے مضائقہ نہین ہو واسطے کہ روایت کی گئی ہو عبد اللہ بن عمر سے کہا چڑھا مین اوپر گھر حفصہ کے واسطے بعضے کام اپنے کے پس دیکھا مین نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پایخانہ پھرتے تھے یعنی پایخانہ مین بیٹھے ہوئے پیٹھ کیے ہوے قبلہ کو سامنے شام کے روایت کی یہ بخاری نے ف یعنی پس اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پشت بقبلہ پایخانہ کے لیے گھر مین بیٹھنا درست ہو ولیکن مشرق کی طرف یا مغرب کی طرف یہ بات خاص مدینہ والوں کے لیے اور جو کہ اس سمت پر رہتے ہین فرمائی اسلیے کہ قبلہ مدینہ کا جنوبی ہو پس جب منھ اور پیٹھ قبلہ کی طرف نہ کرینگے تو البتہ مشرق اور مغرب ہی کی جانب ہوگی اور سوا ان کے شہر والوں کو مشرق اور مغرب کی طرف منھ اور پیٹھ نکرنی چاہیے کہ قبلہ اُدھر ہی پڑیگا اور اس مسئلہ مین اختلاف ہو علما کا مذہب امام اعظم صاحب کا یہ ہو کہ قبلہ کی طرف پشت درو نہ کرے پیشاب اور پایخانہ پھرنے مین خواہ جنگل مین ہو خواہ گھر مین اگر کریگا تو مرتکب حرام کا ہوگا اور امام شافعی رح کے نزدیک جنگل مین حرام ہو اور گھر مین نہین دلیل امام اعظم رح کی ایک تو یہ حدیث ہو کہ اس سے مطلق منع معلوم ہوتا ہو جنگل ہو خواہ گھر اور یہ حدیث منع کی اکثر صحابہ نے روایت کی ہو اور دوسری دلیل انکی یہ ہو کہ حضرت نے بسبب تعظیم قبلہ کے منع فرمایا ہو پس اس بات مین جنگل اور گھر برابر ہو جیسا کہ تھوکنا اور پانوں لنبے کرنے قبلہ کی طرف ہر جاے منع ہین اور محی السنۃ نے جو حدیث عبد اللہ بن عمر سے نقل کی اُسکا جواب یہ ہو کہ شاید وہ پہلے منع کرنے سے ہو یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانب قبلہ سے کچھ پھر کر بیٹھے ہوں انھوں نے

تمیز نہ کیا ہو اور وہ مقام بھی مقتضی اسی کا ہو کہ انھوں نے تامل نہ کیا ہوگا واللہ اعلم ٭ ح ع وعن سَلْمَانَ قَالَ نَهَانَا يَعْنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِيْنِ اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِيَ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِيَ بِرَجِيْعٍ اَوْ بِعَظْمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سلمان سے کہا منع کیا ہمکو یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ منھ کریں قبلہ کی طرف وقت پاخانہ کے یا پیشاب کے اور یہ کہ استنجا کریں ہم اپنے داہنے ہاتھ سے اور یہ کہ استنجا کریں ہم کم تین پتھروں سے اور یہ کہ استنجا کریں ہم نجاست سے یعنی خواہ آدمی کی ہو یا جانور کی یا ہڈی سے روایت کی یہ مسلم نے ف کہا ہے علما ر ہمارے نے کہ قبلہ کی طرف منھ کرنا بیچ حالت پاخانہ کے اور پیشاب کرنے کے مکروہ تحریمی ہے اور استنجا کرنا داہنے ہاتھ سے مکروہ تنزیہی اور پہلے میں نہی تحریمی ہے اور دوسرے میں تنزیہی اور بیچ حالت استنجا کرنے پیشاب کے ستر کو داہنا ہاتھ لگاوے بھی نہیں بلکہ بائیں ہاتھ میں ڈھیلا لیکر ستر اسپر رکھ لے داہنے ہاتھ سے پکڑ کر نہ رکھے کہ یہ بھی مکروہ ہے اور استنجا تین ڈھیلوں سے کرنا واجب ہے امام شافعی کے نزدیک اور امام اعظم رح کے نزدیک تین ڈھیلے لینے شرط نہیں ہیں اگر کم میں بھی پاکی حاصل ہو جاوے کافی ہے دلیل انکی حدیث صحیح بخاری کی ہے عبداللہ ابن مسعود سے کہ کہا انھوں نے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ کو تشریف لے گئے اور مجکو فرمایا کہ تین پتھر لاویں دو تو پتھر پائے میں نے اور ایک گوبر کا ٹکڑا اسکے ساتھ لے آیا حضرت نے دونوں پتھر تو لے لیے اور گوبر پھینک دیا پس معلوم ہوا کہ دو بھی کافی ہیں تین ہی واجب نہیں لیکن عدد طاق مستحب ہے ٭ ح ع وعن اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہا تھے رسول خدا صلعم جسوقت کہ داخل ہوتے پاخانہ میں یعنی ارادہ کرتے داخل ہونے کا فرماتے یا الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے ناپاک جنوں سے اور ناپاک جنیوں سے روایت کی یہ بخاری و مسلم نے ف اگر پاخانہ میں پاخانہ کے لیے جاوے تو پہلے داخل ہونے سے یہ دعا پڑھ لے اور اگر جنگل میں پاخانہ پھرے عین وقت ارادہ کے یعنی جسوقت دامن وغیرہ سمیٹ کر بیٹھنے لگے اسوقت پڑھے ٭ ع وعن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ لَا يَسْتَنْزِهُ مِنَ الْبَوْلِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ اَخَذَ جَرِيْدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ فِيْ كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا فَقَالَ لَعَلَّهٗ اَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر پس فرمایا تحقیق صاحب ان دونوں کے عذاب کیے جاتے ہیں اور نہیں عذاب کیے جاتے بیچ بڑی چیز کے کہ بچنا اس سے مشکل ہو ایک انمیں سے تھا کہ نہیں بچتا تھا پیشاب سے اور مسلم کی روایت میں یہ ہے کہ نہیں چھپاتا تھا پیشاب سے اور دوسرا پس تھا چلتا ساتھ چغلی کے پھر لی حضرت نے ایک شاخ تر یعنی کھجور کی پس چیرا اسکو آدھوں آدھ پھر گاڑ دی سر قبروں ایک ایک عرض کی صحابہ نے اے رسول خدا کے کیوں کیا تمنے یہ پس فرمایا شاید کہ تخفیف ہو انسے عذاب کی جب تک کہ خشک ہوں روایت کی یہ بخاری و مسلم نے ف نہیں بچتا تھا پیشاب سے یعنی احتیاط نکرتا تھا کہ چھینٹیں پیشاب کی نہ پڑیں یہ معنی مناسب تر ہیں ساتھ روایت مسلم کے کہ آگے مذکور ہے اور ایک روایت میں لا یستبری بھی آیا ہے اسکے معنی بھی یہی ہیں کہ طلب پاکی نہیں کرتا تھا پیشاب سے اور ایک روایت میں لا یستتر آیا ہے کہ وہ تینوں کے درمیان نون ہے استتار یعنی جھاڑنے اور کھینچنے ستر کے ہے ساتھ زور کے تا قطرہ پیشاب کا کہ اندر رہ گیا ہو باہر نکل جاوے یعنی قطرہ اچھی طرح جھاڑ کر نہ نکالتا تھا پس پاکی پیشاب سے نہ کرنی کبیرہ گناہوں سے ہے اور سبب بطلان نماز کی ہوتی ہے اور

لوگوں کو یہ وہم پیدا ہوا ہے کہ ڈھیلے سے پیشاب خشک کرنا حضرت سے ثابت نہیں ہوا ہے پس کسی کو چاہیے کہ ڈھیلا بعد پیشاب کے نہ لیا کرے یہ بات گمراہی ہے جسکا مزاج قوی ہو اور یقین ہو کہ قطرہ نہ آئیگا البتہ اسکو تو پانی کافی ہوگا اور جسکو قطرہ دیر تک آتا رہتا ہوگا چنانچہ اکثر لوگوں کو ایسا ہی اتفاق ہوتا ہے وہ ڈھیلا نہ لیگا تو وضو اور پاجامہ گندہ ہوگا اگر حضرت سے نہیں ثابت ہوا تو باعث یہ ہے کہ مزاج مبارک قوی تھا حاجت نہ تھی اب حضرت نے مثلاً فصد لی ہو اب کسی کو حاجت پڑے وہ بھی کہے کہ ہم نہیں لیتے یہ کسنا اسکا ضرر کریگا غرض شارع کی دریافت کرنی چاہیے کہ یہیں تاکید طہارت کی ہے بہر نوع طہارت حاصل کرنی چاہیے ایسے حیلہ کر کے گندے کپڑوں سے نماز پڑھنی محض خطا ہے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اکثر عذاب قبر پیشاب سے ہوتا ہے یا کی کیا کرو پیشاب سے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پرہیز کرو پیشاب سے پس تحقیق وہ اول اُس چیز کا ہے کہ حساب میں گرفتار ہوگا بندہ بسبب اسکے قبر میں روایت کی یہ طبرانی نے اور سوائے اسکے عمر رض سے ڈھیلا لینا بعد پیشاب کے آیا بھی ہے فعل صحابی کا حجت ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے لازم پکڑو میری سنت اور سنت خلفائے راشدین مہدیین کی چنانچہ وہ روایت مصنف بن ابی شیبہ میں منقول ہے وہ یہ ہے ابوبکر عن یسار بن نمیر کان عمر اذا بال مسح ذکرہ بحائط او حجر ولم یمسہ ماء یعنی حضرت عمر رض کہ جب پیشاب کرتے پھیرتے ستر اپنا دیوار پر یا پتھر اور نہ لگاتے اسکو پانی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح نے ازالۃ الخفا میں لکھا ہے کہ اسپر اجماع اہل سنت کا ہے اور معنی نمیمہ کے ہیں سخن چینی یعنی دو شخصوں میں دشمنی ہو ایک کی بات دوسرے کو پہونچا دے فساد ڈالنے کے لیے یا آپس میں دشمنی ڈلوا دیوے اسطرح کی کہ نقل کرے ایک کی بات دوسرے کے آگے قسم گالی وغیرہ سے کہا نووی نے معنی نمیمہ کے ہیں نقل کرنا کلام غیر کا کسی کے آگے بقصد ضرر پہونچانے کے پس یہ بدترین برائیوں کی ہے صحیحین میں آیا ہے کہ جنت میں نہیں داخل ہوگا سخن چین اور حضرت عمر رض نے کعب احبار سے پوچھا کہ کونسا گناہ توریت میں بڑا پڑھا تو نے کہا انھوں نے سخن چینی کرنی فرمایا کہ آیا قتل سے بھی اسکا گناہ زیادہ ہے انھوں نے کہا کہ سخن چینی سے قتل بھی واقع ہوتا ہے اور اور برائیاں اس سے پیدا ہوتی ہیں اور یہ جو فرمایا کہ شاید تخفیف ہو انسے عذاب کی جب تک کہ نہ خشک ہوں سبب تخفیف عذاب کا علما نے یہ لکھا ہے کہ حضرت نے انکے لیئے شفاعت مانگی تھی پس مقبول ہوئی کہ تخفیف ہوگی عذاب میں یہاں تک کہ دونوں ٹہنیاں خشک ہوں چنانچہ یہ بات صحیح مسلم کی خبر سے معلوم ہوتی ہے کہ فرمایا حضرت نے مقبول ہوئی شفاعت میری یہ کہ دور کیا اللہ تعالی نے عذاب اُن دونوں سے جب تک کہ ٹہنیاں تر رہیں گی پس ظاہر تو یہ معلوم ہوتا ہے اور سوا اسکے علما نے اور بھی بہت وجہیں لکھی ہیں جو چاہے اور شرحوں میں دیکھے اور کرمانی نے کہا ہے کہ ٹہنی میں خاصیت تھی دفع عذاب کی مگر یہ بات بسبب برکت دست مبارک آنحضرت صلعم کے حاصل ہوئی تھی اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ زیارت کرنی صالحین کی قبور کو باعث تخفیف عذاب ہے مردوں کے لیے م ع ح و تقریر مؤلف **وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ قَالُوْا وَمَا اللَّاعِنَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِيْ يَتَخَلّٰى فِيْ طَرِيْقِ النَّاسِ أَوْ فِيْ ظِلِّهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم دو چیزوں سے کہ سبب ہیں لعنت کی کہا صحابہ نے اور کیا ہیں وہ اے رسول خدا کے فرمایا ایک تو وہ شخص کہ پاخانہ پھرے بیچ راہ لوگوں کے یا بیچ سایہ لوگوں کے لایت کی مسلم نے ف بیچ راہ لوگوں کے لکھا ہے علما نے کہ مراد راہ سے وہ ہے کہ چلتی ہو یعنی اکثر لوگ وہاں گذرتے ہوں وہ راہ نہیں مراد ہے کہ جہاں لوگ کبھی کبھی گذرتے ہوں اور مراد سایہ انکے سے یہ ہے کہ ایک درخت کے نیچے لوگ سایہ میں بیٹھا سویا کرتے ہوں پس وہاں پاخانہ نہ پھرے م ع ح **وَعَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ وَاِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ پیوے پانی تم میں سے کوئی پس نہ دم لے برتن میں اور جس وقت آوے پاخانہ میں پس نہ لگاوے ستر اپنے کو داہنا ہاتھ اور نہ استنجا کرے ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے لیاقت کی پاخانہ کے سبب سے

ف نہ دھرے پاس مین یعنی جب دھرے تو پاس کو منہ سے جدا کرے تا منہ یا ناک سے کچھ نہ گر پڑے ۔ع وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ فلیستنثر ومن استجمر فلیوتر متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے جو شخص وضو کرے پس چاہیے کہ جھاڑے ناک اور جو کہ استنجا کرے پس چاہیے کہ لیوے طاق ڈھیلے یعنی تین یا پانچ یا سات روایت کی بخاری مسلم نے وعن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل الخلاء فاحمل انا وغلام اداوۃ من ماء وعنزۃ یستنجی بالماء متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوتے پاخانہ مین پس اٹھاتا مین اور ایک لڑکا چھاگل پانی کی اور برچھی یعنی ایک چھاگل لیتا ایک برچھی استنجا کرتے ساتھ پانی کے یعنی بعد لینے ڈھیلوں کے روایت کی بخاری اور مسلم نے ف ایک لڑکا یعنی ابن مسعود یا بلال اور عادت شریف یہ تھی کہ خادم برچھی حضرت کے ساتھ رکھتے تھے تا پیشاب کے لینے مین نرم کرلین یا ڈھیلے زمین سے اکھاڑ لین یا کچھ اور ضرورت پیش آوے اسمین کام آوے ۔ع

الفصل الثانی فصل دوسری عن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء نزع خاتمہ رواہ ابوداود والنسائی والترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح غریب وقال ابوداود وہذا حدیث منکر وفی روایتہ وضع بدل نزع روایت ہے انس سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتے پاخانہ مین اتارتے انگوٹھی اپنی روایت کی یہ ابوداود اور نسائی اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور کہا ابوداود نے یہ حدیث منکر ہے اور بیچ روایت اُسکی کے لفظ وضع کا ہے بدلے نزع کے ف انگوٹھی اسلیے اتار جاتے تھے کہ اسمین محمد رسول اللہ کھدا تھا اسمین دلیل ہے اسپر کہ واجب ہے استنجا کرنے والے کو کہ اپنے ساتھ پاخانہ مین نام اللہ تعالی اور اُسکے رسول کا اور قرآن نہ لیجاوے یہ طیبی نے کہا اور کہا ابہری نے کہ اور رسولون کا نام لکھا ہوا بھی نہ لیجاوے اور کہا ابن حجر نے کہ اس سے یہ معلوم ہوا کہ استنجے کے ارادہ کرنے والے کو مستحب یہ ہے کہ الگ کر جاوے اپنے سے اُس چیز کو کہ اُسپر تعظیم کی چیز لکھی ہو خواہ نام اللہ تعالی کا ہو یا نبی کا یا فرشتہ کا اور اس حدیث مین اگرچہ کلام کیا ہے ابوداود نے لیکن علمانے لکھا ہے کہ قابل سند پکڑنے کے ہے بہت سی یہان تقریر لکھی ہے ملا علی قاری نے اور جامع صغیر مین بھی یہ روایت حاکم وغیرہ سے منقول ہے ۔ع وعن جابر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد البراز انطلق حتی لا یراہ احد رواہ ابوداود اور روایت ہے جابر سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے پاخانہ کا جاتے یعنی جنگل مین یہان تک کہ نہ دیکھتا انکو کوئی یعنی دور جا کر بیٹھتے روایت کی یہ ابوداود نے وعن ابی موسی قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فاراد ان یبول فاتی دمثا فی اصل جدار فبال ثم قال اذا اراد احدکم ان یبول فلیرتد لبولہ رواہ ابوداود ۔ع اور روایت ہے ابوموسی سے کہا تھا مین ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک دن پس ارادہ کیا یہ کہ پیشاب کرین پس آئے زمین نرم مین بیچ جڑ دیوار کے یعنی قریب اُسکے پس پیشاب کیا پھر فرمایا جسوقت ارادہ کرے ایک تمھارا یہ کہ پیشاب کرے پس چاہیے کہ ڈھونڈھے جگہ نرم پیشاب کے لیے مانند اسکے یعنی تا چھینٹین نہ پڑین روایت کی یہ ابوداود نے ف کہا خطابی نے کہ حضرت جس دیوار کے پاس بیٹھے وہ کسی کے ملک مین نہو گی اسلیے کہ پیشاب کرنا ضرر کرتا ہے دیوار کی جڑ کو کیونکہ اُس سے مٹی کو شور رنگ جاتا ہے پس جو دیوار کسی کے ملک مین ہو تو اُسکی جڑ مین پیشاب نہ کرے بغیر اذن اُسکی کے خواہ اذن حقیقۃ ہو یا حکما ۔ع وعن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد الحاجۃ لم یرفع ثوبہ حتی یدنو من الارض رواہ الترمذی وابوداود والدارمی اور روایت ہے انس سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے استنجے کا نہ اٹھاتے کپڑا اپنا یہان تک کہ نزدیک ہوتے زمین سے روایت کی ترمذی اور ابوداود اور دارمی نے ف یہ بھی ایک ادب ہے استنجے کا کہ بغیر ضرورت کے ستر نہ کھولے پس ضرورت جب ہی پڑتی ہے کہ قریب ہوتا ہے زمین سے پہلے سے کھولنا ستر کا جائز نہین خواہ گھر مین پاخانہ پھرتا ہو خواہ جنگل مین ۔ع

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما انا لکم مثل الوالد لولدہ اعلمکم اذا اتیتم الغائط فلا تستقبلوا القبلۃ ولا تستدبروھا وامر بثلثۃ احجار ونھی عن الروث والرمۃ ونھی ان یستطیب الرجل بیمینہ رواہ ابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکے نہین کہ مین واسطے تمہارے مانند باپ کے ہون واسطے بیٹے اپنے کے یعنی نصیحت اور تعلیم کرنے مین سکھلاتا ہون مین تمکو جسوقت آؤ تم پاےخانہ مین پس نہ سامنے کرو منہ قبلہ کے اور نہ پیٹھ کرو قبلہ کی طرف اور حکم فرمایا ساتھ تین پتھرون کے یعنی تین ڈھیلون سے استنجا کرے اور منع کیا استنجا کرنا لید سے یعنی سب نجاستون سے اور ہڈی سے اور منع کیا یہ کہ استنجا کرے آدمی ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے روایت کی یہ ابن ماجہ اور دارمی نے ف اس حدیث کے سے یہ معلوم ہوا کہ اولاد کو اطاعت کرنی باپ کی واجب ہے اور باپ پر واجب ہے اولاد کو ادب سکھانا اور سکھانا ان چیزون کا کہ ضرور ہین دین مین ع

وعن عائشۃ قالت کانت ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیمنی لطھورہ وطعامہ وکانت یدہ الیسری لخلائہ وما کان من اذی رواہ ابوداود اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھا داہنا ہاتھ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطے وضو کرنے اور کھانے کھانے کے اور تھا بایاں ہاتھ واسطے استنجا کرنے کے اور اس چیز کے کہ ہو مکروہ روایت کی ابوداود نے ف واسطے وضو کرنے اور کھانے کے یعنی داہنے ہاتھ سے وضو کرتے اور کھاتے پیتے اسی سے اور اسی طرح اور جتنے اچھے کام ہین جیسے کوئی چیز دینی لینی وغیر ذلک وہ بھی داہنے ہاتھ سے کرتے اور اس چیز کو کہ مکروہ ہو یعنی جن چیزون کو نفس پاک مکروہ رکھتے ہین جیسے ناک چھینکنے وغیر ذلک انکو بائین ہاتھ سے کرتے اور ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ پانی ناک مین داہنے ہاتھ سے دیتے ہون اور ناک بائین ہاتھ سے چھینکتے ہون پس معمول شریف تو یون تھا اور اب عجب طور اکثر لوگون نے اختیار کیا ہے کہ کتاب بائین ہاتھ مین لیتے ہین اور جوتی داہنے ہاتھ مین یا تو آداب شریعت سے واقف ہی نہین یا غفلت کرتے ہین ایسا نہ چاہیے بلکہ رعایت آداب کی کرین اور بیدار ہون خواب غفلت سے ع

وعنھا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذھب احدکم الی الغائط فلیذھب معہ بثلثۃ احجار یستطیب بھن فانھا تجزئ عنہ رواہ احمد وابوداود والنسائی والدارمی اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے جب جاوے ایک تمہارا طرف پاےخانہ کے پس لیجاوے اپنے ساتھ تین پتھر استنجا کرے ساتھ انکے پس تحقیق یہ تمہر کفایت کرینگے پانی سے روایت کی یہ احمد ابوداود و نسائی و دارمی نے ف یعنی جب تین ڈھیلون سے اصل نجاست پاک کی حاجت پانی سے استنجا کرنے کی نہین یعنی اصل طہارت حاصل ہو گئی اور نماز پڑھنی جائز ہو گی لیکن پانی سے استنجا کرنا مستحب ہے ع

وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تستنجوا بالروث ولا بالعظام فانھا زاد اخوانکم من الجن رواہ الترمذی والنسائی الا انہ لم یذکر زاد اخوانکم من الجن اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ استنجا کرو ساتھ لید کے اور نہ ساتھ ہڈی کے کیونکہ تحقیق وہ ہڈی توشہ ہے تمہارے بھائیون کا جنون مین سے روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے مگر نسائی نے نہین ذکر کیا زاد اخوانکم من الجن ف ہڈی خوراک جنون کی ہے اور لید خوراک انکے جانورون کی ہے ع

وعن رویفع بن ثابت قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رویفع لعل الحیوۃ ستطول بک بعدی فاخبر الناس ان من عقد لحیتہ او تقلد وترا او استنجی برجیع دابۃ او عظم فان محمدا منہ بری رواہ ابوداود اور روایت ہے رویفع بن ثابت سے کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے رویفع شاید زندگی دراز ہو تیری پیچھے میرے پس خبر دے لوگون کو یہ کہ جسنے گرہ لگائی داڑھی اپنی مین یا ہار ڈالا تانت کا یا استنجا کیا ساتھ نجاست جانور کے یا ہڈی کے پس تحقیق محمد اس سے بیزار ہین روایت کی یہ ابوداود نے ف شاید زندگی دراز ہو تیری یعنی شاید تیری زندگانی دراز ہو بعد انتقال میرے کے اور دیکھے لوگون کو کہ کرتے ہین گناہ

اور رسوم جاہلیت کی تو خبر دینا انکو ان باتون کی اور گرہ دینے ڈاڑہی کے کئی معنی ہین اکثر علما تو یہ لکھتے ہین کہ ساتھ تدبیر اور تکلف کے یعنی ساتھ گرہ لگانے وغیرہ کے بالون کو گھونگروالے کرے پس یہ منع ہے کہ مخالفت سنت کی لازم آتی ہے کیونکہ ڈاڑہی کے سیدھے بال چھوڑے رکھنے سنت ہین اور بعضون نے یہ معنی لکھے ہین کہ عادت اہل جاہلیت کی تھی کہ وقت لڑائی کے ڈاڑہی مین گرہ دے لیتے تھے پس حکم کیا اسکو چھوڑ دینے کا اسلیے کہ مشابہت ہوتی انکے ساتھ ہوتی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ عادت اہل عجم کی بھی تھی پس منع کیا اس سے کیونکہ تغیر خلقت الٰہی کی لازم آتی ہے اور لفظ وتر کے کئی معنی ہین یا تو ڈورے کے ہین کہ اسمین اہل جاہلیت تعویذ اور منکے دفع نظر اور محافظت کے لیے آفات سے باندھ کر بچون اور گھوڑون کے گلے مین ڈالتے تھے اس سے منع فرمایا اور بعضون نے یہ معنی لکھے ہین کہ اس ڈوری گھنٹی یا گھونگرو باندھ کر لٹکاتے تھے یا معنی یہ ہین کہ چلے کمان کے گھوڑون کے گلون مین ڈالتے تھے تا نظر نہ لگے پس ان رسمون سے منع فرمایا اسلیے کہ مشابہت ہوتی ہے کافرون سے اور حضرتؐ اس سے بیزار ہوتے ہین اس سے معلوم ہوا کہ ادنیٰ امر کفار کرنے سے اگرچہ کبائر گناہون سے نہو حضرت بیزار ہوتے ہین پس جس صورت مین کہ بڑی بڑی رسمین کفر کی کہ درجہ کبائر کو پہونچین برتین تو کیا حال ہوگا ۱۲

وعن ابی ھریرۃ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اکْتَحَلَ فَلْیُوْتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَّا فَلَا حَرَجَ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْیُوْتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَّا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ اَکَلَ فَمَا تَخَلَّلَ فَلْیَلْفِظْ وَمَا لَاکَ بِلِسَانِہٖ فَلْیَبْتَلِعْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَّا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ اَتَی الْغَائِطَ فَلْیَسْتَتِرْ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ اِلَّا اَنْ یَّجْمَعَ کَثِیْبًا مِّنْ رَّمْلٍ فَلْیَسْتَدْبِرْہُ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِیْ اٰدَمَ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَّا فَلَا حَرَجَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سرمہ لگاوے پس چاہیے کہ طاق سلائیان لگاوے جسنے کیا پس تحقیق اچھا کیا اور جسنے نہ کیا تو گناہ نہین اور جو شخص کہ استنجا کرے پس چاہیے کہ بیوے ڈھیلے طاق یعنی تین یا پانچ یا سات جسنے یہ کیا پس تحقیق اچھا کیا اور جسنے نہین کیا پس نہین گناہ اور جو شخص کہ کھاوے کچھ پس اس چیز کو کہ نکالا خلال سے پس چاہیے کہ پھینک دے اسکو اور جو نکالے ساتھ زبان اپنی کے پس چاہیے کہ نگل جاوے جسنے کیا پس تحقیق اچھا کیا اور جسنے نہ کیا پس نہین گناہ اور جو آوے پاخانہ مین پس چاہیے کہ پردہ کرے پس اگر نہ پاوے مگر یہ کہ جمع کرے تودہ ریت کا پس چاہیے کہ کرے پیچھے اپنے اس تودہ کو پس تحقیق شیطان کھیلتا ہے شرمگاہ بنی آدم کی سے جسنے کیا پس تحقیق اچھا کیا اور جسنے نکیا پس نہین گناہ روایت کی ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے

ف طاق سلائیان لگاوے یعنی تین داہنی آنکھ مین اور تین بائین آنکھ مین صحیح تر یہی قول ہے اور حضرتؐ سے بھی یہ طور ثابت ہوا ہے کہ حضرتؐ کے لیے سرمہ دانی تھی اسمین سے سرمہ لگاتے تھے تین ایک مین اور تین ایک مین اور بعضون نے کہا ہے کہ تین داہنی مین لگاوے اور دو بائین مین اور بعضون نے کہا ہے کہ دو داہنی مین لگاوے اور دو بائین مین اور پھر ایک داہنی مین تا شروع بھی داہنی سے ہووے اور تمام بھی اسی پر پس جو طاق لگاویگا اچھا کریگا اور جو نہ کریگا کچھ گناہ نہین کیونکہ مستحب ہے اور ڈھیلون کے مقدمہ مین جو فرمایا کہ جسنے یہ کیا اچھا کیا اور جسنے نہ کیا تو گناہ نہین اسمین تائید ہے مذہب حنفی کی کہ تین ڈھیلے لینے یا طاق لینے واجب نہین بلکہ زیادتی مین بہتر ہے یا... لکھا ہے لیکن طاق لینے البتہ مستحب ہین اور یہ جو فرمایا کہ خلال سے نکالے تو پھینک دے اسلیے کہ اکثر تنکے سے خون نکل آتا ہے احتیاطاً پھینک دے اور زبان سے جو نکالتا ہے اسمین یہ احتمال نہین اور اسمین جو فرمایا کہ نہین گناہ تو یہ حکم اسی صورت مین ہے کہ یقین نہو نکلنے خون کا احتمال ہے اور جس صورت مین یقین ہوگا خون کے نکلنے کا پس ہر طرح کا نکالا ہوا کھانا حرام ہوگا اور واجب ہوگا اسکا پھینک دینا اور پاخانہ کے وقت پردہ کر کے بیٹھے پردے کے لیے کچھ بنا دے تو تودہ ریت کا جمع کرے اور پیٹھ اسطرف کر کے بیٹھے کیونکہ جب پردہ نہین کرتا تو شیطان شرمگاہ سے کھیلتا ہے یعنی لوگون کے دلون مین وسوسے ڈالتا ہے کہ اسکا ستر دیکھین اور برا لگتے ہی اس سے چھینٹین بدن پر اور کپڑون پر

پڑتی ہین پس یہ پردہ کرنا بہتر ہے اگر کرے تو گناہ نہین یعنی جب کوئی دیکھے نہین تو گناہ نہین احتیاط کرنا اسکا اچھا ہے اور جہان یقین ہو کہ لوگ دیکھینگے
تو ضرور ہے پردہ کرنا اگر نکریگا تو گنہگار ہوگا اور ضرورت مین اگر پاخانہ پھرے تو دیکھنے والون پر گناہ ہے ضرورت سے یہ مراد ہے کہ پردہ نہ بہم پہنچے اور اسکو حاجت
شدید ہو تو اس صورت مین مجبور ہے اور تو دہ نشیت کی طرف کرنے کو اسلیے فرمایا کہ آگے کے ستر کا پردہ دامن وغیرہ سے کر سکتا ہے بخلاف پیچھے
کے اسکا پردہ کرنا مشکل ہے * ع ح **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِیْ مُسْتَحَمِّہٖ ثُمَّ یَغْتَسِلُ فِیْہِ اَوْ یَتَوَضَّأُ فِیْہِ فَاِنَّ عَامَّۃَ الْوَسْوَاسِ مِنْہُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ
وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اِلَّا اَنَّہُمَا لَمْ یَذْکُرَا ثُمَّ یَغْتَسِلُ فِیْہِ اَوْ یَتَوَضَّأُ فِیْہِ اور روایت ہے عبد اللہ بن مغفل سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پیشاب کرے ایک تمہارا بیچ غسل خانہ اپنے کے پھر نہاوے اسمین یا وضو کرے اسمین یعنی عقل سے بعید ہے کہ
نہانے کی جگہ پیشاب کرے پھر وہین نہاوے یا وضو کرے اسلیے کہ اکثر وسواس پیدا ہوتے ہین اس سے روایت کی یہ ابوداؤد و ترمذی و نسائی نے مگر ترمذی و
نسائی نے نہین ذکر کیا ثم یغتسل فیہ او یتوضأ فیہ **ف** اکثر وسواس اسلیے پیدا ہوتے ہین کہ وہ جا نجس ہو جاتی ہے اور اسپر پڑتا ہے پانی پس وسواس دل مین
پیدا ہوتا ہے کہ آیا اسکی چھینٹین پڑی ہین یا نہین اور رفتہ رفتہ وہ دل مین جم جاتا ہے پس اگر زمین غسل خانہ کی ایسی ہو کہ چھینٹین اسپر سے اچٹ کر نہ
پڑتی ہون یعنی ریتل ہو یا اسمین بدرو ہو کہ ذرہ سا پیشاب بھی نہ رک رہتا ہو سب نکلجاتا ہو تو نہین مکروہ ہے اسمین پیشاب کرنا اور نہی اس حدیث مین
تنزیہی ہے نہ تحریمی * ع ح **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَبُوْلَنَّ
اَحَدُکُمْ فِیْ جُحْرٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن سرجس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہ پیشاب کرے ایک تمہارا سوراخ مین روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** اسلیے کہ سانپ بچھو وغیرہ نکل کر ایذا نہ پہونچاوے یا اگر اسمین ضعیف
جانور ہوگا تو وہ ایذا پاویگا اور بعضون نے کہا ہے کہ وہان جنات رہتے ہین چنانچہ منقول ہے کہ سعد بن عبادہ خزرجی صحابی نے پیشاب کیا تھا بیچ
زمین حوران کی ایک سوراخ مین انکو جنون نے مار ڈالا اور اسمین یہ شعر پڑھتے تھے شعر نحن قتلنا سید الخزرج سعد بن عبادۃ * ورمیناہ
بسہمین فلم نخط فوادہ * اور بعضون نے کہا ہے کہ اگر ایک سوراخ پیشاب ہی کے لیے مقرر ہو تو مکروہ نہین اسمین پیشاب کرنا * ع **وعن**
مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَۃَ الْبَرَازَ فِی الْمَوَارِدِ وَقَارِعَۃِ الطَّرِیْقِ
وَالظِّلِّ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے معاذ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم سببون لعنت کے سے کہ تین چیزین ہین
ایک یہ کہ استنجا کرنا یعنی پاخانہ پھرنا اور پیشاب کرنا گھاٹون پر اور راہ مین اور نیچے سایہ کے روایت کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** سببون لعنت
کے سے یعنی بسبب اس فعل بد کے گذرنے والے لعنت کرتے ہین یا لوگون کی منفعت یا سخن فاسد کی پس ظالم ہوا اور ظالم ملعون ہوتا ہے اور مراد گھاٹون سے
ان مکانون کو کہ لوگ جمع ہوتے ہین باتین کرنے کو اور بعضون نے کہا ہے گھاٹون کو کہتے ہین اور سایہ خواہ درخت کا ہو یا کسی اور چیز کا کہ لوگ وہان
سوتے بیٹھتے ہون اور اپنے جانور بٹھاتے ہون * ع **وعن** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَخْرُجُ
الرَّجُلَانِ یَضْرِبَانِ الْغَائِطَ کَاشِفَیْنِ عَنْ عَوْرَتِہِمَا یَتَحَدَّثَانِ فَاِنَّ اللّٰہَ یَمْقُتُ عَلٰی ذٰلِکَ رَوَاہُ اَحْمَدُ
وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نکلین دو آدمی کہ جاوین طرف پاخانے کے
کھولنے والے ہون شرمگاہ اپنی دونون اور باتین کرتے ہون پس تحقیق اللہ تعالی غضب مین آتا ہے اس سے روایت کی یہ احمد اور
ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** مردون اور عورتون کو حرام ہے کہ آپس مین پاخانہ پھرنے اسطرح بیٹھین کہ ایک کا ستر دوسرا دیکھے اور باتین

کرنی بھی ایسی حالت میں مکروہ ہیں یہ دونوں باتیں باعث غضب الٰہی کی ہوتی ہیں یہاں کی عورتیں بہت اسی بے احتیاطی کرتی ہیں غور
کریں اس حدیث میں کہ اللہ کا غضب کیا عظیم ہو اور شرح السنۃ میں لکھا ہو کہ پاخانہ پھرنے میں اور جماع کرنے میں ذکر اللہ زبان سے نہ کرے بلکہ دم کے
کے ساتھ کرے ؏ وعن زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ھذہ الحشوش
محتضرۃ فاذا اتی احدکم الخلاء فلیقل اعوذ باللہ من الخبث والخبائث رواہ ابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہو زید بن ارقم سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہ پاخانے جگہ حاضر ہونے شیاطین اور جن کے ہیں پس جسوقت کہ جاوے ایک تمھارا پاخانہ کو
پس چاہیے کہ کہے پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ اللہ کے ناپاک جنوں سے اور ناپاک جنیوں سے روایت کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ نے ف شیاطین وجن
پاخانہ میں حاضر ہوتے ہیں اور منتظر رہتے ہیں آدمی کے لیے ایذا پہونچانے کے اور فساد کے کیونکہ وہاں ستر کھول کر بیٹھتا ہو اور ذکر اللہ نہیں کر سکتا اور
پہلے اسکے روایت جو بیان ہوئی ہے میں ہو اللھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث پس اختیار رکھتا ہو چاہے یہ پڑھے چاہے یہ اور اولی یہ کہ کبھی یہ پڑھے
اور کبھی وہ پڑھے یا دونوں جمع کرے ؏ وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستر ما بین اعین
الجن وعورات بنی آدم اذا دخل احدھم الخلاء ان یقول بسم اللہ رواہ الترمذی وقال
ھذا حدیث غریب واسنادہ لیس بقوی اور روایت ہو حضرت علیؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ درمیان آنکھوں
جن کے اور شرمگاہ بنی آدم کے اسوقت کہ داخل ہو ایک انمیں کا پاخانہ میں یہ ہو کہ کہے بسم اللہ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہو
اور اسناد اسکی نہیں ہو قوی ف یعنی جسوقت جانے لگے پاخانہ میں تو بسم اللہ کہ کر جاوے اس سے شیاطین اسکا ستر نہیں دیکھ سکتے اور ابن
حجر نے لکھا ہو کہ سنت یہ ہو کہ بسم اللہ پہلے پڑھے اعوذ کو اور اگر دونوں میں سے ایک چیز بھی پڑھیگا تو اصل سنت ادا ہو جائیگی لیکن افضل یہ ہو
کہ دونوں پڑھے اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہو لیکن فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کرنا جائز ہو ؏ وعن عائشۃ قالت
کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج من الخلاء قال غفرانک رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی
اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نکلتے پاخانہ سے فرماتے غفرانک یعنی یا الٰہی تیری بخشش چاہتا ہوں روایت کی
یہ ترمذی نے اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف اسوقت میں بخشش چاہنے کی دو وجہ لکھی ہیں یا تو یہ کہ حضرت ذکر زبان کا کسی حالت میں چھوڑتے نہ تھے
مگر نزدیک حاجت کے یعنی استنجے وغیرہ کے پس اسوقت جو وہ قضا ہوا اس سے بخشش چاہی یا یہ جو اللہ تعالیٰ بندہ پر انعام کرتا ہو کہ غذا اچھی ہو اسمیں سے
خالص غذا باعث قوت ہوتی ہو اور فضلہ نکل جاتا ہو اگر خیال کرے تو بڑی نعمت ہو شکر اسکا بندہ سے نہیں ادا ہو سکتا پس اسلیے بخشش چاہتے تھے
کہ اے اللہ مجھ سے تیری اس نعمت کا شکر نہیں ادا ہوا بخش اسکو اور بعضے مشائخ نے لکھا ہو کہ ذکر مناسب اسوقت کے یہ ہو کہ خیال کرے
اپنی احتیاج کا اور اسکا کہ کیا مجھ میں نجاست بھری ہو اور اللہ تعالیٰ کی پاکی اور تقدس کا خیال کرے اور افضل یہ ہو کہ بعد لفظ غفرانک
کے یہ دعا پڑھے الحمد للہ الذی اذھب عنی الاذی وعافانی ؏ وعن ابی ھریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اذا اتی الخلاء اتیتہ بماء فی تور او رکوۃ فاستنجی ثم مسح یدہ علی الارض ثم اتیتہ باناء اخر فتوضأ
رواہ ابوداود وروی الدارمی والنسائی معناہ اور روایت ہو ابوہریرہؓ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ آتے پاخانہ میں
لاتا میں انکے پاس پانی بیچ پیالہ کے یا چھاگل چمڑے کے پس استنجا کرتے پھر ملتے ہاتھ اپنے زمین پر پھر لاتا میں انکے پاس باسن اور پس وضو کرتے
روایت کی یہ ابوداود نے اور روایت کی دارمی اور نسائی نے معنی اسکے ف تور عرب میں ایک باسن ہوتا ہو پیتل یا پتھر کا چھوٹا سا مثل پیالہ کے

اُسمین کھانا کھاتے ہین اور وضو بھی کر لیتے ہین اُس سے اور لفظ او کا شک راوی کے سبب ہی ابو ہریرہ سے نیچے کے راوی کو شک ہوگیا ہو کہ لفظ تو کہا
کہا ابوہریرہ نے یا رکوۃ کا یا تنویع کے لیے ہی یعنی کبھی تور مین لاتا کبھی رکوۃ مین اور ملتے ہاتھ زمین پر یعنی زمین پر مل کر دھوتے تا بو بالکل جاتی رہے
اور خوب پاک ہو جاوین پاخانہ سے اگلی طرح دھونا ہاتھون کا سنت ہی اور اور برتن مین پانی واسطے وضو کے اسلیے لاتے تھے کہ وضو بقیہ پانی استنجے
کے سے درست نہ تھا یا اُس برتن سے درست تھا بلکہ بقدر وضو کے پانی اسمین نہ رہتا ہوگا اسلیے اور برتن مین بھر لاتے اور بعضون نے اس حدیث سے
ایسا سمجھا ہی کہ اگر وضو کے لیے اور برتن ہو اور استنجے کے لیے اور تو مستحب ہی ٭ ع ح **وعن** الحکم بن سفیان قال کان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اذا بال توضأ ونضح فرجہ رواہ ابو داود والنسائی اور روایت ہی حکم بن سفیان سے کہا تھے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم جب کہ پیشاب کر چکتے وضو کرتے اور چھینٹا دیتے شرمگاہ اپنی کو روایت کی یہ ابو داود اور نسائی نے **ف** یعنی تھوڑا سا پانی ستر کی جگہ ازار پر چھڑک
لیتے تھے رفع وسواس کے لیے یعنی نہ قطرہ کا وہم نہ پانی کا ہے حضرت پاک تھے وسواس سے یہ بات تعلیم امت کے لیے تھی کہ اگر پانی نہ چھڑک لینگے
اور تری پاوینگے تو وسواس قطرہ کا کرینگے اور پانی چھڑک لینگے اور تری پاوینگے تو قطرہ کا وہم نہ آئیگا پانی جانینگے کہ وہ پانی چھینٹا کا ہو گا
اس سے راہ وسوسہ کی رک جاتی ہی اور ابن ملک نے لکھا ہی کہ ستر پر چھڑکتے تھے تا قطرہ رک جاوے یا رفع وسواس کے لیے ٭ ع **وعن**
امیمۃ بنت رقیقۃ قالت کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم قدح من عیدان تحت سریرہ یبول فیہ باللیل رواہ ابو داود والنسائی
اور روایت ہی امیمہ بیٹی رقیقہ کی سے کہا کہ تھا واسطے حضرت نبی صلعم کے پیالہ لکڑی کا نیچے چارپائی انکی کے پیشاب کرتے تھے اُسمین رات کو روایت کی ابو داود
اور نسائی نے **ف** رات کو بسبب سردی وغیرہ کے اُٹھنے مین حرج ہوتا تھا آرام کے لیے یہ پیالہ رہتا تھا یہ بھی تعلیم امت کے لیے تھا کہ اگر اسطرح کرینگے تو سردی مین آرام
پاوینگے اور رات کو پاخانہ مین جانے سے بچینگے وہ جگہ شیاطین کی ہی اور [illegible] رات کو [illegible] زیادہ ہوتا ہی از بسکہ حضرت صلعم اپنی امت پر بہت
شفقت رکھتے تھے اسلیے یہ بات سکھائی اور آیا ہی کہ ایک شخص [illegible] پیشاب [illegible] پایا [illegible] مالک کہ زندہ تعالیٰ [illegible] مین سے خوشبو
آتی تھی اور بعد اُسکے کئی برسون تک اُسکی [illegible] مین بھی باقی رہی ٭ ع **وعن** عمر قال رانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وانا ابول قائما فقال یا عمر لا تبل قائما فما بلت قائما بعد رواہ الترمذی وابن ماجۃ قال الشیخ الامام
محیی السنۃ رحمہ اللہ قد صح عن حذیفۃ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سباطۃ قوم فبال قائما متفق
علیہ قیل کان ذلک لعذر اور روایت ہی عمرؓ سے کہا دیکھا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مین پیشاب کرتا تھا کھڑا ہوا پس فرمایا اے عمر نہ پیشاب کر
کھڑے ہو کر پس نہ پیشاب کیا مین نے کھڑے ہو کر پیچھے اسکے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے کہا شیخ امام محی السنہ نے رحمت کرے اللہ انکو تحقیق
صحیح ہوا ہی حذیفہ سے کہ کہا آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوڑے ایک قوم کے پاس پس پیشاب کیا کھڑے روایت کی یہ بخاری مسلم نے کہا گیا تھا یہ بسبب عذر کے
ف اتفاق رکھتے ہین علما کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ ہی بعضے تحریمی کہتے ہین بعضے تنزیہی اور یہ عادت ایام جاہلیت کی تھی بسبب اُسی
عادت کے حضرت عمرؓ نے بھی کیا ہو یا انکو کچھ عذر ہوا اور حضرت نے جو کھڑے ہو کر کیا عذر تھا آپکو بعضے کہتے ہین جگہ بیٹھنے کی نہ پائی بسبب نجاست کے
بعضے کہتے ہین پانون مین درد تھا بعضے کہتے ہین پیٹھ مین درد تھا اس سبب سے نہ بیٹھ سکے کھڑے ہو کے کیا ٭ **الفصل الثالث** فصل تیسری
عن عائشۃ رض قالت من حدثکم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یبول قائما فلا تصدقوہ ما کان یبول
الا قاعدا رواہ احمد والترمذی والنسائی روایت ہی حضرت عائشہؓ سے کہا جو حدیث کرے تمکو یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب
کرتے تھے کھڑے ہو کر پس نہ سچا جانو اُسکو نہ تھے کہ پیشاب کرین مگر بیٹھے روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی نے **ف** تطبیق اس حدیث کی

ساتھ حدیث حذیفہ کے یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ نے خبر اپنے علم کی دی کہ حضرت کو گھر میں کبھی کھڑے ہو کر پیشاب کرتے نہ دیکھا تھا اور حذیفہ نے جو بیان کیا وہ حال باہر کا تھا اور وہ بھی نادر تھا بسبب عذر کے اور نادر مانند معدوم کے ہے اور جو کہ بسبب عذر کے ہوتا ہے وہ مستثنیٰ ہے + ح +

وعن زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ جِبْرَئِيْلَ اَتَاهُ فِيْ اَوَّلِ مَا اُوْحِيَ اِلَيْهِ فَعَلَّمَهُ الْوُضُوْءَ وَالصَّلٰوةَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْوُضُوْءِ اَخَذَ غُرْفَةً مِنَ الْمَاءِ فَنَضَحَ بِهَا فَرْجَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارُ قُطْنِيُّ

اور روایت ہے زید بن حارثہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تحقیق جبرئیل آئے انکے پاس بیچ اول اس چیز کے کہ وحی کی گئی طرف حضرت کے پھر سکھلایا انکو وضو اور نماز پھر جب فارغ ہوئے وضو سے لیا ایک چلو پانی کا پھر چھڑکا اسکو شرمگاہ اپنی پر روایت کی یہ احمد اور دار قطنی نے **ف** جبرئیل آدمی کی صورت بن کر آئے تھے حضرت کے سامنے وضو کیا اور نماز پڑھی تا حضرت سیکھیں اور بعد وضو کے چھڑکنا پانی کا بھی دکھایا اور چھینٹا ستر پر دیا یا ازار پر ستر کی جگہ + ع ح

وعن اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَنِيْ جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَضِحْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيَّ يَقُوْلُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيُّ الرَّاوِيْ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس جبرئیل پس کہا اے محمد جس وقت وضو کرے تو پس چھڑک لے پانی یعنی شرمگاہ پر دفع وسواس کے لیے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور سنا میں نے محمد کو یعنی بخاری کو کہتے تھے حسن بن علی ہاشمی روایت کرنے والا اس حدیث کا منکر الحدیث ہے

وعن عَائِشَةَ قَالَتْ بَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُمَرُ خَلْفَهٗ بِكُوْزٍ مِنْ مَاءٍ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عُمَرُ فَقَالَ مَاءٌ تَتَوَضَّأُ بِهٖ قَالَ مَا اُمِرْتُ كُلَّمَا بُلْتُ اَنْ اَتَوَضَّأَ وَلَوْ فَعَلْتُ لَكَانَ سُنَّةً رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا پیشاب کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کھڑے ہوئے حضرت عمرؓ پیچھے حضرت کے لوٹا لیکر پانی کا پس فرمایا کیا ہے یہ اے عمرؓ پس کہا پانی ہے کہ وضو کرو ساتھ اسکے کہا کہ نہیں حکم کیا گیا میں جبکہ پیشاب کروں میں یہ کہ وضو بھی کروں اور اگر کرتا میں البتہ ہوتا یہ سنت روایت کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی حکم بطریق وجوب کے نہیں کیا گیا ہوں کہ ہر دفعہ بعد پیشاب کے وضو کیا کروں اور اگر ہر دفعہ یہی کام کیا کروں تو ہو جاوے یہ کام سنت موکدہ پس سنت سے یہاں سنت موکدہ مراد ہے اور نہ استنجا کرنا ساتھ پانی کے اور ہمیشہ با وضو رہنا مستحب ہے بلا خلاف یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو کام کرتے تھے اور جو کلام بولتے تھے اللہ ہی کے حکم سے کرتے تھے اور بولتے تھے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ سنت بھی حضرت کی مامور بہا ہے یعنی حکم ہے اسکے کرنے کا اگرچہ نہو فرض اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آن حضرت اولی چیز کو واسطے تخفیف اور آسانی امت کے کبھی ترک کر دیتے تھے + ع ح

وعن اَبِيْ اَيُّوْبَ وَجَابِرٍ وَاَنَسٍ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ لَمَّا نَزَلَتْ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَثْنٰى عَلَيْكُمْ فِي الطُّهُوْرِ فَمَا طُهُوْرُكُمْ قَالُوْا نَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ وَنَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَنَسْتَنْجِيْ بِالْمَاءِ قَالَ فَهُوَ ذَاكَ فَعَلَيْكُمُوْهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہے ابی ایوب اور جابر اور انس سے تحقیق یہ آیہ جب نازل ہوئی بیچ اسکے یعنی مسجد قبا کے مرد ہیں یعنی انصار ہیں جو دوست رکھتے ہیں کہ خوب پاکی کریں اور اللہ دوست رکھتا ہے خوب پاکی کرنے والوں کو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے گروہ انصار کے تحقیق اللہ تعالےٰ نے تعریف کی ہے تمھاری بیچ طہارت کے پس کیا ہے طہارت تمھاری عرض کیا انھوں نے وضو کرتے ہیں ہم واسطے نماز کے اور غسل کرتے ہیں ہم جنابت سے یعنی جیسے کہ اور مسلمان کرتے ہیں اور استنجا کرتے ہیں ہم ساتھ پانی کے یعنی بعد لینے ڈھیلوں کے فرمایا پس وہ بھی ہے پس لازم پکڑو اسکو روایت کی یہ ابن ماجہ نے **ف** یعنی انصار ڈھیلوں

اور پانی سے استنجا کیا کرتے تھے اسی سبب سے انکی فضیلت مین یہ آیۃ اتری حضرت نے سبب اسکا پوچھکر فرمایا وہ یہی ہے یعنی اللہ تعالےٰ نے
تمھاری تعریف اسی سبب سے کی ہے پس لازم پکڑو اسکو ۞ ع وعن سلمان قال قال بعض المشركين
وهو يستهزئ اني لارى صاحبكم يعلمكم حتى الخراءة قلت اجل امرنا ان لا نستقبل القبلة
ولا نستنجي بايماننا ولا نكتفي بدون ثلثة احجار ليس فيها رجيع ولا عظم رواه مسلم واحمد واللفظ له
اور روایت ہے سلمان سے کہا کہ کہا ایک شخص نے مشرکون مین سے اور وہ ہنستا تھا یعنی مسلمانون سے تحقیق مین دیکھتا ہون صاحب تمھارے کو یعنی حضرتؐ
کو سکھلاتے ہین تمکو ہر چیز یہان تلک کہ طرح پاخانہ کے بیٹھنے کی کہا مین نے ہان یعنی یہ جاے ہنسنے کی نہین ہے حضرت ازبسکہ ہمپر بہت شفیق ہین
ازراہ عنایت کے ہمین راہ حق بتاتے ہین یہ کہکر سلمان نے احکام پاخانہ جانے کے بیان کیے کہ حکم کیا ہے ہمکو یہ کہ نہ قبلہ کی طرف منھ کرکے بیٹھین ہم یعنی
استنجے کے لیے اور نہ استنجا کرین ہم ساتھ داہنے ہاتھون اپنے کے اور نہ کفایت کرین ہم تین پتھرون سے کم پر نہو انمین نجاست یعنی جانور کی یا آدمی کی اور نہ ہڈی
روایت کی یہ مسلم نے اور احمد نے اور لفظ واسطے احمد کے ہین وعن عبد الرحمن بن حسنة قال خرج علينا رسول الله صلى الله
عليه وسلم وفي يده الدرقة فوضعها ثم جلس فبال اليها فقال بعضهم انظروا اليه يبول كما تبول المرءة
فسمعه النبي صلى الله عليه وسلم فقال ويحك اما علمت ما اصاب صاحب بني اسرائيل كانوا اذا
اصابهم البول قرضوه بالمقاريض فنهاهم فعذب في قبره رواه ابو داود وابن ماجة ورواه النسائي عنه عن ابي موسى
اور روایت ہے عبد الرحمن بن حسنہ صحابی سے کہا نکلے ہمپر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے ہاتھ مین ڈھال تھی پس رکھا اسکو یعنی سامنے اپنے
پھر بیٹھے پس پیشاب کیا طرف اُسکے پس کہا بعضے مشرکون نے دیکھو طرف انکے کہ پیشاب کرتے ہین جیسے پیشاب کرتی ہے عورت پس سنا حضرت نبی صلعم نے
پس فرمایا وای ہے تجکو کیا نہین جانتا تو اُس چیز کو کہ پہونچی بنی اسرائیل کے یار کو یعنی ایک شخص کو انمین سے عذاب پہونچا بسبب منع کرنے کے
اچھی بات سے تھے بنی اسرائیل جسوقت پہونچتا انکو پیشاب کاٹ ڈالتے تھے اُسکو قینچی سے پس منع کیا انکو یار اُنکے نے پس عذاب کیا گیا بیچ قبر اپنی کے
روایت کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اور روایت کی نسائی نے عبد الرحمن سے انھون نے ابو موسیٰ سے ف بنی اسرائیل کی شریعت مین یہ تھا کہ اگر نجاست
بدن کو لگتی تو اتنا گوشت چھیل ڈالتے اور اگر کپڑے کو لگتی تو اتنا کپڑا کتر ڈالتے پس یہ بات اُنکی شریعت مین اگرچہ پسندیدہ تھی لیکن ظاہر مین خلاف عقل کے
معلوم ہوتی تھی کیونکہ اسمین ضرر جان و مال کا ہے پس فرمایا کہ جب ایسی بات کے منع کرنے پر وہ عذاب کیا گیا تو دنیا کے منع کرنے مین بطریق اولیٰ لائق
عذاب کے ہین کیونکہ پردہ اور حیا کرنی ازراہ شریعت و عقل کے دونون کے اچھی ہے ۞ ح وعن مروان الاصفر قال رايت ابن عمر اناخ راحلته
مستقبل القبلة ثم جلس يبول اليها فقلت ابا عبد الرحمن اليس قد نهي عن هذا قال بلى انما نهي عن ذلك
في الفضاء فاذا كان بينك وبين القبلة شيء يسترك فلا باس رواه ابو داود اور روایت ہے مروان اصفر سے کہا دیکھا مین نے
عبد اللہ بن عمر کو کہ بٹھایا انھون نے اونٹ اپنا سامنے قبلہ کے پھر بیٹھے پیشاب کیا طرف اُسکے پس کہا مین نے اے ابا عبد الرحمن کہ کنیت عبد اللہ
بن عمر کی ہے کیا نہین منع کیا گیا اس سے کہا نہین منع کیا گیا اس سے بیچ جنگل کے پس جسوقت ہو درمیان تیرے اور درمیان
قبلہ کے کوئی چیز پردہ کرے تجکو پس کچھ نہین مضائقہ روایت کی یہ ابو داؤد نے ف یہ قول عبد اللہ بن عمر کا اس مقدمہ مین دلیل نہین ہو سکتا
کیونکہ پہلے گذر ہی چکا ہے کہ یہ دلیل پکڑتے تھے حضرت کے فعل سے کہ حضرت کو قبلہ کی طرف پشت کیے ہوئے پاخانہ پھرتے دیکھا تھا پس وہ محتمل ہے احتمالات
چنانچہ بیان اسکا اوپر ہو چکا ہے پس جو فعل محتمل احتمالات کا ہوتا ہے اُسکو دلیل پکڑنا صحیح نہین اور علاوہ اسکے حضرت کی اکثر حدیثون سے یہی معلوم ہوا کہ یہ

پھر بیچ کی انگلی کا پھر اسکے پاس کی انگلی کا پھر چھنگلیا کا پھر انگوٹھے کا پھر بائین ہاتھ کی چھنگلیا کا پھر اسکے پاس کی انگلی کا پھر بیچ کی انگلی کا پھر انگلی شہادت کا پھر انگوٹھے کا اور بعضون نے لکھا ہی کہ داہنے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے شروع کرکے چھنگلیا تک پہونچے پھر بائین ہاتھ کی چھنگلیا سے شروع کرکے اسکے انگوٹھے تک پہونچکر داہنے ہاتھ کے انگوٹھے پر ختم کرے اور پانون کے یون کترواوے کہ داہنے پانون کی چھنگلیا سے شروع کرے اور بائین پانون کی چھنگلیا پر ختم کرے اور لکھا ہی علما نے کہ ناخن کترانے جمعہ کو مستحب ہین اور بعضون نے دفن کرنا ناخنون کا مستحب لکھا ہی اور اگر پھینک بھی دیوے کچھ مضایقہ نہین اور پھینکے نہ انکا پاخانہ مین اور غسل کی جگہ مکروہ ہی اور براجم کہتے ہین انگلیون کی گانٹھون کو اور انکے اوپر کے پوست کو جو چنت دار ہوتا ہی اسمین میل اکثر جمع ہوجاتی ہی خصوصاً جو لوگ کہ کاربار کرتے ہین انکی انگلیان سخت ہوکر میل بہت جم جاتی ہی پس انکے دھونے کی تاکید فرمائی اور بدن مین اور عضو کہ انمین گمان ہی میل جمع ہونے کا انکے دھونیکا بھی یہی حکم ہی مانند کان اور بغل اور ناف اور مانند انکے کے اور نتف کہتے ہین بال اکھیڑنے کو اس سے یہ معلوم ہوا کہ بغلون کے بالون کا منڈوانا سنت نہین ہی یعنی ہاتھ ہی سے اکھیڑنے سنت ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ اکھیڑنا انکا افضل ہی اسکے لیے کہ قوی ہوے اسپر یعنی متحمل اسکی تکلیف کا ہو سکے اور منڈوانا اور نورہ سے دور کرنا انکا بھی جایز ہی لیکن افضل وہی ہی جو بیان ہوا اور بال زیر ناف کے مونڈنے سنت ہین اور اکھیڑنے اور نورہ سے دور کرنے بھی حکم رکھتے ہین اور قینچی سے کترنے مین سنت نہین ادا ہوتی اور پاخانہ کی جگہ کے گرد جو بال ہوتے ہین انکا دور کرنا بھی مستحب ہی اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ بال زیر ناف کے حضرت نورہ سے دور کرتے تھے واللہ اعلم اور عورت کو اکھیڑنا انکا اولی ہی کیونکہ خاوند کو رغبت زیادہ ہوتی ہی اور شہوت عورت کو ننانوے حصہ ہوتی ہی اور مرد کو ایک حصہ پس اکھیڑنے سے شہوت ضعیف ہو جاتی ہی اور منڈانے سے قوی پس مناسب حال عورت کے وہ ہی اور مناسب حال مرد کے یہ اور بال زیر ناف کے مونڈنے اور بغلون کے بال اکھیڑنے اور لبین یعنی اور ناخن کتروانے چالیس دن کے اندر اندر ہی کر لیا کرے اس سے بڑھاوے نہین کہ مکروہ ہی اور معنی انتقاص الماء کے دو ہین ایک تو یہی جو راوی نے بیان کیے کہ استنجا کرنا پانی سے کہ اسمین پانی خرچ ہوتا ہی اور کم ہو جاتا ہی اور دوسرے کم کرنا پیشاب کا ساتھ استعمال پانی کے یعنی استنجا کرنے سے قطرہ پیشاب کا رک جاتا ہی اور ایک روایت مین بجائے انتقاص کے انتفاض آیا ہی ساتھ فے کے اور ضاد معجمہ اور صاد مہملہ کے معنی اسکے یہ ہین کہ چھڑکنا پانی کا ستر پر جیسے کہ اوپر حدیثون مین گذرا پس یہ بھی دونون چیزین سنت ہین اور ختنہ کرنا واجب ہی امام شافعی کے نزدیک اور اکثر علما کے نزدیک مرد اور عورت پر اور امام اعظم رح کے نزدیک مرد کو ختنہ کرنا سنت ہی اور عورت کو مکرمۃ یعنی اولی ہی اور وہ اسلام کی علامتون سے ہی اگر ایک شہر کے لوگ سب کے سب اسکو چھوڑ دین تو امام لڑے انکے ساتھ جیسے کہ حکم ہی اذان وغیرہ مین اور وقت ختنہ کرنے کا بعضے کہتے ہین ساتوان دن ہی جیسے کہ عقیقہ کا اور بعضون کے نزدیک سات برس اور بعضون کے نزدیک نو برس اور بعضون کے نزدیک جب چاہے حاصل یہ کہ پہلے بالغ ہونے سے جب چاہیے کرلے خصوصاً ہمارے نزدیک کیونکہ ختنہ کرنا سنت ہی مگر ستر کا دکھانا واجب ہی سنت کے ادا کرنے کے لیے ترک کرنا واجب کا جائز نہین یعنی بعد بالغ ہونے کے ستر کو کھلنا واجب جاتا ہی اب کریگا تو واجب ترک ہو جائیگا ۔ ع ح

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيْحِهِ بِلَا اِسْنَادٍ روایت ہی حضرت عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے مسواک سبب پاکی کی ہی واسطے منہ کے اور سبب رضامندی کی ہی واسطے پروردگار کے روایت کی یہ شافعی اور احمد اور دارمی اور نسائی نے اور روایت کی بخاری نے بیچ صحیح اپنی کے بغیر سند کے وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ الْحَيَاءُ وَيُرْوَى الْخِتَانُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاكُ وَالنِّكَاحُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ایوب سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے چار چیزین ہین طریقہ رسولون کے سے حیا کرنی اور روایت کیا گیا ہی ختنہ کرنا یعنی بعضی روایت مین بجائے حیا کے ختان آیا ہی اور خوشبو لگانی اور مسواک کرنی اور نکاح کرنا روایت کی یہ ترمذی نے فرمایا یہ چیزین طریقے رسولون کے سے ہین یہ بات باعتبار اکثر کے فرمائی ہی

کیونکہ بعضی چیزین ایسی ہین بعضے نبی نے نہین بھی کی جیسے کہ نکاح حضرت یحییٰ علیہ السلام نے نہین کیا اور مراد حیاسے یہ ہو کہ باز رکھے نفس کو بُری باتون سے اور بعضی روایت مین آیا ہو کہ حضرت آدم اور حضرت شیث اور حضرت نوح اور حضرت ہود اور حضرت صالح اور حضرت لوط اور حضرت شعیب اور حضرت یوسف اور حضرت موسیٰ اور حضرت سلیمان اور حضرت زکریا اور حضرت عیسیٰ اور حضرت حنظلہ بن صفوان جو نبی تھے اصحاب الرس کے اور حضرت محمد صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین ختنہ کیے ہوے ہی پیدا ہوئے تھے اور بعضون نے حضرت کے ختنہ مین اختلاف بھی کیا ہو کہ بعد پیدا ہونے کے آپکا ختنہ ہوا ہو اور حضرت خوشبو لگاتے تھے ساتھ مشک کے اور ابن حجر نے لکھا ہو کہ مین نے جمع کی ہین حدیثین جو فضائل نکاح مین وارد ہوئی ہین پس وہ سوسے زیادہ ہین ص ح ع **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْقُدُ مِنَ اللَّيْلِ وَلَا نَهَارٍ فَيَسْتَيْقِظُ اِلَّا يَتَسَوَّكُ قَبْلَ اَنْ يَتَوَضَّاَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہو عائشہ رض سے کہا تھے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین سوتے رات کو اور نہ دن کو پس جاگتے مگر کہ مسواک کرتے پہلے وضو سے روایت کی یہ احمد اور ابوداود نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت دن کو بھی آرام فرماتے تھے وقت قیلولہ کے پس یہ سنت ہو شب بیداری اسکے سبب سے آسان ہوتی ہو جیسے کہ سحر کھانے سے روزہ آسان ہوتا ہو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ سونے سے اٹھ کر مسواک کرنی سنت موکدہ ہو بسبب سونے کے منہ مین تغیر آجاتا ہو اس سے منہ صاف ہو جاتا ہو پھر احتمال ہو کہ حضرت وضو کے لیے دوبارہ مسواک نکرتے ہون اسی پر کفایت کرتے ہون اور یہ بھی احتمال ہو کہ وضو کے لیے دوبارہ مسواک کرتے ہون وقت ارادہ وضو کے یا نزدیک کلی کرنے کے واللہ اعلم ؛؛ ع **وعنها** قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ فَيُعْطِيْنِي السِّوَاكَ لِاَغْسِلَهُ فَاَبْدَاُ بِهِ فَاَسْتَاكُ ثُمَّ اَغْسِلُهُ وَاَدْفَعُهُ اِلَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہو حضرت عائشہ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرتے پس دیتے مجکو مسواک تاکہ دھوؤن مین اسکو پس شروع کرتی مین ساتھ اسکے پس مسواک کرتی مین پھر دھوتی مین اسکو اور دیتی مسواک حضرت کو روایت کی یہ ابوداود نے **ف** اسمین دلیل ہو اسپر کہ بعد مسواک کرنے کے دھو لینا اسکا مستحب ہو اور کہا ابن ہمام نے کہ مستحب ہو کہ تین بار مسواک کرے اور ہر بار پانی سے دھووے اور مسواک نرم ہو اور حضرت عائشہ مسواک کو دھونے سے پہلے منہ مین اسلیے پھیر لیتی تھین کہ لعاب مبارک کی برکت انکو پہونچے اور پھر اسلیے حضرت کو دیتی تھین کہ مسواک کرنی جو باقی ہی ہو اسکو پورا کرلین اور اسمین دلیل ہو اسپر کہ کسی کی مسواک کرنی اسکی رضامندی سے مکروہ نہین اور یہ بھی معلوم ہوا کہ صالحین کے لعاب وغیرہ سے برکت حاصل کرنی اچھی ہو ص ح ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرَانِيْ فِي الْمَنَامِ اَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَاءَنِيْ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْاَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيْلَ لِيْ كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ اِلَى الْاَكْبَرِ مِنْهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہو ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھا مین نے اپنے تئین خواب مین کہ کرتا ہون مسواک پس آئے میرے پاس دو شخص ایک انمین بڑا تھا دوسرے سے پس ارادہ کیا مین نے دینے مسواک کا چھوٹے کو انمین سے پس کہا گیا واسطے میرے مقدم کر تو بڑے کو پس دی مین نے مسواک بڑے کو ان دونون مین سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس سے بزرگی مسواک کی معلوم ہوئی کہ ایسی چیز ہو کہ حکم ہوا بڑے کے دینے کو کہ افضل ہو چھوٹے سے اور اسمین اشارہ ہو اسپر کہ کھانا اور خوشبو وغیر ذلک کے دینے مین بھی پہل بڑے ہی سے کرے ص ح **وعن** اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَاءَنِيْ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَطُّ اِلَّا اَمَرَنِيْ بِالسِّوَاكِ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ اُحْفِيَ مُقَدَّمَ فِيَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہو ابی امامہ سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہین آئے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام کبھی مگر حکم کیا مجکو ساتھ مسواک کے تحقیق ڈرا مین اس سے کہ چھیل ڈالون مین اگلی جانب منہ اپنے کی روایت کی یہ احمد نے **ف** یعنی بسبب تاکید کرنے جبرئیل کے کہ استعمال مسواک کا بہت کرتا ہون خوف ہوتا ہو مجھے منہ چھیل جانے کا **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ اَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہو انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے تحقیق بہت

بیان کیا میں نے ترجمہ ہیچ مقدمہ سواک کے روایت کی ہے بخاری نے ف غرض اس بیان سے فضیلت بیان کرنا سواک کی اور تاکید کرنی اسپر معلوم
ہوتی ہے ۔ **وعن** عائشۃ رضی قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستن وعندہ رجلان احدھما اکبر
من الآخر فاوحی الیہ فی فضل السواک ان کبر اعط السواک اکبرھما رواہ ابوداود ۔ روایت ہے عائشہ رض سے کہا تھے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سواک کرتے اور نزدیک انکے دو شخص تھے ایک ان دونوں میں بڑا تھا دوسرے سے پس وحی کی گئی طرف حضرت کے بیچ بزرگی سواک کے
یہ کہ مقدم کرو بڑے کو دے تو سواک بڑے کو ان دونوں میں سے روایت کی ہے ابوداود نے **وعنہا** قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تفضل الصلوۃ التی یستاک لہا علی الصلوۃ التی لا یستاک لہا سبعین ضعفا رواہ البیہقی فی شعب الایمان
اور روایت ہے عائشہ رض سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بزرگی اس نماز کی کہ سواک کی گئی واسطے اسکے یعنی نزدیک وضو کے اوپر اس نماز کے
کہ نہیں سواک کی گئی واسطے اسکے ستر درجے روایت کی ہے بیہقی نے شعب الایمان میں ف یعنی فضیلت میں اور زیادتی ثواب میں وہ نماز ستر حصے
زیادہ ہوتی ہے اس نماز پر ۔ **وعن** ابی سلمۃ عن زید بن خالد الجہنی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول لولا ان اشق علی امتی لامرتہم بالسواک عند کل صلوۃ ولاخرت صلوۃ العشاء الی ثلث اللیل
قال فکان زید بن خالد یشہد الصلوات فی المسجد وسواکہ علی اذنہ موضع القلم من اذن الکاتب لا یقوم الی
الصلوۃ الا استن ثم ردہ الی موضعہ رواہ الترمذی وابوداود الا انہ لم یذکر ولاخرت صلوۃ العشاء الی
ثلث اللیل وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہے ابی سلمہ سے کہ نقل کی زید بن خالد جہنی سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرماتے تھے اگر مشکل جانتا میں اوپر امت اپنی کے البتہ حکم کرتا میں انکو ساتھ سواک کرنے کے نزدیک ہر نماز کے یعنی حکم کرتا کہ سواک کرنی واجب ہے اور البتہ تاخیر
کرتا میں نماز عشا کو تہائی رات تک کہا پس تھے زید بن خالد حاضر ہوتے نمازوں کے لیے مسجد میں اور سواک انکی اوپر کان انکے کے ہوتی جگہ قلم
کے کان لکھنے والے کے سے نہ کھڑے ہوتے طرف نماز کے مگر سواک کرتے پھر رکھ لیتے اسکو طرف جگہ اسکی کے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداود نے مگر
تحقیق ابوداود نے نہیں ذکر کیا ان لفظوں کا ولاخرت صلوۃ العشاء الی ثلث اللیل اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے

باب سنن الوضوء

باب ہے بیچ بیان سنتوں وضو کے ف مراد سنن وضو سے بیان افعال اور اقوال پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں جو کہ وضو میں کرتے تھے خواہ فرض ہوں
خواہ سنت خواہ آداب ۔

الفصل الاول پہلی فصل

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا استیقظ احدکم من نومہ فلا یغمسن یدہ فی الاناء حتی یغسلہا ثلثا فانہ لا یدری این باتت یدہ متفق علیہ
روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جاگے ایک تمہارا نیند اپنی سے پس نہ ڈبوے ہاتھ اپنا باسن میں یہاں تک کہ دھووے
اسکو یعنی پہونچوں تک تین بار پس تحقیق وہ نہیں جانتا کہ کہاں رات گذاری ہے ہاتھ اسکے نے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف دھونا ہاتھوں کا
پہلے وضو کے سنت ہے اس حدیث سے ثابت ہوا ہے اور یہ جو قید لگائی ہے نیند سے اٹھنے کے وقت کی سبب اسکا یہ ہے کہ اہل عرب کہ ان شہروں میں پانی کم ہوتا ہے اکثر
استنجا پتھر یا ڈھیلے سے کرتے ہیں پس جب سوتے ہیں تو بسبب گرمی ہوا کے استنجے کی جگہ پسینا آجاتا ہے اور احتمال ہوتا ہے کہ ہاتھ وہاں پہونچا ہو اور پلید ہو گیا ہو
جیسے کہ فرمایا کہ وہ نہیں جانتا کہ کہاں رات گذاری ہے ہاتھ اسکے نے یعنی جانتا نہیں کہ کہاں ہاتھ پڑا ہے پس فرمایا کہ پہلے ہاتھ اپنے تین بار دھو لیجئے تاکہ
وہ صاف ہو جاویں بعد اسکے پانی باسن سے لیوے اور وضو کرے پس قید نیند کی اسلیے ہے کہ اسمیں احتمال نجاست کا اکثر ہوتا ہے الا ہر ایک وضو کرنے والے کو
چاہیے کہ دھووے اسلیے ہمارے علما نے کہا ہے کہ یہ ہاتھ دھونے سنت ہیں غیر جاگنے والے کو بھی کیونکہ سبب ہاتھ دھونے کا کہ وہ احتمال ہاتھ پہونچنے کا نجاست پر یہاں بھی ہے

وہ جاگنے میں بھی موجود ہے اور یہ حکم مسنون اور مستحب ہے بطریق احتیاط کے ساتھ اسکے حکم کیا ہے فرض اور واجب نہیں اگر نہ دھووے تو بھی ہاتھ پاک ہے اگر پانی میں بغیر دھوئے ہاتھ ڈالدے تو وہ بھی نجس نہیں ہوتا کیونکہ پلید ہونا ہاتھ کا نیند کے وقت یقینی نہیں ہے فقط احتمال ہے مگر امام احمد ہاتھ دھونے کو سوتے سے اٹھکر واجب کہتے ہیں اگر بغیر دھوئے پانی میں ڈال دیگا پانی نجس ہو جائیگا ۰ ح ع **وعنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِنْ مَنَامِہٖ فَتَوَضَّأَ فَلْیَسْتَنْثِرْ ثَلٰثًا فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَبِیْتُ عَلٰی خَیْشُوْمِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ** اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ جاگے ایک تمہارا نیند اپنی سے پس ارادہ وضو کا کرے پس چاہیے کہ ناک جھاڑے یعنی بعد پانی دینے کے تین بار پس تحقیق شیطان رات گذارتا ہے اوپر بانسے ناک انکی کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف رات گذارنا شیطان کا اور جگہ پکڑنی اسکے بانسے پر حقیقت اور کیفیت اسکی اللہ اور رسول ہی جانتا ہے عقلیں ہماری دریافت کرنے ان اسرار کے سے قاصر ہیں سالم تر اور اولیٰ طریقہ بیچ مثال ایسے امور کے کہ شارع نے اسکی خبر دی ہے یہ ہے کہ ایمان اوپر لاوے اور بیان کیفیت انکی سے سکوت کرے اور بعضے آئمہ یہ تاویل کرتے ہیں کہ آدمی جب سو جاتا ہے تو بخارات اور رینٹھ اور غبار ناک میں کہ قریب دماغ کے ہے جمع ہوتے ہیں اس سے دماغ کہ جگہ حواس وغیرہ کی ہے مکدر ہوتا ہے پس یہ مانع ہوتا ہے ادا سے حق تلاوت کو اور سمجھنے معانی اسکے کو اور باعث ہوتا ہے کسل کا عبادات میں اور یہ سب امور باعث خوشی شیطان کے ہوتے ہیں پس گویا کہ شیطان وہاں چھپا ہے پس یہ احتمالات ہیں اور طریقہ سالم تر اور مضبوط وہی ہے جو اول مذکور ہوا ۰ ح **وقیل لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَاصِمٍ کَیْفَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّأُ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰی یَدَیْہِ فَغَسَلَ یَدَیْہِ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْہَہٗ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ یَدَیْہِ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَہٗ بِیَدَیْہِ فَاَقْبَلَ بِھِمَا وَاَدْبَرَ بَدَاَ بِمُقَدَّمِ رَاْسِہٖ ثُمَّ ذَھَبَ بِھِمَا اِلٰی قَفَاہُ ثُمَّ رَدَّھُمَا حَتّٰی رَجَعَ اِلَی الْمَکَانِ الَّذِیْ بَدَاَ مِنْہُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْہِ رَوَاہُ مَالِکٌ وَالنَّسَائِیُّ وَلِاَبِیْ دَاوٗدَ نَحْوَہٗ ذَکَرَہٗ صَاحِبُ الْجَامِعِ** اور کہا گیا واسطے عبداللہ بن زید بن عاصم کے کسطرح تھے رسول خدا صلعم وضو کرتے پس منگوایا عبداللہ نے پانی وضو کا پس ڈالا اپنے دونوں ہاتھوں پر پس دھوئے دونوں ہاتھ یعنی پہونچوں تک دو دو بار پھر کلی کی اور ناک جھاڑی تین بار یعنی بعد پانی دینے کے پھر دھویا اپنا منھ تین بار پھر دھوئے دونوں ہاتھ اپنے دو دو بار کہنیوں تک پھر مسح کیا سر اپنے پر دونوں ہاتھوں سے پس آگے سے لیگئے پیچھے تک اور پیچھے سے لائے آگے کو بیان اسکا یون ہے کہ شروع کیا اگلے جانب سر اپنے کے سے پھر لے گئے دونوں ہاتھوں کو گدی تک پھر پھیرا انکو یہاں تک کہ پھر آئے طرف اس مکان کے کہ شروع کیا تھا اس سے پھر دھوئے دونوں پاؤں اپنے روایت کی یہ مالک اور نسائی نے اور واسطے ابوداؤد کے مانند اسی کے ذکر کیا اسکو جامع الاصول والے نے ف دو دو بار ہاتھ دھوئے بیان جواز کے لیے یعنی جائز یون بھی ہے ورنہ ثابت ہوا ہے حضرت سے اور روایت میں کہ تین بار ہاتھ دھوتے تھے اور لفظ مرتین دو بار اسلیے لائے کہ ایک بار ذکر کرنے میں وہم جاتا تھا کہ دونوں ہاتھ متفرق دھوئے ہوں یعنی ایک ہاتھ ایک بار دھویا ہو اور ایک ایک بار پس دو بار ذکر کیا تا سمجھا وے کہ دونوں ہاتھ ملاکر دو بار دھووے اور کیفیت مسح سر کی بطور مستحب کے یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کی تین تین انگلیاں سر کے آگے کی جانب رکھے اور دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں کو اور شہادت کی انگلیوں کو اور ہتھیلیوں کو جدا رکھے اور ان چھوٹی انگلیوں کو گدی کی طرف لیجاوے پھر دونوں ہتھیلیاں پیچھے سر کے رکھکر آگے کی طرف لے آوے پھر مسح کرے کانوں کے اوپر کے رخ پر دونوں انگوٹھوں سے اور کانوں کے سوراخوں میں دونوں شہادت کی انگلیوں سے اور آخیر عبادت سے مراد مصنف کی یہ ہے کہ مصابیح والا اس حدیث کو صحاح میں لایا باوجودیکہ بخاری و مسلم میں یہ حدیث نہیں آئی بلکہ انہی

یوں ہو جیسے کہ ہیں آگے ذکر کرتا ہوں ۔ح وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ قِيلَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ تَوَضَّأْ لَنَا وُضُوءَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِإِنَاءٍ فَأَكْفَأَ مِنْهُ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلٰثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلٰثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَأَدْبَرَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ وُضُوءُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي رِوَايَةٍ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثًا بِثَلٰثِ غَرَفَاتٍ مِنْ مَاءٍ وَفِي أُخْرٰى فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفَّةٍ وَاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثًا وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ فَمَسَحَ رَأْسَهُ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَفِي أُخْرٰى لَهُ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مِنْ غَرْفَةٍ وَاحِدَةٍ

اور بیچ حدیث بخاری اور مسلم کے آیا ہو کہ کہا گیا واسطے عبداللہ بن زید بن عاصم کے وضو کر واسطے ہمارے وضو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا سا پس منگوایا باسن پس جھکایا اور ڈالا اس سے پانی اپنے دونوں ہاتھوں پر پس دھویا انکو تین بار پھر داخل کیا ہاتھ اپنا یعنی باسن میں پھر نکالا اسکو یعنی پانی نکالا اس سے پھر کلی کی اور ناک میں پانی دیا ایک چلو سے پس کیا یہ تین بار پھر داخل کیا ہاتھ اپنا پھر نکالا اسکو پھر دھویا منہ اپنا تین بار پھر ڈالا ہاتھ اپنا باسن میں پھر نکالا اسکو پھر دھوئے دونوں ہاتھ اپنے کہنیوں تک دو دو بار پھر ڈالا ہاتھ اپنا پھر نکالا اسکو پھر مسح کیا سر کو آگے سے پیچھے لیگئے دونوں ہاتھ اور پیچھے سے آگے لے آئے پھر دھوئے دونوں پانوں ٹخنوں تک پھر کہا اسی طرح تھا وضو رسول خدا صلعم کا اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی میں ہی آگے سے لیگئے دونوں ہاتھ اپنے پیچھے کو اور پیچھے سے لائے آگے کو شروع کیا ساتھ اگلے جانب سر اپنے کے پھر لیگئے انکو طرف گدی کے پھر پھیرا انکو یہاں تک کہ پھیر لائے طرف اسی مکان کے کہ شروع کیا تھا اس سے پھر دھوئے پانوں اپنے اور ایک روایت صحیحین کی میں ہی پس کلی کی اور ناک میں پانی دیا اور ناک جھاڑی تین بار ساتھ تین چلوؤں کے پانی سے اور بیچ روایت اور کے پس کلی کی اور ناک میں پانی دیا ایک چلو سے پس کیا تین بار اور بخاری کی روایت میں ہی پس مسح کیا سر اپنے کا آگے سے لیگئے دونوں ہاتھ پیچھے اور پیچھے سے لائے آگے ایک بار پھر دھوئے دونوں پانوں ٹخنوں تک اور بیچ اور روایت بخاری کے ہی پس کلی کی اور ناک جھاڑی تین بار ایک چلو سے ف یعنی ہر ایک کے تینوں بار میں بیچ ایک ایک چلو سے کیا اور یہ معنی نہیں ہیں کہ تینوں ایک ہی چلو میں کیے جاننا چاہیے کہ حدیثیں کلی کرنے کی اور ناک میں پانی دینے کی مختلف آئی ہیں بعضی میں ساتھ تین چلو کے اور بعضی میں ایک چلو سے ساتھ فصل اور وصل کے یعنی ہر ایک کے لیے علیحدہ علیحدہ چلو لینے بھی آئے ہیں اور دونوں ایک چلو سے بھی کرنے آئے ہیں پس کئی صورتیں اسکی ہوتی ہیں مذہب شافعی بقول صحیح کے یہ ہو کہ دونوں تین چلو میں کرے اسطرح کہ ایک چلو لیکر اول تھوڑے سے کلی کرے پھر اسکا بقیہ ناک میں دے یے تینوں بار یوں ہی کرے اور مذہب حنفی میں یہ ہو کہ ہر ایک تین تین چلو سے کرے انھوں نے اس طریق کو ترجیح اسلیے دی ہو کہ موافق ہو ساتھ قیاس کے کہ منہ اور ناک ہر ایک عضو علاحدہ ہو پس جمع کیا جاتا نہیں جیسے کہ سب اعضا میں جمع نہیں کرتے پس جو حدیث کہ موافق قیاس کے ہوگی البتہ راجح ہوگی چنانچہ یہی قاعدہ ہو اصول فقہ کا اور شمنی نے فتاوی ظہیریہ میں سے نقل کیا ہو کہ وصل بھی جائز ہو امام ابوحنیفہ کے نزدیک اور فصل بھی جائز ہو امام شافعی کے نزدیک اور ترمذی نے شافعی سے روایت کی ہو کہ کہا انھوں نے جمع کرنا کلی اور ناک میں پانی دینے کا جائز ہو

۱۷

اور جدا جدا کرنا ہر ایک کا ساتھ نئے پانی کے دوست زیادہ رکھتا ہون مین پس کچھ خلاف نہ ہوا **وعن عبد اللہ بن عباس قال توضأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرۃ مرۃ لم یزد علی ہذا رواہ البخاری** اور روایت ہے عبد اللہ بن عباس سے کہا وضو کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار نہین زیادہ کیا اسپر یعنی اس وضو مین روایت کی یہ بخاری نے **وعن عبد اللہ ابن زید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ مرتین مرتین رواہ البخاری** اور روایت ہے عبد اللہ بن زید سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا دو دو بار روایت کی یہ بخاری نے **وعن عثمان انہ توضأ بالمقاعد فقال الا اریکم وضوء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتوضأ ثلثا ثلثا رواہ مسلم** اور روایت ہے عثمان سے تحقیق انھون نے وضو کیا بیچ مقاعد کے کہ نام ایک جگہ کا ہے پس کہا کیا نہ دکھلاؤن مین تم کو وضو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس وضو کیا تین تین بار روایت کی یہ مسلم نے **ف** ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ اعضاء وضو کے کبھی ایک ایک بار دھوتے اور کبھی دو دو بار اور کبھی تین تین بار اور اکثر تین ہی تین بار دھوتے تھے پس ایک ایک بار تو بیان جواز کے لیے دھوتے کہ یہ ادنی درجہ ہے اور فرض ہے اسقدر اصل وضو اسمین ہو جاتا ہے اور اسی طرح دو دو بار بھی بیان جواز کے لیے دھوتے کہ وضو اسمین بھی ہو جاتا ہے اور تین تین بار نہایت مرتبہ طہارت کا ہے اب زیادتی اسپر منع ہے اور بعضی حدیثون مین دھونا بعضے اعضا کا تین بار اور بعضے کا دو بار اور بعضے کا ایک بار بھی آیا ہے یہ سب بیان جواز کے لیے ہے اور بعضون کے نزدیک ایک بار دھونا اعضاء وضو کا گناہ ہے واسطے ترک کرنے سنت مشہورہ کے لیکن صحیح یہ ہے گناہ نہین کیونکہ یہ بھی حدیث مین آیا ہے اور یہ جو کہا کہ وضو کیا تین تین بار یعنی ہر ایک عضو اعضاء وضو سے تین تین بار دھویا پس ظاہر مین اس سے یہ معلوم ہوا کہ سر پر مسح بھی تین بار کیا لیکن اور روایتین کہ انمین تفصیل اعضاء کے دھونے نقل کیے ہین چنانچہ روایات صحیحین گذری وہ دلالت کرتی ہین اسپر کہ مسح سر کا ایک بار ہی کیا ہے ع **وعن عبد اللہ بن عمرو قال رجعنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مکۃ الی المدینۃ حتی اذا کنا بماء بالطریق تعجل قوم عند العصر فتوضؤا وہم عجال فانتہینا الیہم واعقابہم تلوح لم یمسہا الماء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویل للاعقاب من النار اسبغوا الوضوء رواہ مسلم** اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا پھرے ہم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ سے طرف مدینہ کے یہان تک کہ جسوقت پہونچے ہم ایک پانی پر کہ تھا راہ مین جلدی کی ایک جماعت نے وضو کرنے مین نزدیک نماز عصر کے پس وضو کیا اور وہ لوگ تھے جلدی کرنے والے پھر پہونچے ہم طرف انکے اور ایڑیان انکی چمکتی تھین نہین پہونچا تھا انکو پانی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وای واسطے ایڑیون کے آگ سے پورا کرو وضو روایت کی یہ مسلم نے **ف** جلدی کے معنی اس جملہ کے یہ ہین کہ طلب جلدی کی کی چلنے مین اور ہم سے آگے بڑھ گئے نزدیک داخل ہونے وقت عصر کے پہلے وضو کرنے کے لیے پس وضو کیا جلدی جلدی بسبب تنگی وقت کے اور معنی لفظ ویل کے علما نے کتنی طرح پر لکھے ہین کہا ابہری رح نے صحیح تر قول بیچ معنی اسکے وہ ہے جو روایت کیا ہے ابن حبان نے حدیث ابی سعید سے کہ ویل ایک نالہ ہے دوزخ مین اور بعضون نے اسکے معنی شدت عذاب کے لکھے ہین اور بعضون نے کہا کہ وہ ایک پہاڑ ہے پیپ کا اور لہو کا دوزخ مین اور بعضون نے کہا کہ یہ ایک کلمہ ہے کہ رنج رسیدہ بولتا ہے اور اصل اسکے معنی ہلاک اور عذاب کے ہین اور ظاہر تر یہ ہے کہ حمل کرے اسکو اصل پر یعنی ہلاک عظیم اور عقاب الیم ہے واسطے ایڑیون کے لیے خاص عذاب اسلیے فرمایا کہ دھوئی نگئی تھین اور بعضون نے یہ معنی لکھے ہین کہ ایڑیون سے صاحب ایڑیون کے مراد ہین یعنی جنکی ایڑیان خشک رہ گئی تھین انکو یہ فرمایا اور پورا کرو وضو یعنی فرائض اور سنن اسکے ادا کرو اور ایک حدیث مین آیا ہے کہ اگر مقدار ایک ناخن کے خشک رہ جاوے تو وضو درست نہین ہے تا اور یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ دھونا پانون کا وضو مین فرض ہے

کہ انگلی تک کی پر وعید یعنی ڈرسنکا فرمایا مسح کافی نہین اور یہی مذہب اور عقیدہ ہی تمام فقہا کا ہر وقت مین اور خلاف اسکا کسی عالم سے کہ لائق اعتبار کے ہو ثابت نہین ہوا اور جسنے کہ بیان کیا ہی وضو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ کرام مین سے مانند حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عثمان رضی اور عبد اللہ بن زید کے کہ اتکو حاکی یعنی بیان کرنے والا وضو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہتے ہین اور مانند جابر اور ابو ہریرہ اور عبد اللہ بن عمر اور سوائے انکے کے رضی اللہ عنہم سب متفق ہین اسپر کہ آنحضرت صلعم دھو یا ہی کرتے تھے پاے مبارک وقت وضو کے اگر موزہ نہ پہنے ہوتے تھے اور حدیثین اسکی حد مرتبہ تواتر کو پہونچتی ہین اس باب مین وارد ہوئی ہین اور یہ وعید اوپر ترک اسکے کے حدیثون صحیح مین وارد ہوا ہی اور عبد اللہ بن عمر رضی سے منقول ہی کہ صحابہ مسح پانون پر کیا کرتے تھے یہان تک کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دھونے کے وضو کے اور وعید فرمائی اسکے ترک پر پس چھوڑ دیا انھون نے مسح کو اور وہ منسوخ ہوا اور طحاوی نے عبد الملک بن سلیمان سے روایت کی ہی کہ کہا انھون نے کہ کہا مین نے عطار خراسانی کو کہ بڑے تابعین سے ہین آیا خبر پہونچی ہی تجکو کسی صحابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مسح کرتے تھے قدمون اپنے پر کہا انھون نے نہ قسم اللہ کی خلاصہ کلام اس باب مین یہ ہی کہ کتاب اللہ مین یہ حکم مجمل اور مشتبہ واقع ہوا ہی اور سنت رسول اللہ علیہ وسلم کی سنے کہ حد شہرت اور تواتر کو پہونچی ہی اسکو بیان کیا اور واضح کر دیا کہ مراد اللہ کی یہ ہی پس شیعون کے مذہب مین کہ پانون کو مسح کرتے ہین محض غلطی اور نزاع کرتے ہین + ع ح پڑ **وعن**

الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلَى الْخُفَّيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی مغیرۃ بن شعبہ سے کہا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پھر مسح کیا اوپر بالون پیشانی اپنی کے اور پگڑی پر اور موزون پر روایت کی یہ مسلم نے **ف** بیچ مقدار مسح سر کے اختلاف واقع ہوا ہی علما مین امام مالک کے مذہب مین سارے سر کا مسح فرض ہی اور امام شافعی کے نزدیک مسح بعض سر کا کافی ہی اگرچہ دو تین بال ہون اور امام ابو حنیفہ کے مذہب مین مسح چوتھائی حصہ سر کا فرض ہی اور دلیل انکی یہی ناصیہ کی حدیث ہی کہ ناصیہ کہتے ہین چوتھائی حصہ سر کو آگے کی جانب سے اگر مسح تمام سر کا فرض ہوتا تو حضرت صلعم اوپر مسح ناصیہ کے اکتفا نہ کرتے اور اگر اس سے کم کا فرض ہوتا تو کبھی بیان جواز کے لیے وہ بھی کرتے پس معلوم ہوا کہ فرض اسی قدر ہی اور پگڑی پر مسح کرنے کے یہ معنی شارحین نے بیان کیے ہین کہ جب حضرت صلعم چوتھائی سر کا مسح کہ فرض تھا ادا کر چکے تو واسطے کامل کرنے کے اور ادا ے سنت کے کہ وہ مسح سارے سر کا ہی بجاے مسح بقیہ سر کے پگڑی پر مسح کر لیا اور بعضون نے یہ معنی لکھے ہین کہ احتمال رکھتا ہی کہ حضرت صلعم نے مسح ناصیہ پر کر کے پگڑی درست کی ہوگی راوی نے گمان کیا مسح کا واللہ اعلم اور مسح کرنا فقط پگڑی پر بغیر مسح سر کے جیسے کہ موزے پر کرتے ہین درست نہین تینون امامون کے نزدیک مطلق مگر امام احمد کے نزدیک درست ہی بشرطیکہ پگڑی طہارت پر پہنے ہوا اور تمام سر کو پگڑی نے ڈھانک لیا ہو جیسے کہ حکم موزہ کا ہی ع ح ع **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ فِي طُهُوْرِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے شروع کرنا داہنی طرف سے جب تک ہو سکتا بیچ سارے کامون اپنے کے بیچ طہارت اپنی کے اور کنگھی کرنے اپنے کے اور جوتیان پہننے اپنے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لفظ ما استطاع مین اشارہ ہی اوپر تاکید اور محافظت اس کام کے اور طہارت کرنے مین داہنی طرف سے شروع کرنا دوست رکھتے تھے یعنی وضو مین داہنا ہاتھ اور داہنا پانون پہلے دھوتے اور بایان پیچھے اور نہانے مین داہنی جانب پہلے دھوتے پھر بائین اور یہ تین چیزین بطریق تمثیل کے بیان کی ہین اور جو چیزین کہ قبیلہ بزرگی کرنے اور زینت کی سی ہین سب اسمین داخل ہین یعنی انکو بھی داہنی طرف سے شروع کرتے جیسے کہ کپڑا پہننا اور ازار پہننا اور موزہ پہننا اور مسجد مین داخل ہونا اور مسواک کرنی اور پاخانہ سے نکلنا اور سرمہ لگانا اور ناخن کتروانے اور بال بغلون اور لبون کے لوانے اور سر منڈوانا اور بال زیر ناف کے لینے اور مصافحہ کرنا اور کھانا

اور پہننا اور لینا اور دینا کسی چیز کا اور جو چیزین کہ لائق بزرگی کرنے کے نہین ہین انکو بائین طرف سے شروع کرنا مستحب ہے جیسے کہ پاخانہ مین جانا اور بازار مین جانا اور گناہ کی جگہ مین جانا اور نکلنا مسجد سے اور ناک چھنکنے اور تھوکنا اور استنجا کرنا اور کپڑے اُتارنے اور جوتی اُتارنی اور مانند اسکے کے اور حقیقت مین ان چیزون کے بائین طرف سے شروع کرنے مین تکریم اپنے طرف ہی کی لازم آتی ہے مثلاً مسجد سے بایان پانون پہلے نکالا تو تکریم داہنے پانون کی کی کہ اسکو بزرگ جگہ مین باقی رکھا ہے اور چیزون کو قیاس کرے پس یہ بسبب شرف اور بزرگی داہنی طرف کے ہے اسلیئے فرشتہ داہنی ہاتھ کا شرف رکھتا ہے بائین ہاتھ والے پر اور ہمسایہ داہنی طرف کا مقدم ہے بائین طرف کے ہمسایہ پر ؎

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا لبستم واذا توضأتم فابدؤا بایامنکم رواہ احمد وابوداؤد ؎ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ پہنو تم یعنی کوئی چیز اور جب وضو کرو تم پس شروع کرو ساتھ داہنی طرف اپنے کے روایت کی احمد اور ابوداؤد نے

وعن سعید بن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا وضوء لمن لم یذکر اسم اللہ علیہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ ورواہ احمد وابوداؤد عن ابی ہریرۃ والدارمی عن ابی سعید الخدری عن ابیہ وزادوا فی اولہ لاصلوۃ لمن لا وضوء لہ اور روایت ہے سعید بن زید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین وضو واسطے اس شخص کے کہ نہین یاد کیا نام اللہ کا وضو پر یعنی جسنے ابتدائے وضو مین اللہ تعالی کا نام نہ لیا اسکا وضو پورا نہوا کہ جسپر ثواب ہے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی احمد اور ابوداؤد نے ابوہریرہ اور دارمی نے ابی سعید خدری سے اُسنے اپنے باپ سے اور زیادہ کیا احمد وغیرہ نے بیچ اول اس حدیث کے کہ نہین نماز واسطے اس شخص کے کہ نہین وضو واسطے اُسکے ف امام احمد کے نزدیک بسم اللہ کہنی ابتدائے وضو مین واجب ہے اور جمہور علما کے نزدیک سنت ہے یا مستحب اور سلف سے یہ الفاظ کہنے منقول ہین سبحان اللہ العظیم وبحمدہ اور بعضون نے کہا ہے کہ افضل ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم بعد اعوذ پڑھنے کے اور مشہور یہ الفاظ ہین بسم اللہ والحمد للہ علی دین الاسلام اور عن ابی سعید عن ابیہ کہنا سہو ہے صواب یون ہے عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ؎ ع

وعن لقیط بن صبرۃ قال قلت یا رسول اللہ اخبرنی عن الوضوء قال اسبغ الوضوء وخلل بین الاصابع وبالغ فی الاستنشاق الا ان تکون صائما رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وروی ابن ماجۃ والدارمی الی قولہ بین الاصابع اور روایت ہے لقیط بن صبرہ سے کہا کہا مین نے اے رسول خدا کے خبر دو مجھکو وضو سے فرمایا پورا کرو وضو کو اور خلال کرو درمیان انگلیون کے اور خوب پہونچا پانی ناک مین مگر یہ کہ ہو تو روزہ دار روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کی ابن ماجہ اور دارمی نے تا قول اُسکے بین الاصابع ف خبر دو وضو سے یعنی کمال وضو کا تعلیم فرمائیے کہ جس سے مستحق ثواب کے ہون فرمایا پورا کر وضو یعنی فرائض اور سنتین اُسکی اچھی طرح ادا کر اور خلال کرنا ہاتھ اور پانون کی انگلیون کا سنت ہے امام اعظم صاحب اور امام شافعی رح کے نزدیک اور یہ حکم اُس صورت مین ہے کہ انگلیان بحسب خلقت کے آپس سے جدا اور کشادہ ہون اور اگر آپس مین ملی ہون اسطرح کہ پانی بے تکلف انمین نہین پہونچ سکتا تو خلال کرنا واجب ہے اور ہمارے نزدیک خلال اسطرح کرے کہ داہنے ہاتھ کی ہتیلی بائین ہاتھ کی پشت پر رکھکر انگلیان داہنے ہاتھ کی انگلیون بائین ہاتھ کے مین ڈالے کہ اولی یون ہی ہے اور پانون کی انگلیون کا خلال بائین ہاتھ کی چھنگلیا سے کرے اسطرح کہ اُسکو داہنے پانون کی چھنگلیا کی نیچے سے داخل کرکے خلال شروع کرے ہر انگلی مین یون نکالتا جاوے حتی کہ دوسرے پانون کی چھنگلیا تک پہونچے اور حد ناک مین پانی دینے کی یہ ہے کہ پانی نرمہ ناک تک پہونچے اور مبالغہ کہا یہ ہے کہ وہان سے آگے گذر جاوے پس یہ مبالغہ اگر روزہ سے نہووے تو کرے اور روزہ دار کو مکروہ ہے اور کلی کرنی اور ناک مین پانی دینا امام اعظم رح کے نزدیک وضو مین سنت ہے

اور غسل میں فرض اور امام شافعی کے نزدیک دونوں میں سنت ہے **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأت فخلل اصابع یدیک ورجلیک رواہ الترمذی وروی ابن ماجۃ نحوہ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب اور روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ وضو کرے تو پس خلال کر درمیان انگلیوں ہاتھوں اپنی کے اور پاؤں اپنی کی روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکے کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے **ف** خلال ہاتھوں کا بعد دھونے ہاتھوں کے کرے اور خلال پاؤں کا بعد دھونے انکے کے افضل یون ہی ہے **وعن** المستورد بن شداد قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ یدلک اصابع رجلیہ بخنصرہ رواہ الترمذی وابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہے مستورد بن شداد سے کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جسوقت کہ وضو کرتے ملتے یعنی خلال کرتے انگلیان پاؤن اپنے کی ساتھ چھنگلیا اپنی کے یعنی بائین چھنگلیا سے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** معنی یدلک کے یہ ہین کہ خلال کرتے تھے جیسے کہ روایت احمد مین لفظ یخلل کا آیا ہے پس یہ دلیل ہے اسکی کہ بائین چھنگلیا سے خلال پاؤن کا مستحب ہے یا معنی یدلک کے یہ ہین کہ پھیرتے تھے چھنگلیا انگلیون پاؤن کی پر اس صورت مین یہ دلیل ہوویگی اسکی کہ ملنا تمام اعضا کا مستحب ہے **وعن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ اخذ کفا من ماء فادخلہ تحت حنکہ فخلل بہ لحیتہ وقال ہکذا امرنی ربی رواہ ابوداود روایت ہے انس سے کہا تھے رسول خدا صلعم جسوقت کہ وضو کرتے لیتے ایک چلو پانی سے پھر داخل کرتے اسکو نیچے تھوڑی اپنی کے پس خلال کرتے ساتھ اسکے ڈاڑھی اپنی کو اور فرمایا اسی طرح سے حکم کیا مجکو پروردگار میرے نے یعنی ساتھ وحی خفی کے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** یہ خلال مستحب ہے بعد دھونے منھ کے کرے اور طور اسکا یہ ہے کہ انگلیان ڈاڑھی کے نیچے داخل کرے اور اوپر کو نکالے **وعن** عثمان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یخلل لحیتہ رواہ الترمذی والدارمی اور روایت ہے عثمان سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے خلال کرتے ڈاڑھی اپنے کی روایت کی یہ ترمذی اور دارمی نے **وعن** ابی حیۃ قال رأیت علیا توضأ فغسل کفیہ حتی انقاہما ثم مضمض ثلثا واستنشق ثلثا وغسل وجہہ ثلثا وذراعیہ ثلثا ومسح برأسہ مرۃ ثم غسل قدمیہ الی الکعبین ثم قام فاخذ فضل طہورہ فشربہ وہو قائم ثم قال احببت ان اریکم کیف کان طہور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی والنسائی اور روایت ہے ابی حیہ سے کہا دیکھا مین نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وضو کیا پس دھوئے دونوں ہاتھ اپنے یہانتک کہ پاک کیا انکو پھر کلی کی تین بار اور ناک مین پانی دیا تین بار اور دھویا منھ اپنا تین بار اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک تین بار اور مسح کیا سر اپنے کو ایکبار پھر دھوئے دونوں پاؤن اپنے ٹخنے تک پھر کھڑے ہوے پس لیا بچا ہوا پانی وضو اپنے کا اور پیا اسکو کھڑے کھڑے پھر کہا حضرت علی نے دوست رکھا مین نے یہ کہ دکھلاؤن مین تمکو کسطرح تھا وضو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے **ف** وضو کے پانی مین برکت آجاتی ہے اسلیے اسکو پیا اور یہ پانی کھڑے ہوکر پینا بھی جائز ہے **وعن** عبد خیر قال نحن جلوس ننظر الی علی حین توضأ فادخل یدہ الیمنی فملأ فمہ فمضمض واستنشق ونثر بیدہ الیسری فعل ہذا ثلث مرات ثم قال من سرہ ان ینظر الی طہور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فہذا طہورہ رواہ الدارمی اور روایت عبد خیر سے کہا ہم تھے بیٹھے ہوے دیکھتے طرف حضرت علی کے اسوقت کہ وضو کرتے تھے پس داخل کیا ہاتھ اپنا داہنا باسن مین پس بھرا منھ اپنا پس کلی کی اور ناک مین پانی دیا اور چھنکی ناک ساتھ بائین ہاتھ اپنے کے کیا یہ تین بار پھر کہا جو شخص کہ خوش لگے اسکو یہ کہ دیکھے طرف وضو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس یہ ہے وضو حضرت کا یعنی مانند وضو آپکے کے

روایت کی یہ دارمی نے **ف** مقصود راوی کو بیان یہ تھا کہ کیفیت کلی اور ناک میں پانی دینے اور ناک چھنکنے کی بیان کرے اور باقی وضو معلوم تھا
اسلیے نہ بیان کیا ۱۲ ع **وعن** عبد اللہ بن زید قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مضمض واستنشق من کف
واحد فعل ذلک ثلثا رواہ ابوداود والترمذی اور روایت ہے عبد اللہ بن زید سے کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلعم کو کہ کلی کی اور ناک میں پانی دیا
ایک چلو سے کیا یہ تین بار روایت کی یہ ابو داود اور ترمذی نے **ف** کیا یہ یعنی مجموع یا ہر ایک تین بار یعنی اسمیں دو احتمال ہیں یا یہ کہ کلی کی اور ناک میں پانی دیا
ایک چلو سے تین بار اسی طرح کیا یا یہ کہ تین کلیاں تین چلووں سے کین پھر اسی طرح ناک میں پانی یا تین بار اور اخیر معنی مناسب تر ہے مطابق اکثر
روایات کے ہیں اور ایک احتمال اسمیں اور بھی ہو سکتا ہے کہ یہ دونوں چیزیں ایک ہی ہاتھ سے کین دوسرا ہاتھ نہ لگایا اور اسی طرح یہ احتمالات اوپر کی حدیثمیں
بھی ہیں ۱۲ ع **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسح برأسہ واذنیہ باطنہما بالسباحتین و
ظاہرہما بابہامیہ رواہ النسائی اور روایت ہے ابن عباس سے تحقیق نبی صلعم نے مسح کیا سر اپنے کا اور دونوں کانوں اپنے کا اندر انکے ساتھ دونوں انگلیوں
شہادت کے اور اوپر انکے ساتھ انگوٹھوں اپنے کے روایت کی یہ نسائی نے **وعن** الربیع بنت معوذ انہا رأت النبی صلی اللہ
علیہ وسلم یتوضأ قالت فمسح رأسہ ما اقبل منہ وما ادبر وصدغیہ واذنیہ مرۃ واحدۃ وفی
روایۃ انہ توضأ فادخل اصبعیہ فی جحری اذنیہ رواہ ابوداود وروی الترمذی الروایۃ الاولی واحمد وابن ماجۃ الثانیۃ
اور روایت ہے ربیع بنت معوذ سے یہ کہ اسنے دیکھا حضرت نبی صلعم کو وضو کرتے کہا پس مسح کیا حضرت صلعم نے سر اپنے کا جو کچھ کہ اگلی جانب ہے اسکے اور
جو پچھلی جانب ہے اور کنپٹیوں اپنی کو اور کانوں اپنے کو ایک بار اور ایک روایت میں ہے کہ تحقیق انھوں نے وضو کرنے میں داخل کین دونوں انگلیاں اپنی
بیچ دونوں سوراخوں کانوں اپنے کے روایت کی یہ ابو داود نے اور روایت کی ترمذی نے روایت پہلی اور احمد اور ابن ماجہ نے دوسری **ف** لفظ صدغیہ اور
اذنیہ عطف کیے گئے ہیں لفظ رأسہ پر اسکو عطف خاص علی عام کہتے ہیں یعنی مسح کیا ساتھ پانی سر کے یعنی جو پانی کہ مسح سر کے لیے لیا تھا اسی سے انکو بھی
مسح کیا چنانچہ مذہب امام اعظم صاحب کا یہی ہے اور صدغ کہتے ہیں اس جگہ کو کہ درمیان کان اور آنکھ کے ہے اور جو بال کہ اس جگہ پر لٹکتے رہتے ہیں انکو بھی صدغ کہتے ہیں
کذا فی القاموس اور ابن مالک نے کہا ہے کہ صدغ ان بالوں کو کہتے ہیں کہ درمیان کانوں اور ناصیہ کے ہیں دونوں طرف سر کے پس یہی معنی مناسب ہیں مذہب
حنفی کے اور شرح السنۃ میں لکھا ہے کہ اختلاف کیا ہے علما نے بیچ تین بار مسح کرنے کے آیا سنت ہے یا نہیں پس اکثر علما تو یہی کہتے ہیں کہ ایکبار ہی مسح کرے
چنانچہ تینوں اماموں کا مذہب یہی ہے اور مشہور مذہب شافعی میں یہ ہے کہ مسح تین بار کرنا کہ ہر بار نیا پانی لیا جاوے سنت ہے اور اکثر علما بھی اسپر ہیں کہ شافعی
کہ تین بار مسح کرنا مستحب کہتے ہیں اور ابو داود نے کہا ہے کہ حدیثیں حضرت عثمان رض سے کہ سب صحیح ہیں وہ دلالت رکھتی ہیں کہ مسح ایک بار ہے اور شمنی نے کہا ہے کہ
تین بار مسح کرنا ساتھ نئے پانیوں کے بدعت ہے لیکن ہدایہ میں کہا ہے کہ تین بار مسح کرنا ایک ہی پانی سے مشروع ہے اور روایت کیا گیا ہے امام اعظم سے ۱۲ ع ح +
وعن عبد اللہ بن زید انہ رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ وانہ مسح رأسہ بماء غیر فضل یدیہ
رواہ الترمذی ورواہ مسلم مع زوائد اور روایت ہے عبد اللہ بن زید سے تحقیق اسنے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وضو کیا اور مسح کیا سر اپنے کو
ساتھ پانی کے کہ نہ تھا بچا ہوا ہاتھوں سے یعنی اور نیا پانی لیکر مسح کیا روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی یہ مسلم نے لیکن ساتھ زیادتی کے کہ اسمیں اور عضاے
وضو کے دھونے کا بھی ذکر ہے **ف** حنفیہ کی کتابوں میں مذکور ہے کہ اگر کوئی ہاتھ دھو چکا اور تری اسکی جو باقی تھی اس سے اگر مسح کر لیا تو مسح
ہو جاتا ہے اور اگر کسی عضو پر مسح کیا تھا اور اسکی تری باقی رہی تو اس تراوت سے مسح درست نہیں اور ایک حدیث بھی اس باب میں نقل
کرتے ہیں ابن مسعود سے اور اس حدیث میں بھی ساتھ روایت ابن لہیعہ کے نقل کیا ہے بماء غبر من فضل یدیہ کہ لفظ غبر ساتھ بے کے یعنی مسح کیا ساتھ

پانی سکا باقی رہتا ہاتھ مین بعد دھونے کے لیکن صحیح روایت بھی ہو جو متن مین مذکور ہوئی پس اولی تو یہی ہوا کہ نیا پانی لے اور جائز یہ بھی ہوا کہ ہاتھ کے
باقی رہے ہوئے پانی سے مسح کرلے ✽ ح **وعن** اَبِیْ اُمَامَةَ ذَکَرَ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَکَانَ یَمْسَحُ
الْمَاقَیْنِ وَقَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَذَکَرَا قَالَ حَمَّادٌ لَا اَدْرِیْ الْاُذُنَانِ مِنَ
الرَّاْسِ مِنْ قَوْلِ اَبِیْ اُمَامَةَ اَمْ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہو ابی امامہ سے کہ ذکر کیا وضو حضرت رسول خدا صلعم کا کہا
حضرت صلعم ملتے آنکھون کے کویون کو اور کہا کہ کان بھی سر مین سے ہین روایت کی یہ ابن ماجہ اور ابوداود اور ترمذی نے اور ذکر کیا ابوداود اور ترمذی نے کہ
کہا حماد نے نہین جانتا مین کہ الاذنان من الراس قول ابی امامہ کا ہو یا فرمایا ہوا رسول خدا کا ہو صلی اللہ علیہ وسلم **ف** ماق کہتے ہین اُس گوشۂ چشم کو کہ
ناک کی طرف ہوتا ہو کذا فی القاموس اور جوہری نے لکھا ہو کہ دونون طرف کے گوشۂ چشم کو کہتے ہین پس اولی یہی ہو کہ دونون کویون کو ملے منہ دھوتے وقت
انکو ملنا مستحب ہو تا چیپڑ وغیرہ چھوٹ جاوے اور یہ جو کہا کہ کان بھی سر مین سے ہین اس سے دو حکم نکلتے ہین ایک تو یہ کہ کانون کو سر کے ساتھ مسح کرے
اور دوسرے یہ کہ سر کے مسح کے لیے کہ پانی لیا ہو اُس سے کانون کو بھی مسح کرے نیا پانی نہ لے پس اول حکم مین تو چارون امام متفق ہین اور دوسرا حکم کہ مسح کانون کا
سر کے پانی بچے ہوئے سے کرے مذہب امام اعظم اور امام مالک اور امام احمد کا ہو اور یہ حکم اکثر حدیثون سے ثابت ہوتا ہو اور شافعی کے نزدیک نئے پانی سے
مسح کرے چنانچہ ایک حدیث بھی اس باب مین وارد ہوئی ہو معلوم ایسا ہوتا ہو کہ اکثر ایک ہی پانی سے سر اور کانون کو حضرت صلعم مسح کرتے ہونگے
اور کبھی کہ ہاتھ مین تری نہ باقی رہتی ہوگی نیا پانی لیتے ہونگے واللہ اعلم ✽ ح ع **وعن** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ
قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْاَلُهٗ عَنِ الْوُضُوْءِ فَاَرَاهُ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ هٰکَذَا الْوُضُوْءُ
فَمَنْ زَادَ عَلٰی هٰذَا فَقَدْ اَسَاءَ وَتَعَدّٰی وَظَلَمَ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوٰی اَبُوْدَاوُدَ مَعْنَاهُ
اور روایت ہو عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا کہ آیا ایک گنوار طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پوچھتا تھا کیفیت وضو سے
پس دکھلایا اُسکو دھونا اعضاے وضو کا تین تین بار پھر فرمایا اسطرح سے ہو وضو یعنی وضو کامل پھر جو شخص کہ زیادہ کرے اس پر پس تحقیق بُرا کیا اور تعدی کی اور
ظلم کیا روایت کی یہ نسائی اور ابن ماجہ نے اور روایت کئے ابوداود نے معنی اسکے **ف** بُرا کیا کیونکہ سنت کو چھوڑ دیا اور تعدی کی یعنی سنت کی
حد سے بڑھ گیا بسبب زیادتی کے اور ظلم کیا اپنے نفس پر بسبب مخالفت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ✽ ع **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ اَنَّهٗ سَمِعَ
ابْنَهٗ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْقَصْرَ الْاَبْیَضَ عَنْ یَمِیْنِ الْجَنَّةِ قَالَ اَیْ بُنَیَّ سَلِ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَتَعَوَّذْ بِهٖ مِنَ النَّارِ
فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّهٗ سَیَکُوْنُ فِیْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَوْمٌ یَعْتَدُوْنَ
فِی الطُّهُوْرِ وَالدُّعَاءِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہو عبد اللہ بن مغفل سے یہ کہ انھون نے سنا بیٹے اپنے کو کہ کہتا تھا
یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے محل سفید داہنی طرف جنت کے کہا اے بیٹے میرے مانگ اللہ سے بہشت اور پناہ پکڑ ساتھ اسکے آگ سے یعنی یہ کلام الٰہی
فضول کلام کیا ہو کہ جا سمین اور صفت خاص کے بہشت سے مانگتا ہو بلکہ یون مانگ جسطرح کہ بیان کی پس تحقیق مینے سنا ہو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے تحقیق ہوگی اس امت مین ایک قوم کہ زیادتی کرینگی طہارت مین اور دعا مین روایت کی یہ احمد اور ابوداود اور ابن ماجہ نے
ف زیادتی طہارت مین یہی ہو کہ تین بار سے زیادہ اعضا دھووے اور پانی زیادہ خرچ کرے اور دھونے مین اتنا مبالغہ کرے کہ حد وسواس کو پہنچے
اور زیادتی دعا مین یہ ہو کہ بے ادبی کرے اللہ تعالی سے یا ایک چیز خارج احاطۂ امکان اور ادب سے سوال کرے ✽ ع
وعن اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَیْطَانًا یُقَالُ لَهُ الْوَلْهَانُ فَاتَّقُوْا وَسْوَاسَ

الْمَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ لِأَنَّا لَا نَعْلَمُ أَحَدًا أَسْنَدَهُ غَيْرَ خَارِجَةَ وَهُوَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَصْحَابِنَا اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ تحقیق واسطے وضو کے ہے شیطان کہا جاتا ہے اسکو ولہان پس بچو وسوسہ پانی کے سے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور نہیں اسناد اسکے قوی نزدیک محدثین کے اسواسطے کہ ہم نہیں جانتے کسی کو کہ مسند بیان کیا ہو اسکو سوائے خارجہ کے کہ نام ہے ایک عالم کا اور وہ نہیں قوی نزدیک یاروں ہمارے کے یعنی محدثین کے **ف** ولہان کے معنی ہیں جاتا رہنا عقل کا اور متحیر ہونا یہ نام اس شیطان کا اسلیے ہے کہ لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈال کر حیرت ناک اور بے عقل کر دیتا ہے اسی وہم میں رہتے ہیں کہ اس عضو پر پانی پہونچا ہے یا نہیں ایکبار دھویا یا دو بار پس بچو وسوسہ اس پانی کے سے یعنی اسطرح کے وسوسہ اس پانی کے استعمال کرنے میں آویں تو دفع کرو تا سنت کی حد سے نہ نکلیں ع **وعن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ مَسَحَ وَجْهَهُ بِطَرَفِ ثَوْبِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا کہ دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جسوقت کہ وضو کرتے پونچھتے منہ اپنا ساتھ کونے کپڑے اپنے کے روایت کی یہ ترمذی نے **ف** ساتھ کپڑے اپنے کے یعنی چادر وغیرہ سے اور زیلعی نے شرح کنز میں لکھا ہے کہ جائز ہے رومال سے پونچھنا بعد وضو کے چنانچہ روایت کیا گیا ہے عثمان اور انس اور حسن بن علی رضی اللہ عنہم سے اور حدیث مابعد کی بھی دلالت کرتی ہے اسکے جواز پر اور مستحب لکھا ہے پونچھنا اعضائے وضو کا منیہ والے نے اور بعضی کتابوں حنفیہ میں لکھا ہے اگر بقصد تکبر کے نہ ہو مکروہ نہیں اور اگر بقصد تکبر کے ہو مکروہ ہے اور مذہب شافعی میں نہ پونچھنا سنت ہے وضو والے کو بھی اور غسل والے کو بھی دلیل انکی یہ ہے کہ حضرت میمونہ لائیں حضرت پاس رومال بعد وضو حضرت کے آپنے اسکو رد کر دیا اور شروع کیا جھاڑتے تھے پانی ساتھ ہاتھ اپنے کے اسکا جواب ہمارے علما دیتے ہیں کہ ممکن ہے کہ یہ بات بسبب کسی عذر کے ہوئی ہو ع ح **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِرْقَةٌ يُنَشِّفُ بِهَا أَعْضَاءَهُ بَعْدَ الْوُضُوءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ لَيْسَ بِالْقَائِمِ وَأَبُو مُعَاذٍ الرَّاوِي ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ اور روایت ہے حضرت عائشہ رض سے کہا تھا واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کپڑا پونچھتے تھے ساتھ اسکے اعضا اپنے پیچھے وضو کے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث نہیں قوی اور ابو معاذ راوی ضعیف ہے نزدیک محدثین کے **ف** اور کہا ترمذی نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مقدمہ میں کوئی حدیث صحیح نہیں آئی ہے اور اجازت دی ہے بیچ پونچھنے بعد وضو کے ایک قوم نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور انھوں نے کہ بعد انکے ہیں اور یہ بات انھوں نے اپنے دل سے نکالی ہے پس یہ مضمون سید جمال الدین شافعی نے نقل کیا ہے اب ہمارے علما نے اسکا یہ جواب دیا ہے کہ یہ کہنا تمہارا کہ انھوں نے اپنے دل سے یہ بات نکالی ہے صحیح نہیں تمہی نے یہ کہنا اپنے دل سے نکالا ہے کیونکہ نہیں ہو سکتا کہ مثل عثمان اور انس اور حسن بن علی رضی اللہ عنہم کے اپنے دل سے کچھ نکال لیں بلکہ فعل انکا دلالت کرتا ہے کہ اس حدیث کی کچھ اصل ہے اور علاوہ اسکے عمل کرنا ساتھ حدیث کے اگرچہ ضعیف ہو اولیٰ ہے عمل کرنے سے ساتھ رائے کے اگرچہ قوی ہو واللہ اعلم

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَفِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ هُوَ مُحَمَّدٌ الْبَاقِرُ حَدَّثَكَ جَابِرٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَثَلَاثًا ثَلَاثًا قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ثابت بن صفیہ سے کہا کہ کہا میں نے واسطے باپ جعفر صادق کے کہ وہ محمد باقر ہیں کیا حدیث کی تمکو جابر نے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ایک ایکبار یعنی کبھی اور دو دو بار یعنی کبھی اور تین تین بار یعنی کبھی فرمایا ہاں روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** حضرت امام محمد باقر رح بڑے فقہائے مدینہ منورہ سے ہیں اور بڑے مشہور تھے روایت رکھتے ہیں اپنے والد ماجد حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے اور اور صحابہ سے اور جابر بن عبد اللہ انصاری

پاس آمد و رفت بہت رکھتے اور اُنسے بہت حدیثیں سُنتے اور منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جابر کو اشارہ کیا تھا انکی تعلیم کے لیے کہ ایک شخص
اولاد میری سے تیرے پاس آنکر علم سیکھیگا چنانچہ یہ جابر پاس تشریف لاتے تو جابر اندھے تھے بسبب کبرسن کے پوچھتے کہ تو کون ہی یہ فرماتے کہ میں ہون
محمد بن علی پس جابر کہتے مرحبا یا ابن رسول اللہ و ولد سبطیہ و ریحانیہ پھر ہاتھ اپنا امام باقر کے گریبان مین ڈالتے اور گردن اور بغل او سینہ پر پھیرتے
اور بوسے اخلاص و عقیدت کی بیچ دماغ انس و محبت کے سونگھتے اور کہتے کہ پوچھ مجھسے لئے بھتیجے جو چاہے حدیثون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سے
کہ ہر باب مین اُنسے بہت حدیثین یاد رکھتا ہون پس ثابت نے امام محمد باقر سے پوچھا کہ کیا تمکو حدیث کی ہی جابر نے یہ عادت محدثین کی ہی کہ قاری شیخ
کے آگے کہتا ہی حدثک فلان عن فلان اپنی اسناد کو پہونچاتا ہی حضرت صلعم تک اور شیخ چپکا رہتا ہی اخیر کو اقرار کرتا ہی کہتا ہی نعم پس یہ ایک طرق
روایت سے ہی اور یہی بمنزلہ کہنے شیخ کے ہے حدثنی فلان آخر تک اور شاگرد سنتا رہتا ہی ہو ح ع **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اِنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَقَالَ هُوَ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ اور روایت ہی عبد اللہ بن زید سے کہا تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا دو دو بار یعنی اعضاء وضو کے دو دو بار دھوئے اور فرمایا یہ نور ہی اوپر نور کے **ف** یعنی ایک بار دھونے سے فرض ادا
ہوا وہ ایک نور ہوا دوسری بار دھونے سے سنت ادا ہوئی یہ نور پر نور ہوا ع **وعن** عُثْمَانَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَقَالَ هٰذَا وُضُوْئِيْ وَوُضُوْءُ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِيْ وَوُضُوْءُ اِبْرٰهِيْمَ رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ وَالنَّوَوِيُّ
ضَعَّفَ الثَّانِيْ فِيْ شَرْحِ مُسْلِمٍ اور روایت ہی عثمان سے کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تین تین بار اور فرمایا یہ ہی وضو میرا اور وضو
نبیون کا پہلے مجھسے اور وضو ابراہیم کا روایت کی یہ دونوں حدیثیں رزین نے اور نووی نے ضعیف کہا ہی دوسری کو شرح مسلم مین **ف** حضرت ابراہیم کا
ذکر بعد ذکر کرنے انبیا کے جو کیا اسکو تخصیص بعد تعمیم کہتے ہین یعنی عام کے بعد خاص انکا ذکر کیا اسلیے کہ طہارت نظافت بہت کرتے تھے مدع
وعن اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَكَانَ اَحَدُنَا يَكْفِيْهِ الْوُضُوْءُ
مَا لَمْ يُحْدِثْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی انس سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے واسطے ہر نماز کے یعنی فرض کے اور تھا
ایک ہم میں سے کفایت کرتا اسکو ایک وضو جبتک کہ نہ ٹوٹتا وضو روایت کی یہ دارمی نے **ف** حضرت صلعم کو ہر نماز کے لیے نیا وضو کرنا پہلے واجب تھا پھر
منسوخ ہوا جیسے کہ حدیث بعد سے معلوم ہوتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت صلعم اولی اور عزیمت سمجھ کر ہر نماز کے لیے نیا وضو کرتے تھے مدع **وعن** مُحَمَّدِ بْنِ
يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ قَالَ قُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَرَاَيْتَ وُضُوْءَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا كَانَ
اَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ عَمَّنْ اَخَذَهٗ فَقَالَ حَدَّثَتْهُ اَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِيْ عَامِرٍ الْغَسِيْلِ
حَدَّثَهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اُمِرَ بِالْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا كَانَ اَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ فَلَمَّا شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرَ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَوُضِعَ عَنْهُ الْوُضُوْءُ اِلَّا مِنْ حَدَثٍ
قَالَ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَرٰى اَنَّ بِهٖ قُوَّةً عَلٰى ذٰلِكَ فَفَعَلَهٗ حَتّٰى مَاتَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی محمد بن یحیی بن
حبان سے کہا کہ کہا مین نے واسطے عبید اللہ بیٹے عبد اللہ بیٹے عمر کے کہ خبر دے وضو عبد اللہ بیٹے عمر کے سے واسطے ہر نماز کے باوضو ہون یا بے وضو کس سے لیا ہی
یہ پس کہا عبید اللہ نے کہ حدیث کی عبد اللہ کو اسماء بیٹی زید بیٹے خطاب کے نے یہ کہ عبد اللہ نے کہ بیٹے حنظلہ ابن ابی عامر غسیل کے ہین حدیث کی اسکو یہ
کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم کیے گئے ساتھ وضو کے واسطے ہر نماز کے باوضو ہون یا بے وضو ہون پس جبکہ مشکل ہوا یہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم پر حکم کیے گئے ساتھ مسواک کے نزدیک ہر نماز کے اور موقوف کیا گیا اُنسے وضو کرنا یعنی واجب نہ رہا ہر نماز کے لیے مگر بوقت بے وضو ہونے کے

کہا عبید اللہ نے پس تھے عبد اللہ گمان کرتے یہ کہ مجھکو ہی قوت اسپر پس کیا اُسکو یہانتک کہ وفات ہوئی روایت کی یہ احمد نے **ف** لفظ غسیل کے معنی ہین نہلایا گیا یہ صفت ہی حنظلہ کی حنظلہ کو غسیل اسلیے کہتے ہین کہ ملائکہ نے انکو بعد انتقال کے نہلایا تھا عروہ روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حنظلہ کی بیوی سے پوچھا کہ کیا تھا حال اُسکا یعنی جسوقت گھر سے نکلا تو کیا کام کر رہا تھا گھر مین کہا اُسنے کہ وہ جُنبی تھا اور ایک جانب سر اپنے کی دھوئی تھی یعنے نہانے مین پس جب سنی اُسنے آواز یعنے جہاد کے یے بلانے کی نکلا پس مارا گیا یعنی دن احد کے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا مین نے ملائکہ کو کہ نہلاتے تھے اُسکو کذا ذکرہ الطیبی اور کہا طیبی نے کہ اس حدیث مین تنبیہ ہی اوپر بزرگی مسواک کے کہ یہ ایسی چیز ہی کہ قائم مقام وضو واجب کے کی گئی اور پس تھے عبد اللہ گمان کرتے یہ کہ مجھکو ہی قوت یعنی انھون نے اجتہاد کیا کہ وجوب اُسکا منسوخ ہوا لیکن فضیلت باقی ہی اسکے یے کہ قوت اُسکی رکھے اور وہ قوت اسکی رکھتے تھے پس اسلیے اس امر کو چھوڑا انھین تا دم مرگ ۲ع ح **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِسَعْدٍ وَّھُوَ یَتَوَضَّأُ فَقَالَ مَا ھٰذَا السَّرَفُ یَا سَعْدُ قَالَ اَفِی الْوُضُوْءِ سَرَفٌ قَالَ نَعَمْ وَاِنْ کُنْتَ عَلٰی نَھَرٍ جَارٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ تحقیق نبی صلعم گذرے سعد پر اور وہ وضو کرتے تھے یعنی اور اسراف کرتے تھے اسمین پس فرمایا کہ کیا ہی یہ اسراف اے سعد کہا سعد نے کیا وضو مین بھی اسراف ہی فرمایا کہ ہان اگرچہ ہو تو نہر جاری پر روایت کی یہ احمد و ابن ماجہ نے **ف** نہر جاری پر اسراف اسلیے ہوتا ہی کہ حد شرعی سے تجاوز کرنے مین وقت اور عمر یون ہی ضائع ہوتے ہین وہ اسراف ہوا اور طیبی نے یہ معنی کیے ہین کہ اسمین بالغہ منظور ہی کہ جس چیز مین اسراف نہین متصور ہی اسمین اسراف ہوا تو اور جائے اسراف کا کیا حال ہی ۲ع **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وَذَکَرَ اسْمَ اللّٰہِ فَاِنَّہٗ یُطَھِّرُ جَسَدَہٗ کُلَّہٗ وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ یَذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ لَمْ یُطَھِّرْ اِلَّا مَوْضِعَ الْوُضُوْءِ اور روایت ہی ابی ہریرہ اور ابن مسعود اور ابن عمر سے کہ نقل کیا انھون نے نبی صلعم سے فرمایا جسنے وضو کیا اور یاد کیا نام اللہ کا پس تحقیق پاک کیا بدن اپنا تمام یعنی گناہون سے اور جسنے وضو کیا اور نہ یاد کیا نام اللہ کا نہ پاک کیا مگر اعضاے وضو کو **ف** یعنے جو اعضا دھوئے اسکے گناہ صغیرہ دور ہوئے اور باقی اعضا کے یون ہی رہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو مین بسم اللہ کہنی مستحب یا سنت ہی نہ واجب ۲ع ح **وعن** اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ وُضُوْءَ الصَّلٰوۃِ حَرَّکَ خَاتَمَہٗ فِیْ اِصْبَعِہٖ رَوَاھُمَا الدَّارَقُطْنِیُّ وَرَوَی ابْنُ مَاجَۃَ الْاَخِیْرَ اور روایت ہی ابی رافع سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ وضو کرتے وضو نماز کا ہلاتے انگوٹھی اپنی بیچ انگلی اپنی کے روایت کین یہ دونون حدیثین دارقطنی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے فقط دوسری **ف** جب انگوٹھی ڈھیلی ہو اور گمان ہووے پانی پہونچنے کا نیچے اسکے تو ہلا لینا اُسکا سنت ہی اور اگر جانے کہ انگوٹھی تنگ ہی بغیر ہلانے کے پانی اُسکے نیچے نہین پہونچے گا تو واجب ہی ہلا لینا اُسکا ۲ع **باب الغسل** باب ہی بیچ بیان غسل کے **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ اَحَدُکُمْ بَیْنَ شُعَبِھَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَھَدَھَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ وَاِنْ لَّمْ یُنْزِلْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بیٹھے ایک تمھارا درمیان عورت کی چار شاخون کے پھر کوشش کرے یعنی صحبت کرے پس تحقیق واجب ہوا غسل اگرچہ منی نہ نکلے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مراد چار شاخون سے دو ہاتھ اور دونون پانون عورت کے ہین یا مراد چار شاخون سے ہین دونون پانون اسکے اور دونون طرفین فرج کی **حاصل** یہ کہ جماع کے لیے بیٹھا اور جماع کیا تو غسل لازم آتا ہی بمجرد داخل کرنے سر ذکر کے منزل ہووے یا نہ ہووے یہی مذہب ہی خلفاے راشدین اور اکثر صحابہ رضے اللہ تعالے عنہم کا اور چارون امامون کا ۲ع ح **وعن**

أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللهُ هٰذَا مَنْسُوخٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ فِي الْاِحْتِلَامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَلَمْ أَجِدْهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ
اور روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے اسکے نہیں کہ پانی پانی سے ہے یعنی غسل کرنا لازم آتا ہے منی کے نکلنے سے روایت کی یہ مسلم نے کہا شیخ امام محی السنہ نے رحمت کرے اسکو اللہ یہ منسوخ ہے اور کہا ابن عباس نے سوائے اسکے نہیں کہ پانی پانی سے ہے بیچ احتلام کے ہے روایت کی یہ ترمذی نے اور نہیں پایا میں نے اسکو صحیحین میں ف بموجب اس حدیث کے بغیر انزال کے غسل نہیں واجب ہوتا ہے پس اوپر کی حدیث میں اور اسمیں تعارض لازم آتا اُس تعارض کے دفع کے لیے مصنف نے قول محی السنہ کا نقل کیا کہ یہ منسوخ ہے یعنی ساتھ حدیث ابی بن کعب کے کہ یہ رخصت اول اسلام میں تھی پھر نہی کی گئی اس سے اور ترمذی نے کہا کہ اسیطرح بہت صحابہ نے روایت کی ہے کہ یہ ابتدائے اسلام میں تھی پھر منسوخ ہوئی اور حکم ہوا کہ جب ستر مرد کا عورت کے ستر میں گیا اور دونوں ختنے ملے غسل واجب ہوا اور انزال ہوئے یا نہوے اور ابن عباس نے اور توجیہ بیان کی کہ یہ احتلام کے حق میں فرمایا ہے کہ بجز خواب دیکھنے کے نہانا واجب نہیں ہوتا جبتلک کہ بعد اٹھنے کے منی نہ دیکھے اس صورت میں اسکو منسوخ کہنے کی حاجت نہیں اور حق یہ ہے کہ یہ حدیث مطلق ہے خواہ احتلام ہو خواہ غیر احتلام لیکن یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوا ۱ ح وعن أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَغَطَّتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَجْهَهَا وَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَوَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ قَالَ نَعَمْ تَرِبَتْ يَمِينُكِ فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ بِرِوَايَةِ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّ مَاءَ الرَّجُلِ غَلِيظٌ أَبْيَضُ وَمَاءَ الْمَرْأَةِ رَقِيقٌ أَصْفَرُ فَمِنْ أَيِّهِمَا عَلَا أَوْ سَبَقَ يَكُونُ مِنْهُ الشَّبَهُ
اور روایت ہے ام سلمہ رض سے کہا کہا ام سلیم نے اے رسول خدا کے تحقیق اللہ نہیں حیا کرتا حق سے پس آتا ہے عورت پر غسل جبکہ احتلام ہو یعنی خواب میں دیکھے مجامعت فرمایا کہ ہاں جس وقت کہ دیکھے پانی یعنی منی پس ڈھانک لیا ام سلمہ نے منہ اپنا یعنی بسبب شرم کے اور کہا اے رسول خدا کے کیا محتلم ہوتی ہے عورت یعنی اسکے بھی منی ہوتی ہے اور نکلتی ہے اُس سے مانند مرد کے فرمایا کہ ہاں خاک آلودہ ہو داہنا ہاتھ تیرا پس ساتھ کس سبب کے مشابہ ہوتا ہے اُسکے بچہ اُسکا یعنی وقت روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے بیچ روایت ام سلیم کے کہ تحقیق منی مرد کی گاڑھی ہوتی ہے سفید اور منی عورت کی پتلی ہوتی ہے زرد پس جوان دونوں میں غالب ہو یا سبقت کرے ہوتی ہے اُس سے مشابہت یعنی بچہ مشابہ اُسکے ہوتا ہے ف اللہ نہیں حیا کرتا حق سے یعنے منع فرمایا ہے حیا کرنے سے بیچ پوچھنے حق بات کے ام سلیم نے اپنے سوال کرنے کی یہ تمہید اور عذر کیا بعد اُسکے سوال کیا اور جبکہ دیکھے منی یعنی اپنے بدن میں یا کپڑے میں بعد جاگنے کے اور یہی حکم مذی کا بھی ہے ہمارے نزدیک یعنے سوتے سے اٹھکر مذی لگی دیکھے تو بھی غسل آتا ہے اور خاک آلودہ ہو داہنا ہاتھ تیرا یہ کنایہ ہے شدت فقر سے پس یہ بد دعا ہے لیکن یہاں معنی حقیقی اسکی مراد نہیں بلکہ زبان زد عرب کے ہے کہ وقت تعجب کے بولتے ہیں حال یہ کہ عجب ہے تجھسے ام سلمہ کہ اسطرح کہتی ہے اور یہ نہیں سمجھتی کہ اگر اسکے منی نہیں ہوتی تو بچہ مشابہ اُسکے کیونکر ہوتا ہے پس عورت کے منی ہوتی ہے مثل مرد کے اور دونوں کی منی سے بچہ پیدا ہوتا ہے اور رنگ منی کے بیان کیے تو یہ باعتبار اکثر اور سلامت حال کے ہیں کیونکہ کبھی منی مرد کی پتلی بھی ہوتی ہے بسبب مرض کے اور سرخ ہوتی ہے بسبب کثرت جماع کے اور کبھی عورت کی منی سفید ہوتی ہے بسبب قوت اسکی کے اور معنی اخیر جملہ کے یہ ہیں کہ جسکی غالب ہوگی منی یعنی اُس صورت میں کہ مرد اور عورت کی منی ساتھ گرے رحم میں یا جسکی سبقت کریگی یعنی ایک کی دوسرے کی منی سے پہلے گریگی رحم میں تو اسی کے مشابہ ہوگا بچہ ۱۲ ع ح وعن عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي الْمَاءِ

فيخلل بها أصول شعره ثم يصب على رأسه ثلث غرفات بيديه ثم يفيض الماء على جلده كله متفق عليه
وفي رواية لمسلم يبدأ فيغسل يديه قبل أن يدخلهما الإناء ثم يفرغ بيمينه على شماله فيغسل فرجه ثم يتوضأ
اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ ارادہ کیا کرتے نہانے کا جنابت سے یعنی واسطے دفع جنابت کے شروع کرتے پس دھوتے
دونوں ہاتھ اپنے یعنی پہونچوں تک پھر وضو کرتے جیسے کہ وضو کرتے ہیں نماز کے لیے پھر داخل کرتے انگلیاں اپنی پانی میں یعنی تاکہ تر ہو دیں پھر نکالتے انکو
پس خلال کرتے ساتھ انکی یعنی ساتھ تر انگلیوں کے جڑوں بالوں اپنے کی میں پھر ڈالتے سر اپنے پر تین چلو ساتھ دونوں ہاتھوں اپنے
کے پھر بہاتے پانی تمام بدن اپنے پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں ہے کہ شروع کرتے پس دھوتے دونوں ہاتھ اپنے
پہلے اس سے کہ داخل کرتے انکو باسن میں پھر ڈالتے ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے بائیں ہاتھ اپنے پر پھر دھوتے ستر اپنا پھر وضو کرتے **ف**
جیسے کہ وضو کرتے ہیں نماز کے لیے یعنے اگر ایسی جائے نہاتے کہ پاؤں رکھنے کی جگہ پانی نہ جمع ہوتا یعنی پتھر یا تختہ پر نہاتے تو پورا وضو کر لیتے اور اگر وہاں
گڑھا ہوتا تو پاؤں پیچھے نہانے کے دھوتے جیسے کہ بعد کی حدیث میں مذکور ہے اور ہدایہ میں بھی لکھا ہے کہ اسی طرح کیا کرے اور طبرانی نے
روایت کیا ہے کہ آنحضرت کو احتلام کبھی نہیں ہوا اور نہ اور انبیا علیہم السلام کو ہوتا تھا ع **وعن** ابن عباس قال قالت ميمونة وضعت
للنبي صلى الله عليه وسلم غسلا فسترته بثوب وصب على يديه فغسلهما ثم صب على يديه فغسلهما ثم
صب بيمينه على شماله فغسل فرجه فضرب بيده الأرض فمسحها ثم غسلها فمضمض واستنشق وغسل
وجهه وذراعيه ثم صب على رأسه وأفاض على جسده ثم تنحى فغسل قدميه فناولته ثوبا فلم يأخذه
فانطلق وهو ينفض يديه متفق عليه ولفظه للبخاري اور روایت ہے ابن عباس سے کہا کہا میمونہؓ نے کہ بیوی حضرت کی ہیں
کہ رکھا میں نے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پانی واسطے غسل کے پھر پردہ کیا میں نے انکا ساتھ کپڑے کے اور ڈالا حضرت صلعم نے پانی اوپر دونوں
ہاتھوں اپنے کے پس دھویا انکو پھر ڈالا ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے بائیں ہاتھ اپنے پر پھر دھویا ستر اپنا پھر مارا ہاتھ اپنا زمین پر یعنے بایاں ہاتھ کہ
جس سے ستر دھویا تھا پھر ملا اسکو پھر دھویا اسکو پھر کلی کی اور ناک میں پانی دیا اور دھویا منھ اپنا اور دونوں ہاتھ اپنے پھر ڈالا سر اپنے پر اور بہایا
بدن اپنے پر پھر ایک طرف ہوئے پھر دھوئے دونوں پاؤں اپنے پس دیا میں نے انکو کپڑا یعنی بدن پونچھنے کے لیے پس نہ لیا اسکو پس چلے اور وہ جھاڑتے تھے
دونوں ہاتھ اپنے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکے بخاری کے ہیں **ف** دھوئے دونوں قدم اسلیے کہ وضو کے وقت نہ دھوئے تھے کیونکہ تختہ پر یا
پتھر پر یا بلند جگہ پر نہ نہائے ہونگے بلکہ وہاں پانی ٹھہرتا ہوگا اور کپڑا حضرت میمونہ سے جو نہ لیا تو اسکے کئی احتمال علما نے بیان کیے ہیں یا تو اسلیے نہ لیا کہ بدن
کا نہ پونچھنا ہی افضل تھا یا جلدی کے لیے یا وقت گرمی کا تھا تراوت اچھی معلوم ہوتی تھی یا کپڑے میں کچھ شبہ ہوگا نجاست کا پس گویا
عذر کے سبب سے نہ لیا اس سے یہ نہ نکلا کہ بدن کا نہ پونچھنا سنت ہے یا پونچھنا مکروہ ہے اور مراد ہاتھ جھاڑنے سے یہ ہے کہ چلتے میں ہاتھ ہلاتے جاتے تھے جیسا کہ
عادت قوت والوں کی ہے ع **وعن** عائشة قالت إن امرأة من الأنصار سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن
غسلها من المحيض فأمرها كيف تغتسل ثم قال خذي فرصة من مسك فتطهري بها قالت كيف أتطهر بها
فقال تطهري بها قالت كيف أتطهر بها قال سبحان الله تطهري بها فاجتذبتها إلي فقلت تتبعي بها
أثر الدم متفق عليه اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا کہ تحقیق ایک عورت نے انصار میں سے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے غسل اپنا حیض سے پس
حکم کیا اسکو کہ کیونکر نہاوے یعنی کیفیت نہانے کی کہ پہلے گذری بیان فرمائی پھر فرمایا لے تو ٹکڑا مشک میں کا پھر پاکی حاصل کر تو ساتھ اسکے کہا اسنے کسطرح پاکی حاصل کروں

اُس کے ساتھ اُسکے پس فرمایا پاکی حاصل کر تو ساتھ اُسکے کہا کس طرح پاکی حاصل کرون مین ساتھ اُسکے فرمایا سبحان اللہ پاکی حاصل کر تو ساتھ اُسکے پس کھینچ لیا مین نے اُسکو اپنی طرف پس کہا مین نے رکھدے اُسکو جگہہ خون کے یعنی ستر مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ٹکڑا مشک مین کا لفظ مسک حدیث مین میم کے زیر سے بمعنی مشک کے ہی یعنی ایک ٹکڑا مشک کا یا ایک ٹکڑا کپڑے کا مشک سے رنگ کر لے اور ایک روایت مین زبر میم کے سے آیا ہی معنی چمڑے کے لیکن بحسب روایت اور مناسب مقام کے پہلا ہی قوی تر ہی یعنی میم کی زیر سے بمعنی مشک کے اور فقہا نے کہا ہی کہ مستحب ہی عورت کو کہ ایک ٹکڑا مشک کا لیوے ایک کپڑے کے ٹکڑے کو اسمین خوشبو دار کرے یعنی رنگے اُس سے اور رکھے ستر مین تا بدبو خون کی جاتی رہی اور کلمہ سبحان اللہ کا بطریق تعجب کے پڑھا کہ یہ بات ظاہر ہی اُسکے سمجھنے مین حاجت فکر کی نہین **وعن** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ امْرَأَةٌ اَشُدُّ ضَفْرَ رَاْسِيْ اَفَاَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ فَقَالَ لَا اِنَّمَا يَكْفِيْكِ اَنْ تَحْثِيَ عَلٰى رَاْسِكِ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ ثُمَّ تُفِيْضِيْنَ عَلَيْكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ام سلمہؓ سے کہا کہ کہا مین نے اے رسول خدا کے تحقیق مین عورت ہون خوب مضبوط گوندھتی ہون بال سر اپنے کے کیا کھولون مین انکو وقت غسل جنابت کے پس فرمایا نہین یعنی نہین لازم آتا تجھے کھولنا اُنکا سوا اسکے نہین کہ کفایت کرتا ہی تجھکو یہ کہ ڈالے اپنے سر پر تین لپین پھر بہاوے اُوپر اپنے پانی پس پاک ہو جاوے گی تو روایت کی یہ مسلم نے **ف** صحیح روایت یہ ہی کہ یہ حکم عورتون ہی کے لیے ہی کہ اگر بال گوندھے رہین اور پانی سر پر اسطرح ڈالین کہ بالونکی جڑین تر ہو جاوین تو کافی ہی اور اگر جانین کہ بغیر کھولے کے جڑین تر نہین ہونے کین تو کھولنا اُنکا ضرور ہی اور مردونکو بہر حال کھولنا ہی چاہیے **وعن** اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ اِلٰى خَمْسَةِ اَمْدَادٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہا کہ تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم وضو کرتے ساتھ مد کے اور نہاتے ساتھ صاع کے پانچ مد تک روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مد نام پیمانہ کا ہی کہ اسمین اناج قریب سیر بھر کے آتا ہی اور صاع مین چار مد اناج آتا ہی یعنی قریب چار سیر کے اور مراد ساتھ مد اور صاع کے یہان وزن ہی نہ پیمانہ یعنی قریب سیر بھر پانی سے وضو کرے اور قریب چار سیر کے نہاوے اور یہ وزن وضو اور غسل کے لیے واجب نہین لیکن سنت یہ ہی کہ کم اس سے نہو اور بعضی روایت مین دو تہائی مد کے سے اور بعضی مین آدھے مد سے وضو کرنا حضرت کا ثابت ہوا ہی پس محل اس حدیث متفق علیہ کا یہ ہی کہ اکثر ایک ہی مد سے کرتے تھے اور کبھی کم سے بھی جیسے کہ اُن روایتون مین آیا **وعن** مُعَاذَةَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ فَيُبَادِرُنِيْ حَتّٰى اَقُوْلَ دَعْ لِيْ دَعْ لِيْ قَالَتْ وَهُمَا جُنُبَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی معاذہ سے کہا کہ کہا حضرت عائشہؓ نے کہ نہاتی مین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک باسن سے کہ ہوتا درمیان میرے اور درمیان اُنکے پس جلدی کرتے مجھسے یعنی پانی لینے مین یہان تلک کہ کہتی مین چھوڑ دو واسطے میرے چھوڑ دو واسطے میرے کہا معاذہ نے اور وہ دونون یعنی حضرت اور حضرت عائشہؓ ہوتے جنبی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ایک باسن سے کہ وہ باسن ایک بڑا پیالہ تھا کہ تین صاع اُسمین پانی سماوے پس یہ ہاتھ اسمین ڈالتے تھے اور پانی لیتے تھے نہانے کے لیے اور جلدی لیتے تھے پانی اسکے یہ معنی نہین ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کے نہانے سے پہلے تھوڑے پانی سے نہا لیتے تھے اور باقی اُنکے لیے چھوڑ دیتے تھے اُس سے یہ نہا لیتی تھین بلکہ معنی یہ ہین کہ دونون صاحب اکٹھے اس سے نہاتے تھے اور وہ دونون ہوتے جنبی کہا ابن ملک نے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جس پانی مین جنبی ہاتھ ڈالے وہ طاہر مطہر ہی برابر ہی کہ جنبی مرد ہو یا عورت اور کہا ابن ہمام نے کہ کہا ہی ہمارے سب علما نے اگر محدث یا جنبی یا حائض ہاتھ پاک رکھتے ہون اور وہ چلو بھرنے کے لیے باسن مین ڈالے ہاتھ تو پانی مستعمل نہین ہوتا کیونکہ حاجت رکھتے ہین اور دلیل پکڑی ہی اُنھون نے ساتھ اس حدیث کے اور پھر کہا بخلاف اُسکے کہ ڈالے جنبی پانون یا سر اپنا یعنی اس سے پانی خراب ہو جاتا ہی کیونکہ اس صورت مین کچھ ضرور نہین

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنِ الرَّجُلِ یَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا یَذْکُرُ احْتِلَامًا قَالَ یَغْتَسِلُ وَعَنِ الرَّجُلِ الَّذِیْ یَرٰی اَنَّهٗ قَدِ احْتَلَمَ وَلَا یَجِدُ بَلَلًا قَالَ لَا غُسْلَ عَلَیْهِ قَالَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ هَلْ عَلَی الْمَرْاَۃِ تَرٰی ذٰلِكَ غُسْلٌ قَالَ نَعَمْ اِنَّ النِّسَاءَ شَقَائِقُ الرِّجَالِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَرَوَی الدَّارِمِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلٰی قَوْلِهٖ لَا غُسْلَ عَلَیْهِ روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال ایک شخص کے سے کہ پاوے تراوت اور نہ یاد رکھتا ہو خواب فرمایا غسل کرے اور پوچھے گئے حال اُس شخص کے سے کہ گمان رکھتا ہے کہ خواب دیکھا ہے اور نہیں پاتا تراوت فرمایا کہ نہیں غسل اُسپر کہا ام سلیم نے کیا ہے عورت پر بھی غسل کہ دیکھے یہ یعنے تراوت کو فرمایا کہ ہاں عورتیں بھی مانند مردون کے ہین روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور روایت کی دارمی اور ابن ماجہ نے تا قول اُنکے لا غسل علیہ **ف** پاوے تراوت یعنے جاگ کر تری دیکھے یا مذی اور نہ خواب نہ یاد رکھتا ہو کسی سے جماع کیا ہو نیند مین اُسکو فرمایا کہ غسل واجب ہے اُسپر یعنے مدار تری پانے پر ہے خواب یاد رکھتا ہو یا نہ اور عورتین مانند مردون کے ہین پیدائش اور طبائع مین یعنے پس عورتون پر بھی غسل واجب ہوتا ہے ساتھ دیکھنے تری کے بعد جاگنے کے مانند مردون کے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بمجرد دیکھنے تری کے غسل واجب ہوتا ہے اگرچہ یہ یقین رکھتا ہو کہ یہ کود کر نکلی ہے یہی کہا ہے ایک جماعت تابعین نے اور امام اعظمؒ نے بھی اور اکثر علما نے کہا ہے کہ غسل واجب نہین ہوتا یہانتک کہ جانے کہ یہ کود کر نکلی ہے یعنے اگر جانتا ہے کہ کود کر نکلی ہے تو واجب ہوگا ورنہ مستحب واسطے احتیاط کے اور اگر کوئی پوچھے کہ مرد و عورت اکٹھے ایک بچھونے پر سوئے اور جاگ کر تری بچھونے پر دیکھی اور نجانا کہ کسکی ہے غسل دونون مین سے کسپر واجب ہوگا جواب یہ کہ اگر منی سفید ہے مرد کی ہے اسپر غسل واجب ہوگا اور اگر زرد ہے عورت کی ہے اسپر غسل واجب ہوگا اور احتیاط اسمین ہے کہ دونون غسل کرین ع ح

وعنہا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ فَعَلْتُهٗ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاغْتَسَلْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تجاوز کرے محل ختنہ مرد کا محل ختنہ عورت کے سے واجب ہوگا غسل یہ کیا مین نے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے پس نہائے ہم دونون روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** ختان اس جگہ کو کہتے ہین کہ ختنہ کرنے مین اُسکو کاٹتے ہین کہ وہ مرد کے چمڑا ہوتا ہے سر ذکر پر اور عورت کے ایک گوشت ہوتا ہے بلند مانند تاج مرغ کے پس فرمایا کہ جب یہ دونون ملین اور سر ذکر عورت کے ستر مین داخل ہو غسل واجب ہوتا ہے منزل ہونا شرط نہین ہے ت

وعن ابی ہریرۃ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ کُلِّ شَعْرَۃٍ جَنَابَةٌ فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَاَنْقُوا الْبَشَرَۃَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَالْحَارِثُ ابْنُ وَجِیْهٍ الرَّاوِیْ هُوَ شَیْخٌ لَیْسَ بِذَاكَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نیچے ہر بال کے جنابت ہے پس دھوؤ بالونکو اور پاک کرو بدنکو روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور حارث بن وجیہ راوی اس حدیث کا وہ ایک بڈھا ہے کہ نہیں معتبر یعنے بسبب بڑھاپے اور غلبۂ نسیان کے لائق اعتماد کے نہین یعنے روایت اُسکی قوی نہین ضعیف ہے **ف** دھوؤ بال یعنے خوب طرح دھوؤ کہ اُنکے نیچے پانی پہونچے اگر ایک بال کے نیچے بھی پانی نہ پہونچیگا تو پاک نہین ہونیکا اور پاک کرو بدن کو یعنے خوب طرح میل وغیرہ چھڑاؤ اگر کہین خشک رہی یا آٹا یا موم لگا رہا اور اُسکے نیچے پانی نہ پہونچا تو جنابت نہین اترنے کی طع ح

وعن علی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَۃٍ مِنْ جَنَابَةٍ لَمْ یَغْسِلْهَا فُعِلَ بِهَا كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ قَالَ عَلِیٌّ فَمِنْ ثَمَّ عَادَیْتُ رَاْسِیْ فَمِنْ ثَمَّ عَادَیْتُ رَاْسِیْ ثَلٰثًا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَاَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ اِلَّا اَنَّهُمَا لَمْ یُكَرِّرَا فَمِنْ ثَمَّ عَادَیْتُ رَاْسِیْ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنے کہ چھوڑی جگہ بال کی غسل جنابت سے کہ نہ دھویا اُسکو کیا جاویگا بسبب اُسکے ایسا اور ایسا عذاب آگ کے سے کہا حضرت علیؓ نے پس اسی سبب سے دشمنی کی

مین نے سر اپنے سے تین بار فرمایا روایت کی یہ ابو داؤد اور احمد اور دارمی نے مگر احمد اور دارمی نے نہین تکرار سے کہا فمن ثم عادیت راسی ف ایسا اور
ایسا کنایہ ہی عدو سے یعنے کچھ حصہ اور بہت عذاب ہوگا اور دشمنی کی مین نے سر اپنے سے یعنے جب یہ تہدید اور وعید مین نے سنا تو بسبب ڈر پانی نہ
پہونچنے کے بالون کے نیچے سر اپنے سے معاملہ دشمنون کا سا کیا یعنے دشمن دشمن کو مار ڈالتا ہی ویسے ہی مین نے سر کے بال منڈا ڈالے پس اس حدیث سے
یہ معلوم ہوا کہ ہمیشہ بال منڈانے سر کے جائز ہین اگرچہ سنت رکھنے ہی ہین ہی کیونکہ آنحضرت صلعم اور اور خلفاء رضی اللہ تعالے عنہم منڈاتے نتھے سوا حج کے
اور مراد حضرت علی کے اس کہنے سے یہ معلوم ہوتی ہی کہ دشمنی سر سے مین نے کسی اور غرض کے لیے یعنی زینت اور تنعم کے لیے نہین کی بلکہ یہ سبب ہی
جو مین نے بیان کیا اسمین گویا ایک طرحکا عذر کیا ترک مداومت کے سے کہ حضرت سے ثابت ہوئی تھی اور اس حدیث سے قوت حاصل ہو گئی اوپر
کی حدیث کو بھی وع وعن عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عائشہ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین وضو کرتے پیچھے غسل کے یعنے غسل کے پہلے جو وضو کرتے اسی پر اکتفا کرتے پھر
بعد غسل کی وضو نہ کرتے روایت کی ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے وعنہا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ
رَأْسَهُ بِالْخِطْمِيِّ وَهُوَ جُنُبٌ يَجْتَزِئُ بِذٰلِكَ وَلَا يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عائشہ سے کہا تھے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم دھوتے سر اپنا ساتھ خطمی کے اور وہ ہوتے جنابت سے کفایت کرتے اسپر اور نہ ڈالتے سر پر پانی یعنے خالص روایت کی یہ
ابو داؤد نے ف جیسے یہان آنولون وغیرہ سے سر دھوتے ہین اسی طرح عرب مین خطمی سے دھوتے ہین پس حضرت عائشہ کہتی ہین کہ حضرت کفایت
کرتے تھے ساتھ اسی پانی کے جو سر پر ڈالتے تھے خطمی دھونے کے لیے اور پانی نہاتے وقت سر پر نہین ڈالتے تھے یعنے جیسے کہ لوگ پہلے سر دھوتے ہین بعد اسکے
غسل کرتے ہین اور اور پانی سر پر ڈالتے ہین یون نہ کرتے تھے اور معلوم ایسا ہوتا ہی کہ جس پانی سے سر کو دھوتے تھے اسمین خطمی کم ہوتی ہوگی کہ پانی کی طبیعت متغیر
نہ ہوتی ہوگی یعنے سیلان باقی رہتا ہوگا وع ح وعن يَعْلٰى قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى رَجُلًا يَغْتَسِلُ
بِالْبَرَازِ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَيِيٌّ سِتِّيرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالتَّسَتُّرَ فَإِذَا اغْتَسَلَ
أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ سِتِّيرٌ فَإِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ
أَنْ يَغْتَسِلَ فَلْيَتَوَارَ بِشَيْءٍ اور روایت ہی یعلی سے کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو کہ نہاتا ہی میدان مین
یعنے ننگا پس چڑھے ممبر پر یعنی وعظ کے لیے پس حمد کی اللہ کی پھر فرمایا کہ تحقیق اللہ بہت حیا والا ہی یعنے معاملہ کرتا ہی بندون سے حیا مندون کا سا کہ
عفو کرتا ہی بہت پردہ پوش ہی یعنے گناہ اور عیب بندون کے ڈھانکتا ہی دوست رکھتا ہی حیا اور پردہ کرنے کو پس جسوقت کہ نہاوے ایک تمہارا
یعنے میدان مین پس چاہیے کہ پردہ کر لے روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے اور بیچ ایک روایت نسائی کے کہا تحقیق اللہ بہت پردہ پوش ہی پس
جسوقت ارادہ کرے ایک تمہارا یہ کہ نہاوے پس چاہیے کہ پردہ کرے ساتھ کسی چیز کے ف عادت شریف حضرت صلعم کی یہ تھی کہ کسی بڑی بات کا
بیان کرنا منظور ہوتا تو ممبر پر چڑھ کر حمد کرتے اور اسکو بیان فرماتے پس یہان جو بیان فرمایا حاصل اسکا یہ ہی کہ حیا اور پردہ کرنا صفات الٰہی سے ہین
اپنے بندون کے لیے بھی دوست رکھتا ہی کہ حتی الامکان اسکی صفات اپنے مین حاصل کرین یعنے حیا اور پردہ کیا کرین نوع

الفصل الثالث

فصل تیسری عن أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ إِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ نُهِيَ عَنْهَا رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی ابی بن کعب سے کہا سوا اسکے نہین کہ تھا نہانا منی کے نکلنے سے رخصت ابتدا اسلام مین پھر
منع کیا گیا اس سے روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے ف یعنی پہلے حکم تھا کہ غسل جب ہی واجب ہوتا ہی کہ منی نکلے اگر جماع کیا اور منی نہ نکلی تو

غسل نہین لازم ہوتا تھا اب یہ حکم منسوخ ہوا اور یہ حکم ہوا کہ بمجرد جماع کرنیکے غسل لازم ہوجاتا ہی خواہ منی نکلے یا نہ نکلے ہو ع **وعن** علیؓ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي اِغْتَسَلْتُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَصَلَّيْتُ الْفَجْرَ فَرَاَيْتُ قَدْرَ مَوْضِعِ الظُّفْرِ لَمْ يُصِبْهُ الْمَاءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتَ مَسَحْتَ عَلَيْهِ بِيَدِكَ اَجْزَاَكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہی حضرت علیؓ سے کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا تحقیق مین نے غسل کیا جنابت سے اور نماز پڑھی فجر کی پس دیکھا مین نے قدر ناخن کے نہین پہونچا اُسکو پانی پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا تو کہ مسح کرتا اوپر ساتھ ہاتھ اپنے کے کفایت کرتا تجھکو روایت کی یہ ابن ماجہ نے **ف** مسح کرنا یعنے دھو ڈالتا اُسکو دھونا خفیف یا ہاتھ بھیگا ہوا پھیر لیتا وقت غسل کے تو کافی تھا تجھکو کہ غسل پورا ہوجاتا اور بعد مدت کے دیکھا تو دھونا چاہیے تھا اگرچہ دھونا خفیف ہوتا اور نماز کہ پڑھی تھی اُسکی قضا کرتا ہو ح **وعن** ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ كَانَتِ الصَّلٰوةُ خَمْسِيْنَ وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَغَسْلُ الْبَوْلِ مِنَ الثَّوْبِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُ حَتّٰى جُعِلَتِ الصَّلٰوةُ خَمْسًا وَغُسْلُ الْجَنَابَةِ مَرَّةً وَغَسْلُ الْبَوْلِ مِنَ الثَّوْبِ مَرَّةً رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہا تھین نمازین فرض پچاس اور نہانا جنابت سے سات بار اور دھونا پیشاب کا کپڑے سے سات بار پس ہمیشہ رہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مانگتے یعنے اللہ تعالی سے تخفیف اسمین یہانتک کہ ٹھہرائی گئین نمازین پانچ اور غسل جنابت کا ایکبار اور دھونا پیشاب کا کپڑے سے ایکبار روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** جب حضرت صلعم شب معراج مین تشریف لیگئے تو پچاس نمازین فرض ہوئین از بسکہ حضرت شفیق تھے امت کے دیکھا کہ اُنسے ادا نہین ہو سکتے لیکن تخفیف چاہی کئی بار اور ہر بار پانچ پانچ نمازین کم ہوتی گئین یہانتک کہ پانچ رہ گئین اور غسل جنابت سے سات بار صحیحین مین لفظ ذکر نماز کا ہی غسل اور کپڑے دھونیکا نہین ابوداؤد کی روایت مین ہی اور یہ روایت ضعیف ہی اور غسل جنابت کا ایکبار ٹھہرا یعنے فرض ایکبار مین ادا ہوجاتا ہی اور تین بار سنت ہی اور پیشاب کا دھونا کپڑے سے ایکبار ظاہر اس حدیث کا موافق قول شافعی کے ہی کہ اُنکے نزدیک ایکبار مین پاک ہوجاتا ہی اور علماے حنفیہ نے یہ کہا ہی کہ اتنا دھووے کہ دھونیوالے کو ظن غالب اسکی طہارت کا حاصل ہوجاوے پھر اُسکی حد یہ مقرر کی ہی کہ تین بار دھووے اور ہر بار نچوڑتا جاوے کہ اسمین اکثر ظن غالب طہارت کا حاصل ہوتا ہی ہو ع ح **ف** فرض ہوتا ہی غسل بسبب نکلنے منی کے کہ جو کود کر نکلے اور شہوت بھی ہو وقت منفصل ہونیکے ریڑھ سے اگرچہ باہر نکلتے وقت شہوت نہو اور فرض ہوتا ہی بسبب اسکے کہ جاگ کر تری پاوے اگرچہ مذی ہو اور اگرچہ خواب نہ یاد رکھتا ہو اور فرض ہوتا ہی بسبب داخل کرنے سر ذکر کے عورت کے ستر مین آگے کی طرف یا پیچھے اور اسیطرح لڑکے کے پیچھے کی جانب داخل کرنے سے اور اگر جیتے آدمی کے داخل کرے بمجرد داخل کرنیکے غسل لازم ہوتا ہی اگرچہ منزل نہو دونون پر یعنے فاعل اور مفعول پر اور فرض ہی بند منقطع ہونے حیض اور نفاس کے اور نہین لازم آتا بسبب نکلنے مذی اور ودی کے اور نہ خواب دیکھنے سے بغیر تری پانی کے اور اگر چارپائے اور مردہ کے آگے یا پیچھے داخل کرے تو منزل ہونے سے لازم آتا ہی اور نہین تو نہین اور سنت ہی غسل جمعہ کا اور عیدین کا اور احرام کا اور عرفہ کا اور واجب کفایہ ہی میت کے لیے یعنے اگر بعضے نہلا دیوین تو سب کے ذمہ سے ادا ہوجاتا ہی والا سب گنہگار رہتے ہین اور جو جنبی مسلمان ہو تو اُسکو نہانا واجب ہی اور اگر جنبی نہین ہی تو مستحب ہی اور نہین جائز ہی محدث کو چھونا قرآن کا مگر جزدان یا کپڑا اُسپر ہو تو درست ہی اور اگر تری چولی ہی چڑھی ہو تو نہین درست اور مکروہ ہی چھونا اسکا ساتھ آستین کے یا ساتھ کپڑے کے کہ اُسکے بدن سے لگا ہی مثلاً چادر اوڑھے ہو تو اُس سے نہ پکڑے اور اگر اسکو بدن سے الگ کر لی تو درست ہی اور مکروہ ہی بے وضو چھونا تفسیر کو اور کتابون حدیث اور فقہ کی کو لیکن آستین سے اُنکو چھونا جائز ہی بلا خلاف اور نہین جائز ہی چھونا اُس درہم کا کہ اسپر سورۃ لکھی ہو مگر ساتھ تھیلی کے جائز ہی اور نہین جائز ہی جنبی کو داخل ہونا مسجد کا مگر بضرورت اور نہ پڑھنا قرآن کا اگرچہ آیۃ سے کم ہو مگر بطور دعا اور ثنا کے جائز ہی اور جائز ہی اُسکو ذکر کرنا اور تسبیح پڑھنی اور دعا کرنی

باب ہی بیچ بیان **باب مخالطة الجنب وما یباح له** اور حائض اور نفاس والی ان سب باتون مین شامل جنبی کے ہین متعلقی
اختلاط جنبی کے اور اس چیز کے کہ جائز ہی اسکو **ف** مراد اختلاط جنبی سے یہان بیٹھنا اور کلام کرنا اور مصافحہ کرنا اور مانند اُنکے اور معاملات کرنے ساتھ
اُنکے ہیچ **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَقِیَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
وَاَنَا جُنُبٌ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَمَشَیْتُ مَعَهٗ حَتّٰی قَعَدَ فَانْسَلَلْتُ فَاَتَیْتُ الرَّحْلَ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ وَهُوَ قَاعِدٌ
فَقَالَ اَیْنَ کُنْتَ یَا اَبَا هِرٍّ فَقُلْتُ لَهٗ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا یَنْجُسُ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ وَلِمُسْلِمٍ مَعْنَاهُ وَزَادَ
بَعْدَ قَوْلِهٖ فَقُلْتُ لَهٗ لَقِیْتَنِیْ وَاَنَا جُنُبٌ فَکَرِهْتُ اَنْ اُجَالِسَكَ حَتّٰی اَغْتَسِلَ وَکَذَا الْبُخَارِیُّ فِیْ رِوَایَةٍ اُخْرٰی
روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا کہ ملاقات کی مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور تھا مین جنبی پس پکڑا حضرت صلعم نے ہاتھ میرا پس چلا مین ساتھ
اُنکے یہان تلک کہ بیٹھے پس چپکے سے نکل گیا مین پھر آیا مین مکان پر پس نہایا مین پھر آیا مین اور حضرت بیٹھے ہوئے تھے پس فرمایا کہان تھا تو اے ابو ہریرہ پس
ذکر کیا مین نے واسطے اُنکے یعنے حال اپنا پس فرمایا سبحان اللہ تحقیق مسلمان نہین ناپاک ہوتا یہ لفظ بخاری کے ہین اور مسلم مین معنی اُسکے اور زیادہ کیئے بعد
قول اُنکے کے یہ لفظ پس کہا مین نے اُنکو ملاقات کی تمنے مجھسے اور مین تھا جنبی پس مکروہ جانا مین نے یہ کہ بیٹھون مین تمہارے پاس یہانتک کہ غسل
کرون اور اسی طرح سے زیادہ کیا بخاری نے بیچ اور روایت کے **ف** یعنے جنابت نجاست حکمی ہی کہ شارع نے ساتھ اُسکے حکم کیا ہی اور غسل اُسپر واجب کیا
ہی اس سے حقیقۃً آدمی نجس نہین ہوجاتا اسلیئے پسینا اور جھوٹا جنبی کا پاک ہی اور مخالطت ساتھ اُسکے یعنے مصافحہ اور بیٹھنا اور اُٹھنا وغیرہ ذلک ساتھ اُسکے
جائز ہی ہرطرح **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَکَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ تُصِیْبُهُ الْجَنَابَةُ
مِنَ اللَّیْلِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاْ وَاغْسِلْ ذَکَرَكَ ثُمَّ نَمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہی ابن عمر سے کہا ذکر کیا عمر بن الخطاب نے واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے تحقیق یہ کہ پہونچتی ہی اُنکو جنابت رات کو پس فرمایا واسطے
اُنکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کر اور دھو ڈال ستر اپنا پھر سو رہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** جنبی کے لیے یہ طہارت واسطے سونیکے ہی
یعنے جب یہ کیا تو پاک سویا اور اس سے معلوم ہوا کہ جنبی کو سنت ہی وضو کر لینا جبکہ ارادہ کرے سونیکا یا تاخیر کرے غسل مین بسبب کسی ضرورت کے
یا بغیر ضرورت کے اور دھونا ستر کا پہلے ہی اور وضو بعد لیکن بیان کرنے مین وضو پہلے ذکر کیا واسطے تعظیم اُسکی کے ہیچ **وعن**
عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ جُنُبًا فَاَرَادَ اَنْ یَّاْکُلَ اَوْ یَنَامَ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ
لِلصَّلٰوةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب ہوتے جنبی پس ارادہ کرتے یہ کہ کھاوین
یا سووین وضو کرتے وضو نماز کا سا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمْ اَهْلَهٗ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ یَّعُوْدَ فَلْیَتَوَضَّاْ بَیْنَهُمَا وُضُوْءًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب آوے ایک تمہارا اپنی عورت کے پاس پھر ارادہ کرے یہ کہ
پھر جاوے یعنے دوبارہ جماع کا ارادہ کرے پس چاہیے کہ کرلے درمیان دونون کے وضو روایت کی یہ مسلم نے **ف** کہا ابن ملک نے کہ اس بات مین ہی
پاکیزگی حاصل ہوتی ہی اور نشاط اور لذت خوب آتی ہی اور اس حدیث مین اور حدیث عمرؓ مین اور حدیث عائشہؓ مین اشارہ ہی اسپر کہ مستحب ہی جنبی کو یہ کہ
دھو وے ستر اپنا اور وضو کرے نماز کا سا جبکہ ارادہ کرے کھانے کا یا پینے کا یا دوبارہ جماع کرنیکا یا سونے کا اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد وضو سے
کھانے پینے کے حق مین یہان دھونا ہاتھون کا ہی اور اسپر جمہور علما ہین کیونکہ حدیث نسائی مین صریح بیان اسکا آگیا ہی ہیچ طرح لیکن اس حدیث سے

صریح یہی معلوم ہوتا ہی کہ وضو نماز کا سا کرتے پس تطبیق روایتوں میں یہ ہی کہ گاہے اختصار کرتے تھے اوپر ہاتھ دھونے کے فقط اور اکثر اوقات تمام وضو کرتے تھے تقریر مولانا **وعن** اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم آتے اپنی عورتوں کے پاس ساتھ ایک غسل کی روایت یہ مسلم نے **ف** یعنے کبھی حضرت ایک شب میں سب بی بیوں سے صحبت کرتے اور غسل اخیر ہی کو کرتے درمیان میں نکرتے اگر کوئی کہے کہ اس قسم کا یعنے بارے مقرر کرنیکا واسطے ہر عورت کے ایک رات ہی پس کیونکر دورہ کرتے تھے سب پر جواب یہ کہ واجب ہونا باری کا حضرت پر مختلف فیہ ہی کہا ابو سعید نے کہ حضرت پر واجب نہین تھی بلکہ از راہ احسان کے باری باندھ رکھی تھی اور اکثر علما کہتے ہین کہ حضرت پر بھی مقرر کرنا باری کا واجب تھا اور یہ دورہ کرنا اُنکی رضا سے تھا اور غسل جو ایک ہی اخیر میں کرتے تھے پس احتمال ہی اسکا کہ درمیان میں وضو کر لیتے ہونگے یا ترک کیا ہو وضو واسطے بیان جواز کے ع **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حضرت عائشہؓ سے کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم یاد کرتے اللہ کو ہر وقت روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنے خواہ حضرت جنبی ہوتے یا بے وضو ہوتے اور سوا اسکے ہر حال میں اللہ کی یاد سے غافل نہوتے مگر قرآن کہ حالت جنابت میں نہ پڑھتے اور ذکر پاخانہ اور غسل خانہ میں نہ کرتے اور بعضوں نے کہا ہی کہ مراد ساتھ ذکر کے یہان ذکر قلبی ہی اور فکر کرنا اُسکی قدرتوں میں کہ کسی حالت میں نہ چھوڑتے تھے ع **و** حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ سَنَذْكُرُهٗ فِيْ كِتَابِ الْاَطْعِمَةِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور حدیث ابن عباس کی ذکر کرینگے ہم اُسکو کتاب الاطعمہ میں انشاء اللہ تعالے

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اغْتَسَلَ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَفْنَةٍ فَاَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَوَضَّاَ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ اِنَّ الْمَاءَ لَا يُجْنِبُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ نَحْوَهٗ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہا غسل کیا بعضی بی بیوں حضرت نبی کی نے درود ہو جیو اللہ کا اُنپر اور سلام لگن سے یعنے چلو لیکر نہائین پس ارادہ کیا حضرت رسول خدا صلعم نے یہ کہ وضو کرین اُس سے یعنی باقی رہے ہوے پانی سے پس کہا اے رسول خدا صلعم تحقیق تھی مین جنبی یعنے میں اس سے نہائی ہون یہ بقیہ اسکا ہی پس فرمایا تحقیق پانی نہیں ہوتا جنبی یعنے نجس نہیں ہوتا ساتھ نہانے جنبی کے اور ساتھ پڑنے اعضا اُسکے کے روایت کی یہ ترمذی وابوداؤد و ابن ماجہ نے اور روایت کی دارمی نے مانند اسکے اور شرح السنۃ میں ابن عباس نے نقل کی میمونہ سے ساتھ لفظ مصابیح کے **ف** اگر کوئی کہے کہ یہ حدیث مخالف ہی اُسکے کہ تیسری فصل میں آویگی کہ منع کیا رسول خدا صلعم نے اس سے کہ وضو کرے مرد بقیہ پانی طہارت عورت کے سے جواب یہ کہ حدیث دلالت کرتی ہی جواز پر اور وہ ترک اولی پر پس نہی نہی تنزیہی ہی نہ تحریمی ع **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ يَسْتَدْفِئُ بِيْ قَبْلَ اَنْ اَغْتَسِلَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ اور روایت ہی حضرت عائشہؓ سے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نہاتے جنابت سے پھر گرمی طلب کرتے ساتھ میرے پہلے نہانے میرے سے روایت کی یہ ابن ماجہ نے اور روایت کی ترمذی نے مانند اُسکے اور شرح السنۃ میں ساتھ لفظ مصابیح کے **ف** یعنے اعضاے شریف مجھسے چپٹاتے تا گرم ہو وین اس سے معلوم ہوا کہ بدن جنبی کا پاک ہی ح **وعن** عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَيُقْرِئُنَا الْقُرْاٰنَ وَيَاْكُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ وَلَمْ يَكُنْ يَحْجُبُهٗ اَوْ يَحْجُزُهٗ عَنِ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ اور روایت ہی حضرت علیؓ سے کہا تھے نبی صلعم

نکلتے پاخانہ سے بس پڑھاتے ہمکو قرآن اور کھاتے ساتھ ہمارے گوشت یعنی پہلے وضو سے اور نہ تھی کہ منع کرے انکو یا باز رکھے انکو پڑھنے قرآن کے سے
کوئی چیز سواے جنابت کے روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکے **وعن ابن عمرؓ قال قال رسول**
الله صلى الله عليه وسلم لا تقرأ الحائض ولا الجنب شيئا من القرآن رواه الترمذي اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ پڑھے حائضہ اور نہ جنبی کچھ قرآن سے روایت کی یہ ترمذی نے **ف** نہ پڑھے کچھ یعنے تھوڑا نہ بہت صحیح روایت امام اعظم اور
امام شافعی رحمۃ اللہ سے یہی منقول ہے اور بعضونکے نزدیک تمام آیۃ پڑھنی حرام ہے اور کم آیۃ سے نہین حرام ہے اور اگر ساتھ ارادہ شکر کے بغیر قصد تلاوت کے
پڑھے تو جائز ہے مثلاً بمقام شکر مین کہے الحمد للہ رب العالمین ۱۲ع **وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وجهوا هذه**
البيوت عن المسجد فاني لا احل المسجد لحائض ولا جنب رواه ابو داود اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے پھیرو تم یہ دروازے گھرون کے مسجد سے پس تحقیق مین نہین حلال کرتا داخل ہونا مسجد مین واسطے حائض کے اور نہ جنبی کے یعنے خواہ بطریق گذرنے
کے ہو خواہ بطریق ٹھہرنے کے روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنے دروازے گھرون کے کہ مسجد کیطرف بنے ہوئے ہین رخ انکے اور طرف پھیر لو تا
جنبی اور حائض مسجد مین سے نہ گذرین امام شافعی اور امام مالک رحمۃ اللہ کے نزدیک گذرجانا مسجد مین سے جنبی اور حائض کو جائز ہے اور ٹھہرنا نہین
جائز اور امام اعظم کے نزدیک گذرنا بھی حرام ہے چنانچہ اس حدیث سے بھی مطلق جانا مسجد مین جنبی اور حائض کو منع معلوم ہوتا ہے یہ موید ہے مذہب ہمارے کی ۱۲ح
وعن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تدخل الملائكة بيتا فيه صورة ولا كلب ولا جنب رواه
ابو داود والنسائي اور روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے نہین داخل ہوتے فرشتے گھر مین کہ جسمین ہو
صورت یا کتا یا جنبی روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے **ف** مراد فرشتون سے وہ فرشتے ہین کہ رحمت اور برکت لاتے ہین اور ذکر سننے کو
اُترتے ہین اور صورت یعنے تصویر جاندار کی بلند جگہ پر ہو مثل دیوار اور چھت اور پردہ کے اور بچھونے پر اور قدم رکھنے کی جگہ تو جائز ہے اور تصویر درخت وغیرہ کی
کہ جسمین روح نہو جائز ہے اور ایسے ہی تصویر کا سر کٹا ہو تو جائز ہے اسطرح جو تصویر روندی جاوے یا تکیہ پر ہو وہ بھی مانع دخول ملائکہ کو نہین اور جہان درہم
تصویر دار ہوتے ہین اُس سے بھی فرشتے نہین آتے اگرچہ رکھنا اُسکا حلال ہے بلکہ اگر ساتھ بھی رکھے اسکو اگرچہ دستار مین ہو تو بھی جائز ہے کیونکہ اگلے
پچھلے علماے قدیم سے ساتھ رکھتے رہے ہین اور لین دین اسکا کرتے تھے اور کسی نے انکار نہین کیا لیکن الفاظ حدیث سے نہ داخل ہونا فرشتونکا ثابت
ہوا البتہ اور گڑیان لڑکیون نابالغ کے لیے گھر مین رکھنی جائز ہین اور رکھنے کتے شکاری کھیتی مواشی کی محافظت کے لیے پالنے جائز ہین اور سواے انکے منع اور مراد
جنبی سے وہ ہے کہ عادت کرے ترک غسل کی از راہ سستی کے یہانتک کہ وقت نماز کا بھی گذرجاوے اور وہ جنبی ہی رہے پس ہر جنبی نہین مراد ہے یا مراد وہ
جنبی ہے کہ وضو نہ کرلے ۱۲ع **وعن عمار بن ياسر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلثة لا تقربهم الملائكة جيفة**
الكافر والمتضمخ بالخلوق والجنب الا ان يتوضأ رواه ابو داود اور روایت ہے عمار بن یاسر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخص
ہین کہ نہین نزدیک ہوتے انکے فرشتے یعنے فرشتے رحمت کے بدن کافر کا اور وہ کہ آلودہ ہو ساتھ خلوق کے اور جنبی مگر یہ کہ وضو کرے روایت کی یہ ابو داؤد نے
ف مراد جیفہ سے بدن کافر کا ہے خواہ زندہ ہو خواہ مردہ جیفہ اصل مین مردار کو کہتے ہین اور کافر بھی بمنزلہ مردار ہی کے ہوتا ہے کیونکہ نجس ہوتا ہے پرہیز
نہین کرتا نجاست سے مثل شراب اور سور وغیرہ کے اور خلوق ایک خوشبو ہوتی ہے کہ زعفران وغیرہ سے بنتی ہے اور استعمال اُسکا منع ہے مردونکو نہ عورتونکو
اور فرشتے اسلیے نہین نزدیک ہوتے کہ اسمین رعونت پائی جاتی ہے اور مشابہت ہوتی ہے عورتون کے ساتھ اور اسمین اشارہ ہے اسپر کہ جو مخالفت کرے
سنت کی اگرچہ ظاہر مین زینت والا اور خوشبو لگائے ہوئے اور عزت والا لوگون مین ہو لیکن حقیقت مین نجس ہے اور کتے سے زیادہ ہے خسیس اور

جنبی کے حق مین جو فرمایا اسمین تہدید اور زجر شدید ہی تاخیر غسل پر تاکہ عادت نہ پکڑین جنبی رہنے کی ۱۲ م ع **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ
بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّ فِی الْکِتَابِ الَّذِیْ کَتَبَہٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنْ لَّا یَمَسَّ الْقُرْاٰنَ
اِلَّا طَاهِرٌ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالدَّارَقُطْنِیُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے کہ تحقیق اُس خط مین کہ لکھا اُسکو
حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے عمرو بن حزم کے یہ تھا کہ نہ ہاتھ لگاوے قرآن کو مگر پاک یعنے باوضو روایت کی یہ مالک اور دارقطنی نے
ف آنحضرت صلعم نے انکو نواح یمن مین سے کسی شہر کا عامل کر کے بھیجا تھا اور ایک کاغذ لکھکر انکے ساتھ کر دیا تھا اسمین بیان فرائض اور سنن اور صدقات
اور دیات وغیرہا لکھا تھا از انجملہ اس کتاب مین یہ بھی لکھا تھا جو مذکور ہوا ۱۲ م ح **وعن** نَافِعٍ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِیْ حَاجَةٍ
فَقَضَى ابْنُ عُمَرَ حَاجَتَہٗ وَکَانَ مِنْ حَدِیْثِهٖ یَوْمَئِذٍ اَنْ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ فِیْ سِکَّةٍ مِّنَ السِّکَكِ فَلَقِیَ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ غَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ فَسَلَّمَ عَلَیْهِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْهِ حَتّٰی اِذَا کَادَ الرَّجُلُ اَنْ
یَّتَوَارٰی فِی السِّکَّةِ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدَیْهِ عَلَی الْحَائِطِ وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ ثُمَّ ضَرَبَ
ضَرْبَةً اُخْرٰی فَمَسَحَ ذِرَاعَیْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَی الرَّجُلِ السَّلَامَ وَقَالَ اِنَّهٗ لَمْ یَمْنَعْنِیْ اَنْ اَرُدَّ عَلَیْكَ السَّلَامَ اِلَّا
اَنِّیْ لَمْ اَکُنْ عَلٰی طُهْرٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی نافع سے کہا کہ چلا مین ساتھ ابن عمرؓ کی واسطے استنجا کرنیکے پس فراغت حاصل کی
ابن عمر نے استنجے سے اور تھی حدیث انکی اُسدن یہ کہا گذرا ایک شخص بیچ کوچہ کے کوچون سے پس ملاقات کی حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
اور تحقیق فارغ ہوئے تھے وہ پاخانہ سے یا پیشاب سے پس سلام کیا اُسنے اُنپر پس نہ جواب دیا اسکو حضرت صلعم نے یہانتک کہ جب قریب ہوا
وہ شخص یہ کہ چھپ جاوے کوچے مین مارے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دونون ہاتھ اپنے دیوار پر اور پھیرا اُن دونون ہاتھون کو منھ اپنے پر
پھر مارا مارنا اور پھر پھیرے ہاتھ دونون ہاتھون پر یعنے تیمم کیا پھر جواب دیا اُس شخص کو سلام کا اور فرمایا تحقیق نہین منع کیا مجھکو یہ کہ جواب دون
تجھے سلام کا مگر یہ کہ نتھا مین پاکی پر روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** جواب سلام کا اسلیے نہ دیا کہ سلام نام اللہ تعالیٰ کا ہی اصل مین اگرچہ یہان معنے
سلامتی کی ہین لیکن اعتبار اصل کا کیا اور ذکر اللہ بغیر وضو کے مناسب نجانا اور یہ جو آیا ہی کہ صحابہ نے کہا کہ حضرت صلعم پاخانہ سے نکلتے تھے اور
ہمین قرآن پڑھاتے تھے اور اور بعضی حدیثون سے ذکر کرنا بغیر وضو کے ثابت ہوا ہی ظاہر مین آپسمین تعارض معلوم ہوتا ہی جواب اسکا یہ ہی کہ بے وضو جو
ذکر کرتے تھے عمل رخصت پر کرتے تھے اور یہان عمل عزیمت پر کیا واسطے تعلیم امت کی یعنے جائز بیوضو بھی ہی لیکن افضل باوضو ہی ہی اور اس حدیث مین
دلیل ہی اسپر کہ جو کوئی بسبب عذر کے جواب سلام سے قاصر ہو تو مستحب ہی اسکو کہ بعد ازان عذر بیان کر دے تا نسبت تکبر کیطرف نہ کیا جاوے اور
یہ بھی معلوم ہوا کہ جواب سلام کا واجب ہی ۱۲ م ع **وعن** الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ اَنَّهٗ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَبُوْلُ
فَسَلَّمَ عَلَیْهِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْهِ حَتّٰی تَوَضَّأَ ثُمَّ اعْتَذَرَ اِلَیْهِ قَالَ اِنِّیْ کَرِهْتُ اَنْ اَذْکُرَ اللّٰهَ اِلَّا عَلٰی طُهْرٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَرَوَی
النَّسَائِیُّ اِلٰی قَوْلِهٖ حَتّٰی تَوَضَّأَ وَقَالَ فَلَمَّا تَوَضَّأَ رَدَّ عَلَیْهِ اور روایت ہی مہاجر بن قنفذ سے یہ کہ وہ آیا حضرت کے پاس
اُسحالت مین کہ وہ پیشاب کرتے تھے پس سلام کیا حضرت پر پس نہ جواب دیا حضرت نے اُسپر یہانتک کہ وضو کیا پھر عذر کیا طرف اسکے اور کہا تحقیق مین
مکروہ رکھتا ہون یہ کہ ذکر کرون اللہ کا مگر پاکی پر روایت کی یہ ابو داؤد نے اور روایت کی نسائی نے قول حتی توضا تک اور کہا جبکہ وضو کیا جواب دیا

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** اُمِّ سَلَمَةَ رض قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُجْنِبُ ثُمَّ
یَنَامُ ثُمَّ یَنْتَبِهُ ثُمَّ یَنَامُ رَوَاهُ اَحْمَدُ مروایت ہی ام سلمہؓ سے کہا تھے رسول خدا صلعم جنبی ہوتے پھر سوتے پھر جاگتے پھر سوتے روایت کی یہ احمد نے

ف پہلی ایک حدیث مین معلوم ہو چکا کہ حالت جنابت مین حضرت صلعم وضو کر کر آرام فرماتے تھے پس یہان بھی یہی مراد ہو اور یا یہ بات بیان جواز کے لیے کرتے تھے مرج ع و عن شُعْبَةَ قَالَ اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يُفْرِغُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى سَبْعَ مِرَارٍ ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ فَنَسِيَ مَرَّةً كَمْ اَفْرَغَ فَسَاَلَنِيْ فَقُلْتُ لَا اَدْرِيْ فَقَالَ لَا اُمَّ لَكَ وَمَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَدْرِيَ ثُمَّ يَتَوَضَّاُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُفِيْضُ عَلٰى جِلْدِهِ الْمَاءَ ثُمَّ يَقُوْلُ هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَطَهَّرُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی شعبہ سے کہا تحقیق ابن عباس تھے جب غسل کرتے جنابت سے ڈالتے داہنے ہاتھ اپنے سے اوپر بائین ہاتھ اپنے کے یعنے پانی سات بار پھر دھوتے ستر اپنا پس بھول گئے ایکبار کہ کتنی دفعہ ڈالا پانی پھر پوچھا مجھسے پس کہا مین نے نہین جانتا مین پھر فرمایا نہ ہو جیو ماں تیری اور کس چیز نے منع کیا تجھکو یہ کہ جانے پھر وضو کرتے وضو نماز کا سا پھر بہاتے بدن اپنے پر پانی پھر کہا اسیطرح سے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم طہارت کرتے روایت کی یہ ابو داؤد نے ف حدیثون مین جو ذکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کے دھونیکا پہلے ستر دھونیکے آیا ہی یا تو مطلق دھونا آیا ہی یا دو بار یا تین بار چنانچہ پہلی فصل باب الغسل کے مین ابن عباس ہی سے روایت ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ دھوئے اسمین بھی بلا قید گنتی کے ہی پس یہان جو شعبہ نے ابن عباس سے سات بار دھونا ہاتھونکا روایت کیا تو یہ کسی صورت خاص مین ہوگا واسطے بہت طہارت حاصل کرنیکے یا ابن عباس کو منسوخ ہونا دھونے سات بار کا نہ پہونچا ہوگا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شاگرد کو شیخ کے آگے ہشیار رہنا چاہیے کہ عمل اُسکے یاد رکھے اور شیخ کو پہونچتا ہی کہ اُسکو غفلت وغیرہ پر تنبیہ کرے مرج ع و عن اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلٰى نِسَائِهٖ يَغْتَسِلُ عِنْدَ هٰذِهٖ وَعِنْدَ هٰذِهٖ قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَجْعَلُهٗ غُسْلًا وَّاحِدًا اٰخِرًا قَالَ هٰذَا اَزْكٰى وَاَطْيَبُ وَاَطْهَرُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی رافع سے کہا کہ تحقیق رسول خدا صلعم پھرے ایک روز اپنی بی بیون پر یعنے جماع کیا سب سے نہائے نزدیک اسکے اور نزدیک اسکے کہا ابو رافع نے پس کہا مین نے واسطے حضرت کے اے رسول خدا کے کیون نکیا تمنے غسل ایک آخر کو فرمایا یہ یعنے ہر بار نہانا خوب پاک کرتا ہی اور بہت خوش آیند ہی نفس کو اور بہت ستھرا کرتا ہی روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد نے ف کہا طیبی نے کہ تطہیر مناسب ہی واسطے ظاہر کے اور تزکیہ و تطییب واسطے باطن کے پس اول واسطے ازالہ اخلاق بد کے ہی اور دوسرا واسطے حاصل کرنے اچھی خصلتونکے حاصل اسکا یہ کہ اسطرح نہانے سے اخلاق بُرے مثل غصہ وغیرہ کے دور ہوتے ہین اور اچھے اخلاق یعنی حلم و تقوی وغیرہا حاصل ہوتے ہین اور اوپر جو گذرا کہ سب بی بیونسے حضرت صلعم نے صحبت کرکے آخیر کو ایک ہی غسل کیا وہ واسطے بیان جواز اور آسانی کردینے امت کے تھا اور افضل یہ ہی جو کیا کہ ہر جماع کے بعد غسل کیا مرج ع و عن الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَوَضَّاَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُوْرِ الْمَرْاَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ اَوْ قَالَ بِسُؤْرِهَا وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی حکم بن عمرو سے کہا کہ منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ وضو کرے مرد ساتھ بچے ہوے پانی وضو یا غسل عورت کے روایت کی یہ ابو داؤد و ابن ماجہ و ترمذی نے اور زیادہ کیا ترمذی نے یا فرمایا ساتھ بقیہ پانی وضو عورت کے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہی ف لفظ سور یہان یعنی بقیہ پانی طہارت کے ہی راوی کو شک ہوا ہی فقط لفظ مین کہ لفظ فضل کا کہا یا سور کا اور کہا سید جمال الدین نے کہ حمل کیجاوے نہی اس حدیث کی اور نہی اسکے مابعد کی حدیث کی نہی تنزیہی پر تا کہ مخالف نہووے پہلی حدیث کے ساتھ کہ حضرت نے بچے ہوے پانی بعضی بی بیون اپنی کے سے وضو کیا مرج ع و عن حُمَيْدِ بْنِ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ لَقِيْتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ سِنِيْنَ كَمَا صَحِبَهٗ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْاَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ اَوْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْاَةِ زَادَ مُسَدَّدٌ وَلْيَغْتَرِفَا

جَمِيعًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ اَحْمَدُ فِي اَوَّلِهٖ نَهٰى اَنْ يَمْتَشِطَ اَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ اَوْ يَبُوْلَ فِي مُغْتَسَلِهٖ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ

اور روایت ہے حمید حمیری سے کہا ملاقات کی مین نے ایک شخص سے کہ صحبت کی تھی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے چار برس جیسے صحبت رکھی ابوہریرہ نے کہا اُسنے کہ منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہکہ نہاوے عورت ساتھ بچے ہوئے پانی غسل مرد کے یا نہاوے مرد ساتھ بچے ہوئے پانی غسل عورت کے زیادہ کیا مسدد نے اور چاہیے کہ چلو مین دونون اکٹھی۔ روایت کی ابوداؤد اور نسائی نے اور زیادہ کیا احمد نے اول اس حدیث مین منع کیا حضرت نے یہ کہ کنگھی کرے ایک ہمارا ہر روز یا پیشاب کرے غسل کی جگہ مین اور روایت کی یہ ابن ماجہ نے عبد اللہ بن سرجس سے **ف** ہر روز کنگھی کرنی منع فرمائی اسلیے کہ یہ طریقہ بناو سنوار والونکا ہے سنت یہ ہے کہ ایک روز درمیان کنگھی کیا کرے اور غسل کی جگہ پیشاب کرنا منع اسلیے ہے کہ اس سے وسواس پیدا ہوتا ہے

بَابُ اَحْكَامِ الْمِيَاهِ

باب ہے بیچ احکام پانی کی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ لَا يَغْتَسِلْ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ قَالُوْا كَيْفَ يَفْعَلُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَتَنَاوَلُهٗ تَنَاوُلًا

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ نہ پیشاب کرے ایک تمہارا بیچ پانی ٹھہرے ہوئے کے ایسا کہ نہین جاری ہوتا پھر غسل کرے اسمین یعنے دور ہے عاقل سے کہ پیشاب کرے پانی مین اور پھر اُسی سے نہاوے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین ہے فرمایا کہ نہاوے ایک تمہارا پانی ٹھہرے ہوئے مین اس حالت مین کہ وہ جنبی ہو کہا لوگون نے کسطرح کرے اے ابوہریرہ کہا لیوے اسمین سے لینے کے طور چلو لیکر باہر پانی کے نہاوے **ف** مراد پانی سے یہان پانی قلیل ہے اگر کثیر ہو حکم جاری کا رکھتا ہے اور نجس نہین ہوتا پیشاب وغیرہ سے اور نہانا اسمین جائز ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ اکثر بھی ہو اگرچہ وہ نجس نہین ہوتا لیکن اسمین پیشاب کرنا خوب نہین شاید کہ اسکے دیکھا دیکھی اور بھی پیشاب کرین اور عادت اسکی پکڑ جاوے اور رفتہ رفتہ پانی متغیر ہو جاوے یعنی رنگ اور مزہ اور بو بدل جاوے پس اوپر تقدیر اول کے یعنے جس صورت مین کہ پانی کم ہووے نہی حرمت کے لیے ہے اسلیے کہ پانی نجس ہو جاتا ہے اور اوپر تقدیر ثانی کے یعنی جبکہ پانی بہت ہووے نہی کراہت کے لیے ہے اور حد قلیل و کثیر کی آگے بیان کرین گے انشاء اللہ تعالی اور قید نہ جاری ہونیکی اسلیے لگائی کہ جاری نجاست کے پڑنے سے نجس نہین ہوتا اور لکھا ہے علما نے کہ یہ تمام تفصیل دن مین ہے اور رات کو قضائے حاجت پانی مین مطلق مکروہ اور ممنوع ہے واسطے خوف جنات کے کہ کہتے ہین وہ رات کو وہین رہتی ہین جہان پانی ہوتا ہے کذا قال الشیخ ابن حجر المکی اور اخیر حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر جنبی پانی مین ہاتھ ڈالے پانی لینے کے لیے مستعمل نہین ہوتا اور اگر ہاتھ ڈالے اُسمین تا کہ دھووے اسکو جنابت سے مستعمل ہو جاتا ہے

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے جابر سے کہا منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ پیشاب کرے پانی ٹھہرے ہوئے مین روایت کی یہ مسلم نے

وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِي وَجِعٌ فَمَسَحَ رَاْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّاَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهٖ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے سائب بن یزید سے کہا لیگئی مجھکو خالہ میری طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا اے رسول خدا کے تحقیق بھانجا میرا بیمار ہے پس ہاتھ پھیرا میرے سر پر اور دعا کی میرے لیے ساتھ برکت کے پھر وضو کیا پس پیا مین نے پانی وضو حضرت کا پھر کھڑا ہوا مین پیچھے پشت حضرت کے پس دیکھا مین نے طرف مہر نبوت کے درمیان مونڈھون انکے کے مانند گھنڈی چھپر کھٹ کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پانی وضو کے سے مراد ہے جو وضو کے بعد برتن مین بچ رہا یا جو کہ اعضائے وضو سے گرتا جاتا تھا اور مہر نبوت مثل چھپر کھٹ کی گھنڈی کے تھی ہیئت اور مقدار مین اور مہر نبوت اسکو اسلیے

کہتے ہین کہ پہلی کتابون مین علامت حضرت صلعم کی مذکور تھی کہ مہر نبوت انکے مونڈھون مین ہوویگی پس جب حضرت صلعم پیدا ہوئے تو اس سے پہچانے گئے کہ نبی آخر الزمان یہی ہین پس علامت ہوئی حضرت کی نبوت کی لو اور بہت وجہ تسمیہ کی لکھی ہین بخوف درازگی کے نہین ذکر کین اور اسکی باطن مین لکھا تھا وحدہ لاشریک لہ او ر ظاہر مین لکھا تھا توجہ حیث کنت فانک منصور اور اُسکی پیدا ہونیکا وقت بعضون نے تو یہ کہا ہی کہ جب سینۂ مبارک چاک کر کر سیا گیا تو بعد اُسکے یہ نمودار ہوئی اور بعضون نے کہا ہی کہ حضرت صلعم کے پیدا ہوتے ہی یہ مہر پیدا ہوئی اور بعضون نے کہا کہ مہر سمیت حضرت صلعم پیدا ہوئے واللہ اعلم ترجمہ

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابن عمر قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الماء یکون فی الفلاۃ من الارض وما ینوبہ من الدواب والسباع فقال اذا کان الماء قلتین لم یحمل الخبث رواہ احمد وابوداود والترمذی والنسائی والدارمی وابن ماجۃ وفی اخری لابی داود فانہ لا ینجس

روایت ہی ابن عمر سے کہا سوال کیے گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حال پانی کے سے کہ ہوتا ہی بیچ جنگل زمین کے اور حال اس چیز کے سے کہ نوبت بہ نوبت آتے ہین اُسپر قسم چارپایون اور درندون سے یعنے وہ آنکر اُسمین سے پیتے ہین اور پیشاب وغیرہ کرتے ہین حال اسکا کیا ہی پس فرمایا جسوقت کہ ہووے پانی دو قلہ نہین اُٹھاتا ناپاکی کو یعنے پلید نہین ہوتا پلیدی پڑنے سے روایت کی یہ احمد و ابوداود و ترمذی و نسائی و دارمی و ابن ماجہ نے اور بیچ روایت کے ابوداود کی یہ ہی کہ تحقیق وہ نہین ناپاک ہوتا ف قلہ بڑے مٹکے کو کہتے ہین کہ جسمین اڑھائی مشک پانی آتا ہی اور قلتین ہین یعنے دو مٹکون مین پانچ مشک پانی اور وزن قلتین کے پانی کا یہانکے حساب سے ساڑھے پانچ من علما نے لکھا ہی مذہب امام شافعی کا یہی ہی کہ جب پانی بمقدار قلتین کے ہو تو نجس نہین ہوتا نجاست کے پڑنے سے جب تک کہ رنگ اور مزہ اور بو نہ متغیر ہو لیکن سمجھنا چاہیے کہ اس حدیث کی صحت مین اختلاف ہی درمیان محدثون کے سفر السعادت کے مصنف نے کہ بڑے محدث ہین لکھا ہی کہ ایک جماعت علما کی کہتی ہی کہ یہ حدیث صحیح نہین اور ایک جماعت کہتی ہی کہ صحیح ہی اور علی بن مدینی کہ امام ہین ائمہ حدیث کے اور اُستاد ہین بخاری کے اُنھون نے کہا ہی کہ یہ حدیث ثابت نہین ہوتی ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور لکھا ہی علما نے کہ یہ مخالف ہی اجماع صحابہ کے کہ ایک زنگی چاہ زمزم مین گر پڑا تھا پس ابن عباس اور ابن زبیر نے حکم کیا سارے پانی نکالنے کا اور یہ بات اکثر صحابہ کے سامنے ہوئی اور کسی نے اسکا انکار نہین کیا واللہ اعلم اور لکھا ہی علما نے کہ دو نون قرنون کو یعنے حنفی شافعی کو بیچ اندازہ اور حد ٹھہرا دینے پانی کے کوئی حدیث صحیح آنحضرت سے ثابت نہین ہوئی ہی کہ اتنا ہووے تو نجس ہوتا ہی اور اتنا ہووے تو نہین نجس ہوتا اور طحاوی کہ ائمہ مذہب حنفی سے ہین اُنھون نے کہا ہی کہ حدیث قلتین کی اگرچہ صحیح ہی لیکن ہم جو اُسپر عمل نہین کرتے سبب اسکا یہ ہی کہ قلہ کے کئی معنی آئے ہین مٹکے کو بھی کہتے ہین اور مشک کو بھی اور چوٹی پہاڑ کو بھی پس ساتھ یقین کے نہین معلوم ہوتا کہ یہان مراد اس سے کیا ہی اور تفصیل اس مسئلہ کی یہ ہی کہ جو علما ظاہر حدیث پر عمل کرتے ہین مذہب انکا یہ ہی کہ پانی پلید نہین ہوتا نجاست کے پڑنے سے کسی حال مین خواہ جاری ہو خواہ ٹھہرا ہو کم ہو یا بہت ہو خواہ رنگ اور مزہ اور بو متغیر ہو یا نہو اور اور تمام علما اور محدثین کا مذہب یہ ہی کہ اگر بہت ہو پلید نہین ہوتا اور اگر تھوڑا ہو پلید ہو جاتا ہی اور یہ جو حدیث بیر بضاعہ کی مین آیا ہی کہ الماء طہور لا ینجسہ شئی یعنے پانی پاک ہی نہین نجس کرتی اُسکو کوئی چیز اور اُسکو دلیل اپنی ٹھہراتے ہین اصحاب ظواہر مراد ساتھ اُسکے پانی کثیر ہی پس آگے اختلاف کیا ہی ائمہ اربعہ نے بیچ مقدار قلیل و کثیر کے امام مالک تو کہتے ہین کہ جس پانی کا رنگ مزہ بو نہ متغیر ہو نجاست کے پڑنے سے وہ کثیر ہی اور جو متغیر ہو جاوے وہ قلیل ہی اور امام شافعی اور احمد رح کہتے ہین کہ جو بمقدار قلتین کے ہو کثیر ہی اور اگر کم ہو قلیل ہی اور امام اعظم رح اور انکے مذہب والے کہتے ہین کہ اگر پانی اسقدر ہو کہ ایکطرف کے ہلانے سے دوسری طرف نہ ہلے وہ کثیر ہی و الا قلیل اور بعضے متاخرین نے دہ در دہ کو کثیر کہا ہی ع

وعن ابی سعید ن الخدری قال قیل یا رسول اللہ انتوضأ من بئر بضاعۃ وھی بئر تلقی فیہ

الْحِيَضُ وَلُحُومُ الْكِلَابِ وَالنَّتْنُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا کہ کہا گیا اے رسول خدا کے کیا وضو کیا کرین ہم کوئین بضاعہ کے سے اور وہ کنوان ہی کہ ڈالے جاتے ہین اسمین کپڑے حیض کے اور گوشت کتون کے اور گندگی پس فرمایا حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق پانی یعنے اس کنوئین کا پاک ہی نہین نجس کرتی اُسکو کوئی چیز یعنے جب تلک کہ نہ متغیر ہو روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے **ف** بیر بضاعہ نام کنوئین کا ہی مدینہ مین وہ ایسی جا پر تھا کہ رو نالہ کی اسپر آتی تھی اس رو مین جو نجاست وغیرہ ہوتی تھی اس کنوئین مین گر پڑتی تھی پس اُسکو کہنے والے نے تعبیر اس طرح کیا ہی کہ وہم جاتا ہی اسکا کہ لوگ اُسمین نجاست ڈالتے تھے عیاذاً باللہ ایسی بات عوام مسلمانون سے نہین ہو سکتی وہ تو افضل مومنین کے تھے کب ایسے بات روا رکھتے پس پانی اسمین بہت تھا اور چشمہ دار تھا بلکہ لکھا ہی علما نے کہ وہ جاری تھا اسوقت مین کہ راہ رکھتا تھا باغ کیطرف مثل نہر جاری کے اسکا حکم حضرت سے پوچھا جواب مین اسی کے پانی کا حکم بیان فرمایا جو کہ مذکور ہوا حاصل یہ کہ اسکی ظاہر عبارت سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ کوئی پانی پلید نہین ہوتا تھوڑا ہو یا بہت بلکہ یہ جانے کہ یہ حکم پانی کثیر کا ہی اور بعضی روایت مین ہمارے علما سے بھی منقول ہی کہ کنوان چشمہ دار حکم پانی جاری کا رکھتا ہی ع ح **وعن**
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا أَفَنَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا کہ پوچھا ایک شخص نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس کہا اے رسول خدا کے تحقیق ہم سوار ہوتے ہین دریا کے شور مین یعنے اسکی کشتی مین اور اُٹھاتے ہین ساتھ اپنے تھوڑا پانی شیرین پس اگر وضو کرین ہم ساتھ اس پانی کے تو پیاسے رہین ہم پس آیا وضو کرین ساتھ پانی دریا شور کے یعنی یا تیمم کرین ہم پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ پاک کرنیوالا ہی پانی اُسکا اور حلال ہی مردار اسکا روایت کی یہ مالک اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** میت اسکو کہتے ہین کہ آپ سے مرجاوے بغیر ذبح کے پس مردار سے یہان مچھلی ہی کہ اسکو ذبح نہین کرتے شکار کرنا اُسکا اور نکالنا اُسکا پانی سے بھی ذبح اسکا ہی اور جو مچھلی کہ پانی مین مر جاوے ہمارے مذہب مین حلال نہین اور مچھلی دریائی جانورونمین سے بالاتفاق حلال ہی اور اور جانورون مین اختلاف ہی فقہ مین دیکھنا چاہیے ع ح **وعن** أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ لَيْلَةَ الْجِنِّ مَا فِي إِدَاوَتِكَ قَالَ قُلْتُ نَبِيذٌ قَالَ تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَمَاءٌ طَهُورٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَزَادَ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ أَبُو زَيْدٍ مَجْهُولٌ وَصَحَّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمْ أَكُنْ لَيْلَةَ الْجِنِّ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی زید سے اُنھون نے نقل کی عبداللہ بن مسعود سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے اُنکے رات جن کی مین کیا ہی چھاگل تیری مین کہا مین نے نبیذ ہی یعنے شربت کھجورون کا فرمایا کھجور پاک ہی اور پانی پاک کرنیوالا ہی روایت کی یہ ابو داؤد نے اور زیادہ کیا احمد اور ترمذی نے پس وضو کیا اُس سے اور کہا ترمذی نے ابو زید راوی مجہول ہی اور صحیح ہوا ہی علقمہ سے کہ نقل کیا عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا نہ تھا مین رات جنون کی بیچ ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** رات جن کی اُس رات کو کہتے ہین کہ جناب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے اور آنحضرت صلعم نے اُنکو دعوت اسلام کی کی اور قرآن اُنپر پڑھا اور اُنھون نے اپنی قوم مین جا کر حقیقت حال کی بیان کی چنانچہ سورہ جن مین یہ قصہ مذکور ہی اور حاصل قول ترمذی کا یہ ہی کہ جب ابن مسعود اُس شب مین آنحضرت صلعم کے ساتھ نہ تھے

تو حدیث ذکر کی گئی کہ دلالت نبی کی ہے اوپر اسکے رکھتی ہے صحیح نہوئی اور نبیذ تمر اُسکو کہتے ہین کہ خرما پانی مین ڈال رکھتے ہین اور چند روز رہنے میتہ
ہین اُسکا شربت سا بن جاتا ہی اور ایک نوع کی تیزی اُسمین آجاتی ہی جب تلک وہ تیز تند ہوئے حلال ہی چنانچہ آنحضرت صلعم کے لیے بھی بنایا جاتا پس
وضو اس سے کرنا مختلف فیہ ہی امام اعظم کے نزدیک یہ ہی کہ اگر پانی خالص نپاوے جائز ہی اُس سے وضو اور اسکے ہوتے ہوئے تیمم جائز نہین اور یہی
حدیث ابو زید کی دلیل انکی ہی اور شافعیہ اس حدیث مین اسی سبب سے کہ مذکور ہوا طعن کرتے ہین اور اس حدیث کو ضعیف کہتے ہین اور نزدیک تحقیق کے
معلوم ہوا کہ حق ساتھ امام ابو حنیفہ کے ہی اور جہالت راویون حدیث کے دفع ہی اور رہونا ابن مسعود کا رات جن کی ثابت ہوا ہی کہ جب آنحضرت صلعم دعوت
جنات مین مشغول تھے ابن مسعود کو ایک جا بٹھا گئے اور دائرہ انکے گرد کھینچ دیا تا اُس دائرہ سے نہ باہر نکلین اور یہ جو کہا کہ اس شب مین آنحضرت صلعم کے ساتھ نہ تھا
مراد یہ ہی کہ وقت ہمکلام ہونیکے جنات سے حاضر نہ تھا یا وقت باہر نکلنے آنحضرت صلعم کے ہمراہ نہ تھا مین آخر شب کو ملا ہو ح ل **وَعَنْ**
كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوءًا فَجَاءَتْ
هِرَّةٌ تَشْرَبُ مِنْهُ فَأَصْغَى لَهَا الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَآنِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ أَتَعْجَبِينَ يَا ابْنَةَ
أَخِي قَالَتْ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّهَا مِنَ
الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ أَوِ الطَّوَّافَاتِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ
اور روایت ہی کبشہ بنت کعب بن مالک سے اور تھے وہ نیچے بیٹے ابی قتادہ کے یعنے انکی جورو تھی تحقیق آیا قتادہ یعنے سسر اُسکا آیا اسکے
پاس پس ڈالا کبشہ نے واسطے انکے پانی وضو کا یعنے باسن مین پس آئی بلی پینے لگی اُس سے پانی پس ٹیڑھا کیا ابو قتادہ نے واسطے اُسکے باسن یعنی تا پانی
پی لیوے یہان تلک کہ پیا اُسنے کہا کبشہ نے پس دیکھا ابو قتادہ نے مجھکو کہ دیکھتی ہون مین طرف انکے پس کہا کیا تعجب کرتی ہو تو اے بھتیجی میری کہا کبشہ نے
پس کہا مین نے ہان پس کہا ابو قتادہ نے تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق بلی نہین پلید تحقیق وہ پھرنے والی ہی تمپر یا لفظ طوافات
کہا روایت کی یہ مالک اور احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** ابو قتادہ نے کبشہ کو بھتیجی کہا اسلیے کہ عادت
بعضے عرب کی ہی کہ بعضے مخاطب کو بھتیجا یا چچا کا بیٹا کہتے ہین اگرچہ حقیقت مین نہو کیونکہ آپسمین بھائی چارہ اسلام کا رکھتے ہین اور یہ جو فرمایا
کہ بلیان طوافین ہین تمپر یا طوافات یعنے اگر نر ہین تو طوافین ہین اور اگر مادہ ہین تو طوافات ہین اور طواف بمعنی خادم کے ہی بلیونکو خادم فرمایا
اسلیے کہ یہ بھی خدمت کرتی ہین کہ موذی جانورون کو مارتی ہین یا انکی خبرگیری مین بھی ثواب ہوتا ہی مانند ثواب خبرگیری خادمون کے
یا مانند خادمون کے پھرتی ہین پس حاصل حدیث کا یہ ہی کہ بلیان گرد تمہارے بہت پھرتی رہتی ہین مانند خادمون کے اگر حکم ساتھ نجاست جھوٹے
انکے کے کرون تو تمپر بہت دشواری پڑے پس اسلیے اجازت دی کہ جھوٹا انکا نجس نہین ہی یہ حدیث دلالت کرتی ہی کہ جھوٹا انکا پاک ہی مذہب شافعی
بھی یہی ہی اور ابو حنیفہ کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہی اگر اور پانی سوائے اسکے جھوٹے کے نہ ملے اس سے وضو کرے اور تیمم نہ کرے اور اگر پاک پانی موجود
ہو اور اسکے جھوٹے سے وضو کرے جائز تو ہوگا لیکن مکروہ اور یہ مکروہ اسلیے کہتے ہین کہ اور حدیث مین بلی کو درندہ فرمایا ہی اور درندہ نجس ہوتا ہی
لیکن یہ حدیث انها من الطوافین معارض اُسکے پڑی پس یہ نجاست سے کراہت کیطرف لے آئی ہو ع ح **وَعَنْ** دَاوُدَ بْنِ
صَالِحِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ مَوْلَاتَهَا أَرْسَلَتْهَا بِهَرِيسَةٍ إِلَى عَائِشَةَ قَالَتْ فَوَجَدْتُهَا تُصَلِّي فَأَشَارَتْ إِلَيَّ أَنْ ضَعِيهَا
فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَأَكَلَتْ مِنْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَتْ عَائِشَةُ مِنْ صَلَاتِهَا أَكَلَتْ مِنْ حَيْثُ أَكَلَتِ الْهِرَّةُ فَقَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ صلعم

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّأُ بِفَضْلِہَا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے داود بن صالح بن دینار سے اُسنے نقل کی اپنی مان سے کہ تحقیق آزاد کرنیوالے اسکے نے بھیجا اُسکو ساتھ ہریسہ کے طرف حضرت عائشہ کے کہا مان اُسکی نے پس پایا مین نے عائشہ کو نماز پڑھتے پس اشارہ کیا طرف میرے کہ رکھ دے اسکو پس آئی بلی پس کھایا اسمین سے پس جبکہ فارغ ہوئین حضرت عائشہ نماز اپنی سے کھایا اُس جگہ سے کہ کھایا تھا بلی نے پھر فرمایا کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق بلی نہین پلید تحقیق وہ ہے پھرنیوالون مین سے تمپر اور تحقیق دیکھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے تھے ساتھ بچے ہوئے پانی بلی کے روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** اشارہ کیا حضرت عائشہ نے ساتھ ہاتھ کے یا سر کے اس سے معلوم ہوا کہ اسطرح کا اشارہ نماز مین جائز ہے کیونکہ یہ عمل کثیر نہین ہے اور مفسد نماز کا یا کلام ہے یا عمل کثیر اور حضرت وضو کرتے تھے ساتھ بچے ہوئے پانی بلی کے جو اُسکو مکروہ تنزیہی کہتے ہین پس اُنکے نزدیک یہ حدیث محمول اوپر عمل کرنیکے ساتھ رخصت کے ہے اور بیان جواز کے اور جو کہ پاک کہتے ہین اُنکو حاجت تاویل کی کچھ نہین اور کہا ہے علما نے کہ مستحب معلوم ہوتا ہے پالنا بلی کا حدیثون سے و

ع ح **وعن** جَابِرٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَتَوَضَّأُ بِمَا اَفْضَلَتِ الْحُمُرُ قَالَ نَعَمْ وَبِمَا اَفْضَلَتِ السِّبَاعُ کُلُّہَا رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے جابر سے کہا سوال کیے گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیا وضو کرین ہم ساتھ اس پانی کے کہ جھوٹا کیا ہے گدھون نے فرمایا کہ ہان اور ساتھ اُس پانی کے کہ جھوٹا کیا ہو سب درندون نے روایت کی یہ شرح السنہ مین **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جھوٹا درندون کا پاک ہے جیسا کہ مذہب امام شافعی کا ہے اور ہمارے نزدیک جھوٹا درندون کا نجس ہے کیونکہ لعاب اُنکا اسمین پڑتا ہے اور وہ اُنکے گوشت سے پیدا ہوتا ہے کہ وہ نجس ہے اور حدیثین کہ اُسکی طہارت مین وارد ہوئی ہین اُنکی صحت مین کلام ہے اور اگر صحت کو بھی پہونچین تو مراد پانی سے پانی بڑے حوضون کا ہے کہ جنگل مین ہوتا ہے چنانچہ حدیث یحیی اور ابو سعید سے کہ آگے آئیگی یہ بات معلوم ہوتی ہے اور اگر پانی اور درندے علی العموم مراد ہون تو لازم آتا ہے کہ جھوٹا کتے کا بھی پاک ہو باوجودیکہ یہ کسی نے نہین کہا ہے پس معلوم ہوا کہ یہ بڑے ہی حوضون کے حق مین فرمایا ہوگا مسئلہ اگر کتا عضو انسان کا یا کپڑا اسکا پکڑ لے اگر غصہ کی حالت مین پکڑے تو پلید نہین ہوتا اور اگر بطریق کھیلنے کے پکڑے پلید ہوتا ہے اسلیے کہ غصہ کی حالت مین فقط دانتون سے پکڑتا ہے اور دانتون مین رطوبت نہین ہوتی اور کھیلنے کی حالت مین ہونٹون سے پکڑتا ہے وہ تر ہوتے ہین کذا فی المحیط اور جھوٹا گدھون کا اور خچرون کا مشکوک ہے سبب شک کا یہ ہے کہ تعارض ہے حدیثون مین بعضی سے حرمت معلوم ہوتی ہے اور بعضے سے اباحت چنانچہ مرقاۃ مین دونون روایتین مذکور ہین اور صحابہ مین بھی اختلاف تھا حضرت ابن عمر نجس کہتے تھے اور ابن عباس طاہر کہتے تھے ع **وعن** اُمِّ ہَانِیٍٔ قَالَتْ اغْتَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہُوَ وَمَیْمُوْنَۃُ فِیْ قَصْعَۃٍ فِیْہَا اَثَرُ الْعَجِیْنِ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ام ہانی سے کہا نہائے رسول خدا صلعم اور میمونہ ایک کٹھرے میں کہ اسمین تھا نشان آٹے گندھے ہوئے کا روایت کی یہ نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** میمونہ نام حضرت کی ایک بیوی کا تھا اور اثر آٹے کا کٹھرے مین بہت تھا کہ پانی متغیر ہوجاتا یہ کہا شافعیہ نے اور ہمارے نزدیک اگرچہ پاک چیز سے پانی متغیر بھی ہوجاوے وضو اس سے جائز ہوتا ہے مگر پانی اس سے گاڑھا ہوجاوے تو نہین درست ہوتا ہے

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** یَحْیَی بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اِنَّ عُمَرَ خَرَجَ فِیْ رَکْبٍ فِیْہِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ حَتّٰی وَرَدُوْا حَوْضًا فَقَالَ عَمْرٌو یَا صَاحِبَ الْحَوْضِ ہَلْ تَرِدُ حَوْضَکَ السِّبَاعُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ یَا صَاحِبَ الْحَوْضِ لَا تُخْبِرْنَا فَاِنَّا نَرِدُ عَلَی السِّبَاعِ وَتَرِدُ عَلَیْنَا رَوَاہُ مَالِکٌ وَزَادَ رَزِیْنٌ قَالَ زَادَ بَعْضُ الرُّوَاۃِ فِیْ قَوْلِ عُمَرَ وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَہَا مَا اَخَذَتْ فِیْ بُطُوْنِہَا

وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَنَا طَهُوْرٌ وَشَرَابٌ روایت ہی یحیی بن عبد الرحمن سے کہا تحقیق عمر نکلے ایک قافلہ مین کہ انمین تھے عمرو بن عاص یہان تک کہ آئے ایک حوض پر پس کہا عمرو نے اے صاحب حوض کے کیا آتے ہین حوض تیرے پر درندے پس کہا حضرت عمر بن الخطاب نے اے صاحب حوض کے نہ خبر دے ہمکو یعنی خبر دینا تیرا اور نہ دینا برابر ہی ہمارے نزدیک اسلیے کہ تحقیق ہم آتے ہین درندون پر اور آتے ہین درندے ہم پر یعنی کچھ ضرر نہین پانی بہت ہو کبھی ہم آتے ہین انپر کبھی وہ روایت کی یہ مالک نے اور زیادہ کیا رزین نے کہا زیادہ کیا بعضے راویون نے قول حضرت عمر کے مین یہ کہ کہا اور تحقیق سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے واسطے درندون کے ہی وہ چیز کہ لین بیچ پیٹون اپنے کے اور جو باقی رہی پس وہ واسطے ہمارے پاک کرنیوالا ہی اور قابل پینے کی ہی **وعن** أَبِي سَعِيدِنِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْحِيَاضِ الَّتِي بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ تَرِدُهَا السِّبَاعُ وَالْكِلَابُ وَالْحُمُرُ عَنِ الطُّهْرِ مِنْهَا فَقَالَ لَهَا مَا حَمَلَتْ فِي بُطُوْنِهَا وَلَنَا مَا غَبَرَ طَهُوْرٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابو سعید خدری سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سوال کیے گئے حوضون سے کہ درمیان مکہ اور مدینہ کے ہین کہ وارد ہوتی ہین انپر درندی اور کتے اور گدھے طہارت کرنے سے انسے یعنی انکے پانی کا حال پوچھا آیا طہارت حاصل ہوجاتی ہی اس سے یا نہین پس فرمایا واسطے درندون کے ہی وہ چیز کہ اٹھایا انھون نے پیٹون اپنے مین اور ہمارے لیے ہی وہ چیز کہ چھوڑی پاک کرنیوالی روایت کی یہ ابن ماجہ نے **ف** اور یہ حدیث اور یہ حدیث بیچ حق حوضون کے فرمائین کہ پانی انمین بہت ہوتا تھا اور تھوڑے پانی کا یہ حکم نہین ہی ٭ **وعن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَا تَغْتَسِلُوْا بِالْمَاءِ الْمُشَمَّسِ فَإِنَّهُ يُوْرِثُ الْبَرَصَ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہی عمر بن الخطاب سے فرمایا کہ نہ غسل کرو ساتھ پانی گرم کیے ہوے آفتاب کے پس تحقیق وہ موجب ہوتا ہی بیماری برص کی کو یعنی سفیدی کو روایت کی یہ دار قطنی نے **ف** پانی گرم کیے ہوئے آفتاب سے بعضون نے تو یہ مراد لی ہی کہ دھوپ مین رکھکر گرم کرین اور ظاہر یہ ہی کہ مطلق مراد ہی یعنی رکھکر گرم کرین خواہ پہلے سے رکھا ہو اور دھوپ کے آنے سے گرم ہو جاوے اور کہا میرک شاہ نے کہ یہ حدیث یعنی قول حضرت عمرؓ کا ضعیف ہی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اس باب مین کوئی حدیث ثابت نہین ہوئی لیکن شافعی قول حضرت عمرؓ کا اور سند سے لائے ہین کہ راوی اسکے ثقہ ہین پس اوپر تقدیر صحت اسکی کے مراد یہ ہی کہ عادت اور دوام اسپر نکرے اور تینون امامون کے نزدیک استعمال کرنا اس پانی کا مکروہ نہین لیکن امام شافعی کے یہان اختلاف ہی صحیح قول تو یہ ہی کہ انکے نزدیک مکروہ ہی اور انکے علماے متاخرین نے یہ اختیار کیا ہی کہ مکروہ نہین ہی ٭

باب تطہیر النجاسات

باب ہی بیچ بیان پاک کرنے نجاستون کے

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ طَهُوْرُ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ أَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أُوْلَاهُنَّ بِالتُّرَابِ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ پیوے کتا بیچ باسن ایک تمھارے کے پس چاہیے کہ دھوے اسکو سات بار روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین ہی کہ کہا پاکی باسن ایک تمھاری کی جس وقت کہ منہ ڈالے اسمین کتا یہ ہی کہ دھوے اسکو سات بار پہلا انکا ساتھ مٹی کے یعنی سات بار مین سے پہلی بار مٹی سے دھوے **ف** کتا جس باسن مین کھاوے یا پیوے اسکو سات بار دھونا مذہب اکثر محدثین کا ہی اور مذہب تینون امامونکا بھی یہی ہی مگر امام ابو حنیفہ کے نزدیک حکم اسکا اور نجاستونکا سا ہی کہ تین بار دھووے بغیر مٹی کے وہ کہتے ہین کہ حدیث مین جو سات بار دھونا آیا ہی بنا بر احتیاط کے ہی نہ وجوب کے یا یہ حکم ابتدای اسلام مین تھا بعد ازان منسوخ ہوا واللہ اعلم ٭ **وعنہ** قَالَ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ

فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ وَهَرِيْقُوْا عَلٰى بَوْلِهِ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ اَوْ ذَنُوْبًا مِنْ مَاءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انہین سے کہا کھڑا ہوا ایک گنوار پس پیشاب کیا مسجد مین پس بھیجے پڑے اسکے لوگ پس کہا واسطے انکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دو اسکو اور ڈالو اسکے پیشاب پر ڈول پانی کا یا فرمایا ذنوبا من ماء پس سوائے اسکے نہین کہ بھیجے گئے ہو تم آسانی کرنیوالے اور نہین بھیجے گئے تم مشکل کرنیوالے روایت کی یہ بخاری نے ف راوی کو شک ہوا ہو کہ حضرت نے لفظ سجلا کا فرمایا یا ذنوبا کا سجل اس ڈول کو کہتے ہین کہ اسمین پانی ہو خواہ تھوڑا ہو یا بہت اور ذنوب بھرے ہوئے ڈول کو کہتے ہین اور از بسکہ حضرت لوگون پر نہایت شفقت اور محبت فرماتے تھے صحابہ کو منع فرمایا کہ اعرابی کو کچھ کہو نہین اسمین تعلیم ہی امت کو کہ کسی پر دشواری نہ ڈالا کرین اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ زمین پاک ہو جاتی ہی ساتھ ڈالنے پانی کے نجاست پر بکثرت اور دلالت کرتی ہی اسپر کہ دھوون نجاست کا اگر متغیر نہو پاک ہی اور اگر اوچھاے کپڑے پر یا بدن پر یا زمین پر یا بوریہ سے زمین پر پڑے نجس نہین ہوتی اور علما کو اسمین اختلاف ہی مختار یہ ہی کہ اگر بعد از پاک ہونے جگہ کے وہان سے جدا ہووے پاک ہی اور اگر پہلے پاک ہونے جگہ کے سے جدا ہووے پلید ہی اور اگر جدا ہووے اور رنگ اور بو اسکی متغیر ہو بالاتفاق پلید ہوتا ہی کذا فی مجمع البحار اور طیبی شافعی نے کہا کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جو زمین نجس ہو جاوے خشک ہونے سے پاک نہین ہوتی اور کھرچنا زمین کا اور خاک کا اٹھانا اس سے واجب نہین اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک زمین خشک ہونے سے پاک ہو جاتی ہی اور پہلے خشک ہونے سے اسے پاک کیا چاہین تو مٹی وہان سے کھرچکر اٹھا ڈالین تا پاک ہووے ہمارے علما یہ جواب دیتے ہین کہ اس حدیث سے یہ نہین معلوم ہوتا کہ لوگون نے وہان نماز پڑھی ہو پہلے خشک ہونے سے شاید کہ بالفعل پانی اسلیے ڈالا ہو کہ نجاست سبک ہو جاوے اور بو اور رنگ پیشاب کا بسبب غلبہ پانی کے جاتا رہا ہووے اور پاک ساتھ خشک ہونیکے ہوئی ہو اور حدیث اس سے ساکت ہی اور بہت سے دلیلین مرقاۃ مین ملا علی قاری نے لکھی ہین جسے شبہہ ہو اسمین دیکھ لے ہر

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَقَامَ يَبُوْلُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَصْحٰبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ مَهْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزْرِمُوْهُ دَعُوْهُ فَتَرَكُوْهُ حَتّٰى بَالَ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ اِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَالْقَذَرِ اِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاَمَرَ رَجُلًا مِنَ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَسَنَّهُ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہا اسوقت کہ تھے ہم مسجد مین ساتھ رسول خدا صلعم کے کہ ناگاہ آیا ایک گنوار پس کھڑا ہو کر پیشاب کرنے لگا مسجد مین پس کہا اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نے باز رہ باز رہ پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ بند کرو تم پیشاب اسکا چھوڑ دو اسکو یعنے بند کرنا اسکو ضرر کریگا یا نجاست کتنی جگہ پھیلے گی اب تو ایک ہی جگہ ہی پس چھوڑ دیا اسکو یہان تلک کہ پیشاب کیا پھر تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بلایا اسکو پھر فرمایا اسکو تحقیق یہ مسجدین نہین لائق واسطے کسی چیز کے اس پیشاب سے اور گندگی سے اور سوائے اسکی نہین کہ یہ مسجدین واسطے ذکر اللہ کے ہین اور واسطے نماز کے اور پڑھنے قرآن کے یا مانند اسکے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی راوی کو شک ہوا ہی کہ یہی الفاظ فرمائے یا مانند انکے کہا انس نے حکم کیا حضرت نے ایک شخص کو قوم مین سے پس لایا ڈول پانی کا پس ڈالا اسکو پیشاب پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ سَاَلَتِ امْرَاَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِحْدٰنَا اِذَا اَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَ ثَوْبَ اِحْدٰكُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَلْتَقْرُصْهُ ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِمَاءٍ ثُمَّ لِتُصَلِّيْ فِيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے اسماء بنت ابی بکر سے کہا پوچھا ایک عورت نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس کہا اے رسول خدا کے خبر دو مجھکو کوئی ہم مین سے جس وقت کہ پہونچے کپڑے اُسکے کو خون حیض کا کسطرح کرے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ پہونچے کپڑے ایک تمہارے کو خون حیض سے پس چاہیے کہ ملے چٹکیوں سے پھر دھووے اُسکو ساتھ پانی کے پھر نماز پڑھے اسمین یعنے اگرچہ تر ہووے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيْبُ الثَّوْبَ فَقَالَتْ كُنْتُ أَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَأَثَرُ الْغَسْلِ فِيْ ثَوْبِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سلیمان بن یسار سے کہا پوچھا مین نے حضرت عائشہ سے حال منی کے سے کہ پہونچے کپڑے کو پس کہا حضرت عائشہ نے کہ تھی مین دھوتی اُسکو کپڑے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سے پس نکلتے تھے طرف نماز کے اور نشان دھونیکا کپڑے حضرت کے مین ہوتا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر نجاست منی کے مذہب امام ابوحنیفہ اور امام مالک کا یہی ہے اور امام شافعی کے نزدیک پاک ہے مثل آب بینی کے ع **وعن** الْأَسْوَدِ وَهَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَبِرِوَايَةِ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ وَفِيْهِ يُصَلِّيْ فِيْهِ اور روایت ہے اسود اور ہمام سے کہ وہ دونون نقل کرتے ہین حضرت عائشہ سے کہا انھون نے کہ تھی مین رگڑتی منی کو یعنی خشک منی کپڑے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سے روایت کی یہ مسلم نے اور ساتھ روایت علقمہ اور اسود کے کہ نقل کیا دونون نے حضرت عائشہ سے مانند اسکے اور اُسمین یہ بھی ہے کہ پھر نماز پڑھتے اُسمین **ف** یہ حدیث بھی نجاست منی پر دلالت کرتی ہے مذہب امام اعظم کا بھی یہی ہے کہ تر منی کو دھووے اور گاڑھے کو کہ کپڑے کے اندر سرایت نہ کرے بعد خشک ہونے کے رگڑ کر جھڑا ڈالے ع **وعن** أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيْرٍ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْلَسَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حِجْرِهِ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ام قیس بنت محصن سے کہ تحقیق وہ لائی اپنے چھوٹے بیٹے کو کہ نہ کھایا تھا اُسنے کھانا طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس بٹھایا اُسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی گود مین پس پیشاب کر دیا اُسنے حضرت کے کپڑے پر پس منگوایا پانی پس بہا دیا اُس جگہ اور نہین دھویا خوب ملکر اُسکو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مذہب امام شافعی کے مین یہ ہے کہ اگر بچہ شیر خوار کہ ہنوز اناج نہین کھاتا ہے پیشاب کر دے تو پانی اُسپر چھڑکنا کفایت کرتا ہے حاجت دھونیکی نہین اور ظاہر اس حدیث سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے اور امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے نزدیک بہر حال دھونا ہی چاہیے اور مراد نضح یعنی چھڑکنے سے کہ اس حدیث مین آیا ہے انکے نزدیک دھونا ہے اور آگے جو کہا کہ نہین دھویا اُسکو یعنے مبالغہ دھونے مین نہین کیا یہ معنی اسلیے کہتے ہین کہ بعضی حدیثین مثل استنزہوا من البول اور مانند اسکے کے دلالت کرتی ہین اسپر کہ ہر ایک کے پیشاب کو دھووے اور طحاوی نے کہا کہ مراد نضح سے یہان بہانا پانی کا ہے بغیر ملنے اور نچوڑنے کے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے لڑکون کو لیجانا بزرگون کے پاس برکت حاصل کرنے کے لیے اور مستحب ہے تواضع اور نرمی کرنی لڑکون وغیرہ سے ع **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا دُبِغَ الْإِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن عباس سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جس وقت کہ دباغت دیا جاوے چمڑا پس تحقیق پاک ہو جاتا ہے روایت کی یہ مسلم نے **ف** دباغت کہتے ہین چمڑے کے پاک کرنے کو نجاست وغیرہ سے اور دباغت چھال وغیرہ سے ہوتی ہے یا آفتاب مین رکھکر خشک کر دینے سے

بغیر آفتاب کے خشک ہو تو دباغت نہیں ہوتی پس دباغت چارون اماموں کے نزدیک ثابت ہے امام اعظم کے نزدیک ہر طرح کا چمڑا پاک ہوتا ہے
سوائے چمڑہ سور اور آدمی کے اور امام شافعی کے نزدیک چمڑہ کتے کا بھی نہیں پاک ہوتا اور حدیث سے عام معلوم ہوتا ہے کہ ہر طرح کا چمڑا دباغت سے پاک ہو جاتا ہے
لیکن سور اور آدمی کا مستثنیٰ ہے سور کا بسبب نجس عین ہونیکے نہیں پاک ہوتا اور آدمی کا بسبب بزرگی اسکی کے ؏ ح **وعنہ** قَالَ تُصُدِّقَ
عَلٰی مَوْلَاۃٍ لِمَیْمُوْنَۃَ بِشَاۃٍ فَمَاتَتْ فَمَرَّ بِھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ھَلَّا اَخَذْتُمْ اِھَابَھَا فَدَبَغْتُمُوْہُ
فَانْتَفَعْتُمْ بِہٖ فَقَالُوْا اِنَّھَا مَیْتَۃٌ فَقَالَ اِنَّمَا حُرِّمَ اَکْلُھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انہیں سے
کہا خیرات دی گئی بکری اوپر ایک لونڈی آزاد کے کہ میمونہ کی تھی پس مرگئی وہ بکری پس گذرے اسپر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پس
فرمایا کیوں نہ لیا تمنے چمڑا اسکا پس دباغت دی ہوتی اسکو پھر منتفع ہوتے ساتھ اسکے پس عرض کیا لوگوں نے تحقیق یہ مردار ہے پس فرمایا
سوائے اسکے نہیں کہ حرام کیا گیا ہے کھانا اسکا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ مردار کے جو اجزا کہ کھایا کرتے
ہیں جیتے جی وہ تو بعد مرنیکے حرام ہو گئے اور سوائے انکے اور چیزوں سے مانند چمڑے دباغت کیے ہوئے اور دانت اور بال اور سینگ اور مانند
انکے کے فائدہ اٹھانا یعنے سوداگری کرنی اور کام میں لانا جائز ہے ؏ **وعن** سَوْدَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَاتَتْ
لَنَا شَاۃٌ فَدَبَغْنَا مَسْکَھَا ثُمَّ مَازِلْنَا نَنْبِذُ فِیْہِ حَتّٰی صَارَ شَنًّا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے سودہ بیوی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی سے کہا
کہ مرگئی بکری ہماری پس دباغت دی ہمنے چمڑے اسکو پھر ہمیشہ رہے ہم کہ نبیذ یعنے کھجور اور پانی ڈالتے تھے اسمین یہان تک کہ ہو گئی مشک پرانی
روایت کی یہ بخاری نے **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** لُبَابَۃَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ کَانَ الْحُسَیْنُ
بْنُ عَلِیٍّ فِیْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَالَ عَلٰی ثَوْبِہٖ فَقُلْتُ اِلْبَسْ ثَوْبًا وَّاَعْطِنِیْ اِزَارَکَ حَتّٰی
اَغْسِلَہٗ قَالَ اِنَّمَا یُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْاُنْثٰی وَیُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الذَّکَرِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ
وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاَبِیْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِیِّ عَنْ اَبِی السَّمْحِ قَالَ یُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِیَۃِ وَیُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ
روایت ہے لبابہ بنت حارث سے کہا تھے حضرت حسین بن علی بیچ گود رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس پیشاب کیا انکے کپڑے پر پس کہا
مین نے پہنیے کپڑا اور دیجیے مجھکو تہ بند اپنا تاکہ دھوؤن مین اسکو فرمایا سوائے اسکے نہین کہ دھویا جاتا ہے پیشاب لڑکی کے سے اور
چھینٹا دیا جاتا ہے پیشاب لڑکے کے سے روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اور بیچ ایک روایت ابی داؤد اور نسائی کی ابی سمح سے
منقول ہے کہ کہا دھویا جاتا ہے پیشاب لڑکی کے سے اور چھینٹا ڈالا جاتا ہے پیشاب لڑکے کے سے **ف** کہا طحاوی نے چھینٹا ڈالنے سے مراد
تر کر دینا ہے اور دھونے سے دھونا ساتھ مبالغہ کے مراد ہے حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ لایا گیا ایک لڑکا حضرت صلعم پاس پس پیشاب کیا
حضرت صلعم پر فرمایا تر کر دو اسپر پانی کا پس معلوم ہوا اس سے کہ حکم پیشاب لڑکے کا دھونا ہے مگر کافی اسمین تر کر دینا بھی ہے یعنے احتیاج
نچوڑنے کی نہین اسلیے کہ لڑکے کا پیشاب بسبب تنگی سوراخ کے بہت پھیلتا نہین اور لڑکی کا بسبب فراخی سوراخ کے بہت پھیلتا ہے اسکو خوب دھونا
چاہیے ؏ **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وَطِئَ اَحَدُکُمْ بِنَعْلِہِ الْاَذٰی فَاِنَّ التُّرَابَ
لَہٗ طَھُوْرٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَلِابْنِ مَاجَۃَ مَعْنَاہُ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ چلے
ایک تمہارا ساتھ پاپوشوں اپنی کے گندگی پر پس تحقیق مٹی واسطے اسکے پاک کر دینے والی ہے روایت کی یہ ابو داؤد نے اور واسطے ابن ماجہ کے
معنی اسکے ہیں **ف** نزدیک امام اعظم اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کے مراد گندگی سے گندگی تن دار خشک ہے کہ اگر وہ جوتے کو یا موزے کو لگ جاوے پس گرے

زمین سے تو پاک ہوجاتا ہے اور تر پلیدی رگڑنے سے نہیں زائل ہوتی اور ابو یوسف اور امام شافعیؒ کے نزدیک بیچ قول قدیم کے مراد عام ہے یعنی خشک ہو
یا تر رگڑنے زمین کے سے پاک ہوجاتا ہے اور فتوی مذہب حنفی میں اوپر قول ابی یوسف ہی کے ہے کہ تن دار نجاست جوتہ اور موزہ کی اگرچہ تر ہو
خوب طرح زمین سے رگڑے تو پاک ہوجاتی ہے اور قول جدید امام شافعی کا یہ ہے کہ دھونا ہی چاہیے پانی سے اور یہ اختلاف نجاست تن دار ہی میں ہے یعنی گوبر
وغیرہ اور غیر تن دار کا مثل پیشاب شراب وغیرہ کے دھونا ہی واجب ہے بالاتفاق ع وعن اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَهَا امْرَأَةٌ اِنِّیْ اُطِیْلُ ذَیْلِیْ وَاَمْشِیْ
فِی الْمَکَانِ الْقَذِرِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُطَهِّرُهٗ مَا بَعْدَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَمَالِكٌ وَالتِّرْمِذِیُّ
وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَا الْمَرْأَةُ اُمُّ وَلَدٍ لِاِبْرَاهِیْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہا واسطے اُسکے
ایک عورت نے تحقیق میں دراز کرتی ہوں دامن اپنا اور چلتی ہوں بیچ مکان ناپاک کے کہا ام سلمہ نے فرمایا رسول خدا صلعم نے یعنے بیچ جواب مثل اس
سوال کے پاک کرتی ہے اسکو وہ چیز کہ بعد اسکے ہے روایت کی یہ احمد اور مالک اور ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے اور کہا ابو داؤد اور دارمی نے
وہ عورت پوچھنے والی تھی ام ولد ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف کی ف پاک کرتی ہے وہ چیز کہ بعد اسکے ہے یعنی بعد اسکے جگہ پاک میں راہ چلے اور خلاصہ اس کو یوں
پاک ہوجاتا ہے یہ حکم نجاست خشک کے حق میں ہے کہ خشک نجاست کپڑے کو لگ جاوے اور پاک زمین میں پھر چلے تو زمین میں لگ کر جھڑ جاتی ہے اور
پاک ہوجاتا ہے یہ حکم خشک نجاست کے حق میں اسلیے کہتے ہیں کہ اجماع ہے علما کا اسپر کہ کپڑا پلید ہوجاوے تو پاک نہیں ہوتا بغیر دھونیکے بخلاف جوتہ
موزہ کے کہ ایک جماعت تابعین کی ادھر گئی ہے کہ پاک ہوجاتے ہیں ساتھ رگڑنے کے اگرچہ نجاست تر ہووے جیسا کہ قول امام شافعی اور ابو یوسف کا معلوم
ہوا اور نام عورت پوچھنے والی کا حمیدہ ہے ح ع وعن الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْکَرِبَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ لُبْسِ جُلُوْدِ السِّبَاعِ وَالرُّكُوْبِ عَلَیْهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہا منع کیا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پہننے چمڑے درندوں کے سے اور سوار ہونے سے اوپر روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف درندے مثل
شیر اور چیتہ وغیرہ کے اور سوار ہونے سے اوپر مراد ہے بچھا کر بیٹھنا اوپر یا زین پر ڈالکر سوار ہونا اوپر اور سبب اسکے منع کا یہ ہے کہ یہ عادت
متکبروں کی ہے پس یہ نہی تنزیہی ہے اور جو کہتے ہیں کہ بال مردار کے نجس ہیں دباغت سے پاک نہیں ہوتے اُنکے نزدیک یہ نہی تحریمی ہے ح ع
وعن اَبِی الْمَلِیْحِ بْنِ اُسَامَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ
وَالنَّسَائِیُّ وَزَادَ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اَنْ تُفْتَرَشَ اور روایت ہے ابی الملیح بن اسامہ سے اسنے نقل کی اپنے باپ سے اسنے نبی صلعم سے
کہ منع کیا حضرت صلعم نے استعمال چمڑے درندوں کی سی روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے اور زیادہ کیا ترمذی اور دارمی نے یہ
کہ بچھائے جاویں چمڑے یعنے اس سے بھی منع کیا وعن اَبِی الْمَلِیْحِ اَنَّهٗ كَرِهَ ثَمَنَ جُلُوْدِ السِّبَاعِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہے ابی ملیح سے کہ مکروہ رکھا اسنے مول چمڑے درندوں کا روایت کی یہ ترمذی نے ف مول چمڑے درندوں کا یعنے بیچنا
اور مول لینا انکا مکروہ ہے کہا یہ ابن ملک نے اور یہی مذہب ابی ملیح کا ہے اور فتاوی قاضی خان میں یہ ہے کہ بیچ جلدوں مردار کی باطل ہے پہلے دباغت
کے اور بعد لفظ رواہ کے اصل مشکوۃ میں سفیدی چھوٹی ہوئی ہے عبارت مذکورہ پیچھے لاحق کی گئی ہے ع وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَیْمٍ
قَالَ اَتَانَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَیْتَةِ بِاِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عکیم سے کہا آیا ہمارے پاس خط رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ کہ نہ نفع لو تم مردار سے ساتھ چمڑے کے اور نہ پٹھے کے روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے

ف یعنے ساتھ چمڑے اور پٹھے مردار کے پہلے دباغت کرنے سے نفع نہ لو اور بعد دباغت کرنیکے جائز ہی اکثر حدیثوں سے یہ بات معلوم ہوتی ہی اور اکثر علما کا بھی مذہب یہی ہی ۰ ع **وعن** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَنْ یُّسْتَمْتَعَ بِجُلُوْدِ الْمَیْتَۃِ اِذَا دُبِغَتْ رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی حضرت عائشہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہ فائدہ اُٹھایا جاوے ساتھ چمڑے مردار کے جبکہ دباغت کیا جاوے روایت کی یہ مالک اور ابو داود نے **ف** چمڑے مردار کے حق میں امام مالک سے دو روایتیں ہیں ظاہر تر روایت یہ ہی کہ بعد دباغت کے پاک ہوجاتا ہی لیکن استعمال نکیا جاوے مگر بیچ چیزوں خشک کے اور پانی کے اور سوا پانی کے اور تیلی چیزوں میں نہ استعمال کیا جاوے ۰ ع **وعن** مَیْمُوْنَۃَ قَالَتْ مَرَّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رِجَالٌ مِنْ قُرَیْشٍ یَجُرُّوْنَ شَاۃً لَھُمْ مِثْلَ الْحِمَارِ فَقَالَ لَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَخَذْتُمْ اِھَابَھَا قَالُوْا اِنَّھَا مَیْتَۃٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُطَھِّرُھَا الْمَاءُ وَالْقَرَظُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی میمونہ سے کہا کہ گذرے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر کتنے شخص قریش میں سے کھینچتے تھے اپنی بکری موئی ہوئی کو مانند کھینچنے گدھے کے پس فرمایا واسطے انکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کاشکے لیا ہوتا تمنے چمڑا اسکا عرض کیا انھوں نے تحقیق یہ مردار ہی یعنے ذبح کی ہوئی نہیں ہی پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پاک کرتا ہی اسکو پانی اور پتے کیکر کے یعنے دباغت انسے ہوجاتی ہی روایت کی یہ احمد اور ابو داود نے **ف** یعنے اس سے طہارت کاملہ حاصل ہوجاتی ہی پس طہارت منحصر اسپر نہ ہوئی بلکہ دھوپ وغیرہ سے بھی ہوجاتی ہی لیکن مستحب یوں ہی جیسے کہ بیان فرمائی ہو ۰ ع **وعن** سَلَمَۃَ بْنِ الْمُحَبِّقِ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَاءَ فِیْ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ عَلٰی اَھْلِ بَیْتٍ فَاِذَا قِرْبَۃٌ مُعَلَّقَۃٌ فَسَاَلَ الْمَاءَ فَقَالُوْا لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّھَا مَیْتَۃٌ فَقَالَ دِبَاغُھَا طُھُوْرُھَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی سلمہ بن محبق سے کہا کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم آئے غزوہ تبوک میں اوپر گھر ایک شخص کے پس ناگہاں مشک تھی لٹکی ہوئی پس مانگا پانی پس کہا لوگوں نے واسطے حضرت صلعم کے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق یہ مردار ہی یعنے چمڑہ دباغت کیا ہوا مردار کا ہی پس فرمایا دباغت اسکی پاک کرنیوالی اسکی ہی روایت کی یہ احمد اور ابو داود نے

الفصل الثالث تیسری فصل **عن** امْرَاَۃٍ مِنْ بَنِیْ عَبْدِ الْاَشْھَلِ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لَنَا طَرِیْقًا اِلَی الْمَسْجِدِ مُنْتِنَۃً فَکَیْفَ نَفْعَلُ اِذَا مُطِرْنَا قَالَتْ فَقَالَ اَلَیْسَ بَعْدَھَا طَرِیْقٌ ھِیَ اَطْیَبُ مِنْھَا قُلْتُ بَلٰی قَالَ فَھٰذِہٖ بِھٰذِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہی ایک عورت سے کہ اولاد عبد الاشہل کی سے تھی کہا کہا میں نے اے رسول خدا کے تحقیق واسطے ہمارے ہی راہ طرف مسجد کے گندی پس کسطرح کریں ہم جسوقت کہ مینہ برسائے جاویں کہا اُس عورت نے پس فرمایا حضرت صلعم نے کیا نہیں پیچھے اُسکے کوئی راہ کہ وہ پاک ہو اس سے کہا میں نے ہاں فرمایا کہ پس یہ ہی بدلے اُسکے روایت کی یہ ابو داود نے **ف** یعنے گندی راہ سے جو نجاست لگتی ہی اور پھر راہ پاک میں آتی ہی اس نجاست سے پاک ہوجاتی ہی بسبب رگڑے جانے کے زمین پاک پر معنی اس حدیث کے اور حدیث ام سلمہ کے کہ دوسری فصل میں گذری قریب قریب ہیں پس شاید یہ تھوڑی نجاست کے حق میں فرمائی ہو کہ جوتہ اور موزہ کو لگے تو یوں پاک ہوجاتے ہیں اور پیشاب او رشل اُسکے جوتہ اور کپڑے کو یا بعض بدن وغیرہ کو لگے تو بغیر دھونے کے نہیں پاک ہوتے اور اسیطرح کپڑے میں سے نجاست تر بھی بغیر دھونے کے نہیں پاک ہوتی ہی ۰ ع **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کُنَّا نُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا نَتَوَضَّاُ مِنَ الْمَوْطِیِٔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا نماز پڑھتے

ہم ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور نہ وضو کرتے تھے ہم یعنی نہ دھوتے تھے پانون زمین پر چلنے سے روایت کی یہ ترمذی نے **ف** یعنے پانون اور جوتہ وغیرہ جو نجاست مین بھر جاتا بسبب چلنے راہ کے تو پھر دھوتے نہ اسکو یہ خشک نجاست کے حق مین کہا کہ وہ اگر لگ جاتی تو پاک زمین پر چلنے سے پاک ہو جاتی حاجت دھونے کی نہین تھی اور تر نجاست جو لگ جاوے سب علما کے نزدیک دھونا ہی چاہیے یا مراد یہ ہی کہ گرد وغبار لگجاتا تو دھوتے نہین **ع ح** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتِ الْكِلَابُ تُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُونُوا يَرُشُّونَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا کہ تھے کتے آتے جاتے مسجد مین بیچ زمانہ رسول خدا صلعم کے پس نتھی صحابہ کہ دھوتے ہون کچھ بسبب اسکے روایت کی یہ بخاری نے **ف** یعنی ابتداے اسلام مین کہ دروازہ مسجد مین نتھا کبھی کبھی کتے خشک چلے آتے تھے پس دھونا اسکا ضرور نجانتے تھے جب دروازہ لگا احتیاط ہوئی اسکی **ع ح** وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَأْسَ بِبَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ وَفِي رِوَايَةِ جَابِرٍ قَالَ مَا أُكِلَ لَحْمُهُ فَلَا بَأْسَ بِبَوْلِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہی برار سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین مضائقہ ساتھ پیشاب اس چیز کے کہ کھایا جاوے گوشت اسکا اور بیچ روایت جابر کے یون ہی کہ کہا وہ جانور کہ کھایا جاوے گوشت اسکا پس نہین مضائقہ ساتھ پیشاب اسکے کے روایت کی یہ احمد اور دارقطنی نے **ف** ظاہر اس حدیث سے تمسک کیا ہی امام مالک اور امام احمد اور محمد اور بعضے شافعیہ نے کہ پیشاب ان جانورون کا کہ کھائے جاتے ہین پاک ہی اور امام اعظم اور امام ابو یوسف اور سب علما کے نزدیک نجاست مخففہ ہی وہ کہتے ہین کہ اسکے مقابلہ مین یہ حدیث علم واقع ہوئی ہی اِسْتَنْزِهُوا مِنَ الْبَوْلِ فَإِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ یعنی پاکی حاصل کرو پیشاب سے اسلیے کہ اکثر عذاب قبر اسی سے ہوتا ہی پس جب اسکے ہر پیشاب نجس معلوم ہوتا ہی پس احتیاط یہی چاہیے ہی کہ اسکو بھی نجس کہین **ع ح**

باب المسح علی الخفین

باب ہی بیچ بیان مسح کرنیکے موزون پر **ف** مسح موزونکا جائز ہی ساتھ سنت اور آثار مشہورہ کے اور تصریح کی ہی ایک جماعت نے حافظان حدیث کے سے کہ حدیث مسح موزہ کی متواتر ہی اور جمع کیے ہین بعضے حفاظون نے راوی اسکے صحابہ سے اسی سے زیادہ ہوتے ہین کہ عشرہ مبشرہ بھی ان مین ہین اور ابن عبدالبر نے کہا کہ نہین جانتا مین علمائے سلف سے کسی کو کہ جسنے انکار اسکا کیا ہو اور حسن بصری نے کہا کہ ستر صحابہ رضے اللہ عنہم کو پایا مین نے کہ سب اعتقاد اسکا رکھتے تھے اور کرخی نے کہا کہ خوف کفر کا ہی مجھے اس پر کہ قبول نرکھے مسح موزہ کو اسلیے کہ حدیثین کہ اس باب مین وارد ہوئی ہین بیچ معنی تواتر کے ہین اور امام ابو حنیفہ نے کہا کہ قائل نہوا مین ساتھ مسح موزہ کے یہان تک کہ پہنچین حدیثین مجھے مانند روشنی آفتاب کی بعد اسکے جاننا چاہیے کہ مسح کرنا موزہ پر رخصت ہی اور دھونا پانون کا عزیمت یعنی اولی اور ہدایہ مین ہی کہ جو کوئی اعتقاد نرکھے مسح موزہ کا وہ مبتدع ہی لیکن جو کوئی اعتقاد رکھے اور مسح نکرے بسبب عزیمت کے وہ ثواب دیا جاتا ہی اور مواہب لدنیہ مین ہی کہ علما کو اختلاف ہی اسمین کہ مسح کرنا موزہ پر افضل ہی یا اسکو اتار کر پانون دھونے افضل ہین بعضون نے تو کہا ہی کہ مسح کرنا افضل ہی کیونکہ اسمین رد ہی اہل بدعت کا یعنی روافض وخوارج کا کہ وہ طعن کرتے ہین اسپر چنانچہ مختار مذہب امام احمد کا یہی ہی اور امام نووی نے کہا کہ مذہب ہمارے علما یعنی شافعیہ کا یہ ہی کہ دھونا پانون کا افضل ہی اسلیے کہ یہ اصل ہی لیکن شرط یہ ہی کہ ترک نکرے مسح کو اور صاحب سفر السعادت نے کہا کہ آنحضرت صلعم کو تکلف نتھا دونون چیزون مین اگر موزہ پہنے ہوتے نہ اتارتے پانون دھونیکے لیے اور اگر نہ پہنے ہوتے موزہ نہ پہنتے مسح کے لیے اور علما کو اختلاف ہی اسمین لیکن لیکن اچھی بات یہی ہی کہ موافق سنت کے ہو یعنے بے تکلفی رکھے اس باب مین **ع ح**

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی شریح بن ہانی سے کہا کہ پوچھا مین نے حضرت علی بیٹے ابی طالب

کے یعنی تمسح کرنے کی سے موزون پر پس کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے مدت ٹھہرائی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین دن اور تین رات مسافر کے
لیئے اور ایک دن اور ایک رات مقیم کے لیے روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی مسافر تین دن اور تین رات تلک مسح کیا کرے اور مقیم ایک رات دن اور ابتدا
اس مدت کی جمہور علما کے نزدیک اُسوقت سے ہے کہ جب وضو ٹوٹے مثلاً ایک شخص نے دوپہر کو وضو کرکے موزہ پہنا اور وضو ٹوٹا ظہر کو تو شام سے ایک
دن ایک رات گنیگا ۰ **وعن** الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ قَالَ
الْمُغِيرَةُ فَتَبَرَّزَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ الْغَائِطِ فَحَمَلْتُ مَعَهُ إِدَاوَةً قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَمَّا رَجَعَ أَخَذْتُ أُهَرِيقُ
عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ ذَهَبَ يَحْسِرُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمُّ الْجُبَّةِ
فَأَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ وَأَلْقَى الْجُبَّةَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ ثُمَّ
أَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا ثُمَّ رَكِبَ وَرَكِبْتُ فَانْتَهَيْنَا
إِلَى الْقَوْمِ وَقَدْ قَامُوا إِلَى الصَّلٰوةِ وَيُصَلِّي بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَقَدْ رَكَعَ بِهِمْ
رَكْعَةً فَلَمَّا أَحَسَّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ فَأَدْرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ مَعَهُ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْتُ مَعَهُ فَرَكَعْنَا الرَّكْعَةَ
الَّتِي سَبَقَتْنَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ تحقیق اُنھون نے جہاد کیا ساتھ رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے جہاد تبوک کا کہا مغیرہ نے پس نکلے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم طرف پائخانہ کے پہلے فجر کے پس اُٹھائی مین نے ساتھ اُنکے چھاگل پس جب
پھرے شروع کیا مین نے پانی ڈالنا ہاتھون اُنکے پر چھاگل سے پس دھوئے دونون ہاتھ اپنے اور منھ اپنا اور تھا اُنپر جبہ صوف کا شروع کیا کھولنا
ہاتھون اپنے سے پس تنگ ہوئین آستینین جبہ کی پس نکال لیے دونون ہاتھ اپنے نیچے جبہ کے سے اور ڈالدیا جبہ کو اپنے مونڈھون پر اور دھوئے
دونون ہاتھ پھر مسح کیا اپنی پیشانی پر یعنے چوتھائی حصہ سر پر اور پگڑی پر پھر قصد کیا مین نے تا نکالون مین دونون موزے اُنکے پس فرمایا چھوڑدے
اُنکو پس تحقیق مین نے پہنا تھا اُنکو اس حالت مین کہ پاک تھے یعنے پانؤن پس مسح کیا اُنپر پھر سوار ہوئے اور سوار ہوا مین پس پہونچے ہم طرف قوم کے
اور تحقیق قوم کھڑی ہوئی تھی طرف نماز کے یعنے نماز صبح کے اور نماز پڑھواتے تھے اُنکو عبدالرحمن بن عوف اور تحقیق پڑھوائی تھی اُنکو ایک رکعت
پھر جبکہ معلوم کیا آنا حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ کیا پیچھے ہٹنے کا یعنے تا حضرت صلعم امامت کرین پس اشارہ کیا حضرت صلعم نے طرف اُنکے کہ
یون ہی کھڑا رہ پس پائی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دو رکعتون مین سے ساتھ اُنکے یعنے دوسری رکعت مین اقتدا کیا اُنکا پس جب سلام پھیرا
عبدالرحمن نے کھڑے ہوئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور کھڑا ہوا مین ساتھ اُنکے پس پڑھی ہمنے وہ رکعت کہ رہ گئی تھی ہمسے روایت کی یہ مسلم نے **ف**
حضرت صلعم پہلے فجر کے پائخانہ تشریف لیگئے اسمین دلیل ہے اسپر کہ مستحب ہے کہ پہلے داخل ہونے وقت عبادت کے سے سامان عبادت کا درست کرے اور
اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کوئی وضو کروادے تو جائز ہے اور راوی نے بعد ذکر کرنے ہاتھون کے دھونے کے دھونا منھ کا ذکر کیا کلی اور ناک
مین پانی دینا نہ ذکر کیا اختصار کے لیے یا از راہ نسیان کے یا اسلیے کہ وہ داخل ہین منھ کی حد مین اور پگڑی پر مسح کرنے کے یہ معنی ہین کہ چوتھائی سر پر
مسح کرکے اداے سنت کے لیے بجاے مسح تمام سر کے پگڑی پر کرلیا تحقیق اسکی باب الوضو مین ہو چکی ہے اور دوسری رکعت مین اقتدا کیا اس سے
معلوم ہوا کہ ایک شخص افضل اپنے سے کم درجہ والے کا اقتدا کرے تو جائز ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ معصوم ہونا امام کا شرط نہین اسمین رد ہے امامیہ کا
کہ وہ کہتے ہین شرط ہے اور اخیر حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جسکی کوئی رکعت امام کے ساتھ پڑھنی رہ جاوے تو وہ اسکی ادا کے لیے تب اُٹھے کہ

امام جب سلام پھیر چکے چنانچہ امام شافعی کے نزدیک تو پہلے سلام امام کے سے اٹھنا جائز ہی نہیں اور ہمارے علما کے نزدیک مکروہ تحریمی ہی مگر جس صورت مین جاتا ہو کہ اگر نہ اٹھونگا تو نماز فاسد ہو جاویگی مثلاً اگر صبح کی نماز مین انتظار امام کے سلام کا کرتا ہے تو خوف ہی طلوع آفتاب کا اس صورت مین جائز ہو کھڑے ہونا پہلے سلام امام کے اور اس مسئلہ کی تفصیل فقہ مین لکھی ہی وہان دیکھا چاہیے اور یہ بھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب امام کے آنے کو دیر لگے اور معلوم نہو کہ امام کب آویگا تو مستحب ہی کہ امام کا انتظار نکرین لیکن جس صورت مین جانتے ہون آنا امام کا تو مستحب ہی انتظار کرنا اور اگر امام کا مکان قریب ہو مسجد سے تو مستحب ہی نمازی خبر کرنی اسکو وقت نماز کے ؎

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** اَبِیْ بَکْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ رَخَّصَ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ وَّلَیَالِیَھُنَّ وَلِلْمُقِیْمِ یَوْمًا وَّلَیْلَۃً اِذَا تَطَھَّرَ فَلَبِسَ خُفَّیْہِ اَنْ یَّمْسَحَ عَلَیْھِمَا رَوَاہُ الْاَثْرَمُ فِیْ سُنَنِہٖ وَابْنُ خُزَیْمَۃَ وَالدَّارَقُطْنِیُّ وَقَالَ الْخَطَّابِیُّ ھُوَ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ ھٰکَذَا فِی الْمُنْتَقٰی روایت ہی ابی بکرہ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ رخصت دی اُنھون نے مسافر کو تین دان اور تین رات اور مقیم کو ایک دن اور ایک رات جس وقت کہ وضو کیا ہو پس پہنے موزے یہ کہ مسح کرے اُنپر روایت کی یہ اثرم نے اپنی سنن مین اور ابن خزیمہ نے اور دارقطنی نے اور کہا خطابی نے یہ حدیث صحیح الاسناد ہی اسی طرح سے ہو منتقی مین کہ کتاب ہی ابن تیمیہ حنبلی کی ؎ **وعن** صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُنَا اِذَا کُنَّا سَفْرًا اَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ وَّلَیَالِیَھُنَّ اِلَّا مِنْ جَنَابَۃٍ وَّلٰکِنْ مِّنْ غَائِطٍ وَّبَوْلٍ وَّنَوْمٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی صفوان ابن عسال سے کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے ہمکو جس وقت کہ ہوتے ہم مسافر یہ کہ نہ نکالین ہم موزے اپنے تین دن اور تین رات مگر جنابت سے ولیکن نہ نکالین ہم پاخانہ سے یا پیشاب سے یا سونے سے روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے **ف** یعنی غسل جنابت کے لیے موزے اُتارنے کو فرماتے کہ اس حالت مین مسح درست نہین اور پاخانہ یا پیشاب یا سونے کے بعد جو وضو کرتے تو حکم تھا کہ موزے اتارین نہین اور مدت مذکورہ تک مسح کیا کرین ؎ **وعن** الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ قَالَ وَضَّاْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ فَمَسَحَ اَعْلَی الْخُفِّ وَاَسْفَلَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ مَعْلُوْلٌ وَسَاَلْتُ اَبَا زُرْعَۃَ وَمُحَمَّدًا یَعْنِی الْبُخَارِیَّ عَنْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ فَقَالَا لَیْسَ بِصَحِیْحٍ وَکَذَا ضَعَّفَہٗ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سے کہا کہ وضو کروایا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو غزوہ تبوک مین پس مسح کیا اوپر موزے کے اور نیچے اُسکے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث معلول ہی اور پوچھا مین نے ابا زرعہ اور محمد یعنی بخاری سے حال اس حدیث کا پس کہا دونون نے یہ نہین صحیح اور اسی طرح ضعیف کہا ہی اسکو ابوداؤد نے **ف** امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک پشت قدم پر مسح کرنا واجب ہی اور نیچے یعنی تلوے پر سنت ہی اور امام احمد اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک پشت قدم پر فقط کرے دلیل انکی یہ ہی کہ اس حدیث مین علمانے کلام کیا ہی اور اُسکے مقابلہ مین اور حدیثین خلاف اسکے واقع ہوئی ہین پس اُنپر عمل کرنا چاہیے اور حدیث معلول محدثین کے نزدیک وہ ہی کہ اسمین ایک سبب پوشیدہ ہو کہ تقاضا کرتا ہو اسپر کہ موافق اس حدیث کے عمل نکرین اور وجہ ضعف اس حدیث کی یہ ہی کہ متصل ہونا اس حدیث کا ساتھ مغیرہ کے ثابت نہین ہوا ہی بلکہ وراد جو مولی اور کاتب مغیرہ کا ہی اُس تک پہونچتی ہی اور دوسری وجہ یہ ہی کہ روایت کیا ہی اسکو ثور بن یزید نے اُسنے رجاء ابن حیوہ سے اُسنے کاتب مغیرہ سے اور ثور سماع نہین رکھتا ہی رجاء سے اور بیچ اکثر طرق حدیث مغیرہ کے مطلق واقع ہوا ہی کہ مسح کیا موزون پر بلا ذکر اعلے اور اسفل کے اور حدیث آیندہ مین آیا ہی کہ مسح کیا اوپر کے رخ پس اس حدیث مین اضطراب ہی اور یہ اسباب عدم صحت اسکے سے ہین ؎ **وعنہ** اَنَّہٗ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْسَحُ عَلَی الْخُفَّیْنِ عَلٰی ظَاھِرِھِمَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ اور روایت انھین سے ہی کہا دیکھا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو مسح کرتے تھے موزون پر اوپر کی جانب روایت کی

ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** طور مسح موزہ کا یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کی انگلیاں داہنے پاؤں کے پنجہ پر رکھے اور بائیں ہاتھ کی بائیں پاؤں کے پنجہ پر پھر کھینچ لاوے ٹخنوں کی اوپر تک اور انگلیاں چھدری رکھے پس مسنون تو یہ طور ہے اور اگر مسح کیا ساتھ ایک انگلی کے تین بار کہ ہر بار نیا پانی لیتا گیا اور ہر بار نئی جگہ پھیرے تو جائز ہو جائیگا اور نہیں تو نہیں اور بہت سے طور مسح کے فقہ میں لکھے ہیں جو چاہے وہاں دیکھ لے نوع **وعنه** قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے انہیں سے کہا کہ وضو کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور مسح کیا اوپر جوربین کے ساتھ نعلین کے روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد ابن ماجہ نے **ف** قاموس میں لکھا ہے کہ جورب کہتے ہیں لفافہ پاؤں کو یعنے جسکو یہاں جراب کہتے ہیں اور اسکی کئی قسمیں ہیں چلپی میں تفصیل اسکی خوب لکھی ہے بعض احکام اسکے یہاں ذکر ہوتے ہیں کہ مذہب حنفی میں مسح درست ہے جوربین پر اگر جوربین مجلد ہوں یعنی اوپر تلے انکے چمڑا لگا ہو یا منعل ہوں یعنی فقط نیچے ہی چمڑا ہو یا ثخینین ہوں اور تفسیر ثخینین کی یہ ہے کہ اس سے چل سکے ایک فرسخ اور ٹھہری رہے پنڈلی پر بغیر باندھے اور نہ دکھلائی دے اندر کا رخ اسکا اور پانی اسمیں پیٹھے نہیں اور چلپی کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر جوربین منعلین غیر ثخینین ہوں تو اسپر مسح جائز نہیں پس منعلین پر جب درست ہوگا کہ ثخینین بھی ہوں اور امام شافعی کے نزدیک جورب پر جائز نہیں اگرچہ منعل ہو پس یہ حدیث حجت ہے انپر اور اسپر مسح کرنا روایت کیا گیا ہے حضرت علی اور ابن مسعود اور انس بن مالک اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہم سے اور مراد نعلین سے دو احتمال ہیں ایک یہ ہے کہ مراد پاپوشیں ہیں یعنی مسح کیا جوربین پر ساتھ پاپوشوں کے کیونکہ بیچ عرب کے پاپوش میں فقط تسمہ ہی لگا ہوتا ہے مانع مسح کا نہیں اور دوسری مراد یہ ہے کہ مسح کیا ان جوربین پر کہ انکے نیچے چمڑا لگا تھا شرح وہ نشار مولانا

الفصل الثالث فصل تیسری

عن المغيرة قَالَ مَسَحَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ نَسِيْتَ قَالَ بَلْ أَنْتَ نَسِيْتَ بِهٰذَا أَمَرَنِيْ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ روایت ہے مغیرہ سے کہا مسح کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر پس کہا میں نے اے رسول خدا کے بھول گئے تم یعنے موزے اوتار کر پاؤں نہ دھوئے فرمایا نہیں بلکہ تو بھول گیا یعنی خطا کی بیچ نسبت کرنے نسیان کے مجھکو ساتھ اسی کے حکم کیا ہے مجھکو رب میرے عزت والے اور بزرگی والے نے روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد نے **وعن علي** أَنَّهُ قَالَ لَوْ كَانَ الدِّيْنُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ أَسْفَلُ الْخُفِّ أَوْلَى بِالْمَسْحِ مِنْ أَعْلَاهُ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى ظَاهِرِ خُفَّيْهِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ مَعْنَاهُ اور روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے یہ کہ کہا اگر ہوتا دین ساتھ عقل کے البتہ ہوتی نیچے کی جانب موزے کی بہتر ساتھ مسح کرنے کے اوپر کی جانب اسکی سے اور تحقیق دیکھا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ مسح کرتے تھے اوپر کی جانب موزے اپنے کے روایت کی یہ ابو داؤد نے اور دارمی نے معنی اسکے **ف** اور ہوتی نیچے کی جانب موزے کی بہتر ساتھ مسح کے اسلیے کہ نیچے کی جانب نجاست وغیرہ پڑتی ہے پس اسکا پاک کرنا اولی اور انسب معلوم ہوتی ہے از راہ عقل کے لیکن شرع میں عقل کو دخل نہ دینا چاہیے بلکہ عقل کامل تابع ہوتی ہے شرع کی کیونکہ عاجز جانتی ہے اپنے کو دریافت کرنے حکمتوں الٰہیہ سے پس عاقل کو چاہیے کہ یہ نوع تابع شریعت کا رہے تابع عقل کا نہو وے کہ جو گمراہ ہوئے ہیں قسم کفارات اور حکمات اور اہل اہواء سب بسبب متابعت عقل ہی کے گمراہ ہوئے ہیں نوع **ف** موزہ اگر بقدر چھوٹی تین انگلیوں پاؤں کی پھٹ جاوے تو اسپر مسح کرنا درست نہیں ہوتا اور اگر ایک موزہ تھوڑا تھوڑا کئی جا سے پھٹا کہ اگر اسکو جمع کریں تو تین انگشت کے قدر ہو جاتا ہے اسپر بھی درست نہیں اور اگر دونوں تھوڑے تھوڑے پھٹے ہیں کہ اگر انکو جمع کرے تو بقدر ہو جاتا ہے تو اسکا اعتبار نہیں مسح اسپر درست ہوگا اور توڑتی ہے مسح کو وہ چیز کہ توڑتی ہے وضو کو اور توڑتا ہے

اُسکو اُتارنا موزے کا بعد حدث کے اور توڑتا ہی اُسکو گذرنا مدت مسح کا اگر خوف نہو تلف پانون کا بسبب سردی کے یعنے اگر اُتار نے مین خوف ہو تلف پانون کا تو مسح نہین ٹوٹتے کا جبتک خوف باقی ہی مسح بھی باقی ہی اور اگر موزہ اُتارا یا مدت مسح کی گذر گیی اور یہ باوضو ہی تو فقط پانون ہی دھو لیوے از سر نو وضو کرنا ضرور نہین اور اگر آدھے سے زیادہ قدم پنڈلی موزہ مین نکل آوے تو بھی مسح ٹوٹ جاتا ہی اور اگر مقیم نے مسح کیا اور پہلے گذر نے ایک رات دن کے یہ مسافر ہوا تو مدت سفر کی پوری کرے یعنی تین رات دن تک کیا کرے اور اسی طرح اگر مسح کیا مسافر نے اور پھر مقیم ہو گیا ایک رات دن کے بعد تو اُتار ڈالے موزہ کہ مدت اُسکی ہو چکی اور معذور مثلاً ظہر کے وقت وضو کر کے موزہ پہنے اور سواے عذر کی چیز کے کسی اور چیز سے وضو ٹوٹ جاوے تو مسح اُسکو جائز ہی جب تک وقت اُسکا ہی اور بعد تمام ہونے وقت کے مسح ٹوٹ جاویگا ۱۲ منتقی

باب التیمم

باب ہی بیچ بیان تیمم کے ف تیمم لغت مین معنی قصد کے ہی اور شرع مین مراد ہی قصد کرنا خاک پاک کا یا اُس چیز کا کہ قائم مقام خاک کے ہی یعنے پتھر چونہ وغیرہ اور ملنا مُنھ اور ہاتھ پر اُسکو ساتھ نیت طہارت کے اور علما کو اختلاف ہی اسمین کہ تیمم کی دو ضربہ ہین ایک مُنھ کے لیے اور دوسرا دونون ہاتھون کے لیے کہنیون تک یا ایک ضربہ ہی واسطے مُنھ اور ہتھیلیون کے پس اول یعنی دو ضربہ تو قول ابو حنیفہؒ اور ابو یوسفؒ اور محمدؒ اور امام مالکؒ کا ہی اور مختار مذہب شافعی کا بھی یہی ہی اور بعضے حنبلیون کا بھی اور یہی قول حضرت علیؓ اور ابن عمرؓ اور حسن بصریؒ اور شعبیؒ اور سالم بن عبد اللہ اور سفیان ثوری اور اکثر علما کا ہی اور دوسرا یعنے ایک ضربہ مشہور امام احمدؒ کا اور قول قدیم امام شافعیؒ کا ہی اور یہی منقول ہی عطاؒ اور مکحولؒ اور اوزاعیؒ وغیرہم سے اور دونون جانب مین حدیثین بھی واقع ہوئی ہین چنانچہ آگے آوینگی ۱۲ شرح

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلٰثٍ جُعِلَتْ صُفُوفُنَا كَصُفُوفِ الْمَلٰٓئِكَةِ وَجُعِلَتْ لَنَا الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُوْرًا اِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی حذیفہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے بزرگی دیے گئے ہم لوگون پر یعنے پہلی امتون پر ساتھ تین چیزون کے گردانی گئین صفین ہماری یعنی نماز مین یا جہاد مین مانند صفون فرشتون کے یعنی جیسے اُنکو صف باندھ کر عبادت کرنے مین قرب اور بزرگی حاصل ہوتی ہی ویسے ہی ہمکو اور گردانی گئی واسطے ہمارے زمین تمام نمازگاہ اور گردانی گئی مٹی اُسکی واسطے ہمارے پاک کرنے والی جس وقت کہ نپاوین پانی روایت کی یہ مسلم نے ف اگلی امت مین قید جماعت کی نتھی جسطرح چاہتے اُسطرح نماز پڑہ لیتے اور نماز نہ جائز ہوتی تھی اُنکی سوا کنائس اور بیع کے کہ یہ نام اُنکے عبادت خانون کے ہین اور تیمم بھی اُنکو کرنا درست نہ تھا پس فرمایا کہ ان تین باتون مین ہمین بزرگی ہی اُنپر کہ ہمین جماعت سے نماز پڑھنے کا حکم ہوا اور وعدہ ایسے ثواب کا ہوا اور ساری زمین مسجد ہوگی یعنے جہان نماز پڑہین گے جائز ہو جائے گی اور جہان پانی نہ ملے مٹی سے تیمم کر لین اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ خاص مٹی ہی سے تیمم کرے اور چیز سے نہ کرے جیسا کہ مذہب شافعی وغیرہ کا ہی اور امام ابو حنیفہؒ اور مالکؒ اور محمدؒ کے نزدیک درست ہی ہر چیز سے کہ وہ جنس زمین سے ہو اور جنس زمین سے وہ چیز ہی کہ آگ سے نہ پگھلے اور نہ نرم ہووے اور جلانے سے راکھ نہ ہو جاوے دلیل اُنکی حدیث جابرؓ کی ہی کہ صحیح بخاری مین منقول ہی وہ یہ ہی جعلت لی الارض مسجدا وطهورا یعنی گردانی گئی میرے لیے زمین مسجد اور پاک کرنے والی پس لفظ ارض شامل ہی ہر چیز کو کہ وہ جنس زمین سے ہو ۱۲ شرح وَعَنْ عِمْرَانَ قَالَ كُنَّا فِىْ سَفَرٍ مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُعْتَزِلٍ لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ يَا فُلَانُ اَنْ تُصَلِّىَ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ اَصَابَتْنِىْ جَنَابَةٌ وَّلَا مَاءَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيْدِ فَاِنَّهٗ يَكْفِيْكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمرانؓ سے کہا تھے ہم سفر مین ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس نماز پڑھائی لوگون کو پس جبکہ پھرے نماز اپنی سے ناگہان دیکھا ایک شخص کو الگ بیٹھا ہی قوم سے کہ نہ نماز پڑھی تھی اُسنے ساتھ قوم کے پس فرمایا حضرت صلعم نے کس چیز نے منع کیا تجھکو اے فلانے یہ کہ نماز پڑھتے تو ساتھ قوم کے

کہا پہونچی مجھکو جنابت اور نہین پانی فرمایا لازم ہے تجھکو مٹی یعنی تیمم اس سے پس تحقیق وہ کافی ہے تجھکو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** عَمَّارٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ اِنِّيْ اَجْنَبْتُ فَلَمْ اُصِبِ الْمَاءَ فَقَالَ عَمَّارٌ لِعُمَرَ اَمَا تَذْكُرُ اِنَّا كُنَّا فِيْ سَفَرٍ اَنَا وَاَنْتَ فَاَمَّا اَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَاَمَّا اَنَا فَتَمَعَّكْتُ فَصَلَّيْتُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ هٰكَذَا فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفَّيْهِ الْاَرْضَ وَنَفَخَ فِيْهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهٗ وَفِيْهِ قَالَ اِنَّمَا يَكْفِيْكَ اَنْ تَضْرِبَ بِيَدَيْكَ الْاَرْضَ ثُمَّ تَنْفُخَ ثُمَّ تَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفَّيْكَ

اور روایت ہے عمار سے کہا آیا ایک شخص طرف حضرت عمرؓ بیٹے خطاب کے پس کہا تحقیق ہوا مین جنبی اور نہین پایا مین نے پانی یعنی آیا تیمم کرون یا کیا کرون پس کہا عمار نے واسطے عمرؓ کے کیا نہین یاد رکھتے تم تحقیق تھے ہم بیچ سفر کے مین اور تم یعنے اور ہم دونون جنبی ہوئے پس تمنے نماز نہین پڑہی اور مین لوٹا خاک مین اور نماز پڑہی پھر ذکر کیا یہ یعنی سارا حال روبرو حضرت نبی صلعم کے فرمایا سوائے اسکے نہین کفایت کرتا ہے تجھکو اسطرح سے پس مارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون ہاتھ اپنے زمین پر اور پھونک ماری اُنمین پھر مسح کیا ساتھ اُنکے مُنھ اپنے پر اور ہاتھون اپنے پر روایت کی یہ بخاری نے اور مسلم مین مانند اسکے ہے اور بیچ اُسکے یہ ہے کہ کہا سوائے اسکے نہین کفایت کرتا ہے تجھکو یہ کہ مارے دونون ہاتھ اپنے زمین پر پھر پھونکے پھر مسح کرے ساتھ اُن دونون کے مُنھ اپنے پر اور ہاتھون اپنے پر **ف** اس حدیث مین جواب حضرت عمرؓ کا مذکور نہین لیکن آیا ہے بیچ بعضے طرق حدیث کے کہ حضرت عمرؓ نے اُس شخص کو جواب دیا لاتصل یعنی نماز نہ پڑھ جب تلک کہ نہ پاوے پانی مذہب عمرؓ کا یہی تھا کہ جنبی کے لئے تیمم نہین اور ممکن ہے کہ حضرت عمرؓ نے جو سکوت کیا بھول گئے ہون حکم تیمم کا جنبی کے لیے پس عمار نے سارا قصہ بیان کیا تا اس سے یاد آجاوے کہ جنابت کے لیے بھی تیمم جائز ہے اور پس تمنے نماز نہین پڑہی یعنے اس توقع پر کہ پانی ملجاوے گا پہلے جانے وقت کے یا اس اعتقاد پر کہ تیمم قائم مقام وضو کے ہے نہ غسل کے اور یہی بات ظاہر تر ہے سبب اس اعتقاد انکے کا یہ تھا کہ انکو یہ مسئلہ اچھی طرح معلوم نہ تھا اتفاق نہوا تھا حضرت صلعم سے سوال کرنیکا پس یہ اعتقاد اور ان کا تھا اسکے نزدیک تیمم قائم مقام غسل کے بھی ہے اور مین لوٹا خاک مین یعنی اُنھون نے جانا کہ جیسے پانی غسل مین تمام اعضا پر پہنچاتے ہین ویسے ہی خاک پہونچانی چاہیے اور پھونکا اسلیے پھونکے کہ مٹی مُنھ کو لگکر مُنھ نہ بگڑجاوے کہ وہ حکم مثلہ مین ہے مثلہ کہتے ہین اللہ کی پیدائش کے بگاڑنے کو پس بعضے فقیر جو بھبوت وغیرہ مُنھ کو ملتے ہین منع ہے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ تیمم مین ایک ضربہ کافی ہے جیسا کہ مذہب بعضون کا ہے اور امام اعظم اور امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک دو ضربہ چاہیین ایک مُنھ کے لیے اور ایک ہاتھون کے لیے کہنیون تک پس توجیہ اس حدیث کی شیخ محی الدین نووی نے یون کی ہے کہ مقصود حضرت صلعم کو فقط یہان یہ تھا کہ صورت ضربہ کی دکھاوین عمار کو کہ اسطرح کرلیا کر جنابت کے لیے لوٹنا خاک مین ضرور نہین لیکن کیفیت سارے تیمم کی بیان کرنی منظور نہ تھی اُسی طرح عمار نے تعلیم ضربہ کی روایت کی اسلیے اور روایتین جو عمار سے بیچ حق تیمم کے آئی ہین اُنمین صریح دو ضربین مذکور ہین اور مراد کفین سے یہان ذراعین یعنی ہاتھ کہنیون تک ہین بیچ عرف **وعن** اَبِي الْجُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ قَالَ مَرَرْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُوْلُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ حَتّٰى قَامَ اِلٰى جِدَارٍ فَحَتَّهٗ بِعَصًا كَانَتْ مَعَهٗ ثُمَّ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيَّ وَلَمْ اَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَلٰكِنْ ذَكَرَهٗ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اور روایت ہے ابی الجہیم بن حارث بن صمہ سے کہا گذرا مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور وہ پیشاب کرتے تھے پس سلام کیا مین نے اُنپر پس نہ جواب دیا مجھکو سلام کا یہانتک کہ کھڑے ہوئے طرف دیوار کے پس کھرچا اسکو ساتھ لاٹھی کے کہ تھی ساتھ اُنکے پھر رکھے دونون ہاتھ اپنے دیوار پر پھر مسح کیا اپنے مُنھ پر اور ہاتھون پر پھر جواب دیا مجھکو کہا صاحب مشکوۃ نے نہین پائی مین نے یہ روایت صحیحین مین اور کتاب

حمیدی کی ہیں ولیکن ذکر کیا محی السنہ نے اسکو شرح السنہ میں اور کہا یہ حدیث حسن ہے یعنی پس اسکو اس فصل میں مصابیح والے کو نہ لانا تھا **ف** مٹی دیوار کی اسلیے ٹکر دی کہ اسمیں سے غبار اٹھنے لگے کہ اُسپر تیمم کرنا افضل ہے اور باعث زیادتی ثواب کا ہے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ مستحب ہے طہارت کرنی ذکر اللہ کے لیے اور اُسپر دلالت کرتی ہے کہ مستحب ہے ہمیشہ طاہر رہنا **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الصعید الطیب وضوء المسلم وان لم یجد الماء عشر سنین فاذا وجد الماء فلیمسہ بشرہ فان ذلک خیر رواہ احمد والترمذی وابوداؤد وروی النسائی نحوہ الی قولہ عشر سنین**

روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مٹی پاک کرنے والی ہے مسلمان کی اگرچہ نہ پاوے پانی دس برس پس جبکہ پاوے پانی لگاوے اُسکو بدن اپنے پر پس تحقیق یہ بہتر ہے روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے اور روایت کی نسائی نے مانند اسکے تا قول عشر سنین **ف** مراد دس برس سے کثرت ہے نہ یہی مدت اسمیں دلالت ہے اسپر کہ جانا وقت نماز کا تیمم کو نہیں توڑتا بلکہ حکم اسکا مانند حکم وضو کے ہے کہ پڑھے تیمم سے جتنے فرض یا نفل چاہے پڑھے جیسا کہ مذہب ہمارا ہے اور امام شافعی کے نزدیک تیمم مانند وضو معذور کے ہے کہ بیچ جانے وقت کے تیمم ٹوٹ جاتا ہے پس جبکہ پاوے پانی یعنے اتنا کہ کفایت کرے غسل کو یا وضو کو اور زیادہ ہو حاجت پینے کی سے اور قادر بھی ہو اسکے استعمال پر پس لگاوے اُسکو بدن پر یعنے وضو کرے یا غسل کرے پس یہ بہتر ہے یعنے اب وضو واجب ہوا تیمم نہیں درست ہونیکا **وعن جابر قال خرجنا فی سفر فاصاب رجلا منا حجر فشجہ فی راسہ فاحتلم فسال اصحابہ ہل تجدون لی رخصۃ فی التیمم قالوا ما نجد لک رخصۃ وانت تقدر علی الماء فاغتسل فمات فلما قدمنا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبر بذلک قال قتلوہ قتلہم اللہ الا سالوا اذ لم یعلموا فانما شفاء العی السوال انما کان یکفیہ ان یتیمم ویعصب علی جرحہ خرقۃ ثم یمسح علیہا ویغسل سائر جسدہ رواہ ابوداؤد ورواہ ابن ماجۃ عن عطاء بن ابی رباح عن ابن عباس**

اور روایت ہے جابر سے کہا نکلے ہم سفر میں پس لگا ایک شخص کے ہم میں سے پتھر پس زخم ڈالا بیچ سر اُسکے کے پس حاجت نہانے کی ہوئی اُسکو پس پوچھا اُسنے اپنے یاروں سے کیا پاتے ہو واسطے میرے رخصت بیچ تیمم کرنے کے کہا انھوں نے نہیں پاتے ہم واسطے تیرے رخصت اور تو قادر ہے پانی پر پس نہایا وہ پھر مر گیا پس جب پھر آئے ہم حضرت کے پاس خبر دیے گئے ساتھ اس امر کے فرمایا مار ڈالا لوگوں نے اسکو مارے انکو اللہ کیوں نہ پوچھا اُسوقت کہ نہ جانا پس سوائے اسکے نہیں کہ شفا بیماری نادانی کی پوچھنا ہے سوائے اسکے نہیں ہے کہ کفایت کرتا اُسکو یہ کہ تیمم کرتا اور باندھتا اوپر زخم اپنے کے کپڑا اسپر مسح کرتا اسپر اور دھوتا تمام بدن اپنا روایت کی یہ ابوداؤد نے اور روایت کی ابن ماجہ نے عطاء بن ابی رباح سے اُنے ابن عباس سے **ف** اور تو قادر ہے پانی پر یعنے وہ لوگ اس آیۃ فلم تجدوا ماء سے یہ سمجھے کہ پانی کے ہوتے ہوئے تیمم جائز نہیں اور یہ نہ سمجھے کہ باوجود ہونے پانی کے قادر نہیں ہوا اُسپر ضرر ہے تو کرے جب تیمم جائز ہوگا اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ جمع کرے درمیان تیمم اور دھونے سارے بدن کے جیسا کہ مذہب شافعی ہے اور مذہب حنفی میں ایک ہی چیز کرے پس حنفی شافعی کو یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور مخالف قیاس کے ہے کہ لازم آتا ہے جمع ہونا بدل اور مبدل منہ کا اور خلاصہ اس مسئلہ کا یہ ہے کہ جو کوئی خوف رکھتا ہو تلف کا بسبب استعمال پانی کے تو جائز ہے اُسکو تیمم بلا خلاف اور جو کوئی ڈرے زیادتی مرض سے یا دیر کر اچھے ہونے سے تو جائز ہے نزدیک ابی حنیفہ اور مالکؒ کے یہ کہ تیمم کرے اور نماز پڑھے اور اُسکو پھیرنا نماز کا پھر نہیں ضرور اور مذہب شافعی میں بھی یہ ہی بات غالب ہے اور جسکے کسی عضو میں زخم یا پھوڑا ہو اور اسپر پٹی بندھی ہو اور خوف ہو اسکے دور کرنے میں تلف کا پس نزدیک شافعی کے مسح کرے پٹی پر اور تیمم کرے اور ابو حنیفہ اور مالکؒ نے کہا کہ جب ہو بعض بدن اسکا زخمی اور بعض اچھا تو دیکھیں گے اگر اکثر بدن اچھا ہے تو اسکو دھووینگے

اور زخم پر مسح کرین گے اور اگر ہو اکثر زخمی تو تیمم کرین گے اور دھونا ساقط ہوگا اور کہا امام احمد نے دھووین اچھے کو اور تیمم کرے زخم کے لیے ۱۲
وعن ابی سعید الخدری قال خرج رجلان فی سفر فحضرت الصلوۃ ولیس معہما ماء فتیمما صعیدا طیبا فصلیا ثم وجدا الماء فی الوقت فاعاد احدہما الصلوۃ بوضوء ولم یعد الاخر ثم اتیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرا ذلک فقال للذی لم یعد اصبت السنۃ واجزءتک صلوتک وقال للذی توضأ واعاد لک الاجر مرتین رواہ ابو داود والدارمی وروی النسائی نحوہ وقد روی ہو وابو داود ایضا عن عطاء بن یسار مرسلا اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا نکلے دو شخص سفر مین پس آیا وقت نماز کا اور نتھا ساتھ اُنکے پانی پھر تیمم کیا دونون نے مٹی پاک سے اور نماز پڑھی پھر پایا پانی بیچ وقت کے پس پھیری ایک نے اُن دونون مین سے نماز ساتھ وضو کے اور نہ پھیری دوسرے نے پھر آئے دونون حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر ذکر کیا یہ پس فرمایا حضرت نے واسطے اُسکے کہ نہ پھیری تھی نماز پہونچا تو سنت کو اور کافی ہے تجھکو نماز تیری اور کہا واسطے اُس شخص کے کہ وضو کیا تھا اور پھیری نماز واسطے تیرے ہے ثواب دونا روایت کی یہ ابو داود اور دارمی نے اور روایت کی نسائی نے مانند اسکے اور تحقیق روایت کی نسائی اور ابو داود نے بھی عطاء بن یسار سے بطریق ارسال کے ف پہونچا تو سنت کو یعنے حکم شریعت یون ہی تھا جسطرح تو نے کیا کہ بسبب نہ پانے پانی کے تیمم کرکے نماز پڑھ لی اور پھر اُسکو نہ پھیرا اور دوسرے کو دوہرا ثواب فرمایا اسلیے کہ ایک بسبب ادائے فرض کے ہوا اور دوسرا بسبب ادائے نفل کے اتفاق رکھتے ہین علما اسپر کہ جب پانی دیکھے تیمم کرنیوالا بعد فارغ ہونیکے نماز سے تو اسپر پھیرنا نماز کا لازم نہین اگرچہ وقت باقی ہو اور اختلاف کیا ہے اسمین کہ جب پانی پاوے بعد داخل ہونیکے نماز مین پس جمہور یعنی اکثر علما تو کہتے ہین کہ اس نماز کو توڑے نہین اور وہ نماز صحیح ہے اور کہا ہے امام ابو حنیفہ نے اور احمد نے ایک روایت مین کہ باطل ہوجاتا ہے تیمم اسکا اور جب تیمم کرے اور پانی پاوے پہلے داخل ہونے کے نماز مین پس اجماع ہے علما کا اسپر کہ تیمم اُسکا باطل ہوا ۱۲

الفصل الثالث

فصل تیسری عن ابی الجہیم بن الحارث بن الصمۃ قال اقبل النبی صلی اللہ علیہ وسلم من نحو بئر جمل فلقیہ رجل فسلم علیہ فلم یرد النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی اقبل علی الجدار فمسح بوجہہ ویدیہ ثم رد علیہ السلام متفق علیہ روایت ہے ابی جہیم بن حارث بن صمہ سے کہا آئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم طرف کوئین جمل کے سے کہ مدینہ مین ہے پس ملا اُنسے ایک شخص یعنی یہی ابو جہیم پس سلام کیا اُنپر پس نہ جواب دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہان تلک کہ آئے دیوار پاس پس مسح کیا مُنہہ اپنے کو اور ہاتھون اپنے کو یعنی تیمم کیا پھر جواب دیا اُسکے سلام کا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن عمار بن یاسر انہ کان یحدث انہم تمسحوا وہم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالصعید لصلوۃ الفجر فضربوا باکفہم الصعید ثم مسحوا بوجوہہم مسحۃ واحدۃ ثم عادوا فضربوا باکفہم الصعید مرۃ اخری فمسحوا بایدیہم کلہا الی المناکب والاباط من بطون ایدیہم رواہ ابو داود اور روایت ہے عمار بن یاسر سے کہ وہ تھے حدیث کرتے یہ کہ صحابہ نے تیمم کیا مٹی سے کہ اس حال مین کہ وہ تھے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے نماز فجر کے پس مارے ہاتھ اپنے مٹی پر پھر پھیرے مونھون اپنے پر پھیرنا ایکبار پھر عود کیا پس مارے ہاتھ اپنے مٹی پر ایکبار پھر پھیرے ہاتھون اپنون پر سب پر یعنے مونڈھون تک اور بغلون تک اندر کی جانب ہاتھون اپنے کے سے روایت کی یہ ابو داود نے ف من بطون ایدیہم یہ لفظ من کا ابتدا کے لیے ہے یعنی پہلے ہاتھون کے اندر کے رخ پر ہاتھ پھیرے نہ ہاتھون کے اوپر کے رخ پر جیسے کہ ذکر کیا ہے اُسکو فقہا نے بجہت استحباب کے یہ معنی ہین

کہ شروع کیا تیمم کرنا ہتیلیون سے یعنی مناسب ہین اس مقام کے او صحابہ نے جو اسطرح تیمم کیا سبب اسکا یہ تھا کہ انھون نے دیکھا کہ لفظ ید کا آیہ تیمم کی مین
مطلق آیا ہے پس ہاتھ کا اطلاق سب پر ہو سکتا ہے اور جمہور علما نے نظر کی کہ تیمم فرع ہے وضو کا پس جہان تک وضو مین ہاتھ دھوتے ہین وہین تک تیمم
مین بھی ہاتھ پھیرا چاہیے اوسواے اسکے حضرت کے تیمم مین جو آیا ہے کہ مسح کیا ذراعین پر اُس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے ف تیمم کرے مسافر
اور جو کہ دور ہو پانی سے ایک کوس مسافر ہو یا مقیم خواہ شہر مین خواہ باہر شہر کے یا بسبب بیماری کے کہ ڈرتا ہو زیادتی اُسکی سے یا ڈر ہو دیر کر
اچھے ہونے بیماری کا یا ڈر ہو دشمن کا یا درندے کا یا پیاس کا یا ڈول وغیرہ نہ ہو سو نچے تو ان سب صورتون مین تیمم کرے اس چیز سے کہ جنس زمین سے
ہو مانند مٹی کے اور ریت کے اور چونے کے اور قلعی کے اور سرمہ کے اور ہرتال کے اور پتھر کے اور سب جواہرات کے سواے موتی اور مونگے کے
اگرچہ ان چیزون پر غبار نہو اور جو چیز جنس زمین سے نہو اس سے تیمم جب درست ہوگا کہ غبار ہو اسپر اور شرط تیمم کی یہ ہے کہ عاجز ہو استعمال پانی کے
سے حقیقۃً یا حکماً اور طہارت خاک کی بھی شرط ہے اور استیعاب بھی یعنی اعضاے تیمم پر سب پر ہاتھ پھیرے کہین خالی نرہے اور نیت اُسکی بھی ضرور ہے
نیت کرے اس عبادت مقصودہ کی کہ جو صحیح نہوتی ہو بدون طہارت کے یعنی نماز پڑھنے کی نیت کرے پس اگر تیمم کرے کافر اسلام کے لیے یا کوئی تیمم
کرے مسجد مین جانے کے لیے تو اُس سے نماز جائز نہین ہوتی ہے اور نہین شرط ہے تعیین حدث کی یا جنابت کی اور طور تیمم کا یہ ہے کہ دونون ہاتھ زمین پر
مارے پھر اُنکو جھاڑ کر منھ پر پھیرے پھر دوسری دفعہ اسی طرح مار کر جھاڑے اور پھیرے ہتیلی داہنے ہاتھ کی اوپر کے رخ بائین ہاتھ کے اور اندر کے رخ پر
کہنی سمیت پھر اسی طرح داہنے ہاتھ پر بایان ہاتھ پھیرے اور برابر ہے اسمین جنبی اور محدث اور حائض اور نفاس والی اور جائز ہے تیمم پہلے آنے وقت نماز
اور پڑھے اس سے جو چاہے فرض اور نفل مانند وضو کے اور جائز ہے واسطے خوف فوت ہونے نماز جنازہ کے یا عید کے ابتداءً اور بنا یعنی پہلے سے اور
درمیان مین نہ واسطے خوف فوت ہونے جمعہ کے اور نماز وقتیہ کے اور نہین توڑتا ہے اسکو مرتد ہو جانا بلکہ توڑتی ہے اسکو وہ چیز کہ وضو کو توڑتی ہے اور
توڑتا ہے اسکو قادر ہونا پانی پر کہ کافی ہو طہارت کے لیے اور توڑتا ہے قادر ہونا پانی کے استعمال پر اور اگر مسافر پانی اپنے اسباب مین رکھکر بھول گیا
اور نماز پڑھ لی تیمم سے تو پھر جب پانی یاد آوے تو نماز کو پھیرے نہین اور مستحب ہے اسکو کہ توقع رکھتا ہے پانی ہاتھ لگنے کی کہ تاخیر کرے نماز کو آخر
وقت تک یعنے جب تلک کہ وقت مکروہ نہ آجاوے اور واجب ہے طلب کرنا پانی کا مین سو چار سو ہاتھ تک اگر گمان رکھتا ہے نزدیکی اُسکی کا اور
نہین تو نہین اور واجب ہے خریدنا پانی کا اگر اسکے پاس قیمت ہے اور وہ بیچا جاتا ہے ثمن مثل کو یعنی اپنے بھاؤ اور نہین تو نہین اور اگر اسکے رفیق کے
پاس پانی ہے تو مانگے اس سے پس اگر وہ نہ دے تو تیمم کرے اور اگر تیمم کرے مانگنے سے پہلے یا جنبی تیمم کرے شہر مین واسطے خوف جاڑے کے تو جائز ہے بلتقی

باب الغسل المسنون

باب ہے بیچ بیان غسل مسنون کے

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء احدکم الجمعۃ فلیغتسل متفق علیہ روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے جبکہ آوے ایک تمھارا نماز
جمعہ کو پس چاہیے کہ نہاوے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مختار یہ ہے کہ غسل نماز جمعہ کے لیے ہے کہ اُسی طہارت سے جمعہ ادا کرے اور بعضے کہتے ہین
کہ غسل واسطے تعظیم و تکریم دن جمعہ کے ہے اور غسل جمعہ کا مستحب موکد ہے نزدیک جمہور کے اور امام مالک کے نزدیک واجب ہے بحسب ایک روایت کے بیچ ع
وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل یوم الجمعۃ واجب علی کل محتلم متفق علیہ
اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہانا دن جمعہ کا واجب ہے ہر بالغ پر روایت کی یہ بخاری اور
مسلم نے ف واجب ہے یعنے ثابت ہے کہ نہین لائق ہے چھوڑنا اسکا اور یہ معنی نہین ہین کہ واجب ہے تارک اسکا گنہگار رہتا ہے کہتا ہے
علما نے کہ یہ او مثل اسکے واسطے تاکید استحباب کے ہے جیسے کہ کہتے ہین کہ رعایت فلانے کی ہم پر واجب ہے ابتداے اسلام مین مسجدین چھوٹی تھین

اور لوگ صوف پہنتے تھے اور محنتیں بہت کرتے تھے پس جب انکو پسینا آتا تو لوگ ایذا پاتے تھے بسبب بو کے اسلیے لفظ واجب کا فرمایا تاکہ لوگ حکم نہانے کو جلدی قبول کرلیں ؛ ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَّغْتَسِلَ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا يَغْسِلُ فِيْهِ رَاْسَهٗ وَجَسَدَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے حق ہی یعنی ثابت اور لازم ہی یا لائق ہی ہر مسلمان پر یعنی عاقل بالغ پر یہ کہ نہاوے ہر ہفتہ مین ایک دن یعنی جمعہ کو کہ دھووے اُسمین سر اپنا اور بدن اپنا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

الفصل الثانی فصل دوسری عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ اَفْضَلُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے جسنے وضو کیا دن جمعہ کے پس فرض ادا کیا اور خوب فرض ہی وہ اور جسنے کہ غسل کیا یعنی نماز جمعہ کے لیے پس غسل بہتر ہی روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور دارمی نے ف لفظ فبہا ونعمت کے معنی یہ ہین فَبِالْفَرِيْضَةِ اَخَذَ وَنِعْمَتِ الْفَرِيْضَةُ ہی یعنی فرض ادا کیا اور کیا خوب فرض ہی وہ اور یہ حدیث صریح دلالت کرتی ہی اسپر کہ غسل دن جمعہ کا سنت ہی واجب نہین ؛ ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَلْيَغْتَسِلْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَمَنْ حَمَلَهٗ فَلْيَتَوَضَّاْ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نہلاوے مردے کو پس چاہیے کہ آپ بھی نہاوے روایت کی یہ ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے اور جو کوئی اُٹھاوے مردے کو یعنی ارادہ کرے اُٹھانے کا پس چاہیے کہ وضو کرے ف نہاوے ستھرائی کے لیے کہ شاید چھینٹین وغیرہ اُسکی پڑی ہون اور یہ امر استحباب کے لیے ہی اکثر علما کے نزدیک کیونکہ حدیث صحیح مین آچکا ہی کہ لازم نہین تمپر مقدمہ میت مین غسل جب نہلاؤ تم اُسکو اور جو کوئی ارادہ مردے کے اُٹھانے کا کرے وہ وضو اسلیے کرے کہ وقت اُٹھانے جنازہ کے باوضو ہوگا جب جنازہ رکھا جاویگا نماز تاتھ سے نہین جاوے گی یہ امر بھی استحباب کے لیے ہی سب کے نزدیک ؛

ع وَعَنْ عَائِشَةَ رضـ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ اَرْبَعٍ مِنَ الْجَنَابَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمِنَ الْحِجَامَةِ وَمِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی حضرت عائشہؓ سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے تھے ساتھ نہانے کے چار چیزون سے جنابت سے اور دن جمعہ کے اور سینگی کھچوانے سے اور غسل دینے میت کے سے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف ثابت نہین ہوا کہ حضرت نے غسل میت کو دیا ہو کبھی اسلیے معنی یغتسل کے یہ لیتے ہین کہ حکم فرماتے نہانے کا اور ان چار غسلون مین سے جنابت کا فرض ہی باقی مستحب اور جو سینگی لگواوے وہ ستھرائی کے لیے نہاوے تا خون وغیرہ سے پاک ہو جاوے ؛ ع وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ اَنَّهٗ اَسْلَمَ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی قیس بن عاصم سے کہ تحقیق یہ مسلمان ہوئے پس حکم کیا اُنکو نبی صلی اللہ علیہ نے یہ کہ نہاوین ساتھ پانی اور بیری کے پتون کے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے ف کافر جو مسلمان ہوا اگر جنبی ہی تو غسل کرنا اُسے واجب ہی ورنہ مستحب اور صحیح تر یہ ہی کہ کلمہ شہادت کا پہلے پڑھے اور نہاوے بعد اور سنت ہی اُسکو کہ پہلے نہانے کے سر بھی منڈواوے اور بیری کے پتون سے نہانے کو فرمایا تا خوب پاکی اور ستھرائی حاصل ہو ؛

ع **الفصل الثالث** فصل تیسری عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ اِنَّ نَاسًا مِّنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ جَاءُوْا فَقَالُوْا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اَتَرَى الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبًا قَالَ لَا وَلٰكِنَّهٗ اَطْهَرُ وَخَيْرٌ لِّمَنِ اغْتَسَلَ وَمَنْ لَّمْ يَغْتَسِلْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ بِوَاجِبٍ وَسَاُخْبِرُكُمْ كَيْفَ بَدْءُ الْغُسْلِ كَانَ النَّاسُ مَجْهُوْدِيْنَ يَلْبَسُوْنَ الصُّوْفَ وَيَعْمَلُوْنَ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ وَكَانَ مَسْجِدُهُمْ ضَيِّقًا مُقَارِبَ السَّقْفِ اِنَّمَا هُوَ عَرِيْشٌ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ وَعَرِقَ النَّاسُ فِيْ ذٰلِكَ الصُّوْفِ

حَتّٰى ثَارَتْ مِنْهُمْ رِيَاحٌ آذٰى بِذٰلِكَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَلَمَّا وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الرِّيَاحَ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِذَا كَانَ هٰذَا الْيَوْمُ فَاغْتَسِلُوْا وَلْيَمَسَّ اَحَدُكُمْ اَفْضَلَ مَا يَجِدُ مِنْ دُهْنِهٖ وَطِيْبِهٖ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ جَاءَ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ وَلَبِسُوْا غَيْرَ الصُّوْفِ وَكُفُوا الْعَمَلَ وَوُسِّعَ مَسْجِدُهُمْ وَذَهَبَ بَعْضُ الَّذِيْ كَانَ يُؤْذِيْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا مِنَ الْعَرَقِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

روایت ہے عکرمہ سے کہا تحقیق کتنے آدمی اہل عراق سے آئے پس کہا انھون نے ای ابن عباس کیا اعتقاد رکھتے ہو تم کہ نہانا دن جمعہ کا واجب ہے کہا کہ نہین لیکن بہت پاک کرنے والا ہے اور بہتر ہے واسطے اُس شخص کے کہ نہاوے اور جو شخص کہ نہ نہاوے پس نہین اُسپر واجب اور مین خبر دیتا ہون تمکو کسطرح تھا شروع غسل کا یعنی سبب اسکے شروع ہونے کا پہلے کیا ہوا ہے لوگ بعضے صحابہ فقیر پہنتے تھے صوف اور کام کرتے تھے اپنی پیٹھون پر اور تھی مسجد اُنکی تنگ نیچی چھت کی اور نہ تھا مگر چھپر یعنی ٹہنیون کھجور کا پس نکلے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیچ دن گرمی کے کہ وہ دن جمعہ کا تھا اور تر ہوگئے لوگ پسینے مین بیچ اس صوف کے یہان تلک کہ پھیلی اُنسے بو ایذا دی بسبب اسکے بعضون نے بعضون کو پس جبکہ پائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بو فرمایا کہ ای لوگو جب ہووے یہ دن پس نہاؤ اور چاہیے کہ لگاوے ایک ہر ایک تم مین سے بہتر اُس چیز کا کہ پاوے تیل اپنے سے اور خوشبو اپنی سے یعنی تیل بالون کو لگاوے اور خوشبو بدن کو کہا ابن عباس نے پھر دیا اللہ نے مال اور پہنی پوشاک سواے صوف کے اور کفایت کیے گئے محنت سے اور کشادہ کی گئی مسجد اُنکی اور جاتی رہی بعض اُس چیز کی کہ ایذا دیتے تھے بسبب اُسکے بعض اُنکے بعض کو پسینے سے روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** اور کفایت کیے گئے محنت سے یعنی کفایت کیا اُنکو اللہ نے بسبب غنی کر دینے کے کہ فراخ ہوئی وجہ معیشت کی بغیر مشقت کے اور لفظ من العرق بیان ہے لفظ بعض کا اور بعض سے یہان مراد اکثر پسینے لوگون کے کہ ایذا دیتے تھے بسبب حاصل ہونے فراغت کے وقع ہوئے پس حاصل سارے کلام ابن عباس کا یہ ہے کہ غسل تھا واجب ابتداے اسلام مین بسبب کثرت بدبو پسینے کے پھر جب وہ کم ہوا تو منسوخ ہوا وجوب غسل کا اور سنیت باقی رہی یعنی اب غسل جمعہ کا سنت ہے ۱۲ ع

باب الحیض

باب ہے بیچ بیان حیض کے **ف** حیض کے معنے لغت مین ہین جاری ہونے کے اور شرع مین مراد ہے اُس خون سے کہ جاری ہوتا ہے رحم عورت کی سے بغیر بیماری اور جننے کے اور جو خون کہ بسبب بیماری کے نکلتا ہے اُسکو استحاضہ کہتے ہین اور جو کہ بعد جننے کے جاری ہوتا ہے اُسکو نفاس کہتے ہین اور مدت حیض کی کم سے کم تین دن ہین اور زیادہ دس دن پس اس مدت مین جس رنگ کا خون آوے سواے سفیدی خالص کے وہ خون حیض کا ہے یعنی خون حیض کا سُرخ بھی ہوتا ہے اور سیاہ بھی اور سبز اور زرد بھی اور مٹی کے رنگ کا اور مانند انکے کے اور حکم اُسکا یہ ہے کہ نماز اور روزہ وغیرہ اُسمین نہ کرے اور بعد منقطع ہونے اُسکے کے روزہ کی قضا ہے اور نماز کی نہین ۱۲ ع ح

الفصل الاول فصل پہلی

عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ الْيَهُوْدَ كَانُوْا اِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ فِيْهِمْ لَمْ يُؤَاكِلُوْهَا وَلَمْ يُجَامِعُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ فَسَأَلَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيَّ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ الْآيَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْنَعُوْا كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا النِّكَاحَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ الْيَهُوْدَ فَقَالُوْا مَا يُرِيْدُ هٰذَا الرَّجُلُ اَنْ يَّدَعَ مِنْ اَمْرِنَا شَيْئًا اِلَّا خَالَفَنَا فِيْهِ فَجَاءَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْيَهُوْدَ تَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا اَفَلَا نُجَامِعُهُنَّ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا فَخَرَجَا فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا هَدِيَّةٌ مِّنْ لَّبَنٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ فِيْ آثَارِهِمَا فَسَقَاهُمَا فَعَرَفَا اَنْ لَّمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے انس سے کہا تحقیق یہود تھے جسوقت کہ حائض ہوتی تھین عورتین اُنمین تو نہ کھاتے ساتھ اُنکے اور نہ جمع رکھتے اُنکو گھرون مین پس پوچھا صحابیون حضرت نبی صاحب کے نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی حکم

نہ کھانے کا اُنکے ساتھ حالت حیض مین جیسے کہ یہود کرتے تھے پس نازل کی اللہ تعالی نے یہ آیۃ اور سوال کرتے ہین تجھسے حیض سے آخر آیۃ تک پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کرو تم سب کچھ سوائے جماع کے پس پہونچی یہ خبر یہود کو پس کہا اُنھون نے نہین ارادہ کرتا یہ شخص یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہ چھوڑے امور دین ہمارے سے کچھ مگر کہ مخالفت کرے ہماری اُسمین پس آئے اُسید بن حضیر اور عباد بن بشر صحابی پس کہا اُن دونون نے ای رسول خدا کے تحقیق یہود کہتے ہین ایسا اور ایسا یعنی یہی ہمارا کام اُنکا نقل کیا پس کیا نہ ہمنشینی کرین ہم اُنسے پس متغیر ہوا چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہانتک کہ گمان کیا ہمنے کہ خفا ہوئے اُن دونون پر پس نکلے دونون صاحب پس سامنے آیا اُنکے تحفہ دودھ کا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی یہ جب نکلے تو دیکھا کہ کوئی شخص دودھ بطریق تحفہ کے حضرت کے لیے لاتا ہی پس بھیجا حضرت صلعم نے پیچھے اُنکے یعنی بُلانے کے لیے ایک شخص کو پس وہ بُلا لایا اُنکو پس پلایا اُنکو دودھ یعنی تا عنایت حضرت کی معلوم کرین پس جانا اُنھون نے کہ نہین خفا حضرت ہمپر روایت کی یہ مسلم نے

ف ساری آیۃ یون ہی ویسئلونک عن المحیض قل ہو اذی فاعتزلوا النساء فی المحیض ولا تقربوہن حتی یطہرن یعنی پوچھتے ہین صحابہ تجھسے حکم حیض کا کہ وہ پلیدی ہی پس یکسو ہو عورتون سے حالت حیض مین اور نہ نزدیک ہو اُنکے یہانتک کہ پاک ہووین وہ پس جب یہ آیۃ اُتری تو حضرت نے اسکی تفسیر مین فرمایا کہ مراد یکسو ہونے اور نہ نزدیک ہونے سے یہ ہی کہ اُن دنون مین اُنسے جماع نہ کرو اور سب کچھ کرو یعنی ساتھ کھانا اور بیٹھنا اور مخالطت کرنی اور ساتھ سونا اور بدن کو ہاتھ لگانا ازار سے اوپر اوپر پس اس آیت سے معلوم ہوا کہ حیض کی حالت مین جو کوئی جماع کریگا تو گنہگار ہوگا کہ حرام ہی اور جو حلال جانکر کریگا تو کافر ہوگا کیونکہ قرآن سے یہ حرام ہی اور کیا نہ ہمنشینی کرین ہم یعنی کیا عورتون کے ساتھ بیٹھنا اور اُٹھنا اور کھانا پینا نہ کیا کرین ہم غرض اُنکی اس سوال سے یہ تھی کہ یہود اسپر طعن کرتے ہین اگر فرمایئے تو ہم یہ باتین ترک کرین تا آپس مین الفت رہے اور کوئی طعن نہ کرے ۴ ح ع **وعن** عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ وَکِلَانَا جُنُبٌ وَکَانَ یَاْمُرُنِیْ فَاَتَّزِرُ فَیُبَاشِرُنِیْ وَاَنَا حَائِضٌ وَکَانَ یُخْرِجُ رَاْسَہٗ اِلَیَّ وَہُوَ مُعْتَکِفٌ فَاَغْسِلُہٗ وَاَنَا حَائِضٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی عائشہؓ سے کہا تھی مین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہاتے ایک باسن سے اور ہوتے ہم دونون جنبی اور تھے حضرت حکم فرماتے مجھکو پس باندھتی تہ بند پس لگاتے بدن اپنا مجھسے یعنی ازار کے اوپر اوپر اور مین ہوتی حائض اور تھے نکالتے سر اپنا طرف میرے اور وہ ہوتے اعتکاف مین پس دھوتی مین سر اُنکا اور ہوتی مین حائض روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بموجب عادت عرب کے بڑا باسن بھرا ہوا درمیان مین رکھا ہوتا تھا اُس سے دونون صاحب چلو بھر بھر کر نہاتے جاتے تھے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرام ہی فائدہ اُٹھانا عورت حائضہ کے زیر ناف سے زانو تک یعنی وہان ہاتھ نہ لگاوے اور جماع نہ کرے اور یہ مطلب اور حدیثون سے بھی ثابت ہوتا ہی اور یہی مذہب امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور شافعی اور مالک کا ہی اور امام احمد اور امام محمد اور بعضے شافعیہ کا یہ مذہب ہی کہ عورت حائضہ سے فائدہ اُٹھانا سوائے جماع کے جائز ہی اور نکالتے سر اپنا طرف میرے یعنی دروازہ حجرے کا مسجد کی طرف کھلا ہوا ہوتا تھا اُسمین سے سر مبارک حجرے کی طرف نکال دیتے وہان حضرت عائشہؓ بیٹھ کر سر مبارک دھو دیتین اس سے معلوم ہوا کہ اعتکاف والا اگر بعض اعضا اپنا مسجد سے نکالے تو اعتکاف باطل نہین ہوتا ۴ ع ح **وعنہا** قَالَتْ کُنْتُ اَشْرَبُ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ اُنَاوِلُہُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَضَعُ فَاہُ عَلٰی مَوْضِعِ فِیَّ فَیَشْرَبُ وَاَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ اُنَاوِلُہُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَضَعُ فَاہُ عَلٰی مَوْضِعِ فِیَّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی اُنھین سے کہا کہ تھی مین پیتی پانی اور ہوتی مین حائض پھر دیتی مین پانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس رکھتے وہ منھ اپنا اُس جگہ کہ رکھتی مین منھ اپنا پس پیتے حضرت صلعم پانی اور چوستی مین ہڈی گوشت کی اور ہوتی مین حائض پھر دیتی مین ہڈی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس

رکھتے منھ اپنا اُس جگہ کر رکھتی تھیں منھ اپنا روایت کی یہ مسلم نے **ف** حضرت صلعم یہ بات بسبب محبت الفت بیوی کے اور نہایت محبت حضرت عائشہ کے
کرتے تھے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ حائض عورت کے ساتھ کھانا اور پینا جائز ہے اور اعضا اُسکے نجس نہیں ہیں ع **وعنہا** قالت
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّكِئُ فِي حِجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اُنھیں سے
کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ کرتے میری گود میں اور ہوتی میں حائض پھر پڑھتے قرآن روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف**
اسمیں دلالت ہے اسپر کہ حائض پاک ہے طاہر میں اور نجس ہے حکماً ع **وعنہا** قَالَتْ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اُنھیں عائشہ رض
سے کہ کہا فرمایا واسطے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دے مجکو چھوٹا بوریا مسجد میں سے یعنی مسجد کے باہر کھڑی رہ اور ہاتھ بڑھا کر بوریا مسجد
میں سے لے لے پس کہا میں نے تحقیق میں حائض ہوں یعنی کیونکر ہاتھ مسجد میں بڑھاؤں پس فرمایا تحقیق حیض تیرا نہیں ہے ہاتھ تیرے میں روایت کی
یہ مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ حائض باہر مسجد کے کھڑی رہ کر مسجد میں سے کوئی چیز اُٹھائے تو جائز ہے ع **وعن** مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي مِرْطٍ بَعْضُهُ عَلَيَّ وَبَعْضُهُ عَلَيْهِ وَأَنَا حَائِضٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے
میمونہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے چادر میں ہوتا بعض اُسکا مجھ پر اور بعض اُسکا حضرت صلعم پر اور میں ہوتی
حائض روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ تمام اعضا حائض کے پاک ہیں سوائے فرج کے ورنہ نماز اُس کپڑے میں
کہ بعض اُسکا نجاست پر پڑا ہوا اور بعض اُسکا نمازی پر ہو نہیں جائز ہوتی اور کہا سید جمال الدین نے کہ لکھا ہے صاحب تخریج نے کہ یہ حدیث نہیں پائی
میں نے صحیحین میں ساتھ ان الفاظ کے لیکن اُنمیں مضمون مانند مضمون اسکے کے ہے اور ابو داؤد میں بھی ہے واللہ اعلم ع

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى حَائِضًا أَوِ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا أَوْ كَاهِنًا
فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَفِي رِوَايَتِهِمَا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ وَقَالَ
التِّرْمِذِيُّ لَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ حَكِيمٍ الْأَثْرَمِ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو شخص کہ صحبت کرے عورت حائضہ سے یا بدفعلی کرے عورت کے پیچھے سے یا آوے کاہن کے پاس پس تحقیق کفر کیا ساتھ اس چیز کے
نازل کیا گیا محمد پر روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور بیچ روایت ابن ماجہ اور دارمی کے یوں ہے کہ جو کوئی آوے کاہن کے پاس
پس سچا جانے اسکو اُس چیز میں کہ کہتا ہے پس تحقیق کافر ہوا اور کہا ترمذی نے نہیں جانتے ہم اس حدیث کو مگر حکیم اثرم سے کہ نقل کیا ابی تمیمہ سے
اُسنے نقل کیا ابی ہریرہ سے **ف** یعنی جو کوئی حلال جانکر کسی حائضہ سے جماع کرے یا کسی عورت سے بدفعلی پیچھے سے کرے یا کاہن کو سچا جانے
وہ کافر ہوتا ہے اور اگر حلال نہ جانے پہلی اور دوسری چیز کو اور کاہن کو سچا نہ جانے تو فاسق ہوتا ہے اس صورت میں معنی اسکے یہ لینگے کہ اُسنے کفران
نعمت اللہ کا کیا اور مراد کاہن سے وہ شخص ہے کہ خبریں بتاوے زمانہ آئندہ کی اور یہی حکم ہے نجومی وغیرہ سے پوچھنے کا اور پیچھے سے بدفعلی کرنے میں جو قید
عورت کی لگائی اسمیں دلالت ہے اسپر کہ مرد سے اغلام کرنا اُس سے بھی زیادہ بُرا ہے ع **وعن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا يَحِلُّ لِي
مِنِ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ مَا فَوْقَ الْإِزَارِ وَالتَّعَفُّفُ عَنْ ذٰلِكَ أَفْضَلُ رَوَاهُ رَزِينٌ وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِقَوِيٍّ
اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا کہ کہا میں نے اے رسول خدا کے کیا حلال ہے واسطے میرے عورت میری سے اور وہ ہو حائض فرمایا
وہ چیز کہ ہو اوپر تہ بند کے اور بچنا اُس سے افضل ہے روایت کی یہ رزین نے اور کہا محی السنہ نے کہ اسناد اسکی نہیں قوی

ف حلال ہے وہ چیز کہ ہو اوپر تہ بند کے یعنی تہ بند کے اوپر اوپر ہاتھ لگانا حلال ہے اور بچنا تہ بند کے اوپر سے بھی افضل ہے اسلیے کہ مبادا وطی کر بیٹھے اور حضرت صلعم سے جو ثابت ہوا ہے کہ حضرت عائشہؓ کے تہ بند کے اوپر ہاتھ وغیرہ لگاتے تھے تو باعث یہ تھا کہ حضرت قادر تھے اپنے نفس پر اور ویسا نہیں ہو سکتا یہ حدیث بھی مؤید ہے مذہب حنفی کی ۞ع **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ بِاَهْلِهٖ وَهِيَ حَائِضٌ فَلْيَتَصَدَّقْ بِنِصْفِ دِيْنَارٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ صحبت کرے ساتھ عورت اپنی کے حالت حیض میں پس چاہیے کہ صدقہ دے آدھا دینار روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے **ف** دینار ساڑھے چار ماشہ سونے کا ہوتا ہے اگر سونا سولہ روپیے تولہ ہو تو ایک دینار چھ روپیے کا ہوا اور آدھا دینار تین روپیے کا کہا ہے خطابی نے کہ اکثر علما اسپر ہیں کہ کفارہ اُسکا استغفار ہے اور یہی مذہب شافعی اور ابو حنیفہ کا بھی یہی ہے لیکن مستحب ہے نزدیک شافعی کے یہ کہ صدقہ دے ایک دینار اگر صحبت کی ہے آمد خون میں اور نصف دینار دے حالت انقطاع خون کی میں اسیطرح ابن ہمام حنفی نے بھی کہا ہے کہ جو کوئی اپنی بی بی سے حلال جانکر اس حالت میں وطی کرے تو کافر ہوتا ہے اور حرام جانکر کرے تو کبیرہ گناہ کیا اور واجب ہے اسپر توبہ اور صدقہ دے ایک دینار یا آدھا دینار از روے استحباب کے اور محدثین نے کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے یا موقوف ہے ابن عباس پر اور نہیں صحیح ہوئی مرفوع متصل حضرت تک ۞ع **وعنه** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ دَمًا اَحْمَرَ فَدِيْنَارٌ وَاِذَا كَانَ دَمًا اَصْفَرَ فَنِصْفُ دِيْنَارٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے انھیں سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہ ہو خون حیض سرخ پس ایک دینار اور جسوقت کہ ہو خون زرد پس آدھا دینار روایت کی یہ ترمذی نے **ف** جو علما کہتے ہیں کہ بسبب صحبت کرنے کے ابتداے خون میں ایک دینار اور انقطاع میں نصف دینار دینا مستحب ہے وہ اسی سے نکالتے ہیں کیونکہ ابتدا میں خون سرخ ہوتا ہے اور آخر کو زرد ہو جاتا ہے ۞ع

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَحِلُّ لِيْ مِنِ امْرَاَتِيْ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشُدُّ عَلَيْهَا اِزَارَهَا ثُمَّ شَاْنُكَ بِاَعْلَاهَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَالدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا روایت ہے زید بن اسلم سے کہا تحقیق ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا کیا چیز حلال ہے میرے لیے عورت میری سے اُس حالت میں کہ ہو وہ حائض پس فرمایا واسطے اُسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوب مضبوط کر تو اُسپر تہبند اُسکا پھر کام تیرا اوپر اُسکے ہے یعنی تجکو ناف کے اوپر سے فائدہ اُٹھانا مباح ہے اور نیچے سے حرام روایت کی یہ مالک اور دارمی نے بطریق ارسال کے **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اِذَا حِضْتُ نَزَلْتُ عَنِ الْمِثَالِ عَلَى الْحَصِيْرِ فَلَمْ يَقْرُبْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ نَدْنُ مِنْهُ حَتّٰى نَطْهُرَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا تھی میں جسوقت کہ حائض ہوتی اُترتی بچھونے سے بوریہ پر پس نہ نزدیک ہوتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عائشہؓ کے اور نہ نزدیک ہوتیں عائشہؓ حضرت صلعم کے یہانتک کہ پاک ہوتیں روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** ظاہر میں یہ حدیث مخالف ہے اوپر کی حدیثوں کے جو کہ دلالت کرتی ہیں اسپر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیبیوں کے ساتھ حالت حیض میں ہمنشینی وغیرہ رکھتے تھے جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے ساتھ اُن حدیثوں مباشرت کے یا اس حدیث میں نزدیک ہونے سے مراد ہے جماع کرنا یعنی اس حالت میں جماع نہ کرتے تھے جیسے کہ کلام اللہ میں آیا ہے ولا تقربوھن حتی یطھرن یعنی صحبت نہ کرو عورتوں سے یہانتک کہ پاک ہو دین اور اس حدیث میں لفظ فلم یقرب کا ساتھ زبر حرف بی کے اور پیش حرف ر کے اور لم تدن اور حتی تطھر دونوں ساتھ حرف ت کے ہیں اکثر صحیح نسخوں مشکوۃ کے میں تو یوں ہی ہیں اور بیچ حاشیہ نسخہ سید جمال الدین کے لکھا ہے کہ صحیح یوں ہے کہ فلم نقرب ساتھ زبر نون اور حرف ر کے

اور رسول اللہ کے لام کو زبر ہی اور لم ندن ساتھ زبر پہلے نون کے اور پیش دوسرے کے اور لفظ تطہر نون سے اور میرک نے لکھا ہی کہ اسی طرح ہی اصل ابوداؤد مین ہی ع

باب المستحاضة

باب ہی بیچ بیان مستحاضہ کے **ف** مستحاضہ اُس عورت کو کہتے ہین کہ جسکے رحم مین سے خون جاری ہوتا ہی بغیر ایام حیض و نفاس کے رحم مین ایک رگ ہی کہ نام اُسکا عاذل ہی اُسمین سے خون جاری رہتا ہی اور حکم اُسکا یہ ہی کہ اُسمین نماز اور روزہ اور اور عبادتین اور صحبت کرنی منع نہین ہی ح ع

الفصل الاوّل

فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِيْ حُبَيْشٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ امْرَأَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضٍ فَاِذَا اَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی حضرت عائشہ رضی سے کہا آئی فاطمہ بیٹی ابی حبیش کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا اے رسول خدا کے تحقیق مین ایک عورت ہون کہ استحاضہ کیجاتی ہون پس نہین پاک ہوتی پس کیا چھوڑ دون نماز فرمایا نہین سوا اسکے نہین کہ یہ خون ایک رگ کا ہی اور نہین ہی خون حیض کا پس جسوقت کہ آوے حیض تجھکو پس چھوڑ دے نماز اور جسوقت جاتا رہے وہ پس دھو اپنے سے خون کو یعنی اور پھر نہا پھر نماز پڑھ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اسمین امام اعظم رح کا مذہب یہ ہی کہ اگر ایک عورت معتادہ تھی یعنی اُسکو عادت تھی کہ مثلاً چھ روز یا پانچ روز خون آتا تھا اب جب مستحاضہ ہوئی تو دن عادۃ کے کو اسمین ایام حیض کے ٹھہراوے اور اُن دنون مین نماز وغیرہ چھوڑ دے اور جب وہ دن تمام ہووین تو خون دھو کر نہاوے اور نماز وغیرہ شروع کرے اور اگر عورت مبتدیہ تھی یعنی پہلا ہی حیض آیا تھا کہ مستحاضہ ہوگئی یعنی خون جاری رہا ہمیشہ کو تو وہ اُسمین اکثر دن حیض کے کہ دس دن ہین اُنکو ایام حیض کے ٹھہراوے اور اماموں کے نزدیک عمل تمیز پر کرے یعنی اگر خون سیاہ غلیظ ہی حیض کا ہی اور اگر ایسا نہین ہی تو استحاضہ کا ہی جیسا کہ حدیث آیندہ مین مذکور ہی اور امام اعظم رح کہتے ہین کہ حدیث عروہ کی یعنی جو کہ آگے آتی ہی روایت کی گئی ہی دو طریق سے ایک تو اُنہین سے ہی مرسل اور دوسری مضطرب اور نہین ذکر کیا گیا ہی رنگ خون کا مگر حدیث عروہ کی مین سو حال اُسکا یہ ہی جو مذکور ہوا اور یہ حدیث کہ جسمین اعتبار دنون کا ہی اور وہ سند ہماری ہی صحیح ہی پس عمل کرنا اُسپر اولی ہی اور ظاہر یہ ہی کہ یہ عورت معتادہ تھی اور کہا ہی شافعی نے کہ مستحاضہ ہر نماز فرض کے لیے اپنی شرمگاہ دھو لیا کرے اور امام ابوحنیفہ نے کہا ہی کہ جب وقت آوے جبھی دھووے پھر نہ دھووے اور لنگوٹہ باندھے اور وضو کرے جلدی جلدی پھر خون جو جاری رہے اُسمین معذور ہی جو چاہے پڑھے آخر وقت تلک ع ع

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِيْ حُبَيْشٍ اَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَاِنَّهٗ دَمٌ اَسْوَدُ يُعْرَفُ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَاَمْسِكِيْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِذَا كَانَ الْاٰخَرُ فَتَوَضَّئِيْ وَصَلِّيْ فَاِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہی عروہ بن زبیر سے اُنھون نے نقل کی فاطمہ بیٹی ابی حبیش سے یہ کہ وہ تھی استحاضہ کیجاتی پس کہا واسطے اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ہو خون حیض کا پس تحقیق وہ خون سیاہ ہی پہچانا جاتا ہی پس جسوقت کہ ہو یہ پس بندرہ نماز سے پس جبکہ ہو استحاضہ کا یعنی سوا سیاہ کے اور رنگ کا ہو پس وضو کر اور نماز پڑھ پس سوائے اِسکے نہین کہ وہ خون رگ کا ہی روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** یہ رنگ خون کے باعتبار اکثر کے فرمائے ہین کیونکہ کبھی خون حیض کا سرخ وغیرہ بھی ہوتا ہی اور ہمارے نزدیک بر تقدیر صحت اس حدیث کے یہ محمول ہی اسپر کہ جب تمیز موافق ہو عادت کے یعنی جس عورت کو استحاضہ لاحق ہوا اور ایام حیض کے پہونچین تو مدت حیض کی اُسکے حق مین عادت اُسکی ہی موافق عادت کے دن حیض کے تمام ہوئے اور اُنھین دنون مین رنگ خون کا سیاہ ہی بطرف سرخی

وغیرہ کے مائل ہوا بعد اسکے یہ خون حیض میں نہیں محسوب ہونیکا بحسب اتفاق کے تمیز خون کی موافق عادت اسکی کے ہوئی نوع ومولانا

وعن اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ اِنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا اُمُّ سَلَمَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِتَنْظُرْ عَدَدَ اللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامِ الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُهُنَّ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ اَنْ يُّصِيْبَهَا الَّذِيْ اَصَابَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ قَدْرَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَاِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ ثُمَّ لِتُصَلِّ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى النَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہا تحقیق ایک عورت تھی کہ بہتا تھا خون زمانہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے میں یعنی اسکو خون استحاضہ کا آتا تھا اور تھی وہ معتادہ پس پوچھا فتویٰ واسطے اسکے ام سلمہؓ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا چاہیے کہ دیکھے گنتی راتوں اور دنوں کی کہ ہوتی تھی حائض ان دنوں میں مہینے سے پہلے اس سے کہ پہونچے اسکو بیماری خون کی کہ پہونچی اسکو پس چاہیے کہ چھوڑ دے نماز موافق ان دنوں کے مہینے میں سے پس جس وقت کہ گذرے یعنی وہ دن جب ہو چکیں پس چاہیے کہ نہاوے اسکے پیچھے چاہیے کہ باندھے لنگوٹ ساتھ کپڑے کے پھر نماز پڑھے روایت کی یہ مالک اور ابوداؤد اور دارمی نے اور روایت کی نسائی نے معنی اسکے **ف** مستحاضہ عورت کو چاہیے کہ حتی المقدور خون کو لنگوٹ سے روکے بعد اسکے اگر خون آویگا تو نماز صحیح ہو جاویگی حاجت پھر پھیرنے کی نہیں اور یہی حکم سلسل البول کا ہے ۱۲ ع

وعن عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ جَدُّ عَدِيٍّ اسْمُهٗ دِيْنَارٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُ فِيْهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَتَصُوْمُ وَتُصَلِّيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عدی بن ثابت سے اسنے نقل کی اپنے باپ سے اسنے عدی کے دادا سے کہا یحیی بن معین نے دادا عدی کا نام اسکا دینار ہے اسنے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ انہوں نے فرمایا استحاضہ کے خون میں کہ چھوڑ دے نماز دنوں حیض اپنے میں کہ ہوتی تھی حائض انمیں پھر نہاوے یعنی ایکبار اور وضو کرے نزدیک ہر نماز کے اور روزے رکھے اور نماز پڑھے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** یہ حدیث ضعیف ہے اور ایک روایت میں آیا ہے تَتَوَضَّأُ لِوَقْتِ كُلِّ صَلٰوةٍ یعنی وضو کرے ہر نماز کے وقت ۱۲ ع

وعن حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ كُنْتُ اُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيْرَةً شَدِيْدَةً فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْتَفْتِيْهِ وَاُخْبِرُهٗ فَوَجَدْتُّهٗ فِيْ بَيْتِ اُخْتِيْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيْرَةً شَدِيْدَةً فَمَا تَاْمُرُنِيْ فِيْهَا قَدْ مَنَعَتْنِي الصَّلٰوةَ وَالصِّيَامَ قَالَ اَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ فَاِنَّهٗ يُذْهِبُ الدَّمَ قَالَتْ هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَتَلَجَّمِيْ قَالَتْ هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاتَّخِذِيْ ثَوْبًا قَالَتْ هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ اِنَّمَا اَثُجُّ ثَجًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاٰمُرُكِ بِاَمْرَيْنِ اَيَّهُمَا صَنَعْتِ اَجْزَاَ عَنْكِ مِنَ الْاٰخَرِ وَاِنْ قَوِيْتِ عَلَيْهِمَا فَاَنْتِ اَعْلَمُ قَالَ لَهَا اِنَّمَا هٰذِهٖ رَكْضَةٌ مِّنْ رَكَضَاتِ الشَّيْطَانِ فَتَحَيَّضِيْ سِتَّةَ اَيَّامٍ اَوْ سَبْعَةَ اَيَّامٍ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ ثُمَّ اغْتَسِلِيْ حَتّٰى اِذَا رَاَيْتِ اَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَاْتِ فَصَلِّيْ ثَلٰثًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً اَوْ اَرْبَعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَاَيَّامَهَا وَصُوْمِيْ فَاِنَّ ذٰلِكَ يُجْزِئُكِ وَكَذٰلِكَ فَافْعَلِيْ كُلَّ شَهْرٍ كَمَا تَحِيْضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهُرْنَ مِيْقَاتَ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ وَاِنْ قَوِيْتِ عَلٰى اَنْ تُؤَخِّرِيْنَ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِيْنَ الْعَصْرَ فَتَغْتَسِلِيْنَ وَتَجْمَعِيْنَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَتُؤَخِّرِيْنَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِيْنَ الْعِشَاءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِيْنَ وَتَجْمَعِيْنَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فَافْعَلِيْ وَتَغْتَسِلِيْنَ مَعَ الْفَجْرِ فَافْعَلِيْ وَصُوْمِيْ اِنْ قَدَرْتِ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَعْجَبُ الْاَمْرَيْنِ اِلَيَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی حمنہ بنت جحش سے کہا تھی مین استحاضہ کیجاتی استحاضہ بہت سخت پس آئی مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ پوچھون مین اُنسے اور خبر دون مین اُنکو پس پایا مین نے اُنکو بیچ گھر بہن اپنی کے کہ زینب بنت جحش تھی پس کہا مین نے ای رسول خدا کے تحقیق مین استحاضہ کیجاتی ہون استحاضہ بہت سخت پس کیا حکم کرتے ہو مجھکو اُسمین تحقیق باز رکھا ہی مجھکو نماز اور روزے سے فرمایا حضرت نے بیان کرتا ہون مین واسطے تیرے روئی پس تحقیق وہ لیجاتی ہی خون کو یعنی خون نکلنے کی جگہہ روئی رکھ وے تا وہ باہر نہ نکلے کہا اُسنے کہ وہ زیادہ ہی اس سے یعنی روئی سے نہین رُک سکتا فرمایا مانند لگام کے کپڑا باندھ یعنی لنگوٹ کرلے روئی رکھکر کہا اُسنے وہ زیادہ ہی اس سے فرمایا حضرت صلعم نے پس کھر تو کپڑا یعنی نیچے اس لنگوٹ کے کہا اُسنے وہ زیادہ ہی اس سے سوا اسکے نہین کہ ڈالتی ہون مین خون کو ڈالنا بہت مانند مینہ کے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امر کرتا ہون مین تجھکو ساتھ دو حکمون کے ایک جونسا اُنمین کرے تو کفایت کرے تجھکو دوسرے سے اور اگر قوت رکھتی ہی دونون پر پس تو دانا تر ہی یعنی حال اپنا تو خوب جانتی ہی جو چاہے سو اختیار کر فرمایا واسطے اُسکے کہ نہین یہ استحاضہ مگر ایک لات مارنا ہی لاتون شیطان کی سے پس حیض ٹھہرا تو چھہ دن یا سات دن بیچ علم خدا کے پھر نہا ڈال یعنی بعد گذرنے مدت مذکورہ کے یہانتک کہ جسوقت دیکھے تو کہ پاک ہوئی اور صاف ہوئی پس نماز پڑھ تیئیس ۲۳ دن رات یعنی جس صورت مین کہ ایام حیض کے سات ٹھہرائے یا چوبیس ۲۴ دن رات یعنی جس صورت مین کہ حیض کے چھہ دن ٹھہرائے اور روزے رکھہ یعنی رمضان وغیرہ کے ہر مہینے مین اسی طرح پس تحقیق یہ کفایت کرتا ہی تجھکو اور اسی طرح سے کرتی جا ہر مہینے مین جیسے کہ حائض ہوتی ہین عورتین اور جیسے کہ پاک ہوتی ہین عورتین وقت حیض اپنے کے اور پاک ہونے اپنے کے اور اگر قدرت رکھتی ہی اسپر کہ تاخیر کرے نماز ظہر کو اور جلدی کرے نماز عصر کو پس نہا اور جمع کر درمیان ان دو نمازون کے کہ ظہر اور عصر ہی اور تاخیر کرے تو مغرب کو اور جلدی کرے تو عشا کو پھر نہا وے تو اور جمع کرے تو درمیان دو نمازون کے پس کر تو اور نہا تو ساتھ فجر کے یعنی فجر کی نماز کے لیے پس کر تو اور روزے رکھہ یعنی اُن دنون مین کہ نماز پڑھتی ہی خواہ روزے فرض ہون یا نفل اگر طاقت رکھتی ہی اسپر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یہ بہت پسندیدہ ہی دونون حکمون مین طرف میرے روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ترمذی نے **ف** لاتون شیطان کی سے یعنی اسکے سبب سے شیطان تیری طہارت اور نماز وغیرہ مین فساد ڈالتا ہی اور ضرر پہونچاتا ہی اسمین از بسکہ شیطان کے لیے راہ بہکانے اور خراب کرنے عبادت کی بہت کھلتی ہی اسلیے اسکو اُسکی طرف نسبت کیا کہ لات اُسکی ہی پس حضرت نے حقیقت استحاضہ کی بیان فرماکر بیان دو حکمون کا کرنا شروع کیا ایک اُنمین کا یہ ہی فتحیضی یعنی حیض ٹھہرا مراد یہ ہی کہ احکام حیض کے اپنے پر جاری کر چھہ دن یا سات دن موافق عادت کے ظاہر یہ ہی کہ وہ عورت معتادہ تھی عادت اپنے حیض کی بھول گئی تھی کہ چھہ دن تھے یا سات دن پس حکم کیا حضرت نے اُسکو کہ اٹکل کر اور سوچکر یقین پر بنا کر ان دونون عددون مین سے فی علم اللہ یعنی یہ داخل ہی اُس چیز مین کہ جانا اللہ تعالی نے امر تیرے سے اور اگر او شک کے لیے ہووے تو یہ قول راوی کا ہوگا یعنی واللہ علم کے پیغمبر خدا نے ستة ایام فرمایا یا سبعة ایام اور اسی طرح کر ہر مہینے سے یعنی ہر مہینے مین چھہ دن یا سات دن حیض کے ٹھہرا باقی طہر کے اور جیسی کہ حائض ہوتی ہین عورتین یعنی جیسے کہ حیض کے دن ٹھہراتی ہین وہ عورتین کہ مانند تیری عادت کے دن بھول گئی ہین اُسی طرح تو ٹھہرا اور وقت حیض اپنے کے اور پاک ہونے اپنے کے یعنی اگر وقت حیض اُنکے کا اول مہینے مین ہی پس تو بھی اول مہینے کو وقت حیض کا ٹھہرا اور اگر درمیان مہینے مین اُنکا وقت ہووے تو بھی یون ہی ٹھہرا اور اگر آخر مہینے مین ہووے آخر مین ٹھہرا پس حاصل اس حکم اول کا یہ ہوا کہ چھہ یا سات دن کے بعد نہا ڈال اور پھر ہر نماز کے لیے غسل کیا کر اب آگے جملہ ان قویت آخر تک سے بیان دوسرے حکم کا شروع ہوا اور تاخیر ظہر اور مغرب کے وقت سے کہ کہے دو احتمال رکھتی ہی ایک تو یہ کہ بعد گذرنے وقت کے پڑھے یعنی ظہر کو عصر کے وقت مین پڑھے اور مغرب کو عشا مین جیسا کہ مسافر جمع کرتا ہی بموجب مذہب شافعی کے اور دوسرا

احتمال

احتمال یہ ہی کہ ظہر اخیر وقت مین پڑھے اور عصر کو اول وقت مین اسیطرح مغرب کو آخر وقت مین اور عشا کو اول وقت مین جیسے کہ مذہب حنفی مین تاویل کرتے ہین جمع کرنے مسافر کے کو اسکو جمع صوری کہتے ہین چنانچہ حدیث آیندہ بھی اسپر دلالت کرتی ہی پس حاصل اس حکم دوسرے کا یہ ہوا کہ ہر روز غسل کرے ایک ظہر اور عصر کے لیے اور ایک مغرب اور عشا کے لیے اور ایک غسل فجر کے لیے اور پہلا حکم یعنی ہر نماز کے لیے غسل کرنا صریح نہین مذکور ہوا لیکن مسیح جملہ ان قویت علی ان تو خرین آخر تک مین اشارہ ہی طرف اُسکے کیونکہ اس عبارت سے عاجز ہونا اُسکا غسل ہر نماز کے سے سمجھا جاتا ہی یہ مذہب امیر المومنین علیؓ او عبداللہؓ بن مسعود اور ابن زبیرؓ وغیرہ کا ہی اور مذہب ابن عباس کا جمع کرنا ہی درمیان دو نمازون کے ساتھ ایک غسل کے اور یہ مشابہ تر ہی ساتھ اس حدیث کے کہ اسمین آسانی ہی بہ نسبت اُسکے کہ ہر نماز کے لیے نہاوے چنانچہ اسیکی طرف حضرت نے اشارہ فرمایا ہی کہ ہذا اعجب الامرین الی یعنی غسل کرنا دو نمازون کے لیے بہت خوش آیندہ ہی نزدیک میرے دوسرے امر سے کہ وہ نہانا ہی ہر نماز کے لیے عادت شریف یہ تھی کہ جو کام امت پر آسان ہوتا تھا اُسکو پسند فرماتے تھے اسیلیے اسکو پسند فرمایا اور ہمارے نزدیک یہ منسوخ ہی یا حکم کرنا ساتھ غسل کے دونون صورتون مین محمول ہی اوپر معالجہ کے واسطے دور کرنے قوت خون کے اور کثرت اسکی کے ؛ ع ح

الفصل الثالث فصل تیسری

عن اسماء بنت عمیس قالت قلت یا رسول اللہ ان فاطمۃ بنت ابی حبیش استحیضت منذ کذا و کذا فلم تصل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ ان ہذا من الشیطان لتجلس فی مرکن فاذا رأت صفارۃ فوق الماء فلتغتسل للظہر والعصر غسلا واحدا وتغتسل للمغرب والعشاء غسلا واحدا وتغتسل للفجر غسلا واحدا وتوضأ فیما بین ذلک رواہ ابو داود وقال روی مجاہد عن ابن عباس لما اشتد علیہا الغسل امرہا ان تجمع بین الصلوتین روایت ہی اسماء بنت عمیس سے کہا کہ کہا مین نے اے رسول خدا کے تحقیق فاطمہ بیٹی ابو حبیش کی مستحاضہ ہوئی ہی ابتدا اتنی اتنی مدت سے پس نہین نماز پڑھتی یعنی اس گمان پر کہ حکم اسکا بھی حیض کا سا ہو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ تحقیق یہ چھوڑ دینا نماز کا شیطان کی طرف سے ہی چاہیے کہ بیٹھے لگن مین پس جبکہ دیکھے زردی پانی پر پس البتہ نہاوے واسطے ظہر اور عصر کے ایک نہانا اور نہاوے واسطے مغرب اور عشا کے ایک نہانا اور نہاوے واسطے فجر کے ایک نہانا اور وضو کرے درمیان انکے یعنی جب احتیاج پڑے وضو کی تو وضو کر عصر اور عشا کے لیے روایت کی یہ ابو داؤد نے اور کہا کہ روایت کی مجاہد نے ابن عباس سے جبکہ دشوار ہوا اُسپر نہانا یعنی ہر نماز کے لیے حکم فرمایا اُسکو جمع کرنے کا درمیان دو نمازون کے یعنی ساتھ ایک غسل کے **ف** جب وقت ظہر کا اخیر کو پہونچتا ہی تو آفتاب پر قدرے زردی آجاتی ہی بلکہ بعد زوال سے تغیر ہونا شروع ہوتا ہی پس لگن میں بیٹھنے کے لیے اسواسطے فرمایا کہ پانی پر وہ زردی معلوم ہو جاتی ہی اور وہ زردی بڑھتی جاتی ہی یہانتک کہ ہوتی ہی قریب مغرب کے کہ اسوقت نماز پڑھنی مکروہ ہی اور یہ زردی غیر اُس زردی کے ہی کہ بعد عصر کے ہوتی ہی اور وقت کراہت نماز کا ہوتا ہی ؛ ع

کتاب الصلوۃ کتاب ہی بیچ بیان نماز کے **ف** عوارف مین آیا ہی کہ صلوۃ مشتق ہی صلی سے معنی اسکے یہ ہین کہ ٹیڑھی لکڑی کو آگ سے سینک کر سیدھا کرنا پس نماز کو صلوۃ اسلیے کہا کہ آدمی مین بسبب نفس امارہ کے ٹیڑھا پن ہی اور مصلی کو ہیبت اور عظمت ربانیہ کے گرمی پہونچتی ہی اور اسکے ٹیڑھے پن کو دفع کر دیتی ہی پس یہ مانند سینکنے والی آگ کے ہوا اور جو کوئی سینکا ساتھ حرارت نماز کے اور اس سے ٹیڑھا پن اُسکا نکلا تو وہ نہین داخل ہوتا ہی آگ مین مگر واسطے پورا کرنے قسم کے تعلہ میرک من الازہار ؛ ع

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوات الخمس والجمعۃ الی الجمعۃ ورمضان الی رمضان مکفرات لما بینہن اذا اجتنبت الکبائر رواہ مسلم روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے نمازین پانچ اور جمعہ تا جمعہ اور رمضان تا رمضان مٹا دیتے ہین گناہون کو جو کہ درمیان انکے ہوئے ہین جبکہ گناہ کبیرہ

دیکھے ہوں روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی سب گناہ درمیان کے بخشے جاتے ہیں مگر کبیرہ نہیں بخشے جاتے بدون فضل الٰہی کے اور اگر کوئی کہے کہ جب سب صغائر کو ہر روز کی نمازوں نے مٹا دیا تو جمعہ وغیرہ کس کو مٹا دیگا جواب اسکا یہ ہے کہ یہ ہر ایک صلاحیت مٹانے کی رکھتے ہیں پس اگر صغیرہ گناہ ہوتے ہیں تو انکو یہ مٹا دیتے ہیں والا لکھی جاتی ہیں واسطے اُسکے سبب انکے نیکیاں اور بلند کیے جاتے ہیں درجے اُسکے یہ ملا علی قاری نے لکھا ہے اور حضرت شیخ رحمہ نے یہ جواب لکھا ہے کہ یہ کفارہ کرنیوالے ہیں اور صلاحیت اسکی رکھتے ہیں اگر ایک نہ ہوا دوسرا ہوتا ہے مثلاً اگر ایک نے تقصیر نماز میں کی اور وہ لائق کفارہ کے نہوئی جمعہ انکو مٹاتا ہے اور اگر جمعہ میں یا دونوں میں تقصیر کی رمضان انکو مٹاتا ہے اور اگر جمع ہو دیں یعنی سب لائق کفارہ کے ہوں تو سب بالکل خوب مٹا دینگے اور باعث زیادتی تکفیر کے ہونگے مانند کئی چراغوں کے کہ کافی ایک بھی ہے لیکن کئی ہوں تو سب میں تو روشنی اور زیادہ ہوتی ہے

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارأیتم لو ان نھرا بباب احدکم یغتسل فیہ کل یوم خمسا ھل یبقی من درنہ شیء قالوا لا یبقی من درنہ شیء قال فذلک مثل الصلوات الخمس یمحو اللہ بھن الخطایا متفق علیہ اور روایت ہے انہیں سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دو مجھکو اگر ہووے نہر باہر دروازے ایک تمہارے کے یعنی مثلاً کہ نہاتا ہو بیچ ہر روز پانچ بار کیا باقی رہتا ہے میل اُسکی سے کچھ کہا صحابہ نے نہیں باقی رہتا میل اُسکے سے کچھ فرمایا پس یہ مثال ہے پانچوں نمازوں کی معاف کرتا ہے اللہ سبب انکے گناہ یعنی صغیرہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

وعن ابن مسعود قال ان رجلا اصاب من امرأۃ قبلۃ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فانزل اللہ تعالی واقم الصلوۃ طرفی النھار وزلفا من اللیل ان الحسنات یذھبن السیئات فقال الرجل یا رسول اللہ الی ھذا قال لجمیع امتی کلھم وفی روایۃ لمن عمل بھا من امتی متفق علیہ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا کہ تحقیق ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لیا پھر آیا وہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر کی انکو یعنی پس حضرت نے انکو کچھ جواب نہ دیا منتظر حکم الٰہی کے رہے بعد ازاں اُس شخص نے نماز پڑھی پس بھیجی اللہ تعالی نے یہ آیت اور قائم رکھ نماز کو بیچ دونوں طرفوں دن کے اور چند ساعت رات کے تحقیق نیکیاں مٹاتی ہیں برائیاں یعنی گناہ صغیرہ پس کہا اُسنے یا رسول اللہ آیا واسطے میرے ہے یہ بات خاص فرمایا واسطے تمام امت میری کے سب کے اور ایک روایت میں جواب یوں ہے کہ یہ بات واسطے اُس شخص کے ہے کہ عمل کیا ساتھ اس آیت کے امت میری سے یعنی جو بعد برائی کے بھلائی کریگا یہی بات اُسکے لیے حاصل ہوگی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نام اس شخص بوسہ لینے والے کا ابو الیسر تھا ترمذی نے اُس سے روایت کی ہے کہ اُسنے کہا کہ آئی میرے پاس ایک عورت کھجوریں مول لینے کو پس کہا میں نے اُسکو کہ میرے گھر میں کھجوریں اس سے زیادہ اچھی ہیں پس وہ میرے ساتھ گھر میں آئی پس بوس وکنار کیا میں نے اُسکو پس کہا اُسنے ڈر اللہ سے پس شرمندہ ہوا اور آیا حضرت پاس جیسے کہ بیان مذکور ہے اور دونوں طرفوں دن سے مراد ہے اول بعد زوال اور آخر روز اول روز میں نماز صبح کی ہے اور آخر روز میں ظہر اور عصر اور قائم رکھ نماز چند ساعات رات میں یعنی نماز مغرب اور عشا کی پڑھ

وعن انس قال جاء رجل فقال یا رسول اللہ انی اصبت حدا فاقمہ علی قال ولم یسألہ عنہ وحضرت الصلوۃ فصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما قضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ قام الرجل فقال یا رسول اللہ انی اصبت حدا فاقم فی کتاب اللہ قال الیس قد صلیت معنا قال نعم قال فان اللہ قد غفر لک ذنبک او حدک متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہا آیا ایک شخص پس کہا یا رسول اللہ تحقیق میں پہنچا ہوں میں حد کو پس قائم کرو اسکو مجھ پر کہا راوی نے اور نہ پوچھا حضرت نے اُس سے حال حد کے سے اور وقت آیا نماز کا پس نماز پڑھی اُسنے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جبکہ پڑھ چکے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو کھڑا ہوا وہ شخص پس کہا اُسنے یا رسول اللہ تحقیق پہونچا ہون مین حد کو یعنی کام لائق حد کے کیا ہے مین نے پس قائم کرو مجھپر حکم اللہ کا فرمایا کیا نہین نماز پڑھی تو نے ساتھ ہمارے کہا اُسنے کہ ہان پڑھی ہے فرمایا حضرت نے پس تحقیق اللہ نے بخشے واسطے تیرے گناہ تیرے یا فرمایا حد تیری روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اگر کوئی کہے کہ لفظ اصبت حدا سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اُسنے کبیرہ گناہ کیا ہو مثل چوری وغیرہ کے کہ اُسپر حد شرع وارد ہوتی ہو اور حضرت نے اُسکی بخشش کا حکم فرمایا بسبب نماز کے پس تو معلوم ہوا کہ کبیرہ گناہ بھی نماز سے بخشے جاتے ہین جواب اسکا یہ ہے کہ اُس شخص نے اپنے گمان کے بموجب کہا تھا کہ مین حد کو پہونچا ہون اور واقع مین وہ ایسا نہ تھا یعنی حد کو نہ پہونچا تھا بسبب صغیرہ گناہ کرنے کے یا حد سے مراد اُسنے تعزیر رکھی اور حضرت نے جو اُس سے حال گناہ کا نہ پوچھا اور حکم بخشش کا فرما دیا سبب یہ تھا کہ حضرت کو حال اُسکے گناہ کا اور بخشش اُسکی کا وحی سے معلوم ہوگیا تھا ع ح **وعن** ابن مسعود قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم أي الأعمال أحب إلى الله تعالى قال الصلوة لوقتها قلت ثم أي قال بر الوالدين قلت ثم أي قال الجهاد في سبيل الله قال حدثني بهن ولو استزدته لزادني متفق عليه اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا پوچھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کونسا کام ہے بہت اچھا نزدیک اللہ تعالی کے فرمایا نماز بیچ وقت اُسکے کے یعنی وقت مکروہ مین نہو کہا مین نے پھر کونسا عمل بہتر ہے فرمایا نیکی کرنی مان باپ سے کہا مین نے پھر کونسا فرمایا جہاد خدا کی راہ مین کہا عبد اللہ نے بیان کین مجھسے حضرت نے یہ حدیثین اور اگر مین زیادہ پوچھتا البتہ زیادہ بتلاتے مجھکو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** جاننا چاہیے کہ حدیثین بیچ بیان افضل اعمال کے مختلف آئی ہین بیان ان اعمال کو افضل فرمایا اور بعضی حدیثون مین آیا ہے کہ بہترین اعمال اسلام کے کھانا کھلانا اور جاری کرنا سلام کا اور نماز پڑھنی رات مین جسوقت کہ لوگ سوتے ہووین اور بعضی مین آیا ہے کہ افضل اعمال وہ ہین کہ لوگ ہاتھ اور زبان تیری سے سلامت رہین اور کسی مین آیا ہے کہ افضل اعمال ذکر خدا کا ہے اسیطرح اور اعمال کو فرمایا پس وجہ تطبیق ان حدیثون کی یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا ہے ہر ایک کو موافق رضا اور رغبت اُسکی کے یا جواب دیا ہے موافق اس چیز کے کہ پہچانا حال اُسکا اور لائق اُسکے حال کے جانا پس یہ ایسا ہی ہے جیسے کہ کہتے ہین یہ چیز بہترین چیزون کی ہے اور اپنے دل مین ارادہ اُسکی بندگی کا سب چیزون پر ہر وقت مین نہین رکھتے بلکہ ارادہ یہ رکھتے ہین کہ یہ بہترین چیزون کی ہے ایک وقت مین اور وقتون مین یا مثلا سکوت جہان مناسب ہوتا ہے تو کہتے ہین کہ سکوت کی برابر کوئی چیز افضل نہین غرض کہ ہر ایک چیز کو مناسب حال اور مقام کے افضل فرمایا ہے مثلا جہاد کو ابتدا سے اسلام مین فاضلترین اعمال کا فرمایا کہ اُس وقت کے لوگون کے حال کے مناسب یہی افضل تھا یا ایک قوم محتاج دیکھا اُنکے لیے صدقہ پر رغبت دلائی اور اُسکو افضل فرمایا اسی طرح نماز کو باعتبار قرب باری تعالی کے افضل فرمایا پس وجوہ اور حیثیات مختلف ہین ہر ایک ساتھ وجہ اور حیثیت کے اپنی جاے فاضلتر ہے دوسرے سے ٥ ع ح **وعن** جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بين العبد وبين الكفر ترك الصلوة رواه مسلم اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ درمیان بندہ کے اور درمیان کفر کے چھوڑ دینا نماز کا ہے روایت کی یہ مسلم نے **ف** متعلق لفظ بین کا یہان محذوف ہے تقدیر اس عبارت کی یون ہے کہ ترک الصلوة وصلة بين العبد المسلم وبين الكفر یعنی نماز درمیان مین بندہ کے اور کفر کے بمنزلہ دیوار کے ہے کہ بندہ اُسکے سبب سے کفر تک نہین پہونچ سکتا جب نماز چھوڑ دی تو گویا دیوار درمیان مین سے اُٹھ گئی اور یہ ترک نماز وصلہ ہوئی یعنی سبب ملجانے کی ہوئی کہ اسکے سبب سے بندہ مسلمان کفر کو پہونچ جاتا ہے یہ تغلیظ اور تشدید ہے اوپر ترک نماز کے اور اشارہ ہے اسپر کہ تارک نماز کا قریب ہے کہ کافر ہو جاوے اور نزدیک اصحاب ظواہر کے تارک صلوۃ کا کافر ہو جاتا ہے اور نزدیک مالک اور شافعی وغیرہما کے واجب ہے قتل تارک صلوۃ کا اگرچہ کافر نہووے اور نزدیک ابو حنیفہ کے مارنا اور قید کرنا اُسکا واجب ہے جب تک کہ نماز نہ پڑھے ٥ ع ح

الفصل الثاني فصل دوسری

عن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس صلوات افترضهن الله تعالى من أحسن وضوءهن

وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَأَتَمَّ رُكُوعَهُنَّ وَخُشُوعَهُنَّ كَانَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوٰى مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے پانچ نمازیں ہیں کہ فرض کیا انکو اللہ تعالیٰ نے جسنے اچھا کیا وضو ان نمازوں کا یعنی ساتھ رعایت فرائض اور سنتوں کے کیا اور پڑھا انکو وقت پر اور پورا کیا رکوع انکا اور خشوع انکا یعنی حضور قلب ہے واسطے اسکے اللہ پر عہد یعنی وعدہ یہ کہ بخشدے واسطے اسکے یعنی گناہ صغائر اسکے اور جو کوئی نہ کرے یعنی نماز اوپر طرح مذکور کے نہ پڑھے یا مطلق نہ پڑھے پس نہیں واسطے اسکے اللہ پر عہد لازم اگر چاہے بخشے واسطے اسکے اگر چاہے عذاب کرے انکو روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد نے اور روایت کی مالک اور نسائی نے مانند اسکے ف اس حدیث میں دلیل ہے اسپر کہ تارک نماز کا کافر نہیں اور مرتکب کبیرہ کے لیے واجب نہیں ہے عذاب دینا اور ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہیگا مذہب اہل سنت جماعت کا یہی ہے ع وعن أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا خَمْسَكُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ وَأَدُّوْا زَكٰوةَ أَمْوَالِكُمْ وَأَطِيْعُوْا إِذَا أَمَرَكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو اپنی نمازیں پانچ اور روزے رکھو مہینے اپنے کے یعنی رمضان کے اور ادا کرو زکوۃ مال اپنے کی اور تابعداری کرو صاحب حکم اپنے کی یعنی اگر خلاف شرع حکم نہ کرے جاؤگے بہشت رب اپنے کی میں یعنی درجات اسکے ملینگے روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے ف مراد صاحب حکم سے پادشاہ اور امیر ہیں یا مراد ہیں علما یا عام ہیں کہ جو کارساز تمہارے کسی کام کے ہوں ہو ع وعن عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوْا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَكَذَا رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ وَفِي الْمَصَابِيْحِ عَنْ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اسنے نقل کی اپنے باپ سے اسنے اپنے دادا سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امر کرو اپنی اولاد کو ساتھ نماز کے جب وہ ہوں سات برس کے اور مارو انکو نماز چھوڑنے پر جب وہ ہوں دس برس کے اور جدا کرو انکو بیچ خوابگاہوں کے روایت کی یہ ابو داؤد نے اور اسی طرح سے روایت کیا اسکو شرح السنۃ میں عمرو سے اور مصابیح میں سبرۃ بن معبد سے ف لڑکوں کو سات برس کی عمر سے حکم کرنا شروع کرے تا عادت نماز کی پڑے اور دس برس کی عمر میں قریب بالغ ہونے کے پہونچتے ہیں پس تاکیدا مارنا چاہیے اور حکم نماز کا بھی کرے عمر مذکور میں اور جو کہ متعلق ہیں نماز کے شرائط وغیرہ اسکی وہ بھی سکھلاوے اور جدا کرو خوابگاہوں میں یعنی مثلاً بہن بھائی ایک بستر میں نہ سوویں اسی طرح اور ناتے وار یا اجنبی مرد عورت اکٹھے آپس میں نہ سوئیں ہو ع وعن بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَهْدُ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے بریدہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد کہ درمیان ہمارے اور درمیان منافقوں کے ہے نماز ہے پس جسنے چھوڑدی وہ پس تحقیق کافر ہوا اور روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف یعنی ہمنے جو منافقوں کو امن دے رکھا ہے کہ قتل نہیں کرتے اور احکام اسلام کے اوپر جاری کرتے ہیں سبب اسکا یہ ہے کہ یہ مشابہت رکھتے ہیں ساتھ مسلمانوں کے سبب نماز پڑھنے کے اور جماعت میں حاضر ہونے کے اور تابعداری کرنے کے اور احکام ظاہر میں پس جسنے نماز چھوڑی کہ وہ عمدہ سب عبادتوں کی ہے پس وہ اور کافر برابر ہوا اور معنی فقد کفر کے یہ ہیں کہ اسنے کفر کو ظاہر کردیا ہو ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ عَالَجْتُ امْرَأَةً فِيْ أَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَإِنِّيْ أَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُوْنَ أَنْ أَمَسَّهَا فَأَنَا هٰذَا فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَكَ اللّٰهُ لَوْ سَتَرْتَ عَلٰى نَفْسِكَ قَالَ وَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ شَيْئًا فَقَامَ الرَّجُلُ

فَانْطَلَقَ فَاتْبَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَدَعَاهُ وَتَلَا عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هٰذَا لَهُ خَاصَّةً فَقَالَ بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا کہ آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا اُسنے اے رسول خدا کے تحقیق مین نے گلے لگایا ایک عورت کو بیچ کنارے مدینہ کے اور تحقیق مین پہونچا ہون اُس سے اس چیز کو کہ نہ پہونچے یعنی صحبت کا اتفاق نہین ہوا اور سوائے اسکے وہ جو کنار سب کچھ ہوا پس حکم فرمائیے بیچ حق میرے کے جو مزاج مین آوے پس کہا واسطے اسکے حضرت عمر نے تحقیق چھپایا تھا تجھکو اللہ نے اگر پردہ پوشی رکھتا تو اوپر ذات اپنی کے یعنی اچھا ہوتا کہا عبداللہ نے اور نہ جواب دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو کچھ یعنی واسطے انتظار حکم الٰہی کے اُدھر اُٹھا وہ شخص اور چلا پس بھیجا پیچھے اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو پس بُلایا اُسکو اور پڑھی اُسپر آیۃ اور قائم رکھ نماز بیچ دونون طرفون دن کے اور چند ساعات رات کے تحقیق نیکیان لیجاتی ہین بُرائیان یہ ہی نصیحت واسطے نصیحت ماننے والون کے پس کہا ایک شخص نے قوم مین سے یعنی حضرت عمر نے یا معاذ نے اے نبی اللہ کے یہ ہی واسطے اسی کے خاص ہی یعنی یا سبھون کے لیے فرمایا بلکہ واسطے سب لوگون کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** بیچ دونون طرفون دن کے یعنی نماز فجر کی اول طرف دن مین ہی اور ظہر اور عصر طرف آخر مین اور چند ساعات رات کی یعنی مغرب اور عشا لکھا ہی ابن حجر نے کہ پہلی فصل مین جو حدیث اسی طرح کی گذری ہی تو وہ قصہ شاید اور شخص کا ہی اور یہ اور کا اور یہ آیۃ بھی کہ اسکے لیے اُتری ہوگی تحقیق لکھا ہی کہ تعدد قصہ سے یہ نہین لازم آتا کہ آیۃ بھی مکرر اُتری ہو اور نہ یہ حدیث اسپر دلالت کرتی ہی بلکہ حضرت صلعم نے وہی آیۃ کہ پہلے کے حق مین اُتری تھی واسطے سند کے اسکے لیے بھی پڑھ دی **وَعَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ فَاَخَذَ بِغُصْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ قَالَ فَجَعَلَ ذٰلِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ قَالَ فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّي الصَّلٰوةَ يُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ فَتَهَافَتُ عَنْهُ ذُنُوْبُهُ كَمَا تَهَافَتُ هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ذر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جاڑے کی موسم مین اُس حال مین کہ پت جھڑ ہوتی تھی پس لین حضرت نے دو شاخین درخت مین سے کہا راوی نے پس پتے اُنمین سے جھڑنے لگے یعنے زیادہ گرنے لگے جیسے کہ معمول ہوتا ہی کہ ہلانے سے بہت جھڑتے ہین کہا پس فرمایا حضرت صلعم نے اے ابا ذر کہا مین نے حاضر ہون یا رسول اللہ فرمایا تحقیق بندہ مسلمان البتہ پڑھتا ہی نماز ارادہ کرتا ہی ساتھ اُسکے خاص اللہ تعالیٰ کو پس گرتے ہین اُس سے گناہ اُسکے جیسے کہ جھڑتے ہین یہ پتے اس درخت سے روایت کی یہ احمد نے **ف** ارادہ کرتا ہی خاص اللہ تعالیٰ کو یعنی اُسکے پڑھنے مین خیال کسی کے دکھانے سنانے کا یا غرض دینی یا دنیوی کی نہین رکھتا ہی بلکہ محض اسی کی طلب رضا اور فرمانبرداری کا لحاظ ہی **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى سَجْدَتَيْنِ لَا يَسْهُوْ فِيْهِمَا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی زید بن خالد جہنی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ پڑھین دو رکعت نماز کی نہ سہو کیا اُنمین یعنی غافل نہوا بلکہ حضور دل سے پڑھین بخشیگا اللہ واسطے اسکے وہ چیز کہ پہلے کی تھی گناہون سے روایت کی یہ احمد نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَهُ نُوْرًا وَلَا بُرْهَانًا وَلَا نَجَاةً وَكَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عبداللہ

بن عمرو بن العاص سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ انھون نے ذکر کیا نماز کا ایک دن یعنی ارادہ کیا اُسکی فضیلت کے ذکر کرنے کا پس فرمایا جو کوئی محافظت کرتا ہی نماز پر ہوگی واسطے اُسکے سبب نورانیت کی یعنی نور ایمان زیادہ ہوتا ہی اور دلیل یعنی دلیل واضح ہوتی ہی اوپر کمال ایمان اُسکے اور سبب مغفرت کی دن قیامت کے اور جو کوئی نہین محافظت کرتا اسپر نہوگی وہ واسطے اُسکے نور اور نہ دلیل اور نہ بخشش اور مغضوب ہوگا وہ دن قیامت کے ساتھ قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے روایت کی یہ احمد اور دارمی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** محافظت نماز کی یہ ہی کہ ہمیشہ پڑھے اسکو کبھی ناغہ نہ کرے اور فرائض اور واجبات اور سنتین اور مستحبات اسکی ادا کرے جب نماز اسطرح پڑھتا ہی تو محافظت نماز کی حاصل ہوتی ہی اور ثواب مذکور پاتا ہی اور انکے ترک سے مستحق عذاب مذکور کا ہوتا ہی خیال تو کرو اے بھائیو کسقدر تاکید ہی محافظت نماز کی اسمین قصور کبھی نکیا کرو اور دیکھا چاہیے کہ جب اُسکی محافظت نہ کرنے پر وعید فرمایا ایسے کافرون کے ساتھ عذاب کیے جانے کا تو جو کوئی بالکل اسکو چھوڑ دیگا اسکا کیا حال ہوگا اور قارون اور فرعون کا فر تو مشہور ہین اور ہامان وزیر تھا فرعون کا اور ابی بن خلف مشرک تھا دشمن حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ اسکو حضرت نے جنگ احد مین دست مبارک سے قتل کیا تھا اور وہ اشقیاء امت سے کہلاتا ہی اور اس حدیث مین کنایہ ہی اسپر کہ جو کوئی محافظت نماز کی کرتا ہی ہوگا ساتھ نبیون اور صدیقون اور شہدا اور صالحین کے ٭ع **وعن عبد اللہ بن شقیق** قَالَ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الْاَعْمَالِ تَرْكُهٗ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن شقیق سے کہا کہ تھے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نہین دیکھتے تھے کسی چیز کو اعمال مین سے چھوڑنا اُسکا کفر سوائے نماز کے روایت کی یہ ترمذی نے **ف** اسمین حصر کیا کہ صحابہ سوائے نماز کے کسی عمل کے چھوڑنے کو کفر نہ جانتے تھے تو یہ حصر اسپر دلالت کرتا ہی کہ چھوڑنا نماز کا اُنکے نزدیک بڑے گناہون سے ہی اور بہت قریب ہی طرف کفر کے ٭ع **وعن** اَبِى الدَّرْدَاءِ قَالَ اَوْصَانِىْ خَلِيْلِىْ اَنْ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَاِنْ قُطِعْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَتْرُكْ صَلٰوةً مَكْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَاِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی درداء سے کہ کہا وصیت کی مجکو دوست میرے نے یعنی آنحضرت صلعم نے یہ کہ نہ شریک کر تو ساتھ اللہ کے کسی کو اگرچہ ٹکڑے ٹکڑے کیا جاوے تو اور جلایا جاوے تو اور مت چھوڑ نماز فرض کو جان بوجھکر پس جو کوئی ترک کرے اُسکو جان بوجھکر پس تحقیق بری ہوا اس سے ذمہ اور نہ پی شراب پس تحقیق وہ کنجی ہی ہر برائی کی روایت کی یہ ابن ماجہ نے **ف** حضرت صلعم نے یہ ابو درداء کو فضل بات تعلیم فرمائی کہ اگر جلایا جاوے تو تو بھی شرک نہ کر والا اکراہ یعنی جبر کی حالت مین زبان پر اگر کلمہ کفر کا جاری کرے اور دل مین اسکو برا جانتا ہووے تو جائز ہی اور بری ہوا ذمہ یعنی بری ہوا اُس سے عہد اسلام کا اور خارج ہوا دائرہ اسلام سے یہ ازراہ تغلیظ کے فرمایا یا یہ مراد ہی کہ قتل اور تعزیر سے جو امن مین تھا وہ امن اسکو نرہا اور شراب کنجی ہر برائی کی اسلیے ہی کہ جب عقل جاتی رہتی ہی جہان کی برائیان سرزد ہوتی ہین اسلیے اسکو ام الخبائث کہا ہی ٭ع

باب المواقیت

یہ باب ہی بیچ بیان کرنے وقتون نماز کے

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتُ الظُّهْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُوْلِهٖ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ الْاَوْسَطِ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاَمْسِكْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَىِ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت ظہر کا جسوقت ڈھلے دوپہر اور ہووے سایہ اُس شخص کا مانند طول اُسکے کے

جبتک کہ نہ آوے وقت عصر کا اور وقت عصر کا جبتک کہ نہ زرد ہو سورج اور وقت نماز مغرب کا جبتک کہ نہ غائب ہو شفق اور وقت نماز عشا کا ٹھیک آدھی رات تک اور وقت نماز صبح کا ظاہر ہونے فجر سے جبتک کہ نکلے آفتاب پس جس وقت کہ نکلے پس بند رہ تو نماز سے پس تحقیق وہ نکلتا ہے درمیان دو سینگون شیطان کے روایت کی یہ مسلم نے ف پہلے وقت ظہر کا بیان فرمایا اسلیے کہ پہلے حضرت جبرئیل نے آنکر آنحضرت صلعم کو یہی نماز پڑھائی تھی واسطے تعلیم وقت نماز کے اسلیے اسکو نماز پیشین کہتے ہین پس اول وقت اسکا جب سے شروع ہوتا ہے کہ آفتاب تھوڑا سا میل کرتا ہے بیچ آسمان کے جانب مغرب کے کہ اسکو زوال کہتے ہین اور آخر وقت اسکا یہ ہے کہ ہو سایہ ایک شخص کا مقدار درازی قد اسکے کے سوائے سایہ اصلی کے کہ وہ مراد ہے اس سایہ سے کہ وقت زوال کے ہوتا ہے یعنی اکثر شہرون مین کہ آفتاب سمت الراس کو نہین پہونچتا وہان ہر چیز کا ٹھیک دوپہر کے وقت تھوڑا سا سایہ ہوتا ہے پس سوائے اس سایہ کے جب سایہ برابر اُس چیز کے ہو جب تلک وقت ظہر کا ہے اور جب تلک کہ نہ آوے وقت عصر کا یہ تاکید ہے پہلے جملہ کی کیونکہ جب ایک مثل تک سایہ پہنچا وقت ظہر کا تمام ہوا اور وقت عصر کا شروع ہوا پس اسکا مطلب پہلے جملہ مین آ چکا تھا اسکو تاکید کے لیے پھر فرمایا اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ درمیان ظہر اور عصر کے وقت مشترک نہین ہے جیسے کہ امام مالک کہتے ہین پس ابتداے وقت عصر کی تو معلوم ہوئی اور جبتلک کہ آفتاب زرد نہین ہوتا جبتلک وقت عصر کا بلا کراہت باقی رہتا ہے چنانچہ اس حدیث مین اشارہ اسی کی طرف ہے بعد اسکے وقت جواز رہتا ہے غروب آفتاب تلک اور مراد زرد ہونے آفتاب سے بعضون کے نزدیک یہ ہے کہ ٹکیہ آفتاب کی متغیر ہو جاوے کہ دیکھنے اُسکے مین نظر خیرگی نہ کرے اور بعضون کے نزدیک یہ ہے کہ شعاع جو دیوار پر پڑتی ہے اسمین تغیر آجاوے اور جاننا چاہیے کہ مذہب تینون امامون کا اور صاحبین کا اور زفر کا اور سوائے انکے کا یہ ہے کہ آخر وقت ظہر کا ایک مثل تک ہے اور بعد اُسکے وقت عصر کا آتا ہے اور یہ حدیث دلیل اُنکی ہے اور ایک روایت امام اعظم رح سے بھی اسی طرح آئی ہے بلکہ بعضون نے لکھا ہے کہ فتوٰی بھی اسی پر ہے چنانچہ درمختار مین کتنی کتابون سے ترجیح اسی روایت کو دی ہے اور مشہور روایت انکے مذہب کی یہ ہے کہ وقت ظہر کا دو مثل تک باقی رہتا ہے و دلیلین انکی ہدایہ وغیرہ مین مذکور ہین جو چاہے دیکھ لے پس علما نے لکھا ہے کہ مختار یہ ہے کہ ظہر ایک مثل کے اندر اندر پڑھ لے اور عصر بعد دو مثل کے پڑھے تا بلا اختلاف درست ہوں اور وقت نماز مغرب کا بعد غروب ہونے آفتاب کے سے شروع ہوتا ہے اور تمام ہوتا ہے وقت چھپنے شفق کے اور شفق نزدیک اکثر امامون کے نام ہے سرخی کا کہ بعد چھپنے آفتاب کے ظاہر ہوتی ہے اور سب اہل لغت بھی یہی کہتے ہین اور نزدیک ابوحنیفہ اور ایک جماعت علما کے نام سفیدی کا ہے کہ بعد سرخی کے پیدا ہوتی ہے اور ایک روایت ابوحنیفہ سے بھی یہی ہے کہ نام سرخی کا ہے چنانچہ شرح وقایہ مین فتوٰی اسی پر لکھا ہے پس احتیاط یہ چاہیے کہ مغرب تو سرخی چھپنے کے اندر اندر پڑھ لے اور عشا بعد چھپنے سفیدی کے تا نماز بلا اختلاف ادا ہو اور وقت عشا بعد چھپنے شفق کی سے شروع ہوتا ہے اور ٹھیک آدھی رات تک وقت مختار یعنی بلا کراہت باقی رہتا ہے اور وقت جواز پہلے طلوع فجر تک ہے اور بعد طلوع صبح صادق کے وقت فجر کا شروع ہوتا ہے اور طلوع آفتاب پر تمام ہوتا ہے اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ تمام وقت صبح کا مختار ہے اور بعضون نے لکھا ہے کہ وقت مختار اسفار تک ہے اور بعد اُسکے وقت جواز کا بیان اوقات نماز کا تمام ہو گئے جو فرمایا کہ آفتاب نکلتا ہے درمیان دو شاخون شیطان کے یعنی دو جانب سر اُسکے کے جیسے کہ آیا ہے کہ شیطان سامنے آفتاب کے کھڑا ہوتا ہے وقت طلوع اُسکے کے اور نزدیک کرتا ہے سر اپنا اُس سے اور ایسے ہی وقت غروب کے پس سامنے ہوتا ہے انکے کہ آفتاب کو پوجتے ہین اور واقع ہوتا ہے سجدہ کفار کا طرف اسکے پس ڈالتا ہے اپنے خیال مین اور تابعدارون اپنے کے مین کہ یہ عبادت اسکو کرتے ہین اور اسکی طرف سجدہ کرتے ہین پس آنحضرت صلعم نے منع فرمایا اپنی امت کو اسوقت کے نماز پڑھنے سے تا عبادت خدا پرستون کی بیچ غیر وقت شیطان کے پوجنے والون کے ہووے ع

وعن بُرَیْدَةَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ لَهٗ صَلِّ مَعَنَا هٰذَيْنِ يَعْنِي الْيَوْمَيْنِ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الظُّهْرَ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْعَصْرَ

والشمس مرتفعة بیضاء نقیة ثم امرہ فاقام المغرب حین غابت الشمس ثم امرہ فاقام العشاء حین غاب الشفق ثم امرہ فاقام الفجر حین طلع الفجر فلما ان کان الیوم الثانی امرہ فابرد بالظہر فابرد بہا فانعم ان یبرد بہا وصلی العصر والشمس مرتفعة اخرہا فوق الذی کان وصلی المغرب قبل ان یغیب الشفق وصلی العشاء بعد ما ذہب ثلث اللیل وصلی الفجر فاسفر بہا ثم قال این السائل عن وقت الصلوۃ فقال الرجل انا یا رسول اللہ قال وقت صلوتکم بین ما رأیتم رواہ مسلم

اور روایت ہے بریدہ سے کہا کہ تحقیق ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال وقت نماز کا کہ اول و آخر وقت نماز کا کیا ہے پس فرمایا واسطے اسکے نماز پڑھ تو ساتھ ہمارے ان دونوں دنوں میں یعنی تا دکھادوں تجھے اوقات نماز کے پس جبکہ ڈھلا آفتاب حکم کیا بلال کو یعنی اذان کا پس اذان دی پھر حکم کیا اسکو یعنی تکبیر کا پس تکبیر کہی نماز ظہر کی پھر حکم کیا اسکو پس قائم کی نماز عصر کی اور آفتاب تھا بلند سفید صاف یعنی آلائش زردی سے پھر حکم کیا اُسکو پس قائم کی مغرب جس وقت کہ غائب ہوا سورج یعنی بمجرد غروب ہونے کے بغیر تاخیر کے پھر حکم کیا اسکو پس قائم کی عشا جس وقت کہ غائب ہوئی شفق پھر حکم کیا اسکو پس قائم کی نماز فجر کی اس وقت کہ نمودار ہوئی فجر یعنی اس دن میں سب نمازیں اول وقت پڑھ کر دکھا دیں کہ اول وقت یہ ہے پس جب ہوا دوسرا دن حکم کیا بلال کو کہ ڈھیل کرے نماز ظہر کو پس ڈھیل کی ساتھ اسکے پس بہت ڈھیل کی اور نماز پڑھی عصر کی اور آفتاب بلند تھا تاخیر کیا نماز عصر کو زیادہ اس تاخیر سے کہ تھی اور نماز پڑھی مغرب کی پہلے چھپنے شفق کے یعنی متصل چھپنے شفق کے اور نماز پڑھی عشا کی پیچھے جانے تہائی رات کے اور نماز پڑھی فجر کی وقت روشن ہونے فجر کے پھر فرمایا کہاں ہے پوچھنے والا وقت نماز سے پس کہا اُس شخص نے کہ میں حاضر ہوں اے رسول خدا فرمایا وقت نماز تمہاری کا درمیان اُس چیز کے ہے کہ دیکھا تم نے روایت کی یہ مسلم نے **ف** پھر حکم کیا اسکو پس قائم کی عصر یہاں ذکر وقت نماز کا نہ کیا اور ایسے ہی ذکر اذان کا نہ بیان کیا اور نہ اسکے مابعد میں اسلیے کہ ظاہر تھا اور پس بہت ڈھیل کی یعنی بہ نسبت پہلے دن کے کہ آج اتنی ڈھیل کی کہ جوش گرمی کا جاتا رہا اور تاخیر کیا عصر کو زیادہ اُس تاخیر سے کہ تھی یعنی پہلے دن جو تاخیر کی تھی بہ نسبت اسکے دوسرے روز زیادہ تاخیر کی کہ بعد مثلین کے نماز پڑھی اور پہلے دن تاخیر کرنے کے یہ معنی ہیں کہ وہ تاخیر کی گئی تھی ظہر سے نہ یہ کہ تاخیر کی گئی تھی وقت اپنے سے اور عشا کو آخر وقت تک تاخیر نہ کیا اسلیے کہ لوگوں کو جاگنے میں بے آرامی ہوگی اور اگر پہلے عشا کے سو رہیں گے تو سونا مکروہ ہوگا اور اخیر حدیث کے یہ معنی ہیں کہ اول اور آخر وقت پہچان لیا تم نے پس یہاں سے وہاں تک وقت ہے اول بھی اور اوسط بھی اور آخر بھی اور مراد آخر وقت سے وقت مختار ہے نہ وقت جواز اسلیے کہ بعد ان وقتوں کے کہ بیان فرمائے ابھی وقت باقی رہتا ہے ۔

الفصل الثانی

فصل دوسری عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امنی جبرئیل عند البیت مرتین فصلی بی الظہر حین زالت الشمس وکانت قدر الشراک وصلی بی العصر حین صار ظل کل شیء مثلہ وصلی بی المغرب حین افطر الصائم وصلی بی العشاء حین غاب الشفق وصلی بی الفجر حین حرم الطعام والشراب علی الصائم فلما کان الغد صلی بی الظہر حین کان ظلہ مثلہ وصلی بی العصر حین کان ظلہ مثلیہ وصلی بی المغرب حین افطر الصائم وصلی بی العشاء الی ثلث اللیل وصلی بی الفجر فاسفر ثم التفت الی فقال یا محمد ہذا وقت الانبیاء من قبلک والوقت ما بین ہذین الوقتین رواہ ابو داؤد والترمذی

روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کی میری جبرئیل نے نزدیک خانہ کعبہ کے دوبار یعنی دو دن تا کیفیت اور اوقات نماز کے سکھلاویں پس نماز پڑھائی مجھکو ظہر کی وقت ڈھلنے آفتاب کے اور تھا سایہ مانند تسمہ کے اور نماز پڑھائی مجھکو عصر کی اُس وقت کہ ہو چکا سایہ ہر چیز کا مانند اسکے یعنی سوائے سایہ اصلی کے اور نماز پڑھائی مجھکو مغرب کی اُس وقت کہ افطار کرتا ہے روزہ دار یعنی جبکہ چھپ گیا آفتاب اور نماز پڑھائی مجھکو عشا کی اُس وقت کہ غائب ہوئی شفق اور نماز پڑھائی مجھکو فجر کی اُس وقت کہ حرام ہوتا ہے کھانا اور پینا روزہ دار پر یعنی جب

صبح صادق ہوئی پھر جب ہوا اگلا دن نماز پڑھائی مجھکو ظہر کی اُسوقت کہ ہوا سایہ اُسکا مانند اُسکے یعنی قریبا ایک مثل کے ہوا اور نماز پڑھائی مجھکو عصر کی اُسوقت کہ ہوا سایہ اسکا دو مثل اُسکے اور نماز پڑھائی مجھکو مغرب کی اسوقت کہ افطار کرتا ہے روزہ دار اور نماز پڑھائی مجھکو عشا کی وقت تہائی رات کے اور نماز پڑھائی مجھکو فجر کی پس خوب روشنی ہوئی پھر التفات کیا طرف میرے پس کہا اے محمد صلعم وقت یہ ہی نبیون کا ہے پہلے تجھسے تھے اور وقت درمیان ان دو وقتون کے روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے **ف** اور تھا سایہ مانند تسمہ کے سایہ اصلی مختلف ہوتا ہے باعتبار اختلاف مکانون کے اور اوقات کے اور بعضے شہرون مین بعضی فصلون مین بالکل سایہ اصلی نہین ہوتا چنانچہ مکہ معظمہ مین بھی انیسوین سرطان کو نہین ہوتا پس بیان فرماتے ہین کہ ان دنون مین سایہ اصلی مکہ معظمہ مین بقدر چوڑان تسمہ جوتے کے تھا ۱۲ ع

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** ابن شہاب ان عمر بن عبد العزیز اخر العصر شیئا فقال لہ عروۃ اما ان جبرئیل قد نزل فصلی امام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ عمر اعلم ما تقول یا عروۃ فقال سمعت بشیر بن ابی مسعود یقول سمعت ابا مسعود یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول نزل جبرئیل فامنی فصلیت معہ ثم صلیت معہ ثم صلیت معہ ثم صلیت معہ ثم صلیت معہ یحسب باصابعہ خمس صلوات متفق علیہ روایت ہے ابن شہاب سے کہ تحقیق عمر بن عبد العزیز نے دیر کی عصر کو کچھ یعنی وقت مختار سے ایک قدرہ دیر کر کے پڑھی پس کہا واسطے اسکے عروہ نے خبردار ہو تحقیق جبرئیل اُترے پس نماز پڑھی آگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی امامت کی انکی پس کہا واسطے عروہ کی عمر نے جان کیا کہتا ہے تو اے عروہ پس کہا عروہ نے سنا مین نے بشیر بیٹے ابی مسعود کے سے کہ کہتا تھا سنا مین نے ابو مسعود سے کہ کہتے تھے سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اُترے جبرئیل پس امامت کی میری پس نماز پڑھی مین نے ساتھ اُسکے پھر نماز پڑھی مین نے ساتھ اُسکے پھر نماز پڑھی مین نے ساتھ اُسکے پھر نماز پڑھی مین نے ساتھ اُسکے پھر نماز پڑھی مین نے ساتھ اُسکے حساب کرتے تھے حضرت صلعم ساتھ انگلیون اپنی کے پانچون نمازون کا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مطلب عروہ کا یہ تھا کہ عمر بن عبد العزیز کو یاد دلا دین حدیث امامت کرنے جبرئیل کی کہ پہلے دن اول وقت نمازین پڑھائین اس سے معلوم ہوا کہ اول وقت نماز پڑھنی فضیلت رکھتی ہے تمنے کیون تاخیر کر کے ترک فضیلت کا کیا اگرچہ تاخیر تھوڑی ہی کی پھر عمر بن عبد العزیز نے جو کہا جان کیا کہتا ہے مراد انکی یہ تھی کہ حدیث روایت کرنی پیغمبر خدا صلعم سے ایک امر عظیم ہے احتیاط اُسمین واجب ہے بلا سند نہ بیان کرنی چاہیے خبردار رہ تا اسمین خطا نہ کرے اگرچہ عروہ جلیل الشان تھے اُنسے ایسی بات کہنی مناسب نتھی لیکن عظمت شان روایت کی انکو باعث اس تنبیہ کی ہوئی پھر کے عروہ نے کہا سمعت بشیر آخر تک واسطے بیان حفظ اور ہوشیاری اپنی کے کہ مین اس بات مین علم یقینی رکھتا ہون اور اس حدیث کو اُس شخص سے سنا ہے کہ اسنے صحابی سے سنا اور اُنھون نے حضرت صلعم سے اور اس حدیث مین بیان اوقات نماز کا نہ کیا اسلیے کہ مخاطب کو معلوم تھے پس اس روایت مین مبہم بیان کیے اور اور روایتون مین ساتھ تفصیل کے ۱۲ع **وعن** عمر بن الخطاب انہ کتب الی عمالہ ان اھم امورکم عندی الصلوۃ من حفظھا وحافظ علیھا حفظ دینہ ومن ضیعھا فھو لما سواھا اضیع ثم کتب ان صلوا الظھر ان کان الفیء ذراعا الی ان یکون ظل احدکم مثلہ والعصر والشمس مرتفعۃ بیضاء نقیۃ قدر ما یسیر الراکب فرسخین او ثلثۃ قبل مغیب الشمس والمغرب اذا غابت الشمس والعشاء اذا غاب الشفق الی ثلث اللیل فمن نام فلا نامت عینہ ومن نام فلا نامت عینہ ومن نام فلا نامت عینہ والصبح والنجوم بادیۃ مشتبکۃ رواہ مالک اور روایت ہے عمر بن الخطاب سے یہ کہ اُنھون نے لکھا طرف اپنے عاملون کے تحقیق بہت ضرور کامون تمہارے سے نزدیک میرے نماز ہے جسنے محافظت کی اسکی یعنی ساتھ شرائط اور ارکان کے ادا کیا

اُسکو وہ نگہبانی کی اسپر یعنی ہمیشہ پڑھی اور باطن تہ کی بسبب سُنانے اور دکھانے کے اور عجب اور غرور کے محافظت کی اُسنے دین اپنے کی
یعنی بقیہ امور دین اپنے کی اور جسنے ضائع کیا اُسکو پس وہ شخص واسطے اُس چیز کے کہ سوائے نماز کے ہی بہت ضائع کرنیوالا ہی پھر لکھا یہ کہ
پڑھو نماز ظہر کی وقت ہونے سایہ زوال کے ایک گز یہانتک کہ ہو سایہ مانند ایک تمھارے کے یعنی سوائے سایہ اصلی کے اور پڑھو نماز عصر
ایسے وقت کہ آفتاب بلند ہو سفید صاف بقدر اُس چیز کے کہ چلے سوار چھ کوس یا نو کوس پہلے ڈوبنے آفتاب کے اور پڑھو مغرب جسوقت کہ غائب ہووے
سورج اور پڑھو عشا جسوقت کہ غائب ہو شفق تہائی رات تک پس جو سووے یعنی پہلے عشا کے پس نہ سوئیو آنکھیں اُسکی پس جو سووے پس نہ سوئیو
آنکھیں اُسکی پس جو سووے پس نہ سوئیو آنکھیں اُسکی اور پڑھو نماز صبح ایسے وقت کہ ستارے ظاہر ہوں گُھنگے یعنی صبح کی تاریکی مین پڑھو روایت
کی یہ مالک نے ف جسنے محافظت نماز کی کی محافظت کی امور دین اپنے کی اسلیے کہ نماز ستون دین کا ہی اور باز رکھتی ہی برائیون سے اور جسنے اُسکو
ضائع کیا یعنی بالکل نہ پڑھی یا واجبات اُسکے ترک کیے تو وہ سوائے نماز کے اور واجبات اور مستحبات کو بہت ضائع کرنیوالا ہی کیونکہ یہ اصل عبادتون
کی تھی جب اسکا خیال نہ کیا تو غیر اسکے کا کیا کریگا اور یہ جو فرمایا کہ پڑھو نماز ظہر کی وقت ہونے سایہ زوال کے ایک گز یعنی بعد اُسکے متصل ساتھ
اُسکے کہ اول وقت ظہر کا اور یہ بات باعتبار مکان خاص کے فرمائی کہ وہان سایہ اصلی اسی قدر ہوگا جیسے کہ اوپر معلوم ہو چکا ہی کہ وہ مختلف ہوتا ہی ساتھ
اختلاف مکانون اور زمانے کے اور نہ سوئیو آنکھیں اُسکی یہ بددعا ہی ساتھ بے آرامی اور بیقراری کے اُسکے لیے کہ تغافل کرے نماز عشا کی مین
اور سو رہے بغیر پڑھے یہ بددعا تین بار کی تاکید کے لیے کہا ہی ابن حجر شافعی نے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سونا پہلے نماز کے حرام ہی اور ہمارے
نزدیک یہ محمول ہی تفصیل پر کہ اگر بعد داخل ہونے وقت کے سووے اور گمان یہ رکھتا ہی کہ تمام وقت نماز کے مین سوتا ہی رہیگا تو نہین جائز ہی
اُسکو سونا اور اگر اعتماد ہی اپنے نفس پر کہ بغیر جگائے جاگ اُٹھیگا ایسے وقت کہ کامل نماز پڑھیگا وقت مین تو جائز ہی اور اگر پہلے وقت کے
سووے تو اسمین اختلاف کیا ہی علماء نے بعضے تو پہلی سی تفصیل اسمین بھی بیان کرتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ اُسمین مطلق حرام نہین اسلیے
پہلے وقت کے مکلف ساتھ نماز کے نہین اور تفصیل جو پہلی صورت مین بیان کی وہ موافق ہی قواعد ہمارے کے ۰ع ح وعن ابن مسعود قال كان
قدر صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر في الصيف ثلثة اقدام الى خمسة اقدام وفي الشتاء خمسة اقدام الى سبعة اقدام
رواه ابو داود والنسائي اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا تھا اندازہ نماز ظہر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گرمیون مین تین قدم سے پانچ
قدم تک اور جاڑے مین پانچ قدم سے سات قدم تک روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف زیادتی بیچ سایہ جاڑے کے اسلیے ہوتی ہی کہ سایہ
اصلی اس فصل مین زیادہ ہوتا ہی اور گرمی مین کم خصوصاً حرمین شریفین مین والا یہ دونون وقت برابر ہین اور بہر تقدیر یہ حدیث دلالت کرتی ہی
اوپر تاخیر کرنے ظہر کے وقت زوال سے اور قدم مراد ہی ساتوین حصہ قد ہر شخص کے سے اور طول ہر چیز کا سات قدم مقرر کیا ہی باعتبار اسکے کہ قد آدمی کا
مقدار سات قدم اُسکے کے ہوتا ہی ف یہ جدول لکھی جاتی ہی کہ مناسب اس مقام کے ہی اسمین مقدار ہر مہینے کے سایہ اصلی کی اور اوقات نماز کے
اور مقدار شفق اور صبح صادق کی لکھی ہی اول بعض اصطلاحات اسکے معلوم کیا چاہیے تا مطلب اسکا خوب سمجھا جاوے جاننا چاہیے کہ ایک قدم ساٹھ
دقیقہ کا ہوتا ہی اور ایک دقیقہ ساٹھ آن کا ہوتا ہی اور آن یہ ہی کہ اُسمین گیارہ بار لفظ اللہ کا کہہ سکین اور ایک گھڑی ساٹھ پل کی ہوتی ہی اور
ایک پل ساٹھ ریزے کا ہوتا ہی اور ایک ریزہ ساٹھ ذرہ کا ہوتا ہی اور ریزہ بقدر دو حرف کہنے کے ہوتا ہی جیسے کہ کہین اِنْ
اور ذرہ اسقدر ہوتا ہی کہ اُسمین ایک حرف بھی نہ کہہ سکین اور بعضون نے کہا ہی کہ پل اُسکو کہتے ہین کہ اسمین اٹھارہ بار لفظ اللہ کا کہین
یہ جدول میرزا خیر اللہ منجم نے بحسب افق دار الخلافہ شاہجہان آباد کے لکھی ہی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح نے پسند کی ہی ۔

یہ

نام بروج و مہینون	بیان [illegible] صبح [illegible]	مقدار سایہ اصلی نصف النہار کی [illegible]	بیان [illegible] دن کی	بیان [illegible]	بیان [illegible]	بیان [illegible]	بیان [illegible]
حمل چیت	۳ گھڑی ۲۶ پل	۳ قدم ۴۹ دقیقہ	۱۵ گھڑی	۱۰ قدم ۴۹ دقیقہ	۶ گھڑی ۲۳ پل	۱۷ قدم ۴۹ دقیقہ	۳ گھڑی ۲۶ پل
ثور بیساکھ	۳ گھڑی ۲۶ پل	۲ قدم ۱۰ دقیقہ	۱۶ گھڑی ۴ پل	۹ قدم ۱۰ دقیقہ	۷ گھڑی ۹ پل	۱۶ قدم ۱۰ دقیقہ	۴ گھڑی ۲۹ پل
جوزا جیٹھ	۳ گھڑی ۵۵ پل	۱ قدم ۲ دقیقہ	۱۶ گھڑی ۵۶ پل	۸ قدم ۲ دقیقہ	۸ گھڑی ۲ پل	۱۵ قدم ۲ دقیقہ	۴ گھڑی ۵۰ پل
سرطان اساڑھ	۳ گھڑی ۶ پل	۳۸ دقیقہ	۱۷ گھڑی ۱۷ پل	۷ قدم ۳۸ دقیقہ	۸ گھڑی ۹ پل	۱۴ قدم ۳۸ دقیقہ	۵ گھڑی ۱ پل
اسد ساون	۳ گھڑی ۵۵ پل	۱ قدم ۲ دقیقہ	۱۶ گھڑی ۵۱ پل	۸ قدم ۲ دقیقہ	۸ گھڑی ۲ پل	۱۵ قدم ۲ دقیقہ	۴ گھڑی ۵۷ پل
سنبلہ بھادون	۳ گھڑی ۳۶ پل	۲ قدم ۱۰ دقیقہ	۱۶ گھڑی ۴ پل	۹ قدم ۱ دقیقہ	۷ گھڑی ۹ پل	۱۶ قدم ۱۰ دقیقہ	۴ گھڑی ۲۹ پل
میزان اسوج	۳ گھڑی ۲۶ پل	۳ قدم ۴۹ دقیقہ	۱۵ گھڑی	۱۰ قدم ۴۹ دقیقہ	۶ گھڑی ۱۲ پل	۱۷ قدم ۴۹ دقیقہ	۳ گھڑی ۶ پل
عقرب کاتک	۳ گھڑی ۲۷ پل	۵ قدم ۵۴ دقیقہ	۱۳ گھڑی ۶ پل	۱۲ قدم ۵۴ دقیقہ	۵ گھڑی ۵۴ پل	۹ قدم ۵۴ دقیقہ	۳ گھڑی ۵۴ پل
قوس اگہن	۳ گھڑی ۳۶ پل	۸ قدم ۱ دقیقہ	۱۳ گھڑی ۴ پل	۱۶ قدم ۱ دقیقہ	۵ گھڑی ۴۰ پل	۲۲ قدم ۱ دقیقہ	۳ گھڑی ۵۱ پل
جدی پوس	۳ گھڑی ۴۰ پل	۹ قدم ۱ دقیقہ	۱۲ گھڑی ۳ پل	۱۷ قدم ۱ دقیقہ	۵ گھڑی ۳۶ پل	۲۳ قدم ۱ دقیقہ	۳ گھڑی ۵۱ پل
دلو ماگھ	۳ گھڑی ۳۶ پل	۸ قدم ۱ دقیقہ	۱۳ گھڑی ۴ پل	۱۵ قدم ۱ دقیقہ	۵ گھڑی ۴ پل	۲۲ قدم ۱ دقیقہ	۳ گھڑی ۵۱ پل
حوت پھاگن	۳ گھڑی ۲۷ پل	۵ قدم ۵۴ دقیقہ	۱۳ گھڑی ۵۷ پل	۱۲ قدم ۵۴ دقیقہ	۵ گھڑی ۴۰ پل	۱۹ قدم ۵۴ دقیقہ	۳ گھڑی ۵۴ پل

باب تعجیل الصلوٰۃ

باب ہے بیچ بیان جلدی نماز پڑھنے کے ف یعنی نماز مین اصل یہ ہے کہ جلدی کرے اسمین بموجب قول اللہ تعالیٰ کے فاستبقوا الخیرات یعنی پس جلدی کرو بھلائیون مین مگر کہ جہان شارع نے تاخیر کو فرمایا ہے وہان تاخیر کرے اور امام شافعی کے نزدیک اول وقت نماز پڑھنی مستحب ہے مطلق اور امام اعظم رح کے نزدیک مستحب یہ ہے کہ گرمی مین ظہر کو ٹھنڈے وقت پڑھے اور فجر کو روشنی مین سوائے [illegible] مین اور عشا کو دیر کرکے پڑھے اور عصر کو بھی تاخیر کرے یہانتک کہ آفتاب متغیر نہووے اور جلدی پڑھنے کی حد یہ ہے کہ نصف اول وقت کے مین پڑھے ش ع

الفصل الاول

فصل پہلی عن سيار بن سلامة قال دخلت انا وابي على ابي برزة الاسلمي فقال له ابي كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي المكتوبة فقال كان يصلي الهجير التي تدعونها الاولى حين تدحض الشمس ويصلي العصر ثم يرجع احدنا الى رحله في اقصى المدينة والشمس حية ونسيت ما قال في المغرب وكان يستحب ان يؤخر العشاء التي تدعونها العتمة وكان يكره النوم قبلها والحديث بعدها وكان ينفتل من صلوة الغداة حين يعرف الرجل جليسه ويقرأ بالستين الى المائة وفي رواية ولا يبالي بتاخير العشاء الى ثلث الليل ولا يحب النوم قبلها والحديث بعدها متفق عليه روایت ہے سیار بن سلامہ سے کہا کہ داخل ہوا مین اور باپ میرا اوپر ابی برزہ اسلمی کے پس کہا اسکو باپ میرے نے کس طرح تھے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے فرض پس کہا تھے پڑھتے نماز ظہر کی کہ جسکو کہتے ہو پہلی نماز جس وقت کہ ڈھلتا دوپہر اور پڑھتے نماز عصر پھر پھرتا یعنی بعد عصر کے ایک ہم مین سے طرف مکان اپنے کے بیچ کنارہ مدینہ کے اور آفتاب زندہ ہوتا یعنی صاف ہوتا تغیر

کہا سیار نے اب بھول گیا میں اس چیز کو کہ کہا ابو برزہ نے بیچ حق نماز مغرب کے اور تھے حضرت صلعم کہ مستحب رکھتے تھے یہ کہ دیر کر کے پڑھیں نماز عشا وہ نماز کہ کہتے ہو تم اسکو عتمہ اور تھے حضرت مکروہ رکھتے تھے سونے کو پہلے عشا کے اور بات کرنے کو پیچھے اسکے اور تھے پڑھتے نماز صبح کو اُسوقت کہ پہچانتا آدمی ہمنشین اپنے کو اور پڑھتے ساتھ آیتوں سے سو آیتوں تک اور بیچ ایک روایت کے یہ ہے کہ نہیں پروا کرتے ساتھ دیر لگانے عشا کے تہائی رات تک اور نہیں دوست رکھتے سونا پہلے عشا کے اور بات کرنی پیچھے عشا کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ظہر کا وقت جو یہاں مذکور ہوا ظاہر یہ ہے کہ اسوقت جاڑے کے دنوں میں پڑھتے ہونگے گرمی میں ٹھنڈے وقت یہ نماز پڑھنی حضرت صلعم سے ثابت ہوئی ہے قولاً اور فعلاً اور عتمہ کہتے ہیں تاریکی کو کہ بعد غائب ہونے شفق کے پیدا ہوتی ہے اعراب عشا کو عتمہ کہتے تھے آخر کو حضرت نے اس نام سے منع فرمایا اور مراد تاخیر سے تاخیر تہائی رات تک کی ہے اور مکروہ رکھتے تھے سونے کو پہلے عشا کے اور بات کرنے کو پیچھے اسکے یعنی دنیا کا کلام کرنا مکروہ رکھتے تھے اسلیے کہ ختم عمل عبادت اور ذکر اللہ پر ہووے کہ نیند بہن موت کی ہے اور شرح السنۃ میں لکھا ہے کہ اکثر علما مکروہ کہتے ہیں سونے کو پہلے عشا کے اور بعضوں نے اجازت دی ہے اور تھے ابن عمر سوتے پہلے اسکے اور بعضوں نے اجازت دی ہے رمضان میں اور کہا نووی نے جب غالب ہووے نیند اور نہ خوف ہو فوت ہونے وقت کا تو سونا مکروہ نہیں اور کلام کرنے کو بعد عشا کے ایک جماعت علما کی نے مکروہ رکھا ہے ازانجملہ ایک سعید بن مسیب ہیں کہ کہتے تھے سونا میرا عشا سے یعنی بغیر عشا پڑھے محبوب ہے زیادہ طرف میرے لغو کلام کرنے سے بعد اسکے اور اجازت دی ہے بعضوں نے کلام کرنے کی علم میں اور بیچ اس چیز کے کہ ضرور ہو حاجتوں سے اور اجازت دی ہے کلام کرنے کی ساتھ گھر والوں کے اور مہمان کے یہ ملا علی قاری رح نے لکھا ہے اور شیخ عبد الحق رح نے لکھا ہے کہ دونوں چیزوں میں اجازت ہے سونا اگر ہووے ساتھ قصد دفع کسل اور حاصل کرنے نشاط کے نماز میں جائز ہے خصوصاً رمضان میں اور کلام اگر ضروری ہے اور بے معنی نہ ہووے وہ بھی جائز ہے

وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَاءَ إِذَا كَثُرَ النَّاسُ عَجَّلَ وَإِذَا قَلُّوا أَخَّرَ وَالصُّبْحَ بِغَلَسٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے محمد بن عمرو بن حسن بن علی سے کہا پوچھا ہمنے جابر بن عبد اللہ سے حال نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا تھے نماز پڑھتے ظہر کی دوپہر ڈھلے اور پڑھتے عصر اس حال میں کہ آفتاب ہوتا زندہ یعنی روشن اور مغرب جسوقت کہ آفتاب غروب ہوتا اور عشا جسوقت کہ ہوتے بہت لوگ جلدی پڑھتے اور جب ہوتے کم دیر کر کر پڑھتے اور پڑھتے صبح اندھیرے میں روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عشا کے حق میں جو کہا اُس سے معلوم ہوا کہ اگر ساتھ قصد کثرت جماعت کے نماز کو اول وقت سے تاخیر کریں جائز ہے بلکہ مستحب اور لکھا ہے علما نے کہ امام ابو حنیفہ نے اور انکے توابع نے جو التزام اول وقت کا نہیں کیا ہے اسی سبب سے نہیں کیا ہے نہ یہ کہ اول وقت افضل نہیں ہے اول وقت بذاتہ افضل ہے لیکن بسبب بعضے عوارض خارجی کے تاخیر اولی ہوتی ہے اور صبح جو تاریکی میں پڑھتے تھے ظاہر اسباب اسکا یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ واسطے ہونے جماعت کثیر کے تھا کہ صحابہ شب بیدار تھے رات کے سونے سے ملول ہوتے تھے پس صبح کو سویرے ہی موجود ہوتے تھے اور اس حدیث سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ حضرت ہمیشہ تاریکی ہی میں پڑھتے تھے اور اگر ہووے بھی تو روشنی کے وقت پڑھنے میں امر واقع ہوا ہے اور امر ہمارے نزدیک راجح تر ہوتا ہے فعل سے ح

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلَى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ اور روایت ہے انس سے کہا تھے ہم جسوقت نماز پڑھتے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہر کی سجدہ کرتے تھے ہم اپنے کپڑوں پر واسطے بچاؤ گرمی کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکے واسطے بخاری کے ہیں ف اس سے معلوم ہوا کہ سجدہ کرنا متصل کو پہنے ہوئے کپڑے پر درست ہے اور شافعیہ تاویل کرتے ہیں کہ وہ کپڑے پہنے ہوئے نہ ہوتے تھے بلکہ گرمی کے لیے جدا کپڑا بچھا لیا کرتے تھے انکے نزدیک جائز نہیں ہے سجدہ کرنا

اُس کپڑے پر کہ ہلے بسبب حرکت کرنے مصلی کے اور مصنف اس حدیث کو باب تعجیل الصلوۃ مین اس خیال سے لایا ہی کہ اول وقت مین زمین زیادہ
گرم ہوتی ہی پس گرمی مین بھی ظہر اول وقت پڑھتے تھے باوجودیکہ یہ بات اس سے نہین معلوم ہوتی کیونکہ بعضے وقت بیچ غیر اول وقت کے بھی
زمین گرم ہوتی ہی بلکہ زیادہ تر ہ **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ
وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ بِالظُّهْرِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَاشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا فَقَالَتْ
رَبِّ اَكَلَ بَعْضِيْ بَعْضًا فَاَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ اَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ
وَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الزَّمْهَرِيْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ فَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ
مِنَ الْحَرِّ فَمِنْ سَمُوْمِهَا وَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْبَرْدِ فَمِنْ زَمْهَرِيْرِهَا اور روایت ہی ابی ہریرہ سے
کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ ہو شدت گرمی کی پس ٹھنڈے وقت پڑھو تم نماز کو اور بیچ ایک روایت بخاری کے
ابو سعید سے لفظ بالظہر کا بجاے بالصلوۃ کے آیا ہی یعنی ٹھنڈے وقت پڑھو نماز ظہر کی اور اس روایت مین یہ بھی زیادہ آیا ہی پس تحقیق شدت گرمی کی
بھاپ ہی دوزخ کی اور شکایت کی آگ نے طرف رب اپنے کے پس کہا اے رب میرے کھایا بعضے میرے نے بعض کو پس اذن دیا واسطے اُسکے ساتھ
دو دم لینے کے ایک دم جاڑے مین اور ایک دم گرمی مین شدت اُس چیز کی کہ پاتے ہو تم گرمی سے اور شدت اُس چیز کی کہ پاتے ہو سردی سے اُنھین دو دمون کے
سبب سے ہی کہ گرمی اور جاڑے مین پیتی ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت کے واسطے بخاری کے پس شدت اُس چیز کی کہ پاتے ہو
تم گرمی سے بسبب سموم گرم دوزخ کے ہی اور شدت اس چیز کی کہ پاتے ہو تم سردی سے پس بسبب سرد اُسکے کے ہی **ف** کھایا بعضے میرے کو بعض نے
یہ کنایہ ہی اختلاط اور اژدہام اجزا سے گویا ہر ایک چاہتا ہی کہ فنا کردے دوسرے کو اور بیٹھے بجاے اُسکے پس حکم کیا ساتھ دو دم لینے کے مراد ساتھ اُنکے
شعلہ مارنا اور باہر نکلنا اُسکا ہی دوزخ سے جیسے کہ حیوان دم لیتا ہی اور ہوا باہر نکلتی ہی اور ایسے وقت مین نماز کو منع فرمایا باوجودیکہ مشقت بہت ہوتی
ہی اسلیے کہ اسوقت خشوع حاصل نہین ہوتا اور اسمین تین شبہ وارد ہوتے ہین اول تو یہ کہ شکایت کی آگ نے اور اس سے دم سرد نکلتا ہی اسکے کیا معنی
جواب یہ کہ مراد آگ سے جگہ اُسکی ہی یعنی دوزخ اور اسمین طبقہ زمہریر بھی ہی دوسرا یہ کہ یقیناً معلوم ہوا ہی کہ گرمی اور سردی آثار آفتاب اور اوضاع اُسکے
سے ہی پس اُسکو آثار دم لینے دوزخ کی سے کہنا اسکی کیا وجہ جواب اسکا یہ کہ سختی گرمی اور سردی کی کو فرمایا ہی آثار دم لینے دوزخ کے سے نہ اصل گرمی کو اور
سردی کو اگر کوئی فلسفی کہے کہ سختی گرمی اور سردی کی بھی بسبب قرب اور بعد آفتاب کے ہی جواب اسکا یہ کہ باوجود اُسکے ہو سکتا ہی کہ دوزخ کے
دم نے سخت تر کیا ہو انکار اسکا باوجود خبر مخبر صادق کے بعید ہی طریقہ اسلام سے تیسرا یہ کہ بموجب اس حدیث کے چاہیے کہ بیچ وقت سختی سردی کے نماز
فجر کو بھی تاخیر کرے جواب اسکا یہ ہی کہ سردی صبح کو آفتاب نکلنے تک رہتی ہی اگر جبتک تاخیر کرین تو وقت جاتا رہتا ہی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
گرمی مین ظہر کو تاخیر کرنا مستحب ہی اور اسی طرح صحابہ سے بھی منقول ہی بیچ حدیث بخاری کے آیا ہی کہ صحابہ نماز ٹھنڈے وقت پڑھتے تھے یہانتک کہ
ٹیلون کے سائے زمین پر پڑنے لگتے تھے اور ٹیلے پھیلے ہوے ہوتے ہین اسلیے اُنکے سائے زمین پر پڑتے ہین بخلاف چیزون مرتفع کے مانند منارون
وغیرہ کے کہ اُنکے سائے جلدی معلوم ہونے لگتے ہین اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ صحابہ دیوارون کے سائے مین سے نماز کو جاتے تھے اور دیوارین اُسوقت
مین بہ نسبت آجکی تھین اور بعضون نے آدھے وقت تلک تاخیر کو کہا ہی اور بعید ہی حمل کرنا ابراد کو اوپر وقت زوال کے واسطے ٹھنڈک اسکی کے بہ نسبت گرمی وقت
استوا کے جیسے کہ بعضے شافعی کہتے ہین کیونکہ ہونا اسکا سرد تر بہ نسبت استوا کے خلاف تجربہ کے ہی اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ سخت تر گرمی شہرون
مین بیچ وقت ہونے نیچے آفتاب کے ہی ایک مثل کو پس ابراد واجب ہوگا اُس سے بھی تاخیر کرے حاصل یہ کہ حدیثین بیچ مبالغہ ابراد کے بہت سی وارد ہوئی ہین

اور وہ جو صحیح حدیث خباب کے آیا ہی کہ ہمنے شکایت کی آنحضرت سے گرمی دوپہر کی پس قبول نہ کی عرض ہماری وہ محمول ہی اسپر کہ انھونے التماس تاخیر کی
تمام وقت سے کی تھی واللہ اعلم اور یہ جو امام شافعی کہتے ہین کہ ابراد رخصت ہی اور وہ بھی انکے لیے ہی کہ بیچ طلب جماعات کے مسجدون مین جاتے ہین
اور مشقت کھینچتے ہین اور جو کہ تنہا ادا کرے یا مسجد قوم کی مین پڑھے دوست رکھتا ہون مین کہ تاخیر نہ کرے اول وقت سے یہ مخالف ظاہر حدیث کے ہی
اور ترمذی ایک حدیث لایا ہی کہ دلالت کرتی ہی اسپر کہ آنحضرت صلعم سفر مین بھی حکم کرتے تھے ساتھ ابراد کے باوجودیکہ سب ایک ہی جا جمع تھے
اور کہا ترمذی نے کہ قول اس شخص کا کہ گیا ہی طرف تاخیر ظہر کے بسبب شدت گرمی کے اولی اور اشبہ ہے ساتھ اتباع کے ؏ **وعن**
اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِيْ
فَيَأْتِيْهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَبَعْضُ الْعَوَالِيْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى أَرْبَعَةِ أَمْيَالٍ أَوْ نَحْوِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی
انس سے کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے عصر کی اور آفتاب بلند ہوتا اور زندہ یعنی روشن پس جاتا جانیوالا طرف عوالی
مدینہ کے پس پہونچتا اُنکے پاس اور آفتاب بلند ہوتا اور بعضے عوالی مدینہ کے چار کوس پر تھے یا مانند اسکے یعنی قریب چار کوس کے روایت کی
یہ بخاری اور مسلم نے ف عوالی جمع عالیہ کی ہی وہ مکان ہین مشہور باہر شہر مدینہ کے بلندی پر ؏ **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى إِذَا اصْفَرَّتْ وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ
فِيْهَا إِلَّا قَلِيْلًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انھین سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ یعنی نماز عصر کی کہ آخر وقت مین
پڑھی جاتی ہی نماز منافق کی ہی بیٹھا رہتا ہی انتظار کرتا ہی آفتاب کا یہانتک کہ جب ہوتا ہی زرد اور ہوتا ہی درمیان دو سینگون شیطان کے یعنی
قریب غروب کے ہوتا ہی کھڑا ہوتا ہی یعنی نماز کے لیے پس ٹھونگین مارتا ہی چار نہین یاد کرتا اللہ کو اُسمین مگر تھوڑا روایت کی یہ مسلم نے ف ٹھونگین
مارتا ہی چار یعنی جلدی جلدی سجدے کرتا ہی بغیر طمانیت کے جیسے کہ جانور دانہ چُنتا ہی اور سجدے عصر مین ہوتے ہین آٹھ اور یہان چار فرمائے اسلیے
کہ پہلے سجدے کے بوجب اچھی طرح نہ اُٹھایا تو دونون سجدون نے حکم ایک سجدے کا پکڑا اعتبار اسکے فرمایا کہ دونون سجدون کو ایک رکن اعتبار
کیا اور خاص عصر ہی کا ذکر کیا اور نمازون کا نہ کیا اسلیے کہ یہ نماز وسطی ہی اسکی رعایت نہ کرنی بہت بری بات ہی نسبت اورون کے اور کہا ہی مظہر نے
کہ جسنے تاخیر کیا نماز عصر کو آفتاب کے زرد ہونے تک پس تحقیق مشابہ کیا اپنے کو ساتھ منافق کے کیونکہ منافق نہین آرزو رکھتا ہی صحت نماز کی بلکہ
پڑھتا ہی واسطے بچنے کے تلوار سے اور نہین پروا کرتا ہی تاخیر کی اسلیے کہ نہین چاہتا ہی ثواب پس واجب ہی مسلمان کو کہ مخالفت کرے منافق کی ؏
وعن ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ تَفُوْتُهُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهٗ وَمَالَهٗ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ فوت ہو جاوے اُس سے نماز عصر کی پس گویا کہ لوٹے گئے اہل اُسکے
اور مال اُسکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جسکی نماز عصر کی فوت ہوئی گویا کہ فنا ہوئے اسکے گھر کے لوگ اور مال بالکل یا ناقص ہوے پس
چاہیے کہ ڈرے اُسکے فوت ہونے سے مانند ڈرنے کے جاتے رہنے اہل و مال کی سے بلکہ زیادہ اُس سے اور وجہ خاص اسی کے ذکر کرنے کی یہ ہی کہ
نماز وسطی ہی پس ترک اسکا بدتر ہی ترک کرنے غیر اسکی سے ؏ **وعن** بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی بریدہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جس شخص نے چھوڑی نماز عصر کی پس تحقیق باطل ہوئے عمل اسکے روایت کی یہ بخاری نے ف بسبب ترک کرنے اس نماز کے
بہت ثواب ہاتھ سے گیا اسکو باطل ہونا عملون کا فرمایا تہدید کے لیے مراد یہ ہی کہ اسدن کے عمل کا کمال باطل ہوا اور نقصان آگیا عملون مین

اور یہ مراد نہیں ہے کہ حقیقۃً سب عمل باطل ہوئے کیونکہ یہ بات اُسی کے لیے ہوتی ہے کہ مرتد مرتا ہے کذا قالہ الطیبی اور حنفیہ کے نزدیک فقط مرتد ہونے سے عمل باطل ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ حج پھر کر کرے انکے نزدیک قید مرتے دم کی نہیں اور معتزلہ کے نزدیک کبائر سے بھی عمل حبط ہو جاتے ہیں ؂ ع

وعن رافع بن خديج قال كنا نصلي المغرب مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فينصرف احدنا وانه ليبصر مواقع نبله متفق عليه اور روایت ہے رافع بن خدیج سے کہا تھے ہم نماز پڑھتے مغرب کی ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پھرتا ایک ہم میں سے ایسے وقت کہ البتہ دیکھتا جگہ گرنے تیر اپنے کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی مغرب اول وقت پڑھتے ایسے وقت کہ اگر بعد اسکے کوئی تیر پھینکتا تو دیکھتا کہ کہاں گرا ہے اول وقت نماز مغرب کی پڑھنی مستحب ہے بالاتفاق ؂ ع

وعن عائشة قالت كانوا يصلون العتمة فيما بين ان يغيب الشفق الى ثلث الليل الاول متفق عليه اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا تھے حضرتؐ اور اصحابؓ نماز پڑھتے عشا کی درمیان اسکے کہ غائب ہو شفق تہائی رات پہلی تک روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حضرت نے عشا کو عتمہ کہنے سے منع فرمایا تھا اور حضرت عائشہ نے پھر اسکو عتمہ کہا شاید کہ جب تک حدیث منع کی انکو نہ پہونچی ہوگی اور تہائی رات تک وقت مختار ہے عشا کا اور وقت جواز صبح کے پہلے پہلے تک ؂ ع

وعنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليصلي الصبح فتنصرف النساء متلفعات بمروطهن ما يعرفن من الغلس متفق عليه اور روایت ہے اُنھیں سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے صبح کی پس پھرتیں عورتیں لپٹی ہوئیں بیچ چادروں اپنی کے نہ پہچانی جاتی تھیں بسبب اندھیری کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پھرتیں عورتیں یعنی جنہوں نے نماز حضرت کے ساتھ پڑھی تھی ؂ ع

وعن قتادة عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم وزيد بن ثابت تسحرا فلما فرغا من سحورهما قام نبي الله صلى الله عليه وسلم الى الصلوة فصلى قلنا لانس كم كان بين فراغهما من سحورهما ودخولهما في الصلوة قال قدر ما يقرأ الرجل خمسين اية رواه البخاري اور روایت ہے قتادہ سے کہ نقل کی انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور زید بن ثابت ان دونوں نے سحر کھائی پس جب فارغ ہوئے سحر اپنی سے دونوں کھڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم طرف نماز کے پس نماز پڑھی کہا ہم نے انس کو کتنا تھا فرق درمیان فارغ ہوتے اُنکے کے سحر اپنی اور درمیان داخل ہونے اُنکے کے نماز میں کہا فرق تھا مقدار اُس چیز کے کہ پڑھے آدمی پچاس آیتیں یعنی متوسط روایت کی یہ بخاری نے ف کہا ہے تورپشتی نے کہ یہ اندازہ ایسا ہے کہ نہیں جائز ہے عوام مومنین کو عمل کرنا اسپر کیونکہ حضرت جو یہ کرتے تھے بسبب مطلع کر دینے اللہ تعالیٰ کے کرتے تھے اور حضرت معصوم تھے خطا کرنے سے دین میں اور کو کہاں یہ رتبہ ؂ ع

وعن ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف انت اذا كانت عليك امراء يميتون الصلوة او يؤخرون عن وقتها قلت فما تامرني قال صل الصلوة لوقتها فان ادركتها معهم فصل فانها لك نافلة رواه مسلم اور روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حال ہوگا جسوقت کہ ہونگے تجھپر مسلط سردار کہ تاخیر کرینگے نماز کو یا تاخیر کرینگے وقت مختار اسکے سے کہا میں نے پس کیا حکم کرتے ہو مجھکو فرمایا نماز پڑھ تو وقت اُسکے پر پس اگر پاوے تو اس نماز کو ساتھ اُنکے پس پڑھ تو نماز پس تحقیق یہ واسطے تیرے نفل ہوگی روایت کی یہ مسلم نے ف لفظ او کا او یؤخرون عن وقتها میں شک راوی کا ہے یعنی کسی راوی کو شک ہوا ہے کہ اوپر کے راوی نے لفظ یمیتون کا کہا یا یؤخرون کا معنی دونوں کے ایک ہی ہیں حاصل حدیث کا یہ ہے کہ کیا حال ہوگا تیرا اب دیکھے گا اس شخص کو کہ حاکم ہوگا تجھپر سستی کرنیوالا نماز میں کہ تاخیر کریگا اسکو اول وقت اُسکے سے اور تو قادر نہیں ہوئیگا اسکی مخالفت پر اور ڈر یہ ہوگا کہ اگر اُسکے ساتھ پڑھتا ہے تو فوت ہوتی ہے فضیلت اول وقت کی اور اگر مخالفت

کرتا ہی اُسکی تو ڈر ہو اُسکی ایذا کا اور فوت ہوتی ہی فضیلت جماعت کی پس آگے اسکے ابو ذر نے تدبیر اُسکی پوچھی فرمایا نماز پڑھ تو مستحب وقت پر پس اگر پاوے تو نماز کو یعنی حاضر ہووے تو اُسوقت ساتھ اُنکے پھر پڑھ نماز کہ یہ جو اُنکے ساتھ پڑھیگا نفل ہوگی اس سے معلوم ہوا کہ اگر امام تاخیر کرے نماز کو وقت مستحب سے تو مقتدیون کو چاہیے کہ نماز اپنی پڑھ لین اول وقت مین پھر امام کے ساتھ پڑھین تا فضیلت وقت کی اور جماعت کی پاوین اور یہ حکم عشا اور ظہر مین ہی اسلیے کہ صبح اور عصر کے بعد نفل پڑھنے مکروہ ہین اور مغرب کی تین رکعت ہوتی ہین اور نفل تین رکعت شرع سے ثابت نہین ہوئی اور اس حدیث مین یہ حکم جو مطلق ہی بسبب ضرورت کے تھا کہ نماز اُن امرا کے ساتھ نہ پڑھنے مین فتنہ اٹھتا اور مرتکب مکروہ کا ہونا آسان ہی فتنہ اٹھانے سے یعنی ایسی ضرورت مین مباح ہو جاتی ہین مکروہات اور اس حدیث مین حضرت نے خبر غیب کی دی تھی از انجملہ معجزہ کے ہو وہ واقع ہوئی بنی امیہ کے زمانہ مین ۞ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرک رکعۃ من الصبح قبل ان تطلع الشمس فقد ادرک الصبح ومن ادرک رکعۃ من العصر قبل ان تغرب الشمس فقد ادرک العصر متفق علیہ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے پائی ایک رکعت صبح کی پہلے نکلنے آفتاب کے پس تحقیق پائی اُسنے نماز صبح کی اور جسنے پائی ایک رکعت نماز عصر کی پہلے ڈوبنے آفتاب کے پس تحقیق پائی اُسنے عصر یعنی نماز اُسکی باطل نہین ہونے کی پس چاہیے کہ باقی رکعتین پڑھکر نماز پوری کرے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف قول اکثر اہل علم کا یہی ہی کہ بسبب طلوع اور غروب ہونے آفتاب کے نماز فجر اور عصر کی باطل نہین ہوتی اور امام ابو حنیفہ اور توابع اُنکے کے نزدیک یہ ہی کہ نماز فجر کی بسبب طلوع ہونے آفتاب کے باطل ہو جاتی ہی اور نماز عصر کی بسبب غروب کے باطل نہین ہوتی لیکن یہ حدیث حجت ہی اُنپر جواب اُنکا یہ ہی کہ تعارض واقع ہوا درمیان اس حدیث کے اور اُن حدیثون کے کہ وارد ہوئی ہین نماز کی نہی مین وقت طلوع کے اور غروب کے نماز خواہ فرض ہو خواہ نفل پس عمل کیا ہمنے قیاس پر بحسب قاعدہ اصول فقہ کے کہ جب تعارض ہووے دو آیتون مین تو رجوع کرے حدیث مین اور اگر دو حدیثون مین تعارض ہووے تو رجوع کرے قیاس مین پس قیاس نے ترجیح دی حکم اس حدیث کو نماز عصر مین اور ترجیح دی حکم حدیثون نہی کو نماز فجر مین اسلیے کہ وقت نماز فجر کا تمام کامل ہی پس واجب ہوتی ہی نماز ساتھ صفت کمال کے اور جب بسبب طلوع ہونے آفتاب کے نقصان اُسمین آگیا تو ادا نہوئی جیسی کہ واجب ہوئی تھی یعنی کامل اور آخر وقت عصر کا کہ آفتاب اُسمین زرد ہوتا ہی ناقص ہی پس وجوب اُسکا بھی ساتھ صفت نقصان کے ہوا پس ساتھ طاری ہونے نقصان کے بسبب غروب کے فاسد نہین ہونیکی اور ادا ہوگی جیسی کہ واجب ہوئی تھی یعنی ناقص اور شافعیہ احادیث نہی کو مخصوص ساتھ نوافل کے رکھتے ہین اور فرائض کو تینون اوقات مین جائز کہتے ہین لیکن ظاہر حدیثون سے نہی عام معلوم ہوتی ہی اور ابن ملک نے پہلے جواب حدیث کے یہ معنی کہے ہین کہ جسنے پائی ایک رکعت نماز صبح کی پہلے طلوع ہونے آفتاب کے پس تحقیق پایا وقت اُسکا پس اگر نہین تھا اہل واسطے نماز کے پھر ہوا اہل اس حال مین کہ تحقیق باقی رہا تھا وقت سے بقدر ایک رکعت کے تو لازم ہوتی ہی وہ نماز اُسکو ۞ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ادرک احدکم سجدۃ من صلوۃ العصر قبل ان تغرب الشمس فلیتم صلوتہ واذا ادرک سجدۃ من صلوۃ الصبح قبل ان تطلع الشمس فلیتم صلوتہ رواہ البخاری ۞ اور روایت ہی انھین سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ پاوے ایک تمہارا ایک رکعت نماز عصر سے پہلے غائب ہونے آفتاب کے پس چاہیے کہ تمام کرے نماز اپنی اور جسوقت کہ پاوے ایک رکعت نماز صبح سے پہلے نکلنے آفتاب کے پس چاہیے کہ پوری کرے نماز اپنی روایت کی یہ بخاری نے ف پس چاہیے کہ پوری کرے نماز اپنی حنفیہ اسکے یہ معنی کہتے ہین کہ اعادہ کرے اسکو یعنی قضا پڑھے اُسکی اور شافعیہ وہی معنی کہتے ہین جو کہ پہلی حدیث مین مذکور ہوئے ۞ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مَنْ نَسِیَ صَلٰوۃً اَوْنَامَ عَنْهَا فَکَفَّارَتُهَا اَنْ یُّصَلِّیَهَا اِذَا ذَکَرَهَا وَفِیْ رِوَایَةٍ لَاکَفَّارَةَ لَهَا اِلَّا ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے انسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بھول جاوے نماز کو یا سو جاوے غافل ہو کر اس سے پس بدلا اسکا یہ ہے کہ نماز پڑھے جسوقت کہ یاد آوے وہ اور بیچ ایک روایت کے نہیں بدلا واسطے اسکے مگر یہ روایت کی بخاری اور مسلم نے **ف** جسوقت کہ یاد آوے وہ یعنی بعد بھولنے کے یاد آوے یا بعد سونے کے یاد آوے اور نہیں بدلا واسطے اسکے مگر یہ یعنی کفارہ اسکا سوائے قضا کے اور کچھ نہیں یعنی کئی نمازیں پڑھنی یا صدقہ دینا لازم نہیں آتا ہے جیسے کہ ترک کرنے روزے رمضان کے سے بغیر عذر کے صدقہ وغیرہ لازم آتا ہے اور کہا ابن ملک نے کہ یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ نماز گئی ہوئی کہ یاد ہووے تاخیر نہ کیجاوے **ع ح** **وعن** اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ فِی النَّوْمِ تَفْرِیْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِیْطُ فِی الْیَقْظَةِ فَاِذَا نَسِیَ اَحَدُکُمْ صَلٰوۃً اَوْنَامَ عَنْهَا فَلْیُصَلِّهَا اِذَا ذَکَرَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے نہیں بیچ سو جانے کے قصور سوا اسکے نہیں کہ قصور جاگنے میں ہے پس جسوقت کہ بھول جاوے ایک تمہارا نماز یا سو جاوے غافل ہو کر اس سے پس چاہیے کہ نماز پڑھے جسوقت کہ یاد کرے اسکو پس تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہے اور قائم کر نماز کو وقت یاد کرنے میرے کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** نہیں بیچ سو جانے کے قصور یعنی ہونے کی حالت میں تقصیر نہیں نسبت کیجاتی ہے طرف سونے والے کے بیچ تاخیر کرنے نماز کے کیونکہ اس حالت میں مکلف نہیں سوا اسکے نہیں کہ تقصیر جاگنے میں ہے کہ کسواسطے پہلے غلبہ نیند کے سو گیا اور کیوں ایسے کام کیے کہ سبب نیند اور نسیان کے ہوئے مثل لیٹ جانے کے اور شطرنج کھیلنے کے اور مشغول ہونے کے ایسے کاموں میں کہ نسیان پیدا کرتے ہیں اور قائم کر نماز کو وقت یاد کرنے میرے کے یعنی وقت یاد کرنے نماز کے کہ سبب یاد کرنے میرے کی ہے **ع ح**

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا عَلِیُّ ثَلٰثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا اَلصَّلٰوۃُ اِذَا اَتَتْ وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَیِّمُ اِذَا وَجَدْتَ لَهَا کُفْوًا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہے علیؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی تین چیزیں ہیں کہ نہ دیر کر انکو نماز جسوقت کہ آوے وقت اسکا اور جنازہ جسوقت کہ طیار ہو اور عورت بن خاوند کی جسوقت کہ پاوے تو واسطے اسکے ہم قوم روایت کی یہ ترمذی نے **ف** جنازہ جسوقت طیار ہو کہا اشرف نے کہ اسمیں دلیل ہے اسپر کہ نماز جنازے کی نہیں مکروہ ہے اوقات مکروہہ میں یہ نقل کیا طیبی شافعی نے اور اسی طرح ہمارے نزدیک بھی ہے کہ جسوقت جنازہ آوے اوقات مکروہہ میں یعنی وقت طلوع اور غروب ہونے آفتاب کے اور ٹھیک دوپہر کو تو نہیں مکروہ ہے نماز اسپر لیکن جب پہلے ان وقتوں کے آویگا اور نماز ان وقتوں میں پڑھینگے تو مکروہ ہے اور یہی حکم سجدہ تلاوت کا ہے اور بعد نماز صبح کے اور پہلے اسکے اور بعد عصر کے سوائے اوقات مکروہہ کے دونوں چیزیں نہیں مکروہ ہیں مطلق اور ایم کہتے ہیں عورت بن خاوند کو یعنی خواہ بن بیاہی ہو خواہ رانڈ ہو خواہ خاوند نے طلاق دیدی ہو اور طیبی نے کہا ہے کہ ایم اسکو کہتے ہیں کہ جسکے زوج نہ ہو مرد ہو یا عورت ہو ثیب ہو یا باکرہ ہو اور کفو یہ ہے کہ وہ ہم برابر عورت کے اسلام میں اور حریۃ میں اور صلاح میں اور نسب میں اور کسب میں اور عمل میں ہو **ع ف** اے بھائیو ایک غرض اس کتاب کے مولف کی ان لوگوں سے سنو کہ عقیدہ ہے سب اہل سنت وجماعت کا کہ اونے سنت کے انکار کرنے سے یا اسکے حقیر جاننے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے اور نکاح کر دینا عورت کا ایسی سنت ہے کہ اکثر حدیثوں میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی تاکید فرمائی ہے پس عجب ہے کہ جو کوئی دعوی اسلام کا کرے وہ ایسی سنت کو ترک کرے پیغمبر صاحب کی سنت کا لحاظ نہ ہووے اور لوگوں کے طعنہ کا خیال ہووے لوگوں کے طعنہ سے کبھی نہیں بچا جاتا ہے الحمد للہ دانشمند کو چاہیے کہ اسکو بھی فخر اپنا جانے کہ انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم پر اور اچھے لوگوں پر عوام طعن ہی کرتے رہے ہیں اور وہ بجا آوری احکام الہی میں ہرگز قصور نہ کرتے تھے چنانچہ ایک بزرگ کا حال سنا ہے کہ انہوں نے اپنی بیٹی کا نکاح ایک مرید سے چپکے سے کر دیا یہانتک کہ بیوی سے بھی اطلاع نہ کی جب انکی بیوی نے سنا تو کہا بڑی تمہاری

ناک کٹائی ہوئی اور بہت سی باتین بنائین جیسے کہ معمول ہے ان عورتون ناقص العقل و الدین کا وہ بزرگ باہر تشریف لائے اور مریدون سے پوچھا کہ بھائیو میرے منہہ پر ناک بھی ہے یا نہین وہ متعجب ہوئے اور کہا ہان ہے فرمایا کہ بیوی میری کہتی ہے کہ تمہاری ناک کٹ گئی غرض انکی یہ تھی کہ لوگون کے کہنے سے جو بات کہ حقیقت مین بری نہین ہوتی ہے وہ بری نہین ہو جاتی اور اسکے کرنیوالے کی شخصیت مین بٹا نہین لگتا اور حضرت مولانا عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ نے واتکم الایامی کے فائدے مین ترجمہ اس حدیث کا لکھا ہے وہ یہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی تین کام مین دیر نہ کرنا فرض جب وقت آوے جنازہ جب موجود ہو رانڈ عورت جب مل رہے اسکی ذات کا جو کوئی دوسرا خاوند کرنے کو عیب دے اسکا ایمان سلامت نہین اور جو نیک ہون لونڈی غلام یعنی بیاہ دینے سے معزور نہ ہو جاوین اور تمہارا کام نہ چھوڑ دین یعنی اگر تیرا اعتماد ہو کہ یہ نیک بخت ہین بیاہ دینے سے کام نہ چھوڑ دینگے تو انکا بھی نکاح کر دو **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الوقت الاول من الصلوٰۃ رضوان اللہ والوقت الاخر عفو اللہ رواہ الترمذی اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اول وقت نماز کا سبب خوشنودی اللہ کا ہے اور آخر وقت سبب معاف کرنے اللہ کا ہے روایت کی یہ ترمذی نے **ف** مراد اول وقت سے اول وقت مختار ہے یہ اسلیے کہا کہ حنفیہ کے نزدیک جو بعضی نمازون کو تاخیر کرتے ہین یعنی صبح کو اور ظہر کو گرمی مین پس وہ مستثنے ہے اسلیے کہ انکا اول وقت مختار نہین انمین تاخیر ہی مختار ہے اور وقت آخر سبب عفو کا ہے وقت آخر سے مراد وقت کراہت کا ہے مثل متغیر ہونے آفتاب کے عصر مین اور عشا ہی بعد آدھی رات کے پس یہ سبب عفو کا ہے یعنی خیر مواخذہ اسپر نہین ہونے کا کہ نماز ذمہ سے ادا ہو گئی **وعن** ام فروۃ قالت سئل النبی صلے اللہ علیہ وسلم ای الاعمال افضل قال الصلوٰۃ لاول وقتہا رواہ احمد والترمذی وابوداود وقال الترمذی لا یروی الحدیث الا من حدیث عبد اللہ بن عمر العمری وھو لیس بالقوی عند اھل الحدیث اور روایت ہے ام فروہ سے کہا پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کونسا عمل افضل ہے یعنی بہت ثواب رکھتا ہے فرمایا نماز اول وقت پڑھنی روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے اور کہا ترمذی نے نہین روایت کیجاتی یہ حدیث مگر حدیث عبد اللہ بن عمر عمری سے اور وہ نہین قوی نزدیک محدثون کے **ف** نماز اول وقت یعنی بعد ایمان کے افضل یہی ہے اگر ساتھ جماعت کے سیر ہو اور بعضی حدیثون مین اور عملون کو بھی افضل فرمایا ہے وہان فضیلت اضافی مراد ہے یعنی بعضا عمل بعضے حیثیت اور جہت کر فضیلت رکھتا ہے اور عملون پر اور بعضا عمل اور حیثیت اور جہت سے فضیلت رکھتا ہے اور نماز افضل ہے علی الاطلاق یعنی ہمہ وجوہ یہ افضل ہے بعد ایمان کے سب اعمال پر اور نسب عبد اللہ کا یون ہے عبد اللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر الخطاب پس عبد اللہ حضرت عمر کی اولاد مین سے ہے اسلیے اسکو عمری کہا اور ترمذی نے تو لیس بالقوی کہا اور اورون نے کہا ہے بلکہ یہ حدیث صحیح ہے نقلہ ابن الملک ؁ **وعن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت ما صلی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ لوقتہا الاخر مرتین حتی قبضہ اللہ تعالی رواہ الترمذی اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا نہین نماز پڑھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز آخر وقت دو بار یہانتک کہ وفات دی انکو اللہ تعالی نے روایت کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی جب حضرت نماز پڑھتے وقت مختار ہی مین پڑھتے تھے مگر ایک بار آخر وقت مین پڑھی ہے بیان جواز کے لیے شاید کہ حضرت عائشہ نے اس نماز کو اسمین نہین گنا ہے کہ جو حضرت صلعم نے جبرئیل کے ساتھ آخر وقت پڑھی تھی کیونکہ وہ وقت معلوم کرنے کے لیے اتفاق ہوا تھا اور ایک سائل کو اول وقت اور آخر وقت پڑھا کر دکھائی وہ بھی اسمین محسوب نہین کہ وہ تعلیم کے لیے تھی سوا ان دو بار کے ایک دفعہ پڑھی آخر وقت تا لوگ معلوم کر لین کہ یہانتک جائز ہو جاتی ہے ؁ **وعن** ابی ایوب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال امتی بخیر

اَوْ قَالَ عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَمْ يُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ اِلَى اَنْ تَشْتَبِكَ النُّجُوْمُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنِ الْعَبَّاسِ
اور روایت ہے ابی ایوب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیگی امت میری ساتھ بھلائی کے یا فرمایا فطرۃ پر یعنی طریقہ اسلام پر
جب تک کہ نہ دیر کرینگے مغرب کو یہانتک کہ بہت ہوں ستارے روایت کی یہ ابو داؤد نے اور روایت کی یہ دارمی نے عباس سے ف اس سے
معلوم ہوا کہ بیچ ستارہ نکلنے کے کراہت نہیں ہوتی جب گھنگے ہوتے ہیں کراہت آجاتی ہے اور حضرت نے جو ایکبار تاخیر کی تھی بیان جواز کے لیے
کی تھی ورنہ اول ہی وقت پڑھتے تھے ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ
عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ اَوْ نِصْفِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نہ مشکل جانتا میں امت اپنی پر البتہ حکم کرتا انکو یعنی وجوباً یہ کہ تاخیر
کریں نماز عشا کو تہائی رات تک یا آدھی رات تک روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ
جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتِمُوْا بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّكُمْ قَدْ فُضِّلْتُمْ بِهَا عَلٰى سَائِرِ الْاُمَمِ
وَلَمْ تُصَلِّهَا اُمَّةٌ قَبْلَكُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تاخیر کرو تم اس
نماز کو یعنی عشا کو پس تحقیق تم بزرگی دیے گئے ہو ساتھ اس نماز کے تمام امتوں پر اور نہیں پڑھی یہ نماز کسی امت نے پہلے تمہارے روایت کی یہ ابو داؤد
نے ف پہلے جبرئیل کی حدیث میں گذرا ہے کہ انھوں نے حضرت صلعم کو پانچوں نمازیں پڑھا کر کہا ہذا وقت الانبیاء من قبلک اس سے معلوم ہوتا ہے کہ
عشا اگلے انبیا کے وقت میں بھی پڑھتے تھے اور اس سے معلوم ہوا کہ یہ خاص اسی امت پر فرض ہوئی تطبیق ان دونوں حدیثوں میں محدثین نے یوں دی ہے
کہ عشا خاص اگلے رسول ہی پڑھتے تھے کہ یہ امت سے زیادہ اُنپر واجب تھی انکی امت پر واجب نہ تھی جیسے کہ نماز تہجد کی واجب تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر
نزدیک بعضوں کے اور نہیں واجب ہے ہم پر پس اس حدیث میں جو فرمایا کہ ہذا وقت الانبیاء من قبلک اس سے عشا کا واجب ہونا امتوں پر نہ نکلا بلکہ یہ نکلا کہ
انبیا پڑھتے تھے اور اُسمیں جو فرمایا کہ یہ نماز نہیں پڑھی کسی امت نے پہلے تمہارے اس سے انکار اگلے انبیا کے پڑھنے کا نہ نکلا بلکہ یہ نکلا کہ اور امتیں
نہ پڑھتی تھیں خاص یہی امت پڑھتی ہے پس دونوں حدیثوں میں تعارض نہ باقی رہا یا اس حدیث میں ساتھ لفظ ہذا کے اشارہ ہے طرف وقت اسفار کے
کہ اُسمیں شریک ہیں تمام انبیا اور امتیں انکی بخلاف اور وقتوں کے کذا قال الطیبی ع وَعَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيْرٍ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ
بِوَقْتِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهَا لِسُقُوْطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا میں خوب جانتا ہوں وقت اس نماز کا یعنی عشا پچھلی کا تھے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے اس نماز کو وقت ڈوبتے چاند تیسری تاریخ کے روایت کی یہ ابو داؤد اور دارمی نے ف تیسری شب کو
چاند قریب پانچویں حصہ رات کے غروب ہوتا ہے پس یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے تاخیر عشا پر اور اسکو عشا پچھلی اسلیے کہا کہ کبھی مغرب کو
بھی عشا کہتے ہیں پس بہ نسبت اسکے یہ عشا پچھلی ہے ح وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ وَلَيْسَ عِنْدَ النَّسَائِيِّ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ
اور روایت ہے رافع بن خدیج سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روشنی میں پڑھو نماز فجر کو پس تحقیق روشنی میں پڑھنا نماز کا باعث
بڑا ہے واسطے ثواب کے روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے اور نہیں نزدیک نسائی کے یہ لفظ فانہ اعظم للاجر ف ظاہر
عبارت اس حدیث کے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ نماز فجر شروع اسفار یعنی روشنی میں کرے ظاہر مذہب حنفی یہی ہے کہ شروع اور ختم دونوں اسفار میں

ہوں اور امام طحاوی کہ ائمہ مذہب ہمارے سے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ابتدا غلس یعنی تاریکی میں کرے اور ختم اسفار میں یعنی قرأت طویل پڑھے تا پڑھتے پڑھتے صبح روشن ہوجاوے کہا ہے علماء نے کہ یہ تاویل اولی اور احسن ہے کہ اس سے تطبیق حدیثوں میں ہوجاتی ہے اور ایک اور وجہ تطبیق کی حدیث سے کہ بیچ شرح السنۃ کے واقع ہے معلوم ہوتی ہے کہ باعتبار دو زمانہ کے ہے یعنی زمانہ جاڑے کے میں غلس میں نماز فجر کا پڑھنا بہتر ہے اور زمانہ گرمی کے میں اسفار کرنا بہتر ہے چنانچہ حدیث شرح السنۃ کی یہ ہے قال معاذ بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن فقال اذا کان فی الشتاء فغلس بالفجر واطل القراءۃ قدر ما تطیق الناس ولا تملہم واذا کان فی الصیف فاسفر بالفجر فان اللیل قصیر والناس نیام فامہلہم حتی ادرکوا یعنی الصلوٰۃ اور حد اسفار کی ہمارے علماء سے یہ منقول ہے کہ اتنا وقت ہو کہ قرأۃ مسنون کہ چالیس سے ساٹھ یا سو آیتوں تک ہے اسمیں ساتھ ترتیل کے پڑھ لے اور بعد فراغ نماز کے اگر طہارت میں خلل معلوم ہو تو ممکن ہو اعادہ وضو کا اور نماز کا اور طرح مذکور کے پہلے طلوع ہونے آفتاب کے ہو ع ح

الفصل الثالث

فصل تیسری عن رافع ابن خدیج قال کنا نصلی العصر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم ینحر الجزور فتقسم عشر قسم ثم تطبخ فناکل لحما نضیجا قبل مغیب الشمس متفق علیہ

اور روایت ہے رافع بن خدیج سے کہا تھے ہم نماز پڑھتے عصر کی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر ذبح کیا جاتا اونٹ پس تقسیم کیا جاتا دس حصے پھر پکایا جاتا پھر کھاتے ہم گوشت پکا ہوا پہلے چھپنے آفتاب کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عصر جلدی پڑھتے ہونگے بوقت پہونچنے سایہ کے ایک مثل کو یا تھوڑی دیر کے بعد جیسا کہ مذہب ائمہ ثلثہ اور صاحبین کا ہے اور ایک روایت امام اعظم صاحب سے بھی یہی ہے اور فتوی بھی بعضوں نے اسپر دیا ہے اور روایت مشہور امام اعظم صاحب سے یہ ہے کہ بعد دو مثل کے وقت ہوتا ہے انکی طرف سے تاویل اسکی یہ ہوسکتی ہے کہ شاید یہ گرمیوں کے موسم میں کرتے ہونگے کہ دن بڑا ہوتا ہے اور ابن ہمام نے شرح ہدایہ میں لکھا ہے کہ جب عصر پڑھے پہلے متغیر ہونے آفتاب کے تو باقی وقت میں غروب تک مثل اس عمل کے ہونا ممکن ہے جیسے ماہر پکانیوالوں کو امیروں کے ساتھ سفروں میں اس طرح عمل کرتے ہیں دیکھا ہوگا وہ اسکو بعید نہیں جانتے کا ح

وعن عبد اللہ بن عمر قال مکثنا ذات لیلۃ ننتظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ العشاء الآخرۃ فخرج الینا حین ذہب ثلث اللیل او بعدہ فلا ندری اشیء شغلہ فی اہلہ او غیر ذلک فقال حین خرج انکم لتنتظرون صلوٰۃ ما ینتظرہا اہل دین غیرکم ولولا ان یثقل علی امتی لصلیت بہم ہذہ الساعۃ ثم امر المؤذن فاقام الصلوٰۃ وصلی رواہ مسلم

اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا تھے ہم ایک رات انتظار کرتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطے نماز عشاء پچھلی کے پس نکلے حضرت طرف ہمارے اسوقت کہ گئی تہائی رات بلکہ بعد اسکے پس نہ جانا ہم نے کہ کچھ خبر تھی کہ مشغول کیا تھا انکو بیچ اہل انکے کے یعنی باز رکھا تھا موافق عادت کے سویرے نماز پڑھنے سے یا سوائے اسکے یعنی یا ذات شریف کو کچھ عذر پیش آیا تھا کہ انکے باز رکھا پس فرمایا جس وقت کہ نکلے تحقیق تم منتظر ہو نماز کے نہیں انتظار کرتا اسکا کوئی اہل دین میں سے سوائے تمہارے اور اگر نہ ہوتا گران امت میری پر البتہ نماز پڑھتا میں ساتھ انکے اسوقت یعنی لازم کرتا کہ اسی وقت پڑھا کریں پھر حکم کیا مؤذن کو پس تکبیر کہی نماز کی اور نماز پڑھی روایت کی یہ مسلم نے **ف** نہیں انتظار کرتا اسکا کوئی اہل دین میں سے سوائے تمہارے یعنی یہود و نصاری وغیرہما سوائے تمہارے کوئی انتظار اسکا نہیں کرتے ہیں اسلیے کہ نماز عشاء مخصوص اسی امت مرحومہ کی ہے پس جتنا انتظار زیادہ کرو گے ثواب زیادہ پاؤ گے

کہ وقت آرام کا ہی مشقت اسمین زیادہ ہوتی ہی اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ پڑھنا نماز عشا کا تہائی رات مین افضل ہی جیسے
مذہب امام اعظم رح کا ہی اور کبھی حضرتؐ اول وقت مین پڑھتے تھے جب کہ حاضر ہوتے تھے اکثر صحابہ جیسے کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ جو صحابہ
اول جمع ہوتے تھے اول نماز پڑھتے تھے اور جو دیر کر جمع ہوتے تھے دیر کر پڑھتے تھے امام احمد کا مذہب یہی ہی ؑ وَعَنْ
جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ نَحْوًا مِنْ صَلٰوتِكُمْ وَكَانَ يُؤَخِّرُ
الْعَتَمَةَ بَعْدَ صَلٰوتِكُمْ شَيْئًا وَكَانَ يُخِفُّ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم پڑھتے نمازین مانند یعنی قریب نمازون تمہاری کے یعنی رعایت اوقات مین نہ باقی صفات مین اور تھے تاخیر کرتے عشا کو
بعد نماز تمہاری کے کچھ اور تھے سبک پڑھتے نمازین روایت کی یہ مسلم نے ف جابر نے عشا کو عتمہ کہا باوجودیکہ منع آیا ہی اس سے
شاید کہ یہ پہلے پہونچنے نہی کے انکو کہا ہو یا اسلیے کہ یہ نام مشہور تھا لوگون مین اس سے اچھی طرح پہچان لینگے اور یہ حدیث صریح ہی اوپر
تاخیر عشا پر اور تھے سبک پڑھتے نماز کو یعنی چھوٹی سورتین پڑھتے کہا ابن حجر نے کہ یہ اس صورت مین تھا کہ امام ہوتے واسطے رعایت
ضعیفون کے قرأۃ سبک پڑھتے اور یہ بات باعتبار اکثر کے کہی ہی اسلیے کہ سورہ اعراف بھی مغرب کی دو رکعتون مین حضرت سے پڑھنی آئی ہی
کہتا ہون مین کہ یہ بھی لوگون پر سبک ہی تھی یعنی حضرتؐ کے ساتھ نماز مین ایسی کیفیت آتی تھی کہ طویل قرأۃ مین لوگون کو رنج نہین معلوم
ہوتا تھا بلکہ مارے شوق کے طالب یادتی کے رہتے تھے بخلاف اورون کی نماز کے کہ اسمین یہ بات ہونی مشکل ہی ؑ وَعَنْ اَبِي سَعِيْدٍ
قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعَتَمَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ حَتّٰى مَضٰى نَحْوٌ مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ فَقَالَ خُذُوا مَقَاعِدَكُمْ
فَاَخَذْنَا مَقَاعِدَنَا فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَاَخَذُوا مَضَاجِعَهُمْ وَاِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا فِي صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ وَلَوْلَا ضَعْفُ
الضَّعِيْفِ وَسَقَمُ السَّقِيْمِ لَاَخَّرْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا
نماز پڑھی ہمنے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز عشا کی یعنی ارادہ کیا ہمنے کہ جماعت سے نماز عشا کی پڑھین ہم حضرتؐ کے ساتھ پس تشریف لائے یہانتک کہ
گذری قریب آدھی رات کے فرمایا لازم پکڑے رہو جگہ بیٹھنے اپنے کی پس لازم پکڑے رہے ہم جگہ بیٹھنے اپنے کی یعنی اپنی جگہون سے متفرق نہوئے ہم پس
فرمایا تحقیق لوگ نماز پڑھ چکے ہین اور پکڑی انھون نے جگہ سونے اپنے کی اور تحقیق تم ہمیشہ ہو نماز مین جبتک کہ ہو منتظر نماز کے یعنی حکم اور ثواب
نماز ہی کا سا حاصل ہی اور اگر نہوتا ضعف ضعیف کا اور بیماری بیمار کی البتہ دیر کرتا مین اس نماز کو آدھی رات تک روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے
ف لوگ نماز پڑھ چکے ہین یعنی نماز شام کی پڑھ کر سو رہے جیسے کہ گذر چکا ہی کہ کوئی اہل دین مین سے انتظار نہین کرتے ہین نماز عشا کا اور ممکن ہی کہ
کہا جاوے یہ معنی ہین کہ اور محلّون کے لوگ کہ اس مسجد مین حاضر نہین ہین نماز عشا کی پڑھ کر سو رہے یہ معنی مناسب ہین ساتھ قول ما بعد کے وانکم لن تزالوا الخ
اور اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہی کہ تاخیر عشا کی آدھی رات تک روا ہی بلکہ مستحب ہی واسطے حاصل ہونے مشقت کے بیچ عبادت حق کے ؑ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ
قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ تَعْجِيْلًا لِلظُّهْرِ مِنْكُمْ وَاَنْتُمْ اَشَدُّ تَعْجِيْلًا لِلْعَصْرِ مِنْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی ام سلمہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت جلدی کرتے واسطے ظہر کے تم سے یعنی سوا گرمی کے اور تم بہت جلدی کرتے ہو واسطے نماز عصر کے
آنحضرتؐ سے روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے ف مقصود غیبت ولانا ہی اوپر التزام اتباع کے ہر جا اور یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہی اوپر مستحب ہونے
تاخیر عصر کے جیسے کہ مذہب ہمارا ہی ؑ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ الْحَرُّ اَبْرَدَ
بِالصَّلٰوةِ وَاِذَا كَانَ الْبَرْدُ عَجَّلَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی انس سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت

کہ ہوتی گرمی ٹھنڈے وقت نماز پڑھتے اور جسوقت کہ ہوتی سردی جلدی کرتے نماز کو روایت کی یہ نسائی نے ف حدیثین جابر سے جلدی پڑھنے
مین اور دیر کر کے پڑھنے مین وارد ہوئی ہین اس حدیث سے تعارض انکا دفع ہو جاتا ہے کہ سردی مین جلدی پڑھتے اور گرمی مین دیر کرتے **وعن**
عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا سَتَكُونُ عَلَيْكُمْ بَعْدِي اُمَرَاءُ
يَشْغَلُهُمْ اَشْيَاءُ عَنِ الصَّلٰوةِ لِوَقْتِهَا حَتّٰى يَذْهَبَ وَقْتُهَا فَصَلُّوا الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
اُصَلِّي مَعَهُمْ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عبادۃ بن الصامت سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ہونگے
تمپر پیچھے میرے سردار باز رکھینگی انکو چیزین یعنی خواہش نفسانیان وقت پر یعنی مستحب وقت پر نماز پڑھنے سے یہانتک کہ جاتا رہیگا وقت اسکا
یعنی وقت کراہت کا آجاویگا پس پڑھو نماز اپنے وقت پر یعنی اگرچہ تنہا ہو لیکن اسطرح کہ فساد نہ برپا ہو پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ
نماز پڑھون مین ساتھ انکے فرمایا کہ ہان یعنی تا زیادہ ثواب ملے اور فتنہ نہ اٹھے روایت کی یہ ابوداؤد نے **وعن** قَبِيْصَةَ بْنِ وَقَّاصٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ مِنْ بَعْدِي يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ فَهِيَ لَكُمْ وَهِيَ عَلَيْهِمْ
فَصَلُّوا مَعَهُمْ مَا صَلَّوُا الْقِبْلَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے قبیصہ بن وقاص سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہونگے
تمپر سردار پیچھے میرے تاخیر کرینگے نماز کو یعنی وقت مستحب سے پس وہ فائدہ ہے واسطے تمہارے اور وہ وبال ہے اُنپر پس نماز پڑھو ساتھ انکے جب تک کہ
نماز پڑھین وہ طرف قبلہ کے یعنی کعبہ کے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف پس وہ فائدہ ہے یعنی اگر پہلے انکے وقت پر تمنے نماز پڑھ لی اور پھر انکے ساتھ پڑھی
تو یہ تمہارے لیے نفل ہوئی ثواب زیادہ پاؤگے اور اگر پہلے نہ پڑھی انکے ساتھ ہی پڑھی تو بھی تمھین مضر نہین کیونکہ تمنے واسطے خوف فتنہ
اور دفع مفسدہ کے پڑھی اور وہ وبال ہے یعنی مضر ہے انکو کیونکہ قادر تھے اسپر کہ تاخیر نہ کرتے اور پھر باز رکھا انکو امور دنیا نے امر عقبیٰ سے
وعن عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُورٌ فَقَالَ اِنَّكَ اِمَامُ عَامَّةٍ وَنَزَلَ بِكَ
مَا تَرٰى وَيُصَلِّي لَنَا اِمَامُ فِتْنَةٍ وَنَتَحَرَّجُ فَقَالَ الصَّلٰوةُ اَحْسَنُ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ فَاِذَا اَحْسَنَ النَّاسُ فَاَحْسِنْ مَعَهُمْ
وَاِذَا اَسَاءُوْا فَاجْتَنِبْ اِسَاءَتَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عبید اللہ بن عدی بن خیار سے یہ کہ وہ داخل ہوا حضرت عثمان پر
اور وہ تھے گھرے ہوئے یعنی اپنے مکان مین جن ایام مین کہ شہید ہوئے پس کہا تحقیق تم امام ہو سب کے اور پہونچی ہے تمکو وہ چیز کہ دیکھتے ہو یعنی بلا و
حادثہ اور نماز پڑھاتا ہے ہمین امام فتنہ کا اور گناہ جانتے ہین ہم یعنی اسکے ساتھ نماز پڑھنی پس فرمایا نماز بہتر ہے اُس چیز کی کہ عمل کرتے ہین لوگ پس جسوقت
کہ نیکی کرین لوگ پس نیکی کر ساتھ انکے اور جب برائی کرین پس بچ برائی انکی سے روایت کی یہ بخاری نے ف امام فتنہ کا یعنی سردار باغیون اور فتنہ کا
کہ نام اسکا کنانہ بن بشر تھا اور حاصل اخیر حدیث کا یہ ہے کہ لوگون کے ساتھ نیکی مین شریک ہو نہ بدی مین اور یہ بات حضرت عثمانؓ سے بسبب نہایت
دینداری اور انصاف کے صادر ہوئی کہ ایسی حالت مین بھی انکی بھلائی کو اچھا کہا اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ نماز پڑھنی پیچھے ہر نیک و بد کے جائز ہے
کہ مذہب ہے اہل سنت اور جماعت کا **باب تتمہ فضائل الصلوٰۃ واوقاتھا** یہ باب ہے بیچ تتمہ فضائل نماز کے
اور اوقات اسکی کے **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
لَنْ يَلِجَ النَّارَ اَحَدٌ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عمارہ بن رویبہ سے کہا سنا مین نے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہرگز نہ داخل ہوگا آگ مین وہ شخص کہ نماز پڑھے پہلے نکلنے آفتاب کے اور پہلے چھپنے آفتاب کے یعنی نماز فجر اور عصر روایت کی
یہ مسلم نے ف یعنی جو کوئی ہمیشہ پڑھے یہ دونون نمازین وہ جزا مذکور پاوے ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہے اسپر کہ جو کوئی ان دونون نمازون پر مداومت کرے

ہرگز دوزخ مین نہین داخل ہونیکا نہ بسبب ترک اور نمازون کے اور نہ بسبب کبیرے اور گناہون کے ویکن جمہور علما کے نزدیک یہ بات ٹھہری
ہوئی ہی کہ نمازین صغیرہ گناہون کو دور کرتی ہین نہ کبیرہ کو پس طیبی نے اسکی یہ توجیہ بیان کی ہی کہ صبح کو آدمی آرام مین ہوتا ہی اور عصر کے وقت
تجارت مین مشغول ہوتا ہی پس جو کوئی باوجود ان موانع کے محافظت کرتا ہی ان دونون نمازون کی تو ظاہر حال اسکا مقتضی اسکا ہوتا ہی کہ اور عملون
مین بھی کمی زیادتی نہین کریگا جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی وَالصَّلٰوۃُ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ یعنی اور نماز باز رکھتی ہی بیحیائی اور بُری باتون سے
پس بخشش کیجاتی ہی اسکی اور آگ مین نہین داخل ہونیکا اور ظاہر یہ ہی کہ مراد مبالغہ ہی بیچ بیان کرنے فضیلت ان دو نمازون کے کہ
فضیلت انکی جگہ اس بات کی رکھتی ہی کہ محافظت کرنیوالا انکا ہرگز دوزخ مین نہ جاوے ولیکن اللہ تعالی جزا دیتا ہی بندون کو ہر عمل پر
باوجود اسکے بھی اگر چاہے تو بخشدے ان دونون نمازون کے پڑھنے والے کے جو گناہ کہ کیے ہون ؛ ع ح وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی
ابی موسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ پڑھین دو نمازین ٹھنڈے وقت کی داخل ہوگا بہشت مین یعنی صبح اور عصر
یا صبح اور عشا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَاقَبُوْنَ
فِيْكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ
رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَاَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور
روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آتے ہین بیچ تمہارے فرشتے رات کو اور فرشتے دنکو یعنی واسطے لیجانے اور لکھنے اعمال
بندون کے اور جمع ہوتے ہین نماز فجر مین اور نماز عصر مین پھر چڑھتے ہین وہ فرشتے کہ رہتے تھے بیچ تمہارے پس پوچھتا ہی ان سے رب انکا یعنی احوال
اور اعمال بندون کے اور حال یہ کہ وہ خوب جانتا ہی احوال بندون کا کسطرح چھوڑا تمنے میرے بندون کو پس کہتے ہین وہ چھوڑا ہمنے انکو اس حال مین کہ
وہ نماز پڑھتے تھے اور گئے ہم انکے پاس اس حال مین کہ وہ نماز پڑھتے تھے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جمع ہوتے ہین فرشتے یعنی صبح کی نماز
مین دونون جماعتین فرشتون کی جمع ہوتے ہین ایک تو وہ کہ رات کو رہے تھے تم مین اور ایک وہ کہ دن کے اعمال لکھنے کے لیے آتے ہین اسی طرح
عصر مین جمع ہوتے ہین وہ کہ دن کو رہتے تھے اور وہ کہ رات کے عمل لکھنے کے لیے آتے ہین پھر رات کے رہے ہوئے صبح کی نماز کے بعد جاتے ہین
اور دن کے عصر کے بعد پس جب جاتے ہین تو اللہ تعالی پوچھتا ہی باوجودیکہ اسکو سب کام کا علم خوب ہی لیکن پوچھتا ہی واسطے ظاہر کرنے فضیلت کے
اور فخر کے آگے ملائکہ کے کہ انھون نے طعن کیا تھا جب اللہ تعالی نے حضرت آدم کو پیدا کرنا چاہا کہ ایسون کو تو پیدا کرتا ہی کہ خونریزیان کرینگے اور فساد
کرینگے زمین مین اور اپنی تعریف کی تھی کہ ہم تیری تسبیح و تقدیس کرینگے اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہی لوگون کو کہ ان وقتون مین ہمیشہ عبادت
کیا کرین تا عمل انکے ساتھ بھلائی کے عرض ہوتے رہین ؛ ع وَعَنْ جُنْدُبٍ الْقَسْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ صَلّٰى صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَيْءٍ فَاِنَّهٗ مَنْ يَطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَيْءٍ يُدْرِكْهُ
ثُمَّ يَكُبُّهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ الْقُشَيْرِيِّ بَدَلَ الْقَسْرِيِّ اور روایت ہی جندب قسری سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نماز پڑھے صبح کی پس وہ بیچ ذمہ اللہ کے ہی یعنی عہد اور امان اسکی کے ہی دنیا اور آخرت مین پس طلب
یعنی نہ مواخذہ کرے تمسے اللہ واسطے ذمہ اپنے کے ساتھ کسی چیز کے پس وہ جسکو کہ طلب کرے واسطے ذمہ اپنے کے ساتھ کسی چیز کے پاویگا اسکو پھر ڈالیگا اسکو
اوپر منھہ اسکے کے دوزخ کی آگ مین روایت کی یہ مسلم نے اور بیچ بعضے نسخہ مصابیح کے قشیری لکہی بدلے قسری کے ف یعنی جسنے پڑھی نماز صبح کی

پس وہ اللہ تعالیٰ کے عہد و امان میں ہے پس مسلمانوں کو چاہیے کہ اُس سے بدسلوکی نہ کریں نہ اسکو قتل کریں نہ اُسکا مال چھینیں نہ اسکی غیبت کریں نہ اُسکی بے آبروئی کریں اگر اُس سے کسی نے بدسلوکی کی پس اُسنے اللہ تعالیٰ کے عہد میں خلل کیا پس اللہ تعالیٰ اس سے مواخذہ کریگا اور جس سے اللہ تعالیٰ نے مواخذہ کیا اُسکو کچھ نجات نہیں یا مراد ذمہ سے نماز ہے کہ وہ موجب امان کی ہے یعنی نہ چھوڑو نماز صبح کی پس ٹوٹ جاویگا بسبب اُسکے عہد وہ جو درمیان تمہارے اور درمیان رب تمہارے کے ہے پس مواخذہ کریگا بسبب اُسکے تمسے ۹ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ یَجِدُوْا اِلَّا اَنْ یَّسْتَهِمُوْا عَلَیْهِ لَاسْتَهَمُوْا وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی التَّهْجِیْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَیْهِ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جانیں آدمی کہ کیا کچھ ثواب ہے اذان دینے میں اور کھڑے ہونے صف پہلی میں پھر نہ پاویں کوئی وجہ ترجیح اور زیادتی کی مگر یہ کہ قرعہ ڈالیں اُسپر البتہ قرعہ ڈالیں یعنی فضیلت اذان اور صف اول کی ایسی ہے کہ اگر نزاع کریں آپسمیں اذان دینے پر اور صف اول کے کھڑے ہونے پر اور قرعہ ڈالیں تو جسکے نام پر پڑے تو بجا ہے اور اگر جانیں کہ کیا کچھ ثواب ہے بیچ سویرے جانے کے واسطے نماز ظہر کے البتہ جلدی کریں طرف اُسکے اور اگر جانیں کہ کیا کچھ ثواب ہے بیچ نماز عشا کے اور صبح کے البتہ آویں اُن نمازوں میں اگرچہ چلیں اپنے سُرین پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** معنی تہجیر کے اگر یہ لیں گے جو کہ مذکور ہوے تو یہ فضیلت سوا گرمی کے ہوگی کیونکہ اسمیں ظہر ٹھنڈے وقت پڑھنی مستحب ہے یا معنی تہجیر کے ہیں جلدی کرنا طرف طاعت کے اور بعضوں نے تہجیر کے یہ معنی کہے ہیں کہ جمعہ کے لیے دوپہر کو جانا اور اگرچہ چلیں سُرین پر یعنی اگر قوت پانوں کے چلنے کی نہ رکھیں اسطرح آویں کہ جسطرح ضعیف چلتے ہیں ۱۰ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ صَلٰوةٌ اَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِیْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِیْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے انھیں ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی نماز زیادہ بھاری منافقوں پر فجر اور عشا سے اور اگر جانیں اس چیز کو کہ بیچ اُنکے ہے ثواب البتہ آویں ان نمازوں میں اگرچہ چلیں سُرین پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** منافقوں کے مزاج میں کسل عبادت سے بہت ہوتا ہے اور نماز جو پڑھتے ہیں دکھانے سُنانے کے لیے پڑھتے ہیں اور یہ دونوں وقت جو ہیں استراحت اور لذت نیند اور سردی کے ہیں اور اندھیرا بھی ہوتا ہے کہ کوئی کسی کو کم پہچانتا ہے پس اسلیے اُن پر یہ نمازیں بہت بھاری ہیں اور اسمیں اشارہ ہے اسپر کہ مومن مخلص کو بچنا چاہیے اس خصلت سے تا مشابہت اُنکے ساتھ نہوے ۱۱ع **وَعَنْ عُثْمَانَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِیْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّیْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِیْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا صَلَّى اللَّیْلَ كُلَّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے حضرت عثمان رض سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے نماز عشا کی جماعت میں پس گویا کہ قیام کیا آدھی رات اور جسنے نماز پڑھی صبح کی جماعت میں پس گویا کہ نماز پڑھی تمام رات روایت کی یہ مسلم نے **ف** پس ثواب نماز صبح کا زیادہ ہے ثواب عشا سے کہ یہ بیچ حکم نماز پڑھنے تمام رات کے ہے یا مراد یہ ہے کہ نماز عشا کی ادا کرنے سے ثواب قیام آدھی رات کا پایا اور نماز فجر کی کہ ادا کی باقی آدھی کا ثواب پایا دونوں کے پڑھنے سے ثواب تمام رات کا ملا ۱۲ع **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰى اِسْمِ صَلٰوتِكُمُ الْمَغْرِبِ قَالَ وَیَقُوْلُ الْاَعْرَابُ هِیَ الْعِشَاءُ وَقَالَ لَا یَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰى اِسْمِ صَلٰوتِكُمُ الْعِشَاءِ فَاِنَّهَا فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ الْعِشَاءُ فَاِنَّهَا تُعْتِمُ بِحِلَابِ الْاِبِلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ غالب آویں

تم پر گنوار اوپر نام لینے نماز تمھاری کے مغرب کہ اور وہ کہتے تھے گنوار کہ یہ عشا ہے اور فرمایا حضرت نے کہ نہ غالب آویں تم پر گنوار اوپر نام لینے نماز تمھاری کے عشا پس تحقیق وہ اللہ کی کتاب میں عشا ہے یعنی اس آیت میں ومن بعد صلوۃ العشاء نام اسکا عشا فرمایا ہے پس تحقیق وہ گنوار تاخیر کرتے تھے بسبب دودھ دوہنے اونٹوں کے روایت کی یہ مسلم نے ف مراد گنواروں سے گنوار جاہلیت کے ہیں کہ وہ نماز مغرب کو عشا کہتے تھے اور عشا کو عتمہ پس حضرت نے منع فرمایا کہ تم یہ نام نہ لیا کرو کہ اسمیں غلبہ انکا لازم آتا ہے کیونکہ جب آپ نے انکا نام رکھا ہوا لینے لگے تو گویا وہ غالب ہیں کہ تمنے انکی بولی اپنے میں جاری کی وہ نام لو کہ کتاب و سنت میں واقع ہوئے ہیں یعنی مغرب و عشا پس ظاہر نہی اعراب کو ہے ساتھ غلبہ کرنے کے ولیکن حقیقت میں نہی مسلمانوں کو ہے موافقت انکی سے تا غلبہ انکا لازم نہ آوے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زبان موافق اصطلاح شرع کے درست کرنی چاہیے اور جو باتیں کہ کفار اور فجار کی زبان پر جاری ہوں انسے پرہیز کرنا چاہیے اور نہی اور علت نہی کی حضرت نے بیان فرما کر اشارہ فرمایا اوپر وجہ نام رکھنے عشا کے عتمہ ساتھ قول اپنے کے فانہا تعتم بحلاب الابل لفظ تعتم صحیح تر روایت میں ساتھ صیغہ معروف کے ہے اور عتمہ کہتے ہیں تاریکی کو یعنی وہ اعراب تاریکی میں پڑھتے تھے عشا کو بسبب دودھ دوہنے اونٹوں کے کہ بعد چھپنے شفق کے دوہنا شروع کرتے تھے بعد اسکے پڑھتے تھے اور ایک روایت میں لفظ تعتم ساتھ صیغہ مجہول کے ہے یعنی نماز عشا کی تاریکی میں پڑھی جاتی تھی بسبب دودھ دوہنے اونٹوں کے پس عتمہ نام اوس وقت تاریک کا مشہور تھا عرب میں جب نوبت اسلام کی پہونچی اور نماز اسوقت میں شروع ہوئی اعراب نماز عشا کو صلوۃ العتمہ کہنے لگے پس نہی کی گئی اس سے اور مکروہ ہوا یہ نام واسطے مشابہت کے ساتھ اہل جاہلیت کے اور جنہی حدیثوں میں جو لفظ عتمہ کا آیا ہے وہ پہلے نہی کے کہا ہوگا *ع ع

وعن علیؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم الخندق حبسونا عن صلوۃ الوسطی صلوۃ العصر ملأ اللہ بیوتھم وقبورھم نارا متفق علیہ اور روایت ہے علی رضؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن خندق کے کہ باز رکھا کافروں نے ہمکو نماز بیچ کی سے کہ نماز عصر کی ہے بھرے اللہ تعالی انکے گھروں کو اور قبروں کو آگ سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف دن خندق سے کہ اسکو یوم الاحزاب بھی کہتے ہیں اس غزوہ کو خندق اس لیے کہتے ہیں کہ گرد مدینہ کے خندق کھودی تھی سلمان فارسی کے مشورے سے اور حضرتؐ خود بھی اسکے کھودنے میں شریک ہوتے تھے اور بڑے بڑے رنج اسمیں اٹھائے شدت بھوک کی اور سردی اور محنت کھودنے کی اور یہ غزوہ سنہ چار یا سنہ پانچ میں ہوا ہے اسمیں بسبب شدت اور تیر اندازی کے چار نمازیں حضرت کی فوت ہوئیں کہ ایک انمیں کی عصر بھی تھی حضرتؐ نے واسطے اظہار زیادتی فضیلت اسکی کے فرمایا حبسونا آخر تک مطلب اس بد دعا کا یہ ہے کہ عذاب دنیا اور آخرت کے میں وہ گرفتار رہیں اور حضرتؐ کو جنگ احد میں کفار سے کتنے ہی رنج پہونچے اور بد دعا نہ کی اور یہاں کی سبب اسکا یہ ہے کہ یہاں حق اللہ کا فوت ہوا کہ نماز ہے اور وہاں حضرتؐ کے نفس پاک کا حق تھا نہ چاہا کہ اپنی نفس کے لیے بد دعا کریں اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوۃ وسطے نماز عصر کی ہے اور قول اکثر علما کا صحابہ اور تابعین سے اور قول ابوحنیفہ کا اور احمد کا اور سوا انکے کا یہی ہے پس قرآن شریف میں جو آیا ہے حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی فقط وسطی کے معنی عصر ہی کے لیں گے اور اکثر اختلاف صحابہ اور تابعین کا بیچ انمیں اس آیۃ کے کہ واقع ہوا ہے چنانچہ فصل آئندہ میں ہوے گا پہلے سننے اس حدیث کی ہوویگا اپنے اجتہاد سے کرتے ہوونگے بعد صحت حدیث کے متعین ہوا کہ مراد نماز عصر کی ہے واللہ اعلم *ع ع

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ابن مسعود وسمرۃ بن جندب قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الوسطی صلوۃ العصر رواہ الترمذی روایت ہے ابن مسعود اور سمرہ بن جندب سے کہا دونوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز وسطی یعنی جو کہ کلام اللہ میں مذکور ہے نماز عصر کی ہے روایت کی یہ ترمذی نے ف کیونکہ درمیان میں پڑی ہے دو نمازوں دن کی کے اور دو نمازوں رات کی کے *ع ع

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا قَالَ تَشْهَدُهٗ مَلٰئِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلٰئِكَةُ النَّهَارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے تحقیق قران فجر کا ہی حاضر کیا گیا فرمایا حاضر ہوتے ہین اسمین فرشتے رات کے اور فرشتے دن کے روایت کی یہ ترمذی نے **ف** قران یعنی قراۃ تو قران فجر سے مراد نماز فجر کی ہی اسکو قران اس لیئے کہا کہ قراۃ ایک رکن اسکا ہی جیسے کہ رکوع یا سجدہ بعضے جا نماز کو کہا ہی لیس تو بایا کہ اسمین مشہود سے یہ مراد ہی کہ فرشتے اعمال لکھنے والے دن کے اور رات کے اسمین جمع ہوتے ہین چنانچہ اسی باب مین تفصیل سے بیان اسکا ہو چکا ہی ع

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَعَائِشَةَ قَالَا الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الظُّهْرِ رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ زَيْدٍ وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْهُمَا تَعْلِيْقًا روایت ہی زید بن ثابت اور عائشہ سے کہا ان دونون نے نماز وسطی یعنی نماز بیچ کی نماز ظہر کی ہی روایت کی یہ مالک نے زید سے اور ترمذی نے دونون سے یعنی زید اور عائشہ سے بطریق تعلیق کے یعنی ساتھ حذف سند کے **ف** اسلیے کہ بیچ مین واقع ہوئی ہی دونون طرفون دن کے ع وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّيْ صَلٰوةً اَشَدَّ عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا فَنَزَلَتْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقَالَ اِنَّ قَبْلَهَا صَلٰوتَيْنِ وَبَعْدَهَا صَلٰوتَيْنِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی زید بن ثابت سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے نماز ظہر کی سویرے اور نہ تھے کہ پڑھین کوئی نماز کہ بہت سخت ہو ظہر سے اوپر اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیس اتری یہ آیت محافظت کرو سب نمازون پر اور نماز بیچ والی پر اور کہا زید بن ثابت نے تحقیق پہلے اس سے دو نمازین ہین اور پیچھے اس سے دو نمازین ہین روایت کی یہ احمد اور ابو داود نے **ف** غرض راوی کے اس قول سے یہ ہی کہ صلوۃ وسطی سے مراد ظہر ہی لیس ظاہر یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ بات زید بن ثابت نے اپنے اجتہاد سے نکالی لیس معارض نص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نص کے نہین ہو سکتی کہ حضرت نے فرمایا صلوۃ وسطی عصر ہی ع وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهٗ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَا يَقُوْلَانِ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الصُّبْحِ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّأِ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ تَعْلِيْقًا اور روایت ہی مالک سے پہونچی انکو یہ کہ حضرت علی بیٹے ابو طالب کے اور عبد اللہ بن عباس تھے دونون فرماتے کہ نماز وسطی نماز صبح کی ہی روایت کی یہ موطا مین اور روایت کی ترمذی نے ابن عباس اور ابن عمر سے بطریق تعلیق کے **ف** یہ بھی اجتہاد ہی ان دونون صاحبون کا نص مذکور حضرت کی انکو نہ پہونچی ہوگی بطریق احتمال کے یہ کہا ہی اور مذہب امام مالک اور امام شافعی کا بھی یہی ہی اور نووی شافعی نے کہا کہ حدیثین صحیح وارد ہین اسمین کہ صلوۃ وسطی نماز عصر کی ہی اور ماوردی نے کہ ائمہ شافعیہ کے سے ہی کہا کہ شافعی نے تصریح کی ہی کہ وہ نماز صبح کی ہی ولیکن اس لیئے کہ حدیثون صحیحہ سے ثابت ہوا ہی کہ وہ نماز عصر کی ہی مذہب شافعی بھی یہی ہوگا بموجب اس وصیت کے کہ اگر ایک حدیث صحیح پاؤ کہ مین نے برخلاف اسکے حکم کیا ہو جانو کہ مذہب میرا وہی ہی کہ حدیث ساتھ اسکے وارد ہوئی اور مارو مذہب میرا دیوار پر ع ع ع وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ غَدَا اِلٰى صَلٰوةِ الصُّبْحِ غَدَا بِرَايَةِ الْاِيْمَانِ وَمَنْ غَدَا اِلَى السُّوْقِ غَدَا بِرَايَةِ اِبْلِيْسَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی سلمان سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ جو شخص کہ جاوے صبح کو طرف نماز صبح کے لیجاتا ہی نشان ایمان کا اور جو شخص کہ جاوے طرف بازار کے صبح کو لیجاتا ہی نشان شیطان کا روایت کی یہ ابن ماجہ نے **ف** کہا طیبی نے یہ تمثیل ہی واسطے بیان کرنے لشکر اللہ تعالی کے اور لشکر شیطان کے کہ جو کوئی صبح کو طرف مسجد کے جاتا ہی گویا کہ اسنے نشان ایمان کا اٹھایا اور واسطے

جنگ شیطان سے اور لشکر اُسکے کے جیسے کہ غازی نشان لیکر چلتے ہین پس یہ اللہ کے لشکر سے ہی اور جو کوئی صبح کو بازار مین جاتا ہی وہ
لشکر شیطان کے سے ہی اُسکا نیزہ اُٹھایا اور شوکت اُسکی بڑھائی اور وہ بیچ سُست کرنے دین اپنے کے ہی پس یہ اُسکے حق مین ہی کہ
جو کوئی صبح کو بغیر نماز اور وظائف پڑھے بازار مین چلا جاوے اور اگر بعد نماز و وظائف کے جاوے ساتھ قصد طلب کرنے رزق حلال کے اور وجہ
معیشت عیال کے وہ اُسمین نہین داخل ہی بلکہ اللہ ہی کے لشکر مین سے ہی ع

باب الاذان

باب ہی بیچ بیان اذان کے

ف اذان لغت مین بمعنی خبر کرنے کے ہی اور شرع مین کہتے ہین خبر کرنے کو ساتھ آنے وقت نماز کے ساتھ الفاظ مخصوصہ کے اوقات مخصوصہ مین
پس نکل گئی اس سے وہ اذان کہ سنت کی گئی ہی واسطے غیر نماز کے جیسے کہ اذان جو لڑکے کے داہنے کان مین دیجاتی ہی اور تکبیر بائین کان مین اور
ایسی ہی جو اذان کہ سنت ہی نزدیک غم پہونچنے کے اور بد خلقی کے چنانچہ دیلمی نے روایت کی ہی حضرت علی رضہ سے کہ کہا انھون نے دیکھا مجکو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غمگین پس فرمایا ای ابن ابی طالب مین تجھے دیکھتا ہون غمگین پس حکم کر بعض اہل اپنے کو کہ اذان دیوے تیرے کان مین پس
تحقیق وہ دفع کریگی غم کو فرمایا حضرت علی نے پس آزمایا مین نے اسکو پس پایا مین نے اُسکو ایسا ہی اور کہا ہر راوی اسکا نے حضرت علی رضہ تک کہ
تحقیق مین نے آزمایا اسکو پس پایا اسکو ایسا ہی اور روایت کی دیلمی نے حضرت علی رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکا کہ بد ہووے خلق
انسان ہووے یا جانور ہووے پس اذان دو اُسکے کان مین انتہی اور اذان دینی سنت ہی واسطے فرائض کے اور روایت ہی حضرت علی رضہ سے
کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معراج کو تشریف لے گئے اور سراپردہ عزت تک پہونچے کہ محل خاص کبریائی حق کا تھا ایک فرشتہ وہان سے نکلا آنحضرت صلعم
نے حضرت جبرئیل سے پوچھا کہ یہ فرشتہ کون ہی جبرئیل نے کہا سوگند ہی اُس خدا کی کہ تجکو ساتھ حق کے بھیجا نزدیک ترین خلق کا ساتھ درگاہ عزت
کے مین ہون اور مین نے نہین دیکھا اس فرشتہ کو جبسے پیدا کیا گیا ہون مین سوا اس ساعت کے پس کہا اُس فرشتہ نے اللہ اکبر اللہ اکبر
پردے کے پیچھے سے آواز آئی کہ رب نے کہا بندے میرے نے انا اکبر انا اکبر یعنی مین بہت بڑا ہون بعد اُسکے ذکر کیے اُسنے باقی کلمات اذان کے
غرض اس روایت کے نقل کرنے سے یہ ہی کہ اذان حضرت صلعم نے شب معراج مین سُنی چنانچہ علما نے لکھا ہی کہ تحقیق اسکی یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے کلمات اذان کے شب معراج مین سُنے لیکن حکم نہوا کہ ان کلمات کو اذان مین نماز کے لیے کہین چنانچہ آنحضرت صلعم مکہ مین بغیر اذان کے نماز ادا
کرتے رہے یہانتک کہ مدینہ مین تشریف لائے اور اس بات مین صحابہ سے مشورہ کیا اور بعضے صحابیون نے اذان خواب مین سنی یہ وحی آئی کہ وہ کلمات
کہ آسمان پر سنے تھے زمین پر سنت اذان کی ہووین واللہ اعلم ع ع ح

الفصل الاول فصل پہلی

عَنْ أَنَسٍ قَالَ ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوسَ فَذَكَرُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى فَأُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَأَنْ يُوتِرَ الْإِقَامَةَ
قَالَ إِسْمٰعِيلُ فَذَكَرْتُهُ لِأَيُّوبَ فَقَالَ إِلَّا الْإِقَامَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی انس سے کہا ذکر کیا صحابہ نے واسطے معلوم کروانے
وقت نماز کے آگ کا اور ناقوس کا پس ذکر کیا یہود اور نصاریٰ کا پس حکم کیے گئے بلال یعنی حضرت صلعم نے انکو حکم کیا یہ کہ جفت کہین کلمہ اذان کے یعنی اول اذان
مین چار دفعہ اللہ اکبر کہین اور باقی کلمات دو دو بار سوا کلمہ آخر کے یعنی لا الہ الا اللہ کہ وہ ایکبار ہی اور ایک ایکبار کہین کلمہ تکبیر کے یعنی سوا
اللہ اکبر کے اول مین اور آخر مین کہ وہ دو دو بار ہین کہا اسمعیل نے کہ راوی ہین اس حدیث کے سی ہی اور شیخ ہی بخاری اور مسلم کا پس ذکر کیا مین نے
اسکو واسطے ایوب کے کہ وہ بھی راوی اس حدیث کا ہی دیکھا تھا اُسنے انس کو پس کہا مگر لفظ قد قامت الصلوٰۃ کا یعنی سوا اول اور آخر کے
تکبیرون کے اور کلمات تکبیر کے ایک ایکبار کہتے مگر قد قامت الصلوٰۃ دو بار کہتے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جب آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے اور مسجد بنائی تو مشورہ کیا صحابہ سے کہ کوئی چیز نشانی وقت نماز کے لیے مقرر کرنی چاہیے تا ہماست

لوگ خبردار ہوکر نماز کے لیے حاضر ہووین پس بعضون نے کہا کہ آگ روشن کرنی چاہیئے ایک جگہ بلند مین تا اُسکو لوگ دیکھکر جمع ہووین یا ناقوس بجانا
چاہیئے تا اُسکی آواز سنکر مسجد مین حاضر ہووین پھر اورون نے کہا کہ آگ جلانی واسطے اعلام وقت نماز کے عادت یہود کی ہے اور ناقوس عادت نصاریٰ
کی اور اُنکے ساتھ مشابہت کرنی خوب نہین پس متفرق ہوے لوگ بغیر اتفاق کے اوپر کسی چیز کے پس فکرمند ہوئے عبد اللہ بن زید بسبب فکرمند ہونے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر سو رہے پس دیکھا ایک شخص کو خواب مین کہ اذان دیتا ہے نماز کے لیے اللہ اکبر اللہ اکبر آخر تک پس انھون نے یہ
حضرت سے عرض کیا فرمایا کہ یہ خواب حق ہے اُٹھ ساتھ بلال کے پس فرمان دو دونون اس لیے کہ آواز بلال کی بلند ہے تجھسے پس جب ان دونون نے اذان دی
اور سُنا حضرت عمر رضہ نے حاضر ہوے حضرت کے پاس اور عرض کیا کہ قسم ہے اُس ذات کی کہ بھیجا تمکو ساتھ حق کے نبی کر کر البتہ تحقیق دیکھا مین نے مثل اسکے
جیسے کہ عرض کیا عبد اللہ نے پس فرمایا حضرت نے فللہ الحمد منقول ہے کہ اُس رات مین گیارہ صحابیون نے اذان کو خواب مین دیکھا اور ناقوس
کہتے ہین اُسکو کہ ایک بڑی لکڑی کو چھوٹی لکڑی پر مارتے ہین تا کہ آواز کرے اور مشہور یہ ہے کہ یہود سینگ بجایا کرتے تھے اور آگ جلانی نہین ذکر کی گئی ہے
مگر بیچ حدیث انس رضہ کے پس شاید وہ دو فریق ہوویگے ایک فریق آگ جلاتے ہونگے اور ایک فریق سینگ بجاتے ہونگے اور یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ کلمات اذان
کے جفت کیے جاوین اور کلمات تکبیر کے طاق اور یہی مذہب ہے اکثر اہل علم کا صحابہ اور تابعین سے اور مذہب زہری اور مالک اور شافعی اور اوزاعی اور اسحق اور احمد
رحمہم اللہ کا اور مذہب امام اعظم اور توابع انکے کا یہ ہے کہ کلمات اذان اور تکبیر کے دونون کے جفت ہین دلیل انکی آگے مذکور ہوویگی + ع ح

وعن ابی محذورۃ قال القی علیّ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم التاذین ھو بنفسہ فقال قل
اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ اشھد
ان لا الہ الا اللّٰہ اشھد ان محمدا رسول اللّٰہ اشھد ان محمدا رسول اللّٰہ ثم تعود فتقول اشھد ان
لا الہ الا اللّٰہ اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ اشھد ان محمدا رسول اللّٰہ اشھد ان محمدا رسول اللّٰہ
حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر لا الہ الا اللّٰہ رواہ مسلم

اور روایت ہے ابی محذورہ سے کہا سکھلائی مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کہنی ساتھ ذات اپنی کے یعنی بغیر واسطے کسی کے پس فرمایا کہ اللہ
بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے گواہ ہون مین یعنی جانتا ہون اور بیان کرتا ہون یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ گواہ
ہون مین اسکا کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ گواہ ہون مین اسکا کہ محمد رسول اللہ کے ہین گواہ ہون مین اسکا کہ محمد رسول اللہ کے ہین پھر دوبارہ کہ
گواہ ہون مین اسکا کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ گواہ ہون مین اسکا کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ گواہ ہون مین اسکا کہ محمد رسول خدا کے ہین گواہ ہون مین اسکا کہ محمد
رسول خدا کے ہین آؤ تم نماز پر آؤ تم نماز پر آؤ تم مراد ملنے پر آؤ تم مراد ملنے پر اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے نہین کوئی معبود مگر اللہ روایت کی یہ مسلم نے ف معنی اللہ اکبر کے
یہ ہین کہ وہ بڑا ہے اس سے کہ پہچانے کوئی کنہ کبریا اور عظمت اُسکی کو یا بڑا ہے اس سے کہ نسبت کیجاوین طرف اُسکے وہ چیزین کہ نہین لائق ہین بزرگی اُسکی کے یا بڑا ہے
ہر چیز سے اور رے اللہ اکبر کی ساکن ہے اذان اور نماز مین اور یہ کلمہ پہلے یار چار دفعہ کہا جاتا ہے اذان مین نزدیک ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد اور جمہور علما کے اور
امام مالک کے نزدیک دوبار اور اس کلمہ کو چار بار جو کہتے ہین اشارہ ہے اسپر کہ یہ حکم جاری ہے چارون طرف اور سرایت کرنے والا ہے بیچ پاک کرنے خواہشون نفس کے
جو کہ مرکب ہے اربع عناصر سے اور معنی حی علی الفلاح کے یہ ہین آؤ تم طرف خلاصی کے ہر مکروہ سے اور آؤ طرف ملنے ہر مراد کے اور بعضون نے کہا ہے کہ فلاح کے
معنی بقا کے ہین یعنی دوڑو طرف اُس چیز کے کہ سبب خلاصی کی ہے عذاب سے اور سبب ہے ثواب ملنے کی اور سبب ہے بقا کی آخرت مین کہ وہ چیز نماز ہے
اور شہادتین کے دوبار کہنے کو ترجیع کہتے ہین یہ سنت ہے اذان مین نزدیک شافعی کے اور مالک کے اور ترجیع مین دوبار شہادتین کو پست آواز سے کہتے ہین اور پھر دوبارہ بلند

بلند آواز سے سنا انکی بھی حدیث ہے اور علماء حنفیہ کہتے ہیں کہ یہ تکرار واسطے تعلیم ابی محذورہ کے تھی نہ واسطے تشریع کے پہلی بار آہستہ شہادتین کہی حضرت صلعم نے فرمایا کہ پھر کہو اور بلند آواز سے کہو اور ایک حدیث جو ابو محذورہ نے روایت کی ہے اسمیں ترجیع نہیں ہے اور حدیث عبداللہ بن زید کی کہ اصل ہے اس باب میں اسمیں بھی ترجیع نہیں اور یہی اذان بلال کی کہ سردار موذنوں کے ہیں اسمیں بھی ترجیع نہیں اور اذان ابن ام مکتوم میں کہ وہ مسجد شریف میں اذان کہتے تھے اور اذان سعد قرظی میں کہ مسجد قبا کے موذن تھے انمیں بھی ترجیع نہیں مذکور اور اذان ابی محذورہ کا ایک قصہ ہے اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ تکرار شہادتین کی تعلیم کے لیے تھی وہ قصہ شرح عربی شیخ عبدالحق کی میں مذکور ہے ۱۲ ع ح

الفصل الثانی

فصل دوسری عن ابن عمر قال كان الاذان على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم مرتين مرتين والاقامة مرة مرة غير انه كان يقول قد قامت الصلوٰة قد قامت الصلوٰة رواه ابو داود والنسائي والدارمي

روایت ہے ابن عمر سے کہا تھے کلمات اذان کے بیچ زمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دو دو بار اور کلمات تکبیر کے ایک ایک بار سوا اسکے کہ کہتا تھا موذن قد قامت الصلوٰۃ دو بار یعنی کھڑی ہوئی نماز روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نے ف یہ جو کہا کہ کلمات اذان کے حضرت کے زمانے میں دو دو بار تھے تو مراد یہ ہے کہ اللہ اکبر اول میں چار بار اور لا الہ الا اللہ اخیر میں ایکبار اور باقی کلمات دو دو بار اور سوا اسکے کہ کہتا موذن قد قامت الصلوٰۃ دو بار الخ تھا تکبیر بھی مستثنی کرتے کہ وہ بھی اول اور اخیر میں مکرر ہے بلا خلاف ۱۲ ع وعن ابي محذورة ان النبي صلى الله عليه وسلم علمه الاذان تسع عشرة كلمة والاقامة سبع عشرة كلمة رواه احمد والترمذي وابو داود والنسائي والدارمي وابن ماجة

اور روایت ہے ابی محذورہ سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھلائی انکو اذان انیس کلمے اور تکبیر سترہ کلمے روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے ف اذان کے پندرہ کلمے ہوتے ہیں بموجب مذہب حنفی کے اور یہاں انیس مذکور ہوئے تو یہ ترجیع سمیت ہوتے ہیں جیسے کہ مذہب شافعی میں ہے اور ہمارے نزدیک محمول تعلیم پر ہے جیسے کہ اوپر ہو چکا ہے بیان اسکا اور تکبیر کے سترہ کلمے کہے کیونکہ اسمیں سے چار کلمہ ترجیع کے دور ہوتے اور دو کلمہ قد قامت الصلوٰۃ کے زیادہ ہوئے تو سترہ ہوئے پس اذان اس حدیث کی موافق مذہب شافعی کے ہے اور تکبیر بموجب مذہب حنفی کے دلیل حنفیوں کی تکبیر کہنے میں یہی حدیث ہے اور پہلی حدیث کہ اسمیں کلمے تکبیر کے گیارہ مذکور ہوئے ہیں جیسے کہ مذہب شافعی میں ہے اگر صحیح ہو تو منسوخ ہے ساتھ اسکے واللہ اعلم ۱۲

وعنه قال قلت يا رسول الله علمني سنة الاذان قال فمسح مقدم راسه قال تقول الله اكبر الله اكبر الله اكبر الله اكبر ترفع بها صوتك ثم تقول اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله تخفض بها صوتك ثم ترفع صوتك بالشهادة اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله حي على الصلوٰة حي على الصلوٰة حي على الفلاح حي على الفلاح فان كان صلوٰة الصبح قلت الصلوٰة خير من النوم الصلوٰة خير من النوم الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله رواه ابو داود

اور روایت ہے اسی ابی محذورہ سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ سکھلاؤ مجکو طریقہ اذان کا کہا راوی نے پس ہاتھ پھیرا اگلے جانب سر انکے پر فرمایا کہ کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر بلند کر تو ساتھ انکے آواز اپنی پھر کہہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ پست کر تو ساتھ انکے آواز اپنی کو پھر بلند کر آواز اپنی کو ساتھ کلمات شہادت کے یعنی یوں کہہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ آؤ نماز پڑھنے پر آؤ نماز پڑھنے پر آؤ رستگاری پر آؤ رستگاری پر پس اگر ہو وقت نماز صبح کا کہہ نماز بہتر ہے نیند سے نماز بہتر ہے نیند سے اللہ بڑا ہے اللہ بڑا ہے نہیں

کوئی معبود سوائے اللہ کے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** سر انکے پر یعنی حضرت صلعم نے ابو محذورہ کے سر پر ہاتھ پھیرتا دست مبارک کی برکت اُسکے دماغ کو پہونچے اور یاد رکھے دین کی باتیں چنانچہ ایک نسخہ صحیح میں ہے مسح راسی پس وہ موید ہے اس تقریر کی یا حضرت نے اتفاقاً اپنے سر مبارک پر ہاتھ پھیرا راوی نے تمام قصہ بیان کرنے میں وہ بھی بیان کر دیا اور پہلے جو ترجیع کے مقدمہ میں تاویل کی گئی ہے کہ تکرار شہادتین کی تعلیم کے لیے تھی وہ ظاہر ہیں منافی اس حدیث کے معلوم ہوتی ہے پس اولی یہ ہے کہ یون کہا جاوے کہ ہمنے ترجیع دی ہے اکثر روایتوں کو کہ اُنمیں ترجیع نہیں اور حدیث ابو محذورہ کی اول واقع ہوئی ہے اور اور حدیثیں بعد حدیث اُسکے منسوخ ہے واللہ اعلم اور معنی الصلوۃ خیر من النوم کے یہ ہیں کہ لذت نماز کی بہتر ہے لذت نیند کے سے نزدیک ارباب ذوق وشوق کے ۱۲ع **وعن بلالٍ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تثوبن فی شیء من الصلوٰۃ الا فی صلوٰۃ الفجر رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ابو اسرائیل الراوی لیس ھو بذالک القوی عند اھل الحدیث** اور روایت ہے بلال سے کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تثویب کر کسی نماز میں مگر بیچ نماز فجر کے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے ابو اسرائیل راوی نہیں وہ ایسا قوی یعنی قابل اعتبار کے نزدیک اہل حدیث کے **ف** تثویب کہتے ہیں اسکو کہ آگاہ کرے نماز کے لیے بعد آگاہ کرنے کے پس تثویب کی کتنی قسمیں ہیں ایک تو یہ کہ الصلوۃ خیر من النوم کہنا اذان فجر میں یہ تثویب اس لیے ہے کہ اگلیا حی علی الصلوۃ کہکر آگاہ کیا اور پلایا دوبارہ الصلوۃ خیر من النوم کہکر آگاہ کیا پس تثویب تو حضرت صلعم کے زمانہ میں تھی او سنت یہی ہے بعد اُسکے علماء کوفہ کے نے حی علی الفلاح حی علی الفلاح کہنا احداث کیا درمیان اذان اور تکبیر کے پیچ اُسکے ہر ایک قوم نے کچھ کچھ موافق عرف کے نکالا لیکن صبح ہی کی نماز میں کہ وقت غفلت اور نیند کا ہے پیچ اُسکے متاخرین نے سب نمازوں میں پیدا کیا اور مستحسن کہا اور متقدمین کے نزدیک یہ مکروہ ہے کہ احداث بعد احداث کے ہے اور بدعت ہے حضرت علی رضہ سے انکار اسکا منقول ہے کہ فرمایا کہ آخر جو اہذا المبتدع من المسجد یعنی نکالو اس بدعتی کو مسجد سے یعنی یہ ایک شخص کو کہ تثویب کہتا تھا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے سنا ایک موذن کو کہ تثویب کرتا تھا غیر فجر میں اور یہ مسجد میں تھے پس مسجد سے نکلے اور فرمایا باہر نکلو اس مرد کے آگے سے کہ یہ بدعتی ہے ۱۲ع ح **وعن جابرٍ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لبلالٍ اذا اذنت فترسل واذا اقمت فاحدر واجعل بین اذانک واقامتک قدر ما یفرغ الاٰکل من اکلہ والشارب من شربہ والمعتصر اذا دخل لقضاء حاجتہ ولا تقوموا حتی ترونی رواہ الترمذی وقال لا نعرفہ الا من حدیث عبد المنعم واسنادہ مجہول** اور روایت ہے جابر سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے بلال کے جسوقت کہ اذان کہے تو لیے ٹھہر ٹھہر کر کہہ اور جسوقت کہ تکبیر کہے تو جلد کہہ اور ٹھہر تو درمیان اذان اپنی کے اور تکبیر اپنی کے اُسقدر کہ فارغ ہو کھانے والا کھانے اپنے سے اور پینے والا پینے اپنے سے اور استنجے والا استنجا اپنے سے جسوقت کہ داخل ہو واسطے قضاے حاجت اپنی کے اور نہ کھڑے ہو تم واسطے نماز کے یہانتک کہ دیکھو مجکو روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث عبد المنعم کی سے اور اسناد اسکی مجہول ہے **ف** ٹھہر ٹھہر کر کہہ اور جدا جدا کہہ کلمات کو بعض اُسکے کو بعض سے ساتھ سکتہ خفیفہ کے اور کہا ابن حجر نے کہ ڈھیل کر اُسمیں کہ کہے تو کلمات واضح واضح بغیر کھینچنے کے کہ تجاوز کرے حد سے اور اسی سبب سے تاکید ہے موذنوں پر کہ احتراز کریں غلطیون سے کہ بعضی اُنکی کفر ہیں اُسکے لیے کہ قصداً کرے اُنکو جیسے کہ مد کرنا ہمزہ اشہد کے کو کہ استفہام ہو جاتا ہے یعنی یہ معنی ہوتے ہیں کہ کیا گواہی دوں میں اور مد کرنا بے اکبر کو کہ جمع کبر بالفتح کی ہو جاتی ہے اُسکے معنی ہیں طبل کہ اُسکا ایک منہ ہوتا ہے یعنی مثل دائرہ کے اور وقف کرنا لفظ اللہ پر اور ابتدا کرنا ساتھ اللہ کے اور نہ کھڑے ہو

یعنی نماز کے لیے جس وقت کہ کھڑا ہووے موذن یہانتک کہ دیکھو مجکو مسجد مین کیونکہ پہلے امام کے کھڑے ہونا منع ہی بیفائدہ اٹھانا ہی اور شاید کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکلتے ہونگے حجرہ سے بعد شروع کرنے موذن کے تکبیر کو اور داخل ہوتے ہونگے محراب مسجد مین نزدیک کہنے موذن کے حی علی الصلوۃ اور اسی لیے کہا ہی اماموں ہمارے نے کہ کھڑے ہوویں امام اور قوم نزدیک حی علی الصلوۃ کے اور شروع کریں نماز نزدیک قد قامت الصلوۃ کے ۱۲ ع

وعن زياد بن الحارث الصدائي قال امرني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اذن في صلوة الفجر فاذنت فاراد بلال ان يقيم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اخا صداء قد اذن ومن اذن فهو يقيم رواه الترمذي وابو داود وابن ماجة

اور روایت ہی زیاد بن حارث صدائی سے کہا حکم کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ اذان کہو بیچ وقت نماز فجر کے پس اذان کہی مین نے پھر ارادہ کیا بلال نے یہ کہ تکبیر کہے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بھائی صدائی کے نے اذان کہی ہی اور جو اذان کہے پس وہی تکبیر کہے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف بھائی صدائی مراد ہی زیاد بن حارث صدائی سے جو کوئی جس قبیلہ کا ہوتا ہی اسکو عرب مین بھائی اس قبیلہ کا کہتے ہین اور امام شافعی کے نزدیک مکروہ ہی تکبیر کہنی غیر موذن کو بموجب اس حدیث کے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک مکروہ نہین ہی کیونکہ اکثر ہوتا تھا کہ ابن ام مکتوم اذان کہتے تھے اور بلال تکبیر کہتے اور یہ حدیث انکے نزدیک محمول ہی اسپر کہ ناگوار ہو موذن کو تکبیر کہنی غیر کی یعنی اگر موذن برا مانے تو نہ کہے اور برا نہ مانے تو کہے ۱۲ ح ع

الفصل الثالث

فصل تیسری عن ابن عمر قال كان المسلمون حين قدموا المدينة يجتمعون فيتحينون للصلوة وليس ينادي بها احد فتكلموا يوما في ذلك فقال بعضهم اتخذوا مثل ناقوس النصارى وقال بعضهم قرنا مثل قرن اليهود فقال عمر اولا تبعثون رجلا ينادي بالصلوة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا بلال قم فناد بالصلوة متفق عليه روایت ہی ابن عمرؓ سے کہا تھے مسلمان جس وقت کہ آئے مدینہ مین جمع ہوتے پس اندازہ کرتے اور معین کرتے ایک وقت کہ آوین اسمین نماز کے لیے اور نہ تھا کوئی کہ پکارے واسطے نماز کے پس گفتگو کی مسلمانون نے ایکدن اس امر مین پس کہا بعضون نے بناؤ مانند ناقوس نصاری کے اور کہا بعضون نے بناؤ سینگ مانند سینگ یہودیون کے پس کہا حضرت عمرؓ نے کیا نہین بھیجتے تم ایک شخص کو کہ آواز کرے ساتھ نماز کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بلال کھڑا ہو پس آواز کر ساتھ نماز کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پس آواز کر ساتھ نماز کے یعنی کہہ الصلوۃ جامعۃ پس ندا کرنے سے مراد یہی خبر کرنی ہی ساتھ آنے وقت کے نہ ندا شرعی یعنی اذان اس توجیہ سے توفیق حاصل ہو جاتی ہی پہلے حدیثون مین کہ ایک مجلس مین پہلے مشورہ کر کے سب حضرت آگاہ کرنا ٹھہرا پھر اور مجلس مین عبداللہ بن زید نے خواب دیکھا پس حضرت صلعم نے اذان کو شروع کیا یا تو ساتھ آنے وحی کے یا ساتھ اجتہاد کے ۱۲ ع

وعن عبد الله بن زيد بن عبد ربه قال لما امر رسول الله صلى الله عليه وسلم بالناقوس يعمل ليضرب به للناس لجمع الصلوة طاف بي وانا نائم رجل يحمل ناقوسا في يده فقلت يا عبد الله اتبيع الناقوس قال وما تصنع به قلت ندعو به الى الصلوة قال افلا ادلك على ما هو خير من ذلك فقلت له بلى قال فقال تقول الله اكبر الى اخره وكذا الاقامة فلما اصبحت اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبرته بما رايت فقال انها لرؤيا حق ان شاء الله فقم مع بلال فالق عليه ما رايت فليؤذن به فانه اندى صوتا منك فقمت مع بلال فجعلت القيه عليه ويؤذن به قال فسمع بذلك عمر بن الخطاب وهو في بيته فخرج يجر رداءه يقول يا رسول الله والذي بعثك بالحق لقد رايت مثل ما اري فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فلله الحمد رواه

اَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ الْاِقَامَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ لٰكِنَّهُ لَمْ يُصَرِّحْ قِصَّةَ النَّاقُوْسِ
اور روایت ہی عبد اللہ بن زید بن عبدربہ سے کہ کہا جبکہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ناقوس کے کہ تیار کیا جاوے تاکہ بجاوین اسکو واسطے حاضر ہونے لوگون کے جماعت نماز کے لیے خواب مین دکھائی دیا مجکو ایک شخص کہ اٹھا رہا ہی ناقوس کو بیچ ہاتھ اپنے کے پس کہا مین نے اے بندے اللہ کے بیچتا ہی تو ناقوس کو کہا اسنے کیا کریگا تو اسکو کہا مین نے بلاوین گے ہم بسبب اسکے طرف نماز کے یعنی نماز باجماعت کے کہا اس شخص نے کیا نہ بتلاؤن مین تجکو وہ چیز کہ بہتر ہی اس سے پس کہا مین نے واسطے اسکے کہ ہان بتلایئے کہا عبد اللہ نے پس کہا اسنے کہ اللہ اکبر آخر اذان تک اور اسی طرح تکبیر کہ پس جبکہ صبح کی مین نے آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر دی مین نے انکو اس چیز کی کہ دیکھی تھی مین نے پس فرمایا تحقیق یہ خواب البتہ حق ہی جو چاہے خدا پس کھڑا ہو تو ساتھ بلال کے اور بتلا اسکو وہ چیز کہ دیکھی ہی تو نے پس چاہیے کہ اذان دے ساتھ اسکے پس تحقیق بلال بلند آواز ہی تجھسے پس کھڑا ہوا مین ساتھ بلال کے پس شروع کیا مین نے بتلاتا تھا انکو اذان اور وہ اذان دیتے تھے کہا روایت کرنے والے نے پس سنا اسکو یعنی آواز اذان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیٹے خطاب کے نے اور وہ تھے بیچ گھر اپنے کے پس نکلے کھینچتے ہوے چادر اپنی یعنی بسبب جلدی کے کہتے تھے اے رسول خدا کی قسم ہی اس ذات کی کہ بھیجا ہی تمکو ساتھ حق کے البتہ دیکھا مین نے مانند اس چیز کے کہ دکھایا گیا عبد اللہ فرمایا رسول خدا صلعم نے پس واسطے خدا کے ہی تعریف روایت کی یہ ابو داؤد اور دارمی اور ابن ماجہ نے مگر یہ کہ نہین ذکر کیا ابن ماجہ نے تکبیر کا اور کہا ترمذی نے یہ حدیث صحیح ہی لیکن ترمذی نے نہین بیان کیا قصہ ناقوس کا **ف** شاید کہ معنی حکم کرنے کے یہان یہ ہین کہ ارادہ کیا حضرت نے حکم کرنے کا اسی طرح تکبیر کہ یہ مؤید ہی ہمارے مذہب کا کہ تکبیر بھی مثل اذان کے ہی اور یہ خواب حق ہی یعنی سچا ہی مطابق ہی وحی کے یا موافق ہی اجتہاد کے اور انشاء اللہ اسمین تبرک کے لیے ہی شک کے لیے نہین اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو کہا کہ دیکھا مین نے مثل اس چیز کے کہ دیکھا عبد اللہ نے شاید کہ یہ بات انھون نے بعد سننے خواب انکے کے کہی ہو یا مکاشفہ سے خواب انکا معلوم کیا ہو اور کہا نووی نے کہ اس حدیث سے یہ نکلا کہ مستحب ہی ہونا موذن کا بلند آواز اور خوش آواز اور مشروعیت اذان کی دوسری سال ہجرت کی مین ہوئی اور بعضون نے کہا اول مین **ع** وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَكَانَ لَا يَمُرُّ بِرَجُلٍ اِلَّا نَادَاهُ بِالصَّلٰوةِ اَوْ حَرَّكَهُ بِرِجْلِهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی ابی بکرہ سے کہ کہا نکلا مین ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے نماز صبح کے پس گذرتے تھے ساتھ کسی شخص کے مگر کہ پکارتے اسکو واسطے نماز کے یا ہلاتے اسکو ساتھ پانون اپنے کے روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جگانا کسی کو نماز کے لیے جائز ہی خواہ پکار کر جگاوے خواہ ہلا کر **ع** وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ اَنَّ الْمُؤَذِّنَ جَاءَ عُمَرَ يُؤْذِنُهُ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَوَجَدَهُ نَائِمًا فَقَالَ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ فَاَمَرَهُ عُمَرُ اَنْ يَّجْعَلَهَا فِيْ نِدَاءِ الصُّبْحِ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا اور روایت ہی مالک سے پہونچا اسکو یہ کہ موذن آیا حضرت عمر کے پاس خبردار کرتا انکو واسطے نماز صبح کے پس پایا انکو سوتا ہوا پس کہا اسنے نماز بہتر ہی نیند سے پس حکم کیا اسکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ کہ مقرر کر اسکو بیچ اذان صبح کے روایت کی یہ موطا مین **ف** الصلوٰۃ خیر من النوم پہلے سے صبح کی اذان مین کہنا مسنون تھا اب جو موذن نے حضرت عمر کو کلمہ کہکر جگایا انکو ناگوار معلوم ہوا فرمایا کہ یہ کلمہ جہان کہنا سنت ہی وہین اسکو کہا کر سوتے کے جگانے کے لیے سواے اذان کے نہ کہا کر پس لاو ہی جملہ فی اذان الصبح سے اور اور بھی احتمالات لوگون نے لکھے ہین مگر یہ توجیہ خوب ہی **ع** وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ مُؤَذِّنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِلَالًا اَنْ يَّجْعَلَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ وَقَالَ اِنَّهُ اَرْفَعُ لِصَوْتِكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی

عبد الرحمن بیٹے سعد بیٹے عمار بیٹے سعد کے سے کہ موذن تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا عبد الرحمن نے حدیث کی مجھکو باپ میرے نے یعنی سعد نے اپنے باپ سے یعنی عمار سے نقل کی عمار نے دادا سعد کے سے کہ انکا نام بھی سعد ہی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا بلال کو یہ کہ گردانے دونون انگلیان اپنی بیچ کانون اپنے کے یعنی اذان میں اور کہا تحقیق یہ بہت بلند کرنیوالا ہی آواز تیری کو روایت کی یہ ابن ماجہ نے **ف** سعد کے دادا کا بھی نام سعد ہی وہ موذن تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد قبا میں جب تک حضرت صلعم زندہ رہے یہ وہین موذن رہے پھر بعد وفات حضرت صلعم کے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سعد کو مسجد قبا سے بلا کر حضرت صلعم کی مسجد کا موذن کیا اسواسطے کہ بلال رض بعد حضرت صلعم کے اذان کہنی چھوڑ کر شام کے ملک کو چلے گئے تھے پس سعد ہمیشہ موذن رہے حضرت صلعم کی مسجد کے مرتے دم تک لیکن یہ سعد موذن صحابی ہین اور عمار انکا بیٹا تابعی مقبول ہی انکا بیٹا سعد ہی انکا بیٹا عبد الرحمن مسطور ہی لیکن عبد الرحمن روایت کرتا ہی اپنے باپ سے کہ سعد ہی اور وہ اپنے باپ سے کہ عمار بن سعد ہی اور وہ اپنے باپ سے کہ سعد صحابی ہی یا باپ عمار کا دادا سعد کا لگا اور ضمیر ابیہ اور جدہ کی دونون کی لفظ ابی کی طرف پھرتی ہی اور یہ بلند کرنیوالا ہی آواز تیری کو یعنی کانون مین انگلیان رکھکر اذان دینے سے آواز بلند ہوتی ہی شاید اسمین حکمت یہ ہی کہ جب انگلیان رکھ لیتا ہی تو نہین سنتا مگر بلند آواز پس قصد کرتا ہی زیادہ چلانے کا

باب فضل الاذان واجابة المؤذن

باب ہی بیچ بیان فضیلت اذان کے اور جواب دینے موذن کی **ف** فضیلت اذان کی بہت آئی ہی حدیثون مین چنانچہ مذکور آگے ہووین گی اب کلام اسمین ہی کہ اذان کہنی افضل ہی یا امامت کرنی مختار یہ ہی کہ اگر جانے کہ حقوق امامت کے تمام بجا لاویگا تو امامت افضل ہی ورنہ اذان اور علما نے کلام کیا ہی اسمین کہ حضرت صلعم نے بھی اذان کہی ہی یا نہین ایک حدیث مین آیا ہی کہ حضرت صلعم نے اذان کہی ہی اور بعضون نے معنی یہ کہے ہین کہ حکم فرماکر کہوائی ہی سیکو تعبیر یون کیا کہ حضرت صلعم نے کہی جیسے کہ کہتے ہین بادشاہ نے قلعہ بنایا یعنی حکم کیا بنانے کا اور دارقطنی کی روایت مین تصریح بھی آئی ہی کہ حکم کیا ساتھ اذان کے واللہ اعلم اور جواب دینا موذن کا واجب ہی اگر کتنے آدمی اذان کہین حرمت واسطے اول ہی کے ہی یعنی جواب اُسکا دینا آتا ہی اور اگر کئی طرف سے اذان سنے واجب ہی جواب دینا موذن مسجد اپنی کا اور اگر مسجد مین ہو جواب دینا اذان کا واجب نہین کیونکہ اجابت فعلی حاصل ہی اور قاری قرآن کا جواب اذان کا دے یا نہ دے اسمین دو قول ہین مختار یہ ہی کہ نہ دے

الفصل الاوّل

فصل پہلی عن مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی معاویہ سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے اذان دینے والے لنبے ہونگے لوگون سے از روی گردنون کے دن قیامت کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی بہت ثواب والے ہونگے اور بعضون نے اسکے یہ معنی کہے ہین سردار ہونگے موذن اُسدن اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ بہت امیدوار ثواب کے ہونگے کیونکہ جو کوئی امید رکھتا ہی کسی چیز کی اونچی گردن کرکے اُسکو دیکھتا ہی پس لوگ اُسروز رنج مین ہونگے اور یہ راحت مین منتظر ہونگے اسکے کہ حکم کیا جاوے انکو جنت مین داخل ہونیکا اور بعضون نے اسطرح معنی اسکے یہ ہین کہ قرب اور عزت ہوگی انکو جناب باری مین

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهٗ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّاْذِيْنَ فَاِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ اَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ حَتّٰى اِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ اَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ يَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ اذان دیجاتی ہی واسطے نماز کے پیٹھ دیکر بھاگتا ہی شیطان واسطے اُسکے ہوتی ہی آواز گوز کی تاکہ نہ سنے اذان کو پس جبکہ ہو چکتی ہی اذان آتا ہی یہانتک کہ جب تکبیر کہی جاتی ہی واسطے نماز کے پیٹھ دیکر بھاگتا ہی یہانتک کہ جب ہو چکتی ہی تکبیر آتا ہی تاکہ خطرے ڈالے درمیان آدمی کے

اور دل میں اسکے کہتا ہی یاد کر فلانی چیز یاد کر فلانی چیز یاد دلاتا ہی اُس چیز کو کہ نہ تھا یاد کرتا یعنی پہلے شروع نماز سے قسم یاد کرنے مال کے اسواد حساب کے اسکے سے
اور بیع اور شرا سے یہانتک کہ ہوتا ہی آدمی نہین جانتا کہ کتنی نماز پڑھی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بعضے کہتے ہین کہ گوز مارنا شیطان کا
حقیقۃً ہوتا ہی اس لیے کہ وہ بھی جسم رکھتا ہی ہونا اسکا کچھ عجب نہین اور یہ بسبب بھاری ہونے اذان کے ہی اُسپر جیسے کہ گدھے کو بعضے دفعہ بسبب
بوجھ کے یہ حالت ہوتی ہی اور بعضے کہتے ہین کہ شیطان ایک آواز کرتا ہی کہ وہ کان مین بھرجاتی ہی تا آواز اذان کی نہ سنے اُسکو تشبیہ دی
دی ہی گوز کے ساتھ اُسکی برائی بیان کرنیکے لیے اور خطرے ڈالتا ہی درمیان آدمی کے اور دل اُسکے کے یعنی حائل کرتا ہی اُسمین اور اُسکے دل مین
وسوسے اور دل کی باتین پس حضور نماز مین نہین حاصل ہوتا اگر کوئی کہے کہ سبب اسکا کیا ہی کہ شیطان قرآن سے اور نماز سے نہین بھاگتا
اور اذان سے بھاگتا ہی جواب اسکا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کلمات اذان مین ایک ہیبت اور عظمت رکھدی ہی کہ اُسکو خوف مین ڈالتی ہی ع ح
وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَ
لَا اِنْسٌ وَّلَا شَيْءٌ اِلَّا شَهِدَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہین سنتے انتہاے آواز مؤذن کی جن اور نہ آدمی اور نہ کوئی چیز مگر کہ گواہی دینگے واسطے اُسکے دن قیامت کے روایت کی یہ بخاری نے
ف مدی کے معنی نہایت یعنی اخیر کے ہین اور نہایت آواز کی وہ ہی کہ آواز کی بھنکار کان مین آوے اور یہ نہ معلوم ہو کہ آواز کرنے والا
کیا کہتا ہی اور اگرچہ کافی یہ بھی تھا کہ کہتے نہین سنتے آواز مؤذن کی آخر تک مگر ذکر کرنے مدی یعنی نہایت کے سے یہ فائدہ ہی کہ جو جن اور انس کہ
جنکے کان مین بھنکار آواز اذان کی بھی پہونچے گی وہ بھی گواہی دینگے پس جو کہ آواز اذان کے پاس سے سنینگے بطریق اولیٰ گواہی دینگے
اور اسمین رغبت دلائی ہی مؤذنون کو آواز بلند کرنے پر تا کہ گواہ اُنکے بہت سے ہون ع ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ
فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ
عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ سنو تم مؤذن کو یعنی آواز اُسکی پس کہو مانند اُس چیز
کے کہ کہتا ہی مؤذن پھر درود بھیجو مجھپر یعنی بعد فراغت کے جواب سے پس تحقیق جس شخص نے درود بھیجا مجھپر ایکبار رحمت بھیجتا ہی اللہ اُسپر بسبب اُسکے
دس بار پھر مانگو اللہ سے میرے لیے وسیلہ پس تحقیق وسیلہ ایک درجہ ہی یعنی اعلیٰ درجہ ہی بہشت مین نہین لائق مگر واسطے ایک بندے کے بندون اللہ کے سے
اور امید رکھتا ہون مین یہ کہ ہون مین وہ بندہ پس جس شخص نے کہ مانگا واسطے میرے وسیلہ کہ کیفیت اُس مانگنے کی آگے مذکور ہی واجب ہوئی
اُسکے لیے شفاعت میری روایت کی یہ مسلم نے **ف** مانند اُس چیز کے کہ کہتا ہی مؤذن یعنی جسطرح وہ کہتا ہی تم بھی کہو مگر حی علی الصلوٰۃ اور
حی علی الفلاح کا جواب اُس طرح دو کہ جو آگے مذکور ہوئیگا اس لیے کہ وہ حدیث گویا مفسر اسکی ہی اور اسیطرح الصلوٰۃ خیر من النوم کا جواب بھی یعنی نہ
بلکہ کہو صدقت وبررت وبالحق نطقت یعنی سچ کہا تونے اور صاحب خیر کثیر کا ہوا اور سچ بات بولا تو اور وسیلہ اصل کہتے ہین اُس چیز کو کہ وسیلہ
پکڑے بسبب اُسکے طرف ایک چیز کے اور نزدیکی حاصل کرے بسبب اُسکے طرف اُس چیز کے اور جنت کے اُس درجہ کا نام وسیلہ اس لیے کہا گیا کہ جو کوئی
اُسمین پہونچتا ہی ہوتا ہی قریب اللہ سبحانہ کے اور پہونچتا ہی دیدار اُسکے کو اور اور درجہ والون کو وہ بزرگیان نہین ملتین کہ جو اسکو ملتی ہین اور
لفظ ارجو انا ہو تواضع سے فرمایا کیونکہ حضرت افضل خلائق کے ہین اور اُس درجہ کو کون پہونچ سکتا ہی سواے حضرت کے پس حقیقت مین یہ کنایہ ہی

یقین سے یعنی یقین ہو کہ وہ مجھے ہی ملیگا **وعن** عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال المؤذن اللہ
اکبر اللہ اکبر فقال احدکم اللہ اکبر اللہ اکبر ثم قال اشہد ان لا الٰہ الا اللہ قال اشہد ان لا الٰہ الا اللہ ثم
قال اشہد ان محمدا رسول اللہ قال اشہد ان محمدا رسول اللہ ثم قال حی علی الصلوٰۃ قال لا حول ولا قوۃ الا
باللہ ثم قال حی علی الفلاح قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ ثم قال اللہ اکبر اللہ اکبر قال اللہ اکبر اللہ اکبر ثم قال لا الٰہ
الا اللہ قال لا الٰہ الا اللہ من قلبہ دخل الجنۃ رواہ مسلم اور روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہے
موذن اللہ اکبر اللہ اکبر پس کہے ایک تمہارا اللہ اکبر اللہ اکبر پھر جب کہے موذن اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کہے ایک تمہارا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ پھر جب
کہے موذن اشہد ان محمدا رسول اللہ کہے ایک تمہارا اشہد ان محمدا رسول اللہ پھر جب کہے موذن حی علی الصلوٰۃ کہے ایک تمہارا لاحول ولا قوۃ الا باللہ
پھر جب کہے موذن حی علی الفلاح کہے ایک تمہارا لاحول ولا قوۃ الا باللہ پھر جب کہے موذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے ایک تمہارا اللہ اکبر اللہ اکبر پھر جب کہے موذن
لا الٰہ الا اللہ کہے ایک تمہارا لا الٰہ الا اللہ صدق دل اپنے سے داخل ہوگا بہشت میں روایت کی یہ مسلم نے **ف** یہاں اللہ اکبر شروع اذان میں دو ہی بار ذکر کیا
اختصار کے لیے اور سمجھانے میں یہ بھی کافی ہے اور اسی لیے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کو بھی ایکبار ذکر کیا اور معنی لاحول کے یہ ہیں کہ نہیں ہو سکتا بچنا گناہ سے
مگر ساتھ بچانے اللہ کے اور نہیں قوت طاعت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے یہ کلمہ یہاں اس لیے پڑھتے ہیں کہ موذن نے جب نماز اور فلاح پر بلایا تو گویا
یہ جواب اسکا دیتا ہے کہ یہ بڑا ایک امر ہے میں ضعیف ہوں متحمل اسکا کب ہو سکتا ہوں بغیر مدد مولی کے کہا ہے نووی نے کہ مستحب ہے جواب دینا
موذن کو مانند کہنے اسکے کے مگر حیعلتین میں یعنی حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح میں کہ اسکے جواب میں لاحول پڑھے اور یہ جو اسکے جواب میں ماشاء اللہ
کان وما لم یشاء لم یکن کہتے ہیں اسکی کچھ اصل نہیں پائی جاتی اور اذان کا جواب ہر سننے والے پر ہے خواہ طاہر ہو خواہ محدث خواہ جنبی خواہ حائض
وغیرہم بشرطیکہ کوئی مانع نہو جواب دینے سے اور مانع یہ ہے کہ پاخانہ میں ہو یا جماع کرتا ہو اور مانند انکے کے اور مانع یہ بھی ہے کہ نماز میں ہو پس
جب فارغ ہو کلمات جواب اذان کے کہہ لے اور کہے صدق دل سے یعنی یہ کلمہ صدق سے کہے یا سب اذان کہے صدق سے ظاہر یہی ہے اور داخل
ہوگا بہشت میں یعنی بہشت میں تو ہر مومن داخل ہوگا خواہ بلا عذاب خواہ بعد عذاب کے یہاں مراد یہ ہے کہ داخل ہوگا نجات پانے ہونے کے ساتھ مگر شرط
اسمیں یہی ہے کہ زبان سے کہے اور اعتقاد اسکا دل میں رکھے **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین
یسمع النداء اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلوٰۃ القائمۃ ات محمدن الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمودن
الذی وعدتہ حلت لہ شفاعتی یوم القیمۃ رواہ البخاری اور روایت ہے جابرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے جو شخص کہے اس وقت کہ
سنے اذان یعنی بعد تمام ہونے اذان کے اور جواب دینے اسکے کے یہ دعا اے اللہ پروردگار اس پکار پوری کے یعنی اذان کے اور نماز قائم کے دے
محمد کو وسیلہ یعنی درجہ بلند جنت میں اور بزرگی اور پہونچا اسکو مقام محمود میں کہ وعدہ کیا ہے تو نے اسکا واجب ہوتی ہے اسکے لیے شفاعت میری دن قیامت کے
روایت کی یہ بخاری نے **ف** اذان کو دعا اس لیے فرمایا کہ وہ بلاتی ہے طرف نماز اور ذکر کے اور نماز قائمہ کے یعنی ہمیشہ کے کہ قیامت تک قائم رہیگی اور بعد لفظ
والفضیلۃ کے کہ یہ جملہ پڑھتے ہیں والدرجۃ الرفیعۃ یہ کسی روایت میں آیا نہیں اور پہونچا اسکو مقام محمود میں یعنی اس مقام میں کہ تعریف کیا جاوے صاحب اسکا
سبکی زبان پر اور رشک لیجاویں اسپر تمام خلائق کہ وہ مقام شفاعت ہے تمام عالم حیران وسرگردان ہونگے اور کوئی انبیا اور رسولوں میں سے ہیبت اور
دہشت سے دم نہیں مار سکیگا اسوقت آنحضرت جناب باری تعالی میں حاضر ہوکر دروازہ شفاعت کا کھلوا دینگے اور وعدہ کیا ہے تو نے یعنی اس آیت میں
عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا اور بیہقی کی روایت میں بعد وعدتہ کے انک لا تخلف المیعاد بھی ہے اور اسکے آگے یا ارحم الراحمین جو زیادہ کرتے ہیں حدیث کی کتابوں

مین تمام ہوئی وعن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یغیر اذا طلع الفجر وکان یستمع الاذان فان سمع اذانا امسک والا اغار فسمع رجلا یقول اللہ اکبر اللہ اکبر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الفطرۃ ثم قال اشہد ان لا الہ الا اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرجت من النار فنظروا الیہ فاذا ھو راعی معزی رواہ مسلم اور روایت ہی انس سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوٹتے تھے جب ظاہر ہوتی فجر اور تھے قصد کرتے سنتے اذان کا پس اگر سنتے اذان باز رہتے لوٹنے سے اور اگر نہ سنتے اذان تو لوٹتے پس سنا ایک شخص کو یعنی اُس حالت مین کہ لوٹ کے لیے گئے تھے کہ کہتا ہی اللہ اکبر اللہ اکبر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اوپر اسلام کے ہی یعنی اسلیے کہ اذان نہین کہتے ہین مگر مسلمان پھر کہا اُسنے گواہ ہوں مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ پس فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلا تو آگ سے یعنی بسبب چھوڑنے شرک کے پھر دیکھا اصحابہ نے طرف اُس شخص کے پس ناگہان وہ چرانیوالا تھا بکریون کا روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی عادت شریف یہ تھی کہ کفار کے لوٹنے کو جاتے تو نماز صبح کے وقت تشریف لیجاتے تا امتحان کرین کفر اور اسلام اُنکے کا جیسے کہ کہا انس نے کہ تھے حضرت قصد کرتے سُننے اذان کا پس اگر سنتے اذان تو ٹھہر جاتے لوٹنے سے جانتے کہ مسلمان ہین اور اگر اذان نہ سنتے تو لوٹتے لیکن انتظار اسی لیے تھا کہ مبادا اُسمین مسلمان ہو اور انجانی سے اُسکو لوٹین اس سے یہ معلوم ہوا کہ ہونے نہونے اذان کو حضرت صلعم نے علامت ایمان اور کفر کی فرمائی چنانچہ روایت فقہیہ مین آیا ہی کہ اگر ایک قوم اذان کو ترک کرے تو مستحق قتال کے ہوتی ہی اگرچہ سنت ہی لیکن شعار اسلام سے ہی ۲ ع ح وعن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یسمع المؤذن اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربا وبمحمد رسولا وبالاسلام دینا غفر لہ ذنبہ رواہ مسلم اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کہے اُسوقت کہ سنے موذن کو گواہی دیتا ہون مین کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین شریک کوئی اُسکا اور گواہی دیتا ہون مین کہ تحقیق محمد بندے اُسکے مین اور رسول اُسکے راضی ہون مین ساتھ اللہ کے از روی رب ہونیکے اور ساتھ محمد کے از روی رسول ہونے کے اور ساتھ اسلام کے از روی دین ہونیکے بخشے جاتے ہین واسطے اُسکے گناہ اُسکے یعنی چھوٹے گناہ روایت کی یہ مسلم نے ف جبتک موذن اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے اُسوقت اس کلمہ کو پڑھے یا بعد تمام ہونے اذان کے منتہا اخیر ہی کی بات ہی تا کہ جواب کلمات اذان کا فوت نہو اور ظاہر یہ ہی کہ یہ ثواب جب ملیگا کہ جواب اذان کا دیکر بعد اُسکے اسکو پڑھے ۳ ع وعن عبد اللہ بن مغفل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین کل اذانین صلوۃ بین کل اذانین صلوۃ ثم قال فی الثالثۃ لمن شاء متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے درمیان ہر دو اذانون کے نماز ہی درمیان ہر دو اذانون کے نماز ہی پھر فرمایا تیسری بار مین واسطے اُس شخص کے کہ چاہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف دو اذانون سے مراد اذان اور تکبیر ہی مکرر فرمایا حضرت نے اس جملہ کو تاکیداً واسطے رغبت دلانے کے نوافل پڑھنے پر درمیان اذان اور تکبیر کے اس لیے کہ دعا نہین رد کیجاتی ہی درمیان ان دونون کے واسطے بزرگی اُسوقت کے اور جب وقت بزرگ ہوتا ہی تو ثواب عبادت کا بھی بہت ہوتا ہی اور حاصل یہ ہی کہ سنت ہی یہ کہ نماز پڑھے درمیان اذان اور تکبیر کے اور مکروہ رکھتے ہین امام ابو حنیفہ نفل پڑھنی پہلے مغرب کے بموجب حدیث بریدہ اسلمی کے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ درمیان دو اذانون کے دو رکعتین ہین سوائے مغرب کے اور جو شخص کہ چاہے اس سے یہ معلوم ہوا کہ یہ نماز مستحب ہی واجب نہین ۴ ع ح

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الامام ضامن والمؤذن مؤتمن اللہم ارشد الائمۃ واغفر للمؤذنین

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَفِي أُخْرَى لَهُ بِلَفْظِ الْمَصَابِيحِ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے امام ضامن ہی اور موذن امانت دار ہی یا الٰہی ہدایت کر تو اماموں کو یعنی توفیق دے ہمکو علم اور عمل کی اور صلاح کی اور بخش موذنوں کو یعنی تقصیر کی
جو انسے ہوجاوے اسکو بخش روایت کی احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور شافعی نے اور بیچ دوسری روایت شافعی کے ساتھ لفظ مصابیح کے ہی
ف امام ضامن ہی یعنی اٹھالیتا ہی اپنے پر کار و بار مقتدیوں کے یعنی اٹھالیتا ہی قرأت انسے اور قیام کو بھی اگر رکوع مین امام کے ساتھ
ملیں اور نگاہ رکھتا ہی افعال نماز کے اور گنتی رکعتوں میں اور موذن امانت دار ہی کہ اعتماد کرتے ہین انکی آوازوں پر لوگ نمازوں کے پڑھنے مین
اور روزوں کے افطار کرنے مین ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَذَّنَ سَبْعَ سِنِينَ مُحْتَسِبًا
كُتِبَ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اذان دے
سات برس واسطے طلب ثواب کے یعنی نہ واسطے چاہنے مزدوری کے لکھی جاتی ہی واسطے اسکے خلاصی آگ سے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے
وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْجَبُ رَبُّكَ مِنْ رَاعِي غَنَمٍ فِي رَأْسِ شَظِيَّةٍ لِلْجَبَلِ
يُؤَذِّنُ بِالصَّلٰوةِ وَيُصَلِّي فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ انْظُرُوا إِلٰى عَبْدِي هٰذَا يُؤَذِّنُ وَيُقِيمُ الصَّلٰوةَ يَخَافُ مِنِّي قَدْ غَفَرْتُ
لِعَبْدِي وَأَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے راضی ہوتا ہی رب تیرا چرواہی بکریوں کے سے
بیچ سر کنگرے پہاڑ کے اذان دیتا ہی واسطے نماز کے اور نماز پڑھتا ہی پس فرماتا ہی اللہ عزت والا بزرگی والا یعنی ملائکہ کو اور ارواح مقربین کو دیکھو طرف
اس بندے میرے کے اذان دیتا ہی اور برپا رکھتا ہی نماز کو یعنی محافظت کرتا ہی اور مداومت کرتا ہی اسپر ڈرتا ہی مجھسے تحقیق بخشا مین نے بندے اپنے کو
اور داخل کرونگا مین اسکو بہشت مین روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف چرواہے بکریوں کے سے کہ اختیار کی ہی اسنے کنارہ کشی لوگوں سے
چوٹی پہاڑ میں اور کہا ابن ملک نے کہ فائدہ اذان دینے اسکی کا یہ ہی کہ خبردار کرتا ہی فرشتوں اور جنات کو ساتھ داخل ہونے وقت کے اور گواہی
دیگی جو چیز کہ سنیگی اذان اسکی اور متابعت سنت کی ہوتی ہی اور مشابہت ہوتی ہی ساتھ مسلمانوں کے بیچ جماعت انکی کے اور یہ ہوا واسطے اعلام
عام کے ہی یعنی اذان اور تکبیر اور بعضوں نے کہا ہی کہ جب اذان اور تکبیر کہتا ہی آدمی تو نماز پڑھتے ہین ملائکہ ساتھ اسکے اور حاصل ہوتا ہی اسکو ثواب
جماعت کا واللہ اعلم اور ڈرتا ہی مجھسے یعنی کرتا ہی یہ واسطے ڈرنے کے عذاب میرے سے نہ کسی کے دکھانے کے لیے اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہی
اذان اور تکبیر کہنی اکیلے کو ع ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَبْدٌ أَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ تَعَالٰى وَحَقَّ مَوْلَاهُ وَرَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ بِهِ رَاضُونَ وَرَجُلٌ يُنَادِي بِالصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ
كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہونگے
اوپر ٹیلے مشک کے دن قیامت کے ایک غلام کہ ادا کیا حق اللہ تعالیٰ کا اور حق مالک اپنے کا اور دوسرا وہ شخص کہ امام ہو قوم کا اور وہ اس سے راضی ہین
اور تیسرا وہ شخص کہ اذان دیتا ہی واسطے پانچوں نمازوں کے ہر دن اور رات یعنی ہمیشہ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی ف
مراد عبد سے مملوک ہی خواہ غلام ہو خواہ لونڈی اور وہ ساتھ اسکے راضی ہین یعنی بسبب اسکے کہ رعایت احکام اور ارکان اور سنتوں اور آداب تعلیم
کی اور صحت قرأت کی اچھی طرح کرتا ہی اور اعتبار رضا مین اکثروں کا ہی کہ جو علم رکھتے ہوں اور یہ جو ٹیلے انکو اسلیے ملینگے کہ انھوں نے مدد کا تحمل کیا اپنوں
سختیوں طاعات پر اسکے بدلے مین اللہ تعالیٰ یہ خوشبو کی چیز انکو عطا فرماویگا تا لوگوں مین انکی بزرگی معلوم ہو ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ مَدٰى صَوْتِهِ وَيَشْهَدُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ وَشَاهِدُ

الصَّلٰوۃِ یُکْتَبُ لَہٗ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ صَلٰوۃً وَّیُکَفَّرُ عَنْہُ مَا بَیْنَھُمَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَی النَّسَائِیُّ
اِلٰی قَوْلِہٖ کُلِّ رَطْبٍ وَّیَابِسٍ وَّقَالَ وَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ صَلّٰی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے اذان دینے والا بخشش
کیجاتی ہے واسطے اسکے موافق نہایت آواز اسکی کے اور گواہی دیتے ہیں واسطے اسکے ہر تر اور خشک اور حاضر ہونے والے نماز کے لکھی جاتی ہیں واسطے
اسکے پچیس نمازیں اور دور ہوتے ہیں اُس سے جو گناہ کہ کیے ہیں درمیان دو نمازوں کے روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور روایت
کی نسائی نے قول کل رطب ویابس تک اور کہا نسائی نے یہ بھی اور واسطے اسکے ہے مانند ثواب اُس شخص کے کہ نماز پڑھی ف موافق نہایت آواز
اُسکی کے یعنی جسقدر آواز بلند کرتا ہے مغفرت بھی اُسیقدر ہوتی ہے اور اگر آواز نہایت کو پہونچاتا ہے یعنی جتنی طاقت تھی اُتنی آواز بلند کی تو
مغفرت بھی پوری پاتا ہے اور بعضوں نے یہ معنی کہے ہیں کہ اگر گناہ کا جسم فرض کیا جاوے اور اتنے ہوں کہ جہانتک آواز اذان کی پہونچے اہین
بھر جاویں تو سب بخشے جاتے ہیں اور مراد رطب سے نامی ہے یعنی جو چیز بڑھتی ہے مثل آدمی اور نباتات وغیرہ کے اور یابس سے جمادات مراد ہے یعنی پتھر مٹی وغیرہ
اور طیبی نے لکھا ہے کہ لفظ وشاہد الصلوۃ عطف کیا گیا ہے لفظ المؤذن پر یعنی مغفرت کی جاتی ہے موذن کی اور اُسکی کہ حاضر ہوتا ہے جماعت میں اور
ظاہر تر نزدیک میرے یعنی ملا علی قاری کے یہ ہے کہ عطف اُسکا کل رطب پر ہے اسکو عطف خاص علی عام کہتے ہیں اور ضمیر یکتب لہ کی اور عنہ کی شاہد کی طرف
پھرتی ہے یا موذن کی طرف اور معنی اخیر جملہ حدیث کے یہ ہیں کہ موذن نمازیوں کا سا ثواب پاتا ہے کیونکہ یہ نماز کی طرف بلاتا ہے اور حدیث میں آیا ہے
کہ جو بھلی بات کا باعث ہوتا ہے اُسکو ثواب ہوتا ہے مانند کرنیوالے بھلائی کے ع ح وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ
یَا رَسُوْلَ اللہِ اجْعَلْنِیْ اِمَامَ قَوْمِیْ قَالَ اَنْتَ اِمَامُھُمْ فَاقْتَدِ بِاَضْعَفِھِمْ وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَّا یَاْخُذُ عَلٰی اَذَانِہٖ
اَجْرًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے عثمان بن ابی العاص سے کہ کہا کہا میں نے اے رسول خدا کے مقرر کرو مجکو امام
قوم میری کا فرمایا کہ تو امام انکا ہے یعنی کیا میں نے تجکو امام انکا اور اقتدا کر تو ساتھ بہت ضعیف انکے کے اور مقرر کر موذن کہ نہ لیوے اوپر اذان
اپنی کے مزدوری روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے ف اقتدا کر ساتھ بہت ضعیف انکے کے یعنی امامت میں رعایت حال ضعیفوں کی کر واسطے
اور ارکان ایسی سست ادا کر کہ ضعیف تنگ ہوں اور جماعت چھوڑ دیں اور نہیں حلال ہے امام کو اور موذن کو مزدوری لینی اور علما نے لکھا ہے کہ اگر مزدوری
یہ ٹھہرا لیں اور لوگ آپ سے بقدر حاجت انکی کے بھیج دیا کریں حلال ہوگی پس لائق ہے لوگوں کو کہ خبرگیران انکے رہیں اور فتاوی قاضیخان میں ہے
کہ موذن جو عالم ہو ساتھ اوقات نماز کے تو مستحق ثواب کا نہیں ہوتا پس بیچ مزدوری لینے کے بطریق اولی نہیں مستحق ہونے کا ع ح ش وَعَنْ
اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْلَ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ اَللّٰھُمَّ
ھٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِکَ وَاِدْبَارُ نَھَارِکَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِکَ فَاغْفِرْلِیْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ
اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا سکھایا مجکو پیغمبر خدا صلعم نے یہ کہ کہوں میں نزدیک اذان مغرب کے یا الٰہی یہ ہے وقت آنے رات تیری کا اور پیٹھ
پھیرنے دن تیرے کا اور آوازیں تیرے پکارنے والوں کی یعنی موذنوں کی پس بخش مجکو روایت کی یہ ابوداؤد نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں
ف ظاہر یہ ہے کہ پڑھی جاوے یہ دعا بعد جواب دینے اذان کے یا اثنائے جواب میں پڑھے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ اذان کے وقت
دعا قبول ہوتی ہے ع وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ اَوْ بَعْضِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا اَخَذَ
فِی الْاِقَامَۃِ فَلَمَّا اَنْ قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقَامَھَا اللہُ وَاَدَامَھَا
وَقَالَ فِیْ سَائِرِ الْاِقَامَۃِ کَنَحْوِ حَدِیْثِ عُمَرَ فِی الْاَذَانِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی امامہ سے یا بعضے اصحاب رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کے سنے کہ کہا تحقیق بلال نے شروع کی تکبیر کہنی پس جب کہا انہوں نے قد قامت الصلوٰۃ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اقامہا رکھے نماز کو اللہ اور ہمیشہ رکھے اسکو اور فرمایا بیچ باقی تکبیر کے مانند حدیث عمر کے بیچ اذان کے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** مانند حدیث عمر کے یعنی جو کہ اسی باب میں پانچویں حدیث گذر چکی ہے حاصل یہ کہ تکبیر کے کلمات کا جواب اسیطرح دیا کہ جو موذن کہتا گیا مگر حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کہنے کے وقت لاحول پڑھی اور قد قامت الصلوٰۃ کہنے کے وقت اقامہا اللہ وادامہا کہا ع

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُرَدُّ الدُّعَاءُ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں پھیری جاتی دعا درمیان اذان اور تکبیر کے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے **ف** یعنی ضرور قبول ہوتی ہے دعا اسوقت پس دعا کیا کرو اسوقت میں اور ایک روایت میں آیا ہے کہ صحابہ نے پوچھا کہ کیا دعا کیا کریں یا رسول اللہ فرمایا مانگو اللہ سے عافیت دنیا میں اور آخرت میں اور ظاہر اس عبارت سے عام معلوم ہوتا ہے کہ دعا خواہ متصل اذان کے کرے یا فاصلہ سے لیکن بہتر یہ ہے کہ متصل اذان کے مانگے ع ح

وَعَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ اَوْ قَلَّمَا تُرَدَّانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَاْسِ حِیْنَ یُلْحِمُ بَعْضُہُمْ بَعْضًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَتَحْتَ الْمَطَرِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ وَتَحْتَ الْمَطَرِ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دعائیں ہیں کہ نہیں رد کیجاتیں یا فرمایا کہ کم رد کیجاتی ہیں یعنی نہیں رد ہوتیں ایک دعا نزدیک اذان کے یعنی وقت شروع ہونے اذان کے یا بعد اسکے اور دوسرے وقت لڑائی کے یعنی ساتھ کفار کے جسوقت کہ ملیں بعضے انکے ساتھ بعضے کے یعنی جب آپسمیں قتل و قتال شروع ہو جاوے اور ایک روایت میں ہے کہ اور وقت لڑائی آخر تک سے یہ الفاظ اور نیچے مینھ کے یعنی مینھ میں کھڑا ہو کر دعا کرے روایت کی یہ ابوداؤد اور دارمی نے مگر دارمی نے نہیں ذکر کیا لفظ وتحت المطر کا

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ الْمُؤَذِّنِیْنَ یَفْضُلُوْنَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْ کَمَا یَقُوْلُوْنَ فَاِذَا انْتَہَیْتَ فَسَلْ تُعْطَہْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ تحقیق اذان دینے والے بزرگی رکھتے ہیں ہم پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہہ جیسا کہ کہتے ہیں موذن پس جبکہ فارغ ہو یعنی جواب اذان کے سے پس سوال کر یعنی جو چاہے دیا جاویگا روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** بزرگی رکھتے ہیں ہم پر یعنی بہ نسبت ہمارے انکو بسبب اذان کے ثواب زیادہ حاصل ہوتا ہے پس کیا فرماتے ہو ہمکو کہ بسبب کسکے لاحق ہوں ساتھ انکے یہ عرض انہوں نے کی آگے حضرت نے جواب فرمایا کہ جسطرح موذن کہے تو بھی اسیطرح کہہ یعنی مگر حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کے وقت لاحول پڑھ جیسے کہ اوپر ذکر ہوا پس حاصل ہوگا تجھے مثل اصل ثواب انکے کے پھر دعا کرنے کو زیادہ جواب سے جو فرمایا اسمیں اشارہ ہے اسپر کہ اگر جواب موذن کا دیگا بعد اسکے دعا کریگا زیادہ ہوگا فضیلت میں اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد میں بھی جواب اذان کا کہے تا ثواب اذان کا پاوے بخلاف اسکے کہ مشہور ہے لوگوں میں کہ وقت حاصل ہونے اجابت فعلی کے اجابت قولی درکار نہیں ع ح

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الشَّیْطَانَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوۃِ ذَہَبَ حَتّٰی یَکُوْنَ مَکَانَ الرَّوْحَاءِ قَالَ الرَّاوِیْ وَالرَّوْحَاءُ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ عَلٰی سِتَّۃٍ وَّثَلَاثِیْنَ مِیْلًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہے جابر سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق شیطان جسوقت کہ سنتا ہے اذان نماز کو بھاگ جاتا ہے یہانتک کہ پہونچتا ہے مکان روحا تک کہا راوی نے اور روحا مدینہ سے چھتیس کوس ہے روایت کی یہ مسلم نے **ف** مراد شیطان سے جنس شیطان ہے یعنی سب یا سردار انکا ظاہر تر یہی ہے اور حاصل اسکے مالبعد کا یہ ہے کہ شیطان مصلی سے اسقدر دور ہو جاتا ہے کہ جتنا

رو جا مدینہ سے دو میل اور ہر راوی سے ابو سفیان طلحہ بن نافع ہی کہ راوی ہیں جابر سے ۔ ع **وعن علقمة بن وقاص قال انی لعند**
معاوية اذ اذن مؤذنه فقال معاوية كما قال مؤذنه حتى اذا قال حى على الصلوة قال لا حول ولا قوة الا بالله
فلما قال حى على الفلاح قال لا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم وقال بعد ذلك ما قال المؤذن ثم قال سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ذلك رواه احمد اور روایت ہی علقمہ بن وقاص سے کہا تحقیق تھا میں نزدیک معاویہ کے
ناگاہ اذان دی موذن انکے نے پس کہا معاویہ نے جیسا کہ کہا انکے موذن نے یہانتک کہ جب کہا موذن نے حی علی الصلوٰۃ کہا لا حول ولا قوۃ
الا باللہ پس جب کہا موذن نے حی علی الفلاح کہا لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور کہا پیچھے اسکے جو کچھ کہا موذن نے پھر کہا معاویہ نے سنا میں نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اسیطرح **ف** کہا طیبی نے کہ لفظ العلی العظیم زیادتی نادر ہی روایات میں ۔ ع **وعن ابی هريرة**
قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام بلال ينادى فلما سكت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من قال مثل هذا يقينا دخل الجنة رواه النسائى اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کھڑے
ہوئے بلال اذان کہنے لگے پس جب چپکے رہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے مانند اسکے یقین سے داخل ہوگا بہشت میں روایت کی یہ
نسائی نے **ف** جو شخص کہے مانند اسکے یعنی خواہ جواب دینے اذان کے میں کہی یا اذان دینے میں یا مطلق خلوص دل سے مستحق ہوگا داخل ہونے
جنت کا یا داخل ہوگا ساتھ نجات پانے والوں کے ۔ ع **وعن عائشة قالت كان النبى صلى الله عليه وسلم اذا سمع المؤذن**
يتشهد قال وانا وانا رواه ابو داود اور روایت ہی عائشہ رض سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ سنتے موذن کو کہ شہادتین پڑھتا فرماتے
اور میں بھی اور میں بھی روایت کی یہ ابو داود نے **ف** یعنی جب موذن اشہد ان لا الہ الا اللہ اور اشہد ان محمدا رسول اللہ کہتا حضرت فرماتے وانا وانا
یعنی جیسی تو گواہی دیتا ہی میں بھی گواہی دیتا ہوں اور دو بار لفظ انا کا کہنا واسطے جواب شہادتین کے ہی اس سے یہ معلوم ہوا کہ حضرت بھی مکلف تھے
گواہی دینے کے اپنی رسالت پر مانند تمام امت کے پھر اختلاف ہی اسمیں کہ حضرت گواہی مانند ہماری گواہی کے دیتے تھے یا فرماتے تھے واشہد انی رسول اللہ
صحیح یہی ہی کہ حضرت مثل گواہی ہماری کے گواہی دیتے تھے جیسے کہ اوپر حدیث میں حضرت معاویہ سے گذرا کہ انھون نے موذن کو جواب دینے میں واشہد
ان محمدا رسول اللہ کہا اور پھر کہا کہ میں نے حضرت سے یون ہی سنا ہی اور تطبیق دونوں حدیثوں میں یہ ہی کہ کبھی اس طرح فرماتے ہونگے کبھی اس طرح ۔ ع
وعن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اذن ثنتى عشرة سنة وجبت له الجنة و
كتب له بتاذينه فى كل يوم ستون حسنة ولكل اقامة ثلثون حسنة رواه ابن ماجة اور روایت ہی ابن عمر سے
کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ اذان دے بارہ برس واجب ہوتی ہی واسطے اسکے بہشت اور لکھی جاتی ہیں واسطے اسکے سبب
اذان دینے اسکے کے ہر روز میں یعنی بدلے ہر اذان کے ساٹھ نیکیاں اور بدلے ہر تکبیر کے تیس نیکیاں روایت کی یہ ابن
ماجہ نے **ف** تکبیر کا ثواب بہ نسبت اذان کے آدھا شاید اس لیے فرمایا کہ تکبیر خاص آگاہ کرنے حاضرین ہی کے لیے ہوتی ہی اور
اذان غائبین اور حاضرین دونوں کے لیے یا اذان میں محنت زیادہ ہوتی ہی اور تکبیر میں کم ۔ ع **وعنه قال كنا نؤمر**
بالدعاء عند اذان المغرب رواه البيهقى فى الدعوات الكبير روایت ہی انھین ابن عمر سے کہ کہا تھے ہم حکم کیے گئے ساتھ دعا
مانگنے کے وقت اذان مغرب کے روایت کی یہ بیہقی نے بیچ دعوات کبیر کے **ف** شاید کہ وہ دعا وہ ہی جو حدیث ام سلمہ کی میں گذری یعنی اللہم ہذا اقبال
لیلک آخر تک **باب** ہی بیچ بیان کرنے بعضے احکام اذان کے **الفصل الاول** فصل پہلی ۔ ع **عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله**

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِلَالًا يُنَادِيْ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ قَالَ وَكَانَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ رَجُلًا اَعْمٰى لَا يُنَادِيْ حَتّٰى يُقَالَ لَهٗ اَصْبَحْتَ اَصْبَحْتَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے تحقیق بلال اذان دیتا ہے رات سے پس کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ اذان دے ابن ام مکتوم کہا ابن عمر نے اور تھا ابن ام مکتوم آدمی اندھا نہیں اذان دیتا تھا یہاں تک کہ کہا جاتا تھا اسکو صبح کی تو نے صبح کی تو نے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلعم کے دو موذن تھے ایک پہلے فجر کے رات سے اذان دیتا اور دوسرا بعد فجر کے پیش شافعیہ کے نزدیک دو موذن مقرر کرنا مستحب ہیں کہ ایک پہلے فجر کے آدھی رات اخیر میں اذان دے اور دوسرا بعد فجر کے اول وقت میں اور حنفی کہتے ہیں کہ پہلا موذن سحر کے لیے یا تہجد کے لیے تھا کیونکہ ایک روایت میں آیا ہے کہ حضرت نے منع فرمایا اذان سے پہلے فجر کے پس اسی لیے انکے یہاں رات سے اذان دینی جائز نہیں اور صبح کی تو نے یہاں ایک شبہہ وارد ہوتا ہے کہ جب ابن ام مکتوم بعد صبح کے اذان دیتے تھے تو اسوقت تک کھانا پینا کیونکر جائز ہوا جواب یہ ہے معنی اصبحت کے یہاں یہ ہیں کہ صبح نزدیک پہونچی اسکو مبالغۃً اصبحت کہا ۔ ع

وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّكُمْ مِنْ سُحُوْرِكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ وَلَا الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيْلُ وَلٰكِنِ الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيْرُ فِي الْاُفُقِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلَفْظُهٗ لِلتِّرْمِذِيِّ اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ منع کرے تمکو سحر کھانے تمہارے سے اذان بلال کی یعنی اس لیے کہ وہ رات سے اذان کہتا ہے اور نہ فجر دراز یعنی صبح کاذب ولیکن فجر پھیلی ہوئی بیچ کنارے کے یعنی صبح صادق روایت کی یہ مسلم نے اور لفظ اسکے واسطے ترمذی کے ہیں

وَعَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِيْ فَقَالَ اِذَا سَافَرْتُمَا فَاَذِّنَا وَاَقِيْمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے مالک بن حویرث سے کہا آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں اور بیٹا چچا میرے کا پس فرمایا حضرت نے جس وقت کہ سفر کرو پس اذان کہو اور تکبیر کہو اور چاہیے کہ امام ہو تم میں سے بڑا تمہارا روایت کی یہ بخاری نے ف شاید کہ یہ دونوں علم و ورع میں برابر تھے آنمیں سے بڑے کو امامت کے لیے فرمایا مراد اکبر سے افضل ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ فضیلت اذان میں شرط نہیں ہے لیکن چاہیے یوں کہ موذن عالم ہو ساتھ اوقات نماز کے اور نیک اور دیندار اور بلند آواز اور خوش آواز ہو اور کلمات اذان کے صحیح کہے ۔ ع

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ وَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انہیں مالک سے کہ کہا فرمایا واسطے ہمارے رسول خدا صلعم نے نماز پڑھو جسطرح کہ دیکھتے ہو تم مجکو نماز پڑھتے اور جس وقت ہو نماز کا پس چاہیے کہ اذان کہے تم میں سے ایک تمہارا پھر امام ہو تم میں سے بڑا تمہارا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بڑا تمہارا یعنی بڑا علم میں ہو یا سن میں اور مراد علم سے علم احکام نماز کا ہے اور مراد سن سے وہ سن ہے کہ اسلام میں بسر ہوا ہو یعنی جسکو اسلام لائے بہت دن ہوئے وہ حکماً بڑا ہو اُس سے کہ پیچھے اسکے اسلام لایا واقع میں اگرچہ چھوٹا ہو کیونکہ اکثر ایسے کو علم دین کا زیادہ ہوتا ہے ۔ ع

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَفَلَ مِنْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ سَارَ لَيْلَةً حَتّٰى اِذَا اَدْرَكَهُ الْكَرٰى عَرَّسَ وَقَالَ لِبِلَالٍ اِكْلَاْ لَنَا اللَّيْلَ فَصَلّٰى بِلَالٌ مَا قُدِّرَ لَهٗ وَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ فَلَمَّا تَقَارَبَ الْفَجْرُ اسْتَنَدَ بِلَالٌ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ مُوَاجِهَ الْفَجْرِ فَغَلَبَتْ بِلَالًا عَيْنَاهُ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا بِلَالٌ وَلَا اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ حَتّٰى ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلَهُمُ اسْتِيْقَاظًا فَفَزِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْ بِلَالُ فَقَالَ بِلَالٌ اَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِيْ اَخَذَ بِنَفْسِكَ قَالَ

اِقْتَادُوْا فَاقْتَادُوْا رَوَاحِلَهُمْ شَيْئًا ثُمَّ تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰى بِهِمُ الصُّبْحَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ مَنْ نَسِيَ الصَّلٰوةَ فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ پھرے جہاد خیبر کے سے چلے رات کو یہانتک کہ جسوقت پہونچی حضرت کو اونگھ اترے آخر رات کو آرام کے لیے اور فرمایا بلال کو محافظت کرو واسطے ہمارے رات کی یعنی صبح ہووے تو جگا دینا ہمیں پس نماز پڑھی بلال نے اسقدر کہ مقدر کی گئی تھی واسطے اسکے یعنی تہجد کی نماز جتنی ہو سکی پڑھی اور سو رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور یار انکے پس جب نزدیک ہوئی فجر تکیہ لگایا بلال نے اونٹ اپنے سے منہ کر کر طرف فجر کے یعنی جگہہ فجر کے کہ مشرق ہے تا صبح ہووے تو جگا دین پس غالب ہوئین بلال پر آنکھیں انکی یعنی سو گئے اور وہ تھے تکیہ لگائے ہوئے اپنے اونٹ کا پس نہ جاگے رسول خدا صلعم اور نہ بلال اور نہ کوئی اصحابیوں سے یہانتک کہ پہونچی انکو گرمی دھوپ کی پس تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے جاگنے والے پس گھبرائے رسول خدا صلعم پس فرمایا اے بلال کیا ہوا تجھے یعنی کیون سو گیا پس کہا بلال نے غالب ہوئی نفس میرے پر وہ چیز کہ غالب ہوئی نفس تمھارے پر یعنی نیند فرمایا کھینچ لے چلو یعنی اونٹ اپنے یہان سے پس کھینچے انھون نے اونٹ اپنے تھوڑی دور پھر وضو کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم کیا بلال کو پس تکبیر کہی نماز کی پس نماز پڑھائی حضرت نے انکو صبح کی پس جب پڑھ چکے نماز فرمایا جو شخص بھول جاوے نماز یعنی بسبب نیند وغیرہ کے پس چاہیے کہ پڑھے نماز جسوقت یاد کرے اسکو پس تحقیق اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ قائم کر نماز کو وقت یاد کرنے میرے کے یعنی وقت یاد کرنے نماز میری کے روایت کی یہ مسلم نے ف خیبر مدینہ سے تین منزل ہے سنہ سات مین حضرت صلعم نے اسکو گھیرا اور کچھ اوپر دس روز مین فتحیاب ہوے اور حضرت صلعم نے وہان جو قضا نہ پڑھی اور سواریون کے کھینچنے کا حکم فرمایا سبب اسکا کیا تھا بیچ بیان کرنے سبب اسکے کے اختلاف کیا ہے علماء نے حنفی کہ وقت طلوع کے قضا پڑھنے کو منع کرتے ہین وہ کہتے ہین کہ سبب اسکا یہ تھا کہ آفتاب بلند ہو جاوے اور وقت کراہت نماز کا نکل جاوے اور شافعی کہ قضا اسوقت مین جائز رکھتے ہین وہ کہتے ہین کہ سبب اسکا یہ تھا کہ وہ جگہ شیطان کی تھی جیسا کہ دوسری روایت مین مذکور ہے اور حکم کیا بلال کو کہ تکبیر کہے ظاہر اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اذان نماز قضا مین نہین مذہب شافعی بموجب قول جدید کے یہی ہے لیکن معتمد انکے علماکے نزدیک بموجب مذہب قدیم کے یہ ہے کہ اذان کہے نماز قضا کے لیے اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلعم نے قضا پڑھی نماز فجر کی بیچ صبح لیلۃ التعریس کے یعنی اوس شب کی صبح مین ساتھ اذان اور تکبیر کے اور شیخ ابن الہمام اس باب مین حدیثین مسلم اور ابو داؤد وغیرہ سے لائے ہین اور کہا کہ جو کچھ مسلم سے اس قصہ مین آیا ہے کہ حضرت صلعم نے امر کیا بلال کو پس تکبیر کہی منافات نہین رکھتا کیونکہ صحیح ہوا ہے حضرت صلعم سے کہ ساتھ اذان اور تکبیر کے نماز ادا کی پس معنی فاقام الصلوۃ کے اس حدیث مین یہ ہین کہ پس تکبیر کہی بعد اذان کے اور یہان ایک اور اشکال وارد ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ آنکھین میری سوتی ہین لیکن جی ہمارا بیدار رہتا ہے پس باوجود دل بیدار رہنے کے کیا سبب تھا کہ آپ طلوع فجر سے آگاہ نہ ہوئے جواب اسکا یہ ہے کہ دریافت کرنا طلوع اور غروب کا کام آنکھون کا ہے پس آنکھین سوتی تھین طلوع ہونا نہ معلوم ہوا اگرچہ دل بیدار تھا پھر اگر کوئی کہے کہ ساتھ کشف یا وحی یا الہام کے کیون نہ معلوم ہوا جواب اسکا یہ ہے کہ یہ فعل باریتعالی کا ہے اسمین بھی حکمت تھی کہ احکام قضا کے معلوم ہوئے ۞ ح وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ قَدْ خَرَجْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ تکبیر کہی جاوے واسطے نماز کے پس نہ کھڑے ہو تم یہانتک کہ دیکھو تم مجھکو کہ نکلا حجرے سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف فقہا نے لکھا ہے کہ جب تکبیر کہنے والا حی علی الصلوۃ کہے اسوقت مقتدی کھڑے ہوویں شاید کہ باہر تشریف لانا حضرت صلعم کا اسیوقت ہوتا ہوگا ۞ ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَأْتُوْهَا تَسْعَوْنَ وَأْتُوْهَا تَمْشُوْنَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَقِمُّوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا كَانَ يَعْمِدُ اِلَى الصَّلٰوةِ فَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ تکبیر کہی جاوے واسطے نماز کے پس نہ آؤ تم نماز کو دوڑتے ہوئے اور آؤ تم چلتے اور لازم ہے تمھیں آنا وقار سے پس جو پاؤ ساتھ امام کے پس پڑھا کرو اور جو نہ پاؤ ساتھ امام کے پس پورا کرو یعنی بعد فراغ امام کے اسکو ادا کرو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یہ بھی آیا ہے پس تحقیق ایک تمہارا جس وقت کہ قصد کرتا ہے طرف نماز کے پس وہ نماز میں ہے یعنی حکمًا اور ثوابًا ثابت لکھا ہے علماء نے کہ علامت بسبکی عقل اور غفلت کی ہے دوڑنا واسطے نماز کے اگر جلدی کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ تکبیر اولی پاوے تو پہلے سے مستعد ہونا چاہیے تھا شتابی کہ محمود ہے یہ ہے یہ حضرت شیخ نے لکھا ہے اور ملا علی رح نے لکھا ہے کہ اختلاف کیا ہے علماء نے کہ جو کوئی ڈرتا ہو فوت ہونے تکبیر اولی کے سے وہ جلدی کرے یا نہیں پس کہا ہے بعضوں نے کہ جلدی کرے کیونکہ حضرت عمر رضہ نے سنی تکبیر بقیع میں پس جلدی کی طرف مسجد کے اور بعضوں نے اختیار کیا ہے یہ کہ چلے وقار سے بموجب اس حدیث کے کیونکہ جو شخص قصد کرتا ہے نماز کا پس وہ نماز ہی میں ہے اور یہ بات جب ہے کہ نہ واقع ہو اس سے تقصیر یعنی اگر دانستہ دیر کریگا یہ بات نہیں حاصل ہونے کی انتہی اور ظاہر تر یہ ہے کہ جلدی کرے ساتھ وقار کے نہ ساتھ دوڑنے کے تا عمل حدیث پر بھی ہو اور ثواب تکبیر اولی کا بھی ہاتھ سے نہ جاوے اور اسیطرح حکم جمعہ کا ہے اگر جانتا ہے کہ اگر جلدی نہ کرونگا تو امام سلام پھیریگا اس صورت میں بھی جلدی کر کر شریک ہووے امام کے ساتھ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ اور یہ باب خالی ہے فصل دوسری سے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ عَرَّسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِطَرِيْقِ مَكَّةَ وَوَكَّلَ بِلَالًا اَنْ يُّوْقِظَهُمْ لِلصَّلٰوةِ فَرَقَدَ بِلَالٌ وَرَقَدُوْا حَتّٰى اسْتَيْقَظُوْا وَقَدْ طَلَعَتْ عَلَيْهِمُ الشَّمْسُ فَاسْتَيْقَظَ الْقَوْمُ وَقَدْ فَزِعُوْا فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّرْكَبُوْا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْ ذٰلِكَ الْوَادِيْ وَقَالَ اِنَّ هٰذَا وَادٍ بِهٖ شَيْطَانٌ فَرَكِبُوْا حَتّٰى خَرَجُوْا مِنْ ذٰلِكَ الْوَادِيْ ثُمَّ اَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْزِلُوْا وَاَنْ يَّتَوَضَّؤُوْا وَاَمَرَ بِلَالًا اَنْ يُّنَادِيَ لِلصَّلٰوةِ اَوْ يُقِيْمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ رَاٰى مِنْ فَزَعِهِمْ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ اَرْوَاحَنَا وَلَوْ شَاءَ لَرَدَّهَا اِلَيْنَا فِيْ حِيْنٍ غَيْرِ هٰذَا فَاِذَا رَقَدَ اَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ اَوْ نَسِيَهَا ثُمَّ فَزِعَ اِلَيْهَا فَلْيُصَلِّهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيْهَا فِيْ وَقْتِهَا ثُمَّ الْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ فَقَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ اَتٰى بِلَالًا وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ فَاَضْجَعَهٗ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُهَدِّئُهٗ كَمَا يُهَدَّأُ الصَّبِيُّ حَتّٰى نَامَ ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَاَخْبَرَ بِلَالٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ الَّذِيْ اَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا

روایت ہے زید بن اسلم سے کہا کہ اترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ آخر رات کے راہ مکہ کی میں اور حکم کیا بلال کو یہ کہ جگاوے انکو واسطے نماز کے پس سو گیا بلال یعنی تھوڑی دیر کے بعد بسبب غلبہ نیند کے اور سو گئے لوگ یہانتک کہ جاگے اس حال میں کہ تحقیق طلوع ہوا اوپر آفتاب پس جاگے لوگ یعنی پہلے حضرت جاگے پھر اور اصحاب پس تحقیق گھبرائے یعنی بسبب فوت ہونے نماز کے پس حکم کیا انکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ سوار ہوویں یہانتک کہ نکلیں اس جنگل سے اور فرمایا تحقیق یہ جنگل ہے کہ مسلط ہے اس میں شیطان پس سوار ہوئے یہانتک کہ نکلے اس جنگل سے پھر حکم کیا انکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ اتریں اور وضو کریں اور حکم کیا بلال کو کہ اذان کہے واسطے نماز کے اور تکبیر کہے پس نماز

پھر کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ لوگوں کے یعنی قضا صبح کی جماعت سے ادا کی بعد پھرے یعنی نماز سے اور دیکھی گھبراہٹ انکی پس
فرمایا یعنی تسلی کے لیے اے لوگو تحقیق اللہ نے قبض کی تھین روحین ہماری اور اگر چاہتا البتہ پھیرتا انکو طرف ہمارے بیچ غیر وقت کے یعنی پہلے اوقت
کہ آفتاب نکلا ہوتا پس جسوقت کہ سووے ایک تمہارا غافل ہو کر نماز سے یا بھول جاوے نماز پھر گھبراوے طرف اسکے پس چاہیے کہ پڑھے اسکو جیسا کہ
تھا پڑھتا اسکو وقت اسکے مین یعنی ساتھ اذان اور تکبیر اور جماعت اور تمام شرائط اور آداب کے ادا کرے پھر التفات کی رسول خدا صلعم نے طرف
ابی بکر صدیق کے پس فرمایا تحقیق شیطان آیا بلال کے پاس اور وہ کھڑا نماز پڑھتا تھا پس تکیہ لگوایا اسکو پھر ہمیشہ دیر تک تھپکتا رہا اسکو جیسے
تھپکا جاتا ہی لڑکا یہاں تک کہ سویا پھر پکارا رسول خدا صلعم نے بلال کو پس خبر دی بلال نے پیغمبر خدا صلعم کو مانند اس چیز کے کہ خبر دی تھی رسول خدا صلعم نے
ابوبکر کو پس کہا ابوبکر نے گواہی دیتا ہوں مین کہ تحقیق تم رسول خدا کے ہو روایت کی یہ مالک نے بطریق ارسال کے **ف** بیچ راہ آنے کے اس سے معلوم ہوا
کہ یہ واقعہ اور ہی اور پہلا واقعہ اور کیونکہ وہ درمیان بیچ خیبر اور مدینہ کے ہوا تھا اور یہ مکہ اور مدینہ کے درمیان مین اور لفظ اذان نیا دی للصلوٰۃ
او یقیم مین بمعنی جمع کے ہی مانند واو کے یعنی اذان اور تکبیر دونوں کا حکم کیا او شک کے لیے نہین اگرچہ افضل اور اکمل پہلی ہی بات ہی کیونکہ موید ہی اسکی
روایت ابو داؤد کی انہ صلعم امر بلالا بالاذان والاقامۃ اور جیسا کہ تھا پڑھتا وقت اسکے مین ظاہر اسکا دلالت کرتا ہی اسپر کہ جہر کرے نماز جہریہ مین اور سر کرے
نماز سریہ مین لیکن اسمین بعضے علماے حنفیہ نے اختلاف کیا ہی کہ قضا مین چپکے ہی پڑھنا واجب ہی اور معنی تھپکنے کے ہندی مین یعنی تکیہ لگوایا بلال کو جیسے
پہلے حدیث مین گذرا ہی کہ بلال اونٹ سے تکیہ لگا کر سو رہا اور اگر کوئی شک کہ اس حدیث مین پہلے تو غفلت کو نسبت کیا طرف اللہ تعالی کے اس جملہ مین ان اللہ
قبض ارواحنا اور پھر نسبت کیا اس غفلت کو طرف شیطان کے جواب اسکا یہ دیا گیا ہی کہ مسئلہ خلق افعال کا ہی یعنی ارادہ کیا اللہ تعالی نے پیدا کرنے نیند
اور نسیان کا اسمین پس فاعل کیا شیطان کو اس چیز کے کرنے پر کہ غفلت اور نیند پیدا کرے قسم تھپکنے وغیرہ سے اور اس حدیث مین اظہار معجزے کا ہی کہ حضرت صلعم
نے حال بلال کا بیان فرما دیا اس لیے حضرت ابوبکر نے تصدیق اسکی کی کہ اشہد آخر تک کہا **وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم خصلتان معلقتان فی اعناق المؤذنین للمسلمین صیامہم وصلوٰتہم رواہ ابن ماجۃ** اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چیزین ہین کہ لٹکی ہوئی ہین بیچ گردنوں موذنوں کے واسطے مسلمانوں کے روزے انکے اور نماز انکی روایت کی یہ ابن ماجہ نے
ف لٹکی ہوئی ہین بیچ گردنوں موذنوں کے یعنی ثابت ہین موذنوں کے ذمہ دو چیزین مسلمانوں کی تا احتیاط کرین انکی کہ وہ دو چیزین یہ ہین روزے
انکے اور نماز انکی کہ انکی اذان پر روزہ افطار کرتے ہین اور نماز پڑھتے ہین حاصل کہ موذنوں کو چاہیے کہ رعایت وقت کا خاطر رکھین تا لوگوں کی ان
دو چیزوں مین خلل نہ آوے **ع ح**

باب المساجد ومواضع الصلوٰۃ

یہ باب ہی بیچ بیان مسجدوں کے اور جگہوں نماز کے
ف مراد جگہوں نماز سے یہاں وہ جگہ ہین کہ نماز انمین مکروہ ہووے یا نہ مکروہ ہووے چنانچہ بیان اسکا حدیثوں مین آویگا اور بیچ فضائل مسجد
کے حدیثین بہت آئی ہین کچھ انمین سے تو مشکوۃ مین مذکور ہوئی ہین اور کچھ اور کتابوں مین ہین چنانچہ ترجمہ بعض انکی کا بھی لکھا جاتا ہی تا مسلمان
اسکی بزرگی معلوم کر کے عبادت کرنی اسمین غنیمت جانین آیا ہی کہ ابو ذر نے اپنے بیٹے سے کہا اے بیٹے میرے چاہیے کہ ہووے مسجد گھر تیرا اسلیے کہ تحقیق
مین نے سنا ہی رسول خدا صلعم سے کہ فرماتے تھے مسجدین گھر متقیوں کے ہین ایسا جسکا ہووے مسجد گھر ضامن ہوتا ہی اللہ واسطے اسکے راحت اور رحمت کا
اور گذرنیکا پل صراط پر سے طرف جنت کے اور عبد الرحمن بن معقل سے روایت ہی کہ ہم حدیث کیے جاتے تھے کہ مسجد قلعہ محکم ہی شیطان سے بچنے کے لیے اور
حضرت عمر سے روایت ہی کہ مسجدین گھر اللہ کے ہین زمین مین اور حق ہی زیارت کیے گئے پر یہ کہ اکرام کرتا ہی زیارت کرنیوالے اپنے کا یعنی اللہ زیارت
کیا گیا ہی اور جانیوالا اسمین زیارت کرنیوالا ہوتا ہی پس وہ اکرام کرتا ہی مسجدین آنیوالونکا اور فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ نہین جگہ پکڑتا ہی

آوے مسجد میں واسطے نماز کے یا واسطے ذکر اللہ کے مگر اللہ تعالی نظر کرتا ہے طرف اسکے ساتھ مہربانی اور رحمت کے جیسے کہ نظر مہربانی اور رحمت کی کرتے ہیں اہل غائب کے جبکہ آتا ہے اُنپر غائب اُنکا اور بعضی حدیثوں میں جو جگہ پکڑنی مسجد میں منع آئی ہے وہ اس صورت میں ہے کہ ایک جگہ خاص مسجد میں مقرر کرے اسطرح کہ نہ بیٹھے اور جگہ سوائے اسکے پس یہ منع ہے اگرچہ واسطے ذکر اللہ کے یا نماز کے ہو کیونکہ اسمین خوف ریا کا ہوتا ہے اور یہ جو حدیثین جگہ پکڑنے کے فضائل میں آئی ہیں محمول ہیں اسپر کہ مسجد کو جگہ سکونت کی ٹھہراوے نماز کے لیے اور ذکر کے لیے نہ واسطے اور غرض کے اغراض دنیویہ سے اور حظوظ نفسیہ سے ۱۲ ح ع

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابن عباس قال لما دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم البیت دعا فی نواحیہ کلھا ولم یصل حتی خرج منہ فلما خرج رکع رکعتین فی قبل الکعبۃ وقال ھذہ القبلۃ رواہ البخاری ورواہ مسلم عنہ عن اسامۃ بن زید

روایت ہے ابن عباس سے کہا جب داخل ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں یعنی دن فتح مکہ کے دعا کی بیچ کونون اسکے کے سب کونون میں یعنی چارون کونون میں اور نہیں پڑھی نماز یہان تک کہ نکلے اسمین سے پس جبکہ نکلے پڑھین دو رکعتین سامنے کعبے کے اور فرمایا یہ ہے قبلہ روایت کی یہ بخاری نے اور روایت کی مسلم نے انھین ابن عباس سے کہ نقل کی انھون نے اسامہ بن زید سے **ف** یہ ہے قبلہ اشارہ کعبہ کی جانب کیا اور بیان فرمایا کہ امر قبلہ کا اوپر متوجہ ہونے کے جانب اسکے فرمایا اور ہرگز منسوخ نہین ہونے کا اور یہ معنی نہین ہین کہ قبلہ یہی آگے کی جانب ہے اور متوجہ ہونا اور طرف درست نہین اور نہ یہ معنی ہین کہ متوجہ ہونا کعبہ کی طرف باہر سے معتبر ہے اور اندر نماز درست نہین جیسے کہ امام مالک کہتے ہین بیچ نماز فرض کے اور سب اہل علم کے نزدیک جائز ہین نفل پڑھنی کعبہ کے اندر بموجب حدیث ابن عمر کے اور اختلاف کیا ہے بیچ فرض کے پس گئے ہین جمہور طرف جواز کے اور منع کیا ہے اُس سے مالک اور احمد نے ۱۲ ع

وعن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل الکعبۃ ھو واسامۃ بن زید وعثمان بن طلحۃ الحجبی وبلال بن رباح فاغلقھا علیہ ومکث فیھا فسالت بلالا حین خرج ماذا صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال جعل عمودا عن یسارہ وعمودین عن یمینہ وثلثۃ اعمدۃ وراءہ وکان البیت یومئذ علی ستۃ اعمدۃ ثم صلی متفق علیہ

اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے کعبہ میں اور اسامہ بن زید اور عثمان بن طلحہ حجبی اور بلال بن رباح پس بند کیا بلال نے یا عثمان نے کعبہ حضرت صلعم پر یعنی تا لوگ ہجوم نہ کرین اور ٹھہرے حضرت صلعم اُسمین یعنی اور دعا مین مشغول رہے عبد اللہ بن عمر کہتے ہین کہ مین نے پوچھا بلال سے جس وقت کہ نکلے بلال یا حضرت کعبہ سے باہر کہ کیا کیا حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی کعبہ مین پس کہا بلال نے کیا ایک ستون بائین اپنے اور دو ستون داہنے اپنے اور تین ستون پیچھے اپنے اور تھا خانہ کعبہ اسدن چھ ستونون پر یعنی اب تین ستون ہین پھر نماز پڑھی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبے کے اندر نماز پڑھی اور پہلی حدیث سے کہ ابن عباس نے اسامہ سے روایت کی معلوم ہوا کہ آنحضرت صلعم نے نماز نہین پڑھی وجہ تطبیق ان دونون حدیثون کی یہ ہے کہ جب کعبہ مین داخل ہوگئے اور دروازہ بند کیا اور دعا مین مشغول ہوئے پس دیکھا اسامہ نے دعا مانگتے پھر وہ بھی دعا مین مشغول ہوگئے کسی کعبہ کے کونے مین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کونے مین تھے اور بلال قریب تھے آنحضرت صلعم کے آنحضرت صلعم نے جو نماز بعد دعا کے پڑھی اُنھون نے نماز مین دیکھا اور اسامہ نے نہ دیکھا اسلیے کہ وہ دور تھے اور دعا مین مشغول تھے اور نماز بھی ہلکی تھی اور دروازہ بند تھا اور یہ بھی آیا ہے کہ حضرت صلعم نے اسامہ کو باہر بھیجا تھا تا پانی لاوین دیوار کی تصویرون کے مٹانے کے لیے پس ہو سکتا ہے کہ آنحضرت صلعم نے نماز اُس عرصہ مین پڑھی ہو پس مختار ثابت کرنا اسے نماز کا ہے نہ نفی اُسکی ۱۲ ح ع

وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ فی مسجدی ھذا خیر من الف صلوۃ فیما سواہ الا المسجد الحرام متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مسجد میری مین کہ یہ ہے یعنی مسجد نبوی مین بہتر ہے ہزار نمازون سے اور مسجدون مین سواے مسجد حرام کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سواے مسجد حرام کے کہ اُسمین بہ نسبت اور مسجدون کے لاکھ نماز کا ثواب ہوتا ہے اور اختلاف کیا ہے علماء نے اسجگہ مین کہ اتنا ثواب کس جگہ ہوتا ہے اسمین چار قول ہین ایک یہ کہ وہ سارا حرم ہے اور دوسرا یہ کہ وہ مسجد جماعت ہے اور یہی ظاہر ہوتا ہے کلام اصحاب ہمارے سے اور اسی کو اختیار کیا ہے بعض شافعیہ نے بھی اسلیے کہ اصحاب ہمارے نے کہا ہے کہ فضیلت خاص کی گئی ہے ساتھ فرائض کے نہ نوافل کے اور تیسرا یہ ہے کہ وہ مکہ ہے اور اختیار کیا ہے اسکو بعض علماء نے بسبب اس حدیث ابن ماجہ کے وصلوۃ بمکۃ بمائۃ الف یعنی نماز مکہ مین مضاعف ہے لاکھ درجہ چوتھا یہ کہ وہ کعبہ ہے یہ بعید ہے سب قولون مین ۱۲ع وعن ابی سعید ن الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تشد الرحال الا الی ثلثۃ مساجد المسجد الحرام والمسجد الاقصی ومسجدی ھذا متفق علیہ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ باندھو تم کجاوون کو مگر طرف تین مسجدون کے یعنی سفر نہ کرو مگر طرف تین مسجدون کے مسجد الحرام اور مسجد اقصی یعنی بیت المقدس اور مسجد میری یہ روایت کی بخاری اور مسلم نے **ف** ظاہر اس حدیث کا یہ ہے کہ منع کیا حضرت صلعم نے اختیار کرنے سفر ہر جگہ کے سے کہ سواے ان تین جگہون کے ہے کہ پروردگار تعالی نے بسبب زیادتی بزرگی کے انکو ممتاز اور مخصوص کیا ہے لیکن مقصود یہ ہے کہ بطور تقرب اور عبادت کے سواے ان مواضع کے قصد نہ کرین اور سفر نہ کرین اور اگرچہ کچھ حاجت پڑے مثل تحصیل علم اور تجارت اور اداے حقوق وغیرہ کے یہ بات اور ہے اور سفر ساتھ اس قصد کے جائز ہے لیکن سفر کرنے مین واسطے زیارت قبور صالحین کے اور واسطے پہونچنے کے مواضع متبرکہ مین اختلاف ہے بعضے مباح کہتے ہین اور بعضے حرام کذا فی مجمع البحار واللہ اعلم اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ قصد کرنا بطریق نذر کے سواے ان تین جگہون کے درست نہین اور اگر نذر کرین بیچ غیر ان تین مسجدون کے واجب نہین ہوتا وفا اُسکا اور بعضون نے کہا ہے کہ کلام مساجد مین ہے یعنی کسی مسجد کے لیے سواے ان تین مسجدون کے سفر جائز نہین اور اور مواضع سواے مسجدون کے خارج ہین مفہوم اس کلام کے سے اور کہتا ہے بندہ مسکین عبد الحق کہ مقصود بیان کرنا اہتمام شان ان تین جگہون کا اور سفر اُنکے کا ہے کہ متبرک ترین مقامات کے ہین یعنی اگر سفر کرین تو طرف ان تین مسجدون کے اور بغیر انکے مشقت کھینچنی بیفایدہ ہے نہ یہ کہ سفر سواے ان تین جگہون کے درست نہین ۱۲ ح اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے بیچ کتاب حجۃ اللہ البالغہ کے بیچ بیان معنون اس حدیث کے لکھا ہے ترجمہ اُنکے کلام کا بعینہ کیا جاتا ہے کہتا ہون مین تھے اہل جاہلیت قصد کرتے تھے مکانات معظمہ کا کہ اپنے گمان مین ان مکانات کو بزرگ جانتے تھے اور زیارت کرتے تھے اور برکت حاصل کرتے تھے اور اسطرح کے قصد کرنے مین اور بزرگی جاننے مین تحریف اور فساد اسقدر ہے کہ نہین پوشیدہ پس بند کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فساد تا نہ ملجاوین غیر شعائر ساتھ شعائر کے اور نہو جاوے وسیلہ واسطے عبادت غیر اللہ کے اور حق نزدیک میرے یہ ہے کہ قبر اور جگہ بندگی کرنے کسی ولی کی اولیاء مین سے اور کوہ طور سب یہ برابر ہین نہی مین یعنی ان سب چیزون کی طرف سفر نہ کرے انتہی ۱۲ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین بیتی ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ ومنبری علی حوضی متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان گھر میرے کے اور منبر میرے کے ایک باغ ہے باغون بہشت کے سے اور منبر میرا اوپر حوض میرے کے ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جو کوئی

عبادت کریگا اُس جگہ مین کہ درمیان گھر میرے کے اور منبر میرے کے ہی پہونچیگا طرف باغ کے باغون بہشت کے سے اور جو کوئی لازم کریگا عبادت نزدیک منبر کے پہونچیگا دن قیامت کے حوض کوثر میرے سے اور کہا امام مالک نے کہ حدیث باقی ہی ظاہر اپنے پر اور روضہ یعنی ٹکڑے کے ہی یعنی یہ جگہ ایک ٹکڑا ہی کہ نقل کیا گیا ہی جنت سے اور پھر وہین عود کریگا اور نہین فنا ہوگا مانند اور زمین کے اور کہا تورپشتی نے کہ نام رکھا گیا ہی اس جگہ کا روضہ اسلیے کہ زیارت کرنے والے حضرتؐ کی قبر کے اور وہان کے رہنے والے ملائکہ اور جن و انس ہمیشہ مشغول رہتے ہین اُسمین عبادت اور ذکر اللہ مین جب جاتی ہی ایک جماعت آتی ہی دوسری پس اسلیے روضہ کہا جیسا کہ حلقون ذکر کے کو ریاض جنت فرمایا ❊ ع س **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْ مَسْجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ مَاشِيًا وَّرَاكِبًا فَيُصَلِّيْ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آتے مسجد قبا مین ہر ہفتہ مین پیادے بھی اور سوار بھی پس نماز پڑھتے اُسمین دو رکعتین

ف قبا نام ایک جگہ کا ہی تین کوس پر مدینہ منورہ سے حضرتؐ جبکہ مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ مین تشریف لائے مدینہ کے داخل ہونے سے پہلے ایک مسجد اُسمین بنائی اُسکو مسجد قبا کہتے ہین پس اُسمین حضرتؐ ہفتہ کو تشریف لیجا کر دو رکعت تحیۃ المسجد یا اور کوئی نماز کہ قائم مقام تحیۃ المسجد کے ہو پڑھتے تھے اور اُسمین دلیل ہی اسپر کہ ملاقات کرنی صلحا کی دن ہفتہ کے سنت ہی اور اس مسجد کی بہت بزرگی آئی ہی کہا ابن حجر نے کہ صحیح ہوا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نماز پڑھنی قبا مین مانند عمرہ کے ہی اور سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ دو رکعتین پڑھنی مسجد قبا مین محبوب ہین طرف میرے اس سے کہ جاؤن مین بیت المقدس دوبار اگر جانین لوگ اس ثواب کو کہ قبا مین ہی البتہ ماریں طرف اُسکے جگر اونٹون کے یعنی دوڑ دوڑ سے مشقت سفر کی اُٹھا کر آوین ❊ ع ع **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے محبوب زیادہ مکانون کے شہرون مین طرف اللہ کے مسجدین اُنکی اور بہت مبغوض مکانون شہرون کے طرف اللہ کے بازار اُنکی روایت کی یہ مسلم نے

ف مسجدین جگہ عبادت کی ہین اسلیے اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہی اُنکو یعنی مسجد والون کو خیر پہونچاتا ہی اور بازار جگہ افعال شیاطین کی ہی یعنی حرص اور طمع اور خیانت اور غفلت اور جھوٹھ کی اسلیے اُنکو مبغوض رکھتا ہی یعنی اُنکے رہنے والون کو برائی پہونچاتا ہی یہان ایک شبہہ وارد ہوتا ہی کہ بتخانے اور شرابخانے اور چکلے بدتر ہین بازار سے اُنکو کیون نہ مبغوض ترین کہا جواب یہ کہ بازارون کے رکھنے کے لیے شارع کی طرف سے حکم ہی اور ان چیزون کے رکھنے کا حکم ہی نہین پس جو چیزین کہ رکھنی جائز ہین اُسمین بازار مبغوض تر ہی ❊ ع **وعن** عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عثمان سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بناوے واسطے خدا کے مسجد بناتا ہی اللہ واسطے اُسکے گھر جنت مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** واسطے خدا کے یعنی خالص اُسی کی رضامندی کے لیے بناوے نہ واسطے دکھلانے سنانے لوگون کے اسی لیے کہا گیا ہی کہ جو لکھے نام اپنا مسجد پر یہ دلیل ہی اوپر عدم اخلاص اسکے کے اور کہا طیبی نے کہ تنکیر مسجدًا مین تقلیل کے لیے ہی یعنی اگرچہ چھوٹی مسجد بناوے چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ اگرچہ مسجد ہو مانند گھونسلے بٹیر کے یہ مبالغہ ہی خردی اور تنگی مین ❊ ع **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ اَوْ رَاحَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهٗ نُزُلَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ جاوے اول روز مین طرف مسجد کے یا آخر روز مین تیار کرتا ہی اللہ واسطے اُسکے مہمانی اُسکی بہشت مین سے جب جاوے اول روز کو یا آخر روز کو روایت کی یہ بخاری اور

مسلم نے **ف** یہ اشارہ ہے اسپر کہ گویا مسجد خانۂ خدا ہے ضیافت کرتا ہے وہ زیارت کرنے والوں اپنے کی اور محروم نہیں چھوڑتا مسجد میں جانے کے وقت جو کتنی نیتین کرنی چاہییں اُنمیں سے ایک یہ بھی ہے چنانچہ بیان اسکا اول کتاب میں بیچ شرح حدیث انما الاعمال بالنیات کے تفصیل سے ہو چکا ہے ۱۲ **وعن** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْظَمُ النَّاسِ اَجْرًا فِی الصَّلٰوۃِ اَبْعَدُھُمْ فَاَبْعَدُھُمْ مَمْشًی وَالَّذِیْ یَنْتَظِرُ الصَّلٰوۃَ حَتّٰی یُصَلِّیَھَا مَعَ الْاِمَامِ اَعْظَمُ اَجْرًا مِنَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ ثُمَّ یَنَامُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی موسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑا لوگوں میں سے ازروے ثواب کے بیچ نماز کے جو دور ہے اُنکا ہے پس دور اُنکا ازروے چلنے کے یعنی جتنا گھر دور ہوگا مسجد سے اُتنا ہی ثواب زیادہ پاویگا اور وہ شخص کہ منتظر رہے نماز کا یہان تک کہ نماز پڑھے ساتھ امام کے بڑا ہے ازروے ثواب کے اُس شخص سے کہ نماز پڑھے پھر سو رہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جو کوئی تاخیر کرے نماز کو تاکہ پڑھے اُسکو ساتھ امام کے ثواب بہت پاتا ہے اُس سے کہ پڑھ کر سو رہے اور منتظر امام کا نہ کرے اگرچہ وقت مختار ہی میں پڑھے اور اگر کوئی چھوٹی جماعت کے ساتھ پڑھ لے یا اُسکے ساتھ پڑھ لے کہ حق امامت کا نہیں رکھتا ہے اور دوسرا انتظار جماعت کثیر کا کرے اور ساتھ اُسکے ادا کرے کہ حق امامت کا اُسکا ہے اسی قیاس پر بہت ثواب پاتا ہے پہلی سے خصوصاً کہ یہ بسبب کسل کے کرے ۱۲ **وعن** جَابِرٍ قَالَ خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَاَرَادَ بَنُوْ سَلِمَۃَ اَنْ یَّنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذٰلِکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَھُمْ بَلَغَنِیْ اَنَّکُمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ قَالُوْا نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ اَرَدْنَا ذٰلِکَ فَقَالَ یَا بَنِیْ سَلِمَۃَ دِیَارَکُمْ تُکْتَبْ اٰثَارُکُمْ دِیَارَکُمْ تُکْتَبْ اٰثَارُکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہا کہ خالی ہوئے گھر گرد مسجد کے پس ارادہ کیا بنو سلمہ نے یہ کہ اُٹھ آوین نزدیک مسجد کے پس پہونچی یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا انکو حضرت صلعم نے کہ پہونچا ہے مجھکو یہ کہ تم ارادہ رکھتے ہو کہ نقل کرو یعنی اُٹھ آؤ نزدیک مسجد کے کہا اُنھون نے کہ ہان اے رسول خدا کے تحقیق ارادہ کیا ہم نے یہ پس کہا اے بنی سلمہ ٹھہرے رہو اپنے گھرون میں لکھے جاوینگے نقش قدم تمھارے کے ٹھہرے رہو اپنے گھرون میں لکھے جاوینگے نقش قدم تمھارے کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** بنو سلمہ قبیلہ ہے انصار میں سے وہ حضرت صلعم کی مسجد سے دور رہتے تھے جب گرد مسجد کے کچھ گھر خالی ہوئے بسبب مرجانے رہنے والون اُنکے کے یا اور جا رہنے کے تو انھون نے آرزو کی مسجد کے پاس آ رہنے کی حضرت نے اُسپر فرمایا کہ وہین رہو جتنا دور رہوگے وہان سے آنے میں قدم بہت رکھوگے وہ نامۂ اعمال میں لکھے جاوینگے اور باعث زیادتی ثواب کے ہونگے ۱۲ **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبْعَۃٌ یُظِلُّھُمُ اللّٰہُ فِیْ ظِلِّہٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَاَ فِیْ عِبَادَۃِ اللّٰہِ وَرَجُلٌ قَلْبُہٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْہُ حَتّٰی یَعُوْدَ اِلَیْہِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰہِ اجْتَمَعَا عَلَیْہِ وَتَفَرَّقَا عَلَیْہِ وَرَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰہَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ وَرَجُلٌ دَعَتْہُ امْرَاَۃٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰہَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَۃٍ فَاَخْفَاھَا حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُہٗ مَا تُنْفِقُ یَمِیْنُہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سات شخص ہین کہ سایہ میں رکھیگا انکو اللہ بیچ سایہ اپنے کے اُس دن کہ نہین سایہ مگر سایہ اُسکا ایک سردار عادل اور دوسرا جوان کہ جوانی خرچ کرے اللہ کی بندگی میں اور تیسرا وہ شخص کہ دل اُسکا لگا ہوا ہے مسجد میں جس وقت کہ نکلتا ہے اُس سے یہان تک کہ پھر جاوے طرف اُسکے اور چوتھے دو شخص کہ محبت رکھتے ہین آپس میں واسطے اللہ کے اکٹھے ہوتے ہین اُسی کی محبت میں اور جدا ہوتے ہین اُسی کی محبت میں یعنی حاضر و غائب خالص محبت رکھتے ہین اور پانچوان وہ شخص کہ یاد کرے

اللہ کو تنہا پس بہتی ہیں آنکھیں اُسکی آنسو جیسا وہ شخص وہ ہے کہ بلایا اُسکو ایک عورت نے کہ صاحب حسب جمال کی ہو یعنی بارادہ بد بلایا پس کہا تحقیق مین ڈرتا ہون اللہ سے اور ساتوان وہ شخص کہ دیا کچھ مال پس چھپایا اُسکو یہانتک کہ نہ جانا بائین ہاتھ اُسکے نے کہ کیا خرچ کیا داہنے ہاتھ اُسکے نے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سایہ مین عرش کے یعنی ظل اپنی رحمت اپنی مین اور محفوظ رکھیگا سختیون آخرت کی سے اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد سایہ سے سایہ عرش کا ہے اور آخر حدیث کے یہ معنی ہین کہ اسطرح پوشیدہ دیتا ہے کہ نہین جانتا ہے وہ شخص کہ بائین طرف اُسکے ہوتا ہے اُس چیز کو کہ خرچ کرتا ہے داہنے طرف اپنے اور بعضون نے معنی اسکے یہی لکھے ہین جو کہ صاحب ترجمہ نے لکھے اس صورت مین یہ کنایہ ہے کمال پوشیدگی سے ۔ س ر ع **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ فِی الْجَمَاعَۃِ تُضَعَّفُ عَلٰی صَلٰوتِہٖ فِیْ بَیْتِہٖ وَفِیْ سُوْقِہٖ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ ضِعْفًا وَّذٰلِکَ اَنَّہٗ اِذَا تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الْمَسْجِدِ لَا یُخْرِجُہٗ اِلَّا الصَّلٰوۃُ لَمْ یَخْطُ خَطْوَۃً اِلَّا رُفِعَتْ لَہٗ بِہَا دَرَجَۃٌ وَّحُطَّ عَنْہُ بِہَا خَطِیْئَۃٌ فَاِذَا صَلّٰی لَمْ تَزَلِ الْمَلٰئِکَۃُ تُصَلِّیْ عَلَیْہِ مَا دَامَ فِیْ مُصَلَّاہُ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ اَللّٰہُمَّ ارْحَمْہُ وَلَا یَزَالُ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوۃٍ مَّا انْتَظَرَ الصَّلٰوۃَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ کَانَتِ الصَّلٰوۃُ تَحْبِسُہٗ وَزَادَ فِیْ دُعَاءِ الْمَلٰئِکَۃِ اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لَہٗ اَللّٰہُمَّ تُبْ عَلَیْہِ مَا لَمْ یُؤْذِ فِیْہِ مَا لَمْ یُحْدِثْ فِیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انہین ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز آدمی کی بیچ جماعت کے پچیس درجے زیادہ ہوتی ہے اوپر نماز اُسکی کے کہ گھر مین پڑھے اور بازار مین یعنی دوکان وغیرہ مین کہ جہان تجارت کے لیے بیٹھتا ہے اور یہ اسواسطے کہ جسوقت وضو کیا پس اچھا وضو کیا یعنی ساتھ رعایت شرائط اور آداب کے نکلا طرف مسجد کے نہ نکالا اُسکو مگر نماز نے یعنی خاص نماز ہی کے لیے نکلا کچھ اور غرض نہین ہے نہین رکھتا کوئی قدم مگر بلند کیا جاتا ہے واسطے اُسکے ساتھ اُس قدم کے درجہ ثواب کا اور دور کیا جاتا ہے اُس سے سبب اُسکے گناہ پس جسوقت کہ نماز پڑھتا ہے ہمیشہ رہتے ہین فرشتے دعا کرتے اُسکو جب تک کہ بیچ نماز کی جگہ اپنی کے ہے یا الٰہی بخشش کر اسپر یا الٰہی رحم کر اسپر اور ہمیشہ رہتا ہے ایک تمہارا نماز مین جب تک کہ منتظر ہے نماز کا اور بیچ ایک روایت کے فرمایا جسوقت کہ داخل ہوتا ہے مسجد مین اُس نیت سے کہ روکتی ہے نماز رکھنے والی اُسکی اور زیادہ کیا بیچ دعا ملائکہ کے یا الٰہی بخش واسطے اُسکے یا الٰہی قبول توبہ کر اسپر جب تک کہ نہ ایذا دیوے اُسمین یعنی کسی مسلمان کو زبان سے یا ہاتھ سے جب تک نہ وضو جاوے بیچ اُسکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ پچیس حصہ ثواب نماز کا جب ہوگا کہ جماعت سے پڑھے اور مسجد مین پڑھے اور معنی آخر حدیث کے یہ ہین کہ ملائکہ دعا کرتے ہین جب تک کہ کسی کو ایذا نہ دیوے کہ یہ حدث معنوی ہے اسلیے کہ اب حدث ظاہری کو بیان کیا کہ جب تک کہ نہ وضو ٹوٹے یعنی اگر کسی کو ایذا دیگا یا وضو ٹوٹ گیا تو فرشتے دعا نہین کرینگے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ فضیلت تب ہے کہ جس جگہ نماز پڑھی وہین بیٹھا رہے اور اگر نماز پڑھکر اور جگہ جا بیٹھے یہ فضیلت فوت ہوتی ہے اور بعض شارح کہتے ہین کہ نماز پڑھکر گوشہ مین جا بیٹھتے ہین واسطے خوف تشویش وقت کے اور یہ کہ اگرچہ یہ نیت صحیح ہے اور اسمین فضیلت ذکر اور تسبیح کی حاصل ہے لیکن فضیلت بیٹھنے کی اسی جگہ نماز کے نہین حاصل ہوتی ہے **وعن** اَبِیْ اُسَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَقُلِ اللّٰہُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْیَقُلِ اللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی اسید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت داخل ہوا ایک تمہارا مسجد مین پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی کھول واسطے میرے دروازے رحمت اپنی کے اور جب نکلے پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے فضل تیرا روایت کی یہ مسلم نے **ف** دروازے رحمت کے کھول بسبب برکت اس مکان شریف کے یا سبب

توفیق دینے نماز کے اسمین یا بسبب لکھوتے حقائق نماز کے اور مراد فضل سے رزق حلال ہو کہ بعد نکلنے کے نماز سے اسکے طلب کو جاتا ہو ح ؛ **وعن** ابی قتادۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع رکعتین قبل ان یجلس متفق علیہ اور روایت ہو ابی قتادہ سے تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ داخل ہو ایک تمہارا مسجد مین پس چاہیے کہ پڑھے دو رکعتین پہلے بیٹھنے سے روایت کی بخاری اور مسلم نے **ف** یہ حدیث سند شافعی کی ہو بیچ واجب ہونے تحیۃ المسجد کے اسلیے کہ وہ کہتے ہین کہ یہ امر وجوب کے لیے ہو اور ہمارے نزدیک مستحب ہو اور امر استحباب کے لیے ہو ح **وعن** کعب بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یقدم من سفر الا نہارا فی الضحی فاذا قدم بدأ بالمسجد فصلی فیہ رکعتین ثم جلس فیہ متفق علیہ اور روایت ہو کعب بن مالک سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ آتے سفر سے مگر دن کو چاشت کے وقت پس جسوقت کہ آتے پہلے جاتے مسجد مین پس نماز پڑھتے اُسمین دو رکعتین پھر بیٹھتے اُسمین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بیٹھنے مسجد مین تا لوگ سعادت ملازمت حاصل کرین اور اسی سے معلوم ہوا کہ مسافر کو مستحب ہو مسجد مین بیٹھنا وقت آنے کے سفر سے گھر مین جانے پہلے ح ؛ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سمع رجلا ینشد ضالۃ فی المسجد فلیقل لا ردھا اللہ علیک فان المساجد لم تبن لھذا رواہ مسلم اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سُنے کسی کو کہ ڈھونڈھتا ہو کوئی چیز گم ہوئی مسجد مین پس چاہیے کہ کہے نہ پھیرے اُسکو اللہ تجھپر یعنی نہ پاوے تو پس تحقیق مسجدین نہین بنائی گیئن واسطے اسکے روایت کی یہ مسلم نے **ف** ظاہر یہ ہو کہ یہ زبان سے کہے واسطے زجر اور منع کے تو دل سے یہ بد دعا کرے اور نہ چاہیے کہ مسلمان گم ہوئی چیز اپنی نہ پاوے اور اگر دل سے یہی چاہے تا وہ سزا ے فعل اپنے کی پاوے اور پھر ایسی حرکت نہ کرے بعید نہو اور داخل ہو اسمین ہر امر کہ مسجدین نہین بنائی گئی ہو اُسکی لیے مانند خرید فروخت وغیرہ کے اور تھے بعض سلف کہ روا نہین رکھتے تھے تصدق کرنا مسجد مین سوال کرنے والے کو سیتو ؛ **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اکل من ھذہ الشجرۃ المنتنۃ فلا یقربن مسجدنا فان الملائکۃ تتأذی مما یتأذی منہ الانس متفق علیہ اور روایت ہو جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کھاوے اس درخت بدبو دار مین سے یعنی لہسن یا پیاز پس نہ نزدیک ہو مسجد ہماری کے پس تحقیق فرشتے ایذا پاتے ہین اُس چیز سے کہ ایذا پاتے ہین اُس سے آدمی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جیسے بدبودار چیز سے آدمیوں کو ایذا ہوتی ہو ویسی ہی فرشتوں کو بھی ایذا ہوتی ہو پس لہسن یا پیاز کھا کر مسجد مین نہ آیا کرو کہ وہ جگہ حضور ملائکہ کی ہو اور وہ ایذا پاوینگے اور اسمین داخل ہو ہر چیز کہ بدبو رکھے خواہ قسم کھانے سے ہو یا غیر اُسکے سے یعنی گندہ دہنی اور گندہ بغلی اور مانند اُسکے کے اور مسجد کا حکم اور عبادت کی مجلسوں کا ہو یعنی مجلس وعظ اور پڑھنے پڑھانے اور حلقے ذکر کے اور مانند اُسکے کے کہ اُنمین بھی بدبودار ہو کر نہ جاوے ح ؛ **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البزاق فی المسجد خطیئۃ وکفارتھا دفنھا متفق علیہ اور روایت ہو انس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تھوکنا مسجد مین گناہ ہو اور کفارہ اُسکا دفن کر دینا اُسکا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی مسجد مین تھوکنا نہیں اگر اتفاقا ایسی حرکت ہو بھی جاوے تو دفعیہ اُسکے گناہ کا یہ ہو کہ اُسکو دفن کر دے ح ؛ **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرضت علی اعمال امتی حسنھا وسیئھا فوجدت فی محاسن اعمالھا الاذی یماط عن الطریق ووجدت فی مساوی اعمالھا النخاعۃ تکون فی المسجد لا تدفن رواہ مسلم

اور روایت ہے ابی ذر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روبرو لائے گئے مجھ پر عمل امت میری کے نیک اسکے اور برے اسکے پس پائی میں نے بیچ نیک عملوں اسکی کے موذی چیز کہ دور کیجاوے راہ سے اور پایا میں نے بیچ برے عملوں اسکے کے تھوک کہ ہووے مسجد میں کہ نہ دفن کیا جاوے روایت کی یہ مسلم نے **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يَبْصُقْ اَمَامَهُ فَاِنَّمَا يُنَاجِي اللّٰهَ مَادَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ فَاِنَّ عَنْ يَمِيْنِهٖ مَلَكًا وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ فَيَدْفِنُهَا وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ سَعِيْدٍ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ کھڑا ہووے ایک تمھارا طرف نماز کے پس نہ تھوک ڈالے آگے اپنے پس سوائے اسکے نہیں کہ سرگوشی کرتا ہے اللہ سے جب تک کہ نماز کی جگہ اپنی میں ہے اور نہ تھوک ڈالے داہنے اپنے اسواسطے کہ داہنے اسکے فرشتے ہیں اور چاہیے کہ تھوک ڈالے بائیں اپنے یا نیچے پانوں اپنے پھر دفن کرے اسکو اور روایت ابو سعید کی میں یوں ہے کہ نیچے قدم اپنے کے کہ بایاں ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اسمیں مشابہت دی مصلی کو ساتھ اس شخص کے کہ سرگوشی کرتا ہے مالک اپنے سے پس واجب ہے اسپر رعایت ادب کی کہ ادھر تھوک نہیں اگرچہ اللہ تعالیٰ پاک ہے جہت سے اور مراد فرشتے سے یا تو فرشتہ ہے سوائے کرام کاتبین کے کہ حاضر ہوتا ہے وقت نماز کے واسطے تائید اور الہام مصلی کے اور واسطے آمین کہنے کے دعا اسکی پر پس واجب ہوا اسپر کہ اکرام کرے مہمان اپنے کا زیادہ کرام کاتبین سے کہ ہر وقت ساتھ رہتے ہیں یا احتمال ہے کہ مراد اس سے کرام کاتبین ہیں خاص کیا داہنی طرف والے کو واسطے آگاہ کرنے کے اسپر کہ وہ افضل ہے بائیں طرف والے سے رتبہ میں جیسے کہ داہنی طرف افضل ہے بائیں طرف سے اور فرشتہ رحمت کا افضل ہے فرشتہ عذاب کے سے ۱۲ س ح **وعن** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ لَمْ يَقُمْ مِنْهُ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچ بیماری اپنی کے کہ نہیں اٹھے اس سے یعنی تندرست نہیں ہوئے اس سے انتقال ہوا اسی میں لعنت کرے اللہ یہود اور نصاریٰ کو کہ پکڑیں انھوں نے قبریں انبیا کی سجدہ گاہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** جب جانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اجل نزدیک پہونچی اور ڈرے امت سے کہ مبادا قبر شریف کو سجدہ کریں جیسے کہ یہود اور نصاریٰ انبیا کی قبروں کو سجدہ کرتے ہیں آگاہ کیا اسکے منع ہونے پر ساتھ لعن کرنے یہود اور نصاریٰ کے کہ قبر انبیا کو سجدہ گاہ کیا تھا اور یہ سجدہ گاہ کرنا دو طرح پر ہوتا ہے ایک یہ کہ سجدہ قبروں کو کریں اور مقصود عبادت انکی رکھیں جیسے کہ بت پرست بت پوجتے ہیں دوسرے یہ کہ مقصود اور منظور عبادت مولیٰ کی رکھیں لیکن اعتقاد یہ کریں کہ متوجہ ہونا انکی قبروں کی طرف نماز میں عبادت حق کی ہے وہ موجب قرب اور رضا اسکی کا ہے یہ دونوں طریق غیر مشروع اور ناپسند ہیں اول تو شرک اور کفر صریح ہے اور دوسرا حرام ہے اسلیے کہ اسمیں شریک کرنا ساتھ خدا کے ہوتا ہے اگرچہ شرک خفی ہے اور لعنت دونوں پر ہوتی ہے اور نماز پڑھنی طرف قبر نبی کے یا مرد صالح کے واسطے تبرک اور تعظیم کے حرام ہے اور کسی کو اسمیں خلاف نہیں ۱۲ م یہ مضمون مختصر لکھا گیا ہے جو تفصیل دیکھا چاہیے اور شروح میں دیکھے **وعن** جُنْدُبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلَا وَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوْا يَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيْهِمْ مَسَاجِدَ اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ اِنِّيْ اَنْهَاكُمْ عَنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جندب سے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے خبردار ہو تحقیق وہ شخص کہ تھے پہلے تم سے پکڑتے تھے قبروں انبیا اپنے کی کو اور نیکبختوں اپنے کی کو سجدہ گاہ خبردار ہو پس نہ پکڑو قبروں کو سجدہ گاہ تحقیق میں منع کرتا ہوں تمکو اس سے روایت کی یہ مسلم نے **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ مِنْ صَلٰوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو گھروں اپنے میں اپنی نمازوں سے اور نہ پکڑو گھروں کو قبریں روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی گھروں میں قبریں نہ بناؤ یا مراد یہ ہے کہ قبروں کو مانند گھروں کے نہ کرو یعنی جیسے کہ کسی کو کچھ حاجت ہوتی ہے تو چلا جاتا ہے گھر میں واسطے حاجت کے اسی طرح کسی کو کچھ حاجت درپیش ہو تو قبروں پر دوڑا نہ چلا جاوے بلکہ اللہ ہی سے اپنی حاجت مانگے یا مراد یہ ہے کہ جیسے مقبرہ میں نماز نہیں پڑھتے اسطرح سے گھر کو نہ کرو کہ گھر میں کچھ نماز نہ پڑھو بلکہ گھروں میں بھی نماز پڑھا کرو اسی واسطے گھروں میں نماز پڑھنی بہت ہی سوا فرض کے ہ مولانا **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان مشرق اور مغرب کے قبلہ ہے روایت کی یہ ترمذی نے **ف** یہ حدیث ہے مدینہ والوں کے حق میں اور انکے کہ جنکا قبلہ مدینہ کے موافق ہے کہ وہاں قبلہ جانب جنوب کے ہے پس مشرق اور مغرب کے درمیان میں پڑتا ہے ح ہ **وعن** طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجْنَا وَفْدًا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّ بِاَرْضِنَا بِيْعَةً لَنَا فَاسْتَوْهَبْنَاهُ مِنْ فَضْلِ طَهُوْرِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ وَتَمَضْمَضَ ثُمَّ صَبَّهٗ لَنَا فِيْ اِدَاوَةٍ وَاَمَرَنَا فَقَالَ اخْرُجُوْا فَاِذَا اَتَيْتُمْ اَرْضَكُمْ فَاكْسِرُوْا بِيْعَتَكُمْ وَانْضَحُوْا مَكَانَهَا بِهٰذَا الْمَاءِ وَاتَّخِذُوْهَا مَسْجِدًا قُلْنَا اِنَّ الْبَلَدَ بَعِيْدٌ وَالْحَرَّ شَدِيْدٌ وَالْمَاءَ يُنْشِفُ فَقَالَ مُدُّوْهُ مِنَ الْمَاءِ فَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُهٗ اِلَّا طِيْبًا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

اور روایت ہے طلق بن علی سے کہ کہا نکلے ہم جماعت قصد کرنے والی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس بیعت کی ہمنے انسے یعنی بیعت اسلام کی اور نماز پڑھی ہم نے ساتھ انکے اور خبر دی ہم نے انکو کہ بیچ زمین ہماری کے بیعہ ہے واسطے ہمارے پس مانگا ہم نے حضرت سے بچا ہوا پانی وضو حضرت کا پس منگوایا حضرت نے پانی پس وضو کیا اور کلی کی یعنی بقیہ پانی وضو کے سے بعد وضو کے کلی کی پھر ڈالا اسکو واسطے ہمارے چھاگل میں اور حکم کیا ہمکو یعنی ارادہ حکم کا کیا پس فرمایا جاؤ جسوقت پہنچو زمین اپنی میں پس توڑ ڈالو بیعہ اپنا اور چھڑک دو اسکی جگہ اس پانی کو تاکہ انوار اور برکات دین کے وہاں پھیل جاویں اور جانو اسکو مسجد یعنی اسکی جگہ مسجد بناؤ کہا ہم نے تحقیق شہر دور اور گرمی سخت ہے اور پانی خشک ہو جاویگا پس فرمایا بڑھاؤ اسکو اور پانی سے پس تحقیق نہیں زیادہ کریگا اسکو مگر پاکی اور برکت روایت کی یہ نسائی نے **ف** بیعہ کہتے ہیں نصاری کے عبادتخانہ کو یہ قوم نصاری تھی جب ایمان لائی تو چاہا کہ اسکو توڑ ڈالیں اور اسپر پانی تبرک کا چھڑکیں چنانچہ جملہ فاستوھبناہ میں بیان اسکا ہے اور نہیں زیادہ کریگا اسکو یعنی بقیہ پانی وضو کا کہ چھاگل میں ہے زیادہ نہیں کرنے کا اس پانی میں کہ اب ڈالا ہے مگر برکت کو یا یہ پانی جو اب ڈالا ہے اس پہلے پانی میں برکت زیادہ کریگا حاصل یہ کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر خوف خشک ہونے کا ہے اسمیں اور پانی ملا لینا برکت زیادہ ہو گی اور اس حدیث میں دلیل ہے اسکی کہ جائز ہے تبرک کرنا پانی زمزم کو اور لیجانا اسکو اور شہروں میں بطور تبرک کے اور اسپر قیاس کیا جاتا ہے تبرک کرنا جھوٹے علماء اور مشائخ کے کو قسم کھانے اور پینے سے اور انکے کپڑے کو یعنی یہ بھی جائز ہے بشرطیکہ حد شرع سے تجاوز نہ کرے یعنی انکو تبرک سمجھکر پوجنے نہ لگے اور نہ تعظیم زیادہ از حد کرے ح س **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فِي الدُّوْرِ وَاَنْ يُّنَظَّفَ وَيُطَيَّبَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے بنانے مسجدوں کے محلوں میں اور یہ کہ پاک کیجاویں اور خوشبو لگائی جاویں روایت کی یہ ابوداود و ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** ان چیزوں سے کہ کرنے میں نیت تعظیم اس جگہ کی کرے اور یہ نیت کرے کہ ملائکہ اور ہر مومن خوش ہونگے اسکی پاکی

اور خوشبو سے ۔م ح **وعن** ابنِ عبّاسٍ قال قال رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّم ما اُمرتُ بتشييدِ المساجدِ قال
ابنُ عبّاسٍ لتُزخرِفُنّها كما زخرفتِ اليهودُ والنّصارى رواہ ابوداؤد اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہیں حکم کیا گیا میں ساتھ بلند کرنے اور زینت کرنے مسجدوں کے کہا ابن عباس نے البتہ زینت کروگے انکی جیسی کہ زینت کی یہود اور نصاری
نے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** زخرف اصل میں کہتے ہیں طلا کو اور کمال خوبی ایک چیز کو یعنی نقش کرینگے اور سونا چڑھاوینگے مسجدوں پر
یہ بات کہی ابن عباس نے واسطے خبر دینے کے فعل آدمیوں کے بعد سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بسبب عادت نفسوں کے اور بعضے
متاخرین نے اسکو جائز رکھا ہے اور کہا ہے کہ لوگ گھروں کو بلند اور مزین اور مطلا کرتے ہیں اور ہم اگر مسجد ساتھ لکڑی اور مٹی کے بناویں تو شاید عوام کی
نظر میں حقیر اور ذلیل معلوم ہوں اور حضرت کی مسجد حضرت کے زمانہ میں اینٹوں اور کھجور کی ٹہنیوں کی تھی اور ستون کھجور کی لکڑی کے تھے پھر حضرت عمرؓ نے
اسی طرح بنائی پھر حضرت عثمان نے متغیر کیا اسکو پس بہت بڑھائی اور دیوار اور ستون اسکے ساتھ پتھر نقشدار کے بنائے اور چھت سال کی ۔م ح
وعن انسٍ قال قال رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّم انّ من اشراطِ السّاعةِ ان يتباهى النّاسُ في المساجدِ
رواہ ابوداؤد والنّسائيُّ والدّارميُّ وابنُ ماجة اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے تحقیق علامتوں قیامت کی سے ہے
یہ کہ فخر کرینگے لوگ مسجدوں میں روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی بڑی بڑی مسجدیں بناوینگے اور آراستہ کرینگے انکو
بطریق فخر اور ریا کے تا لوگ انکی تعریف کریں ۔م ح **وعنہ** قال قال رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّم عُرضت عليّ اجورُ امّتي
حتّى القذاةُ يُخرجها الرّجلُ من المسجدِ وعُرضت عليّ ذنوبُ امّتي فلم ار ذنبًا اعظمَ من سورةٍ من القرآنِ
او آيةٍ اوتيها رجلٌ ثمّ نسيها رواہ التّرمذيُّ وابوداؤد اور روایت ہے انہیں انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روبرو
کیے گئے مجھ پر ثواب میری امت کے یہاں تک کہ ثواب کوڑے اور خاک کا کہ نکالے اسکو آدمی مسجد سے اور روبرو کیے گئے مجھ پر گناہ امت میری کے پس نہیں دیکھا
میں نے کوئی گناہ بہت بڑا سورۂ قرآن کی سے یا آیت کہ دیا گیا ہو اسکو ایک شخص پھر بھلا دیا اسکو روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** یعنی سورہ
یا آیت قرآن کی ایک شخص نے سیکھی تو بڑی نعمت اسکو ملی تھی پھر اسنے جو بھلا دی ناشکری کی اس نعمت کی کہ قدر اسکی نہ جانی اور بھلا دی پس بڑا گناہ گار
ہوا ۔م س **وعن** بريدةَ قال قال رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّم بشّرِ المشّائين في الظُّلمِ الى المساجدِ بالنّورِ التّامِّ
يومَ القيامةِ رواہ التّرمذيُّ وابوداؤد ورواہ ابنُ ماجة عن سهلِ بنِ سعدٍ وانسٍ اور روایت ہے بریدہ سے کہا کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری دے چلنے والوں کو بیچ اندھیروں کے طرف مسجدوں کے ساتھ پورے نور کے دن قیامت کے روایت کی یہ ترمذی

اور ابوداؤد نے اور روایت کی یہ ابن ماجہ نے سہل بن سعد سے اور انس سے **ف** یہ اشارہ ہے اس آیت پر نورهم يسعى بين ايديهم وبايمانهم يقولون ربّنا اتمم لنا نورنا
یعنی دوڑتا ہوگا نور آگے مومنوں کے اور داہنے انکے کہینگے اے رب ہمارے پورا کر ہمارے لیے نور ہمارا ۔م س **وعن** ابي سعيدٍ الخدريِّ
قال قال رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّم اذا رايتم الرّجلَ يتعاهدُ المسجدَ فاشهدوا له بالايمانِ فانّ اللهَ يقولُ انّما
يعمرُ مساجدَ اللهِ من آمن باللهِ واليومِ الآخرِ رواہ التّرمذيُّ وابنُ ماجة والدّارميُّ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھو تم ایک شخص کو کہ خبر گیری کرتا ہے مسجد کی پس گواہی دو واسطے اسکے ساتھ ایمان کے اسلیے کہ تحقیق
اللہ تعالی فرماتا ہے کہ نہیں آباد کرتا مسجدوں اللہ کی کو مگر وہ شخص کہ ایمان لایا ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے کے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی
نے **ف** خبر گیری کرتا ہے یعنی محافظت کرتا ہے اور مرمت کرتا ہے اور جھاڑو دیتا ہے اور نماز اسمیں پڑھتا ہے اور عبادت اور درس علوم

میں مشغول رہتا ہے اُسکے لیے گواہی دو کہ وہ مومن ہے ع **وعن** عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لَنَا فِي الْاِخْتِصَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَصٰى وَلَا اخْتَصٰى اِنَّ خِصَاءَ اُمَّتِي الصِّيَامُ فَقَالَ ائْذَنْ لَنَا فِي السِّيَاحَةِ قَالَ اِنَّ سِيَاحَةَ اُمَّتِي الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ ائْذَنْ لَنَا فِي التَّرَهُّبِ فَقَالَ اِنَّ تَرَهُّبَ اُمَّتِي الْجُلُوْسُ فِي الْمَسَاجِدِ اِنْتِظَارَ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے عثمان بن مظعون سے کہا اے رسول خدا کے اذن دو واسطے میرے بیچ خوجہ ہونے کے یعنی تا خطرہ زنا سے بچوں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہم میں سے یعنی طریقہ سنت جماعت پر جو شخص کہ خوجہ کرے کسی کو یا خوجہ کرے اپنے تئیں تحقیق خوجہ ہونا امت میری کا روزہ رکھنا ہے یعنی اُس سے شہوت جاتی رہتی ہے پھر عرض کیا عثمان نے اذن دو واسطے میرے بیچ سیر کرنے کے فرمایا تحقیق سیر امت میری کی جہاد کرنا ہے بیچ راہ اللہ کے پھر عرض کیا کہ حکم دیجیے مجھکو بیچ ترہب کے پس فرمایا حضرت نے تحقیق رہبانیت امت میری کی بیٹھنا مسجدوں میں واسطے انتظار نماز کے ہے روایت کی یہ شرح السنۃ میں **ف** سیر امت میری کی جہاد ہے یعنی چلنا اور پھرنا زمین میں کہ مقصود ہے واسطے جہاد کے چلنا پھرنا ہے اور یوں ہی پھرنا زمین میں بیہودہ جیسے کہ بعضے فقیر پھرتے ہیں بے فائدہ ہے پھر اذن چاہا ترہب میں یعنی جیسے کہ بعضے اہل کتاب کرتے ہیں کہ گوشہ نشینی اختیار کرتے ہیں اور شغل دنیا کے اور لذتیں اُسکی بالکل چھوڑ دیتے ہیں اور عورتوں کے پاس نہیں جاتے اور سب لوگوں سے اور سب چیزوں سے یکسو ہوتے ہیں کہ یہ کام کرنے ترہب ہیں اور انکے کرنے والوں کو راہب کہتے ہیں پس حضرت نے فرمایا کہ ترہب میری امت کا مسجد میں بیٹھنا ہے واسطے انتظار نماز کے کہ سب لوگوں سے اور سب چیزوں سے منھ پھیر کر متوجہ طرف پروردگار کے ہو کر بیٹھا رہے اور وہ ترہب کہ راہب کرتے ہیں کچھ نہیں ہے اور انجام اسکا اچھا نہیں ع **وعن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِشٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي اَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ اَنْتَ اَعْلَمُ قَالَ فَوَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَتَلَا وَكَذٰلِكَ نُرِيْ اِبْرَاهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا وَالتِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ عَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَزَادَ فِيْهِ قَالَ يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِيْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ نَعَمْ فِي الْكَفَّارَاتِ وَالْكَفَّارَاتُ الْمُكْثُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَالْمَشْيُ عَلَى الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ وَاِبْلَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِذَا صَلَّيْتَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ فَاِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِيْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ قَالَ وَالدَّرَجَاتُ اِفْشَاءُ السَّلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلٰوةُ وَالنَّاسُ نِيَامٌ وَلَفْظُ هٰذَا الْحَدِيْثِ كَمَا فِي الْمَصَابِيْحِ لَمْ اَجِدْهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِلَّا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے عبد الرحمن بن عائش سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا میں نے پروردگار اپنے کو بیچ بہتر صورت کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کس چیز میں گفتگو کرتے ہیں فرشتے مقربین کہا میں نے کہ تو دانا تر ہے کہ وہ کون سے عمل ہیں فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے پس رکھا اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ درمیان مونڈھوں میرے کے پس پائی میں نے سردی اُسکی درمیان سینے اپنے کے پس جان لی میں نے وہ چیز کہ تھی بیچ آسمانوں اور زمین کے اور پڑھی حضرت صلعم نے یہ آیت اور اسی طرح سے دکھلایا ہم نے ابراہیم کو تصرف آسمانوں کا اور زمین کا اور تاکہ ہو وہ یقین کرنے والوں میں سے روایت کی یہ دارمی نے بطریق ارسال کے اور ترمذی نے اور مانند اسی حدیث کے ساتھ اختلاف بعضی لفظوں کے انمیں عبد الرحمن سے اور

ابن عباس

ابن عباس اور معاذ بن جبل سے اور زیادہ کیا ترمذی نے اسمین یہ کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنی بعد دینے علم کے پھر سوال کیا اے محمد صلعم
کیا جانتا ہی تو کہ بیچ کس چیز کے گفتگو کرتے ہین فرشتے مقرب کہا مین نے کہ ہان مین جانتا ہون گفتگو کرتے ہین کفارات مین یعنی اُن اعمال مین
کہ گناہ اُن سے جھڑتے ہین اور گناہ جھڑتے ہین بیٹھے رہنے سے مسجدون مین بعد نمازون کے یعنی واسطے ذکر اور دعا کے یا واسطے
انتظار نماز دوسری کے اور جھڑتے ہین پیادہ چلنے سے طرف جماعتون کے اور پورا پہونچانے پانی وضو کے سے اوقات ناخوش مین
یعنی حالت بیماری یا سردی مین اور جسنے کیا یہ زندہ رہیگا ساتھ بھلائی کے اور مریگا ساتھ بھلائی کے اور ہوگا پاک گناہون اپنے سے
مانند اُس دن کے کہ جنا اسکو ماں اُسکی نے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے محمد صلعم جسوقت نماز پڑھ چکے تو پس کہہ یا الٰہی تحقیق مین سوال کرتا ہون تجھسے کرنا نیکیون کا
اور چھوڑنا برائیون کا اور دوستی مسکینون کی یعنی مین اُنکو دوست رکھون یا وہ مجھے دوست رکھین اور جسوقت ارادہ کیا ساتھ بندون اپنے کے فتنہ کا یعنی
گمراہی کا یا سزا پہونچانے کا پس اُٹھا مجھکو طرف اپنے بغیر فتنہ کے یعنی غیر گمراہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنی واسطے زیادتی تعلیم پیغمبر اپنے کے بعد اسکے کہ بیان کیے
انھون نے کفارات یا کہا حضرت نے واسطے زیادتی بیان کے وقت کو بسبب حاصل ہونے علم کے جانب حق سے اور درجات یعنی وہ عمل کہ جنسے مرتبے بندے کے
درگاہ حق مین بلند ہوتا ہی یہ ہین پاکیزہ کرنا سلام کا یعنی ہر مسلمان سے سلام علیک کرنی آشنا ہو یا غیر آشنا اور کھلانا کھانے کا اور نماز پڑھنی رات کو
اُسوقت کہ لوگ سوتے ہون اور لفظ اس حدیث کے جیسے کہ مصابیح مین ہین نہین پایا مین نے انکو عبدالرحمٰن سے مگر شرح السنہ مین ف اگر یہ دیکھنا اللہ تعالیٰ کو
خواب مین تھا جیسا کہ ایک روایت مین آیا ہی تو کچھ اشکال نہین کیونکہ آدمی خواب مین کبھی غیر شکل والے کو شکل دار دیکھتا ہی اور شکل والے کو غیر شکل اور اگر یہ دیکھنا
بیداری مین تھا جیسا کہ اور روایت مین آیا ہی تو پس ضرور ہوگی اسمین تاویل کرنی کہ مراد ساتھ صورت کے صفت ہو کہ تجلی کی ساتھ صفت جمال اور لطف
وکرم کے اور اطلاق صورت کا صفت پر اکثر آتا ہی جیسے کہ کہتے ہین صورت حال کی ایسی ہی اور صورت مسئلہ کی ایسی ہی اور جائز ہی یہ کہ پھیرین معنی طرف
نبی صلعم کے یعنی دیکھا مین نے رب اپنے کو اور مین اچھی صورت مین تھا اور کس چیز مین بحث کرتے ہین یعنی کون سے عمل مین کہ فرشتے انکی فضیلت مین
بحث اور گفتگو کرتے ہین یا انکے لیجانے مین بیچ جگہ قبولیت کے جھگڑتے ہین آپس مین وہ کہتا ہی مین لیجاؤن پس رکھا ہاتھ اپنا یہ کنایہ ہی اس سے
کہ خاص کیا انکو ساتھ زیادتی فضل اور کرم اور انعام کے جیسے بادشاہ کسی خادم پر مہربان ہوتے ہین تو ہاتھ اُسکی پیٹھ پر رکھتے ہین اور گردن مین ہاتھ ڈالتے ہین
پس پائی مین نے سردی انگلی یہ کنایہ ہی پہونچنے اثر اس فیض کے سے قلب شریف مین پس جب فیض قلب شریف مین پہونچا تو حضرت فرماتے ہین
کہ جان لی مین نے ہر چیز کہ آسمان اور زمین مین ہی اور پڑھی آنحضرت صلعم نے مناسب اس حال کے اور ساتھ قصد گواہی کے اوپر ممکن ہونے
اُسکے کے یہ آیت وکذلک آخر تک یعنی اے محمد صلعم جیسے کہ ہم نے تجھکو آسمان اور زمین کی چیزون کا علم دیا اسی طرح دکھائے ہمنے ابراہیم کو عالم ربوبیت
اور الوہیت کے اور ولیکون من الموقنین عطف کیا گیا ہی محذوف پر یعنی یہ دکھلائے ہمنے ابراہیم کو عالم ربوبیت اور الوہیت کے تاکہ دلیل پکڑے ساتھ انکے
اوپر پیدا کرنے والے اور تاکہ ہووے یقین کرنے والون مین سے اور اخیر حدیث مین اشارہ اسپر ہی کہ آدمی کو چاہیے کہ جمع کرے اپنے مین صفت تواضع اور تعظیم
اور عبادت کی **بیت** شرف مرد بجود ست وکرامت بسجود + ہر کہ این ہر دو ندارد عدمش بہ ز وجود ط **وعن ابی امامۃ قال قال**
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ کُلُّھُمْ ضَامِنٌ عَلَی اللّٰہِ رَجُلٌ خَرَجَ غَازِیًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَھُوَ ضَامِنٌ عَلَی اللّٰہِ
حَتّٰی یَتَوَفَّاہُ فَیُدْخِلَہُ الْجَنَّۃَ اَوْ یَرُدَّہٗ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِیْمَۃٍ وَرَجُلٌ رَاحَ اِلَی الْمَسْجِدِ فَھُوَ ضَامِنٌ
عَلَی اللّٰہِ وَرَجُلٌ دَخَلَ بَیْتَہٗ بِسَلَامٍ فَھُوَ ضَامِنٌ عَلَی اللّٰہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی ابو امامہ سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ سب کا ذمہ لیا ہی اللہ نے یعنی جو آپ کیا ہی اپنے پر یہ کہ محفوظ رکھیگا اُنکو نہ دون

دنیا و آخرت کے سے ایک وہ شخص کہ نکلا جہاد کے لیے اللہ کی راہ مین پس وہ ذمہ پر ہو اللہ کے یہان تک کہ وفات دے اُسکو اللہ پس داخل کرے اُسکو بہشت مین یا پھیرے اُسکو ساتھ اُس چیز کے کہ پہونچی اُسکو ثواب یا غنیمت یعنی پہلی اور دوسری صورت مین سعادت دین کی حاصل ہوئی اور تیسری صورت مین سعادت دنیا کی غرضکہ ہرطرح فائدہ دین کا ہو یا دنیا کا اور دوسرا شخص وہ ہے کہ گیا طرف مسجد کے پس وہ ذمہ پر اللہ کے ہے یعنی واجب ہے اُسپر کوشش اور ثواب اُسکا ضائع نہین کرنے کا اور تیسرا وہ شخص ہے کہ داخل ہوا گھر اپنے مین ساتھ سلام کے پس وہ ذمہ پر اللہ کے ہے روایت کی یہ ابو داؤد نے ف داخل ہوا گھر مین ساتھ سلام کے اُسکے دو معنی ہین ایک یہ کہ وقت داخل ہونے کے گھر مین گھر والون پر سلام کہے پس اس صورت مین اللہ کے ذمہ ہے اُسکے لیے یہ ہے کہ خیر و برکت اُسکو اور اُسکے گھر والون کو دیگا اور دوسرے معنی یہ ہین کہ لازم پکڑے گھر مین رہنا اور گھر سے باہر نہ نکلے واسطے طلب امن اور سلامتی کے صحبت خلق کی سے اس صورت مین اللہ کے ذمہ پر یہ ہے کہ سلامت رکھیگا اُسکو آفات سے اور پہلے شخص کے لئے جو اللہ کے ذمہ پر تھا بیان کیا اور دوسرے اور تیسرے کا نہ بیان کیا اسلیے کہ ظاہر ہے ۔س **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ مُتَطَہِّرًا اِلٰی صَلٰوۃٍ مَکْتُوْبَۃٍ فَاَجْرُہٗ کَاَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ وَمَنْ خَرَجَ اِلٰی تَسْبِیْحِ الضُّحٰی لَا یَنْصِبُہٗ اِلَّا اِیَّاہُ فَاَجْرُہٗ کَاَجْرِ الْمُعْتَمِرِ وَصَلٰوۃٌ عَلٰی اَثَرِ صَلٰوۃٍ لَا لَغْوَ بَیْنَہُمَا کِتَابٌ فِیْ عِلِّیِّیْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے انھین ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نکلا ہو گھر اپنے سے با وضو قصد کرنے والا طرف مسجد کے واسطے ادائے فرض کے ثواب اُسکا مانند ثواب حج کرنے والے احرام باندھنے والے کے ہے اور جو شخص کہ نکلا طرف نفل پڑھنے چاشت کے نہ مشقت مین ڈالا اُسکو مگر نفلون نے یعنی خالص ساتھ قصد نماز کے نکلا بغیر آمیزش ریا اور غرض کے پس ثواب اُسکا مانند ثواب عمرہ کرنے والے کے ہے اور نماز پڑھنی پیچھے نماز کے کہ نہ بیہودہ کلام ہو درمیان اُن دونون کے ایسا عمل ہے کہ لکھا جاتا ہے علیین مین روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد نے ف اس حالت مین وضو مشابہ احرام کے ہے اور نماز مشابہ حج کے اور وجہ تشبیہ کی یہ ہے کہ نمازی کو ثواب حاصل ہوتا ہے جسوقت کہ گھر سے نکلتا ہے تا وقت آنے گھر کے مثل حاجی کے اور برابری ثواب مین جمیع وجوہ کر نہین مقصود ہے والا حج کرنا عبث ہوا اور عمرہ بہ نسبت حج کے مانند نماز نفل کے ہے بہ نسبت نماز فرض کے اور نماز پیچھے نماز کے آخر تک معنی اُسکے یہ ہین کہ مداومت کرنی نماز پر اور محافظت کرنی اُسپر بغیر آمیزش اُس چیز کے کہ خلاف اُسکے ہے ایسی چیز ہے کہ کوئی عمل اعلی اس سے نہین یہ مطلب کنایۃً سمجھا گیا جملہ کتاب فی علیین سے اور علیین نام ہے محل مشہور عمل لکھنے والون کے دیوان کا کہ پہونچائے جاتے ہین طرف اُسکے اعمال صالحین کے ۔س **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّۃِ فَارْتَعُوْا قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا رِیَاضُ الْجَنَّۃِ قَالَ الْمَسَاجِدُ قِیْلَ وَمَا الرَّتْعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب گذرو تم بیچ باغون بہشت کے پس میوہ کھاؤ کہا گیا اے رسول خدا کے کیا ہین باغ بہشت کے فرمایا کہ مسجدین کہا گیا اور کیا ہے میوہ کھانا یعنی میوہ خوری اُسمین کیا کرین یا رسول اللہ فرمایا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر روایت کی یہ ترمذی نے ف مسجد کو باغ جنت کا اسلیے فرمایا کہ عبادت کرنی اُسمین سبب ہے حاصل ہونے باغ بہشت کا اور معنی رتع کے اصل مین ہین یہ کہ باغ مین جاکر خوب طرح میوے اور لذت کی چیزین کھاوے اور نکلے طرف نہرون وغیرہ کے سیر کے لیے جیسے کہ عادت ہے لوگون کی وقت جانے کے باغ مین پھر استعمال کیا گیا ہے بیچ پہونچنے کے ثواب عظیم کو خلاصہ حدیث کا یہ ہے کہ جب گذرو تم مسجدون مین تو تسبیحات مذکورہ پڑھو کہ اُس سے ثواب بہت حاصل ہوتا ہے ۔س **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتَی الْمَسْجِدَ لِشَیْءٍ فَہُوَ حَظُّہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ

اور روایت ہے انہیں سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آتا ہے مسجد میں واسطے کسی چیز کے یعنے کسی کام دینی یا دنیاوی کے لیے پس وہ ہی نصیبہ اُسکا روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنی اگر عبادت کے لیے آیا ثواب پاویگا اور دنیا کے کام کے لیے گیا گرفتار وبال ہوگا مضمون اس حدیث کا ایک جز ہے انما الاعمال بالنیات کا **وعن** فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَدَّتِهَا فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا قَالَتْ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَكَذَا اِذَا خَرَجَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ بَدَلَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ الْحُسَيْنِ لَمْ تُدْرِكْ فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى اور روایت ہے فاطمہ صغریٰ بیٹی حضرت امام حسین علیہ السلام کی سے اُنھوں نے نقل کی اپنی دادی فاطمہ کبریٰ سے یعنی حضرت فاطمہ زہرا سے کہ کہا حضرت فاطمہ نے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ آتے مسجد میں درود بھیجتے اوپر محمد کے اور سلام یعنی کہتے صلی اللہ علی محمد وسلم یا کہتے اللھم صل علی محمد وسلم اور کہتے اے رب بخش میرے لیے گناہ میرے اور کھول میرے لیے دروازے اپنے رحمت کے اور جسوقت کہ نکلتے مسجد سے درود بھیجتے اوپر محمد کے اور سلام اور کہتے اے رب بخش میرے لیے گناہ میرے اور کھول واسطے میرے دروازے اپنے فضل کے روایت کی یہ ترمذی اور احمد اور ابن ماجہ نے اور بیچ روایت احمد اور ابن ماجہ کے یہ ہے کہ کہا حضرت فاطمہ نے جسوقت کہ داخل ہوتے حضرت صلعم مسجد میں اور اسی طرح جسوقت نکلتے کہتے ساتھ نام اللہ کے داخل ہوتا ہوں میں اور نکلتا ہوں میں اور سلام اوپر رسول اللہ کے بجائے صلی علی محمد وسلم کے اور کہا ترمذی نے نہیں اسناد اسکی متصل اور فاطمہ بیٹی حسین کی نے نہیں پایا فاطمہ کبریٰ کو یعنے فاطمہ زہرا بنت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو **ف** درود اور سلام وغیرہ کے الفاظ یوں فرمائے اور یوں نفرمائے اللھم صل علی اور اللھم اغفرلی اسلیے کہ درود اور سلام کے ساتھ مناسبت ہے اسم شریف کو اور رب اغفرلی کہنے میں انکسار نکلتا ہے یا تعلیم امت کے لیے فرمایا کہ یوں کہا کریں اور فاطمہ صغریٰ نے نہیں پایا فاطمہ کبریٰ کو اسلیے کہ حضرت امام حسین کی عمر انکے وقت میں آٹھ برس کی تھی پس سند اسکی متصل نہوئی راوی درمیان میں کا متروک ہے **وعن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَنَاشُدِ الْاَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ وَعَنِ الْبَيْعِ وَالْاِشْتِرَاءِ فِيْهِ وَاَنْ يَّتَحَلَّقَ النَّاسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اُسنے نقل کی ہے اپنے باپ سے اُسنے نقل کیا اپنے دادا سے کہا منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھنے شعروں کے سے مسجد میں اور بیچنے اور خریدنے سے مسجد میں اور یہ کہ حلقہ باندھ کر بیٹھیں لوگ دن جمعہ کے پہلے نماز سے مسجد میں یعنی اگرچہ مذاکرہ علم کے لیے بیٹھیں اور مشغول ساتھ ذکر کے ہوں روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے **ف** مراد شعروں سے شعر برے اور جھوٹے ہیں کہ پڑھنا انکا نامشروع ہے اسلیے کہ مکان عبادت کا ہے وہاں خلاف شرع بات نکرے اور شعر کہ انمیں توحید اللہ تعالےٰ کی اور نعت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اور انکے تابعداروں کی ہووے یا نصیحت کی باتیں انمیں ہوں بہرحال سب جانے پڑھنے مستحسن ہیں چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم واسطے حسان شاعر کے کہ وہ حضرت کی تعریف کرتا تھا اور انکے دشمنوں کی ہجو کہتا تھا مسجد میں منبر بچھاتے اور فرماتے کہ جبرئیل تائید کرتے ہیں حسان کی کہ وہ مقابلہ کرتا ہے پیغمبر خدا کی طرف سے اور خرید و فروخت جیسے مسجد میں منع ہے اسی طرح اور معاملات دنیا کے بھی منع ہیں اور حلقہ کر کے بیٹھنا مسجد میں دن جمعہ کے پہلے نماز کے جو منع فرمایا سبب اسکا کیا ہے

علما نے اسکی کئی وجہین بیان کی ہین اول یہ کہ حلقہ کرکے بیٹھنا مخالف ہے ہیئت اجتماعی نمازیون کے دوسری یہ کہ جمع ہونا واسطے نماز جمعہ کے بڑا کام ہے جبتک اس سے فارغ نہو وین مشغول ہونا اور کام مین نچاہیے اور حلقہ کرکے بیٹھنا باعث غفلت کا ہوتا ہے ان صورتون مین بھی مخصوص ساتھ حلقہ کرنیکے وقت خطبہ کے ہین تیسرے یہ کہ وہ وقت چپ رہنے کا اور مشغول ہونیکا ہے ساتھ سننے خطبہ کے اور متوجہ ہونے کا طرف اُسکے ہے اس صورت مین مراد نہی ہے حلقہ کرنے سے وقت خطبہ کے اور دو صورتون پہلی مین نہی تنزیہی ہے اور تیسری صورت مین نہی تحریمی ہے ح

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمْ مَنْ يَّبِيْعُ اَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ وَاِذَا رَاَيْتُمْ مَنْ يَّنْشُدُ فِيْهِ ضَالَّةً فَقُوْلُوْا لَا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت دیکھو تم کسی شخص کو کہ بیچتا ہے یا خریدتا ہے مسجد مین کچھ پس کہو نہ نفع دے اللہ سوداگری تیری مین اور جسوقت دیکھو تم کسی شخص کو کہ ڈھونڈھتا ہے ساتھ بلند آواز کے مسجد مین گم ہوئی چیز کو پس کہو یعنی سب مسلمان نہ پھیرے اللہ تجھپر یعنی نپاوے تیری چیز روایت کی یہ ترمذی اور دارمی نے

وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّسْتَقَادَ فِي الْمَسْجِدِ وَاَنْ تُنْشَدَ فِيْهِ الْاَشْعَارُ وَاَنْ تُقَامَ فِيْهِ الْحُدُوْدُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ فِيْ سُنَنِهٖ وَصَاحِبُ جَامِعِ الْاُصُوْلِ فِيْهِ عَنْ حَكِيْمٍ وَفِي الْمَصَابِيْحِ عَنْ جَابِرٍ اور روایت ہے حکیم بن حزام سے کہا منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ قصاص لیا جاوے یعنی بدلے خون کے خون کیا جاوے مسجد مین اور یہ کہ پڑھے جاوین مسجد مین شعر اور یہ کہ قائم کیجاوین اسمین حدین یعنی مثل حد زنا اور حد شراب پینے اور مانند اُسکے کی روایت کی یہ ابو داؤد نے بیچ سنن اپنے کے اور صاحب جامع الاصول نے جامع الاصول مین حکیم سے یعنی بغیر لفظ ابن حزام کے اور مصابیح مین جابر سے اور یہ اصول مین نہین پایا گیا

وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ يَعْنِي الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ وَقَالَ مَنْ اَكَلَهُمَا فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا وَقَالَ اِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ اٰكِلِيْهِمَا فَاَمِيْتُوْهُمَا طَبْخًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے معاویہ بن قرہ سے اُسنے نقل کی اپنے باپ سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ان درختون سے یعنی پیاز اور لہسن سے اور فرمایا جو کوئی کھاوے ان دونون کو پس نزدیک نہووے ہماری مسجد کے یعنی مسجد مسلمانون کی کے اور فرمایا اگر ہو تم خواہ مخواہ کھانے والے اُنکے پس مارو انکو پکا کر یعنی بو اُنکی دور کرو بسبب پکانے کے روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** جملہ مین لکھا بیان ہے پہلے جملہ کا اور پس نزدیک نہووے مبالغہ ہے بیچ نہ آنیکے مسجد مین یعنی نزدیک بھی نہ آوے مسجد کے چہ جاے اندر آنا اور یا نزدیک ہونا کنایہ ہے داخل ہونے سے بس ح

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری زمین مسجد ہے یعنی نماز اسمین بے کراہت جائز ہے سواے مقبرہ کے اور حمام کے روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور دارمی نے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّصَلّٰى فِيْ سَبْعَةِ مَوَاطِنَ فِي الْمَزْبَلَةِ وَالْمَجْزَرَةِ وَالْمَقْبَرَةِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيْقِ وَفِي الْحَمَّامِ وَفِيْ مَعَاطِنِ الْاِبِلِ وَفَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نماز پڑھی جاوے سات جگہ مین بیچ جگہ نجاست پڑنے کے اور جگہ ذبح ہوتے جانورون کے اور مقبرہ کے اور بیچون بیچ راہ کے اور بیچ حمام کے اور بیچ جگہ بندھنے اونٹون کے اور اوپر پشت خانہ کعبہ کے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** بعض سلف کا یہ معنے اسکلے

علمار کا مذہب یہ ہی کہ نماز مقبرہ مین مکروہ ہی واسطے ظاہر حدیث کے اور بعضے کہتے ہین کہ جائز ہی لیکن نماز پڑھنی جانب قبر کے حرام ہی بالاتفاق یہ مسئلہ مفصل شروع مین اور فقہ مین مذکور ہی جو چاہے وہان دیکھے اور مزبلہ اور مجزرہ مین نماز پڑھنی منع ہی بسبب نزدیکی ہونے نجاست کے یعنی ان مکانون مین اگر صاف جانماز پڑھے کہ نجاست دور ہو یا نجاست پر مصلے بچھا کر پڑھے تو بھی مکروہ ہی کہ اسمین حقارت دین کی لازم آتی ہی نماز پاکیزہ اور اچھی جگہ مین پڑھنی چاہیے نہ کہ ایسی جاے اور راہ مین اسلیے منع ہی کہ بسبب گذرنے لوگون کے نماز مین وسوسہ مبتلا ہی اور لوگون کو تنگ کرنا ہوتا ہی اور اگر لوگ نمازی کے آگے سے بے ضرورت گذرینگے وہ گنہگار ہونگے اور اگر لوگون کو ضرورت ہوگی نمازی گنہگار ہوگا انکے گذرنے سے اور حمام مین نماز مکروہ ہی اسلیے کہ وہ جگہ ہی ستر کھلنے اور رہنے شیطانون کی اور پشت کعبہ پر بھی نماز مکروہ ہی اسلیے کہ بے ادبی ہوتی ہی اور اختلاف کیا ہی علمار نے کہ ساتون جگہون مذکورہ مین جو نماز پڑھنی منع کی ہی نہی اسمین تحریمی ہی یا تنزیہی ٭ س ح ٭ **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوْا فِیْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھو نماز بیچ جگہ بندھنے بکریون کے اور نہ نماز پڑھو بیچ جگہ بندھنے اونٹون کے روایت کی یہ ترمذی نے **ف** اونٹون کی جگہ نماز اسلیے منع ہی کہ خوف ہوتا ہی انکی کھلبلانے اور ضرر پہنچانے کا پس نماز خاطر جمعی سے نہین ہوتی اور بکریون کی جاے یہ ڈر نہین ہوتا ٭ س ح ٭ **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِیْنَ عَلَیْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتون زیارت کرنے والیون قبرون کی کو اور لعنت کی انکو کہ جو بناتے ہین قبرون پر مسجدین یعنے قبرون کی طرف سجدہ کرین اور روشن کرین چراغ روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے **ف** حضرت نے ابتداے اسلام مین منع فرمایا تھا زیارت قبور سے بعد ازان اجازت فرمائی پس بعضے تو کہتے ہین کہ یہ اجازت عام ہوئی مردون کو بھی اور عورتون کو بھی پس یہ نہی پہلے تھی اب درست ہی عورتون کو زیارت قبور کی اور بعضے کہتے ہین کہ اجازت مردون ہی کو ہوئی عورتون کے حق مین نہی باقی ہی بسبب قلت صبر اور جزع اور فزع انکے کے ظاہر حدیث کا مؤید اسی قول کا ہی اور مستثنی ہی زیارت قبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس عموم سے نزدیک جمہور کے یعنے حضرت کی زیارت سبکو جائز ہی خواہ مرد ہو خواہ عورت اور چراغ قبر پر جلانا حرام ہی واسطے اسراف اور ضائع کرنے مال کے اور بعضے کہتے ہین کہ اگر قبر کے پاس سے رستہ چلتا ہو اور راہ گیرون کے لیے چراغ رکھے یا چراغ کی روشنی مین کچھ کام کرنا منظور ہو تو جائز ہی چراغ جلانا پس اس صورت مین چراغ جلانا قبر کے لیے نہوا بلکہ اور کام کے لیے ہوا ٭ ع ٭ اور تحقیق میرے اُستاد مکرم مولانا اسحق بادامہ اللہ ظلہ کی یہ ہی کہ عورتون کو زیارت قبور کی ساتہ قول صحیح تر کے مکروہ تحریمی ہی چنانچہ مستملی مین لکھا ہی کہ مستحب ہی زیارت قبور کی مردون کو اور مکروہ ہی عورتون کو انتہی اور کتاب مجالس حاشیہ مین لکھا کہ اہر عورتون کے نہین حلال ہی انکو یہ کہ نکلین طرف مقابر کے اسلیے کہ روایت کی گئی ہی ابو ہریرہ سے انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام لعن زوارات القبور انتہی اور نصاب الاحتساب مین آیا ہی کہ پوچھے گئے قاضی جواز نکلنے عورتون کے سے طرف مقابر کے اور خرابی و قباحت سے بچ نکلنے کے پس کہا مت پوچھ جواز اور فساد سے بیچ اسکے بلکہ پوچھ مقدار اس چیز کی سے کہ لاحق ہوتی ہی اسکو لعنت سے اور جان کہ عورت جب ارادہ کرتی ہی نکلنے کا ہوتی ہی بیچ لعنت اللہ تعالی کے اور ملائکہ کے اور جب نکلتی ہی گھیر لیتے ہین اسکو شیاطین ہر طرف سے اور جب آتی ہی قبر پر لعنت کرتی ہی اسپر روح میت کی اور جب پھرتی ہی ہوتی ہی بیچ لعنت اللہ کی یہانتک کہ پھرتی ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ جو عورت نکلتی ہی طرف مقبرہ کے لعنت کرتے ہین اسکو فرشتے ساتون آسمانون کے اور ساتون زمینون کے

پس جتی ہی بیچ لعنت اللہ کے اور جو عورت وعظ کرتی ہی میت کے لیئے ساتھ خیر کے اپنے گھر مین دیتا ہی اللہ تعالے اُسکو ثواب حج اور عمرے کا اور
روایت ہی سلمان اور ابی ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز نکلے مسجد سے پس کھڑے ہوئے اپنے گھر کے دروازے پر پس آگئین
بیٹی اُنکی حضرت فاطمہؓ پس کہا حضرت نے اُنکو کہان سے آئی تو کہا انھون نے نکلتی تھی مین طرف مکان فلانی عورت کے کہ مری تھی پس
کہا حضرت نے کیا گئی تھی تو اسکی قبر پر پس کہا حضرت فاطمہؓ نے معاذ اللہ یہ کہ کرون مین ایک چیز بعد اس چیز کے کہ سنی مین نے تجھسے وہ چیز
کہ سنی مین نے پس فرمایا حضرت نے اگر جاتی تو اسکی قبر پر نہ پاتی بو جنت کی انتہی اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے رسالہ مالا بد مین لکھا ہی
کہ زیارت قبور کی مردون کو جائز ہی نہ عورتون کو انتہی وعن ابی امامۃ قال ان حبرا من الیھود سال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم ای البقاع خیر فسکت عنہ وقال اسکت حتی یجیئ جبریل فسکت وجاء جبریل علیہ السلام فسال فقال
ما المسئول عنھا باعلم من السائل ولکن اسال ربی تبارک وتعالی ثم قال جبریل یا محمد انی دنوت من اللہ
دنوا ما دنوت منہ قط قال وکیف کان یا جبریل قال کان بینی وبینہ سبعون الف حجاب من نور فقال شر البقاع
اسواقھا وخیر البقاع مساجدھا رواہ ابن حبان فی صحیحہ عن ابن عمر اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ کہا تحقیق ایک عالم نے
یہودیون مین سے پوچھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسی جگہ بہتر ہی پس چپ رہے حضرت جواب دینے سے اور کہا اپنے دل مین کہ
چپکا ہو رہونگا یہان تک کہ آوے جبرئیل پس چپکے رہے اور آئے جبرئیل علیہ السلام پس پوچھا حضرت نے پس کہا جبرئیل نے نہین وہ شخص کہ
پوچھا گیا اس سے دانا تر پوچھنے والے سے یعنی اس بات کو جیسا تم نہین جانتے ویسا ہی مین بھی نہین جانتا ولیکن پوچھونگا مین رب اپنے
سے کہ بابرکت ہی اور بلند قدر ہی پھر کہا جبرئیل نے اے محمد تحقیق مین نزدیک ہوا اللہ سے نزدیک ہونے کہ کہ نہین نزدیک ہوا مین اسکے سے
کبھی فرمایا حضرت نے کس طرح اور کسقدر نزدیک ہوا تو اے جبرئیل کہا جبرئیل نے تھے درمیان میرے اور درمیان اسکے ستر ہزار پردے نور کے پس
فرمایا اللہ تعالے نے بدترین مکانون کے بازار اُنکے اور بہترین مکانون کی مسجدین اُنکی روایت کی یہ ابن حبان نے اپنی صحیح مین ابن عمر سے
ف یہ پردے بہ نسبت مخلوقات کے ہین نہ بہ نسبت خالق کے حق سبحانہ تعالی پردے مین نہین ہی بلکہ لوگ پردے مین ہین یعنی پردہ
نفسانی اور جسمانی وغیرہ مین مانند حجاب آفتاب کے بہ نسبت اندھے کے کہ وہ پردے مین ہی یعنی نہین دیکھ سکتا نہ آفتاب اور سائل نے پوچھا
بہتر مکان اور جواب مین پہلے برے دونون بیان کیے مقابلہ کے لیے کہ گھر رحمن اور شیطان کے دونون کے معلوم ہوجاوین اور اس حدیث سے
یہ معلوم ہوا کہ جو کوئی ایک مسئلہ پوچھا جاوے اور وہ جانتا نہو تو لازم ہی اُسکو کہ جلدی نہ کرے جواب دینے مین اور غیرت نکرے پوچھنے مین اپنے
سے زیادہ علم والے سے پس یہ سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور جبرئیل علیہ السلام کی ہی اور اصل مشکوۃ مین بعد لفظ رواہ کے سفیدی چھوٹی ہی
نام کتاب کا یعنی لکھا پیچھے سے بعضے عالمون نے نام کتاب کا لکھدیا ہی وہ ح س

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من جاء مسجدی ھذا لم یاتہ الا لخیر یتعلمہ او یعلمہ فھو
بمنزلۃ المجاھد فی سبیل اللہ ومن جاء لغیر ذلک فھو بمنزلۃ الرجل ینظر الی متاع غیرہ رواہ ابن ماجۃ والبیھقی
فی شعب الایمان روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ آوے اس مسجد میری مین نہ آوے
مگر واسطے نیک کام کے سیکھے اُسکو یا سکھلاوے اُسکو پس وہ ثواب مین مانند جہاد کرنے والے کے ہی خدا کی راہ مین اور جو شخص کہ آوے واسطے غیر کام
یعنی مانند لہو و لعب وغیرہ کے پس وہ مانند اس شخص کے ہی کہ دیکھتا ہو طرف اسباب غیر اپنے کے روایت کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین

ف اس مسجد میری میں یعنی مسجد نبوی میں کرو عظیم الشان ہے اور اور مسجدیں تابع اور فرع اسکی ہیں اس حکم میں یعنی اور مسجدوں کا بھی یہی حکم ہے اور جو نہ آوے مگر واسطے نیک کام کے کہ سیکھے اسکو یا سکھلاوے اسکو سیکھنے اور سکھانے کو خاص کر ذکر کیا واسطے اظہار فضیلت انکی کے والا نماز اور اعتکاف اور تلاوت اور ذکر بھی یہی حکم رکھتے ہیں اور دیکھتا ہے طرف اسباب غیر اپنے کے یعنی یہ مثل اس شخص کے ہے کہ آپ ایک چیز نہیں رکھتا اور غیر کی چیز دیکھکر حسرت لیجاتا ہے یعنی ایسے ہی شخص بھی جب آخرت میں ثواب اسکا دیکھیگا کہ مسجد میں خیر کی تھی حسرت کریگا اور رنج اٹھاویگا کہ میں کیوں ایسی دولت سے محروم رہا یا یہ معنی ہیں کہ جیسے غیر کی چیز دیکھنا یعنی ارادہ اسکا رکھنا منع ہے ویسے ہی مسجد میں غیر نیک کام کے لیے آنا منع ہے روایت ہے حسن سے **وعن** الحسن مرسلاً قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتي على الناس زمان يكون حديثهم في مساجدهم في أمر دنياهم فلا تجالسوهم فليس لله فيهم حاجة رواه البيهقي في شعب الإيمان اور روایت ہے حسن سے بطریق ارسال کے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آویگا لوگوں پر زمانہ کہ ہونگی باتیں انکی مسجدوں انکی میں بیچ مقدمہ دنیا انکی کے پس نہ بیٹھنا تم انکے ساتھ یعنی اگرچہ ہم کلام نہو انسے تاشریک نہو انکے پس نہیں واسطے اللہ کے بیچ انکے کچھ حاجت روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** یہ کنایہ ہے اس سے کہ اللہ تعالیٰ بیزار ہے انسے اور رد خارج ہیں اللہ تعالیٰ کے عہد اور پناہ سے اور کنایہ ہے نہ قبول ہونے طاعت انکی سے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ مسجد میں کلام دنیا کا کرنا مکروہ ہے اور بہت سی حدیثیں آئی ہیں بیچ منع ہونے کلام دنیا کے مسجد میں اور شاید کلام سے وہ مراد ہے کہ عبث اور بیفائدہ ہو اور ہواور اگر ایک دو کلمہ ہو کہ اس قسم کو نہ پہونچے داخل اس میں نہیں ہے **وعن** السائب بن يزيد قال كنت نائما في المسجد فحصبني رجل فنظرت فإذا هو عمر بن الخطاب فقال اذهب فأتني بهذين فجئته بهما فقال ممن أنتما أو من أين أنتما قالا من أهل الطائف قال لو كنتما من أهل المدينة لأوجعتكما ترفعان أصواتكما في مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه البخاري اور روایت ہے سائب بن یزید سے کہ کہا تھا میں سوتا مسجد میں پس کنکری ماری مجھکو ایک شخص نے پس دیکھا میں نے پس ناگہاں وہ حضرت عمر بن الخطاب تھے پس کہا جا لے آ میرے پاس ان دونوں شخصوں کو کہ مسجد میں کیا کر باتیں کر رہے تھے پس لایا میں ان دونوں کو انکے پاس پس فرمایا حضرت عمرؓ نے کن لوگوں میں سے ہو تم یا فرمایا کہاں کے ہو کہا انہوں نے کہ ہم ہیں اہل طائف سے فرمایا حضرت عمرؓ نے اگر ہوتے تم اہل مدینہ سے البتہ ایذا دیتا تمکو یعنی مارتا اور یہ سبب یہاں کے رہنے والے نہیں ہو اور مسجد شریف کے سے واقف نہیں معذور ہو یا مسافر ہو تو تم پر شفقت کی ہے بلند کرتے ہو آوازیں اپنی مسجد رسول خدا کی میں در و دیوار کانپتے اور سلام روایت کی یہ بخاری نے **ف** لفظ اور کا ادنیٰ میں شک راوی کا ہے اور مکروہ ہے آواز بلند کرنی مسجد میں اگرچہ ساتھ علم کے ہو یعنی **وعن** مالك قال بنى عمر رحبة في ناحية المسجد تسمى البطيحاء وقال من كان يريد أن يلغط أو ينشد شعرا أو يرفع صوته فليخرج إلى هذه الرحبة رواه في الموطأ اور روایت ہے مالک سے کہا بنایا تھا حضرت عمرؓ نے ایک چبوترہ ایک جانب مسجد کے نام تھا اسکا بطیحا اور فرمایا جو شخص ارادہ کرے یہ کہ شور مچاوے یعنی کرے یا پڑھے شعر یا بلند کرے آواز اپنی پس چاہیے کہ نکلے طرف اس چبوترے کے روایت کی یہ موطا میں **وعن** أنس قال رأى النبي صلى الله عليه وسلم نخامة في القبلة فشق ذلك عليه حتى رئي في وجهه فقام فحكه بيده فقال إن أحدكم إذا قام في الصلوة فإنما يناجي ربه وإن ربه بينه وبين القبلة فلا يبزقن أحدكم قبل قبلته ولكن عن يساره أو تحت قدمه

ثُمَّ اَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهٖ فَبَصَقَ فِيْهِ ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَقَالَ اَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے انس سے کہا کہ دیکھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشہ کو بیچ جانب قبلہ کے پس ناخوش معلوم ہوا یہ حضرت پر یہان تک کہ دیکھا گیا اثر اسکا بیچ چہرہ مبارک اُنکے کے پس کھڑے ہوئے اور کُھرچا اُسکو ساتھ ہاتھ اپنے کے پس فرمایا تحقیق ایک تمھارا جسوقت کھڑا ہوتا ہے نماز بیچ پس سوائے اسکے نہین کہ سرگوشی کرتا ہے پروردگار اپنے سے اور تحقیق پروردگار اُسکا درمیان اُسکے اور درمیان قبلہ کے ہے پس نتھوکے کوئی تمھارا جانب قبلہ کے ولیکن بائین اپنے یا نیچے پاؤن اپنے کے پھر لیا حضرت نے کونہ چادر اپنی کا پس تھوکا اسمین پھر ملا بعض اسکے کو اوپر بعض کے پھر فرمایا یا کرے اسطرح سے روایت کی یہ بخاری نے **ف** پروردگار اُسکا درمیان اُسکے اور درمیان قبلہ اُسکے کے معنی اسکے یہ ہین کہ وہ قصد کرتا ہے رب اپنے کا ساتھ متوجہ ہونیکے طرف قبلہ کے پس تقدیر اس کلام کی یہ ہے کہ مقصود اُسکا درمیان اُسکے اور درمیان قبلہ کے ہے پس حکم کیا یہ کہ بچاوے اسطرف کو تھوک سے اور حکم تھوکنے کا بائین طرف اور نیچے قدم کے اس صورت مین ہے کہ نماز مسجد مین نہ پڑھتا ہو اور مسجد مین اگر پڑھتا ہو تو نہ تھوکے مگر کپڑے اپنے مین ؁ طیبی **وعن** السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا اَمَّ قَوْمًا فَبَصَقَ فِي الْقِبْلَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْمِهٖ حِيْنَ فَرَغَ لَا يُصَلِّيْ لَكُمْ فَاَرَادَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ يُّصَلِّيَ لَهُمْ فَمَنَعُوْهُ فَاَخْبَرُوْهُ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ وَحَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّكَ قَدْ اٰذَيْتَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے سائب بن خلاد سے اور وہ ایک شخص ہے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہا اُسنے تحقیق ایک شخص امام ہوا ایک قوم کا پس تھوکا اُسنے طرف قبلہ کے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے تھے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے قوم اُسکی کے جسوقت فارغ ہوا وہ نماز سے کہ نہ نماز پڑھاوے واسطے تمھارے یہ بعد اسکے پس ارادہ کیا اسنے پیچھے اُسکے نماز پڑھوانے کا واسطے اُنکے پس منع کیا قوم نے اُسکو اور خبر دی اُسکو ساتھ فرمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس ذکر کیا اُسنے یعنے منع کرنا قوم کا امامت کو روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا حضرت صلعم نے کہ ہان اور کہتا ہے راوی کہ گمان کرتا ہون مین یہ کہ فرمایا اُسکو حضرت نے یعنے بیچ بیان کرنے سبب منع کے امامت سے یہ کہ تحقیق ایذا دی تو نے اللہ کو اور رسول اُسکے کو یعنے بسبب کرنے اس فعل ممنوع کے روایت کی یہ ابوداود نے

وعن مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اُحْتُبِسَ عَنَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى كِدْنَا نَتَرَاءٰى عَيْنَ الشَّمْسِ فَخَرَجَ سَرِيْعًا فَثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَجَوَّزَ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِهٖ فَقَالَ لَنَا عَلٰى مَصَافِّكُمْ كَمَا اَنْتُمْ ثُمَّ انْفَتَلَ اِلَيْنَا ثُمَّ قَالَ اَمَا اِنِّيْ سَاُحَدِّثُكُمْ مَا حَبَسَنِيْ عَنْكُمُ الْغَدَاةَ اِنِّيْ قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَوَضَّاْتُ وَصَلَّيْتُ مَا قُدِّرَ لِيْ فَنَعَسْتُ فِيْ صَلٰوتِيْ حَتَّى اسْتَثْقَلْتُ فَاِذَا اَنَا بِرَبِّيْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ لَا اَدْرِيْ قَالَهَا ثَلٰثًا قَالَ فَرَاَيْتُهٗ وَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ اَنَامِلِهٖ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَتَجَلّٰى لِيْ كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ فِي الْكَفَّارَاتِ قَالَ وَمَا هُنَّ قُلْتُ مَشْيُ الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ وَالْجُلُوْسُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَاِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ حِيْنَ الْكَرِيْهَاتِ قَالَ ثُمَّ فِيْمَ قُلْتُ فِي الدَّرَجَاتِ قَالَ وَمَا هُنَّ قُلْتُ اِطْعَامُ الطَّعَامِ وَلِيْنُ الْكَلَامِ وَالصَّلٰوةُ

له البزاق في المسجد [illegible]

بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ فَقَالَ سَلْ قَالَ قُلْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِيْ وَتَرْحَمَنِيْ وَاِذَا اَرَدْتَ فِتْنَةً فِيْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ وَاَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُنِيْ اِلٰى حُبِّكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوْهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوْهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا کہ روکی ہمسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز صبح کی نماز سے یعنی وقت عادت کے نہ آئے یہان تک کہ نزدیک تھے ہم کہ دیکھین قرص آفتاب کو پس نکلے جلدی پس تکبیر کہی گئی ساتھ نماز کے پس نماز پڑہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور تخفیف کی نماز اپنی مین پس جب سلام پھیرا پکارا ساتھ آواز اپنی کے پس فرمایا واسطے ہمارے کہ بیٹھے رہو اوپر صفون اپنی کے جیسے کہ ہو تم بیٹھے پھر منہ طرف ہمارے پھیر فرمایا آگاہ ہو تحقیق مین خبر دونگا تمکو اس چیز سے کہ روکا مجھکو تمسے آج کی صبح وہ یہ ہے کہ تحقیق مین اُٹھا رات کو یعنی تہجد کے لیے پس وضو کیا مین نے اور نماز پڑہی مین نے جو کچھ مقدر تھی واسطے میرے پس اونگھا مین بیچ نماز اپنی کے یہان تک کہ بھاری ہوا مین یعنی نیند غالب ہوئی پس ناگہان دیکھا مین نے پروردگار اپنے بابرکت اور بلند قدر کو بیچ اچھی صورت کے یعنے اپنی صفت کے پس کہا اے محمد کہا مین نے حاضر ہون اے رب میرے فرمایا پروردگار نے بیچ کس چیز کے گفتگو کرتے ہین فرشتے مقرب کہا مین نے نہین جانتا مین فرمایا اللہ تعالی نے یہ کلمہ تین بار یعنی تین بار یہی بات پوچھی اور مین نے یہی جواب دیا ہر بار کہا حضرت نے پس دیکھا مین نے اللہ کو کہ رکھا ہاتھ اپنا درمیان مونڈھون میری کے یہان تک کہ پائی مین نے سردی انگلیون اللہ تعالی کی درمیان چھاتی اپنی کے پس ظاہر ہوئی واسطے میرے ہر چیز اور پہچان لیا مین نے سبکو پس فرمایا یا محمد کہا مین نے حاضر ہون مین اے رب میرے فرمایا کس چیز مین جھگڑتے ہین فرشتے مقرب کہا مین نے کفارات مین فرمایا اللہ تعالے نے کیا ہین وہ کہا مین نے چلنا ساتھ قدمون کے طرف جماعتون کے اور بیٹھنا مسجدون مین پیچھے نماز ون کے اور پورا کرنا وضو کا وقت کراہت کے یعنی جب ناخوش لگے طبیعت کو استعمال پانی کا مثل سردی اور بیماری کے فرمایا پھر کس چیز مین گفتگو کرتے ہین کہا مین نے بیچ درجون کے فرمایا اللہ تعالی نے اور کیا ہین وہ کہا حضرت نے کہا مین نے کھلانا کھانے کا اور نرمی کرنی بات مین اور نماز پڑہنی رات مین اس حال مین کہ لوگ سوتے ہون کہا اللہ تعالی نے دعا کر چاہ اپنے لیے کہا حضرت نے دعا کی مین نے یا الٰہی تحقیق مین سوال کرتا ہون تجھسے کرنے نیکیون کا اور چھوڑنے برائیون کا اور دوستی مسکینون کی اور یہ کہ بخشے واسطے میرے اور رحم کرے مجھپر اور جسوقت ارادہ کرے تو فتنہ کا ایک قوم مین پس مار مجھکو غیر فتنہ مین اور مانگتا ہون مین تجھسے محبت تیری یعنی یہ کہ تجھے دوست رکھون یا تو مجھے دوست رکھے اور مانگتا ہون محبت اس شخص کی کہ محبت رکھے تجھسے یعنی مین اسے دوست رکھون یا وہ مجھے دوست رکھے اور مانگتا ہون محبت اس عمل کی کہ نزدیک کرے مجھکو طرف محبت تیری کے پس فرمایا رسول خدا صلعم نے تحقیق یہ خواب حق ہے پس یاد رکھو اسکو پھر سکھلاؤ اسکو لوگون کو روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور پوچھا مین نے محمد بن اسمٰعیل سے اس حدیث کا پس کہا یہ حدیث صحیح ہے اور شرح اس حدیث کی دوسری فصل مین مفصل بیان ہو چکی ہے اسلیے یہان نہ بیان کی اور اس حدیث سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نے خواب مین اللہ تعالی کو دیکھا اور اسی حالت مین سوال جواب ہوئی ہے۔

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ قَالَ فَاِذَا قَالَ ذٰلِكَ قَالَ الشَّيْطٰنُ حُفِظَ مِنِّيْ سَائِرَ الْيَوْمِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا تھے رسول [illegible] اللہ علیہ وسلم فرماتے [illegible] ہوتے مسجد مین یہ پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ اللہ کے کہ بڑا ہے اور ساتھ

تو رہتی ہے کہ بزرگ ہو اور سیاست سلطنت اُسکی کے کہ قدیم ہے شیطان راندے ہوئے سے فرمایا حضرت نے پس جبتک کہتا ہے کوئی یہ کلمات
تب کہا حاصل ہوتے سے مسجد میں کہتا ہے شیطان محفوظ رہا میری شر سے یہ بندہ تمام دن روایت کی یہ ابو داود نے **وعن عطاء ابن**
یسار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم لا تجعل قبری وثنا یعبد اشتد غضب اللہ علی قوم
اتخذوا قبور انبیائھم مساجد رواہ مالک مرسلا اور روایت ہے عطا بن یسار سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا
الٰہی نکر تو میری قبر کو بت کہ پوجی جاوے سخت ہوا غضب اللہ کا اُس قوم پر کہ ٹھہرائیں قبریں اپنے انبیا کی سجدہ گاہ روایت کی یہ مالک نے
مرسل **ف** یعنی نکر میری قبر کو مانند بت کے بیچ تعظیم کرنے لوگون کے اور بار بار آنے انکے کے واسطے زیارت کے یعنی بطریق میلے کے اور متوجہ ہونے کے
اسکی طرف واسطے سجدہ کے جیسے کہ سُنتے ہین اور دیکھتے ہین ہم اب بعضے مزارات اور مقامات کو یعنے مثل تھان وغیرہ کے اور جملہ اشتد غضب اللہ
آخر تک جملہ مستانفہ یعنے جملہ علیحدہ ہے گویا کہا گیا کہ کیون آپ یہ دعا کرتے ہین اسکا جواب دیا اشتد آخر تک یعنے از راہ مہربانی اور شفقت کے
اوپر امت کے یہ دعا کرتا ہون کہ مبادا یہ بھی اسمین گرفتار نہ ہون جیسے یہود گرفتار ہوکر غضب کیے گئے تھے **وعن معاذ بن جبل قال کان**
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستحب الصلوۃ فی الحیطان قال بعض رواتہ یعنی البساتین رواہ الترمذی وقال
ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث الحسن بن ابی جعفر قد ضعفہ یحیی بن سعید وغیرہ
اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے نماز پڑھنی باغون مین کہا بعض راویون اس حدیث کے نے کہ
مراد حیطان سے باغ ہین روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث حسن بن ابی جعفر کے سے
کہ تحقیق ضعیف کہا ہے اُسکو یحیی بن سعید وغیرہ نے **وعن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الرجل**
فی بیتہ بصلوۃ وصلوتہ فی مسجد القبائل بخمس وعشرین صلوۃ وصلوتہ فی المسجد الذی یجمع فیہ بخمس
مائۃ صلوۃ وصلوتہ فی المسجد الاقصی بخمسین الف صلوۃ وصلوتہ فی مسجدی بخمسین الف صلوۃ وصلوۃ
فی المسجد الحرام بمائۃ الف صلوۃ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے نماز آدمی کی بیچ گھر اُسکے کے برابر ایک نماز کے اور نماز اسکی محلہ کی مسجد مین برابر پچیس نمازون کے اور نماز اسکی بیچ مسجد کے کہ جمعہ پڑھا جاوے
اسمین یعنے جامع مسجد مین برابر پانسو نمازون کے اور نماز اُسکی بیچ مسجد اقصی کے یعنی بیت المقدس کے برابر پچاس ہزار نمازون کے اور نماز اُسکی
بیچ مسجد میری کے برابر پچاس ہزار نمازون کے اور نماز اسکی بیچ مسجد حرام کے یعنی مکہ کے برابر لاکھ نمازون کے روایت کی یہ ابن ماجہ نے
وعن ابی ذر قال قلت یا رسول اللہ ای مسجد وضع فی الارض اول قال المسجد الحرام قلت ثم ای قال
المسجد الاقصی قلت کم بینھما قال اربعون عاما ثم الارض لک مسجد فحیث ما ادرکتک
الصلوۃ فصل متفق علیہ اور روایت ہے ابی ذر سے کہا کہا مین نے اے رسول خدا کے کونسی مسجد بنائی گئی زمین مین
پہلے فرمایا مسجد حرام کہا مین نے پھر کونسی فرمایا کہ مسجد اقصی یعنی بیت المقدس کہا مین نے کتنی مدت تھی درمیان اُن دونون کے فرمایا چالیس
برس پھر فرمایا کہ ساری زمین واسطے تیرے مسجد ہے یعنے حکم مسجد کا رکھتی ہے کہ جائز ہے اسمین نماز جہان پاوے تجھکو نماز پس نماز پڑھ روایت کی
یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ بانی کعبہ کے حضرت ابراہیم علیہ السلام ہین اور بانی بیت المقدس کے حضرت
سلیمان علیہ السلام اور ان دونون مین فرق زیادہ ہزار برس سے ہے پس فرق چالیس برس کا کیونکر کہا جواب اسکا یہ ہے کہ ابن جوزی نے کہا ہے کہ اس حدیث مین اشارہ ہے

اوپر اول بنا رکھنے ان دونون مسجدون کے اور پہلے کعبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نہین بنایا اور نہ پہلے حضرت سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس بنایا کیونکہ منقول ہی کہ اول جو بناے کعبہ کی رکھی حضرت آدم علیہ السلام نے رکھی بعد آپکے انکی اولاد پھیلی زمین مین پس ہوسکتا ہی کہ کسی نے انکی اولاد مین سے بناے بیت المقدس کی رکھی ہو اور اسمین چالیس برس کا فرق ہو بعد اسکے دوبارہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ بنایا اور حضرت سلیمان نے بیت المقدس اور ابن حجر عسقلانی نے کہا کہ پایا مین نے شاہد واسطے اس کلام کے اس قصہ کو کہ ابن ہشام نے کتاب التیجان مین لکھا ہی کہ جب بنایا آدم علیہ السلام نے کعبہ کو حکم کیا انکو پروردگار تعالی نے واسطے سیر کرنے بیت المقدس کے اور بنا لینے اسکے کے پس بنا کیا اسکو اور عبادت کی اسمین پس اس تقدیر مین فاصلہ چالیس برس کا بعید نہین کذا فی بعض الشروح ۔ ح ۔ اور توجیہ اسکی ہمارے استاد و نے اللہ رحمت کرے اونپر یہ منقول ہی کہ جب حضرت ابراہیم عم نے کعبہ بنایا تو حد مسجد کی مقرر کردی ہوگی اسی طرح بیت المقدس کی بھی حد مقرر کردی ہوگی پس ہوسکتا ہی کہ اس حد ٹھہرا دینے مین فرق چالیس برس کا ہو **بَابُ السَّتْرِ** یہ باب ہی بیچ بیان ڈھانکنے شرمگاہ کے **ف** اس باب مین مولف حدیثین ستر ڈھکنے کی کہ شرائط نماز سے ہی لایا ہی اور سوائے اسکے اور حدیثین بھی بیچ بیان لباس کے کہ حضرت نے اور صحابہ نے اسمین نماز پڑھی ہی لایا ہی ۔

الفصل الاول فصل پہلی **عَنْ** عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهٖ فِیْ بَیْتِ اُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَیْهِ عَلٰی عَاتِقَیْهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی عمر بن ابی سلمہ سے کہا کہ دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑھتے تھے ایک کپڑے مین اشتمال کیے ہوئے اسکو بیچ گھر ام سلمہ کے رکھے ہوئے دونون طرفین اسکے اوپر مونڈھون اپنے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اشتمال کہتے ہین اسکو کہ لیوے کنارہ کپڑے کا کہ ہو داہنے مونڈھے پر نیچے بائین ہاتھ اپنے کے سے اور لیوے اس کنارے کو کہ ڈالا ہی بائین ہاتھ پر نیچے داہنے ہاتھ کے سے پھر گرہ لگادے سینہ پر اور اکثر احتیاج گرہ دینے کی سینہ پر اس صورت مین ہوتی ہی کہ گوشے کپڑے کے دراز نہون اور خوف کھلجانے کا ہو اور اگر دراز ہون حاجت باندھنے کی نہین جیسا کہ لباس فقیرون مین کے تے ظاہر ہوتا ہی اسلیے بیچ عبارت بعض شارحین کے قید گرہ لگانے کی بیچ واقع ہوئی اور ان حدیثون مین جو لفظ مشتمل اور متوشح اور مخالف بین طرفیہ کی آئی ہین معنی انکے ایک ہی ہین ۔ ح ۔ س

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُصَلِّیَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَیْسَ عَلٰی عَاتِقَیْهِ مِنْهُ شَیْءٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نماز پڑھے ایک تمہارا ایک کپڑے مین کہ نہو اوپر مونڈھون اسکے کچھ اس کپڑے مین سے کچھ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جیسے کہ اشتمال کی صورت مذکور ہوئی اور کہا ہی اکثر علماء نے کہ حکمت اسمین یہ ہی کہ جب ایک کپڑے کا تہبند کیا اور کندھون پر اسمین سے نہ ڈالا تو خوف ہوگا ستر کھلجانیکا اور صورت بے ادبی کی بھی ہی اور کہا ہی امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی اور جمہور علماء نے کہ یہ نہی تنزیہی ہی نہ تحریمی پس اگر نماز پڑھے گا ایک کپڑے مین کہ کندھون پر نہو اور ستر ڈھکا ہو تو نماز اسکی ہوجائیگی لیکن ساتھ کراہت کے اور امام احمد اور بعضے اگلے علماء نے کہا ہی کہ نہین صحیح ہوگی نماز اسکی انھون نے عمل کیا ہی ظاہر حدیث پر ۔ ش ۔ س

وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلْیُخَالِفْ بَیْنَ طَرَفَیْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی انہین سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جو شخص نماز پڑھے ایک کپڑے مین پس چاہیے کہ مخالفت کرے درمیان دونون طرفون اسکی کے یعنی جیسے کہ طور اشتمال کا مذکور ہوا روایت کی یہ بخاری نے

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ خَمِیْصَةٍ لَهَا اَعْلَامٌ فَنَظَرَ اِلٰی اَعْلَامِهَا نَظْرَةً فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اذْهَبُوْا بِخَمِیْصَتِیْ هٰذِهٖ اِلٰی اَبِیْ جَهْمٍ وَّائْتُوْنِیْ بِاَنْبِجَانِیَّةِ اَبِیْ جَهْمٍ

فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِیْ اٰنِفًا عَنْ صَلٰوتِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّلْبُخَارِیِّ قَالَ کُنْتُ اَنْظُرُ اِلٰی عَلَمِهَا وَاَنَا فِی الصَّلٰوةِ
فَاَخَافُ اَنْ یَّفْتِنَنِیْ اور روایت ہے عائشہ سے کہا نماز پڑھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ چادر کے کہ اُسمین کنارے
اور رنگ کے تھے یا اُسمین کچھ کام کیا ہوا تھا پس دیکھا طرف کام اسکے کے دیکھنا پس جب فارغ ہوئے نماز سے فرمایا لیجاؤ اس چادر کو طرف ابوجہم کے اور لے آؤ
میرے پاس انبجانی ابی جہم کی پس تحقیق اس چادر نے باز رکھا مجھکو اب نماز میری سے یعنی حضور نماز سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ
ایک روایت بخاری کے کہا تھا مین دیکھتا طرف نشان اسکے کے اور مین تھا نماز مین پس خوف کیا مین نے یہ کہ خلل مین ڈالے مجھکو ف خمیصہ
کہتے ہین ایک چادر کو کہ خز کی ہوتی ہے یا صوف کی سیاہ رنگ ہوتا ہے اسکا اور اُسمین خط ہوتے ہین پس جملہ الہما اعلام تاکید یا بیان ہے اسکا وہ ایک
صحابی ابوجہم نامی حضرت کے لیے تحفہ لائے تھے اسکو حضرت نے اوڑھ کر نماز پڑھی اُسکے خطون پر جو نظر مبارک پڑی حضور قلب مین کچھ فرق آیا جب
نماز سے فارغ ہوئے صحابہ کو فرمایا کہ اسکو ابوجہم کو پھیر دو اور اُسکے پھیرنے مین خیال ہوا کہ وہ شکستہ دل ہوگا اسلیے فرمایا کہ اُسکے بدلے انبجانیہ اُس سے
لے آؤ کہ انبجان نام شہر کا ہے اُسمین کملی سادی بنی جاتی ہے اُسکو انبجانیہ کہتے ہین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نقش ظاہر کے بیچ پاک نفسون کے
اور صاف دلون کے بھی تاثیر کرتے ہین اور یہ تاثیر کرنا بسبب صفائی اور نہایت لطافت کے ہوتا ہے جیسے کہ سفید کپڑے مین اگر ایک نقطہ سیاہ پڑجاتا ہے
ظاہر ہوتا ہے اور جتنا زیادہ سفید ہوگا ظاہر بھی زیادہ ہوگا اور آلودگان تیرہ باطن کو اس بات کی آگاہی بھی نہین ہوتی اور نزدیک میرے
یہ تعلیم اور تنبیہ ہے امت کو تا احتیاط کرین ایسی چیزون سے کہ جو نماز مین دھیان بٹاوین بدح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ قِرَامٌ
لِعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهٖ جَانِبَ بَیْتِهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمِیْطِیْ عَنَّا قِرَامَكِ هٰذَا فَاِنَّهٗ لَا تَزَالُ
تَصَاوِیْرُهٗ تَعْرِضُ لِیْ فِیْ صَلٰوتِیْ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انس سے کہا تھا پردہ واسطے حضرت عائشہ رضی کے ڈھانکا تھا ساتھ اسکے
اپنے گھر کی ایک جانب کو پس کہا واسطے عائشہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دور کر ہمسے اس پردے اپنے کو پس تحقیق ہمیشہ رہتی ہین تصویرین اُسکے
ظاہر واسطے میرے بیچ نماز میری کے روایت کی یہ بخاری نے ف ظاہر یہ ہے کہ وہ پردہ حضرت عائشہ رضی نے بطور دیوارگیری کے دیوار مین لگایا
ہوگا اور بعضے کہتے ہین مثل چھپر کھٹ کے تھا اور حضرت عائشہ رضی کو جب تک حدیث نہی کی نہ پہونچی ہوگی جب منع فرمایا اُتار ڈالا ۱۲ ح وَعَنْ
عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اُهْدِیَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوْجُ حَرِیْرٍ فَلَبِسَهٗ ثُمَّ صَلّٰی فِیْهِ ثُمَّ
انْصَرَفَ فَنَزَعَهٗ نَزْعًا شَدِیْدًا کَالْکَارِهِ لَهٗ ثُمَّ قَالَ لَا یَنْبَغِیْ هٰذَا لِلْمُتَّقِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا تحفہ بھیجی گئی واسطے رسول خدا صلے اللہ وسلم کی قبا ریشمی پس پہنا اُسکو پھر نماز پڑھی اسمین پھر پھرے
پس اُتار ڈالا اسکو سخت مانند مکروہ رکھنے والے کے اسکو پھر فرمایا نہین لائق یہ واسطے بچنے والون کے یعنی شرک اور کفر سے روایت کی یہ بخاری
اور مسلم نے ف فروج اُس قبا کو کہتے ہین کہ اسمین پیچھے چاک ہوتا ہے وہ فروج اکیدر بادشاہ دومہ کے نے یا بادشاہ اسکندریہ نے حضرت
کو بطور تحفہ کے بھیجی تھی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پہنی جب تک پہننا ریشم کا حرام نہوا تھا اور مکروہ جانکر جو اُتاری سبب یہ تھا کہ
اُسمین رعونت پائی جاتی تھی پس گویا فرمایا کہ اگرچہ مباح ہے لیکن متقیون کو کہ عمل عزیمت پر کرتے ہین افضل یہ ہے کہ نہ پہنین پھر جب حریر
پہننا حرام ہوا اسکو حرام ہے متقی ہو یا غیر متقی اور ہو سکتا ہے کہ تھی اسی حالت مین ہے کی ہو تو اس صورت مین متقی عن الشرک مراد ہوگا یعنے
مسلمان کو پہننا اسکا نچاہیے طیبی ۱۲ ح اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ قُلْتُ
٩٦ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ رَجُلٌ اَصِیْدُ اَفَاُصَلِّیْ فِی الْقَمِیْصِ الْوَاحِدِ قَالَ نَعَمْ وَازْرُرْهُ وَلَوْ بِشَوْکَةٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَی النَّسَائِیُّ

نحوہٗ روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہا کہ کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق مین ایک شخص ہون کہ شکار کرتا ہون کیا پس نماز پڑھون بیچ ایک کرتے کے فرمایا کہ ہان اور گھنڈی لگا لے اسمین اگرچہ ساتھ کانٹے کے ہو روایت کی یہ ابو داؤد نے اور روایت کی نسائی نے مانند اسکے **ف** یعنی مین شکار کیا کرتا ہون اور اُسوقت فقط کرتا ہی پہنتا ہون لنگی اُسکے نیچے نہین ہوتی اسلیے کہ شکار کے پیچھے دوڑنا آسان ہو پس اسی ایک کرتے مین نماز پڑھ لیا کرون فرمایا ہان لیکن گھنڈی لگا لیا کر یعنی گریبان اُسکا اگر فراخ ہو کہ ستر اُسمین سے وقت رکوع اور سجود کے معلوم ہوتا ہو تو بند کر لیا کر اگرچہ کانٹے ہی سے ہو تا ستر نہ معلوم ہو **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يُصَلِّي مُسْبِلٌ إِزَارَهُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَذَهَبَ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لَكَ أَمَرْتَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ قَالَ إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارَهُ وَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ صَلٰوةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ إِزَارَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا اُسوقت کہ ایک شخص نماز پڑھتا تھا لٹکائے ہوئے ازار اپنی فرمایا واسطے اُسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جا پس وضو کر پس گیا اور وضو کیا پھر آیا پس کہا ایک شخص نے اے رسول خدا کے کیا ہوا واسطے تمھارے کہ حکم کیا تمنے اُسکو یہ کہ وضو کرے فرمایا تحقیق وہ نماز پڑھتا تھا اور وہ لٹکائے ہوئے تھا ازار اپنی اور تحقیق اللہ نہین قبول کرتا نماز اس شخص کی کہ لٹکائے ہوئے ہو ازار اپنی روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** مسبل کہتے ہین اصل مین اُسکو کہ کپڑا اور ازار پہنے کہ زمین تک لٹکتا ہو بطریق ناز و تکبر کے اور یہ مخصوص ساتھ ازار ہی کے نہین لیکن اکثر استعمال اسکا ازار مین ہوتا ہی پس ٹخنون سے نیچا کرنا دامن کا اور ازار کا مکروہ ہی اسلیے فرمایا کہ نہین قبول کرتا اللہ نماز اسکی یعنے کمال نماز کا نہین قبول کرتا اور ثواب نہین دیتا اُسکو اگرچہ اصل نماز ہو جاتی ہی اور وہ شخص باوجودیکہ باوضو تھا اور پھر اُسکو وضو کرنے کو فرمایا بھید اسمین یہ تھا کہ تا فکر کرے وہ شخص بیچ سبب امر کرنے کے پس معلوم کرے برائی اس فعل کی اور اللہ تعالی بسبب برکت حکم رسول صلعم کے ساتھ طہارت ظاہر کے پاک کر دے باطن اُسکا تکبر و نازش سے اسلیے کہ طہارت ظاہر کی تاثیر رکھتی ہی بیچ طہارت باطن کے شرح س **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین قبول کیجاتی نماز عورت بالغہ کی مگر ساتھ اوڑھنی کے یعنے بغیر سر ڈھانکنے کے نماز نہین ہوتی روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے **ف** مراد یہان حائض سے عورت بالغہ ہی کہ پہونچے سن حیض کو خواہ حیض آوے یا نہ آوے اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ سر اور بال عورت کے ستر ہین پس اگر ننگے سر نماز پڑھے نہین ہوتی نماز اُسکی اور اسی طرح اگر باریک کپڑا اوڑھے ہو کہ رنگ بال یا بدن کا معلوم ہوتا ہو اسمین بھی نماز نہین ہوتی اور یہ حکم آزاد عورت کا ہی اور لونڈی کی نماز ننگے سر ہو جاتی ہی اسلیے کہ اُسکا سر ستر نہین ہی ستر اُسکا نیچے ناف سے زانو کے نیچے تک ہی مانند مرد کے اور پیٹ اور پیٹھ اور پہلو بھی ہ سیدہ عالمگیری **وَعَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِي دِرْعٍ وَخِمَارٍ لَيْسَ عَلَيْهَا إِزَارٌ قَالَ إِذَا كَانَ الدِّرْعُ سَابِغًا يُغَطِّي ظُهُورَ قَدَمَيْهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَذَكَرَ جَمَاعَةً وَقَفُوهُ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ اور روایت ہی ام سلمہ سے یہ کہ اُنھون نے پوچھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ نماز پڑھے عورت بیچ کرتے کے اور اوڑھنی کے کہ نہو اسپر تہ بند فرمایا جسوقت کہ ہو کرتا پورا کہ ڈھانکے پشت قدم اُسکی کو یعنی تب نماز بغیر لنگی کے ہو جاویگی روایت کی یہ ابو داود نے اور ذکر کیا ابو داؤد نے ایک جماعت محدثین کی کو کہ موقوف کیا اُنھون نے اُسکو ام سلمہ پر یعنے کہا ہی کہ قول ام سلمہ کا ہی حضرت کی حدیث نہین **ف** اسمین دلیل ہی اسپر کہ پشت قدم عورت کی بھی ستر ہی واجب ہی ڈھانکنا اُسکا نماز مین ہ س **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلٰوةِ وَأَنْ يُغَطِّيَ

الرَّجُلُ فَاهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سدل سے نماز مین اور منع کیا اس سے کہ ڈھانکے آدمی مُنھ اپنا روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے ف یعنی سدل کے یہ مین کہ اوڑھے کپڑا سر پہ یا مونڈھون پر اور دونون طرفین اُسکی لٹکتی رہین یعنی بگل نہ مارے پس یہ منع ہی مطلق اسلیے کہ شان تکبر کی ہی اور نماز مین بہت بُرا ہی نماز اس سے مکروہ ہوتی ہی اور عرب پگڑی کے کونے سے ڈھاٹا باندھتے تھے کہ دہانہ چھپ جاتا تھا اُس سے بھی منع فرمایا اسلیے کہ قراٴت اچھی طرح اس سے نہین ادا ہوتی اور سجدہ پورا نہین ہوتا اور جو کوئی جمائی لے یا ڈکارے اور اُسکے مُنھ سے بدبو آتی ہو اُسکو نماز مین ڈھانکنا مُنھ کا ہاتھ سے مستحب ہی س ح ؛ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِفُوا الْيَهُوْدَ فَاِنَّهُمْ لَا يُصَلُّوْنَ فِيْ نِعَالِهِمْ وَلَا خِفَافِهِمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی شداد بن اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خلاف کرو یہودیون کا یعنے ساتھ ادا کرنے نماز کے جوتون مین اور موزون مین پس تحقیق وہ نماز نہین پڑھتے اپنے جوتون مین اور نہ موزون مین روایت کی یہ ابوداود نے ف اس سے معلوم ہوا کہ عمل کرنا ایک چیز مباح پر واسطے ظاہر کرنے خلاف گمراہون کے اچھا ہی اگرچہ وہ چیز مباح ہی لیکن اُسکے کرنے مین خلاف اُنکا لازم آتا ہی حکم عزیمت یعنی اولویت کا پیدا کرتی ہی ح ؛ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِاَصْحَابِهِ اِذْ خَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهِ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ الْقَوْمُ اَلْقَوْا نِعَالَهُمْ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَهٗ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى اِلْقَائِكُمْ نِعَالَكُمْ قَالُوْا رَاَيْنَاكَ اَلْقَيْتَ نَعْلَيْكَ فَاَلْقَيْنَا نِعَالَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ جِبْرَئِيْلَ اَتَانِيْ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ فِيْهِمَا قَذَرًا اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَنْظُرْ فَاِنْ رَاٰى فِيْ نَعْلَيْهِ قَذَرًا فَلْيَمْسَحْهُ وَلْيُصَلِّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا اُسوقت کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھاتے اپنے یارون کو ناگاہ اوتارین دونون پاپوشین اپنی پس رکھا اُنکو بائین طرف اپنے یعنی دور ہٹا کر بائین طرف رکھین پس جبکہ دیکھا یہ قوم نے نکالڈالین اُنھون نے پاپوشین اپنی پس جبکہ پڑھ چکے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز اپنی فرمایا کیا باعث ہوا تمکو اوپر نکالدینے تمھارے کے پاپوشون کو کہا اُنھون نے دیکھا ہمنے آپ کو کہ نکالڈالین آپ نے پاپوشین اپنی پس نکالڈالین ہمنے بھی پاپوشین اپنی پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق جبرئیل آئے میرے پاس پس خبر دی مجھکو یہ کہ تحقیق بیچ دونون پاپوشون کے نجاست ہی جسوقت کہ آوے ایک تمھارا مسجد مین پس چاہیے کہ دیکھ لے پس اگر دیکھے پاپوشون مین نجاست پس چاہیے کہ پوچھ ڈالے اُسکو اور نماز پڑھے انھین یعنی پاپوشین پہنے ہوئے روایت کی یہ ابوداؤد اور دارمی نے ف قذر ساتھ زبر قاف اور ذال معجمہ کے اصل مین کہتے ہین اُسکو کہ طبیعت مکروہ رکھے اُسکو پس ظاہر یہ ہی کہ جوتے مین نجاست ایسی نہ لگی ہوگی کہ نماز اُس سے درست نہو بلکہ کچھ گھناونی چیز لگی ہوگی مانند رینٹ وغیرہ کے والا نماز از سرنو پڑھتے کیونکہ بعض نماز اُس سے پڑھی تھی حضرت جبرئیل نے جو خبر دی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو اتارڈالا سبب یہ تھا کہ حضرت کے مزاج مین ستھرائی بہت تھی لگا رہنا اُسکا مناسب مزاج شریف کے نہ تھا اور بعض شافعیہ کہتے ہین کہ اگر نجاست کپڑے وغیرہ کو لگی رہے اور مصلی کو علم اُسکا نہو تو نماز ہو جاتی ہی یہ قول قدیم شافعی کا ہی اور یہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ متابعت حضرت کی واجب ہی اسلیے کہ صحابہ نے بمجرد اسکے کہ حضرت کو جوتا اُتارتے دیکھا آپ بھی اُتار ڈالے موقوف پر چھنے سبب پر نہ رکھا اور حضرت نے اُسکو جائز رکھا ؛ س ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلَا يَضَعْ نَعْلَيْهِ عَنْ يَمِيْنِهِ وَلَا عَنْ يَسَارِهٖ

فَلَا يَضَعْهُمَا عَنْ يَمِيْنِ غَيْرِهٖ اِلَّا اَنْ لَّا يَكُوْنَ عَلٰى يَسَارِهٖ اَحَدٌ وَّلْيَضَعْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَوْ لِيُصَلِّ فِيْهِمَا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ مَعْنَاهُ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ نماز پڑھے ایک تمہارا پس نہ رکھے اپنی پاپوشوں کو داہنے اپنے اور نہ بائیں اپنے پس ہونگی داہنے غیر اسکے کے مگر یہ کہ نہو بائیں اسکے کوئی اور چاہیے کہ رکھے انکو درمیان دونوں پانوں اپنے کے یعنے آگے اپنے قریب پانوں کے اور بیچ ایک روایت کے یہ ہے کہ یا نماز پڑھے انمین یعنی اگر پاک ہوں تو اُتارے نہیں روایت کی یہ ابو داؤد نے اور روایت کیے ابن ماجہ نے معنی اسکے **ف** یعنی جس صورت مین کہ نمازی کے بائیں طرف کوئی کھڑا ہوگا اور یہ بائیں طرف جوتہ رکھے گا تو اُسکی داہنے طرف پڑیگا پس جب اپنے داہنی طرف رکھنا خوش نرکھا تو اُسکی داہنے کیوں روا رکھتا ہے لازم ہے مومن کو کہ دوست رکھے اپنے یار کے لیے جو کچھ کہ دوست رکھتا ہے اپنے لیے اور مکروہ رکھے اسکے لیے جو کہ مکروہ رکھتا ہے اپنے لیے ۱۲۔

الفصل الثالث

فصل تیسری **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُهٗ يُصَلِّيْ عَلٰى حَصِيْرٍ يَسْجُدُ عَلَيْهِ قَالَ وَرَاَيْتُهٗ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا کہ داخل ہوا میں اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس دیکھا میں نے انکو کہ نماز پڑھتے تھے بوریہ پر کہ سجدہ کرتے تھے اُسپر کہا راوی نے اور دیکھا میں نے انکو کہ نماز پڑھتے تھے ایک کپڑے میں بطور توشح کے یعنی جیسے کہ پہلی حدیث باب کی میں صورت اسکی مذکور ہوئی روایت کی یہ مسلم نے **ف** اسمیں دلیل ہے اسپر کہ جائز ہے نماز اُس چیز پر کہ حائل ہو درمیان مصلی اور زمین کے خواہ قسم نباتات یعنے زمین کی اگی ہوئی چیزوں سے ہو مثل بوریا وغیرہ کے یا قسم نباتات سے نہو مثل کپڑے اور صوف وغیرہ کے اگرچہ اسمیں ذکر بوریہ ہی کا ہے لیکن علما دلیلیں اور رکھتے ہیں کہ سوائے بوریہ کے صوف وغیرہ پر بھی جائز ہے اور کہا قاضی عیاض نے کہ نماز پڑھنی زمین پر بغیر بچھانے کسی چیز کے افضل ہے اسلیے کہ تواضع اور خشوع شرط ہے نماز میں وہ زمین پر پڑھنے میں حاصل ہے مگر کچھ حاجت ہو مانند سردی اور گرمی کے یا نجاست زمین کے تو بچھا لینا ہی بہتر ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ جو چیز زمین کی اگی ہوئی نہو اُسپر نماز پڑھنی خوب نہیں یعنی بوریہ اور مانند اُسکے پر خوب ہے اور کپڑے اور مانند اُسکے پر خوب نہیں ۱۲ س ح **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ حَافِيًا وَّمُنْتَعِلًا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اسنے اپنے دادا سے کہ دیکھا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑھتے تھے کبھی ننگے پانوں اور کبھی پاپوشوں سے روایت کی یہ ابو داؤد نے **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ صَلّٰى بِنَا جَابِرٌ فِيْ اِزَارٍ قَدْ عَقَدَهٗ مِنْ قِبَلِ قَفَاهُ وَثِيَابُهٗ مَوْضُوْعَةٌ عَلَى الْمِشْجَبِ فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ تُصَلِّيْ فِيْ اِزَارٍ وَّاحِدٍ فَقَالَ اِنَّمَا صَنَعْتُ ذٰلِكَ لِيَرَانِيْ اَحْمَقُ مِثْلُكَ وَاَيُّنَا كَانَ لَهٗ ثَوْبَانِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے محمد بن منکدر سے کہ کہا نماز پڑھی ساتھ ہمارے جابر نے بیچ ایک تہ بند کے کہ تحقیق باندھا تھا اُسکو جانب گدی اپنی کے اور کپڑے اُنکے رکھے ہوئے تھے سہ پایہ پر پس کہا جابر کو کہنے والے نے کہ نماز پڑھتے ہو ایک تہ بند میں پس کہا جابر نے کہ سوا اس کے نہیں کہ کیا میں نے یہ تاکہ دیکھے مجھکو احمق مانند تیرے اور کونسا تھا ہم میں کہ ہوں واسطے اسکے دو کپڑے بیچ زمانہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے روایت کی یہ بخاری نے **ف** مشجب اُسکو کہتے ہیں کہ اسپر کپڑے رکھا کرتے ہیں اور کبھی مشک پانی کی یا پانی ٹھنڈا ہونے کے لیے لٹکا دیتے ہیں کہ اُسکو سہ پایہ کہتے ہیں مانند سہ پایہ گھڑیال کے ہوتا ہے پس جابر نے اُسپر کپڑے رکھ دیے تھے اور نماز پڑھتے تھے ایک کپڑے میں کہ اسکا تہ بند کیا تھا اور اُسکو بلند کر کے گردن پر گرہ لگائی تھی پس ایک دیکھنے والے نے اُسکو بُرا اور خلاف سنت کے جان کر جابر سے پوچھا کہ کپڑے رکھے ہوتے ہوئے ایک کپڑے میں تم نماز پڑھتے

انھون نے کہا کہ یہ مین نے اسلیے کیا ہی تا مجھکو کوئی جاہل مانند تیرے دیکھے اور جانے کہ نماز ایک کپڑے مین جائز ہی اور خلاف سنت کے نہین چنانچہ اسلیے تو نے انکار اُسکا اور احمق کہا کہ اسکو کیون تو برا جانتا ہی حضرت کے زمانے مین کونسا ہم مین کا تھا کہ اُسکے پاس دو کپڑے تھے اور اجماع ہی علما کا کہ نماز دو کپڑون مین پڑھنی افضل ہی واجب نہین اسلیے کہ اسمین حرج ہی اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اور صحابہ نے جو ایک کپڑے مین نماز پڑھی ہی کبھی تو بسبب نہونے دوسرے کپڑے کے پڑھی ہی اور کبھی بیان جواز کے لیے پس حاصل یہ کہ اگر ایک کپڑے مین بسبب نہونے دوسرے کپڑے کے یا واسطے غرض تعلیم جواز کے پڑھے تو جائز ہی اور اگر بطریق کاہلی او حقارت کے پڑھی تو اچھا نہین اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ صحابہ کرام پر طعن او اعتراض نہ کرے ترک سنت پر اور گمان نیک رکھے اُنکے ساتھ یعنی جانے کہ یہ امر بیان جواز کے لیے کیا ہوگا یا کچھ اور عذر ہوگا پس ح **وعن** اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ الصَّلٰوةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ سُنَّةٌ كُنَّا نَفْعَلُهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُعَابُ عَلَيْنَا فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّمَا كَانَ ذَاكَ اِذْ كَانَ فِي الثِّيَابِ قِلَّةٌ فَاَمَّا اِذْ وَسَّعَ اللّٰهُ فَالصَّلٰوةُ فِي الثَّوْبَيْنِ اَزْكٰى رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہا نماز ایک کپڑے مین سنت ہی تھے ہم کرتے یہ ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ عیب کیا جاتا تھا ہمپر پس کہا ابن مسعود نے سوا اسکے نہین کہ تھی یہ بات جسوقت کہ تھی بیچ کپڑون کے قلت پس جسوقت کہ کشادگی کی اللہ نے پس نماز دو کپڑون مین بہتر ہی روایت کی یہ احمد نے **باب السترة** باب ہی بیچ بیان سترہ کے **ف** مراد سترہ سے یہان وہ چیز ہی کہ نمازی کے آگے کھڑی کیجاوے مانند دیوار یا ستون یا لکڑی وغیرہ کے تا جگہ سجود کی بسبب اُسکے متمیز ہو اور گذرنیوالا آگے اُسکے سے گنہگار نہووے اور درازی اسکی کم ایک ہاتھ سے نہو اور موٹائی کم ایک انگشت سے نہو اور سترہ امام کا سترہ مقتدیون کا ہی یعنے اگر امام کے آگے سترہ ہو تو مقتدیون کے آگے سے گذرنا جائز ہی اگرچہ اُنکے آگے کوئی چیز حائل نہو اور سترہ کے ورے سے گذرنا جائز نہین مگر یہ کہ پاوے آنے والا فرجہ یعنے خالی جگہ صف پہلی مین تو جائز ہی اُسکو یہ کہ گذرے آگے صف دوسری کے سے کیونکہ دوسری صف والون کا تقصیر کہ آگے نہ بڑھے اور اور احکام اُسکے آگے حدیثون مین مذکور ہین پ ح س **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْدُوْ اِلَى الْمُصَلّٰى وَالْعَنَزَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ تُحْمَلُ وَتُنْصَبُ بِالْمُصَلّٰى بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ابن عمر سے کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جاتے اول روز مین طرف عیدگاہ کے اور برچھی اُنکے آگے اٹھائی جاتی اور کھڑی کیجاتی عیدگاہ مین آگے اُنکے پس نماز پڑھتے طرف اُسکے روایت کی یہ بخاری نے **ف** معمول یہ تھا کہ خادم اکثر اوقات برچھی حضرت کے ساتھ رکھتے تھے واسطے سترہ کرنیکے اور ڈھیلے توڑنے اور مانند اُنکے کے پ ح **وعن** اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَهُوَ بِالْاَبْطَحِ فِيْ قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ اَدَمٍ وَرَاَيْتُ بِلَالًا اَخَذَ وَضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُوْنَ ذٰلِكَ الْوَضُوْءَ فَمَنْ اَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ يُصِبْ مِنْهُ اَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهٖ ثُمَّ رَاَيْتُ بِلَالًا اَخَذَ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا صَلّٰى اِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَرَاَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّوْنَ بَيْنَ يَدَيِ الْعَنَزَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی جحیفہ سے کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو بیچ مکہ کے اور وہ تھے ابطح مین بیچ خیمہ سرخ کے کہ چمڑے کا تھا اور دیکھا مین نے بلال کو کہ لیا پانی بچا ہوا وضو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور دیکھا مین نے لوگون کو کہ جلدی سے لیتے تھے اس پانی کو پس جسکو کہ پہونچ گیا اسمین سے کچھ پانی مل لیا اُسکو منھ اور بدن اپنے پر اور جسکو نہ پہونچا اُس نے تراوٹ ہاتھ یار اپنے کے سے لی پھر دیکھا مین نے بلال کو کہ لی برچھی پس گاڑ دیا اُسکو اور نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ جوڑے سرخ کے کہ تھا خوانا

دامن اٹھائے ہوئے نماز پڑھی طرف برچھی کے ساتھ لوگوں کے دو رکعت اور دیکھا میں نے لوگوں کو اور چارپایوں کو کہ گذرتے تھے پرے برچھی کے
روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بطحا نام ایک نالہ کا ہے نزدیک مکہ کے بیچ راہ منا کے اسکو محصب اور بطحا بھی کہتے ہیں اس نالہ کو بطحا اسلیے
کہتے ہیں کہ اسمیں سنگریزے ہیں اور حلہ کہتے ہیں دو کپڑوں کو ایک لنگی اور ایک چادر اسمیں سرخ خط تھے جیسے کہ یہاں بھاگلپور کے لنگیاں ہوتی
ہیں پس نرا سرخ مراد نہیں ہے کہ اسکا پہننا مکروہ تحریمی ہے مردوں کو اور اس سے معلوم ہوا کہ سترہ کے پرے سے گذرنا آدمیوں اور جانوروں کا درست
ہے ؛ **وعن** نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعرض راحلتہ فیصلی الیہا متفق
علیہ وزاد البخاری قلت افرایت اذا ہبت الرکاب قال کان یاخذ الرحل فیعدلہ فیصلی الی آخرتہ
اور روایت ہے نافع سے کہ نقل کی ابن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے سامنے بٹھاتے اونٹ اپنی سواری کا پس نماز پڑھتے طرف اسکے روایت
کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا بخاری نے کہا نافع نے کہا میں نے ابن عمر سے کہ خبر دو مجھکو کہ جب جاتے اونٹ چرنے اور پانی پینے کو تو کیا
کرتے تھے حضرت یعنی پھر کس چیز کو سترہ کرتے تھے کہا ابن عمر نے تھے لیتے کجاوہ پس درست کر کے آگے رکھ لیتے اسکو پھر نماز پڑھتے طرف پچھلی لکڑی
اسکی کے یعنی وہ بلند ہوتی ہے اسکو سترہ کرتے تھے **وعن** طلحۃ بن عبید اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا وضع احدکم بین یدیہ مثل مؤخرۃ الرحل فلیصل ولا یبال من مر وراء ذلک رواہ مسلم
اور روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ رکھے ایک تمہارا آگے اپنے سترہ مانند پچھلی لکڑی کجاوے
کی کے پس نماز پڑھے اور نہ پروا کرے جو کوئی گذرے پرے اسکے روایت کی یہ مسلم نے ف یعنے پروا نہ کرے نمازی گذرنا کسی کا اسکے نماز کے
خشوع کو قطع نہیں کرنے کا یا معنی یہ ہیں کہ پروا نہ کرے گذرنیوالا گنہگار نہیں ہونے کا گذرنے سے ؛ **وعن** ابی جہیم قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیہ لکان ان یقف اربعین خیرا لہ من ان یمر بین یدیہ
قال ابو النضر لا ادری قال اربعین یوما او شہرا او سنۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابو جہیم سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جانے گذرنیوالا آگے مصلے کے سے کہ کیا گناہ ہے اسپر البتہ ہووے ٹھہرا رہنا اور نہ گذرنا آگے مصلی کے سے چالیس تک بہتر
اسکے لیے گذرنے سے آگے مصلی کے کہا ابو نضر نے کہ ایک راوی اس حدیث کا ہے کہ نہیں جانتا میں کہ کہا چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس برس
روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا امام طحاوی نے مشکل الآثار میں کہ مراد چالیس برس ہیں نہ چالیس مہینے اور نہ چالیس دن اور یہ بات
ثابت کی ہے انہوں نے حدیث ابی ہریرہ کی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر جانے وہ شخص کہ گذرتا ہے آگے بھائی اپنے کے عرض میں اس
حال میں کہ وہ سرگوشی کرتا ہے رب اپنے سے یعنے اگر گناہ اسکا جانے تو البتہ ہووے ٹھہرے رہنا جگہ اپنی پر سو برس بہتر واسطے اسکے قدم سے کہ
رکھے اسکو پس **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی احدکم الی شیء یسترہ من الناس
فاراد احد ان یجتاز بین یدیہ فلیدفعہ فان ابی فلیقاتلہ فانما ہو شیطان ہذا لفظ البخاری ولمسلم معناہ
اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ نماز پڑھے ایک تمہارا طرف ایک چیز کے کہ ڈھانکے اسکو
لوگوں سے یعنی سترہ کھڑا کرے کہ حائل ہو درمیان اسکے اور درمیان لوگوں کے پس ارادہ کرے کوئی یہ کہ گذرے آگے اسکے یعنے سترہ کے
ورے پس چاہیے کہ باز رکھے اسکو پھر اگر نہ مانے پس قتل کرے اسکو پس سوائے اسکے نہیں کہ وہ شیطان ہے یہ لفظ بخاری کے ہیں اور واسطے
مسلم کے معنی اسکے ف قتل کرے اسکے یہ معنی نہیں ہیں کہ جائز ہے قتل اسکا بلکہ مراد یہ ہے کہ بہت برا ہے اسکے آگے سے گذرنا بزور اسکو

ہمارے اور کہا قاضی عیاض نے کہ پس اگر دفع کرے اسکو ساتھ اُس چیز کے کہ جائز ہے دفع کرنا ساتھ اُسکے اور وہ مرجاوے پس نہیں قصاص اُسپر ساتھ اتفاق علماء کے اور دیت واجب ہونے مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین واجب ہوتی ہے بعضے کہتے ہین نہین پس وہ شیطان ہے یعنی شیطان نے یہ کام اس سے کروایا یا مراد یہ ہے کہ وہ شیطان آدمیون کا ہے اسلیے کہ شیطان کے معنی سرکش کے ہین خواہ جنون مین ہو خواہ آدمیون مین سے اسلیے شریر آدمی کو شیطان انس کہتے ہین دلیس ؛ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقطع الصلوۃ المرأۃ والحمار والکلب ویقی ذلک مثل مؤخرۃ الرحل رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے توڑتے مین نماز کو عورت اور گدھا اور کتا اور بچاتا ہے اُس توڑنے کو رکھنا اُس چیز کا کہ مانند لکڑی پچھلی کجاوے کے ہو روایت کی یہ مسلم نے ف جمہور علماء صحابہ وغیرہم کا یہ مذہب ہے کہ کوئی چیز یا کوئی شخص اگر مصلی کے آگے سے گذرے نماز نہین ٹوٹتی خواہ یہ تینون چیزین ہون یا غیر اُنکے اور حدیثین جو اس باب مین آئی ہین محمول ہین اوپر مبالغہ اور تاکید کے بیچ کھڑا کرنے سترہ کے یا مراد یہ ہے کہ یہ چیزین خشوع اور حضور نماز کو کہ سر اور روح نماز کے ہین کھودیتی ہین یا مراد یہ ہے کہ قریب ہے کہ ٹوٹ جاوے بسبب مشغول ہونے دل مصلی کے ساتھ اُنکے اور خاص اُن تینون چیزون کو اسلیے ذکر کیا کہ ان مین دل بہت مشغول ہوجاتا ہے عورت کا حال تو ظاہر ہے اور گدھے کے ساتھ شیاطین اکثر ہوتے ہین اسلیے مستحب ہے اعوذ پڑھنی وقت رینکنے اُسکے کے اور کتا نجس نہایت ہوتا ہے ؛ وعن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل وانا معترضۃ بینہ وبین القبلۃ کاعتراض الجنازۃ متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رات کو اور مین عرض مین ہوتی درمیان حضرت کے اور درمیان قبلہ کے یعنے سامنے مانند عرض مین ہونے جنازے کے آگے نمازیون کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ اشارہ ہے طرف اسکے کہ تمام سامنے ہوتی نہ ایک گوشہ مین اور باوجود اُسکے حضرت نماز ادا کرتے پس معلوم ہوا کہ آگے آنا عورت کا نماز مین نماز کو نہین توڑتا ح وعن ابن عباس قال اقبلت راکبا علی اتان وانا یومئذ قد ناھزت الاحتلام ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی بالناس بمنی الی غیر جدار فمررت بین یدی بعض الصف فنزلت وارسلت الاتان ترتع ودخلت فی الصف فلم ینکر ذلک علی احد متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا آیا مین سوار گدھی پر اور مین تھا اُسدن قریب بلوغ کے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے ساتھ لوگون کے منا مین بدون دیوار کے یعنے بدون سترہ کے پس گذرا مین آگے بعض صف کے پس اترا مین اور چھوڑ دی مین نے گدھی کہ چرتی تھی داخل ہوا صف مین پس نہ انکار کیا اسکا مجھ پر کسی نے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف غرض ابن عباس کی یہ ہے کہ گدھی کے آگے گذرنے سے نماز نہ ٹوٹی اور یہ ہنوز بالغ نہوئے تھے اسلیے کسی نے انکے آگے گذرنے پر بھی انکار نکیا ح

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی احدکم فلیجعل تلقاء وجھہ شیئا فان لم یجد فلینصب عصاہ فان لم یکن معہ عصا فلیخطط خطا ثم لا یضرہ ما مر امامہ رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نماز پڑھے ایک تم مین سے پس چاہیے کہ رکھے سامنے منھ اپنے کے ایک چیز یعنے ستون یا دیوار یا مانند اُنکے اور کچھ پس اگر نپاوے کچھ پس چاہیے کہ کھڑا کرے عصا اپنا پس اگر نہو ساتھ اسکے عصا پس چاہیے کہ کھینچے خط پھر نہ ضرر کرے گا اسکو وہ کہ گذرے گا آگے اُسکے یعنے خشوع نماز مین خلل نہین ڈالیگا روایت کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے

ف اگر زمین نرم ہووے عصا گاڑ دے اور اگر زمین سخت ہو عصا لنبا سامنے رکھدے تا کہ مشابہ گاڑ دینے کے ہو شرح منیہ مین لکھا ہی کہ اگر رکھے عصا اپنا آگے اپنے اور نہ گاڑے بعضون نے کہا ہی کہ کفایت کرتا ہی اُسکو سترہ سے اور بعضون نے کہا ہی کہ نہین کفایت کرتا اور کفایہ مین کہا ہی کہ طول مین رکھے نہ عرض مین اور خط کھینچنا قول قدیم امام شافعی کا اور قول امام احمد کا ہی اور بعضے متاخرین ہمارے مشائخ کے بھی ساتھ اسکے قائل ہوئے ہین اور نزدیک اکثر مشائخ ہمارے کے اور نزدیک مالک کے خط معتبر نہین اور شافعی نے بھی قول جدید مین انکار اسکا کیا ہی اور کہا ہی کہ حدیث جو اس باب مین وارد ہوئی ہی ضعیف اور مضطرب ہی اور خط حائل ہونے مین اعتبار نہین رکھتا اور دور سے معلوم اور متمیز نہین ہوتا اور مختار صاحب ہدایہ کا بھی یہی ہی اور شیخ ابن ہمام نے کہا ہی کہ اولی ہی اتباع سنت کا کرنا اور فی الجملہ ظہور اور امتیاز بھی رکھتا ہی اور موجب جمعیت خاطر کا ہوتا ہی اور بعد اسکے اختلاف کیا ہی وصف خط مین کہ کسطرح کا خط کھینچے بعضون نے لکھا ہی کہ بشکل ہلال کے اور بعضون نے لنبا جانب قبلہ کے لکھا ہی اور بعضون نے عرض مین کہ داہنی طرف سے بائین طرف کو لیجاوے اور مختار لنبا ہی خط ہی کذا فی بعض الشروح **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ الشَّيْطٰنُ عَلَيْهِ صَلٰوتَهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی سہل بن ابی حثمہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ نماز پڑھے ایک تمھارا طرف سترہ کے پس چاہیے کہ نزدیک ہو اس سے تا نہ توڑے شیطان اُسپر نماز اُسکی روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** نزدیک سترہ کے اتنا ہووے کہ سجدہ قریب اُسکے کر سکے تا نہ توڑے شیطان نماز اُسکی یعنے اگر دور ہوگا تو احتمال ہوگا کسی کے گذرنے کا آگے سے پس شیطان وسوسہ ہکا دین ڈالے گا اور حضور قلب مین فرق آویگا جب حضور نماز مین نہوا تو گویا ٹوٹ گئی نماز اُسکی کیونکہ ثواب بدون حضور قلب کے نہین ہوتا اور نزدیک ہونے مین اس آفت سے بچتا ہی **وَعَنْ** الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ اِلٰى عُوْدٍ وَلَا عَمُوْدٍ وَلَا شَجَرَةٍ اِلَّا جَعَلَهٗ عَلٰى حَاجِبِهِ الْاَيْمَنِ اَوِ الْاَيْسَرِ وَلَا يَصْمُدُ لَهٗ صَمْدًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی مقداد بن اسود سے کہ کہا نہین دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے طرف لکڑی کے اور نہ ستون کے اور نہ درخت کے مگر کرتے اُسکو اپنی داہنی بھون پر یا بائین بھون اور نہ قصد کرتے واسطے اُسکے قصد کرنا سیدھا روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنی سترہ کو بھون بیچ پیشانی سامنے کرتے بلکہ داہنی یا بائین بھون کے سامنے کرتے تا مشابہت بت پرستی کے ساتھ نہو **وَعَنْ** الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِيْ بَادِيَةٍ لَنَا وَمَعَهٗ عَبَّاسٌ فَصَلّٰى فِيْ صَحْرَاءَ لَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ سُتْرَةٌ وَحِمَارَةٌ لَنَا وَكَلْبَةٌ تَعْبَثَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَا بَالٰى بِذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَلِلنَّسَائِيِّ نَحْوُهٗ اور روایت ہی فضل بن عباس سے کہ کہا آئے ہمارے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم تھے بیچ جنگل اپنے کے اور ساتھ اُنکے تھے عباس پس نماز پڑھی جنگل مین کہ نہ تھا آگے حضرت کے سترہ اور ہماری گدھی اور کتیا کھیلتی تھیں آگے حضرت کے پس نہ پروا کی اسکی روایت کی یہ ابو داؤد نے اور واسطے نسائی کے ہمانند اسکے **ف** عرب مین رسم تھی کہ چند روز جنگل مین جاکر خیمے کھڑے کرتے تھے اور وہان رہتے تھے اور ہر ایک جماعت کا ایک جنگل معین ہوتا تھا پس جن دنون مین کہ عباس جنگل مین گئے ہوئے تھے حضرت وہان رونق افزا ہوئے اور اس حدیث سے یہ معلوم ہو کہ سترہ کھڑا کرنا نماز کے آگے واجب نہین بلکہ مستحب ہی اگر لوگون کی گذرگاہ مین نماز پڑھتا ہو **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ وَادْرَءُوْا مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین توڑتی نماز کو کوئی چیز کہ گذرے آگے نمازی کے اور دور کرو جب تک کہ ہو سکے یعنے اُس چیز کو کہ آگے گذری نماز کے یعنے تا خضوع وخشوع نماز کے مین خلل نہ آوے پس سوا اسکے نہین کہ وہ گذرنیوالا شیطان ہی روایت کی یہ ابو داوٗد نے **ف** اسمین دلیل ہی اسپر کہ عورت اور کتا اور گدھا نماز کو نہین توڑتے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عائشۃ قالت کنت انام بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجلای فی قبلتہ فاذا سجد غمزنی فقبضت رجلی واذا قام بسطتہما قالت والبیوت یومئذ لیس فیہا مصابیح متفق علیہ روایت ہی عائشہ سے کہ کہا تھی مین سوتی آگے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور پانون میرے طرف قبلہ اُنکے کے یعنی جگہ سجدہ اُنکے کے ہوتے پس جب سجدہ کرتے ٹھوکتے مجھکو پس سمیٹ لیتی مین پانون اپنے اور جسوقت کہ کھڑے ہوتے کھولدیتی مین پانون اپنے کہا حضرت عائشہ نے اور گھر اُن دنون مین نہ تھے انمین چراغ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** گویا یہ عذر بیان کیا حضرت عائشہ نے حضرت کے سجدہ گاہ مین پانون پھیلانے کا کہ بسبب نہونے چراغ کی سجدہ کی جگہ حضرت کی مین پانون پھیلے رکھتے تھے اور بعد ٹھوکنے کے دوبارہ پھیلادیتی تھیں پس تھا یہ واسطے تقریر حضرت کے یعنی جائز رکھنے حضرت کے اُنکو اوپر اس حالت کے **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو یعلم احدکم ما لہ فی ان یمر بین یدی اخیہ معترضا فی الصلوۃ کان لان یقیم مائۃ عام خیر لہ من الخطوۃ التی خطا رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر جانے ایک تمہارا کہ کیا گناہ ہی واسطے اُسکے بیچ گزرنے کے آگے بھائی اپنے کے عرض مین بیچ حالت نماز کے ہووے البتہ کھڑا رہنا سو برس بہتر واسطے اُسکے اُس قدم سے کہ رکھے روایت کی یہ ابن ماجہ نے **وعن** کعب الاحبار قال لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیہ لکان ان یخسف بہ خیرا لہ من ان یمر بین یدیہ وفی روایۃ اہون علیہ رواہ مالک اور روایت ہی کعب احبار سے کہا کہ اگر جانے گذرنیوالا آگے نماز پڑھنے والے کے کہ کیا گناہ ہی اُسپر البتہ ہووے دھسیا جانا اُسکو بہتر واسطے اُسکے گذرنے سے آگے اُسکے اور بیچ ایک روایت کے بجاے بہتر کے یہ ہی کہ آسان ہی اُسپر روایت کی یہ مالک نے **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی احدکم الی غیر السترۃ فانہ یقطع صلوتہ الحمار والخنزیر والیہودی والمجوسی والمراۃ وتجزی عنہ اذا مروا بین یدیہ علی قذفۃ بحجر رواہ ابو داود اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نماز پڑھے ایک تمہارا بدون سترہ کے پس تحقیق توڑتا ہی نماز اسکی کو گدھا اور سور اور یہودی اور مجوسی اور عورت اور کفایت کرتی ہین یہ چیزین اُس سے کہ گذرین آگے اُسکے اوپر قدر پھینکنے پتھر کے روایت کی یہ ابوداوٗد نے **ف** یعنی جتنی دور پتھر جا کر پڑتا ہی اتنی دور پرے نماز پڑھنے والے کے آگے سے یہ چیزین کہ مذکور ہوئین اگر گذر جاوین تو کفایت کرتی ہین ٹوٹنے نماز سے یعنی قصور نماز مین نہین آتا اور لکھا ہی علما نے کہ مراد پتھر پھینکنے سے رمی جمار ہی بیچ حج کے یعنی وہ کنکر کہ حج مین شیطان کو مارتے ہین مقدار اسکی تین ہاتھ کی لکھی ہی اور تاویل اس حدیث کی پہلی فصل مین گذر چکی ہی کہ مراد نماز کے ٹوٹنے سے کیا ہی **باب صفۃ الصلوٰۃ** یہ باب ہی بیچ بیان صفت نماز کے **ف** یعنی اسمین اوصاف نماز کے لکھے ہین کہ کیونکر پڑھنا اور ارکان اور اجزا اسکے کیا ہین **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ ان رجلا دخل المسجد ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس فی ناحیۃ المسجد فصلی ثم جاء فسلم علیہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیک السلام ارجع

فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ اَوْ فِي الَّتِي بَعْدَهَا عَلِّمْنِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَءْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَفِي رِوَايَةٍ ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلٰوتِكَ كُلِّهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ ایک شخص داخل ہوا مسجد مین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے کونے مسجد کے مین پس نماز پڑھی اُس شخص نے یعنے اور رعایت تعدیل ارکان اور قومہ اور جلسہ کی خوب نکی پھر آیا پس سلام کیا حضرت پر پس فرمایا واسطے اُسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تجھپر ہو سلام پھر جا پس نماز پڑھ پس تحقیق تو نے نہین نماز پڑھی پھر گیا وہ پس نماز پڑھی یعنے جسطرح کہ پہلے پڑھی تھی پھر آیا پس سلام کیا پھر فرمایا حضرت نے اور تجھپر ہی سلام پھر جا پس نماز پڑھ پس تحقیق تو نے نماز نہین پڑھی پس کہا اُس شخص نے بیچ تیسری بار کے یا اُس بار مین کہ بعد تیسری کے تھی یعنی چوتھی بار مین سکھلاؤ مجھکو اے رسول خدا کے پس فرمایا جس وقت کہ کھڑا ہو تو طرف نماز کے یعنی ارادہ کرے تو نماز کا پس پورا کر وضو پھر سامنے کھڑا ہو قبلہ کے پھر تکبیر کہہ پھر پڑھ جو آسان ہو ساتھ تیرے قرآن سے پھر رکوع کر یہان تک کہ ٹھہرے تو رکوع مین پھر اُٹھا یعنے سر رکوع سے یہانتک کہ سیدھا ہو تو کھڑا پھر سجدہ کر یہان تک کہ خاطر جمع سے بیٹھے تو سجدہ پھر اُٹھا سر اپنا یہان تک کہ خاطر جمع سے بیٹھے تو پھر سجدہ کر یہان تک کہ خاطر جمع سے کرے تو سجدہ پھر اُٹھا سر اپنا یہان تک کہ خاطر جمع سے بیٹھے تو اور بیچ ایک روایت کے یہ ہے کہ پھر اُٹھا تو سر یہان تک کہ سیدھا کھڑا ہو تو یعنی دوسری رکعت کے لیے اس روایت مین جلسہ استراحت کا ذکر نہین پھر کر یہ اپنی ساری نماز مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے امام شافعی اور احمد اور ابویوسف رحمہم اللہ نے اوپر فرض ہونے طمانینت کے رکوع اور سجدہ اور قومہ اور جلسہ مین اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے نہونے سے نفی کی نماز کی اور یہ نشان فرضیت کا ہے کہ ایک فعل بسبب نہونے اُسکے کے منتفی اور باطل ہو جاوے اور طمانینت اُسکو کہتے ہین کہ خاطر جمع سے رکوع وغیرہ مین ٹھہرے کہ جوڑ بدن کے اپنی اپنی جا قرار پکڑ جاوین اور طمانینت رکوع اور سجدہ مین نزدیک ابوحنیفہ اور محمد کے واجب ہے نہ فرض اور قومہ اور جلسہ مین سنت ہے اور یہ توجیہ اس حدیث کی یون کرتے ہین کہ مراد نہونے نماز سے نہونا کامل اُسکے کا ہے کیونکہ بیچ آخر اس حدیث کے ساتھ روایت ابی داؤد اور ترمذی اور نسائی کے آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تمام کیا تو نے اُسکو تمام ہوئی نماز تیری اور جو کچھ کہ ناقص کیا تو نے اس سے ناقص کیا تو نے نماز اپنی سے اور یہ نشان وجوب اور سنت کا ہے کہ فعل بغیر اُسکے ناقص اور ناتمام ہوتا ہے پس معلوم ہوا کہ نماز پھیر نے کو اُس شخص کو اسلیے فرمایا تا تمام بے کراہیت اور نقصان کے ہووے نہ اسلیے کہ باطل اور معدوم تھی اور اگر فرض ہوتی تو اول سے منع کرتی اور اُس سے باز رکھتے اور نچھوڑتے اُسکو کہ بغیر فرائض کے نماز ادا کرے اور اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ نرمی کرے جاہل پر مسائل سکھانے مین اور دلیل ہے اسپر کہ مستحب ہے سلام کرنا وقت ملنے کے اگرچہ مکرر ہو اور تھوڑی دیر کے بعد ہو اور دلیل ہے اسپر کہ جو کوئی خلل لاوے بعضے واجبات نماز مین تو نہین صحیح ہوتی نماز اُسکی اور وہ مصلی نہین کہلاتا بلکہ کہین گے کہ نہین نماز پڑھی اور پہلی روایت مین جلسہ استراحت کا مذکور ہوا یعنی پہلی اور تیسری رکعت مین دوسرے سجدے کے بعد بیٹھ کر اُٹھتے ہین یہ سنت ہے امام شافعی کے نزدیک اور امام اعظم کے نزدیک سنت نہین تحقیق اسکی آگے ہوگی

ح س وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ الصَّلٰوةَ بِالتَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَكَانَ اِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَاْسَهٗ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ وَكَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ

لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَكَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطٰنِ وَيَنْهٰى اَنْ يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلٰوةَ بِالتَّسْلِيْمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتے نماز ساتھ تکبیر کے اور شروع کرتے قراءۃ ساتھ الحمد للہ رب العالمین کے اور تھے جب رکوع کرتے نہ بلند کرتے سر اپنا اور نہ پست کرتے سر کو لیکن درمیان اسکے یعنی نہ بہت بلند نہ بہت پست بلکہ گردن اور پیٹھ برابر رکھتے اور تھے جسوقت کہ اٹھاتے سر اپنا رکوع سے نہ سجدہ کرتے یہانتک کہ سیدھے کھڑے ہوتے اور تھے جسوقت کہ اٹھاتے سر اپنا سجدے سے نہ سجدہ کرتے یعنے دوسرا یہانتک کہ سیدھے بیٹھتے اور تھے پڑھتے بعد ہر دو رکعتوں کے التحیات اور تھے بچھاتے بایاں پاؤں اپنا یعنی اور بیٹھتے اسپر اور رکھڑا رکھتے داہنا پاؤں اپنا اور تھے منع کرتے عقبہ شیطان سے اور منع کرتے یہ کہ بچھاوے آدمی دونوں ہاتھ اپنے بچھانا درندہ کا سا اور تھے ختم کرتے نماز ساتھ سلام کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** شروع کرتے قراءۃ ساتھ الحمد للہ رب العالمین کے یعنی سارے سورہ فاتحہ پڑھتے اس سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ چپکے پڑھتے ہوں گے جیسے کہ مذہب حنفی ہی اور تھے بچھاتے بایاں پاؤں اور کھڑا رکھتے داہنا پاؤں اپنا ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ حضرت دونوں قعدوں میں یوں ہی بیٹھتے تھے اور یہی ہی قول امام اعظم کا اور بیچ حدیث ابی حمید کے افتراش یعنی پاؤں بچھانا پہلے قعدہ میں اور تورک یعنی کولی پر بیٹھنا دوسری قعدہ میں بھی آیا ہی اور یہ قول امام شافعی کا بھی یہی ہی اور امام مالک کے نزدیک دونوں قعدوں میں تورک ہی اور امام احمد کے نزدیک جس نماز میں کہ دو تشہد ہیں بیچ تشہد اخیر اسکے کے تورک ہی اور جسمیں ایک ہی تشہد ہی افتراش ہی اور وجہ قول امام ابوحنیفہ کے یہ ہی کہ بہت حدیثوں میں مطلق بچھانا پاؤں کا واقع ہوا ہی اور آیا ہی کہ سنت تشہد میں یہ ہی اور بیٹھنا حضرت کا تشہد میں اسی طرح تھا بلا قید قعدہ پہلے اور دوسرے کے اور اس طرح کا بیٹھنا کہ ہمنے اختیار کیا دشوار ہی اور حدیث شریف میں آیا ہی کہ افضل اعمال کے دشوار انکے میں اور بعضی حدیثوں میں قعدہ اخیرہ میں کہ کولی پر بیٹھنا آیا ہی جیسے کہ مذہب شافعی ہی محمول اسپر ہی کہ حضرت حالت ضعف اور کبرسن میں اس طرح بیٹھتے تھے اسلیے کہ قعدہ اخیر میں بیٹھنا زیادہ ہوتا ہی آسانی کے لیے اس طرح بیٹھتے تھے اور عقبہ شیطان یہ ہی کہ دونوں کولی زمین کو لگادی اور دونوں پنڈلیاں کھڑی کرے اور رکھے دونوں ہاتھ زمین پر جیسے کہ کتا بیٹھتا ہی پس اس طرح التحیات میں بیٹھنا ساتھ اتفاق علماء کے مکروہ ہی اور طیبی نے کہا ہی کہ عقبہ شیطان یہ ہی کہ دونوں کولہے دونوں پاؤں کی ایڑیوں پر رکھے یہ معنی ساتھ لفظ عقبہ کے بہت مناسب ہیں اور منع کیا یہ کہ بچھاوے مرد دونوں پہونچے ہاتھوں کے زمین پر یعنے وقت سجدہ کے مانند بچھانے درندوں کے یعنی کتے وغیرہ کے اور قید مرد کے اسمیں اسلیے ہی کہ عورت کو پہونچے بچھانے ہی چاہئیں کہ اسمیں ستر خوب ہوتا ہی اور ختم کرنے نماز کو ساتھ سلام کے یہ سلام امام شافعی کے نزدیک فرض ہی اور ہمارے نزدیک واجب ہی **وَعَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ** السَّاعِدِيِّ قَالَ فِيْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَحْفَظُكُمْ لِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُهٗ اِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ اَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهٗ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ اسْتَوٰى حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهٗ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ فَاِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى فَاِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْاُخْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى مَقْعَدَتِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی حمید ساعدی سے کہ کہا بیچ ایک جماعت کے

اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے بین خوب یاد رکھتا ہون تم مین سے نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کو دیکھا مین نے انکو جسوقت کہ تکبیر کہتے
کرتے دونون ہاتھ اپنے مقابل دونون مونڈھون اپنے کے اور جسوقت کہ رکوع کرتے محکم پکڑتے دونون زانو ساتھ دونون ہاتھون کے پھر جھکاتے پیٹھ
اپنی یعنی تابرابر گردن کے ہووے پس جسوقت کہ اٹھاتے سر اپنا کھڑے ہوتے سیدھے یہانتک کہ پھر آتا ہر جوڑ ٹھکانے اپنے پس جسوقت کہ سجدہ کرتے
رکھتے دونون ہاتھ اپنے زمین پر یعنی مقابل منھ کے نہ بچھاتے اور نہ سمیٹتے انکو طرف پہلو کے اور سامنے رکھتے انگلیان پانون اپنے کی طرف قبلہ کے پس جسوقت
کہ بیٹھتے بعد دو رکعت کے بیٹھتے اوپر بائین پانون کے اور کھڑا کرتے داہنا پس جسوقت کہ بیٹھتے بیچ رکعت اخیر کے آگے نکالتے بایان پانون اپنا اور
کھڑا کرتے دوسرا یعنی داہنا اور بیٹھتے کولے اپنے پر روایت کی یہ بخاری نے ف جب تکبیر کہتے کرتے ہاتھ اپنے مقابل دونون مونڈھون اپنے کے
مذہب شافعی مین یون ہی کرتے ہین اور ہمارے نزدیک مقابل لو کانون کے رکھے کہ یہ بھی آیا ہی حدیثون مین اور بعضی روایتون مین اوپر کی جانب
کانون تک بھی آیا ہی پس امام ابوحنیفہ نے متوسط کو اختیار کیا اور امام شافعی نے بیچ تطبیق ان روایات کے کہا ہی کہ ہتیلیان ہاتھ کی مقابل
کاندھے کے رہین اور انگوٹھے برابر لو کے اور سر انگلیون کے مقابل اوپر کی جانب کان کے رکھے کہ اسطرح مین عمل سب روایتون پر ہوجاتا ہی اور
ہوسکتا ہی کہ یہ اوقات مختلفہ مین ہون یعنی کبھی کسی طرح اٹھاتے ہون کبھی کسی طرح اور محکم پکڑتے دونون زانو ساتھ دونون ہاتھون کے اور کشادہ
رکھتے تھے انگلیان اور کہا ہی علما نے کہ انگلیان رکوع مین کشادہ رکھے اور سجود مین ملی ہوئی اور بیچ تکبیر تحریمہ اور تشہد کے بطور خود چھوڑے اور
نہ سمیٹے انکو یعنی انگلیان اور ہتیلیان زمین پر رکھے اور پہونچے اور بازو اٹھائے ہوئے الگ پہلو سے رکھے کہ اگر بکری کا بچہ چاہے تو نیچے سے
نکلجائے اور اس حدیث مین یہ مذکور ہوا کہ قومہ سے کہ سجدہ مین جاوے پہلے زانو زمین پر رکھے یا ہاتھ دونون طرح درست ہی مگر پہلے زانو رکھنے
افضل اور مختار اکثر ائمہ کے ہین * ح * وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ حَذْوَ
مَنْکِبَیْہِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ وَاِذَا کَبَّرَ لِلرُّکُوْعِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ رَفَعَھُمَا کَذٰلِکَ وَقَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ
حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ وَکَانَ لَا یَفْعَلُ ذٰلِکَ فِی السُّجُوْدِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عمر رض سے
کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے اٹھاتے ہاتھ اپنے برابر مونڈھون کے جبکہ شروع کرتے نماز اور جسوقت تکبیر کہتے واسطے رکوع کے
اور جسوقت اٹھاتے سر اپنا رکوع سے اٹھاتے دونون ہاتھ اسی طرح سے اور کہتے سنا اللہ نے واسطے اسکے کہ حمد کی اسکی یعنی قبول کی تعریف
اسکی اے رب ہمارے واسطے تیری ہی حمد اور تھے حضرت نہین کرتے تھے یہ بیچ سجدون کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف واسطے تیرے
ہی حمد یعنی جو کوئی کسی کی تعریف کرتا ہی تیری ہی تعریف کرتا ہی کیونکہ پیدا کرنے والا سب کا تو ہی ہی پس تعریف مصنوع کی حقیقت مین صانع
ہی کی ہوتی ہی اور اس سے معلوم ہوا کہ ہر نماز پڑھنے والا سمع اللہ اور ربنا دونون کہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک یہ تنہا پڑھنے والے کے
حق مین ہی اور جماعت مین پڑھتا ہو تو امام سمع اللہ کہے اور مقتدی ربنا اور صاحبین کے نزدیک امام بھی دونون چیزین کہے اور اسی کو فتیا کیا ہی
امام طحاوی نے اور ایک روایت امام ابوحنیفہ سے اسی طرح منقول ہی اور مقتدی فقط ربنا ہی کہے انکے نزدیک بھی اور نہین کرتے تھے سجدون مین
یعنی جب سجدون مین جاتے اور سر اٹھاتے سجدون سے تو ہاتھ نہ اٹھاتے مختار شافعیہ کا یہی ہی کہ ان وقتون مین ہاتھ نہ اٹھاوے شافعیہ کے
نزدیک جو رفع یدین صحت کو پہونچا ہی انھین جگہون مین وقت تکبیر تحریمہ کے اور رکوع مین جانے کے وقت اور سر اٹھانے مین رکوع
سے سوا ان تین جگہون کے ثابت نہین ہوا ہی کذا فی سفر السعادۃ * ح * وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ اِذَا دَخَلَ
فِی الصَّلٰوۃِ کَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ وَاِذَا رَکَعَ رَفَعَ یَدَیْہِ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَفَعَ یَدَیْہِ وَاِذَا قَامَ

مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَفَعَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے نافع سے کہ تحقیق ابن عمر تھے جسوقت کہ داخل ہوتے
نماز مین تکبیر کہتے اور اٹھاتے دونون ہاتھ اپنے اور جسوقت رکوع کرتے اٹھاتے دونون ہاتھ اپنے اور جسوقت کہتے سمع اللہ لمن حمدہ اٹھاتے دونون ہاتھ
اپنے اور جب اٹھتے دو رکعتون سے اٹھاتے دونون ہاتھ اپنے اور مرفوع کیا اسکو ابن عمر نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک یعنی روایت کیا کہ حضرت نے
اسطرح کیا روایت کی یہ بخاری نے **وَعَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ** قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَبَّرَ
رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا اُذُنَيْهِ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ
وَفِيْ رِوَايَةٍ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوْعَ اُذُنَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے مالک بن حویرث سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت
تکبیر کہتے اٹھاتے دونون ہاتھ اپنے یہان تک کہ برابر کرتے انکو اپنے کانون کے اور جسوقت اٹھاتے سر اپنا رکوع سے پس کہتے سمع اللہ لمن حمدہ
کرتے مانند اسکے یعنی دونون ہاتھ برابر کانون کے اٹھاتے اور بیچ ایک روایت کے یون آیا ہے یہان تک کہ برابر کرتے دونون ہاتھون کو اوپر کی
جانب کانون اپنے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جاننا چاہیے کہ اٹھانا ہاتھون کا سوائے تکبیر تحریمہ کے مختلف فیہ ہے درمیان ہمارے اور
شافعیہ کے اور حق یہ ہے کہ حدیثین اور آثار دونون جانب مین موجود ہین پس یا تو یہ ہے کہ کبھی اٹھاتے ہون اور کبھی نہین یا یہ کہ اول اٹھاتے ہون
آخر مین منسوخ ہوا دلیلین اب ہاتھ نہ اٹھانے کی ذکر کیجاتی ہین تا حق ظاہر ہوجانا چاہیے کہ ترمذی نے جامع ترمذی مین دو باب لکھے ہین اول
باب رفع یدین کا ہے نزدیک رکوع کے اسمین حدیث ابن عمر کی لایا ہے جو کہ اوپر گذری اور دوسرا باب لکھا ہے کہ نہین دیکھا گیا ہاتھ اٹھانا مگر نزدیک
شروع نماز کے اس باب مین حدیث علقمہ کی عبد اللہ بن مسعود رض سے لایا ہے کہ ابن مسعود نے اپنے یارون سے فرمایا کہ ادا کی مین نے ساتھ
تمہارے نماز رسول خدا صلعم کی پس ادا کی ابن مسعود نے نماز اور نہ اٹھائے دونون ہاتھ اپنے مگر اول بار اور اسی باب مین کہا کہ براء بن عازب سے
بھی یون ہی آیا ہے اور کہا ترمذی نے کہ حدیث ابن مسعود کی حسن ہے اور ساتھ اسکے قائل ہین اکثر اہل علم صحابہ اور تابعین سے اور قول سفیان ثوری
اور اہل کوفہ کا بھی یہی ہے اور جامع الاصول مین حدیث ابن مسعود کی ابی داؤد اور نسائی سے اور حدیث براء بن عازب کو بھی ابی داؤد سے
لایا ہے کہ کہا ابن مسعود نے کہ دیکھا مین نے رسول خدا صلعم کو کہ جب نماز شروع کرتے اٹھاتے دونون ہاتھ اپنے دونون کندھون کے نزدیک تک پھر
نہ عود کرتے اور ایک روایت مین ہے کہ پھر نہ اٹھاتے ان دونون کو یہان تک کہ فارغ ہوتے نماز سے اور ابو داؤد نے جو کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح
نہین ہے احتمال رکھتا ہے کہ مراد نہ صحیح ہونا ساتھ اس طریق خاص کے ہووے پس ضرر نہین کرتا بیچ صحت اصل حدیث کے اور احتمال رکھتا ہے کہ ثابت
کرنا حدیث حسن کا ہووے موافق اسکے کہ ترمذی نے کہا ہے اور حدیث حسن بلا خلاف لائق دلیل کے ہے جیسے کہ مقدمہ مین معلوم ہوا اور امام محمد نے
بیچ موطا اپنی کے بعد از روایت کرنے حدیث ابن عمر کے کہ بیچ رفع یدین کے نزدیک رکوع کے اور نزدیک سر اٹھانے کے رکوع سے آئی ہے کہا ہے کہ
سنت یہ ہے کہ تکبیر کہے ہر جھکنے اور اٹھنے مین لیکن رفع یدین ہوا سے ابتداء نماز کے ایکبار سے زیادہ نہو اور یہ قول ابوحنیفہ کا ہے اور بیچ اسکے
آثار بہت آئے ہین بعد اسکے عاصم بن کلیب جرمی سے کہ اُنسے روایت کی اپنے باپ سے کہ وہ تابعین حضرت علی کے سے ہے ساتھ تعدد روایات کے
لایا ہے کہ حضرت علی رضہ رفع یدین ہوائے تکبیر اولی کے نکرتے تھے اور عبد العزیز بن حکیم سے لایا ہے کہ کہا دیکھا مین نے ابن عمر رض کو کہ اٹھاتے تھے ہاتھ بیچ اول
تکبیر افتتاح کے اور نہین اٹھاتے تھے سوائے اسکے اور مجاہد سے روایت کی ہے کہ کہا انھون نے پڑھی مین نے نماز پیچھے ابن عمر کے پس نہ ہاتھ اٹھاتے تھے
مگر تکبیر اولی مین اور اسود نے روایت کی ہے کہ دیکھا مین نے عمر بن الخطاب رض کو کہ نہین اٹھاتے تھے ہاتھ اپنے مگر تکبیر اولی مین پس حضرت عمر اور حضرت علی اور
اور ابن مسعود اور ابن عمر رض کہ نہایت قرب حضرت سے رکھتے تھے جب انکا عمل عدم رفع پر ہو تو پس جو کچھ کہ خلاف اسکے نقل کرین اولی اور لائق

ساتھ قبول کے نہو اور شرح ابن ہمام مین لایا ہی حدیث دار قطنی سے اور ابن عدی سے کہ نقل کی محمد بن جابر سے اُسنے حماد بن ابی سلیمان سے اُسنے ابراہیم اُسنے علقمہ سے اُسنے عبد اللہ سے کہ کہا ادا کی مین نے نماز ساتھ رسول خدا صلعم کے اور ابی بکر اور عمر رض کے پس نہ اُٹھائے اُنھون نے ہاتھ اپنے مگر نزدیک شروع نماز کے اور منقول ہی کہ جمع ہوئے امام ابو حنیفہ ساتھ اوزاعی کے مکہ مین بیچ دار الحناطین کے پس کہا اوزاعی نے کیون نہین ہاتھ اُٹھاتے ہو تم نزدیک رکوع کے اور سر اُٹھانے کے رکوع سے امام ابو حنیفہ نے کہا اس سبب سے کہ صحت کو نہین پہونچا رسول خدا صلعم سے اس باب مین کچھ پس کہا اوزاعی نے کہ حدیث کی مجکو زہری نے سالم سے اُسنے اپنے باپ سے کہ رسول خدا صلعم اُٹھاتے تھے ہاتھ جسوقت کہ شروع کرتے تھے نماز اور نزدیک رکوع کے اور سر اُٹھانے کے اُس سے پس کہا ابو حنیفہ نے حدیث کی مجکو حماد نے ابراہیم سے اُسنے علقمہ اور اسود سے کہ دونون نے نقل کی عبد اللہ بن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ اُٹھاتے تھے ہاتھ اپنے مگر نزدیک شروع کرنے نماز کے پھر نہ عود کرتے تھے ساتھ کسی چیز کے اس سے اوزاعی نے کہا مین روایت کرتا ہون زہری سے کہ اُسنے نقل کی سالم سے اُسنے ابن عمر سے اور تو اُسکے مقابلہ مین روایت کرتا ہی حماد سے کہ اُسنے نقل کی ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے یعنی یہ اسناد تیری ساتھ اُس اسناد میری کے کہ عالی ہی کہان پہونچتی ہی پس ابو حنیفہ نے کہا حماد فقیہ تر ہی زہری سے اور ابراہیم فقیہ تر ہی سالم سے اور علقمہ کم ابن عمر سے نہین فقہ مین اگرچہ ابن عمر ساتھ فضیلت صحبت حضرت صلعم کے مخصوص ہی اور اسود کو بھی بہت فضیلت ہی اور عبد اللہ تو خود عبد اللہ ہی ہین یعنی اُنکی کیا تعریف کیجاوے کہ درجہ اُنکا بیچ فقہ کے اور قرب کے ساتھ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور ہی پس اوزاعی نے ترجیح دی حدیث کو بسبب عالی ہونے اسناد کے اور ابو حنیفہ نے بسبب فقیہ ہونے راویون کے اور مذہب اُنکا یہی ہی کہ راویون فقیہ کو ترجیح دیتے ہین غیر فقیہون پر جیسے کہ اصول فقہ مین لکھا گیا ہی آور بیچ نہایہ شرح ہدایہ کے کہا ہی کہ عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہی کہ دیکھا اُنھون نے ایک شخص کو کہ نماز پڑھتا تھا مسجد حرام مین اور اُٹھاتا تھا دونون ہاتھ اپنے نزدیک رکوع کے اور نزدیک سر اُٹھانے کے رکوع سے پس کہا ابن زبیر نے کہ ایسا مت کر یہ ایک چیز ہی کہ کیا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد اُسکے ترک کیا یعنی یہ حکم اوائل مین تھا پھر منسوخ ہوا اور کہا ابن مسعود رض نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اُٹھائے ہمنے بھی اُٹھائے اور حضرت صلعم نے ترک کیے ہمنے بھی ترک کیے اور ابن عباس رض سے روایت ہی کہ کہا عشرہ مبشرہ نہین اُٹھاتے تھے ہاتھ مگر نزدیک شروع کرنے نماز کے اور جو مجاہد نے ابن عمر رض سے کہ حدیث رفع یدین کے نزدیک شافعی کے اُس سے روایت کیگئی ہی عمل برخلاف اُسکے روایت کیا کہ کہا ساتھ پیچھے ابن عمر رض کے نماز ادا کی مین نے اور ہرگز نہ دیکھا مین نے کہ رفع یدین کیا ہو نزدیک شروع کرنے نماز کے عمل ساتھ اس حدیث کے ساقط ہوگا اس لیے کہ مقرر ہوا ہی اصول حدیث مین کہ جو راوی برخلاف روایت کے عمل کرے عمل ساتھ اُس روایت کے ساقط ہوگا انتہی اب معلوم ہوا کہ اخبار اور آثار بیچ جانب ہاتھ اُٹھانے اور نہ اُٹھانے کے دونون کے ثابت ہین اور ایک جماعت صحابہ وغیرہم کی خصوصاً ابن مسعود اور تابعین اُنکے بیچ جانب نہ ہاتھ اُٹھانے کے ہین محمل اُسکا سوا اسکے نہو سے کہ کہین ہم اوقات مختلفہ مین دونون فعل آنحضرت صلعم سے وجود مین آئے اور رجوع علم فقہ ابو حنیفہ کا اور اسناد اُنکی منتہی طرف ابن مسعود اور تابعین اُنکے کے ہی اور طریقہ اُنکا عدم رفع کا ہی پس ابو حنیفہ نے بھی یہی اختیار کیا ہم آپ اس عقیدہ پر ہین اور علماے مذہب ہمارے کے ساتھ اسقدر کے اکتفا نہین کرتے ہین اور کہتے ہین کہ حکم ہاتھ اُٹھانے کا منسوخ ہی اس لیے کہ جب ابن عمر کو کہ راوی حدیث رفع یدین کے ہین دیکھا کہ بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل خلاف اُسکے کیا ظاہر ہوا کہ عمل رفع یدین کا منسوخ ہی باوجود کثرت روایات اور احادیث کے اس باب مین واللہ اعلم انتہی یہ خلاصہ شرح سفر السعادت کا ہی جو کہ حضرت شیخ عبد الحق رح نے تصنیف کی ہی جسکو تفصیل اس مقام کو دیکھنا منظور ہو اُسمین دیکھے آور حاصل اُنکی تحقیق کا یہ ہی کہ اُنکے نزدیک ہاتھ اُٹھانے اور

نہ اٹھانے دونوں سنت ہیں لیکن نہ اٹھانا ہاتھوں کا اولی اور ارجح ہے اور اور علماے حنفیہ نے کہا ہے کہ ہاتھ اٹھانے منسوخ ہوئے واللہ اعلم **وعن** انَّہٗ رَأَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فَاِذَا کَانَ فِیْ وِتْرٍ مِّنْ صَلٰوتِہٖ لَمْ یَنْھَضْ حَتّٰی یَسْتَوِیَ قَاعِدًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انھیں یعنی مالک سے کہ تحقیق انھوں نے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑھتے تھے پس جس وقت ہوتے بیچ طاق رکعت کے نماز اپنی سے نہ کھڑے ہوتے یہاں تک کہ سیدھے بیٹھتے روایت کی یہ بخاری نے ف یعنی پہلی رکعت میں اور تیسری رکعت میں بعد سر اٹھانے کے سجدے دوسرے بیٹھتے تھے بعد اسکے اٹھتے تھے اسکو جلسہ استراحت کا کہتے ہیں کہ شافعیہ کے نزدیک سنت ہے اور کیفیت اسکی مثل کیفیت بیٹھنے کے ہے پہلے قعدہ میں اور بعد بیٹھنے کے ساتھ دونوں ہاتھوں کے تکیہ زمین پر کر کے اٹھتے ہیں اور نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے ساتھ روایت مختار کے یہ بسبب عذر کبرسن وغیرہ کے تھا پس جسکو حاجت اسکی نہو اسکے حق میں سنت نہیں اور سند امام شافعی کی یہی حدیث ہے اور دلیل ہماری حدیث ابی ہریرہ کی ہے کہ ترمذی بھی لایا ہے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اٹھتے اوپر پشت قدموں کے یعنی بغیر اسکے کہ بیٹھیں اور اگرچہ بعضے طرق اس حدیث کے ضعیف ہیں ولیکن صحیح الاصل ہیں کذا قال الشیخ ابن الہمام اور ابن ابی شیبہ ابن مسعود سے لایا ہے کہ وہ اٹھتے تھے نماز میں اوپر پشت قدموں اپنے کے بغیر اسکے کہ بیٹھیں اور حضرت علی اور حضرت عمر اور ابن عمر اور ابن زبیر سے بھی اسی طرح لایا ہے اور نعمان ابن ابی عباس سے لایا ہے کہ پایا میں نے بہت صحابہ کو کہ جب سر اٹھاتے تھے دوسرے سجدہ رکعت پہلی اور تیسری کے سے اٹھتے تھے جیسے کہ ہوتے تھے بغیر اسکے کہ بیٹھیں اور اور اخبار اور آثار اس باب میں بہت ہیں اور بعضی حدیثیں کہ خلاف انکے آئی ہیں محمول اوپر کبرسن اور ضرورت کے ہیں مح **وعن** وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ اَنَّہٗ رَأَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَفَعَ یَدَیْہِ حِیْنَ دَخَلَ فِی الصَّلٰوۃِ کَبَّرَ ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِہٖ ثُمَّ وَضَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلَی الْیُسْرٰی فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ یَّرْکَعَ اَخْرَجَ یَدَیْہِ مِنَ الثَّوْبِ ثُمَّ رَفَعَھُمَا وَکَبَّرَ وَرَکَعَ فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَفَعَ یَدَیْہِ فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَیْنَ کَفَّیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے وائل بن حجر سے کہ تحقیق اسنے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اٹھائے دونوں ہاتھ اپنے اسوقت کہ داخل ہوئے نماز میں تکبیر کہی پھر ڈھانک لیے ہاتھ کپڑے اپنے میں پھر رکھا داہنا ہاتھ اپنا بائیں ہاتھ پر پھر جب ارادہ کیا یہ کہ رکوع کریں نکالے دونوں ہاتھ اپنے کپڑے سے پھر اٹھایا انکو اور تکبیر کہی پھر رکوع کیا پھر جبکہ کہا سمع اللہ لمن حمدہ اٹھائے اپنے دونوں ہاتھ پھر جب سجدہ کیا سجدہ کیا درمیان دونوں ہاتھوں اپنے کے روایت کی یہ مسلم نے ف ڈھانک لیے ہاتھ کپڑے میں ظاہر یہ ہے کہ چادر میں ڈھانک لیے اور بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ آستین میں ہاتھ چھپائے لکھا ہے علما نے کہ یہ شاید بسبب شدت جاڑے کے تھا اور رکھنا داہنے ہاتھ کا بائیں پر متفق علیہ ہے درمیان اماموں کے مگر امام مالک کے نزدیک چھوڑے رکھنا ہاتھوں کا ہے اور جائز ہے باندھنا بھی لیکن امام ابو حنیفہ کے نزدیک ناف کے نیچے ہاتھ رکھے اور امام شافعی کے نزدیک برابر سینہ کے یعنی ناف سے اوپر اور حدیثیں دونوں جانب میں آئی ہیں اور لکھا ہے علما نے کہ امر اس باب میں واسع ہے جو کچھ کرے درست ہے اور زیر ناف کے نیچے رکھنا ہاتھوں کا یا سینہ پر خاص کر ثابت نہیں ہوا ہے اور متعین نہیں یعنی خاص ایک ہی چیز ثابت نہیں بلکہ دونوں طرح آیا ہے پس جبکہ ایسا تھا امام ابو حنیفہ نے جو کچھ کہ مقرر اور معتاد بیچ صورت ادب کے ہے اختیار کیا کہ وہ ناف کے نیچے رکھنا ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہاتھوں کو وقت تکبیر کہنے کے اور اٹھانے کے کپڑے سے نکال لیوے مح **وعن** سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ کَانَ النَّاسُ یُؤْمَرُوْنَ اَنْ یَّضَعَ الرَّجُلُ الْیَدَ الْیُمْنٰی عَلٰی ذِرَاعِہِ الْیُسْرٰی فِی الصَّلٰوۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ کہا تھے لوگ حکم کیے جاتے یہ کہ رکھے آدمی ہاتھ داہنا اوپر بائیں ہاتھ اپنے کے نماز میں روایت کی یہ بخاری نے ف اسمیں اشارہ ہے اسپر کہ لائق ہے کھڑے ہونے والے کو آگے جبار کے کہ ادب کو ہاتھ سے نہ دے بلکہ ہاتھ کو ہاتھ پر رکھے اور سر جھکا رکھے

جیسے کہ بادشاہوں کے آگے کھڑے ہوتے ہیں ✽ س ✽ وعن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی
الصلوۃ یکبر حین یقوم ثم یکبر حین یرکع ثم یقول سمع اللہ لمن حمدہ حین یرفع صلبہ من الرکعۃ
ثم یقول وھو قائم ربنا لک الحمد ثم یکبر حین یھوی ثم یکبر حین یرفع راسہ ثم یکبر
حین یسجد ثم یکبر حین یرفع راسہ ثم یفعل ذلک فی الصلوۃ کلھا حتی یقضیھا ویکبر حین یقوم من
الثنتین بعد الجلوس متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت ارادہ کرتے
کھڑے ہونے کا طرف نماز کے تکبیر کہتے یعنی تکبیر تحریمہ جسوقت کہ کھڑے ہوتے پھر تکبیر کہتے جسوقت کہ رکوع کرتے پھر کہتے سمع اللہ لمن حمدہ جسوقت اٹھاتے
پیٹھ اپنی رکوع سے پھر کہتے کھڑے ہوئے اے رب میرے واسطے تیرے ہی سب تعریف پھر تکبیر کہتے جسوقت جھکتے یعنی سجدہ کےلیے پھر تکبیر کہتے جسوقت
کہ اٹھاتے سر اپنا یعنی سجدے سے پھر تکبیر کہتے جسوقت کہ دوسرا سجدہ کرتے پھر تکبیر کہتے جسوقت کہ اٹھاتے سر اپنا پھر کرتے یہ بیچ تمام نماز اپنی کے
یہاں تک کہ پورا کرتے اسکو اور تکبیر کہتے اسوقت کہ کھڑے ہوتے دو رکعت پڑھ کر پیچھے بیٹھنے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف اس حدیث میں فقط ذکر تکبیرات کا ہی اور ہاتھ اٹھانے کا ذکر نہیں ✽ ح ✽ وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم افضل الصلوۃ طول القنوت رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر
نمازوں میں وہ نماز ہی کہ اسمیں دراز ہو قیام روایت کی یہ مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ نماز میں قیام طویل افضل ہی اس لیے کہ اسمیں
مشقت اور خدمت اور طاعت زیادہ ہی اور علمانے اختلاف کیا ہی کہ قیام نماز میں افضل ہی یا سجود اور یہ حدیث سند اس جماعت کی
ہی کہ کہتے ہیں قیام افضل ہی اور اور دلیل انکی یہ ہی کہ قیام میں قرآن پڑھا جاتا ہی اور قرآن افضل ہی تسبیح سے مذہب حنفیہ بھی یہی ہی

✽ م ✽ **الفصل الثانی** فصل دوسری عن ابی حمید الساعدی قال فی عشرۃ من اصحاب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا اعلمکم بصلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا فاعرض قال
کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوۃ رفع یدیہ حتی یحاذی بھما منکبیہ ثم یکبر ثم
یقرء ثم یکبر ویرفع یدیہ حتی یحاذی بھما منکبیہ ثم یرکع ویضع راحتیہ علی رکبتیہ ثم یعتدل
ولا یصبی راسہ ولا یقنع ثم یرفع راسہ فیقول سمع اللہ لمن حمدہ ثم یرفع یدیہ حتی یحاذی
بھما منکبیہ معتدلا ثم یقول اللہ اکبر ثم یھوی الی الارض ساجدا فیجافی یدیہ عن جنبیہ
ویفتح اصابع رجلیہ ثم یرفع راسہ ویثنی رجلہ الیسری فیقعد علیھا ثم یعتدل حتی یرجع کل
عظم الی موضعہ معتدلا ثم یسجد ثم یقول اللہ اکبر ویرفع ویثنی رجلہ الیسری فیقعد علیھا
ثم یعتدل حتی یرجع کل عظم الی موضعہ ثم ینھض ثم یصنع فی الرکعۃ الثانیۃ مثل ذلک ثم اذا
قام من الرکعتین کبر ورفع یدیہ حتی یحاذی بھما منکبیہ کما کبر عند افتتاح الصلوۃ ثم
یصنع ذلک فی بقیۃ صلوتہ حتی اذا کانت السجدۃ التی فیھا التسلیم اخرج رجلہ الیسری وقعد
متورکا علی شقہ الایسر ثم سلم قالوا صدقت ھکذا کان یصلی رواہ ابوداؤد والدارمی و
روی الترمذی وابن ماجۃ معناہ وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح وفی روایۃ

لابی داود من حدیث ابی حمید ثم رکع فوضع یدیه علی رکبتیه کانه قابض علیهما ووتر یدیه فنحاهما عن جنبیه وقال ثم سجد فامکن انفه وجبهته الارض ونحی یدیه عن جنبیه ووضع کفیه حذو منکبیه وفرج بین فخذیه غیر حامل بطنه علی شیء من فخذیه حتی فرغ ثم جلس فافترش رجله الیسری واقبل بصدر الیمنی علی قبلته ووضع کفه الیمنی علی رکبته الیمنی وکفه الیسری علی رکبته الیسری واشار باصبعه یعنی السبابة وفی اخری له واذا قعد فی الرکعتین قعد علی بطن قدمه الیسری ونصب الیمنی واذا کان فی الرابعة افضی بورکه الیسری الی الارض واخرج قدمیه من ناحیة واحدة

روایت ہے ابی حمید ساعدی سے کہ کہا بیچ دس شخصوں کے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ میں خوب جانتا ہوں تم سے نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کو کہا صحابیوں نے پس بیان کرو کہا ابی حمید نے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کھڑے ہوتے طرف نماز کے اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے یہان تک کہ برابر کرتے انکو مونڈھوں اپنے کے پھر تکبیر کہتے پھر قران پڑھتے پھر تکبیر کہتے اور اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے یہان تک کہ برابر اٹھاتے ان دونوں کو مونڈھوں اپنے کے پھر رکوع کرتے اور رکھتے دونوں ہتیلیان اپنی اپنے گھٹنوں پر پھر سیدھی کرتے کمر پس نہ جھکاتے سر اپنا اور نہ بلند کرتے یعنی پیٹھ اور سر ہموار رکھتے اور پھر اٹھاتے سر اپنا پس کہتے سمع اللہ لمن حمدہ پھر اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے یہان تک کہ برابر کرتے دونوں مونڈھوں اپنے کے درحالیکہ سیدھے کھڑے ہوتے پھر کہتے اللہ اکبر پھر جھکتے طرف زمین کے سجدے کے لیے پس دور رکھتے دونوں ہاتھ اپنے دونوں پہلوؤں اپنے سے اور موڑتے انگلیان پانوں اپنے کے یعنی اسطرح کہ سر انگلیوں کے قبلہ کی طرف ہوتے پھر اٹھاتے سر اپنا سجدے سے اور موڑتے بایان پانوں اپنا یعنی بچھاتے پس بیٹھتے اسپر پھر سیدھے ہوتے یہان تک کہ پھرتی یعنی ہوجاتی ہر ہڈی طرف ٹھکانے اپنے کے درحالیکہ برابر ہوتی یعنی یہ تاکید ہے لفظ یعتدل کی پھر سجدہ کرتے یعنی تکبیر کہتے ہوئے پھر کہتے اللہ اکبر اور اٹھتے اور موڑتے بایان پانوں اپنا پھر بیٹھتے اسپر یعنی جلسہ استراحت کرتے پھر اعتدال کرتے یعنی ٹھہرتے خاطر جمع سے یہان تک کہ پھر آتی ہر ہڈی ٹھکانے اپنے پر پھر کھڑے ہوتے پھر کرتے دوسری رکعت میں مانند اسکے یعنی سوائے سبحانک اللھم اور اعوذ کے شروع رکعت میں پھر جسوقت کہ کھڑے ہوتے دو رکعت پڑھ کر یعنی بعد تشہد کے اللہ اکبر کہتے اور اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں تک جیسے کہ تکبیر کہتے تھے نزدیک شروع کرنے نماز کے پھر کرتے اسی طرح بیچ باقی نماز اپنی کے یہان تک کہ جب ہوتا وہ سجدہ کہ پیچھے اسکے ہی سلام یعنی اخیر رکعت کا دوسرا سجدہ ہوتا کہ اسکے بعد تشہد اور سلام ہے نکالتے بایان پانوں اپنا اور بیٹھتے کولے پر اوپر بائین جانب اپنی کے پھر سلام پھیرتے کہا ان دس صحابیوں نے کہ سچ کہا تو نے اسی طرح تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے روایت کی یہ ابوداؤد اور دارمی نے اور روایت کی ترمذی اور ابن ماجہ نے معنی اسکے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بیچ ایک روایت ابوداؤد کے حدیث ابوحمید کی سے یہ آیا ہے کہ پھر رکوع کیا پھر رکھے دونوں ہاتھ اپنے اوپر دونوں زانوؤں اپنے کے گویا کہ پکڑے ہوئے ہیں انکو اور مانند چلے کے کیا دونوں ہاتھوں اپنے کو یعنی دور کیا کہنیوں کو پہلووں سے گویا کہ کہنیان مشابہ چلے کے ہوئیں اور پہلو مشابہ کمان کے جیسے کہ آگے کہا پس دور رکھا کہنیوں کو دونوں پہلووں اپنے سے اور کہا راوی نے پھر سجدہ کیا پس ٹھہرایا ناک اپنی کو اور پیشانی اپنی کو زمین پر اور ایک سو کیا دونوں ہاتھوں اپنے کو یعنی کہنیوں کو پہلووں اپنے سے اور رکھے دونوں ہاتھ اپنے برابر مونڈھوں اپنے کے اور کشادگی کی درمیان دونوں زانو اپنے کے نہ لگانے والے تھے پیٹ اپنے کو کسی چیز پر زانوں اپنی سے

یہان تک کہ فارغ ہوئے سجدون سے پھر بیٹھے پھر بچھایا بایان پانون اپنا اور متوجہ کی پشت داہنے پانون اپنے کو قبلہ کی طرف اور رکھا داہنا ہاتھ اوپر گھٹنے داہنے کے اور بایان ہاتھ اپنا اوپر بائین گھٹنے کے اور اشارت کی ساتھ انگلی اپنی کے یعنی سبابہ کے اور بیچ اور روایت ابی داؤد کے یون ہے اور جسوقت کہ بیٹھتے بیچ دو رکعتون کے بیٹھتے اوپر تلوے پانون بائین اپنے کے اور کھڑا کرتے داہنا پانون اپنا اور جسوقت کہ ہوتے بیچ چوتھی رکعت کے لگاتے بایان کولا طرف زمین کے اور نکالتے دونون پانون اپنے ایک طرف ف مین خوب جانتا ہون تم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کو اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی دعوی زیادتی علم کا موافق واقع کے واسطے ایک مصلحت کے کرے بغیر نفسانیت کے تو درست ہے اور پھر تکبیر کہتے اس سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ تکبیر تحریمہ پیچھے ہاتھ اٹھانے کے کہتے تھے جیسا کہ مذہب امام ابوحنیفہ کا ہے اور پس ٹھہرایا ناک اور پیشانی کو زمین پر اس سے معلوم ہوا کہ سجدہ ساتھ ناک اور پیشانی کے دونون کے کرنا چاہیے کہ آنحضرت اسپر مواظبت کرتے تھے اور اور محدثین بھی موافق اسی کے ہین پس پورا سجدہ ہوتا ہے ساتھ رکھنے پیشانی اور ناک کے اگر ایک کو ان دونون مین سے رکھا بسبب عذر کے مکروہ نہین اور اگر بغیر عذر کے ایک کو رکھا پس اگر پیشانی رکھی زمین پر اور ناک نہ رکھی تو جائز ہے اجماعاً لیکن مکروہ ہے اور اگر اسکے بالعکس کیا یعنی ناک رکھی اور پیشانی نہ رکھی پس جائز ہے بکراہت نزدیک امام اعظم کے اور نزدیک صاحبین کے نہین جائز و علیہ الفتوی اور اشارہ کیا ساتھ انگلی کے یعنی سبابہ کے سبابہ کہتے ہین شہادت کی انگلی کو یہ نام ایام جاہلیت کا ہے کہ عرب وقت گالی دینے کے اس انگلی کو اٹھاتے تھے اس لیے اسکو سبابہ کہتے تھے کہ سب کے معنی گالی کے ہین اسلام مین اسکا نام مسبحہ اور سباحہ ہوا کہ وقت تسبیح اور توحید کے اسکو اٹھاتے ہین پس اس سے حضرت نے اشارہ کیا وقت پڑھنے کلمہ شہادت کے التحیات مین کہ وقت کہنے نفی کے یعنی اشہد ان لا الٰہ کے انگلی اٹھائی اور وقت اثبات کے یعنی الا اللہ کہنے پر رکھ دی اسی طرح ہے فتاوی عالمگیری * وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّهُ اَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى كَانَتَا بِحِيَالِ مَنْكِبَيْهِ وَحَاذٰى بِاِبْهَامَيْهِ اُذُنَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ يَرْفَعُ اِبْهَامَيْهِ اِلٰى شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ اور روایت ہے وائل بن حجر سے یہ کہ دیکھا انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسوقت کہ کھڑے ہوئے طرف نماز کے اٹھائے دونون ہاتھ اپنے یہان تک کہ ہوئے مقابل دونون مونڈھون انکے کے اور اٹھائے انگوٹھے اپنے برابر کانون اپنے کے پھر تکبیر کہی روایت کی یہ ابوداؤد نے اور بیچ ایک روایت ابی داؤد کے یہ ہے کہ اٹھاتے تھے انگوٹھے اپنے کانون کی لوون تک ف یہ حدیث بھی موافق مذہب ابی حنیفہ کے ہے کہ تکبیر کہتے تھے پیچھے ہاتھ اٹھانے کے اور انگوٹھے کانون کی لوون تک اٹھاتے تھے * ح *

وَعَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَاْخُذُ شِمَالَهٗ بِيَمِيْنِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے قبیصہ بن ہلب سے کہ وہ روایت کرتے ہین باپ اپنے سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم امامت کرتے ہماری پس پکڑتے بایان ہاتھ اپنا ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے یعنی قیام مین روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعِدْ صَلٰوتَكَ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ عَلِّمْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ كَيْفَ اُصَلِّيْ قَالَ اِذَا تَوَجَّهْتَ اِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ مَا شَاءَ اللهُ اَنْ تَقْرَأَ فَاِذَا رَكَعْتَ فَاجْعَلْ رَاحَتَيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ وَمَكِّنْ رُكُوْعَكَ وَامْدُدْ ظَهْرَكَ فَاِذَا رَفَعْتَ فَاَقِمْ صُلْبَكَ وَارْفَعْ رَاْسَكَ حَتّٰى تَرْجِعَ الْعِظَامُ اِلٰى مَفَاصِلِهَا فَاِذَا سَجَدْتَ فَمَكِّنْ لِلسُّجُوْدِ فَاِذَا رَفَعْتَ فَاجْلِسْ عَلٰى

فَخِذَیْكَ الْیُسْرٰی ثُمَّ اصْنَعْ ذٰلِكَ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ وَسَجْدَةٍ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِیْحِ وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ مَعَ تَغْیِیْرٍ یَسِیْرٍ وَرَوَى التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ مَعْنَاهُ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلتِّرْمِذِیِّ قَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَی الصَّلٰوةِ فَتَوَضَّأْ كَمَا اَمَرَكَ اللّٰهُ بِهٖ ثُمَّ تَشَهَّدْ فَاَقِمْ فَاِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْاٰنٌ فَاقْرَأْ وَاِلَّا فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَكَبِّرْهُ وَهَلِّلْهُ ثُمَّ ارْكَعْ

اور روایت ہی رفاعہ بن رافع سے کہ کہا آیا ایک شخص پس نماز پڑھی مسجد مین پھر آیا پس سلام کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پڑہ نماز اپنی اسواسطے کہ تو نے نماز نہین پڑھی پس کہا اُسنے سکھلا تو مجکو اے رسول اللہ کے کہ کسطرح پڑھون مین نماز فرمایا جسوقت متوجہ ہو تو طرف قبلہ کے پس اللہ اکبر کہہ پھر پڑہ سورۂ فاتحہ اور جو کچھ چاہا اللہ نے یہ کہ پڑہے تو یعنی سورہ فاتحہ کے ساتھ اور سورۃ جو چاہو پڑہ پس جسوقت کہ رکوع کرے پس رکہہ اپنے ہاتھون کو اپنے زانوون پر اور ٹھہر تو رکوع اپنے مین اور پھیلا اور برابر رکہہ پیٹھ اپنی کو پس جسوقت اُٹھاوے تو سر اپنا پس سیدھی کر پیٹھ اپنی اور اُٹھا سر اپنا یعنی سیدھا کھڑا ہو یہان تک کہ پھر آوین ہڈیان طرف اپنے جوڑون کے پس جسوقت کہ سجدہ کرے تو پس ٹھہر واسطے سجدے کے پس جسوقت اُٹھائے تو سر اپنا پس بیٹھ اوپر بائین ران اپنی کے پھر کر بیچ ہر رکوع اور سجدے کے یہان تک کہ اطمینان کرے تو یعنی رکوع اور قومہ اور سجدہ اور جلسہ مین یہ لفظ ہین مصابیح کے اور روایت کیا اسکو ابو داؤد نے ساتھ تھوڑی تغیر کے اور روایت کئے ترمذی اور نسائی نے معنی اسکے اور ایک روایت ترمذی کی مین یون آیا ہی کہ کہا جسوقت چاہے تو کہ کھڑا ہو تو طرف نماز کے پس وضو کر جیسا حکم کیا تجکو اللہ نے ساتھ اُسکے پھر کلمۂ شہادت پڑہ یعنی جیسا کہ وضو کے بعد پڑہنا آیا ہی کہ بڑی فضیلت رکھتا ہی یا معنی تشہد کے یہ ہین کہ اذان کہہ پھر اچھی طرح نماز ادا کر یا اقم کے یہ معنی ہین کہ تکبیر کہہ پس اگر ہو ساتھ تیرے قران یعنی یاد ہو پس پڑہ قرآن اور اگر نہ یاد ہو قرآن پس الحمد للہ کہہ اور اللہ اکبر کہہ اور لا الہ الا اللہ کہہ پھر رکوع کر ف اس سے معلوم ہوا کہ جسکو قرآن یاد نہو سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر بجاے قران کے پڑہے جیسے کہ کوئی مسلمان ہوا تو نماز کے آنے کے وقت تک فرض ہی یاد کرنا قران کا یعنی اسقدر کہ نماز مین پڑہنا فرض ہی اور اس عرصہ مین اگر یاد نہو تو ذکر اور تسبیح اور تہلیل کرے ۞ح۞ **وعن** الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةُ مَثْنٰى مَثْنٰى تَشَهُّدٌ فِیْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَتَخَشُّعٌ وَتَضَرُّعٌ وَتَمَسْكُنٌ ثُمَّ تُقْنِعُ يَدَيْكَ يَقُوْلُ تَرْفَعُهُمَا اِلٰى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِهِمَا وَجْهَكَ وَتَقُوْلُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ كَذَا وَكَذَا وَفِیْ رِوَايَةٍ فَهُوَ خِدَاجٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی فضل بن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز دو دو رکعت ہی التحیات ہی بیچ ہر دو رکعت کے اور خشوع ہی اور عاجزی ہی اور ظاہر کرنا غریبی کا ہی پھر اُٹھا تو دونون ہاتھ اپنے کہا فضل نے بیچ تفسیر لفظ ثم تقنع یدیک کے یہ کہتے تھے حضرتؐ اور مراد رکھتے تھے اس قول سے یہ کہ بلند کر تو انکو طرف پروردگار اپنے کے سامنے کرنے والا ہو ہتیلیان دونون ہاتھون کی مُنہ اپنے کے یعنی جیسے کہ ادب دعا کا ہی اور کہہ تو اے رب میرے اے رب میرے اور جس شخص نے نہ کیا یہ یعنی جو کہ ذکر کیا گیا یا دعا نہ کی پس وہ شخص یا نماز اُسکی ایسی اور ایسی ہی یعنی ناقص ہی اور ایک روایت مین یون ہی پس وہ ناقص ہی روایت کی یہ ترمذی نے ف نماز دو دو رکعت ہی یعنی نماز نفل مین افضل یہ ہی کہ دو دو رکعت پڑھے خواہ دن ہو خواہ رات امام شافعی نے اسی پر عمل کیا ہی اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک چار چار رکعت افضل ہین رات مین بھی اور دن مین بھی اور صاحبین کے نزدیک رات مین دو دو اور دن مین چار چار رکعت افضل ہین دلیل امام شافعی کی تو یہی حدیث ہی اور صاحبین نے قیاس کیا ہی تراویح پر اور امام ابو حنیفہ کہتے ہین کہ صحت کو پہونچا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

بعد عشاء کے چار رکعت پڑھتے تھے اور نماز چاشت میں بھی چار رکعت پڑھنی آئی ہیں اور یہ بھی ہو کہ چار رکعت میں مشقت زیادہ ہوتی ہو بسبب دیر تک رہنے تحریمہ کے اور جن عبادت میں مشقت زیادہ ہوتی ہو افضل ہوتی ہو اور یہ جو فرمایا کہ نماز دو دو رکعت ہو مراد اس سے یہ ہو کہ نماز نفل طاق نہیں بلکہ ادنی درجہ دو رکعتیں ہیں اور خشوع ہو یعنی عاجزی کرنی ہو باطن میں اور تضرع عاجزی کرنی ظاہر میں ۔ ح ❊ الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ صَلَّى لَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيرِ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَحِينَ سَجَدَ وَحِينَ رَفَعَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہو سعید بن حارث بن معلی سے کہ کہا نماز پڑھائی ہمکو ابو سعید خدری نے پس پکار کر کہی تکبیر اُسوقت کہ اُٹھایا سر اپنا سجدے سے اور جسوقت کہ سجدہ کیا اور اُسوقت کہ اُٹھے دو رکعت پڑھ کر اور کہا اسی طرح دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو روایت کی یہ بخاری نے ف مقصود یہ ہو کہ امام سب تکبیریں پکار کر کہے اور خاص یہی چند تکبیریں اتفاقاً بیان کیں شاید کہ مذکور انکا ہوا ہوگا اس لیے یہی بیان کیں اور بیچ روایت احمد کی کہ تکبیرات کا بھی آیا ہو کہ کہا بیمار ہوئے یا غائب ہوئے ابو ہریرہ پس ادا کی نماز ابو سعید نے پس پکار کر کہیں تکبیرات وقت شروع نماز کے اور رکوع کے بیان کی ساری حدیث ۔ ح ❊ **وعن** عِكْرِمَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ شَيْخٍ بِمَكَّةَ فَكَبَّرَ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِينَ تَكْبِيرَةً فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّهُ أَحْمَقُ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہو عکرمہ سے کہ کہا نماز پڑھی میں نے پیچھے ایک بوڑھے کے یعنی ابو ہریرہ کے مکہ میں پس کہیں بائیس تکبیریں پس کہا میں نے واسطے ابن عباس کے کہ تحقیق یہ شخص احمق ہو پس کہا ابن عباس نے گم کرے تجکو ماں تیری یہ سنت ابی القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو روایت کی یہ بخاری نے ف یہ بائیس تکبیریں چار رکعتوں میں ہوتی ہیں مع تکبیر تحریمہ کے اور مروان اور بنی امیہ نے یہ تکبیر پکار کر کہنی چھوڑ دی تھیں اس لیے عکرمہ نے ابو ہریرہ کے پکار کر تکبیریں کہنے پر تعجب کیا ۔ ح **وعن** عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ مُرْسَلًا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي الصَّلٰوةِ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَلَمْ تَزَلْ تِلْكَ صَلٰوتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہو علی بن حسین سے بطریق ارسال کے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے نماز میں جب جھکتے یعنی رکوع سجدے میں اور اُٹھتے یعنی وقت قومہ اور جلسہ اور قیام کے پس ہمیشہ رہی یہ نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہاں تک کہ ملاقات کی اللہ تعالیٰ سے یعنی وفات پائی روایت کی یہ مالک نے **وعن** عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً مَعَ تَكْبِيرِ الْافْتِتَاحِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ لَيْسَ هُوَ بِصَحِيحٍ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى اور روایت ہو علقمہ سے کہا کہا واسطے ہمارے ابن مسعود نے کیا نہ پڑھاؤں میں تمکو نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نماز پڑھائی اور نہ اُٹھائے دونوں ہاتھ اپنے مگر ایکبار ساتھ تکبیر شروع کرنے نماز کے روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے اور کہا ابو داؤد نے یہ صحیح نہیں اوپر اس معنوں کے ف ترمذی نے دو باب لکھے ہیں اول تو رفع یدین میں اور دوسرا باب عدم رفع یدین میں اور اس دوسرے باب میں یہ حدیث لایا ہو اور کہا کہ اس مقدمہ میں براء بن عازب سے بھی حدیث آئی ہو اور حدیث ابن مسعود کی حسن ہو اور ساتھ اسکے قائل ہیں بہت صحابہ اور تابعین اور قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا بھی یہی ہو لیکن ہاں عبد اللہ بن مبارک سے پہلے باب میں نقل کیا ہو کہ حدیث رفع یدین کی ثابت ہو اور ابن مسعود کی حدیث

اقرار کرتا ہوں اوپر اپنے گناہ کے پس بخش واسطے میرے گناہ میرے سارے اس لیے کہ نہیں بخشتا گناہوں کو مگر تو اور راہ دکھا مجکو واسطے بہترین اخلاق کے راہ نہیں دکھاتا واسطے بہترین خلقوں کے کوئی مگر تو اور پھیر مجھ سے اخلاق بد نہیں پھیرتا مجھ سے اخلاق بد مگر تو حاضر ہوں خدمت تیری میں اور حکم بجالانے تیرے میں اور خیر تمام بیچ ہاتھ تیرے کے ہے اور برائی نہیں نسبت کیجاتی طرف تیرے میں قائم ہوں ساتھ قوت تیری کے اور رجوع تیری طرف رکھتا ہوں بابرکت ہے تو اور بلند ہے تو یعنی عقل کسی کی کنہ ذات اور صفات تیری کو نہیں پہونچتی بخشش مانگتا ہوں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں طرف تیرے اور جسوقت کہ رکوع کرتے حضرت کہتے یا الٰہی واسطے تیرے رکوع کیا میں نے اور ساتھ تیرے ایمان لایا میں اور واسطے تیرے اسلام لایا میں عاجزی کی واسطے تیرے شنوائی میری نے اور بینائی میری نے اور گودے میرے نے اور ہڈی میری نے اور پٹھے میرے نے پس جسوقت کہ اٹھاتے سر اپنا کہتے یا الٰہی اے رب ہمارے تیرے ہی لئے حمد ہے آسمانوں بھر اور زمین بھر اور بقدر بھرائی اس چیز کے کہ درمیان انکے ہے اور بھرائی اس چیز کے کہ چاہے تو کسی چیز سے پیدا کرنا بعد اسکے یعنی بعد آسمان اور زمین وغیرہ کے اور معدوم چیزیں جو پیدا کرنی چاہے اور جسوقت کہ سجدہ کرتے کہتے یا الٰہی تیرے ہی لیے سجدہ کیا میں نے اور ساتھ تیرے ایمان لایا میں اور تیرے ہی لیے اسلام لایا میں سجدہ کیا منہ میرے نے واسطے اسکے کہ پیدا کیا اسکو اور صورت دی اسکو اور کھولے کان اسکے اور آنکھیں اسکی بہت بابرکت ہے اللہ نیک ترین پیدا کرنے والا پھر ہوتی آخر اس چیز کی کہ کہتے درمیان التحیات اور سلام کے یہ دعا یا الٰہی بخش میرے لیے وہ گناہ کہ آگے کیے میں نے اور جو پیچھے کیے میں نے اور جو پوشیدہ کیے میں نے اور جو ظاہر کیے میں نے اور جو کہ زیادتی کی میں نے یعنی اعمال میں اور خرچ کرنے مال میں اور وہ گناہ کہ تو زیادہ جانتا ہے انکو مجھ سے تو ہی آگے کرنے والا جسکو چاہے بندوں اپنے سے قدر اور عزت میں اور تو ہی پیچھے ڈالنے والا جسکو چاہے نہیں کوئی معبود مگر تو روایت کی یہ مسلم نے اور بیچ روایت شافعی کے بعد لفظ فی یدیک کے یوں آیا ہے اور شر منسوب نہیں طرف تیرے اور ہدایت کیا گیا وہ ہے کہ جسکو ہدایت کیا تو نے میں قائم ہوں ساتھ قوت تیری کے اور رجوع طرف تیرے رکھتا ہوں نہیں نجات تجھ سے اور نہیں پناہ مگر طرف تیرے بابرکت ہے تو اور برائی نہیں نسبت کیجاتی طرف تیرے یعنی از راہ ادب اور تعظیم کے اگرچہ سب تیرے ہی پیدا کئے سے ہے اور حقیقت میں بیچ پیدا کرنے کے برائی نہیں ہے کہ حق سبحانہ کو ہر چیز کے پیدا کرنے میں حکمتیں ہیں برائی اگر ہے تو مخلوقات میں ہے جیسے کہ فرمایا من شر ما خلق یعنی پناہ مانگتا ہوں برائی مخلوق کی سے اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی الشر لیس الیک کے یہ ہیں کہ شر نہیں نزدیک کرنے والی طرف تیرے کہ اس سے تیری درگاہ میں نزدیکی حاصل کیجاوے یا شر نہیں چڑھتی طرف تیرے یعنی مقبول نہیں ہوتے جیسے کہ فرمایا الیہ یصعد الکلم الطیب یعنی اسکی طرف چڑھتی ہیں باتیں پاکیزہ + ح + **وعن** انس ان رجلا جاء فدخل الصف وقد حفزہ النفس فقال اللہ اکبر الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوتہ قال ایکم المتکلم بالکلمات فارم القوم فقال ایکم المتکلم بالکلمات فارم القوم فقال ایکم المتکلم بہا فانہ لم یقل باسا فقال رجل جئت وقد حفزنی النفس فقلتھا فقال لقد رایت اثنی عشر ملکا یبتدرونھا ایھم یرفعھا رواہ مسلم

اور روایت ہے انس سے یہ کہ آیا ایک شخص پس داخل ہوا صف میں اور تحقیق چڑھا تھا اسکا دم پس کہا اللہ بہت بڑا ہے سب تعریف واسطے اللہ کے تعریف بہت پاکیزہ برکت کیگئی اسمیں پس جب ادا کر چکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز اپنی کہا کون تم میں سے کہنے والا تھا ان کلموں کو پس چپ رہی قوم یعنی جو کہ حاضر تھے بلحاظ اسکے کہ شاید ہم سے خطا ہوئی کہ اسکے سبب سے خطاب و عتاب کئے گئے پھر فرمایا حضرت صلعم نے کون تھا تم میں سے کہنے والا ان کلموں کو پس چپ رہی قوم پھر فرمایا حضرت صلعم نے کون تھا تم میں سے کہنے والا ان

کلمون کو پس تحقیق اُسنے نہین کہی قباحت کی بات پس کہا ایک شخص نے کہ آیا تھا مین اور تحقیق چڑھ گیا تھا دم میرا پس کہے مین نے یہ کلمات پس فرمایا حضرتؐ نے تحقیق دیکھے مین نے بارہ فرشتے جلدی کرتے تھے ان کلمون کو کہ کونسا آنمین سے اُٹھا کر لیجاوے انکو یعنی جناب الٰہی مین روایت کی یہ مسلم نے ف اُس شخص نے جو ذکر دم چڑھنے کا کیا بیان واقع تھا الا یہ کہ ضمن ان کلمات کے اور عذر کرنے کے اُس سے وہ قول نہین رکھتا ہو

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَارِثَةَ وَقَدْ تُكُلِّمَ فِيْهِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ روایت ہو عائشہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ شروع کرتے نماز کہتے پاک ہو تو یا الٰہی اور پاکی بیان کرتے ہین ہم ساتھ تعریف تیری کے اور برکت ہو نام تیرا اور بلند ہو بزرگی تیری اور نہین کوئی معبود سوا تیرے روایت کی یہ ترمذی اور ابو داود نے اور روایت کی ابن ماجہ نے ابی سعید سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث نہین جانتے ہم اسکو مگر روایت حارثہ کی سے اور تحقیق کلام کیا گیا ہو بیچ اُسکے بسبب حفظ اُسکے کے ف طیبی رح شافعی نے لکھا ہو کہ یہ حدیث حسن مشہور ہو عمل کیا ہو اسپر خلفاء راشدین سے عمر بن الخطاب نے اور یہ حدیث مسلم مین بھی ہو انتہی اور بہت سی تقریر اس حدیث کی تقویت مین کی ہو جو چاہو اُسمین دیکھ لے

وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّهٗ رَاَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَلٰوةً قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ثَلٰثًا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ مِنْ نَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ وَهَمْزِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَذَكَرَ فِيْ اٰخِرِهٖ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَقَالَ عُمَرُ نَفْخُهُ الْكِبْرُ وَنَفْثُهُ الشِّعْرُ وَهَمْزُهُ الْمُوْتَةُ اور روایت ہو جبیر بن مطعم سے کہ تحقیق انھون نے دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے نماز کہتے تھے یعنی بعد تکبیر تحریمہ کے اللہ بہت بڑا ہو بڑا ہو اللہ بہت بڑا ہو بڑا ہو اللہ بہت بڑا ہو بڑا ہو اور تعریف ہو واسطے اللہ کے بہت اور تعریف ہو واسطے اللہ کے بہت اور تعریف ہو واسطے اللہ کے بہت اور پاکی بیان کرتا ہون اللہ کی صبح اور شام یعنی ہمیشہ تین بار یعنی سبحان اللہ بکرة و اصیلا کو بھی تین بار پڑھتے مثل پہلے کلمات کے پناہ مانگتا ہون ساتھ اللہ کے شیطان سے تکبر اُسکے سے اور شعرون اُسکے سے اور وسوسہ اُسکے سے روایت کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نے مگر ابن ماجہ نے نہین ذکر کیا لفظ والحمد للہ کثیرا کا اور ذکر کیا بیچ آخر اُسکے کے من الشیطان الرجیم اور کہا حضرت عمر رض نے نفخ شیطان کا کبر ہو اور نفث اوسکا بیتین ہین اور ہمز اُسکا جنون ف مراد نفخ شیطان سے تکبر اور خود پسندی ہو کہ اُسمین آدمی کو ڈالتا ہو یعنی تکبر کرواتا ہو اور اُسکو اُسکی نظر مین اچھا کر کر دکھاتا ہو گویا کہ تکبر اُسمین پھونکتا ہو اور مراد نفث سے کہ بمعنی دم کرنے کے ہو سحر رکھا ہو کہ شیطان آدمی پر کرتا ہو یا اُس سے کرواتا ہو اور یہ معنی مناسب تر ہین ساتھ قول اللہ تعالیٰ کے ومن شر النفاثات فی العقد کہ مراد نفاثات سے عورتین سحر کرنیوالیان ہین اور بعضون نے کہا کہ مراد نفث سے شعر بد مضمون ہین کہ آدمی کے جی مین ڈالتا ہو اور اُسکے منہ سے نکلواتا ہو مانند برے منترون کے اور ان شعرون کے کہ جنمین ہجو مسلمانون کی اور الفاظ کفر اور فسق کے ہون اور مراد ہمز سے غیبت اور طعن کرنا اور بعضون نے کہا کہ مراد ہمز شیطان سے وسوسہ اُسکا مراد ہو جیسے کہ ہمزات سے اس آیہ مین اعوذ بک من ہمزات الشیاطین وسوسے اُسکے مراد رکھے ہین اس معنی پر مراد ہونگے

کہ معنی ذکر کیے گئے تمن حدیث مین حضرت عمر رضہ سے ثابت نہون اور قول کسی راوی کا ہو اور اگر تفسیر اسکی حضرت عمر رضہ سے صحت کو پہونچیگی تو مراد وہی معنی ہونگے نہ اور کچھ ص ح ﴿ **وعن** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّهٗ حَفِظَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكْتَتَيْنِ سَكْتَةً اِذَا كَبَّرَ وَسَكْتَةً اِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَصَدَّقَهٗ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ نَحْوَهٗ اور روایت ہی سمرۃ بن جندب سے کہ تحقیق اسنے یاد رکھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سکتے یعنی چپ رہنا ایک چپ رہنا جسوقت کہ تکبیر تحریمہ کہہ چکتے اور دوسرا چپ رہنا جسوقت کہ فارغ ہوتے پڑھنے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کے سے پس سچا کیا اسکو ابی بن کعب نے روایت کی یہ ابو داود نے اور روایت کی ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے مانند اسکے **ف** پہلے سکتے سے مراد نہ پکار کر پڑھنا ہی پس وہ متفق علیہ ہی درمیان سب علماء کے واسطے پڑھنے دعاء استفتاح کے اور سکتہ دوسرا سنت ہی نزدیک شافعی کے تا مقتدی سورہ فاتحہ پڑھین اور منازعت امام کے ساتھ لازم نہ آوے کہ وہ ممنوع ہی اور مذہب حنفیہ اور مالکیہ مین یہ سکتہ مکروہ ہی ﴿ ح **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَلَمْ يَسْكُتْ هٰكَذَا فِيْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ وَذَكَرَهُ الْحُمَيْدِيُّ فِيْ اَفْرَادِهٖ وَكَذَا صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنْ مُسْلِمٍ وَحْدَهٗ اور روایت ہی ابی ہریرہ رضہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کھڑے ہوتے دوسری رکعت پڑھکر شروع کرتے پڑھنا الحمد للہ رب العالمین کا اور نہ چپ رہتے اسیطرح صحیح مسلم مین ہی اور ذکر کیا اسکو حمیدی نے بیچ کتاب افراد اپنی کے اور اسی طرح ذکر کیا جامع الاصول والے نے فقط مسلم سے **ف** یعنی جب دو رکعت کے بعد دوسرا شفعہ شروع ہوا تو جگہ تو ہم پڑھنے استفتاح کی تھی اسلیے بیان کیا کہ جب دوسرا شفعہ شروع کرتے تو سکتہ واسطے پڑھنے دعای استفتاح کے نہ کرتے بلکہ الحمد للہ ہی شروع کر دیتے اور یہ بھی احتمال ہی کہ معنی یہ ہون کہ جب کھڑے ہوتے واسطے رکعت دوسری کے شروع کرتے پڑھنا الحمد کا ﴿ ح س

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلٰوةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَعْمَالِ وَاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَقِنِيْ سَيِّئَ الْاَعْمَالِ وَسَيِّئَ الْاَخْلَاقِ لَا يَقِيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت ہی جابر سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ شروع کرتے نماز اللہ اکبر کہتے پھر کہتے تحقیق نماز میری اور عبادت میری اور زندہ رہنا میرا اور مرنا میرا واسطے اللہ پروردگار عالمون کے ہی نہین کوئی شریک اسکا اور ساتھ اسی کے حکم کیا گیا ہون مین اور مین ہون اول مسلمانون کا یا الٰہی راہ دکھا مجکو واسطے بہترین اعمال کے اور بہترین خلقون کے نہین راہ دکھاتا واسطے بہترین اعمال و اخلاق کے مگر تو بچا مجکو برے عملوں سے اور برے خلقون سے نہین بچاتا برے عملون اور برے خلقون سے مگر تو روایت کی یہ نسائی نے **ف** مین ہون اول مسلمانون کا لکھا ہی علماء نے کہ یہ بات خاص حضرت صلعم ہی کے لیے ہی کہ اول سب سے اسلام انھین کا ہی کیونکہ ہر پیغمبر سابق ہوتا ہی اسلام مین اپنی امت پر اور قرآن مین حضرت صلعم کو حکم ہوا ہی کہ یون کہین اور سوای حضرت صلعم کے اور پر یہ بات درست نہین آتی جھوٹ لازم آتا ہی پس بعضون نے کہا ہی کہ نماز اس سے فاسد ہوتی ہی لیکن صحیح یہ ہی کہ اگر قصد تلاوت آیۃ قرآنی کا کری نہ خبر دینا حالت اپنی سے تو نماز فاسد نہین ہوتی اور کہتا ہی بندہ ضعیف کہ اگر اس جملہ کو خبریہ مراد رکھین

اور مقصود انشا ہو تجدید ایمان اور اسلام سے اور ظاہر کرنا اطاعت کا ہو ایک وجہ رکھتا ہے جیسے کہ تابعدار بادشاہوں کے وقت اترنے حکم کے کہتے ہیں جو حکم ہو اور پہلے جو فرمانبرداری کرونگا میں ہونگا مقصود ظاہر کرنا اور انشاء رغبت اور اطاعت کا ہے واللہ اعلم ع

وعن محمد بن مسلمة قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام يصلي تطوعا قال الله اكبر وجهت وجهي للذي فطر السموات والارض حنيفا وما انا من المشركين وذكر الحديث مثل حديث جابر الا انه قال وانا من المسلمين ثم قال اللهم انت الملك لا اله الا انت سبحانك وبحمدك ثم يقرأ رواه النسائي

اور روایت ہے محمد بن مسلمہ سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ کھڑے ہوتے پڑھنے نفل کہتے اللہ بہت بڑا ہے متوجہ کیا میں نے منہ اپنا واسطے اسکے کہ پیدا کیے آسمان اور زمین در حالیکہ میں توحید کرنیوالا ہوں اور نہیں میں مشرکوں سے اور ذکر کی حدیث مانند حدیث جابر کے مگر یہ کہ کہا محمد نے وانا من المسلمین یعنی اور جابر نے وانا اول المسلمین کہا تھا پھر کہا یا الٰہی تو ہی بادشاہ ہے نہیں کوئی معبود مگر تو پاک ہے تو اور تعریف ہے تجکو پھر پڑھتے قراءۃ یعنی بعد اعوذ و بسم اللہ کے روایت کی یہ نسائی نے۔

باب القراءة في الصلوٰة

باب قراءۃ کا بیچ نماز کے **ف** قراءۃ نماز میں نزدیک سب علماء کے فرض ہے نزدیک شافعی کے ساری نماز میں اور نزدیک مالک کے تین رکعت میں باعتبار للاکثر حکم الکل کے اور ہمارے نزدیک دو رکعت میں اور مذہب امام احمد کا بیچ قول مشہور کے موافق شافعی کے ہے اور ایک روایت میں موافق ہمارے اور نزدیک حسن بصری اور زفر کے ایک رکعت میں فرض ہے ع

الفصل الاول

فصل پہلی عن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا صلوة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب متفق عليه وفي رواية لمسلم لمن لم يقرأ بام القران فصاعدا روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہوتی نماز پوری اس شخص کی نہ پڑھے الحمد روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں یوں ہے کہ نہیں ہے نماز اسکی کہ نہ پڑھی الحمد اور زیادہ اور **ف** یعنی الحمد اور ساتھ اسکے کچھ اور بھی پڑھنا ضرور ہے سند پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے امام شافعی نے اور احمد نے بیچ ایک روایت کے اوپر فرضیت پڑھنے فاتحہ کے نماز میں اسلیے کہ نفی کی نماز کی اس سے کہ فاتحہ نہ پڑھے اور نزدیک ہمارے نفی کمال کی ہے یعنی بغیر اسکے نماز پوری نہیں ہوتی دلیل ہماری قول اللہ تعالی کا ہے فاقرؤا ما تیسر من القرآن یعنی پڑھو جو کہ آسان ہو قرآن سے اور حضرت ع نے بھی ایک اعرابی کو فرمایا واقرء ما تیسر معک من القرآن یعنی پڑھ جو کہ آسان ہو ساتھ تیرے قرآن سے پس فرض کہ نماز بغیر اسکے روا نہو پڑھنا ایک آیۃ یا تین آیۃ کا ہے قرآن سے خواہ فاتحہ ہو یا سوائے اسکے اور کچھ اور پڑھنا فاتحہ کا واجب ہے کہ نماز بغیر اسکے ناقص ہوتی ہے ع

وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى صلوة لم يقرأ فيها بام القران فهي خداج ثلثا غير تمام فقيل لابي هريرة انا نكون وراء الامام قال اقرأ بها في نفسك فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال الله تعالى قسمت الصلوة بيني وبين عبدي نصفين ولعبدي ما سأل فاذا قال العبد الحمد لله رب العالمين قال الله تعالى حمدني عبدي واذا قال الرحمن الرحيم قال الله تعالى اثنى علي عبدي واذا قال ملك يوم الدين قال مجدني عبدي واذا قال اياك نعبد واياك نستعين قال هذا بيني وبين عبدي ولعبدي ما سأل فاذا قال اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين

اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ قَالَ هٰذَا لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نماز پڑھے اور نہ پڑھے اسمین الحمد پس وہ نماز ناقص ہو کہا اسکو تین بار نہین پوری ہوتی پس کہا گیا واسطے ابوہریرہ کے تحقیق ہوتے ہین ہم پیچھے امام کے یعنی جب بھی پڑھیں کہا انھون نے پڑھ تو اسکو آہستہ اسطرح کہ آپ سُنے اسلیے کہ سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہتے تھے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ تقسیم کی مین نے نماز درمیان اپنے اور درمیان بندے اپنے کے آدھوں آدھ یعنی حمد ثنا میرے لیے ہو اور دعا بندے کے لیے اور واسطے بندے میرے کے ہو جو مانگے پس جب کہتا ہو بندہ الحمد للہ رب العالمین فرماتا ہو اللہ تعالیٰ تعریف کی میری بندے میرے نے اور جسوقت کہتا ہو بندہ الرحمن الرحیم فرماتا ہو اللہ تعالیٰ ثنا کی مجھپر بندے میرے نے اور جسوقت کہ کہتا ہو بندہ مالک یوم الدین فرماتا ہو اللہ تعالیٰ تعظیم کی میری بندے میرے نے اور جسوقت کہ کہتا ہو بندہ ایاک نعبد وایاک نستعین فرماتا ہو اللہ تعالیٰ یہ درمیان میرے اور درمیان بندے میرے کے ہو یعنی عبادت اللہ کے لیے ہو اور مدد مانگنی بندے کے لیے ہو اور واسطے بندے میرے کے ہو جو مانگا یعنی مدد اُسکی کرتا ہون اور جسوقت کہتا ہو بندہ اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فرماتا ہو اللہ یہ واسطے بندے میرے کے اور واسطے بندے میرے کے ہو جو مانگے روایت کی یہ مسلم نے **ف** تقسیم کی مین نے نماز مراد نماز سے یہان سورۂ فاتحہ ہو اور یہی وجہ ہو دلیل پکڑنے ابوہریرہ کی ساتھ اس حدیث کے واسطے پڑھنے فاتحہ کے مقتدی کو یعنی جب فضیلت فاتحہ کی ایسی ہو تو ضرور ہوا پڑھنا اسکا نماز مین اور حاصل حدیث کا یہ ہو کہ سورۂ فاتحہ کی سات آیتین ہین تین خالص اللہ کی ثنا مین یعنی مالک یوم الدین تک اور ایک آیۃ یعنی ایاک نعبد وایاک نستعین مشترک ہو درمیان بندے اور خدا کے کہ آدھی آیۃ مین یعنی ایاک نعبد مین اقرار اُسکی عبادت کا ہو اور آدھی آیۃ مین یعنی ایاک نستعین مین طلب حاجت ہو بندے کی اور تین جو اُسکے بعد ہین اُنمین خاص دعا بندے کی ہو اللہ تعالیٰ سے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہو اسپر کہ بسم اللہ داخل فاتحہ کی اور جزو اُسکا نہین جیسے کہ مذہب ہمارا ہو کیونکہ اگر داخل اسکی گنین تو آٹھ آئتین ہوتی ہین پس یہ تقسیم صحیح نہین ہونے کی ایک طرف ساڑھے چار ہونگے ایک طرف ساڑھے تین پس آدھوں آدھ کہان رہا اور اسپر بھی دلالت کرتی ہو کہ ایک سات آیتون مین سے صراط الذین انعمت علیہم ہو **وعن** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوْا يَفْتَتِحُوْنَ الصَّلٰوةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہو انس سے یہ کہ تحقیق نبی صلعم اور ابوبکر اور عمر تھے شروع کرتے نماز ساتھ الحمد للہ رب العالمین کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ حضرت صلعم الحمد کے پہلے بسم اللہ نہ پڑھتے تھے ولیکن پڑھنا اُسکا متفق علیہ ہو کہ کسی کو خلاف اُسمین نہین ہوا اور حدیثون سے پڑھنا اُسکا ثابت ہوا ہو خواہ بسم اللہ کو جزو فاتحہ کا رکھین جیسا کہ شافعی کہتے ہین یا جزو نہ رکھین جیسے کہ حنفیہ کہتے ہین پس شافعیہ تاویل کرتے ہین اس حدیث کی کہ مراد الحمد للہ رب العالمین سے سورۂ فاتحہ ہو جیسے کہ کہتے ہین کہ الم پڑھی اور سورۂ بقر مراد ہوتی ہو پس اس سے نہ نکلا کہ بسم اللہ نہ پڑھتے تھے اور ہم کہتے ہین کہ مراد نفی جہر کی ہو کہ بسم اللہ پکار کر نہ پڑھتے تھے نفی مطلق پڑھنے کی نہین کیونکہ ثابت ہوا ہو آنحضرت صلعم سے اور خلفاے راشدین سے اور صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے کہ پکار کر نہین پڑھتے تھے بسم اللہ کو اگرچہ نماز جہریہ ہوتی اور شیخ ابن ہمام نے بعضے حفاظ سے یعنی جنکو بہت سی حدیثین یاد ہوتی ہین نقل کیا ہو کہ کوئی حدیث ثابت نہین ہوئی ہو کہ صریح ہو بیچ جہر کرنے بسم اللہ کے مگر اُسکی اسناد مین کلام ہو انتہی اور کتنے ہی صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین وغیرہم سے ان گنت منقول ہو کہ جہر نہین کرتے تھے اور احیاناً اگر بعضون سے جہر روایت کیا گیا ہو تو واسطے تعلیم کے تھا یا بسبب کمال قرب کے مقتدیون نے سُنا اور ترمذی نے دو باب لکھے ہین ایک مین حدیثین جہر کرنے بسم اللہ کی

لکھی ہیں اور دوسرے ہیں ترک جہر کی اور ترجیح دی ہے حدیثوں ترک جہر کی کو اور کہا ہے کہ یہی ہے اس جانب کے ہیں اکثر اہل علم کے اصحاب سے
مثل ابی بکر اور عمر اور عثمان اور علی وغیرہم کے اور تابعین وغیرہم سے ٭ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا امن الامام فامنوا فانہ من وافق تامینہ تامین الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ متفق علیہ
وفی روایۃ قال اذا قال الامام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقولوا امین فانہ من وافق قولہ
قول الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ھذا لفظ البخاری ولمسلم نحوہ وفی اخری للبخاری قال
اذا امن القاری فامنوا فان الملائکۃ تؤمن فمن وافق تامینہ تامین الملائکۃ
غفر لہ ما تقدم من ذنبہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ آمین
کہے امام پس آمین کہو یعنی جب امام بعد قرات فاتحہ کے آمین کہتا ہو اسوقت فرشتے بھی آمین کہتے ہیں پس تم بھی اسوقت آمین کہو اسلیے
کہ تحقیق جو شخص کہ موافق ہو جاوے آمین اُسکی اور آمین فرشتوں کی بخشتا ہے اللہ واسطے اُسکے جو آگے گذرے گناہ اسکے روایت کی بخاری
اور مسلم نے اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا حضرت نے جسوقت کہے امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہو آمین پس تحقیق جو شخص کہ
مطابق ہو کہنا اُسکا کہنے فرشتوں کے بخشے جاوینگے واسطے اُسکے جو آگے کیے گناہ یہ لفظ بخاری کے ہیں اور مسلم میں مانند اسکے اور بیچ اور روایت کے
بخاری میں کہا جسوقت آمین کہے پڑھنے والا قرآن کا یعنی امام یا مطلق پڑھنے والا پس آمین کہو اسلیے کہ تحقیق فرشتے آمین کہتے ہیں پس جو
شخص کہ موافق ہوا آمین اُسکی آمین فرشتوں کے بخشے جاتے ہیں واسطے اُسکے وہ کہ اگلے ہیں گناہ اُسکے ف معنی آمین کے یہ ہیں کہ یا اللہ قبول کر
دعا میری اور مراد فرشتوں سے حفظہ یعنی فرشتے عمل لکھنے والے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ اور فرشتے ہیں سوا اُنکے ٭ وعن
ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلیتم فاقیموا صفوفکم ثم لیؤمکم
احدکم فاذا کبر فکبروا واذا قال غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقولوا امین یجبکم اللہ فاذا کبر
ورکع فکبروا وارکعوا فان الامام یرکع قبلکم ویرفع قبلکم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتلک بتلک
قال واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللھم ربنا لک الحمد یسمع اللہ لکم رواہ مسلم
وفی روایۃ لہ عن ابی ہریرۃ وقتادۃ واذا قرا فانصتوا اور روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ پڑھو تم نماز پس سیدھی کرو اپنی صفوں کو پھر امام ہو ایک تمہارا پس جسوقت کہ اللہ اکبر
کہے امام پس اللہ اکبر کہو اور جسوقت کہے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہو آمین قبول کریگا دعا تمہاری اللہ پس جسوقت کہ اللہ اکبر کہے امام
اور رکوع کرے پس اللہ اکبر کہو اور رکوع کرو پس تحقیق امام رکوع کرتا ہے پہلے تمہارے اور اٹھتا ہے پہلے تمہارے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے پس یہ بدلے اُسکے فرمایا حضرت نے اور جسوقت کہے امام سنا اللہ نے واسطے اُسکے کہ حمد کرتا ہے اُسکو پس کہو یا الٰہی اے رب ہمارے
واسطے تیرے حمد ہے سنتا ہے اللہ حمد تمہاری روایت کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں ابی ہریرہ اور قتادہ سے یہ لفظ زیادہ
ہے اور جسوقت پڑھے پس چپ رہو ف پس یہ بدلے اُسکے یعنی چاہیے کہ مقدار رکوع مقتدی اور امام کی برابر ہو پس فرمایا کہ وہ لحظہ
کہ سبقت کی ہے امام نے ساتھ اُسکے تمہر بیچ پہلے رکوع کرنے کے پورا ہو جاتا ہے ساتھ اُس لحظہ کے کہ تاخیر کی اس سے تم نے بعد سر
اٹھانے اُسکے کے رکوع سے یعنی جیسے امام کے بعد رکوع میں گئے تھے ویسے ہی اُٹھے بھی بعد اُسکے پس مقدار رکوع امام کی اور

مقتدی کی برابر ہوئی اور پس کہو اللّٰھم ربنا لک الحمد آور ایک روایت مین ربنا و لک الحمد ساتھ واو کے بھی آیا ہی اور ایک روایت مین اللّٰھم ربنا و لک الحمد بھی آیا ہی اور اس حدیث مین دلیل ہی ابو حنیفہ کے لیے کہ وہ کہتے ہین امام سمع اللّٰہ لمن حمدہ کہے اور مقتدی ربنا اور امام شافعی کے نزدیک دونون کلمے کہے امام بھی اور مقتدی بھی اور منفرد بھی اور نزدیک صاحبین کے امام بھی دونون کہے مثل منفرد کے اور امام ابو حنیفہ سے بھی ایک روایت مین اسی طرح ہی لیکن ربنا چپکے کہے اور اکیلا نمازی دونون کلمے کہے بالاتفاق اور اکتفا کرنا ایک پر بھی جائز ہی اور ظاہر یہ ہی کہ اکتفا ربنا پر کرے اور سمع اللّٰہ اٹھتے ہوے کہے اور ربنا حالت قیام مین اور اخیر جملہ حدیث کا دلیل ہی امام ابو حنیفہ کے لیے کہ مقتدی امام کے پیچھے کچھ نہ پڑھے چپکا کھڑا رہے نماز جہری ہو یا سری ہو ح **وعن** اَبِی قَتَادَةَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِی الظُّھْرِ فِی الْاُوْلَیَیْنِ بِاُمِّ الْکِتَابِ وَسُوْرَتَیْنِ وَفِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُخْرَیَیْنِ بِاُمِّ الْکِتَابِ وَیُسْمِعُنَا الْاٰیَةَ اَحْیَانًا وَیُطَوِّلُ فِی الرَّکْعَةِ الْاُوْلٰی مَالَا یُطِیْلُ فِی الرَّکْعَةِ الثَّانِیَةِ وَھٰکَذَا فِی الْعَصْرِ وَھٰکَذَا فِی الصُّبْحِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی قتادہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم پڑھتے ظہر مین بیچ پہلی دو رکعتون کے سورۂ فاتحہ اور دو سورتین یعنی ہر رکعت مین سورہ فاتحہ اور سورہ پڑھتے اور دو رکعتون پچھلی مین سورۂ فاتحہ فقط اور سُناتے ہمکو آیہ کبھی اور دراز کرتے قراءۃ پہلی رکعت مین اسقدر کہ نہ دراز کرتے دوسری رکعت مین اور اسی طرح عصر مین کرتے اور اسی طرح صبح مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ظاہر یہ ہی کہ یہ سنانا آیہ کا قصد اتھا تا لوگ جانین کہ بعد فاتحہ کے سورہ پڑھتے ہین یا فلانی سورۃ پڑھتے ہین اور تخصیص ظہر کی اتفاقی ہی اور پہلی رکعت دراز پڑھنی تینون امامون کے مذہب مین ہی سب نمازون مین اور مذہب امام محمد کا بھی یہی ہی ظہر اور عصر اور صبح مین حدیث سے ثابت کیا ہی اور مغرب اور عشا کو قیاس انپر کیا ہی اور عبد الرزاق بیچ آخر اس حدیث کے لایا ہی کہ ہم گمان کرتے ہین کہ مقصود آنحضرت کا اس دراز پڑھنے سے یہ تھا کہ لوگ پہلی رکعت پاوین آور ابو داود اور ابن خزیمہ نے بھی ایسا ہی روایت کیا ہی اور نزدیک امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے یہ مخصوص ساتھ نماز فجر کے ہی کہ وقت نیند اور غفلت کا ہی والا دونون رکعتین بیچ استحقاق قراءۃ کے برابر ہین پس مقدار مین بھی برابر ہین چنانچہ ایک حدیث مین بیان اسکا آیا ہی کہ حضرت ہر رکعت مین بقدر تیس آیہ کے پڑھتے اور دراز پڑھنا جو اس حدیث مین آیا ہی محمول ہی اسپر کہ دعای استفتاح اور اعوذ اور بسم اللّٰہ پڑھتے تھے اور تین آیتون سے کم زیادتی ہوتی تھی اور خلاصہ مین کہا ہی کہ قول امام محمد کا احب ہی یعنی اچھا ہی کذا فی شرح ابن الہمام ح **وعن** اَبِی سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کُنَّا نَحْزِرُ قِیَامَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِیَامَہٗ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ مِنَ الظُّھْرِ قَدْرَ قِرَاءَةِ الٓمٓ تَنْزِیْلُ السَّجْدَةَ وَفِیْ رِوَایَةٍ فِیْ کُلِّ رَکْعَةٍ قَدْرَ ثَلٰثِیْنَ اٰیَةً وَحَزَرْنَا قِیَامَہٗ فِی الْاُخْرَیَیْنِ قَدْرَ النِّصْفِ مِنْ ذٰلِکَ وَحَزَرْنَا فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰی قَدْرِ قِیَامِہٖ فِی الْاُخْرَیَیْنِ مِنَ الظُّھْرِ وَفِی الْاُخْرَیَیْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَی النِّصْفِ مِنْ ذٰلِکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا تھے ہم اندازہ کرتے کھڑے ہونے رسول خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم کا ظہر مین اور عصر مین پس اندازہ کرتے ہم کھڑے ہوے حضرت کا بیچ دو رکعتون پہلی کے ظہر سے مقدار پڑھنے الم تنزیل السجدہ کے آور ایک روایت مین یون ہی کہ پڑھتے تھے ہر رکعت مین بقدر تیس آیتون کے اور اندازہ کیا ہمنے کھڑے رہنے آنحضرت کا پچھلی دو رکعتون مین مقدار آدھی کے اس سے اور اندازہ کیا ہمنے کھڑے رہنے آنحضرت کا بیچ پہلی دو رکعتون کے نماز عصر سے اوپر مقدار کھڑے ہونے آنکے کے پچھلی دو رکعتون مین ظہر سے اور بیچ پچھلی دو رکعتون کے عصر سے اوپر مقدار آدھی اسکی کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** مقدار پڑھنے الم تنزیل السجدہ کے یعنی دونون رکعتون مین اسقدر پڑھتے تھے یا ہر رکعت مین اور اخیر

معنون کے موافق ہو روایت آیندہ کہ بقدر تیس آیتوں کے پڑھتے تھے اسلیے کہ سورۂ مذکورہ میں تیس آیتین ہین اور بر تقدیر معنون اول کے روایت آیندہ مخالف ہوتی ہو اس روایت کے اور پچھلی دو رکعتوں مین مقدار آدھی کے اس سے معلوم ہوتا ہو کہ ظہر کے اخیر کی دو رکعتوں مین بھی سورہ پڑھتے تھے مختصر پہلے سے قول جدید امام شافعی کا موافق اسکے ہو لیکن فتویٰ قول قدیم پر ہو کہ وہ موافق مذہب ابو حنیفہ کے ہو پس حمل کیا جاویگا فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان جواز پر نہ سنت پر یعنی کبھی اسطرح پڑھتے تھے تا لوگ اسکا جائز ہونا معلوم کریں جاننا چاہیے کہ سب امام قائل ہین کہ اخیر کی دو رکعتوں مین اختصار کرنا سورۂ فاتحہ پر سنت ہو اور ہمارے نزدیک اگر تسبیح کہے یا سکوت کرے تو بھی جائز ہو لیکن قراءۃ افضل ہو اور نخعی اور ثوری اور تمام علماء کوفہ کے اسپر ہین اور محیط مین کہا ہو کہ اگر قصداً سکوت کرے برا ہو واسطے مخالفت سنت کے اور بیچ روایت حسن بن زیاد کے ابو حنیفہ سے آیا ہو کہ قراءۃ اخیر کی رکعتوں مین واجب ہو اور ابن ابی شیبہ نے حضرت علی اور ابن مسعود سے روایت کی ہو کہ قراءۃ پڑھ پہلی دونوں رکعتوں مین اور تسبیح کر اخیر کی دونوں مین کذا ذکرہ الشمنی اور یہ بھی کہا ہو کہ اگر اخیر کی دونوں رکعتوں مین سورۂ فاتحہ اور کوئی سورہ پڑھے سجدہ سہو کا واجب نہین ہوتا صحیح تر یہی ہو اسلیے کہ پڑھنا نری سورۂ فاتحہ کا اخیر کی رکعتوں مین سنت ہو اور ترک کرنا سورہ کا واجب نہین اور صحیح تر نزدیک احمد کے یہ ہو کہ پڑھنا سورہ کا اخیر مین مکروہ نہین کیونکہ حضرت صلعم سے آیا ہو کہ کبھی کبھی زیادہ کرتے تھے سورۂ فاتحہ پر بیچ دو رکعتوں اخیر کے لیکن مستحب ترک کرنا سورہ کا ہو **وعن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَءُ فِي الظُّهْرِ بِاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى وَفِي رِوَايَةٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَفِي الْعَصْرِ نَحْوَ ذٰلِكَ وَفِي الصُّبْحِ أَطْوَلَ مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو جابر بن سمرہ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ظہر مین واللیل اذا یغشی اور ایک روایت مین ہو کہ پڑھتے سبح اسم ربک الاعلی اور عصر مین مانند اسکے اور صبح مین دراز اس سے روایت کی یہ مسلم نے **ف** بعضی حدیثوں مین جو واقع ہوا ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے فلانی نماز مین فلانی سورۃ اور بیان نہین کیا کہ پہلی مین پڑھتے تھے یا دونوں مین یا ایک رکعت مین بلا تعیین پہلی یا دوسری کے پس یہ عبارت ان سب احتمالات کو شامل ہو لیکن بیچ حمل کرنے کے اوپر پڑھنے ایک سورۃ کے دونوں رکعت مین تکرار لازم آویگی یا تبعیض سورۃ کی یعنی تھوڑی سی ایک مین پڑھی تھوڑی سی ایک مین اور یہ دونوں بعید ہین اگرچہ جائز ہین اسلیے کہ وقوع انکا آنحضرت صلعم سے نادر ہو اور فقہا نے لکھا ہو کہ پڑھنا تمام سورۃ کا اگرچہ تھوڑی ہو افضل ہو پڑھنے بعض سورۃ کے سے اگرچہ طویل ہو یہ حکم سوائے تراویح کے ہو کہ اسمین ختم کرنا سارے مہینے مین افضل ہو چھوٹی سورۃ پڑھنے سے اور حمل کرنا اوپر پڑھنے کے بیچ ایک رکعت کے خواہ اول ہو خواہ دوسری ظاہر ترین احتمالات کا ہو بسبب عبارت کے اور سنا مین نے بعضے ثقات فقہاء مکہ کے سے کہ پیشوا حنفیوں کے تھے کہ یہ جو فقہا نے تعیین کی ہو طوال مفصل اور اوساط مفصل اور قصار مفصل کی یہ معتبر ہو پہلی رکعت مین **وعن** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَءُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہو جبیر بن مطعم سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتے تھے مغرب مین سورۂ طور روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَءُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہو ام فضل بیٹی حارث کی سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلعم کو کہ پڑھتے تھے مغرب مین سورہ مرسلات عرفا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ حدیثین اور وہ حدیث کہ اسمین آیا ہو کہ حضرت صلعم نماز مغرب مین سورۂ اعراف اور انفال اور دخان پڑھتے تھے اور ایسے ہی اور حدیثین کہ مثل انکے واقع ہوئی ہین دلالت کرتی ہین اوپر دراز ہونے قراءۃ کے جیسے کہ فقہا نے لکھا ہو کہ طوال مفصل فجر مین اور ظہر مین اور اوساط عصر اور عشا مین اور قصار مغرب مین پڑھے پس اصل دلیل

فقہا کی بیچ تعین قراءت کے یہ ہے کہ حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے نامہ ابو موسی اشعری کو کہ حاکم کوفہ کے تھے لکھا اسمین یہ تفصیل لکھی تھی اسپر امر قراءۃ کا قرار پایا حاصل یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین امر قراءۃ کا بیچ طول اور قصر کے مختلف تھا ساتھ اختلاف احوال اور اوقات کے اور مصلحت جواز کے بعد اسکے مقرر ہوا امر اوپر نامہ حضرت عمر کے اور ضرور ہی کہ انکا کچھ دلیل اور سماع حضرت سے اس باب مین ہوگا اور شاید کہ اکثر اوقات حضرت اسطرح پڑھتے ہونگے جیسے کہ حضرت عمر نے لکھا اور کبھی کبھی خلاف اسکے ہوگا غرضکہ ہمین کافی ہی قول حضرت عمر کا دلیل بیچ

وعن جابرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ فَصَلّٰى لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتٰى قَوْمَهُ فَأَمَّهُمْ فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَانْحَرَفَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى وَحْدَهُ وَانْصَرَفَ فَقَالُوْا لَهُ أَنَافَقْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا وَاللّٰهِ وَلَآتِيَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَأُخْبِرَنَّهُ فَأَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا أَصْحَابُ نَوَاضِحَ نَعْمَلُ بِالنَّهَارِ وَإِنَّ مُعَاذًا صَلّٰى مَعَكَ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتٰى قَوْمَهُ فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَأَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مُعَاذٍ فَقَالَ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ اقْرَأْ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی جابر سے کہ کہا تھے معاذ بن جبل نماز پڑھتے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر آتے پس امام ہوتے اپنی قوم کے پس نماز پڑھی معاذ نے ایک رات ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عشا کی پھر آئے اپنی قوم مین پس امام ہوئے انکے پس شروع کی سورہ بقرہ پس پھرا ایک شخص نماز سے پس سلام پھیر اپھر نماز پڑھی اکیلے اور چلا گیا پس کہا لوگون نے اسکو کیا منافق ہو گیا تو اے فلانے یعنی یہ فعل منافقون کا سا کیا تو نے ای فلانے کہ جماعت سے نکلا اور کاہل وجودی کی نماز سے کہا اسنے نہین منافق ہوا مین قسم ہی اللہ کی اور البتہ آونگا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر دونگا انکو پس آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا اے رسول خدا کے ہم اونٹ والے ہین کہ پانی کھینچتے ہین ساتھ انکے یعنی درختون اور کھیتون مین دیتے ہین محنت کرتے ہین ہم دنکو اور تحقیق معاذ نے نماز پڑھی ساتھ آپ کے عشا کی پھر گئے اپنی قوم کے پاس پس شروع کی سورہ بقرہ یعنی مجھے اسمین رنج ہوا کہ دنکا تھکا ہوا تھا پس متوجہ ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف معاذ کے پس فرمایا ای معاذ کیا فتنہ مین ڈالنے والا ہی تو یعنی لوگون سے جماعت چھڑوا کر دین مین خلل ڈلوا تا ہی پڑھ والشمس وضحہا اور والضحی اور واللیل اذا یغشی اور سبح اسم ربک الاعلی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پس سلام پھیرا یعنی اگرچہ محل سلام کا نہ تھا لیکن اسنے چاہا کہ نماز سے ساتھ سلام کے نکلے تا مشابہت ہو ساتھ تمام ہونے نماز کے اور ایک روایت مین بعد سبح اسم ربک الاعلی کی یہ سورتین بھی روایت کی گئی ہین اذا السماء انفطرت اور اذا السماء انشقت اور بروج اور طارق اور شافعیہ نے ساتھ اس حدیث کے دلیل پکڑی ہی اسپر کہ فرض پڑھنے والے کو اقتدا کرنا نفل پڑھنے والے کا جائز ہی اسلیے کہ معاذ جو حضرت کے ساتھ نماز پڑھتے تھے فرض ادا ہو جاتا تھا پس نماز جو قوم کے ساتھ پڑھتے تھے نفل ہوتی تھی اور قوم کی نماز فرض تھی پس معاذ کے اس فعل کی آنحضرت نے تقریر کی یعنی روا رکھا منع نفرمایا اور حنفیہ کے نزدیک یہ جائز نہین پس جواب شافعیہ کو حنفیہ یہ دیتے ہین کہ یہ بات امر ہی کہ نہین مطلع ہوتا اسپر کوئی مگر ساتھ خبر دینے نیت کرنے والے کے پس جائز ہی کہ معاذ حضرت کے ساتھ نماز بہ نیت نفل پڑھتے ہون تا سیکھین حضرت سے طریقہ نماز کا اور برکت اور فضیلت حضرت کی نماز کی حاصل کرین اور دفع کرین اپنے نفس سے تہمت نفاق کی پھر آتے ہون قوم کے پاس اور پڑھاتے ہون انکو نماز فرض واسطے حاصل کرنے دونون فضیلتون کے

پس عمل کرنا اسپر اولی ہے اسلیے کہ یہ سب کے نزدیک جائز ہے بخلاف پہلی بات کے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ امام کو سنت ہے تخفیف کرنی نماز مین اور رعایت کرنی ضعیفون کی ﴿ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ وَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ﴾ اور روایت ہے براء سے کہ کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے عشا مین والتین والزیتون اور نہین سنا مین نے کسی کو زیادہ خوش آواز حضرت سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی دونون رکعتون مین سے ایک رکعت مین والتین پڑھتے اور دوسری مین اور کچھ ﴿ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَنَحْوِهَا وَكَانَتْ صَلٰوتُهُ بَعْدُ تَخْفِيْفًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ ﴾ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ پڑھتے فجر مین سورۂ قاف والقرآن المجید اور مانند اسکے اور تھی نماز حضرت کی پیچھے نماز فجر کے ہلکی روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی فجر کی نماز مین قراءة دراز پڑھتے اور اورون مین کم اس لیے کہ وہ وقت قبولیت دعا اور برکت کا ہوتا ہے ﴿ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ وَاللَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ﴾ اور روایت ہے عمرو بن حریث سے کہ تحقیق انھون نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتے نماز فجر مین والیل اذا عسعس یعنی اذا الشمس کورت روایت کی یہ مسلم نے ﴿ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ فَاسْتَفْتَحَ سُوْرَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ حَتّٰى جَاءَ ذِكْرُ مُوْسٰى وَهَارُوْنَ اَوْ ذِكْرُ عِيْسٰى اَخَذَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ﴾ اور روایت ہے عبد اللہ بن سائب سے کہ کہا نماز پڑھائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت فجر کے مکہ مین یعنی بعد فتح مکہ کے پس شروع کی سورۂ مومنین یعنی قد افلح المومنون یہانتک کہ آیا ذکر حضرت موسے اور ہارون کا یا ذکر حضرت عیسی کا در پیش آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانسی پس رکوع کیا روایت کی یہ مسلم نے ف ذکر حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کا اس آیت مین ہے ثم ارسلنا موسی واخاہ ہارون اور ذکر حضرت عیسیٰ کا اس آیت مین ہے وجعلنا ابن مریم وامہ آیۃ اور پیش آئی کھانسی یعنی انکے ذکر سے روئے یہانتک کہ غالب ہوئی آپ پر کھانسی پس سورہ تمام نکرسکے رکوع کر دیا ﴿ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالٓمّٓ تَنْزِيْلُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ﴾ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے فجر کی نماز مین دن جمعہ کے الم تنزیل پہلی رکعت مین اور دوسری رکعت مین ہل اتی علی الانسان روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف شافعیہ کا عمل اسی پر ہے اور حنفیہ نے جو قراءة مقرر کرنے کو منع کیا ہے تو اس صورت مین کیا ہے کہ لوگ اسکو لازم اور واجب جانکر پڑھین اور اسکے سوا اور کچھ پڑھنے کو مکروہ جانین اور اگر واسطے برکت حاصل کرنے کے ساتھ قراءة حضرت کے اور اتباع سنت کے پڑھین مضائقہ نہین بشرطیکہ سوائے اسکے اور بھی کچھ کبھی کبھی پڑھین تا جاہل گمان نہ لیجاوین کہ سوائے اسکے جائز نہین اور دلیل حنیفہ کی یہ بھی ہے کہ دوام اس عمل کا پیغمبر خدا صلعم سے ثابت نہین ہوا ہے بلکہ کبھی کبھی پڑھتے ہونگے پس کبھی کبھی پڑھنا ہر کسی کو افضل ہے اور صبح کی نماز مین سورۂ سجدہ پڑھے تو سجدہ تلاوت کا بھی کرے اگرچہ بعضے شافعیہ نے بعض ایام مین امام کے لیے ترک اسکا اولی لکھا ہے لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہے ﴿ وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ وَخَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى لَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْجُمُعَةَ فَقَرَأَ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ فِي السَّجْدَةِ الْاُوْلٰى وَفِي الْاٰخِرَةِ اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقْرَءُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبید اللہ ابن ابی رافع سے کہا خلیفہ کیا مروان نے ابوہریرہ کو مدینہ پر اور نکلا مروان طرف مکہ کے پس نماز پڑھائی ہمکو ابوہریرہ نے جمعہ کی پس پڑھی سورہ جمعہ پہلی رکعت میں اور دوسری رکعت میں سورہ اذا جاءک المنافقون پس کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتے تھے یہ دونوں سورتیں دن جمعہ کے یعنی نماز جمعہ میں روایت کی یہ مسلم نے وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيْدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ قَالَ وَاِذَا اجْتَمَعَ الْعِيْدُ وَالْجُمُعَةُ فِيْ يَوْمٍ وَاحِدٍ قَرَأَ بِهِمَا فِي الصَّلٰوتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے دونوں عیدوں میں اور جمعہ میں سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ کہا نعمان نے اور جب جمع ہوتی عید اور جمعہ ایک دن میں پڑھتے یہ دونوں سورتیں دونوں نمازوں میں یعنی عید میں اور جمعہ میں روایت کی یہ مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ پڑھنا ان دونوں سورتوں کا ان نمازوں میں مستحب ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ سورہ جمعہ اور منافقون نماز جمعہ میں ہمیشہ نہ پڑھتے تھے م وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَاَلَ اَبَا وَاقِدِ اللَّيْثِيَّ مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَءُ فِيْهِمَا بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبید اللہ سے کہ تحقیق عمر بن الخطاب نے پوچھا ابو واقد لیثی سے کہ کیا پڑھتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عید قربان میں اور عید فطر میں پس کہا تھے پڑھتے ان دونوں میں سورہ قاف والقرآن المجید اور اقتربت الساعۃ روایت کی یہ مسلم نے ف مقصود حضرت عمر رض کو اس پوچھنے سے یہ تھا کہ حاضرین اسکو سنیں اور انکے ذہن میں قرار پکڑ جاوے اور باوجود اس قرب کے کہ حضرت سے رکھتے تھے اور حضرت کے احوال و اقوال سے واقف تھے نہ جاننا انکا بعید تھا م وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے بیچ دو رکعتوں سنت فجر کے قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد روایت کی یہ مسلم نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَالَّتِيْ فِيْ اٰلِ عِمْرَانَ قُلْ يَا اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے بیچ دونوں رکعتوں سنت فجر کے قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا کہ سورۂ بقر میں ہے اور وہ آیت کہ سورۂ آل عمران میں ہے قل یا اہل الکتب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم روایت کی یہ مسلم نے ف پہلی آیۃ ساری یوں ہے قولوا امنا باللہ وما انزل الینا وما انزل الی ابراہیم واسمعیل واسحق ویعقوب والاسباط وما اوتی موسی وعیسی وما اوتی النبیون من ربہم لا نفرق بین احد منہم ونحن لہ مسلمون اور دوسری آیۃ آل عمران کی یوں ہے قل یا اہل الکتب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم ان لا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشہدوا بانا مسلمون ظاہر ہے کہ کبھی کبھی یہ دو آیتیں پڑھتے ہونگے اور قل یا اور قل ہو اللہ اکثر پڑھتے ہونگے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ پڑھنا بعض سورۃ کا خصوصاً سورہ کے درمیان میں سے مکروہ نہیں ہے ج

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلٰوتَهٗ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِذَاكَ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتے نماز اپنی

ساتھ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث نہیں اسناد اسکی ایسی یعنی قوی ف شروع کرتے نماز اپنی ساتھ
بسم اللہ الرحمن الرحیم کے یعنی بسم اللہ چپکے سے پڑھتے پھر قراءۃ شروع کرتے تقیید چپکے کی اسلیے لگائی تا یہ حدیث مخالف اور کی حدیثوں کے نہو
کہ شروع کرتے نماز ساتھ الحمد للہ رب العالمین کے اور میرک شاہ نے کہا ہے کہ اس حدیث کو جو ضعیف کہا اسمین نظر ہے بلکہ یہ حدیث حسن ہے اور
اسناد اسکی صحیح ہے ع وعن وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَأَ
غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ فَقَالَ اٰمِیْنَ مَدَّ بِہَا صَوْتَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ
وَالدَّارِمِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے وائل بن حجر سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلعم کو کہ پڑھا غیر المغضوب علیہم
ولا الضالین پس کہا آمین دراز کی ساتھ اسکے آواز اپنی روایت کی یہ ترمذی اور ابوداود اور دارمی اور ابن ماجہ نے ف دراز کی ساتھ
اسکے آواز دراز کی آواز سے پکار کر کہنا مراد ہے یا مد کرنا الف آمین کو جاننا چاہیے کہ آمین کہنی بعد پڑھنے فاتحہ کے سنت ہے بالاتفاق
خواہ منفرد ہو یا امام یا مقتدی اگرچہ امام آمین نہ کہے اور پکار کر کہنا اسکا سنت ہے امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک پکار کر نہ کہو وہ
کہتے ہین کہ حدیثین پکار کر کہنے کی محمول ہین اسپر کہ یہ ابتدا مین تھا واسطے تعلیم کے پھر جبکہ صحابہ سیکھ لیے چپکے کہنے لگے چنانچہ کہا ابن ہمام
نے کہ روایت کی احمد اور ابویعلی اور طبرانی اور دارقطنی اور حاکم نے حدیث شعبہ کی سے کہ انسے نقل کی علقمہ بن وائل سے اسنے
اپنے باپ سے کہ انسنے نماز پڑھی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جبکہ پہونچے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہا آمین اور چپکے کہی
اور پیروی کی ہے انھون نے ابن مسعود کی کہ وہ چپکے کہتے تھے اور حضرت عمرؓ سے منقول ہے کہ کہا انھون نے چار چیزین ہین کہ امام اسمین
اخفا کرے اعوذ اور بسم اللہ اور سبحانک اللہم اور آمین اور اصل یہ ہے کہ آمین چپکے پڑھنا ہے واسطے قول اللہ تعالی کے ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ یعنی دعا کرو
اپنے رب سے گڑگڑا کر اور چپکے اور شک نہیں ہے اسمین کہ آمین دعا ہے پس نزدیک تعارض کے راجح ہوا چپکے کہنا اسکا اور آمین قرآن سے
نہین ہے اجماعا پس نہین لائق ہے یہ کہ ہو ساتھ آواز قرآن کے جیسے کہ نہین جائز ہے لکھنا اسکا مصحف مین واللہ اعلم ہے ع وعن
اَبِیْ زُہَیْرِ النُّمَیْرِیِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فَاَتَیْنَا عَلٰی رَجُلٍ
قَدْ اَلَحَّ فِی الْمَسْئَلَۃِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْجَبَ اِنْ خَتَمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ بِاَیِّ شَیْءٍ
یَخْتِمُ قَالَ بِاٰمِیْنَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے ابی زہیر نمیری سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلعم کے ایک رات
پس آئے ہم ایک شخص پر کہ تحقیق بہت مبالغہ کرتا تھا سوال کرنے مین پس فرمایا نبی صلعم نے واجب کیا اگر ختم کیا پس کہا ایک شخص نے قوم مین سے ساتھ
کس چیز کے ختم کرے فرمایا حضرت نے ختم کرے ساتھ آمین کے روایت کی یہ ابوداود نے ف واجب کیا یعنی جنت کو اپنے لیے یا مغفرت کو یا قبولیت دعا کو اگر ختم
کی یا تمام کیا دعا کو اور معنی اول مناسب تر ہین بسبب اس حدیث کے کہ آمین خاتم رب العالمین یعنی آمین مہر ہے رب العالمین کی کہ آفات و بلیات دفع ہوتی ہین
بسبب اسکے جیسے کہ مہر سے محفوظ رہتا ہے خط اور مہر چیز کہ اسپر مہر کرتے ہین پس فرمایا ساتھ آمین کے ختم کرے کہ بمنزلہ مہر کے ہے اور تمام و کامل ہوتی ہے دعا
ساتھ اسکے + ع ح وعن عَائِشَۃَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الْمَغْرِبَ بِسُوْرَۃِ الْاَعْرَافِ فَرَّقَہَا
فِی الرَّکْعَتَیْنِ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی مغرب کی ساتھ سورہ اعراف کے متفرق
پڑھا اس سورہ کو دونون رکعتون مین روایت کی یہ نسائی نے ف حضرت صلعم مغرب مین قراءۃ مختصر پڑھتے تھے اور بیان جواز کے لیے
دراز قراءۃ بھی پڑھی کہ جائز یون بھی ہے اور اسمین شک نہیں کہ وقت مغرب کا گنجایش اسکی رکھتا ہے خصوصاً جبکہ شفق نام سفیدی کا ہو

وعن عُقبةَ ابنِ عامرٍ قال كنتُ أقودُ لرسولِ اللهِ صلى اللهُ عليهِ وسلَّم ناقتَهُ في السفرِ فقال لي يا عقبةُ ألا أُعلِّمُكَ خيرَ سورتينِ قُرِئتا فعلَّمني قُلْ أعوذُ بربِّ الفلقِ وقُلْ أعوذُ بربِّ الناسِ قال فلم يرني سُرِرتُ بهما جدًّا فلمّا نزلَ لصلوٰةِ الصُّبحِ صلّى بهما صلوٰةَ الصُّبحِ للناسِ فلمّا فرغَ التفتَ إليَّ فقال يا عقبةُ كيف رأيتَ رواهُ أحمدُ وأبو داودَ والنسائيُّ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا تھا مین کھینچتا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹنی آنکی سفر مین پس کہا واسطے میرے اے عقبہ نہ سکھلاؤن مین تجکو بہتر سورتین کہ پڑھی گئین پس سکھلائی مجکو قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کہا عقبہ نے پس نہین دیکھا حضرتؐ نے مجکو کہ خوش کیا گیا مین ساتھ ان دونون کے بہت پس جب اترے واسطے نماز صبح کے نماز پڑھی ساتھ ان دونون کے نماز صبح کی واسطے لوگون کے پس جب فارغ ہوئے پھرے طرف میری پس فرمایا اے عقبہ کیا دیکھا تونے روایت کی یہ احمد اور ابوداود اور نسائی نے ف بہتر سورتین کہ پڑھی گئین یعنی بقدر مدۃ تعوذ یعنی پناہ مانگنے مین بہتر ہین حضرتؐ نے عقبہ سے سوال کرکے جب یہ سورتین سکھائین تو دیکھا انکو کہ کچھ بہت خوش نہوئے اسلیے کہ اسمین بیان اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور پاکی وغیرہ کا مانند اور سورتون کے نہین پس حضرتؐ نے صبح کی نماز مین انکو پڑھکر فرمایا کہ اے عقبہ کیسی دیکھی تونے فضیلت انکی کہ صبح کی نماز مین کہ افضل نمازون کی ہے اور قراءۃ دراز اسمین مستحب ہے انکو پڑھا مینے ۱۲ ع

وعن جابرِ بنِ سمرةَ قال كان النبيُّ صلى اللهُ عليهِ وسلَّم يقرأُ في صلوٰةِ المغربِ ليلةَ الجمعةِ قُلْ يا أيُّها الكافرونَ وقُلْ هو اللهُ أحدٌ رواهُ في شرحِ السُّنّةِ ورواهُ ابنُ ماجةَ عن ابنِ عمرَ إلّا أنّهُ لم يذكرْ ليلةَ الجمعةِ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے نماز مغرب مین جمعہ کی رات قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد روایت کی یہ شرح السنہ مین اور روایت کی ابن ماجہ نے ابن عمر سے مگر تحقیق اسنے نہین ذکر کیا شب جمعہ کا ف نماز مغرب سے مراد فرض اسکا ہے اور احتمال ہے کہ سنت مراد ہو اور ابن حبان نے بعد لفظ قل ہو اللہ کے باقی حدیث یون نقل کی ہے وفی العشا سورۃ الجمعۃ والمنافقون یعنی شب جمعہ کی عشا مین یہ دونون سورتین پڑھتے تھے اور کہا ہے ابن ملک نے یہ اور مثل اسکے محمول دوام پر نہین ہے بلکہ کبھی کچھ پڑھتے کبھی کچھ تا لوگ جواز اسکا معلوم کرین ۱۲ ع

وعن عبدِ اللهِ بنِ مسعودٍ قال ما أُحصي ما سمعتُ رسولَ اللهِ صلى اللهُ عليهِ وسلَّم يقرأُ في الركعتينِ بعدَ المغربِ وفي الركعتينِ قبلَ صلوٰةِ الفجرِ بقُلْ يا أيُّها الكافرونَ وقُلْ هو اللهُ أحدٌ رواهُ الترمذيُّ ورواهُ ابنُ ماجةَ عن أبي هريرةَ إلّا أنّهُ لم يذكرْ بعدَ المغربِ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا نہین گن سکتا مین کہ کس قدر سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد بیچ دو رکعتون سنت کی کہ پیچھے مغرب کے ہین اور دو رکعتون مین کہ پہلے نماز فجر کے ہین روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے ابی ہریرہ سے مگر اسنے نہین ذکر کیا پیچھے مغرب کے ف نہین گن سکتا مین یعنی اکثر بار حضرتؐ صلعم کو یہ پڑھتے دیکھا کہ بسبب کثرت کے گن نہین سکتا ۱۲ ع

وعن سليمانَ بنِ يسارٍ عن أبي هريرةَ قال ما صلّيتُ وراءَ أحدٍ أشبهَ صلوٰةً برسولِ اللهِ صلى اللهُ عليهِ وسلَّم من فلانٍ قال سليمانُ صلّيتُ خلفَهُ فكان يُطيلُ الركعتينِ الأوليينِ من الظهرِ ويُخفِّفُ الأُخريينِ ويُخفِّفُ العصرَ ويقرأُ في المغربِ بقصارِ المفصَّلِ ويقرأُ في العشاءِ بوسطِ المفصَّلِ ويقرأُ في الصبحِ بطوالِ المفصَّلِ رواهُ النسائيُّ وروى ابنُ ماجةَ إلى ويُخفِّفُ العصرَ اور روایت ہے سلیمان بن یسار سے اسنے نقل کی ابی ہریرہ سے کہ کہا ابوہریرہ نے نہین نماز پڑھی مینے پیچھے کسی کے کہ بہت مشابہ ہو نماز کے پڑھنے مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

فلانے شخص نے کو سلیمان نے نماز پڑھی مین نے پیچھے اسکے یعنی فلانے کے پس تھے دراز کرتے پہلی دو رکعتین ظہر کی اور ہلکی کرتے تھے دو پچھلی اور ہلکی کرتے تھے نماز عصر کو اور پڑھتے تھے مغرب مین سورتین چھوٹی مفصل کی اور پڑھتے تھے عشا مین بیچ کی سورتین مفصل کی اور پڑھتے تھے صبح مین کبھی سورتین مفصل کی یہ روایت کی یہ نسائی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے لفظ و یخفف العصر تک **ف** مراد فلانے شخص سے بعضون نے کہا ہی حضرت علی ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ کوئی اور شخص حاکم تھا مدینہ کا مروان کی طرف سے وہ مراد ہی اور نماز ظہر مین طوال مفصل پڑھنی نہ بیان کین بلکہ مجمل کہا کہ دراز کرتے تھے اور عصر مین بھی تخفیف ذکر کی اور یہ نہ کہا کہ قصار پڑھتے تھے یا اوساط اور اب فقہا کا عمل اسپر ہی کہ صبح اور ظہر مین طوال مفصل یعنی دراز سورتین مفصل کی پڑھتے ہین اور عصر اور عشا مین اوساط مفصل یعنی بیچ کی سورتین مفصل کی پڑھتے ہین اور مغرب مین قصار مفصل یعنی چھوٹی سورتین مفصل کی پڑھتے ہین اور مراد مفصل سے اوپر قول مشہور کے سورتین اخیر قرآن کی ہین سورۃ حجرات سے آخر تک مفصل انکو اسلیے کہتے ہین کہ معنی فصل کے ہین جدا ہونا پس یہان سے سورتین چھوٹی چھوٹی ہین کہ ایک دوسری سے جدا ہین بیچ بیچ میان مین ہونے بسم اللہ کے اور سورتین اسمین تین قسم کی ہین دراز اور بیچ کے درجہ کی اور چھوٹی پس حجرات سے بروج تک جو سورتین ہین انکو طوال مفصل کہتے ہین یعنی دراز مفصل کی اور بروج سے لم یکن تک کو اوساط مفصل یعنی بیچ کے درجہ کی اور باقی کو قصار مفصل + ح +

وعن عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَقَرَأَ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ خَلْفَ اِمَامِكُمْ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَاِنَّهٗ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَلِلنَّسَائِيِّ مَعْنَاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ وَاَنَا اَقُوْلُ مَالِيْ يُنَازِعُنِي الْقُرْاٰنُ فَلَا تَقْرَءُوْا بِشَيْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اِذَا جَهَرْتُ اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ

اور روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہ کہا تھے ہم پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز فجر مین پس پڑھا حضرتؐ نے قرآن پس بھاری ہوا انپر پڑھنا پس جب پڑھ چکے نماز فرمایا شاید کہ تم پڑھا کرتے ہو پیچھے امام اپنے کے کہا ہمنے البتہ اے رسول خدا کے فرمایا نہ کیا کرو تم یعنی نہ پڑھا کرو کچھ مگر سورۃ فاتحہ پس تحقیق نہین نماز اس شخص کی کہ نہ پڑھے یہ سورۃ روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور واسطے نسائی کے معنے اسکے اور بیچ روایت ابی داؤد کے کہا اور مین کہتا تھا یعنی اپنے دل مین جب کہ قراءۃ مجھپر بھاری ہوئی کیا ہی واسطے میرے کہ نزاع کرتا ہی مجھسے قرآن یعنی دشوار ہوتا ہی پڑھنا اسکا مجھپر پس جانا مین نے کہ یہ تمہارے پڑھنے کے سبب سے تھا پس نہ پڑھو کچھ قرآن سے جسوقت کہ مین پکار کر پڑھون مگر سورۃ فاتحہ **ف** بھاری ہوا پڑھنا سبب بھاری ہونے کا یہ تھا کہ لوگون نے حضرت صلعم کے پیچھے قراءۃ پڑھی اور چپکے ہو کر حضرت صلعم کی قراءۃ نہ سنی اس سے انکی نماز مین نقصان آیا اسنے تاثیر کی حضرت صلعم کی قراءۃ مین کہ کامل مین بھی کبھی تاثیر ناقص کی ہو جاتی ہی جیسے کہ کتاب الطہارۃ مین گذرا کہ ایک روز آنحضرت صلعم نے صبح کی نماز مین قراءۃ شروع کی اور رکے پھر بیان سبب رکنے کا کیا کہ ایک قوم میرے پیچھے کھڑی ہوتی ہی کہ وضو خوب نہین کرتے یعنی اسنے مجھ مین تاثیر کی اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ فرض ہی پڑھنا سورۃ فاتحہ کا نماز مین اور علمانے اسمین اختلاف کیا ہی امام اعظم صاحب کے مذہب مین امام اور اکیلے نمازی کو پڑھنا اسکا واجب ہی اور امام کے پیچھے نہ پڑھے نماز سری ہو یا جہری دلیل انکی آیۃ کلام اللہ کی ہی و اذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا یعنی جب قرآن پڑھا جاوے پس سنو اور چپکے رہو اور اس حدیث کو محمول کرتے ہین ابتدا پر یعنی یہ حکم ابتدائے اسلام مین تھا اور باقی ائمہ کا اختلاف آگے مذکور ہی ح ع

وعن اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةٍ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِيَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ اٰنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنِّیْ اَقُوْلُ مَالِیْ اُنَازِعُ الْقُرْاٰنَ قَالَ فَانْتَھَی النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَۃِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْمَا جَھَرَ فِیْہِ بِالْقِرَاءَۃِ مِنَ الصَّلَوَاتِ حِیْنَ سَمِعُوْا ذٰلِکَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوٰی اِبْنُ مَاجَۃَ نَحْوَہٗ ٭ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلعم پھرے اس نماز سے کہ پکار کے پڑھی اسمین قراءۃ پس فرمایا کیا پڑھا ہے ساتھ میرے کسی نے تم مین سے ابھی پس عرض کیا ایک شخص نے کہ ہان مین یا رسول خدا کے فرمایا تحقیق مین کہتا تھا کیا ہو واسطے میرے کہ چھینا جھپٹی کرتا ہون قرآن سے کہا ابوہریرہؓ نے پس باز رہے لوگ پڑھنے سے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ اُس نماز کے کہ پکار کر پڑھتے تھے اسمین قراءۃ نمازون مین سے اُسوقت کہ سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی مالک اور احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حالت جہر مین امام کے پیچھے مطلق نہ پڑھتے تھے نہ الحمد اور کچھ شاید کہ یہ حدیث ناسخ پہلی حدیث کی ہو کیونکہ ابوہریرہؓ متاخر الاسلام تھے ٭ ع ٭ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالْبَیَاضِیِّ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُصَلِّیْ یُنَاجِیْ رَبَّہٗ فَلْیَنْظُرْ مَا یُنَاجِیْہِ بِہٖ وَلَا یَجْھَرْ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَعْضٍ بِالْقُرْاٰنِ رَوَاہُ اَحْمَدُ ٭ اور روایت ہے ابن عمرؓ اور بیاضیؓ سے کہ کہا دونون نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز پڑھنے والا سرگوشی کرتا ہے پروردگار اپنے سے پس چاہیے کہ فکر کرے اُس چیز کو کہ سرگوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ سے ساتھ اسکے یعنی چاہیے کہ نماز سے پہلے حضور دل سے نماز اور خضوع اور خشوع سے پڑھے اور نہ بلند کرے آواز بعضا تمہارا بعض پر ساتھ پڑھنے قرآن کے یعنی خواہ نماز مین ہو یا خارج نماز سے روایت کیا یہ احمد نے ٭ ع ٭ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ ٭ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکے نہین کہ ٹھہرایا گیا ہے امام تو کہ پیروی کیجاوے ساتھ اسکے پس جسوقت کہ اللہ اکبر کہے پس تم بھی اللہ اکبر کہو اور جسوقت پڑھے قراءۃ پس چپ رہو روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف جب تکبیر کہے تکبیر کہو کہا علما نے مراد یہ کہ تکبیر امام کے بعد کہے نہ ساتھ اسکے اور نہ پہلے اسکے یہ بات تکبیر احرام مین واجب ہے اور اور تکبیرون مین مستحب اور جسوقت پڑھے ظاہر یہ ہے کہ پڑھنا مطلق مراد ہے یعنی پکار کر پڑھنا ہو یا چپکے اسی لیے فانصتوا فرمایا یعنی چپکے رہو اور فاستمعوا نہ فرمایا فرمایا اللہ تعالیٰ نے واذا قرئ القرآن فاستمعوا یعنی جب قرآن پڑھا جاوے پس سنو یعنی حالت جہر میں وانصتوا اور چپکے رہو یعنی حالت سر مین جاننا چاہیے کہ مذہب شافعی مین واجب ہے قراءۃ فاتحہ کی مقتدی پر نماز سریہ اور جہریہ مین اور جائز ہے پڑھنا سوا فاتحہ کا اور مذہب امام احمد اور مالک اور شافعی کا بھی بیچ ایک قول کے وجوب قراءۃ فاتحہ کا بیچ نماز سریہ کے ہے فقط اور بیچ جہریہ کے سننا قراءۃ امام کا کافی ہے اور مذہب امام ابوحنیفہ کا یہ ہے کہ نہ پڑھے نہ جہریہ مین اور نہ سریہ مین اور صاحبین کے نزدیک بھی پڑھنا مکروہ ہے اور کہا امام محمدؒ نے کہ فاسد ہوتی ہے نماز بیچ قول ایک جماعت کے صحابہ سے پس احتیاط بیچ عمل کرنے کے ہے ساتھ قوی تر دلیل کے اور دلیل ہماری یہی حدیث ہے اور یہ حدیث من کان لہ امام فقراءۃ الامام قراءۃ لہ اور یہ حدیث صحیح ہے سوائے بخاری اور مسلم کے سب نے اسکو روایت کیا ہے اور ہدایہ مین کہا ہے وعلیہ اجماع الصحابۃ ٭ ع ٭ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ لَا اَسْتَطِیْعُ اَنْ اٰخُذَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَیْئًا فَعَلِّمْنِیْ مَا یُجْزِئُنِیْ قَالَ قُلْ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا لِلّٰہِ فَمَا لِیْ قَالَ قُلِ اللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ فَقَالَ ھٰکَذَا بِیَدَیْہِ وَقَبَضَھُمَا فَقَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ مَلَأَ يَدَيْهِ مِنَ الْخَيْرِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَانْتَهَتْ رِوَايَةُ النَّسَائِيِّ عِنْدَ قَوْلِهٖ اِلَّا بِاللّٰهِ اور روایت ہے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا تحقیق میں نہیں طاقت رکھتا یہ کہ سیکھوں میں قرآن میں سے کچھ یعنی اسی وقت پس سکھلاؤ مجھکو وہ چیز کہ کفایت کرے مجھکو فرمایا کہ پاک ہے اللہ اور سب تعریف واسطے اللہ کے ہے اور نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے اور نہیں پھرنا گناہوں سے اور نہیں قوۃ عبادۃ پر مگر ساتھ مدد اللہ کے کہا اے رسول خدا کے یہ تو واسطے اللہ کے ہے پس کیا ہے میرے لیے فرمایا کہ یا الٰہی رحم کر مجھپر اور عافیت سے رکھ مجھکو اور ہدایت کر مجھکو اور روزی دے مجھکو پس اشارہ کیا اسنے اس طرح سے ساتھ دونوں ہاتھوں اپنے کے اور بند کیا انکو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اما یہ پس شخص لیے پس بھرے ہاتھ اپنے نیکی سے روایت کی یہ ابوداؤد نے اور تمام ہوئی روایت نسائی کی قول انکے الا باللہ تک ف مصنف یہ حدیث جو باب القراءۃ میں لایا اس قرینہ سے یہ معلوم ہوا کہ مراد یہ ہے کہ وہ شخص قرآن میں سے اس قدر نہ یاد کرسکتا تھا کہ جس سے نماز درست ہوتی لیکن یہ تعجب ہے کہ ایک شخص عربی زبان ہو کر اس قدر نہ یاد کرسکے اگر بقدر ان کلمات کے آیۃ قرآن کی یاد کرتا تو کافی تھے جواب اس شبہ کا یہ ہے کہ وہ شخص ابھی مسلمان ہوا تھا اور وقت نماز کا آگیا تھا اور قرآن آتا یاد نہیں کرسکتا تھا آسانی کے لیے یہ سکھا دیا یا حمل کیا جاویگی یہ حدیث ابتدائے اسلام پر کہ ان دنوں میں بنانے امر کی آسانی پر تھی اور ایسی توجیہ ہے اور بند کیا ہاتھوں کو یعنی اشارہ کیا اپنے یاد رکھائیں گا اور رکھونگا جو کہ آپنے فرمایا جیسے کہ کسی کو کوئی چیز نفیس ہاتھ لگتی ہے تو اسکو مٹھی میں بندکر لیتا ہے ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَرَأَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى قَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب وقت کہ پڑھتے سبح اسم ربک الاعلیٰ فرماتے سبحان ربی الاعلیٰ روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد نے ف معنی سورۃ کے سرے کے یہ ہیں کہ پاکی بیان کر نام پروردگار اپنے کی جو کہ بلند مرتبہ ہے پس اس حکم بجالانے کے لیے فرماتے تھے کہ پاکی بیان کرتا ہوں اپنے رب کی جو کہ بلند مرتبہ ہے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ مِنْكُمْ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ فَانْتَهٰى اِلٰى اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ فَلْيَقُلْ بَلٰى وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَمَنْ قَرَأَ لَا اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَانْتَهٰى اِلٰى اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلٰى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى فَلْيَقُلْ بَلٰى وَمَنْ قَرَأَ وَالْمُرْسَلَاتِ فَبَلَغَ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ فَلْيَقُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے تم میں سے سورۃ والتین والزیتون پس پہونچے تا الیس اللہ باحکم الحاکمین یعنی کیا نہیں ہے اللہ بڑا حاکم سب حاکموں کا پس چاہیے کہ کہے بلی وانا علی ذلک من الشاہدین یعنی ہاں اور میں اسپر شاہدوں میں سے ہوں اور جو شخص پڑھے لا اقسم بیوم القیمۃ پس پہونچے اس آیۃ تک الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی یعنی کیا نہیں یہ خدا قادر اسپر کہ زندہ کرے مردوں کو پس چاہیے کہ کہے بلی یعنی ہاں قادر ہے اور جو کوئی پڑھے والمرسلات پس پہونچے اس آیۃ تک فبای حدیث بعدہ یؤمنون یعنی پس ساتھ کس بات کے پیچھے اسکے ایمان لاوینگے پس چاہیے کہ کہے آمنا باللہ یعنی ایمان لایا میں ساتھ اللہ کے روایت کی یہ ابوداؤد نے اور ترمذی نے سوا روایت کی اس قول تک وانا علی ذلک من الشاہدین یعنی والتین کی آیۃ کے جواب تک ف بیچ جواب دینے ان آیتوں کے اور مانند انکے کے اختلاف ہے علما کا نزدیک امام شافعی کے نماز میں بھی بلکہ خواہ فرض ہو یا نفل اور واسطے ہر نمازی کے بھی کہے اور نزدیک امام مالک باہر نماز کے کہے اور نماز نفل میں بھی اور فرضوں میں نکہے اور

امام اعظم کے نزدیک واجب نماز کے کہے اور نماز میں نہ کہے نہ نفلوں میں نہ فرضوں میں تاکہ وہم نہووے کہ یہ الفاظ قرآن کے ہیں اور تورپشتی نے کہا کہ اگر
کوئی گمان کرے کہ یہ نماز میں تھا بنظر ظاہر الاطلاق حدیث کے تو کہینگے ہم کہ یہ نماز نفل میں ہوگا نہ فرض میں جیسا کہ ہے حدیث حذیفہ کہ آیا ہے کہ جب
آنحضرت صلعم نماز شب کی ادا کرتے تھے نہ پہونچتے تھے آیت رحمت پر مگر کہ ٹھہرتے تھے اور طلب رحمت کی کرتے تھے اور نہ پہونچتے تھے آیۂ عذاب پر مگر کہ ٹھہرتے تھے
اور پناہ مانگتے تھے عذاب سے اور کسی نے آن نمازوں میں کہ جہر کرتے تھے فرائض سے روایت نہیں کی ہے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَرَاَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةَ الرَّحْمٰنِ مِنْ اَوَّلِهَا اِلٰى اٰخِرِهَا فَسَكَتُوْا فَقَالَ لَقَدْ قَرَاْتُهَا عَلَى
الْجِنِّ لَيْلَةَ الْجِنِّ فَكَانُوْا اَحْسَنَ مَرْدُوْدًا مِّنْكُمْ كُنْتُ كُلَّمَا اَتَيْتُ عَلٰى قَوْلِهٖ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ
قَالُوْا لَا بِشَيْءٍ مِّنْ نِعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہے جابر سے کہ کہا نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب پر پس پڑھی اُنپر سورۂ الرحمن اول سے آخر تک پس صحابہ سب چپکے رہے
پھر فرمایا حضرت صلعم نے تحقیق پڑھی تھی میں نے یہ سورۃ جنوں پر اُس رات کہ جمع ہوئے تھے جن یعنی ایمان لانے کے لیے اور قرآن سننے کے لیے پس
تھے وہ اچھے جواب دینے میں تمسے تھا یہ کہ جبکہ پہونچتا تھا اوپر کہنے اس آیت کے فبای آلاء ربکما تکذبان یعنی پس کون سی نعمت کو نعمتوں پروردگار
اپنے کی سے جھٹلاتے ہو تم اے جن و انس تو کہتے جواب میں لا بشیء من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد یعنی نہیں کوئی چیز نعمتوں تیری سے اے رب ہمارے
جھٹلاتے ہیں پس تیرے ہی لیے سب تعریف ہے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيِّ قَالَ اِنَّ رَجُلًا مِّنْ جُهَيْنَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِي الصُّبْحِ اِذَا زُلْزِلَتْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا فَلَا اَدْرِيْ اَنَسِيَ اَمْ قَرَاَ ذٰلِكَ عَمْدًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
روایت ہے معاذ بن عبد اللہ جہنی سے کہ کہا تحقیق ایک شخص تھا جہینہ میں کا کہ خبر دی اُسنے معاذ کو یہ کہ سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھی نماز
صبح میں سورۂ اذا زلزلت دونوں رکعتوں میں پس نہیں جانا میں نے کہ بھول گئے یا پڑھی یہ قصداً روایت کی ابوداود نے ف یعنی ساری سورۃ
پہلی رکعت میں پڑھی پھر ساری دوسری میں ظاہر یہ ہے کہ اس طرح قصداً حضرت صلعم نے پڑھا بیان جواز کے لیے کہ اصل سنت اسمیں ادا ہو جاتی ہے
اور افضل عدم تکرار ہے یعنی ایک سورۃ دو رکعتوں میں مکرر نہ پڑھے خصوصاً فرائض میں وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ اِنَّ اَبَا بَكْرِنِ الصِّدِّيْقَ
صَلَّى الصُّبْحَ فَقَرَاَ فِيْهِمَا بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے عروہ سے کہ کہا
تحقیق ابوبکر صدیق نے نماز پڑھی صبح کی پس پڑھی دونوں رکعتوں میں سورۂ بقرہ روایت کی یہ مالک نے ف یعنی متفرق ایک سورۃ
دونوں میں پڑھی کہ کچھ ایک میں پڑھی کچھ ایک میں یہ بھی بیان جواز کے لیے کیا مداومت اسپر حضرت سے ثابت نہیں ہوئی اکثر پوری ہی سورۃ پڑھتے
اور بے تفریق پڑھنا اور تھا وَعَنِ الْفُرَافِصَةِ بْنِ عُمَيْرِ الْحَنَفِيِّ قَالَ مَا اَخَذْتُ سُوْرَةَ يُوْسُفَ اِلَّا مِنْ قِرَاءَةِ عُثْمَانَ
ابْنِ عَفَّانَ اِيَّاهَا فِي الصُّبْحِ مِنْ كَثْرَةِ مَا كَانَ يُرَدِّدُهَا رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے فرافصہ بن عمیر حنفی سے کہ کہا نہیں سیکھی میں نے سورۂ
یوسف مگر پڑھنے عثمان بن عفان کے سے اسکو نماز صبح میں بسبب بہت پڑھنے انکے کے اسکو روایت کی یہ مالک نے ف اگر کوئی کہے کہ
علماء مکروہ کہتے ہیں مداومت کرنے کو سورۃ معینہ پر اسلیے کہ اسمیں ترک کرنا باقی قرآن کا لازم آتا ہے پس یہ منافی اس حدیث کے
معلوم ہوتا ہے جواب اسکا یہ ہے کہ علماء جو مکروہ کہتے ہیں مراد انکی مداومت کرنی تمام نمازوں میں ہے اور حضرت عثمان سے جو ثابت ہوا ہے
یہ نہیں ہے بلکہ کثرت خاص صبح ہی کی نماز میں تھی اور بعضے علماء نے لکھا ہے کہ مداومت کرنی سورۂ یوسف کے پڑھنے پر باعث ہے حاصل ہونے سعادۃ

شہادت کا ﴿وعن﴾ عامر بن ربیعۃ قال صلینا وراء عمر بن الخطاب الصبح فقرأ فیھما بسورۃ یوسف وسورۃ الحج قراءۃ بطیئۃ قیل لہ اذًا لقد کان یقوم حین یطلع الفجر قال اجل رواہ مالک اور روایت ہے عامر بن ربیعہ سے کہا نماز پڑھی ہم نے پیچھے عمر بن الخطاب کے صبح کی پس پڑھی اسمین سورۂ یوسف اور سورۂ حج پڑھنا ٹھہر ٹھہر کر کہا گیا واسطے عامر کے اسوقت البتہ کھڑے ہوتے ہونگے حضرت عمر وقت طلوع فجر کے یعنی اول وقت کھڑے ہوتے ہونگے کہا ہاں قصد پڑھنے تھے کہا ہاں روایت کی یہ مالک نے ﴿ف﴾ اول وقت صبح کی نماز پڑھنی جائز ہے اسمین کچھ خلاف نہیں پس یہ حدیث محمول ہے جواز پر نہ مختار ہونے اور ہمیشگی پر اسلیے کہ حدیث مین نہین ہے دلالت اور ہمیشگی اسکی کے ٭ ع ﴿وعن﴾ عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال ما من المفصل سورۃ صغیرۃ ولا کبیرۃ الا قد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤم بھا الناس فی الصلوٰۃ المکتوبۃ رواہ مالک اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اسنے نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اسنے نقل کی اپنے دادا عبداللہ سے کہ کہا اسنے نہین مفصل سے کوئی سورۃ چھوٹی اور نہ بڑی مگر کہ مین نے سنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ امامت کرتے تھے ساتھ اسکے لوگون کی نماز فرض مین روایت کی یہ مالک نے ﴿ف﴾ یہ بیان جواز کے لیے تھا کہ لوگ معلوم کرین کہ ہر سورۃ پڑھنی نماز مین جائز ہے ٭ ع ﴿وعن﴾ عبداللہ بن عتبۃ بن مسعود قال قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوٰۃ المغرب بحٰم الدخان رواہ النسائی مرسلًا اور روایت ہے عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے کہ کہا پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب مین حٰم دخان روایت کی یہ نسائی نے بطریق ارسال کے ﴿ف﴾ حٰم دونون رکعتون مین پڑھی ساری حٰم یا بعض ٭ غ ٭

باب الرکوع

باب ہے بیچ بیان رکوع کے ﴿ف﴾ معنی رکوع کے لغت مین ہین جھکنا اور یہ رکن ہے نماز کا ساتھ کتاب اور سنت کے اور خاص ہماری ہی نماز مین ہوا اور امتون کی نماز مین نہین ہے ع ٭

الفصل الاول

فصل پہلی ﴿عن﴾ انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقیموا الرکوع والسجود فواللہ انی لاراکم من بعدی متفق علیہ روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدھا کرو رکوع اور سجود کو پس قسم ہے اللہ کی تحقیق مین البتہ دیکھتا ہون تمکو پیچھے اپنے سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ﴿ف﴾ مراد سیدھا کرنے سے ٹھہر ٹھہر کر ادا کرنا ہے یعنی سجدہ اور رکوع کے ادا کرنے مین جلدی نکرے اور دیکھتا ہون پیچھے اپنے سے یہ دیکھنا از راہ معجزہ کے تھا تحقیق اسکی باب صفۃ الصلوٰۃ کی تیسری فصل مین گذر چکی ہے ٭ ع ٭ ﴿وعن﴾ البراء قال کان رکوع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وسجودہ وبین السجدتین واذا رفع من الرکوع ما خلا القیام والقعود قریبًا من السواء متفق علیہ اور روایت ہے براء سے کہ کہا تھا رکوع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور سجدہ آپکا اور بیٹھنا آپکا درمیان دو سجدون کے اور جسوقت کہ اٹھتے رکوع سے سوائے کھڑے رہنے اور بیٹھنے کے یہ چارون چیزین ہوتی تھین قریب برابر کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ﴿ف﴾ یعنی قیام کہ اسمین قراءۃ پڑھتے تھے البتہ دراز ہوتا تھا اور قعود کہ جسمین التحیات پڑھتے تھے وہ بھی دراز ہوتا تھا اور باقی ارکان رکوع اور قومہ اور سجدہ اور جلسہ سب آپسمین قریب برابر کے ہوتے تھے مقدار مین ﴿وعن﴾ انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال سمع اللہ لمن حمدہ قام حتی نقول قد اوھم ثم یسجد ویقعد بین السجدتین حتی نقول قد اوھم رواہ مسلم اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کہتے سمع اللہ لمن حمدہ کھڑے رہتے یہانتک کہ کہتے ہم تحقیق ترک کی دو رکعت پھر سجدہ کرتے اور بیٹھتے درمیان دونون سجدون کے یہانتک کہ کہتے ہم

تحقیق ترک کیا سجدہ روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی بعد رکوع کے دیر تک کھڑے رہتے حتی کہ ہم گمان کرتے کہ یہ رکعت کا رکوع کیا ہو ترک کر دی اور قیام از سر نو شروع کیا اسی طرح بعد سجدے کے اتنی دیر بیٹھتے کہ ہم جانتے کہ سجدہ کیا ہوا ترک کر دیا اور ظاہر یہ ہو کہ یہ درازگی نوافل میں ہوتی ہوگی یا فرضوں میں ہوتی ہو کبھی کبھی واسطے بیان جواز کے ** وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ يَتَاَوَّلُ الْقُرْاٰنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت کہتے رکوع اپنے میں اور سجدہ اپنے میں پاک ہے تو یا الٰہی اے پروردگار ہمارے اور پاکی بیان کرتے ہیں ہم ساتھ تعریف تیری کے یا الٰہی بخش مجکو عمل کرتے تھے موافق قرآن کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی قرآن میں جو اللہ تعالی نے فرمایا ہے فسبح بحمد ربک واستغفرہ یعنی پس پاکی بیان کر ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے اور بخشش مانگ اس سے اس امر کو بجا لاتے تھے کہ رکوع اور سجود میں تسبیح اور تعریف کرتے اور بخشش مانگتے اسلیے کہ رکوع اور سجود افضل احوال خضوع و خشوع کے ہیں اور اور حدیثوں سے معلوم ہوا ہے کہ سوائے رکوع و سجود کے بھی اسکو پڑھتے تھے آیا ہے کہ اکثر ذکر آنحضرت صلعم کا آخر عمر میں بعد اترنے سورہ اذا جاء کے یہی تھا ** وَعَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے انھیں سے یہ کہ نبی صلعم تھے کہتے رکوع اپنے میں اور سجدہ اپنے میں بہت پاک ہے نہایت پاک ہے پروردگار فرشتوں کا اور روح کا یعنی جبرئیل کا روایت کی یہ مسلم نے ** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَقْرَاَ الْقُرْاٰنَ رَاكِعًا وَسَاجِدًا فَاَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ اَنْ يُّسْتَجَابَ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو تحقیق میں منع کیا گیا ہوں یہ کہ پڑھوں میں قرآن رکوع کی حالت میں یا سجدے کی حالت میں پس لیکن رکوع جو ہے پس بڑائی بیان کرو اسمیں رب کی اور سجدہ جو ہے پس کوشش کرو دعا مانگنے میں پس لائق ہے یہ کہ قبول کیجاوے تمہارے لیے روایت کی یہ مسلم نے **ف** نہی قرآن پڑھنے کی رکوع و سجود میں تنزیہی ہے اور بعضوں نے کہا تحریمی اور موافق قیاس کے بھی ہے اللہ تعالی نے ہیئت کو ہیئتوں نماز سے مقرر کیا ہے واسطے ایک نوع کے انواع ذکر سے پس قیام کو کہ اول ہیئت اور اعظم اسکی ہے مقرر کیا واسطے قرآن کے کہ افضل ذکروں کا ہے اور بعد مقرر کرنے اللہ تعالی کے گنجائش اسکی نہیں رکھتا کہ خلاف اسکا کریں اور اگر کرینگے تو حرام ہوگا یا مکروہ اور یہ امر تعبدی ہے کہ عقل ہماری کنہ اسکی نہیں معلوم کر سکتی اور بڑائی بیان کرو رب اپنے کی رکوع میں یعنی سبحان ربی العظیم پڑھو اور سجدے میں جو دعا کرنے کو فرمایا تو دعا دو قسم کی ہوتی ہے ایک تو یہ کہ اللہ تعالی سے مطلب اپنا مانگے اور دوسرے یہ کہ ثنا اور حمد اور تکبیر اسکی کرے کریموں کی تعریف وغیرہ کرنی بھی حقیقۃ میں دعا ہی ہوتی ہے پس سجدے میں جو بہت دعا کرنے کو فرمایا دونوں قسموں کو شامل ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ حنفیہ نے کہ اقتصار ذکر ہی پر کیا اور صریح دعا سے منع کرتے ہیں وہ بھی بجا الانظار دعا کے سے خالی نہیں کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے من شغلہ ذکری عن مسئلتی اعطیتہ افضل ما اعطی السائلین یعنی جسکو باز رکھا میرے ذکر نے سوال کرنے میرے سے دیتا ہوں اسکو افضل اس چیز سے کہ دیتا ہوں مانگنے والوں کو لیکن چاہیے یوں کہ اسوقت میں فکر خلوص دل سے کرے اور بعضے محققین حنفیہ نے تطبیق اسمیں یوں بیان کی ہے کہ نوافل میں دعا صریح کرے اور فرائض میں اقتصار تسبیحات پر کرے ** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ کہتا ہے امام

سنا اللہ نے واسطے اسکے کہ تعریف کی اسکی پس کہو یا الٰہی اے رب ہمارے واسطے تیری ہی حمد ہے پس تحقیق جو شخص کہ موافق ہو کہنا اسکا کہنے
فرشتوں کے بخشے جاتے ہیں واسطے اسکے گناہ اسکے جو کہ پہلے کیے ہیں روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کلام متعلق اس مقام کا باب القراءۃ کی پہلی فصل
میں گذر چکا اور گناہ صغیرہ موافق وعدے کے بخشے جاتے ہیں اور کبائر بھی از راہ فضل کے چاہے تو بخشدے ؕ ح ع **وعن عبد اللہ**
بن ابی اوفٰی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع ظہرہ من الرکوع قال سمع اللہ لمن حمدہ
اللھم ربنا لک الحمد ملء السمٰوٰت وملء الارض وملء ما شئت من شیء بعد رواہ مسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن
ابی اوفی سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ اٹھاتے پیٹھ اپنی رکوع سے کہتے سنا اللہ نے واسطے اسکے کہ تعریف کی اسکی یا الٰہی
اے رب ہمارے واسطے تیرے ہی تعریف آسمانوں بھر اور زمینوں بھر اور بقدر بھرنے اس چیز کے کہ چاہے تو بعد اسکے یعنی بعد آسمان و زمین کے اور
چیزیں کہ ہنوز نہیں پیدا کی ہیں پیدا کرے روایت کی یہ مسلم نے **ف** کلمات جو بعد ربنا لک الحمد کے ہیں نماز نفل میں پڑھتے ہیں حنفیہ کے نزدیک ؕ ع +
وعن ابی سعید ن الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع راسہ من الرکوع قال اللھم
ربنا لک الحمد ملء السمٰوٰت وملء الارض وملء ما شئت من شیء بعد اھل الثناء والمجد احق ما قال العبد
وکلنا لک عبد اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد رواہ مسلم
اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ اٹھاتے سر اپنا رکوع سے کہتے یا الٰہی اے پروردگار ہمارے
واسطے تیرے ہے تعریف آسمانوں بھر اور زمین بھر اور بقدر بھرنے اس چیز کے کہ چاہے تو کسی چیز سے پیچھے آسمانوں و زمین کے اے لائق تعریف
اور بزرگی کے لائق تر ہے اس چیز سے کہ کہا بندے نے یعنی حضرتؐ نے یا سب بندوں نے اور ہم سب تیرے ہی بندے ہیں یا الٰہی نہیں کوئی روکنے والا
اس چیز کو کہ دی تو نے اور نہیں کوئی دینے والا اس چیز کو کہ منع کیا تو نے اور نہیں نفع دیتی دولتمند کو عذاب تیرے سے دولتمندی روایت
کی یہ مسلم نے **وعن رفاعۃ بن رافع قال کنا نصلی وراء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما رفع راسہ من الرکعۃ**
قال سمع اللہ لمن حمدہ فقال رجل وراءہ ربنا ولک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ فلما انصرف قال
من المتکلم انفا قال انا قال رایت بضعۃ وثلثین ملکا یبتدرونھا ایھم یکتبھا اول رواہ البخاری
اور روایت ہے رفاعہ بن رافع سے کہ کہا تھے ہم نماز پڑھتے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جب اٹھاتے سر اپنا رکوع سے کہتے سنا
اللہ نے واسطے اسکے کہ تعریف کی اسکی پس کہا ایک شخص نے کہ تھا پیچھے حضرتؐ کے اے رب ہمارے اور تیرے ہی لیے تعریف ہے تعریف بہت
پاک یعنی آمیزش شرک و ریا سے برکت کی گئی اسمیں یعنی ساتھ کثرت اور اخلاص اور حضور کے پس جب پھرے حضرتؐ نماز سے فرمایا کون تھا
بولنے والا اب یعنی ان کلموں کا پڑھنے والا کہا ایک شخص نے کہ میں تھا فرمایا کہ دیکھا میں نے کچھ اوپر تیس فرشتے ہیں کہ جلدی کرتے ہیں کون پہلا انمیں
سے لکھے ثواب ان کلموں کا پہلے روایت کی یہ بخاری نے **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن ابی مسعود ن الانصاری**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجزئ صلوٰۃ الرجل حتی یقیم ظھرہ فی الرکوع والسجود رواہ
ابو داؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح وابن ہے ابی مسعود
انصاری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کفایت کرتی اور قبول نہیں ہوتی نماز آدمی کی یہانتک کہ سیدھی کرے پیٹھ اپنی
رکوع میں اور سجدے میں روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** شرح حنفیہ اسکی

مین لکھا ہو کہ تعدیل ارکان کی یعنی رکوع سجود مین اتنا ٹھہرنا کہ سب اعضا اپنے ٹھکانے پر آ جاوین فرض ہے نزدیک ابو یوسف کے اور
تینون اماموں کے بموجب اس حدیث کے اور ادنی مقدار اسکی بقدر ایک تسبیح کے ہے اور واجب ہی نزدیک ابو حنیفہ و محمد رح کے پھر کہا شرح مینیہ
کہ اسی طرح قومہ رکوع سے اور جلسہ دونون سجدون مین اور طمانیت سب یہ فرض ہین نزدیک ابو یوسف کے اور نزدیک امام اعظم اور امام محمد رح
کے سنت ہین اور ابن ہمام نے کہا ہو لائق ہو کہ ہووے قومہ اور جلسہ واجب +ع+ **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ فَسَبِّحْ بِاسْمِ
رَبِّكَ الْعَظِيمِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوهَا فِي رُكُوعِكُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ
الْاَعْلٰى قَالَ اجْعَلُوهَا فِي سُجُودِكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ و . . روایت ہو عقبہ بن عامر سے کہ کہا جب اتری
یہ آیۃ پس پاکی بیان کر نام پروردگار اپنے بڑے کی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کرو تم مضمون اس آیۃ کا رکوع اپنے مین یعنی کہو سبحان ربی العظیم
پھر جب اتری یہ آیۃ پاکی بیان کر نام پروردگار اپنے بلند کی فرمایا کرو تم مضمون اسکا سجدے اپنے مین یعنی پڑھو سبحان ربی الاعلی روایت کی یہ
ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نے **وَعَنْ** عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا رَكَعَ اَحَدُكُمْ فَقَالَ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُكُوْعُهٗ وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ وَ
اِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُوْدُهٗ وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ
اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ عَوْنًا لَمْ يَلْقَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ
اور روایت ہو عون بن عبد اللہ سے انہنے نقل کی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ رکوع کرے
ایک تمہارا پس کہے رکوع اپنے مین سبحان ربی العظیم تین بار پس تحقیق پورا ہوا رکوع اسکا اور یہ ہو ادنی درجہ اسکا اور جسوقت کہ سجدہ کرے پس
کہے سجدے اپنے مین پاک ہو پروردگار میرا بلند تین بار پس تحقیق پورا ہوا سجدہ اسکا اور یہ ادنی درجہ اسکا ہو روایت کی یہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ
نے اور کہا ترمذی نے نہین سند اسکی متصل اسواسطے کہ تحقیق عون نے نہین ملاقات کی ابن مسعود سے **ف** یعنی ادنی درجہ کمال سنت کا تین
بار ہو والا اصل سنت ایکبار مین بھی ادا ہو جاتی ہو اور اوسط درجہ کمال کا پانچ بار ہو اور اعلی درجہ سات بار اور نہایت کمال کی کچھ حد
نہین اور بعضون نے دس تک کہا ہو اور بعضون نے قریب مقدار قیام کے لیکن امام کو رعایت مقتدیون کی لازم ہو اور ساتھ حدیث منقطع
کے دلیل پکڑنا ضرر نہین کرتا اسلیے کہ اسپر عمل کرنا فضائل اعمال مین جائز ہو اجماعاً +ع+ **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَفِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى وَمَا اَتٰى
عَلٰى اٰيَةِ رَحْمَةٍ اِلَّا وَقَفَ وَسَاَلَ وَمَا اَتٰى عَلٰى اٰيَةِ عَذَابٍ اِلَّا وَقَفَ وَتَعَوَّذَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ
وَرَوَى النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلٰى قَوْلِهِ الْاَعْلٰى وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہو حذیفہ
سے کہ انھون نے نماز پڑھی ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھے حضرت صلعم کہتے رکوع اپنے مین سبحان ربی العظیم اور سجدہ اپنے مین
سبحان ربی الاعلی اور نہین آتے تھے کسی آیۃ رحمت پر مگر کہ ٹھہرتے اور مانگتے دعا اور نہین آتے کسی آیۃ عذاب کی پر مگر کہ ٹھہرتے اور پناہ
مانگتے عذاب سے روایت کی یہ ترمذی اور ابی داود اور دارمی نے اور روایت کی نسائی اور ابن ماجہ نے قول انکے الاعلی تک اور کہا ترمذی نے یہ حدیث
حسن صحیح ہو **ف** عمل کیا ہو اس حدیث کو علما ہمارے نے اور مالکیہ نے اسپر کہ یہ نماز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل تھی اسلیے ز دہ جائز نہین رحمت
مین پناہ مانگنی اور دعا مانگنی درمیان قراءۃ کے نماز فرض مین اور ممکن ہو حمل اسکا جواز پر کہ کبھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان جواز

کے لیے ایمان بھی گیا ہو فرشتوں میں اور لکھا ہے شیخ جزری نے کہ یہ حدیث مسلم نے بھی روایت کی ہے پس اسکو جاننا چاہیے لانا اسکا اصحاح

میں لانا موقوف ہے ع **الفصل الثالث** فصل تیسری عن عوف بن مالك قال قمت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما ركع مكث قدر سورة البقرة ويقول في ركوعه سبحان ذي الجبروت والملكوت والكبرياء والعظمة رواه النسائي روایت ہے عوف بن مالک سے کہا نماز پڑھی میں نے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جبکہ رکوع کیا ٹھہرے بقدر سورہ بقرہ کے اور کہتے تھے رکوع اپنے میں پاک ہے صاحب قہر اور بادشاہت کا اور بڑائی اور بزرگی کا روایت کی یہ نسائی نے ف یہ نماز تہجد کی تھی اور بعضوں نے کہا ہے کہ نماز کسوف کی تھی ع ح وعن ابن جبير قال سمعت انس بن مالك يقول ما صليت وراء احد بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم اشبه صلوة برسول الله صلى الله عليه وسلم من هذا الفتى يعني عمر بن عبد العزيز قال فحزرنا ركوعه عشر تسبيحات وسجوده عشر تسبيحات رواه ابوداود والنسائي اور روایت ہے ابن جبیر سے کہ کہا سنا میں نے انس بن مالک سے کہتے تھے نہیں پڑھی میں نے نماز پیچھے کسی کے بعد وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ بہت مشابہ ہو نماز میں ساتھ نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس نوجوان سے یعنی عمر بن عبدالعزیز سے کہا ابن جبیر نے کہ کہا انس نے پس اندازہ کیا ہم نے حضرت صلعم کے رکوع کا یا عمر کے رکوع کا دس تسبیحیں اور سجود انکی کا دس تسبیحیں روایت کی یہ ابوداود اور نسائی نے ف یعنی جتنی دیر میں کہ وہ رکوع کرتے یا سجدہ کرتے اتنی دیر میں ہم دس تسبیحیں پڑھ لیتے تھے پس وہ بھی دس تسبیحیں پڑھتے ہونگے یا کم یا زیادہ ع ح وعن شقيق قال ان حذيفة راى رجلا لا يتم ركوعه ولا سجوده فلما قضى صلوته دعاه فقال له حذيفة ما صليت قال واحسبه قال ولو مت مت على غير الفطرة التي فطر الله محمدا صلى الله عليه وسلم رواه البخاري اور روایت ہے شقیق سے کہ کہا تحقیق حذیفہ نے دیکھا ایک شخص کو کہ نہیں پورا کرتا رکوع اپنا اور نہ سجدہ اپنا پس جب پڑھ چکا وہ نماز اپنی بلایا اسکو اور کہا اسکو حذیفہ نے نہیں نماز پڑھی تونے یعنی پوری شقیق نے اور گمان کرتا ہوں حذیفہ کو کہ اس شخص کو یہ بھی کہا اور اگر مرے یعنی بغیر توبہ کے ایسی نماز سے تو مریگا اوپر غیر فطرت کے یعنی غیر طریقہ اسلام کے وہ طریقہ کہ پیدا کیا اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی کافر مریگا روایت کی یہ بخاری نے ف وہ شخص رکوع اور سجدہ کا کوئی واجب ترک کرتا تھا اسپر مبالغۃ اور تشدیدا فرمایا کہ جب نماز پوری نہ ہووے تو گویا بالکل ہی نہ ہوئی پس جو کوئی ترک کرتا ہے نماز قصدا وہ کافر ہوتا ہے نزدیک اکثر صحابہ اور تابعین کے اور نزدیک اکثروں کے جب کافر ہوتا ہے کہ حلال جانکر ترک کرے غرض کہ بہتر ہے اسکی وعید میں تامل کرے وے رکوع اور سجود میں کس طرح کیا کرے اسکے ترک کو سہل جانے ع ح

وعن ابي قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اسوء الناس سرقة الذي يسرق من صلوته قالوا يا رسول الله وكيف يسرق من صلوته قال لا يتم ركوعها ولا سجودها رواه احمد اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت برا لوگوں میں باعتبار چرانے کے وہ شخص ہے کہ چوری کرے نماز اپنی میں عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ اور کیونکر چراتا ہے نماز اپنی سے فرمایا نہ پورا کرے رکوع نماز کا اور نہ سجدہ اسکا روایت کی یہ احمد نے ف چور نماز کا مال کے چور سے برا اسلیے ہے کہ مال کا چور اکثر دنیا میں اس سے فائدہ اٹھاتا ہے اور بخشوا لیتا ہے اسکے مالک سے یا کاٹے جاتے ہیں ہاتھ اسکے پس نجات پاتا ہے عذاب سے آخرت میں بخلاف اس چور کے کہ وہ چراتا ہے حق نفس اپنے کا ثواب سے اور بدلے کرتا ہے اس سے عذاب کو

اور ہاتھ کچھ لگتا نہیں سوائے ضرر کے ۞ ع ۞ **وعن** النعمان بن مرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
ما ترون في الشارب والزاني والسارق وذلك قبل ان تنزل فيهم الحدود قالوا الله ورسوله اعلم قال هن
فواحش وفيهن عقوبة واسوء السرقة الذي يسرق من صلوته قالوا وكيف يسرق من صلوته يا رسول الله
قال لا يتم ركوعها ولا سجودها رواه مالك وروى الدارمي نحوه اور روایت ہے نعمان بن مرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا گمان کرتے ہو بیچ حق شراب پینے والے کے اور زنا کرنے والے کے اور چوری کرنے والے کے یعنی گناہ اسکا کس قدر ہی
اور یہ پوچھنا پہلے نازل ہونے حدون کے تھا کہا اصحاب نے اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہی کہا کہ یہ ہین گناہ کبیرہ اور انمین ہی سزا اور بہت بری
چوری چوری اسکی ہی کہ چراوے نماز اپنی مین سے کہا اصحاب نے اور کس طرح چراوے نماز اپنی مین سے اے رسول خدا کے فرمایا نہ پورا
کرے رکوع اسکا اور نہ سجدہ اسکا روایت کی یہ مالک نے اور روایت کی دارمی نے مانند اسکے **ف** لفظ ترون ت کی زبر سے ہی معنی اسکے یہ ہین
کہ کیا اعتقاد کرتے ہو اور ایک نسخہ مین ت کے پیش سے ہی معنی اسکے یہ ہین کہ کیا گمان کرتے ہو اور یہ پہلے نازل ہونے حدون کے تھا یہ راوی نے
بیان کیا وجہ سوال کو کہ حضرت صلعم نے یہ سوال پہلے اترنے حدون کے کیا تھا کہ جب تک برائی ان افعال کی اچھی طرح نہ معلوم تھی اور بعد
اترنے حدون کے شک نہ رہا انکی برائی مین ۞ ح ۞

باب السجود وفضله

باب ہی بیچ بیان کیفیت سجدہ کرنے کے
اور بزرگی اسکی کے **ف** معنی سجدے کی لغت مین ہین سر زمین پر رکھنا اور عاجزی کرنی اور شرع مین معنی اسکے یہ ہین کہ سر زمین پر رکھنا
اور بروجہ مخصوص کے ۞ ح ۞

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم امرت ان اسجد على سبعة اعظم على الجبهة واليدين والركبتين واطراف
القدمين ولا نكفت الثياب ولا الشعر متفق عليه روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
حکم کیا گیا ہوں مین یہ کہ سجدہ کرون مین سات ہڈیون پر پیشانی پر اور دونون ہاتھون پر اور گھٹنون پر اور پنجون پر دونون قدمون کے
اور نہ اکٹھا کرین ہم کپڑون کو اور نہ بالون کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سجدہ کرون مین سات ہڈیون پر یعنی سجدے کے وقت
یہ سب زمین پر رکھون اور اکثر اماموں کا مذہب یہ ہی کہ سجدہ پیشانی اور ناک سے دونون سے کرے بغیر اسکے سجدہ روا نہیں ہوتا اور امام ابو حنیفہ اور
صاحبین کے نزدیک اگر پیشانی سے فقط کرے جائز ہی لیکن مکروہ ہی بغیر عذر کے اور اگر ناک سے فقط کرے تو صاحبین اور شافعی کے نزدیک جائز نہیں مگر جبکہ پیشانی
مین عذر ہو تو ناک سے جائز ہی اور امام ابو حنیفہ سے دو روایتیں ہین ایک روایت مین جائز نہیں اور ایک روایت مین جائز ہی لیکن مکروہ اور رکھنا
قدمون کا سجدے مین ضرور ہی اگر دونون پانون سجدے مین اٹھائے تو نماز فاسد ہوتی ہی اور اگر ایک اٹھالے تو مکروہ ہی اور سجدے مین فرض ہی
رکھنا انگلی قدم کا طرف قبلہ کے اگرچہ ایک ہو اور اگر نہ رکھے تو نہیں جائز اور لوگ اس سے ہین غافل کذا فی الدر المختار اور اور جگہ در مختار مین نقل کیا ہی کہ فرض
ہی سجدہ کرنا ساتھ پیشانی کے اور رکھنا دونون قدمون کے اور رکھنا ایک انگلی کا دونون قدمون مین سے شرط ہی اور رکھنا ہاتھون کا اور زانو کا سنت ہی
نزدیک حنفیہ اور شافعیہ کے اور نہ اکٹھا کرین کپڑون کو یعنی سجدے مین جاتے وقت کپڑے سمیٹیں تا خاک آلودہ نہون اس سے بھی منع فرمایا بغیر اس غرض
کے یون ہی سمیٹیں یا دامن باندھ لین یہ بھی منع ہی اور اکٹھا کرنا بالون کا یہ ہی کہ جمع کر کے دستار وغیرہ مین رکھ لے یہ بھی مکروہ ہی چاہیے یون
کہ چھوڑے رکھے تا وہ بھی سجدہ کرین ۞ ع ح ۞ **وعن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعتدلوا في السجود
ولا يبسط احدكم ذراعيه انبساط الكلب متفق عليه اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

کہ ٹھہرو تم سجدے میں اور نہ بچھا دے ایک تمہارا دونوں ہاتھ اپنے مانند بچھانے کتے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ظاہر یہ ہے کہ مراد اعتدال سے طمانینت ہے یعنی خاطر جمعی سے سجدے میں ٹھہرنا اور طیبی نے کہا ہے کہ مراد اعتدال سے سجدے میں یہ ہے کہ ہموار رکھے پیٹھ اور زمین پر رکھے دونوں ہاتھ اور اٹھائے رکھے زمین سے دونوں کہنیاں اپنی اور الگ رکھے پیٹ کو رانوں سے + ح **وعن** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ کَفَّیْکَ وَارْفَعْ مِرْفَقَیْکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے براء ابن عازب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ سجدہ کرے تو پس رکھ زمین پر دونوں ہاتھ اپنے اور بلند کر دونوں کہنیاں اپنی روایت کی یہ مسلم نے ف سجدے میں ہاتھ زمین پر کانوں کے سامنے رکھے اور انگلیاں ملی رکھے اور ہاتھ کھلے رکھے کپڑے سے ڈھکنے مکروہ ہیں اور بلند کر کہنیاں یعنی زمین سے یا دونوں پہلوؤں سے یہ حکم خاص مردوں ہی کے لیے ہے عورتوں کو چاہیے کہ کہنیاں زمین پر رکھیں اور پہلوؤں سے ملی رکھیں کہ ستر اسمیں خوب ہوتا ہے + ع ح **وعن** مَیْمُوْنَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ جَافٰی بَیْنَ یَدَیْہِ حَتّٰی لَوْ اَنَّ بَھْمَۃً اَرَادَتْ اَنْ تَمُرَّ تَحْتَ یَدَیْہِ مَرَّتْ ھٰذَا لَفْظُ اَبِیْ دَاوٗدَ کَمَا صَرَّحَ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ بِاِسْنَادِہٖ وَلِمُسْلِمٍ بِمَعْنَاہُ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ لَوْ شَاءَتْ بَھْمَۃٌ اَنْ تَمُرَّ بَیْنَ یَدَیْہِ لَمَرَّتْ

اور روایت ہے میمونہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ سجدہ کرتے فرق سے رکھتے دونوں ہاتھ اپنے یہاں تک کہ اگر بچہ بکری کا چاہتا گذرتا نیچے ہاتھوں انکے کے تو گذر جاتا یہ لفظ ابو داود کے ہیں جیسا کہ خود بیان کیا بغوی نے شرح السنۃ میں ساتھ اسناد اپنی کے اور مسلم میں معنی اسکے ہیں یعنی لفظ اسکے اور ہیں کہ وہ یہ ہیں کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سجدہ کرتے اگر چاہتا بچہ بکری کا گذرنا آگے ہاتھوں انکے کے البتہ گذر جاتا ف فرق سے رکھتے دونوں ہاتھ اپنے یعنی دونوں بازو پہلو سے اور پیٹ ران سے الگ رکھتے اور بکری کا بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو اسکو سخلہ کہتے ہیں اور جب ذرا بڑا ہوتا ہے اور راہ چلنے لگتا ہے تو اسکو بہمہ کہتے ہیں اور یہ لفظ ابو داود کے ہیں مقصود مؤلف کا اعتراض کرنا ہے صاحب مصابیح پر کہ الفاظ ابو داود کو پہلی فصل میں لانا مناسب نہ تھا کیونکہ اسمیں شیخین ہی کی روایتیں ہوتی ہیں ع ح +

وعن عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَالِکٍ ابْنِ بُحَیْنَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَیْنَ یَدَیْہِ حَتّٰی یَبْدُوَ بَیَاضُ اِبْطَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہے عبد اللہ بن مالک ابن بحینہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ سجدہ کرتے کھولتے ہاتھ اپنے یہاں تک کہ ظاہر ہوتی سفیدی بغلوں انکی کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بحینہ نام عبد اللہ کی ماں کا ہے اور مالک باپ عبد اللہ کا ہے اسلیے مالک کو ساتھ تنوین کے پڑھتے ہیں اور الف درمیان مالک و ابن کے ثابت لکھتے ہیں تا سمجھا میں لوگ کہ مالک بیٹا بحینہ کا ہے بلکہ عبد اللہ ہی کی دونوں صفتیں ہیں ابن مالک بھی اور ابن بحینہ بھی اور ظاہر یہ ہو کہ جس نماز میں کہ عبد اللہ نے حضرت کو دیکھا اسمیں بدن مبارک پر کپڑا نہ تھا یا مراد یہ ہے کہ جگہ بغل کی معلوم ہوتی تھی اور سفیدی بغلوں کی اسلیے کہی کہ بغلیں حضرت کی سفید تھیں جیسا کہ تمام بدن تھا کہ میلا اور سیاہ نہ تھیں جیسی کہ اور لوگوں کی ہوتی ہیں + ح **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ سُجُوْدِہٖ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ کُلَّہٗ دِقَّہٗ وَجِلَّہٗ وَاَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ وَعَلَانِیَتَہٗ وَسِرَّہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے سجدے اپنے میں یا الٰہی بخش میرے سب گناہ میرے سب چھوٹے اور بڑے اور پہلے اور پچھلے اور ظاہر اور چھپے روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی کبھی یہ دعا پڑھتے تھے پھر احتمال ہے کہ تسبیح کے ساتھ پڑھتے ہوں یا بدل اسکے اور چھپے گناہوں سے مراد ہیں کہ لوگوں سے چھپے ہوتے ہیں ورنہ اللہ تعالیٰ کے آگے دونوں برابر ہیں یعلم السر واخفی یعنی جانتا ہے وہ پوشیدہ اور بہت

پوشیدہ کو ؏ **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِّنَ الْفِرَاشِ فَالْتَمَسْتُهُ فَوَقَعَتْ يَدِيْ عَلٰى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوْبَتَانِ وَهُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا نہ پایا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات بچھونے پر پس ڈھونڈھا مین نے آنکو پس جا پہونچے ہاتھ میرے حضرت کے قدمون پر اس حال مین کہ وہ سجدے مین تھے اور دونون قدم کھڑے تھے اور وہ کہتے تھے یا الٰہی تحقیق پناہ مانگتا ہون ساتھ رضامندی تیری کے غضب تیرے سے یعنی ان افعال سے کہ لازم کرے غصہ کو مجھپر یا میری امت پر اور ساتھ عافیت تیری کے عذاب تیرے سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے تجھسے یعنی ساتھ رحمت تیری کے قہر تیرے سے نہین گن سکتا مین تعریف تجھپر تو ویسا ہی ہی کہ جیسی تعریف کی تونے اوپر ذات اپنی کہ روایت کی یہ مسلم نے **ف** اعوذ بک منک حاصل پہلے فقرون کا ہی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کے چھونے سے وضو مرد کا نہین ٹوٹتا جیسے کہ مذہب ہمارا ہی اور نہین گن سکتا مین تعریف تجھپر یعنی مین طاقت نہین رکھتا کہ تیری تعریف کرسکون جیسا کہ تو مستحق ہی اسکا تو ویسا ہی ہی جیسا کہ تعریف کی تونے اپنی ذات پر یعنی اس آیۃ مین فللّٰہ الحمد رب السموات ورب الارض رب العالمین ولہ الکبریاء فی السموات والارض وہو العزیز الحکیم یعنی اللہ ہی کے لیے سب تعریف ہی کہ وہ پروردگار آسمانون کا اور پروردگار زمین کا ہی پروردگار عالمون کا اور اسی کے لیے ہی بزرگی آسمانون مین اور زمین مین اور وہ غالب دانا ہی ؏ **وعن** أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت نزدیک ہونا بندے کا اپنے رب سے متحقق ہی اس حال مین کہ وہ سجدے مین ہوتا ہی پس بہت کرو دعا روایت کی یہ مسلم نے **ف** اللہ تعالیٰ ہر حال بندے سے نزدیک ہی اور سجدے مین سب سے زیادہ نزدیک ہوتا ہی یعنی راضی ہوتا ہی بندے سے اور دعا قبول کرتا ہی اسلیے حکم دعا کا فرمایا ؏ **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِيْ يَقُوْلُ يَا وَيْلَتٰى أُمِرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَأُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَأَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انہین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ پڑھتا ہی بیٹا آدم کا آیۃ سجدے کی پھر سجدہ کرتا ہی یعنی پڑھنے والا یا سننے والا ایک طرف ہو جاتا ہی شیطان روتا ہوا کہتا ہوا اے مصیبت مجھپر حکم کیا گیا بیٹا آدم کا ساتھ سجدے کے پس سجدہ کیا پس اسکو بہشت ہی اور حکم کیا گیا مین ساتھ سجدے کے پس نافرمانی کی مین نے پس میرے لیے آگ ہی روایت کی یہ مسلم نے **وعن** رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ أَبِيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهٗ بِوَضُوْئِهٖ وَحَاجَتِهٖ فَقَالَ لِيْ سَلْ فَقُلْتُ أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَأَعِنِّيْ عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ربیعہ بن کعب سے کہا تھا مین کہ رات گذارتا تھا مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس لاتا مین حضرت کے پاس پانی وضو کا اور حاجت آپکی یعنی مسواک اور مصلی وغیرہ پس کہا مجکو مانگ یعنی جو چاہ خیر دنیا و آخرت کی پس کہا مین نے مانگتا ہون آپسے رفاقت بہشت مین کہا سواے اسکے یعنی سوال تیرا یہی ہی یا سواے اسکے اور یعنی یہ مرتبہ کہ تو چاہتا ہی بہت بڑا ہی کچھ اور چاہ کہا مین نے مطلب میرا وہی ہی کہ عرض کیا مین نے فرمایا پس مدد کر میری اوپر ذات اپنی کے ساتھ بہت کرنے سجدون کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** پس فرمایا مانگ یہ بسبب خوش ہونے کے فرمایا بیچ مقام مکافات کے یعنی بدلے مین خدمت کے اور پس مدد کر میری یعنی اگر شہری ہی تو بیچ حصول اس مطلب کے تو مدد کر میری اوپر حصول مطلب اپنے کے ساتھ بہت کرنے سجدون کے یعنی بسبب نماز پڑھنے

اور دعا کرنے کے سجدون مین قابل اس مرتبہ کا ہوگا یعنے مین دعا کرتا ہون اور حاصل ہونے شفا تیری مین کوشش کرتا ہون لیکن شرط یہ ہے کہ جو کچھ فرماؤن تو بھی اُسپر
عمل کرے کہ راہ حاصل ہونے شفا اور تدبیر کار کی یہی ہے بیت فتح قفل ارچہ کلید است اے عزیز جنبش از دست تو میخواہند نیز و اور اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ خدمت بزرگون کی اور راضی کرنا اُنکو موجب سعادت اور حصول کرامت کا ہے خصوصاً رضاے سید کائنات کی کہ خلاصہ موجودات
کے ہین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وآلہ واصحابہ اور اس مین تنبیہ ہے اسپر کہ طالب صادق کو چاہیے کہ مطلوب اسے نعمتون آخرت کے کہ باقی اور دایم ہے
رکھے اور طرف لذتون دنیاے فانی کے التفات نہ کرے لیکن شرط یہ ہے کہ بندگی مین اپنی طرف سے قصور نکرے نری ہوس اور آرزو اکتفا
نہین کرتی کہ بیکار بیٹھنا اور آرزو رکھنی دہا سر کو مٹا ہے بیت کار کن کار بگذر از گفتار کاندرین راہ کار دارد کار ع ح ۶ **وعن** مَعْدَانَ بْنِ
طَلْحَةَ قَالَ لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ اَعْمَلُهُ يُدْخِلُنِي اللهُ بِهِ الْجَنَّةَ فَسَكَتَ
ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ سَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَيْكَ
بِكَثْرَةِ السُّجُودِ لِلّٰهِ فَاِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَكَ اللهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً قَالَ
مَعْدَانُ ثُمَّ لَقِيتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لِي مِثْلَ مَا قَالَ لِي ثَوْبَانُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے معدان بن طلحہ سے کہ کہا ملاقات کی مین نے
ثوبان سے کہ چیلہ آزاد تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا مین نے خبر دو مجھکو ساتھ ایک عمل کے کہ کرون مین اُسکو تا داخل کرے مجھکو اللہ سبب اُسکے
بہشت مین پس چپ رہا پھر پوچھا مین نے اُسکو پس چپ رہا پھر پوچھا مین نے اُس سے تیسری بار پس کہا پوچھا تھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا لازم کر
اپنے پر بہت سجدے کرنے واسطے خدا کے پس تحقیق تو نہین سجدہ کریگا واسطے اللہ کے کوئی سجدہ مگر کہ بلند کریگا تجھکو اللہ سبب اُسکے باعتبار درجہ
کے اور دور کریگا تجھسے سبب اُسکے گناہ کہا معدان نے پھر ملاقات کی مین نے ابو درداء سے پس پوچھا مین نے اُنسے پس کہا واسطے میرے مانند اُس چیز کے
کہ کہی مجھسے ثوبان نے روایت کی یہ مسلم نے **ف** ثوبان نے دو بار مین جواب نہ دیا تا رغبت اور شوق سائل کو زیادہ ہو اور مراد سجدون سے سجدہ نماز
کے ہین یا تلاوت کے یا شکر کے ۶ ح ۶ **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَاِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہے وائل بن حجر سے کہ کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جسوقت کہ ارادہ کرتے سجدہ
کرنے کا رکھتے دونون گھٹنے اپنے پہلے ہاتھون اپنے سے اور جسوقت کہ ارادہ اُٹھنے کا کرتے اُٹھاتے دونون ہاتھ اپنے پہلے گھٹنون اپنے
سے روایت کی یہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یہی قول ہے ابو حنیفہ اور شافعی کا اور ایک روایت ابوداود
کی مین آیا ہے کہ اُٹھتے تھے حضرت گھٹنون اپنے پر اور ٹیکتے تھے ہاتھ اپنے ران اپنی پر اور لکھا ہے علماء نے کہ رکھنا اعضاے سجدے کا زمین پر باعتبار
قرب کے ہے کہ جو عضو زمین سے نزدیک تر ہے رکھنا اسکا پہلے ہے اور اوٹھانے مین برخلاف اسکے اور بیچ رکھنے پیشانی اور ناک کے ترتیب نہین
کہ دونون بیچ حکم ایک عضو کے ہین اور نزدیک بعضون کے ناک پہلے رکھے کہ نزدیک تر ساتھ زمین کے اور مصنفین نے لکھا ہے کہ اگر دشوار ہو رکھنا
زانوون کا پہلے ہاتھ کے بسبب کسی عذر کے مانند موزہ وغیرہ کے تو رکھے ہاتھ پہلے زانو کے ۶ ح ۶ **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ
وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ قَالَ اَبُوْ سُلَيْمَانَ الْخَطَّابِيُّ حَدِيثُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَثْبَتُ مِنْ هٰذَا وَقِيلَ هٰذَا مَنْسُوخٌ
اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ سجدہ کرے ایک تمہارا پس نہ بیٹھے جیسا بیٹھتا ہے اونٹ

اور چاہیے کہ رکھے دونون ہاتھ اپنے پہلے زانوؤن اپنے سے روایت کی یہ ابوداود اور نسائی اور دارمی نے کہا ابوسلیمان خطابی نے کہ حدیث وائل بن حجر کی بہت ثابت ہی اس حدیث سے اور کہا گیا یہ حدیث منسوخ ہی **ف** نہ بیٹھے مانند بیٹھنے اونٹ کے یعنے گھٹنے نہ رکھے پہلے ہاتھون کے جیسے کہ اونٹ بیٹھتا ہی مشابہت وہی اسکو ساتھ بیٹھنے اونٹ کے باوجودیکہ اونٹ رکھتا ہی ہاتھ پہلے پانون کے اسلیے کہ گھٹنا آدمی کا پانون مین ہوتا ہی اور گھٹنا جانور کا ہاتھ مین پس جب گھٹنے پہلے رکھے تو مشابہ ہوا اونٹ کے بیٹھنے کے پس یہ حدیث مخالف ہوئی حدیث اول کے کہ وہ دلالت کرتی ہی اوپر رکھنے زانوون کے پہلے ہاتھون کے اور درمیان اماموں کے بھی اختلاف ہی جمہور ائمہ اور ابوحنیفہ اور شافعی اور احمد بن حنبل عمل حدیث وائل بن حجر پر کہ پہلے گذری کرتے ہین کہ زانو سے پہلے ہاتھون کے رکھتے ہین اور مالک اور اوزاعی اور ایک اور جماعت علماء کی عمل اس حدیث ابوہریرہ پر کرتے ہین کہ ہاتھ پہلے زانوون سے رکھتے ہین پس لکھا ہی علماء نے کہ حدیث وائل کی صحیح تر اور مشہور تر ہی حدیث ابوہریرہ کی سے اور ایک جماعت نے حفاظ سے اسکو تصحیح کیا ہی اور ترجیح دیا ہی اور جب دو حدیثین مختلف آتی ہین تو عمل حدیث قوی تر اور صحیح تر پر کرتے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ حدیث وائل کی ناسخ ہی حدیث ابی ہریرہ کی اور بیچ صحیح ابن خزیمہ کے آیا ہی کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے مین جاتے تھے تو ابتدا کرتے تھے ساتھ گھٹنون کے پس انھین دونون وجہون پر اشارہ کیا مؤلف نے ساتھ قول اپنے کے قال ابوسلیمان آخر تک ؛ ع ع **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے درمیان مین دونون سجدون کے یا الٰہی بخش مجھکو اور رحم کر مجھپر اور ہدایت کر مجھکو اور عافیت سے رکھ مجھکو یعنے بلیات دارین اور امراض ظاہر اور باطن سے اور روزی دے مجھکو روایت کی یہ ابوداود اور ترمذی نے **وعن** حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی حذیفہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے درمیان دونون سجدون کے اے رب میرے بخش مجھکو روایت کی یہ نسائی اور دارمی نے **ف** ابن ماجہ کی روایت مین اس کلمہ کو تین بار کہنا آیا ہی ؛ ع ؛

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ وَاَنْ يُّوْطِنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ فِي الْمَسْجِدِ كَمَا يُوْطِنُ الْبَعِيْرُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی عبدالرحمن بن شبل سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھونگ مارنے کوے کی سے اور بچھا دینے درندے کے سے اور یہ کہ جگہ مقرر کر رکھے آدمی مسجدون مین جیسا کہ مقرر کرتا ہی اونٹ روایت کی یہ ابوداود اور نسائی اور دارمی نے **ف** یعنے سجدے سے سر جلدی نہ اٹھا لیوے جیسے کہ کوا دانہ اٹھانے کے وقت جلدی سے چونچ زمین پر مارکر دانہ اٹھا لیتا ہی اور سجدے کے وقت پہونچے زمین پر نہ بچھا دے جیسے کہ درندے جانور ہاتھ بچھا کر بیٹھتے ہین مثل کتے بھیڑیے وغیرہ کے اور مسجد مین نماز کے لیے ایک جا سے نہ مقرر کرے کہ اپنے سوا کسی کو وہان نہ بیٹھنے دے جیسے اونٹ ایک جا سے مقرر کر لیتا ہی کہ اور اونٹ وہان نہین بیٹھتا مسجد جگہ سب مسلمانون کی ہی اپنے لیے ایک مکان خاص مقرر کرنا اور اور کو اس سے منع کرنا مکروہ اور ممنوع ہی اور حلوانی رحمہ سے منقول ہی کہ ہمارے علما کے نزدیک مکروہ ہی یہ کہ پکڑے مسجد مین مکان معین کہ اسمین نماز پڑھے اسلیے کہ عبادت عادت ہوجاتی ہی اسمین اور بھاری ہوتی ہی اسکے غیر مین اور عبادت جب عادت ہو تو ترک کرے اسکو چنانچہ اسی لیے مکروہ ہی روزہ ہمیشہ کا انتہی پس کیا حال ہی اسکا کہ مسجد مین جگہ مقرر کرے واسطے غرض فاسد کے ؛ ع ع **وعن** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ اِنِّيْ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِيْ وَاَكْرَهُ لَكَ مَا اَكْرَهُ لِنَفْسِيْ لَا تُقْعِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی علی سے کہ کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے علی تحقیق مین دوست رکھتا ہون تیرے لیے وہ چیز کہ دوست رکھتا ہون واسطے نفس اپنے کے اور مکروہ رکھتا ہون تیرے لیے وہ چیز کہ مکروہ رکھتا ہون واسطے نفس اپنے کے نہ اقعا کر درمیان دو سجدون کے روایت کی یہ ترمذی نے ف معنی اقعا کے یہ ہین کہ لگا دے آدمی سرین اپنے زمین سے اور کھڑا رکھے ران اور پنڈلیون کو اور رکھے ہاتھ اپنے زمین پر مانند کتے کے قول صحیح تر معنی اقعاء کے مین یہی ہی اور بعضون نے یہ معنی کیے ہین کہ پنجے کھڑے کرکے ایڑیون پر درمیان مین سجدون کے بیٹھے اور اور بھی معنی اقعاء کے علما نے لکھے ہین غرضکہ یہ مکروہ ہی سب علما کے نزدیک ہو ح ع **وعن** طلق بن علی الحنفی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینظر اللہ عز وجل الی صلوٰۃ عبد لا یقیم فیھا صلبہ بین خشوعھا وسجودھا رواہ احمد اور روایت ہی طلق بن علی حنفی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین دیکھتا اللہ عزت والا بزرگی والا طرف نماز اس بندے کے کہ نہین سیدھی کرتا اسمین پیٹھ اپنی وقت رکوع کے اور سجدے کے روایت کی یہ احمد نے ف یعنے نماز قبول نہین کرتا ہی اللہ اسکی کہ رکوع اور سجدے مین پیٹھ اپنی سیدھی اور درست نہین رکھتا ہی ح

وعن نافع ان ابن عمر کان یقول من وضع جبھتہ بالارض فلیضع کفیہ علی الذی وضع علیہ جبھتہ ثم اذا رفع فلیرفعھما فان الیدین تسجدان کما یسجد الوجہ رواہ مالک
اور روایت ہی نافع سے یہ کہ ابن عمر تھے کہتے جو شخص کہ رکھے پیشانی اپنی زمین پر یعنے سجدہ کرے پس چاہیے کہ رکھے دونون ہاتھ اپنے اس جگہ پر کہ رکھی ہو اسپر پیشانی اپنی پھر جسوقت اٹھے پس اٹھاوے دونون ہاتھون کو اسلیے کہ دونون ہاتھ بھی سجدہ کرتے ہین جیسا کہ سجدہ کرتا ہے منہ روایت کی یہ مالک نے ف رکھے دونون ہاتھ اس جگہ پر کہ رکھی ہو اسپر پیشانی اپنی یعنے ہاتھ برابر پیشانی کی جگہ کے رکھے جیسے کہ مختار ہمارے نزدیک ہی نہ برابر مونڈھون کے جیسے کہ مختار شافعی کا ہی یا معنے یہ ہین کہ ہاتھ بھی زمین پر اسطرح رکھے کہ جسطرح پیشانی رکھی ہو یعنے قبلہ رخ ہو ع ح

باب التشہد

باب ہی بیچ بیان تشہد کے ف معنے شہادت کے ہین خبر سچ دینی کہ اسمین دل ساتھ زبان کے موافق ہو اور گواہی دینی اور تشہد گواہ ہونا اور اظہار کرنا اس علم کا کہ دل مین ہی اور شرع مین تشہد کہتے ہین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ کو اور ذکر کو کہ قعدہ نماز مین پڑھتے ہین یعنی التحیات کو تشہد اسلیے کہا کہ اسمین کلمہ شہادتین کا بھی ہوتا ہی ع ح

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قعد فی التشھد وضع یدہ الیسری علی رکبتہ الیسری ووضع یدہ الیمنی علی رکبتہ الیمنی وعقد ثلثۃ وخمسین واشار بالسبابۃ وفی روایۃ کان اذا جلس فی الصلوٰۃ وضع یدیہ علی رکبتیہ ورفع اصبعہ الیمنی التی تلی الابھام یدعو بھا ویدہ الیسری علی رکبتہ باسطھا علیھا رواہ مسلم
اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ بیٹھتے بیچ تشہد کے رکھتے بایان ہاتھ اپنا بائین گھٹنے اپنے پر اور رکھتے داہنا ہاتھ اپنا داہنے گھٹنے اپنے پر اور بند کرتے ہاتھ ساتھ گنتی ۵۳ ترپن کے اور اشارہ کرتے ساتھ انگلی شہادت کے اور ایک روایت مین یون کہ تھے جسوقت کہ بیٹھتے نماز مین رکھتے دونون ہاتھ اپنے اوپر گھٹنون اپنے کے اور اٹھاتے انگلی اپنی داہنی وہ جو نزدیک انگوٹھے کے ہی دعا مانگتے ساتھ اسکے یعنے اشارہ وحدانیت کا کرتے ساتھ اسکے اور رکھتے بایان ہاتھ اپنا اوپر زانو اپنے کے کھلا ہوا اسپر روایت کی یہ مسلم نے ف ہاتھ کھلا ہوا قبلہ رخ قریب زانو کے یعنے ران پر رکھتے اور بند کرتے ہاتھ ساتھ گنتی ترپن کے یعنے اہل حساب گنتی کے وقت انگلیاں بند کرتے جاتے ہین اور ہر ایک کو واسطے عدد معین کے مقرر کیا ہی کہ اکائیون کے لیے سیان رکھے اور دہائیون کے لیے سیان اور سیکڑون

کے لیے یہان اور ہزار دن کے لیے یہان بس کہا راوی نے کہ حضرت نے اشارہ کے لیے اسطرح انگلی بند کی جسطرح ترپن کے لیے بند کرتے ہین
صورت اسکی یہ ہی کہ بند کرے چھنگلیا اور اُسکے پاس کی انگلی اور بیچ کی انگلی اور انگلی شہادت کی کھلی رکھے اور رکھے انگوٹھے کے سر کو انگلی شہادت
کی جڑ مین امام شافعی نے اور امام احمد نے ایک روایت مین اسی حدیث پر عمل کیا ہی اور ایک عقد تسعین ہی یعنے نوے کی اُسکی صورت یہ ہی کہ بند کرے
چھنگلیا اور اُسکے پاس کی انگلی اور کھولے انگلی شہادت کی اور رکھے سر انگوٹھے کا اوپر بیچ کی انگلی کے اور حلقہ کرے نزدیک حنفیہ کے اور
مختار مذہب امام احمد مین یہی ہی اور شافعی بھی بیچ قول قدیم کے ساتھ اسکے قایل ہین اور بیچ حدیث مسلم کے عبد اللہ بن زبیر سے کہ آگے مذکور ہی
آویگا اور بیچ حدیث احمد اور ابو داود کے بھی وائل بن حجر سے آیا ہی اور نزدیک مالک کے بند کرے سب انگلیان اپنے ہاتھ کی اور کھلی رکھے انگلی شہادت
کی اور بیچ بعضی حدیثون کے اشارہ بغیر عقد کے بھی آیا ہی اور مختار بعضے حنفیہ کا بھی یہی ہی غالباً عمل آنحضرت کا بھی مختلف تھا کبھی اسطرح اور کبھی اسطرح
اور وجہ تطبیق کی بیچ اکثر جگہون کے کہ روایت مختلف آئی ہین یہی ہی اور جاننا چاہیے کہ حنفیہ ماوراء النہر اور ہندوستان کے نے اس عمل عقد اور
اشارت کو ترک کیا ہی اور متقدمین کرتے تھے اور انکے متاخرین مین اختلاف ظاہر ہوا ہی لیکن مختار نزدیک علماے حرمین کے اور اور شہرون عرب کے
کرنا اسکا ہی اور شیخ ابن الہمام محقق حنفیہ کے نے کہا ہی کہ بیچ اول تشہد کے شہادتین تک ہاتھ کھلا رکھے اور بیچ وقت تہلیل کے انگلیان بند کرے اور اشارہ
کرے اور کہا ہی کہ منع کرنا اشارہ کو خلاف روایت اور درایت کے ہی اور محیط مین لکھا ہی کہ اٹھانا داہنے سبابہ کا نزدیک ابی حنیفہ اور محمد کے سنت
ہی اور اسیطرح ابو یوسف سے روایت کیا گیا ہی اور علامہ نجم الدین زاہدی نے کہا کہ متفق ہین روایات اصحاب ہمارے کی کہ یہ سنت ہی پس جب مذہب
ائمہ کا محدثین اور فقہا اور بہت صحابہ اور تابعین اور علما کوفہ اور مدینہ کا کرنا اشارہ کا ہو اور بہت حدیثین اور اقوال صحابہ کے اسمین وارد ہوے ہون
تو عمل کرنا اُسپر اولے اور ارجح ہی اور صورت اشارہ کی یہ ہی کہ اٹھاوے انگلی وقت کہنے الا اللہ کے نزدیک شافعیہ کے اور ہمارے نزدیک اٹھا دے
وقت کہنے لا الہ کے اور رکھ دے نزدیک کہنے الا اللہ کے اور چاہیے کہ اشارہ اوپر کی جانب نہ کرے تا وہم نہ دلاوے جہت کا اور دعا مانگے یعنی اشارہ
ساتھ وحدانیت حق کے کرے نزدیک کہنے لا الہ الا اللہ کے جیسا کہ مذکور ہوا اور ذکر کو دعا بھی کہتے ہین اسلیے کہ اُس سے بھی لائق انعام اور اکرام
کے ہوتا ہی ٭ ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدَ يَدْعُوْ وَضَعَ
يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ وَوَضَعَ اِبْهَامَهُ عَلٰى
اِصْبَعِهِ الْوُسْطٰى وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرٰى رُكْبَتَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن زبیر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ
بیٹھتے یعنے نماز مین تشہد پڑھنے کو رکھتے داہنا ہاتھ اپنا اوپر داہنی ران اپنی کے اور بایان ہاتھ اپنا اوپر بائین ران اپنی کے اور اشارہ کرتے
ساتھ انگلی شہادت اپنی کے اور رکھتے انگوٹھا اپنا اوپر بیچ کی انگلی اپنی کے اور پکڑتے بائین ہاتھ اپنے سے گھٹنا اپنا یعنی کبھی یون بھی کرتے
روایت کی یہ مسلم نے ف ہمارے مذہب مین اشارہ کے وقت اسی طرح حلقہ کرتے ہین اور شافعیہ کے یہان جب التحیات کے لیے بیٹھے اُسوقت سے
حلقہ کرے اور ہمارے نزدیک اشارہ کے وقت حلقہ کرے ٭ ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ قَبْلَ عِبَادِهِ السَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيْلَ السَّلَامُ عَلٰى مِيْكَائِيْلَ السَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ قَالَ لَا تَقُوْلُوا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَاِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ
فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا
وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ فَاِنَّهٗ اِذَا قَالَ ذٰلِكَ اَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ

والارض

وَالْاَرْضِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ لْيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ اَعْجَبَهٗ اِلَيْهِ فَيَدْعُوْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا تھے ہم جس وقت کہ نماز پڑھتے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہتے ہم یعنی بیچ بیٹھنے تشہد کے پہلے شروع ہونے اسکے کے سلام ہے اللہ پر پہلے سلام بھیجنے کے اوپر بندوں اُسکے کے سلام ہے جبرئیل پر سلام ہے میکائیل پر سلام ہے اور پر فلانے کے یعنے اور فرشتے پر فرشتوں میں سے یا نبی پر انبیا میں سے پس یہ کلمات عوض التحیات کے پڑھا کرتے تھے پس جبکہ پھرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے فارغ ہوئے نماز سے متوجہ ہوئے ہم پر ساتھ مُنھ اپنے کے یعنے نہ ساتھ ترے کلام کے فرمایا نہ کہو سلام اللہ پر اسلیے کہ اللہ خود سلام ہے یعنے سالم ہے سب نقصانوں سے اور آفتوں سے اور دیتا ہے سلامتی بندوں کو آفات ظاہر اور باطن کی سے پس سلامتی اُسکے لیے ثابت ہے اور اُسی سے ہے اور دعا کرنی ساتھ سلامتی کے اُسکے لیے چاہیے کہ جسکو احتیاج ہو اور خوف ہو نقصان کا پس جب بیٹھے ایک تمہارا نماز میں پس چاہیے کہ کہے بندگی مُنھ سے کہنے کی یعنے جو کچھ کہ مُنھ سے پڑھتے ہیں اور اچھی بات مُنھ سے نکالتے ہیں واسطے اللہ کے ہے اور بندگی بدن کی یعنے نماز وغیرہ اور بندگی مال کی یعنے زکوٰۃ وغیرہ یہ بھی اللہ ہی کے لیے ہے سلامتی ہے تم پر سب آفتوں سے اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اُسکی سلام ہم پر یعنے جو کہ حاضر ہیں قسم انسان اور ملائکہ اور جنات سے اور اوپر بندوں نیکبخت اللہ کے پس تحقیق جب کہتا ہے یہ دعا نمازی پہونچتی ہے برکت اُسکی ہر بندے نیک کو کہ آسمان میں ہے اور زمین میں ہے بعد اسکے ختم شہادتین پر کیا کہ خلاصہ کا اور اصل تمام اعمال کا ہے فرمایا گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود قابل بندگی کے سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ محمد بندے اُسکے ہیں اور رسول اُسکے پھر چاہیے کہ اختیار کرے دعا میں سے جو خوش آوے اُسکو پس دعا مانگے اللہ سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا ابن ملک نے کہ روایت کی گئی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی تو ثنا کی اللہ تعالے کی ساتھ ان کلمات کے التحیات للہ والصلوات والطیبات پس فرمایا اللہ تعالے نے السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پس فرمایا حضرت صلعم نے علینا وعلی عباد اللہ الصالحین پس کہا جبرئیل نے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ انتہی اور قید صالح کی اسلیے لگائی کہ سلام کرنا نہیں لائق ہے مفسد کو اور بندہ صالح وہ ہے کہ قائم ہو ساتھ حقوق اللہ تعالے کے اور بندوں کے اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی نے رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ صلاح ایک حالت ہے کہ زوال ہو ارادہ اپنے کا اور قائم ہو مراد حق پر چاہیے کہ ایسا راضی برضا اور سونپنے والا امور اپنے کا طرف اللہ تعالے کے ہو جیسے لڑکا بیچ ہاتھ دایہ کے اور میت بیچ ہاتھ نہلانے والے کے انتہی جب بندہ اس حال کو پہونچتا ہے تو ضرور سب آفات نفسانی اور زمانہ کی سے امن میں ہوتا ہے اور التحیات پڑھنی دونوں قعدوں میں اور قعدہ بیچ کا واجب ہے اور قعدہ اخیر کا فرض ؛ ع ح ؛ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَكَانَ يَقُوْلُ التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوٰتُ الطَّيِّبٰتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلَمْ اَجِدْ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّحِيْحَيْنِ سَلَامٌ عَلَيْكَ وَسَلَامٌ عَلَيْنَا بِغَيْرِ اَلِفٍ وَلَامٍ وَلٰكِنْ رَوَاهُ صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنِ التِّرْمِذِيِّ اور روایت ہے عبداللہ بن عباس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سکھاتے ہمکو تشہد جیسے کہ سکھاتے ہمکو سورہ قرآن سے پس تھے کہتے یہ کہ عبادتیں مُنھ سے کہنے کی بابرکت اور بندگیاں بدن کی اور بندگیاں مال کی اللہ ہی کے لیے ہیں سلام ہے تم پر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اُسکی سلام ہے ہم پر اور اوپر بندوں اللہ کے کہ نیک بخت ہیں گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ محمد رسول خدا کے ہیں روایت کی یہ مسلم نے اور نہیں پائی میں نے صحیحین میں اور جمع بین الصحیحین میں لفظ سلام علیک

اور سلام علینا کی بغیر الف و لام کے و لیکن روایت کیا ہی اسکو جامع الاصول والے نے ترمذی سے ف اس تشہد ابن عباس کے پر عمل اکثر
شافعیہ کا ہی اور ہمارے مذہب مین عمل ہی ابن مسعود کے تشہد پر جو کہ پہلے مذکور ہوا لکھا ہی محدثین نے کہ تشہد ابن مسعود کا صحیح تر ہی اور شیخ ابن حجر شافعی
نے کہا کہ صحیح ترین حدیث کہ روایت کی گئی ہی تشہد مین حدیث ابن مسعود کی ہی اور مذہب امام احمد کے مین بھی یہی ہی اور اکثر اہل علم صحابہ اور تابعین
سے اسی پر ہین اور امر فرمایا ہی حضرت نے اسکے سیکھنے اور سکھانے کے لیے امام احمد کے مسند مین آیا ہی کہ حکم کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ابن مسعود کو کہ تعلیم کرین اسکو لوگونکو اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کہا ابن مسعود نے کہ پکڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ میرا اپنے ہاتھ مین اور تعلیم کیا
مجھکو تشہد جیسے کہ تعلیم کرتے تھے مجھکو قرآن اور حدیث ابن مسعود کی بخاری اور مسلم مین ہی اور حدیث ابن عباس کی افراد مسلم سے اور تشہد امام مالک کا
تشہد عمر کا ہی التحیات للہ الزاکیات للہ الطیبات للہ الصلوات للہ السلام علیک ایہا النبی آخر تک اور لکھا ہی علماء نے کہ جائز ہی جسطرح کہ پڑھے کلام
اولی اور افضل مین ہی اور یہ تشہد ابن عباس کے مصابیح والے نے سلام علیک و سلام علینا بغیر الف اور لام کے ذکر کیے ہین اسپر مولف
مشکوٰۃ کے نے اعتراض کیا سا تھا اس قول اپنے کے ولم اجد آخر تک حاصل اسکا یہ کہ لانا صاحب مصابیح کا اسکو پہلی فصل مین صحیح نسخوں و اللہ اعلم بالصواب

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ
جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَحَدَّ مِرْفَقَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى
فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَقَبَضَ ثِنْتَيْنِ وَحَلَّقَ حَلْقَةً ثُمَّ رَفَعَ اُصْبَعَهُ فَرَاَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُوْ بِهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ
روایت ہی وائل بن حجر سے اسنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پھر بیٹھے حضرت یعنے بعد اٹھانے سر کے سجدے سے پس بچھایا
بایان پانون اپنا اور رکھا بایان ہاتھ اپنا اوپر بائین ران اپنی کے اور الگ رکھی کہنی داہنی اوپر داہنی ران اپنی کے یعنے کہنی پہلو سے ملائی
نہین وقت رکھنے اسکے کے ران پر اور بند رکھین دونون انگلیان یعنے چھنگلیا اور اسکے پاس کی انگلی اور حلقہ کیا حلقہ کرنا یعنے بیچ کی انگلی
اور انگوٹھے سے جیسے کہ حلقہ کرتے ہین پھر اٹھائی انگلی اپنی یعنے شہادت کی پس دیکھا مین نے انکو کہ ہلاتے تھے اسکو دعا مانگتے یعنے اشارہ
توحید کرتے تھے ساتھ اسکے ف لفظ ثم جلس سے ٹکڑا حدیث کا ہی کہ باقی یہان نہین مذکور ہوئی اسمین حضرت کی ساری نماز کا طور ذکر کیا ہی
یہان فقط کیفیت جلسہ کی ذکر کی ہی اور امام مالک کے یہان وقت اشارہ کے انگلی ہلاتے جاتے ہین اور امام اعظم کے یہان نہین ہلاتے کیونکہ حدیث
مابعد کی مخالف اسکے ہی کہ اسمین ہی لایحرکہا اور ممکن ہی کہ مراد حرکت دینے سے اس حدیث مین اٹھانا انگلی کا مراد ہو کیونکہ اٹھانے مین ہلنا لازم ہی
پس اس توجیہ سے تطبیق حاصل ہو جاتی ہی اس حدیث مین اور حدیث آگے کی مین ۔ ح ع **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ بِاُصْبَعِهٖ اِذَا دَعَا وَلَا يُحَرِّكُهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ اَبُوْدَاوٗدَ وَلَا يُجَاوِزُ بَصَرُهٗ اِشَارَتَهٗ
اور روایت ہی عبد اللہ بن زبیر سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرتے ساتھ انگلی اپنی کے جسوقت کہ دعا کرتے یعنے کلمہ شہادت پڑھتے قعدے مین
اور نہ ہلاتے تھے اسکو روایت کی یہ ابوداود اور نسائی نے اور زیادہ کیا ابوداود نے اور نہین تجاوز کرتی تھی نظر انکی اشارہ انکے سے ف
یعنے جس انگلی سے کہ اشارہ کرتے نظر اس سے تجاوز نکرتی یعنے وقت انگلی اٹھانے کے نظر انگلی ہی پر رکھتے اور طرف نہ دیکھتے تا مضمون توحید کا
دل مین حاضر رہے اور خضوع اور خشوع حاصل رہے **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا كَانَ يَدْعُوْ بِاُصْبَعَيْهِ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحِّدْ اَحِّدْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا تحقیق ایک شخص تھا اشارہ کرتا ساتھ دو انگلیون کے یعنے دونون شہادت کی انگلیون سے وقت پڑھنے تشہد کے

پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کر ساتھ ایک انگلی کے روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں ف مراد شخص سے سعد بن ابی وقاص صحابی ہیں جیسا کہ ابوداود اور نسائی کی روایت میں آیا ہے ۴ ع وعن ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يجلس الرجل في الصلوٰة وهو معتمد على يده رواه احمد وابوداود وفي رواية له نهى ان يعتمد الرجل على يديه اذا نهض في الصلوٰة اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بیٹھے آدمی نماز میں اور وہ تکیہ کرنے والا ہو اپنے ہاتھ پر یعنے منع فرمایا اس سے کہ تشہد کے وقت زمین پر ہاتھ ٹیک کر بیٹھے یا اٹھتے وقت ہاتھ زمین پر ٹیک کر اٹھے روایت کی یہ احمد اور ابوداود نے اور ایک روایت ابوداود کی میں ہے کہ منع فرمایا حضرت نے یہ کہ ٹیکے آدمی اپنے ہاتھوں پر جس وقت کہ اٹھے نماز میں ف یعنے سجدہ وغیرہ سے جو اٹھے تو ہاتھ ٹیک کر نہ اٹھے یوں ہی اٹھ کھڑا ہو امام اعظم رح کا عمل اسی پر ہے اور امام شافعی کے یہاں ہاتھ ٹیک کر اٹھتے ہیں سند انکی یہ حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتماد کیا یعنے ہاتھ ٹیکا زمین پر اور ہمارے نزدیک یہ حدیث محمول ہے بڑھاپے کی حالت پر کہ حضرت صلعم بسبب کبر سن کے اس طرح سے اٹھتے تھے نہ کہ بلا عذر ۴ ع وعن عبد الله بن مسعود قال كان النبي صلى الله عليه وسلم في الركعتين الاوليين كانه على الرضف حتى يقوم رواه الترمذي وابوداود والنسائي اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ دو رکعتوں پہلی کے یعنے پہلے قعدے میں کہ تشہد کے لیے بیٹھتے گویا کہ اوپر پتھر گرم کے بیٹھنے والے تھے یہاں تلک کہ کھڑے ہوتے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے ف مراد یہ ہے کہ پہلے قعدے میں کم بیٹھتے تھے درود و دعا نہ پڑھتے تھے التحیات پڑھتے ہی اٹھ کھڑے ہوتے جیسے کوئی گرم پتھر پر زیادہ بیٹھ نہیں سکتا جلد اٹھ کھڑا ہوتا ہے ۴ ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عن جابر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا التشهد كما يعلمنا السورة من القرآن بسم الله وبالله التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله اسال الله الجنة واعوذ بالله من النار رواه النسائي روایت ہے جابر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سکھاتے ہمکو تشہد جیسے سکھاتے ہمکو سورہ قرآن سے یعنے اسکے بھی الفاظ مختلف ہیں جیسے کہ الفاظ قرآن کے مختلف ہیں باعتبار قراءت کے چنانچہ اس روایت میں یوں ہی شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کے اور ساتھ توفیق اللہ کے بندگی زبان سے کرنے کی واسطے خدا کے ہے اور بندگی بدن کی اور بندگی مال پاک کی بھی اللہ ہی کے لیے ہے سلام ہے تجھ پر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اسکی سلام ہے ہم پر اور اوپر بندوں نیک بخت اللہ کے گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہوں یہ کہ محمد بندے اسکے اور بھیجے ہوئے اسکے ہیں مانگتا ہوں میں اللہ سے بہشت اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ کے دوزخ سے روایت کی یہ نسائی نے

وعن نافع قال كان عبد الله بن عمر اذا جلس في الصلوٰة وضع يديه على ركبتيه واشار باصبعه واتبعها بصره ثم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لهي اشد على الشيطان من الحديد يعني السبابة رواه احمد اور روایت ہے نافع سے کہ کہا تھے عبد اللہ بن عمر جس وقت بیٹھتے نماز میں رکھتے دونوں ہاتھ اپنے اوپر دونوں گھٹنوں اپنے کے اور اشارہ کرتے ساتھ انگلی اپنی کے اور دیکھتے رہتے انگلی کو پھر کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بہت سخت ہے شیطان پر لوہے سے کہا راوی نے مراد رکھتے تھے حضرت صلعم ساتھ ضمیر لہی کے انگلی شہادت کی یعنے اشارہ کرنا شہادت کی انگلی سے سخت تر ہے شیطان پر نیزہ وغیرہ

مارنے سے روایت کی یہ احمد نے ف کیونکہ بسبب اشارہ کرنے توحید کے طمع شیطان کی منقطع ہوجاتی ہے واقع ہونے مصلی کے سہو سے شرک اور کفر میں + ح

وعن ابن مسعود قال کان یقول من السنة اخفاء التشہد رواہ ابو داود والترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب

اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا سنت سے ہے آہستہ پڑھنا التشہد کا روایت کی یہ ابوداود اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ف جب ایک صحابی ایک فعل کو کہے کہ سنت یوں ہے تو وہ بیچ حکم اس قول اسکے کے ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنے حدیث مرفوع کے حکم میں ہے یہی مذہب ہے جمہور محدثین اور فقہا کا + ع

باب الصلوٰة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفضلہا

باب ہے بیچ بیان درود اوپر نبی صلعم کے اور فضیلت اُسکی کے ف صلوة کے معنے ہیں دعا اور رحمت اور استغفار اور درود حضرت صلعم پر بندوں کی طرف سے طلب کرنا ہے رحمت کا جناب باری تعالے سے انکے لیے کہ وہ رحمت شامل ہو بھلائی دنیا و آخرت کی کو اور اللہ تعالے نے امر کیا ہے بندوں کو ساتھ صلوة و سلام بھیجنے کے حضرت صلعم پر اس آیة میں یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما اور اجماع کیا ہے علماء نے اسپر کہ یہ امر وجوب کے لیے ہے پس بعضوں نے کہا ہے کہ واجب ہے درود بھیجنا ہر بار کہ نام مبارک سنے اور بعضوں نے کہا ہے ایکبار فرض ہے ساری عمر میں جیسے گواہی دینی ساتھ نبوت انکی کے اور زیادہ اسپر مستحب اور مسنون سنتوں اور شعار اسلام سے ہے اور قاضی ابوبکر نے کہا کہ فرض کیا اللہ تعالے نے مومنوں پر کہ صلوة وسلام بھیجیں اُسکے پیغمبر پر اور نہیں کیا اسکے لیے وقت معین پس واجب ہے کہ بہت کہا جاوے درود اور غفلت نکیجاوے اسمیں بعضے علماء نے قول اول کو صحیح تر کہا ہے اور شافعی نے فرض کہا ہے اسکو تشہد میں اور کہا ہے علماء نے کہ یہ قول شافعی سے شاذ ہے موافقت نہیں کی ہے انکی بیچ اسکے کسی نے اور معتمد نزدیک ابوحنیفہ کے یہ ہے کہ کوئی بار ایک مجلس میں نام مبارک حضرت کا سنے تو ایکبار واجب ہوتا ہے درود بھیجنا اور ہر بار مستحب اور التحیات میں درود پڑھنا سنت ہے اور اختلاف کیا ہے علماء نے کہ آیا صلوة وسلام جائز ہے غیر انبیاء پر بالاستقلال یا نہیں مختار نزدیک جمہور کے یہ ہے کہ مخصوص ہے ساتھ انبیاء کے اور شریک نہیں ساتھ انکے سوائے انکے اسمیں بلکہ اوروں کے نام پر غفرہ اللہ اور رحمہ اللہ اور رضی اللہ عنہ کہے اور نقل کیا ہے طیبی نے کہ سوائے انبیاء کے اوروں پر درود بھیجنا خلاف اولی کا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ حرام ہے یا مکروہ کراہت تحریمی یا تنزیہی کرا انتہی اور صحیح یہ ہے کہ غیر انبیاء اور ملائکہ پر صلوة وسلام بھیجنا ابتداءً مکروہ تنزیہی ہے اسلیے کہ شعار اہل بدعت کا ہے اور انکے ساتھ اور پر بھیجنا جائز ہے جیسے کہیں صلی اللہ علی محمد وعلی آلہ واصحابہ وسلم واللہ اعلم + ح ع

الفصل الاول

فصل پہلی

عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال لقینی کعب بن عجرة فقال الا اہدی لک ہدیة سمعتہا من النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت بلی فاہدہا لی فقال سألنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا یا رسول اللہ کیف الصلوة علیکم اہل البیت فان اللہ قد علمنا کیف نسلم علیک قال قولوا اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید اللہم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید متفق علیہ الا ان مسلما لم یذکر علی ابراہیم فی الموضعین

روایت ہے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے کہ کہا ملاقات کی مجھسے کعب بن عجرہ نے پس کہا کیا نہ بھیجوں میں واسطے تیرے ایک تحفہ اور کلام کہ سنا میں نے اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا میں نے ہاں پس بھیجو اس تحفہ کو میرے لیے پس کہا کعب نے پوچھا ہمنے یعنے اصحاب نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا ہمنے اے رسول خدا کے کسطرح درود بھیجیں ہم آپ پر اے اہل بیت نبوت کے پس تحقیق اللہ تعالے نے سکھلائی ہمکو کیفیت سلام بھیجنے کی آپ پر

فرمایا کہو یا الٰہی رحمت بھیج اوپر محمد صلعم کے اور اوپر آل محمد صلعم کے جیسے کہ رحمت بھیجی تونے ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا ہے بزرگ
یا الٰہی برکت بھیج محمد صلعم پر اور آل محمد پر جیسے برکت بھیجی تونے ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے روایت کی یہ
بخاری اور مسلم نے مگر مسلم نے نہین ذکر کیا علی ابراہیم کو دونون جگہ ف کسطرح درود بھیجین ہم آپ پر حاصل اسکا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو
ہمکو فرمایا ہے آپ پر درود اور سلام بھیجنے کو تو کیفیت سلام بھیجنے کی ہمنے معلوم کی کہ آپنے التحیات مین سکھائی السلام علیک ایہا النبی
پس درود کیونکر بھیجین اور جو یہ کہا کہ اللہ نے سکھائی کیفیت سلام بھیجنے کی تو مراد یہ ہے کہ حضرتؐ کی زبانی تعلیم کروائی اسکو تعلیم اللہ تعالیٰ کی
اسلیے کہی کہ حضرت کی تعلیم اللہ تعالیٰ ہی کی تعلیم ہے کیونکہ وہ احکام نہین بیان کرتے تھے مگر ساتھ وحی کے اور آل محمد پر آل بمعنی اہل و عیال
کے ہے اور اسکے معنی تابعدار کے بھی آئے ہین اور بعضون نے کہا کہ ہر مومن آل ہے اور بعضون نے کہا کہ ہر مومن متقی آل ہے اور ظاہر یہ ہے کہ حدیث مین مراد
آل سے تابعدار ہین اور بعضون نے آل کو تفسیر کیا ہے ساتھ اہل بیت کے یعنی وہ کہ جن پر صدقہ حرام ہے یعنی بنی ہاشم اور امام فخر رازی نے کہا کہ اولیٰ یہ ہے
کہ اہل بیت ازواج اور اولاد حضرت صلعم کی ہین اور حضرت علی بھی داخل انہین مین ہین بسبب اختلاط انکے کے ساتھ حضرت فاطمہؓ کے اور اسمین ذکر
حضرت ابراہیم ہی کا کیا اور نبی کا نہ کیا اسلیے کہ جد امجد حضرتؐ کے ہین اور حکم کیا گیا ہے ساتھ متابعت انکی کے اصول دین مین اور برکت بھیج یعنی
ہمیشہ رکھ اور ثابت رکھ انکے لیے جو بزرگی کہ دی ہے تونے انکو اور مگر مسلم نے نہین ذکر کیا علی ابراہیم کو دونون جگہ یعنی نہ پہلی درود مین
نہ دوسری مین الفاظ اسکے یون ہین کما صلیت علی ابراہیم اور کما بارکت علی ابراہیم ۱۲ ع **وعن** ابی حمید الساعدی قال قالوا
یا رسول اللہ کیف نصلی علیک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قولوا اللہم صل علی محمد وازواجہ وذریتہ
کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد وازواجہ وذریتہ کما بارکت علی ابراہیم انک حمید مجید متفق علیہ اور
روایت ہے ابی حمید ساعدی سے کہ کہا صحابہ نے اے رسول اللہ کے کسطرح درود بھیجین ہم آپ پر پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہو یا الٰہی
رحمت بھیج محمد پر اور انکی بیبیون پر اور انکی اولاد پر جیسے رحمت بھیجی تونے ابراہیم پر اور برکت بھیج محمدؐ پر اور انکی بیبیون پر اور انکی اولاد پر جیسے
برکت بھیجی تونے ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف الفاظ صلوٰۃ کے مختلف آئے ہین اور
پڑھنا ان درودون کا کہ اول حدیث مین مذکور ہوئے کافی ہے کذا سمعنا من المشائخ اور بعضی روایتون مین جو وارحم کما رحمت و ترحمت وارد
ہوا ہے صحت کو نہین پہونچا کذا قالوا اور بعضے محدثین نے کہا ہے کہ یہ روایت زیادتی وترحم علی محمد وآل محمد کما ترحمت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم کی بیشک
حسن ہے واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی واحدۃ صلی اللہ
علیہ عشرا رواہ مسلم روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی درود بھیجیگا مجھپر ایکبار رحمت
بھیجیگا اللہ اسپر دس بار روایت کی یہ مسلم نے ف دس رحمتین بحکم اس آیہ کے ہوتی ہین من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا یعنی جو کوئی لایا
ایک نیکی پس اسکے لیے دس برابر اسکے ہے ۱۲ ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من صلی علی صلوٰۃ واحدۃ صلی اللہ علیہ عشر صلوات وحطت عنہ عشر خطیئات ورفعت
لہ عشر درجات رواہ النسائی روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی بھیجے مجھپر درود
ایکبار رحمت بھیجیگا اللہ اسپر دس رحمتین اور بخشے جاوینگے اس سے دس گناہ اور بلند کیے جاوینگے اسکے لیے دس درجے
یعنی بیچ قرب حق کے روایت کی یہ نسائی نے **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولی الناس

فِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے بہت نزدیک لوگون کے ساتھ میرے دن قیامت کے اکثر انکے ہین مجھپر درود پڑھنے ولے روایت کی یہ ترمذی نے
ف کہا ابن حبان نے بیچ اس حدیث کے کہ اس خبر مین بیان صحیح ہے اسپر کہ قریب تر لوگون کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے قیامت مین ہونگے اصحاب حدیث کے اس لیے کہ نہین ہے اس امت مین کوئی قوم محدثین سے زیادہ درود بھیجنے والی حضرت پر ع
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰئِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْاَرْضِ يُبَلِّغُوْنِي مِنْ اُمَّتِي السَّلَامَ
رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ کے کتنے فرشتے ہین پھرنے والے
زمین مین پہونچاتے ہین مجکو میری امت کی طرف سے سلام روایت کی یہ نسائی اور دارمی نے ف امت کی طرف سے سلام جبکہ سلام
بھیجتے ہین مجھپر قلیل ہو یا کثیر اور یہ مخصوص ہے اُسکے لیے کہ دور ہی مزار شریف سے یعنی جو وہان جاکر بھیجتا ہے تو بلا واسطہ حضرت سنتے
ہین احتیاج فرشتون کے پہونچانے کی نہین اور اسمین اشارہ ہے طرف حیات دائمی حضرت کے اور خوش ہونے اُنکے کے بسبب بھیجے سلام
امت کے اور اشارہ ہے طرف قبول سلام کے کہ قبول کرتے ہین اُسکو فرشتے اور اُٹھا لیجاتے ہین طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آگے
آویگا کہ حضرت جواب بھی سلام کا دیتے ہین اسکو کہ سلام بھیجتا ہے آپ پر اور ایک روایت مین آیا ہے کہ فرشتے نام لیتے ہین اُسکا مثلاً کہتے ہین یا
یا رسول اللہ بیچارہ مسکین محمد قطب الدین ابن محمد محی الدین یقرئک السلام یعنی وہ سلام عرض کرتا ہے خدمت بابرکت مین بیت جان بیدیم
در آرزوے قاصد آخر باز گو ٭ در مجلس آن نازنین حرفیکہ از ما میرود ٭ ع وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوْحِي حَتّٰى اَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوٰتِ الْكَبِيْرِ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی شخص کہ سلام بھیجے مجھپر مگر کہ بھیجتا ہے اللہ تعالی مجھپر روح
میری یہان تلک کہ جواب دیتا ہون اُسپر سلام کا روایت کی یہ ابوداود نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین ف عقیدہ ہے اہل سنت جماعت کا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم زندہ ہین عالم برزخ مین اسی لیے حیات النبی کہتے ہین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نہین ہین وقت سلام کرنے کسی کے
روح بدن مبارک مین آتے ہین جواب اس اشکال کا یہ ہے کہ مراد روح بھیجنے سے یہ نہین ہے کہ روح بدن مبارک مین نہین ہے اب بھیجتے ہین بلکہ مراد یہ ہے کہ روح
مبارک جو مشاہدہ رب العزت مین مستغرق ہے اُسکو اس حالت سے افاقت دیکر اس عالم کیطرف متوجہ کرتے ہین تا صلوۃ و سلام سنے پس اس توجہ اور آگاہ
کرنے روح کو یون کہا کہ بھیجتا ہے اللہ روح مجھپر و الا انبیا صلوات اللہ و سلامہ علیہم زندہ ہین قبرون مین اب آگے کلام اسمین رہا کہ یہ فضیلت خاص زیارت
کرنیوالون ہی کے لیے ہے یا عام ہے ظاہر یہ ہے کہ عام ہے یعنی خواہ دور سے سلام بھیجے یا مزار مبارک پر جاکر مگر یہ کہ سلام زیارت کرنیوالون کا بے واسطہ
ملائکہ کے سنتے ہین اور اورون کا بواسطہ ملائکہ کے جیسا کہ حدیث ابوہریرہ سے کہ تیسری فصل مین ہے ظاہر ہوتا ہے ح وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا وَلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِي عِيْدًا وَصَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ
تَبْلُغُنِي حَيْثُ كُنْتُمْ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے
تھے نہ ٹھہراؤ گھرون کو مانند قبرون کے اور نہ ٹھہراؤ قبر میری کو عید اور درود بھیجو مجھپر پس تحقیق درود تمہارا پہونچتا ہے مجکو جہان ہو تم
روایت کی یہ نسائی نے ف نہ ٹھہراؤ گھرون کو مانند قبرون کے کہ شل مردون کے انمین پڑے اور سوتے رہو اور کچھ عبادت اور نماز انمین نہ کرو بلکہ
جیسے مسجدون مین عبادت کرکے انوار حاصل کرتے ہو اسمین سے گھرون مین بھی کچھ کرتے رہو تا انوار اور برکات اُسکے گھر اور گھر والون کو

پہونچیں اور فرائض مسجدون مین ادا کرو اور نوافل گھرون مین کہ نوافل گھر مین ادا کرنے افضل ہین ادا کرنے سے مسجد مین یا مراد یہ ہی کہ گھرون
مین مردے دفن نہ کرو اور دفن ہونا حضرت کا گھر مین خصائص حضرت کے سے ہی اور کو نہ چاہیے اور ممکن ہی کہ معنی یہ ہون کہ قبرون کو جگہ سکونت کی
نہ ٹھہراؤ یعنی جیسے سوتے مین غافل ہونے اختیار کیا ہی تاکہ نرمی دل کی اور رحمت نہ جاتی ہے بلکہ زیارت کرکے اپنے گھر مین پھر آیا کرو اور
مت ٹھہراؤ قبر میری کو عید یعنی میری قبر کو مثل عیدگاہ کے نہ کرو کہ جمع ہوا سیر ساتھ زینت اور سرور اور لہو ولعب کے کہ موجب
غفلت کا ہی جیسے کہ یہود اور نصاریٰ انبیا کی قبرون پر کرتے ہین ایسے جیسے یہان قبرون پر عرسون مین جاکر خرافات کرتے ہین بہت برا ہی کرنا انکا
اور بعضون نے کہا ہی مراد یہ ہی کہ میری زیارت کو مثل عید کے نہ کرو کہ برس مین ایک دو بار ہی حاضر ہوا کرو بلکہ اکثر حاضر ہوا کرو پس اس صورت مین
رغبت دلائی اوپر کثرت زیارت اپنی کے اور حاضر ہونے کے اس درگاہ بہشت پناہ مین رزقنا اللہ اور آگے اسکے فرمایا کہ درود بھیجو مجھپر اور
اندیشہ بعد مسافت کا نہ کرو اسلیے کہ درود تمہارا پہونچتا ہی مجھکو جہان کہ پڑھو تم اہین تسلی فرمائی بعضے مشتاقون کو پس اگرچہ بسبب دوری کے
دور ہون لیکن چاہیے کہ توجہ اور حضور قلبی سے غافل نہون مصرعہ قرب جانی چو بود بعد مکانی سہلست ش ع **وعنہ**
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ
رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ يُّغْفَرَ لَهٗ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَكَ عِنْدَهٗ اَبَوَاهُ الْكِبَرَ اَوْ اَحَدُهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ
الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابو ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خاک آلودہ ہونا کہ اُس شخص کی
کہ ذکر کیا گیا مین نزدیک اُس کے پس نہ بھیجا درود مجھپر اور خاک آلودہ ہونا کہ اس شخص کی کہ آیا اسپر رمضان پھر گذر گیا پہلے اس سے کہ
بخشش کیجاوے واسطے اسکے یعنی عبادت اور حق اُسکے نہ ادا کیے کہ سبب بخشش اُسکی کے ہوتے اور خاک آلودہ ہونا کہ اس شخص کی کہ پایا نزدیک
اُسکے ماں باپ اسکے نے بڑھاپے کو یا ایک نے انمین سے پس نہ داخل کیا اُنھون نے اُسکو بہشت مین روایت کی یہ ترمذی نے ف خاک آلودہ ہو
یعنی خوار اور ہلاک ہو وہ شخص کہ ذکر کیا جاؤن مین یعنی لیا جاوے نام میرا اسکے سامنے اور درود نہ بھیجے مجھپر ظاہر اس حدیث کا یہ ہی کہ ہر بار کہ مجلس مین
نام حضرت کا لیا جاوے درود بھیجنا واجب ہوتا ہی اسلیے کہ اسکے ترک پر وعید آیا ہی مگر یہ کہ کہین کہ دلیل وجوب کی وعید آخرت کا ہوتا ہی اور یہ
وعید اس قبیلہ کا نہین ہی نہایت یہ ہی کہ دلالت کرتا ہی استحباب اور فضیلت پر اور اخیر جملہ کا حاصل یہ ہی کہ نیکی ماں باپ کے ساتھ نہ کی اور انکے
حق نہ ادا کیے اور رضامندی اُنکی نہ حاصل کی کہ سبب داخل ہونے بہشت کی ہوتی ہے ح **وعن** اَبِي طَلْحَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبِشْرُ فِي وَجْهِهٖ فَقَالَ اِنَّهٗ جَاءَنِي جِبْرِيْلُ فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ يَقُوْلُ اَمَا يُرْضِيْكَ
يَا مُحَمَّدُ اَنْ لَّا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَّلَا يُسَلِّمَ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا سَلَّمْتُ
عَلَيْهِ عَشْرًا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی طلحہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لائے یعنی یارون کے پاس اور خوشی معلوم ہوتی تھی بیچ چہرہ مبارک اُنکے کے پس فرمایا یعنی پہلے سوال کرنے اُنکے کے یا بعد سوال کے کہ
تحقیق آیا میرے پاس جبرئیل اور کہا کہ تحقیق پروردگار تیرا فرماتا ہی کیا نہین راضی کرتا تجھکو اے محمد یہ کہ بھیجے درود تجھپر کوئی امت تیری سے مگر
کہ رحمت بھیجون مین اُسپر دس بار اور نہین سلام بھیجتا تجھپر کوئی امت تیری سے مگر سلام بھیجتا ہون اسپر دس بار روایت کی یہ نسائی اور دارمی نے ف
خوش ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بشارت سے واسطے حاصل ہونے ثواب کے امت کے لیے تھا کہ نہایت غرض اور خواہش آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی طلب خیر کی تھی واسطے امت کے ش ح **وعن** اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّيْ اُكْثِرُ الصَّلٰوةَ عَلَيْكَ فَكَمْ اَجْعَلُ

لَكَ مِنْ صَلَاتِي فَقَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا قَالَ اِذًا تُكْفٰى هَمَّكَ وَيُكَفَّرُ لَكَ ذَنْبُكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہ کہا کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق مین بہت بھیجتا ہون درود آپ پر پس کتنا مقرر کرون واسطے درود آپ کے اس وقت مین سے کہ اپنی دعا کے لیے مقرر کیا ہے پس فرمایا جسقدر چاہے تو کہا مین نے چوتھائی فرمایا جسقدر چاہے تو پس اگر زیادہ کرے تو پس وہ بہتر ہے تیرے لیے کہا مین نے آدھا مقرر کرون فرمایا جسقدر چاہے تو پس اگر زیادہ کرے تو پس وہ بہتر ہے واسطے تیرے کہا مین نے پس دو تہائی فرمایا جسقدر چاہے تو پس اگر زیادہ کرے تو پس وہ بہتر ہے تیرے لیے کہا مین نے مقرر کیا مین نے واسطے درود آپکی کے سارا وقت دعا اپنی کا فرمایا اب کفایت کیا جاویگا تو اور دیا جاویگا مقاصد دنیا و آخرت کے اور چھاڑے جاوینگے تیرے لیے گناہ تیرے روایت کی یہ ترمذی نے **ف** بہت بھیجتا ہون درود آپ پر یعنی چاہتا ہون کہ بہت بھیجون درود آپ پر پس کتنا مقرر کرون واسطے آپکے صلوۃ اپنی سے مراد صلوۃ سے یہان دعا ہے یعنی ایک وقت معین رکھتا ہون کہ اسمین اپنے نفس کے لیے دعا کرتا ہون چاہتا ہون کہ درود بھیجون آپ پر اور بہت بھیجون پس کسقدر اسوقت مین سے درود بھیجنے مین صرف کرون پس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے اختیار پر چھوڑا فرمایا جسقدر چاہے وقت دعا اپنے مین سے درود مین صرف کر اور دیا جاویگا مقاصد دنیا اور آخرت کے سبب اسکا یہ ہے کہ جب بندہ اپنی طلب و رغبت کو اللہ تعالی کی پسندیدہ چیز مین خرچ کرتا ہے اور اللہ تعالی کی رضا کو مقدم رکھتا ہے اپنے مطالب پر تو وہ کفایت کرتا ہے اسکی سب مہمات کو من کان للہ کان اللہ لہ یعنی جو اللہ کا ہو رہتا ہے وہ کفایت کرتا ہے اسکو جب شیخ بندگی شیخ عبد الوہاب متقی رحمۃ اللہ نے اس مسکین کو یعنی شیخ عبد الحق کو واسطے زیارت مدینہ منورہ کے رخصت کیا فرمایا کہ جان تو اور آگاہ ہو کہ نہین ہے اس راہ مین کوئی عبادت بعد ادائے فرائض کے مانند درود کے اوپر سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہیے کہ تمام اوقات اپنے کو اسمین صرف کرنا اور چیز مین نہ مشغول ہونا عرض کیا گیا کہ اسکے لیے کچھ عدد معین ہو فرمایا یہان معین کرنا عدد کا شرط نہین اتنا پڑھو کہ ساتھ اسکے رطب اللسان ہو اور اسکے رنگ مین رنگین ہو اور مستغرق ہو اسمین کذا ذکر الشیخ رحمہ اللہ حصن حصین کے مصنف نے مفتاح مین لکھا ہے کہ فوائد درود بھیجنے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بیشمار ہین اور ثمرات اسکے ان گنت ہین دنیا اور آخرت مین خصوصاً تنگیون اور مہمات اور فکرون اور قضاے حاجات مین اور مین نے بارہا تجربہ کیا ہے اسکا پس اکثر خوف اور بلا کتون کی جگہہ مین پڑا مین نہ نجات دی مجھکو مگر درود بھیجنے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ قَالَ ثُمَّ صَلّٰى رَجُلٌ اٰخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اُدْعُ تُجَبْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوٰى اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ اور روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہ کہا اسوقت کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے کہ ناگاہ آیا ایک شخص پس نماز پڑھی پھر کہا یعنی بعد نماز کے یا الہی بخش مجھکو اور رحم کر مجھپر پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جلدی کی تو نے اے نماز پڑھنے والے یعنی اسلیے کہ ترک کی تو نے ترکیب دعا کی جسوقت پڑھے تو نماز پس بیٹھے یعنی بعد فراغ نماز کے دعا کے لیے پس تعریف کر اللہ کی ساتھ اس چیز کے کہ وہ لائق اسکے ہے اور درود بھیج مجھپر پھر مانگ اللہ سے جو چاہے یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ادب دعا کا سکھایا اور احادیثون سے معلوم ہوتا ہے

کر دعا کرے بعد بیچ حمد وصلوٰۃ پڑھے کہا راوی نے پھر نماز پڑھی ایک اور شخص نے بعد اسکے پس تعریف کی اللہ کی اور درود بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یعنی اور دعا نہ کی پس فرمایا اسکے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے نماز پڑھنے والے دعا کر قبول کیجاویگی روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی ابوداؤد اور نسائی نے مانند اسکے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضِرٌ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ مَعَهٗ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ تُعْطَهْ سَلْ تُعْطَهْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا تھا میں نماز پڑھتا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے اور ابوبکر اور عمر ساتھ انکے حاضر تھے پس جب بیٹھا میں یعنی بعد ادا کرنے نماز کے شروع کی میں نے تعریف اللہ پر پھر درود بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر دعا کی میں نے واسطے اپنے پس فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگ دیا جاویگا مانگ دیا جاویگا روایت کی یہ ترمذی نے

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْاَوْفٰى اِذَا صَلّٰى عَلَيْنَا اَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ خوش لگے اسکو یہ کہ دیا جاوے ثواب ساتھ پیمانہ پورے کے یعنی جسکو خواہش ہو کہ ثواب پورا و بہت ملے جسوقت کہ بھیجے درود ہمپر کہ اہل بیت نبوت کے ہیں پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی رحمت بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ نبی امی ہیں اور انکی بیبیوں پر کہ مائیں مسلمانوں کی ہیں اور اولاد انکی پر اور اہل بیت انکے پر جیسی کہ رحمت بھیجی تو نے اوپر اولاد ابراہیم کے تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** امی لقب خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کہ مذکور ہے توریت اور انجیل میں اور تمام کتابوں میں جو کہ آسمان سے اُتری ہیں امی لغت میں اُسکو کہتے ہیں کہ نہ لکھ جانے اور نہ لکھے کو پڑھ سکے اور مکتب میں نہ گیا ہو اور کسی سے سیکھا نہ ہو یہ منسوب ہے طرف ام کے یعنی ماں کی طرف یعنی جیسا کہ ماں کے پیٹ سے نکلا ہے ویسا ہی ہے کسی نے لکھوایا پڑھوایا نہیں **اشعار** نگار من کہ بمکتب نرفت وخط ننوشت + بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد + یتیمی کہ ناکردہ قرآن درست + کتب خانہ چند ملت بشست + بہ تعلیم ادب را چہ نسبت کہ خود آغاز آمد مؤدب + اور بعضوں نے کہا ہے کہ امی منسوب طرف ام القری کے یعنی مکہ کے کہ وہ اصل ہے ساری زمین کی **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَخِيْلُ الَّذِيْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت بخیل وہ ہے کہ ذکر کیا گیا میں یعنی نام لیا گیا میرا نزدیک اسکے پس نہ درود بھیجا مجھپر روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی یہ احمد نے حسین بن علیؓ سے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **ف** یعنی مال کی خواہش کے سبب بحکم جبلت طبعی کے آدمی بخل کرتا ہے کہ کسی کو مال نہیں دیتا پس اسکا بخل تو بھی برا نہیں وہ ہے کہ ساتھ حکم کسل اور غفلت کے ایک کلمہ بنام آنسرور کے نفس اپنے سے نہیں نکال سکتا اور ادا حق اور شکر نعمت کا نہیں کرتا احسان اور انعام انکے ایسے ہیں کہ اگر جانیں انکے نام پر فدا کریں بجا ہے چہ جاے ایک کلمہ **بیت** مرحبا اے پیک مشتاقان بدہ پیغام دوست

تا کنم جان از سر رغبت فدائے نام دوست ۔ ح ۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی عند قبری سمعتہ ومن صلی علی نائیا ابلغتہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان
اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی درود بھیجے مجھپر نزدیک قبر میری کے سنتا ہون مین اسکو اور جو درود بھیجے مجھپر دور سے پہونچایا جاتا ہون اُسکو روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف یعنی پاس والے کا درود خود سنتا ہون بلا واسطہ اور دور والے کا درود ملائکہ پہونچاتے ہین اور جواب سلام کا بہر صورت دیتا ہون اس سے معلوم کیا چاہیے کہ حضرت پر سلام بھیجنے کی کیا بزرگی ہے اور حضرت صلعم پر سلام بھیجنے والے کو خصوصًا بابت سلام بھیجنے والے کو کیا شرف حاصل ہوتا ہے اگر تمام عمر کے سلامون کا ایک جواب آوے سعادت ہے چہ جائے کہ ہر سلام کا جواب آوے بیت بہر سلامی مکن رنجہ در جواب آن لب ۔ کہ صد سلام مرا بس یکے جواب از تو ۔ ح وعن عبد اللہ بن عمرو قال من صلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم واحدۃ صلی اللہ علیہ وملئکتہ سبعین صلوۃ رواہ احمد اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا جسنے درود بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار رحمت بھیجتا ہے اللہ اسپر اور فرشتے اسکے ستر رحمتین روایت کی یہ احمد نے ف شاید کہ یہ ثواب مخصوص ساتھ دن جمعہ کے ہو اسلیے کہ وارد ہوا ہے کہ ثواب اعمال کا جمعہ مین ستر حصہ ہوتا ہے اسلیے حج اکبر ستر حج کے برابر ہوتا ہے اور یہ حدیث اگرچہ موقوف ہے یعنی قول ابن عمرو کا ہے لیکن حکم مرفوع مین ہے اسلیے کہ ثواب اعمال کا بغیر سُننے کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین کہ سکتے ۔ ح ۔ وعن رویفع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی علی محمد وقال اللھم انزلہ المقعد المقرب عندک یوم القیمۃ وجبت لہ شفاعتی رواہ احمد
اور روایت ہے رویفع سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی درود بھیجے اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہے یعنی بعد درود بھیجنے کے یا اللہ اُتار اسکو بیچ جگہ کے کہ مقرب ہے نزدیک تیرے دن قیامت کے واجب ہوتی ہے اسکے لیے شفاعت میری روایت کی یہ احمد نے ف مراد جگہ سے مقام محمود ہے اور شفاعت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت ہے سب مسلمانون کے لیے لیکن اسکو درجہ خاص حاصل ہوتا ہے کہ شفاعت واجب ہوتی ہے اسکے لیے اور اسمین اشارت ہے طرف بشارت کے ساتھ حسن خاتمہ کے ۔ ح ۔ وعن عبد الرحمن بن عوف قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی دخل نخلا فسجد فاطال السجود حتی خشیت ان یکون اللہ تعالی قد توفاہ قال فجئت انظر فرفع راسہ فقال مالک فذکرت ذلک لہ قال فقال ان جبرئیل علیہ السلام قال لی الا ابشرک ان اللہ عز وجل یقول لک من صلی علیک صلوۃ صلیت علیہ ومن سلم علیک سلمت علیہ رواہ احمد
اور روایت ہے عبد الرحمن بن عوف سے کہ کہا نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ داخل ہوئے باغ کھجور کے بیچ پھر سجدہ کیا پس دراز سجدہ کیا یہانتک کہ ڈرا مین یہ کہ اللہ تعالیٰ نے وفات دی انکو کہا عبد الرحمن نے پس آیا مین دیکھتا تھا مین کہ آیا وہ زندہ ہین یا مردہ پس اُٹھایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اپنا پس فرمایا کیا ہے واسطے تیرے یعنی کونسی چیز پیش آئی تجھکو کہ تجھپر علامت غم اور گھبراہٹ کی پائی جاتی ہے پس ذکر کیا مین نے یعنی ڈرنا اپنا واسطے اُنکے کہا راوی نے پس فرمایا حضرت صلعم نے کہ تحقیق جبرئیل علیہ السلام نے کہا مجھکو کیا نہ خوشخبری دون مین تجھکو یہ کہ اللہ عزت والا اور بزرگی والا فرماتا ہے تیرے لیے کہ جو شخص درود بھیجے تجھپر رحمت بھیجون گا مین اسپر اور جو سلام بھیجے تجھپر سلام بھیجونگا مین اُسپر روایت کی یہ احمد نے ف اور زیادہ کیا احمد نے بیچ بعضی روایات اپنی کے کہ فرمایا حضرت صلعم نے

پس سجدہ کیا مین نے واسطے اللہ کے انتہی کہا سخاوی نے کہ نقل کی یہ بیہقی نے بیچ خلافیات کے حاکم سے اور کہا یہ حدیث صحیح ہی اور نہین جانتا ہون بیچ سجدہ شکر کے کوئی حدیث صحیح تر اس سے اور اسکے لیے طرق متعدد ہین ۱۲ ع • **وعن عمر بن الخطاب قال اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہی عمر بن الخطاب سے کہ کہا تحقیق دعا ٹھہری رہتی ہی درمیان آسمان اور زمین کے نہین چڑھتی اس مین سے کچھ یہان تلک کہ درود بھیجے تو اوپر نبی اپنے کے روایت کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی قبولیت دعا کی موقوف ہی درود بھیجنے پر اور درود خود مقبول ہی بطفیل اور توسل اسکے دعا بھی مقبول ہوتی ہی **بیت** سو مسکین بود ہے داشت کہ در کعبہ رسد • دست در پاے کبوتر زد و ناگاہ رسید • اور حصن حصین مین ہی کہ کہا شیخ ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ نے کہ جب مانگے تو اللہ تعالی سے حاجت اپنی پس ابتدا کر ساتھ درود کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر دعا کر جو چاہے پھر ختم کر ساتھ درود کے اوپر اسلیے کہ اللہ سبحانہ اپنے کرم سے قبول کرتا ہی دونون درودون کو اور وہ بزرگ تر ہی اس سے کہ چھوڑ دے اس دعا کو کہ درمیان ان دونون کے ہی یعنی اسکے کرم سے بعید ہی کہ انکے درمیان مین دعا نہ قبول کرے ۱۲ اور کہا طیبی نے کہ احتمال ہی کہ یہ کلام حضرت عمر کا ہو پس حدیث موقوف ہوگی یا یہ کہ کلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو اور صحیح یہ ہی کہ یہ موقوف ہی لیکن کہا ہی محققین نے حکم اس حدیث کے کہ مثل اسکے راوی اپنی طرف سے نہین کہہ سکتا ہی پس یہ مرفوع ہی حکماً اور یہ مرفوع بھی روایت کی گئی ہی ۱۲ ع

باب الدعاء فی التشہد

باب ہی بیچ دعا کے بیچ تشہد کے یعنی بعد التحیات اور درود کے کہ سنت ہی اسوقت دعا کا کرنا اور فقہ کی کتابون مین مذکور ہی کہ بعد پڑھنے التحیات اور درود کے دعا کرے جو کہ خوش آوے اسکو لیکن مشابہ کلام لوگون کے نہو مثلاً یون نہ کہے کہ یا اللہ روٹی دے مجھکو وغیرہ ذلک اور بیچ باب التشہد کے حدیث ابن مسعود کی مین بھی گذرا کہ پھر اختیار کرے دعا سے جو کہ خوش آوے اسکو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دعائین خاص بھی وارد ہوئی ہین تشہد مین پڑھنے کے لیے پس مراد دعاؤن خوش آیندہ سے یہی دعائین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہوئین ہونگی حاصل یہ کہ تنگل مارنا ساتھ ان دعاؤن کے اولی اور افضل ہی کیونکہ جامع ہین مقاصد دنیا اور آخرت کو ۱۲ ع

الفصل الاول

پہلی **عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو فی الصلوۃ یقول اللّٰھم انی اعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من فتنۃ المسیح الدجال واعوذ بک من فتنۃ المحیا وفتنۃ الممات اللّٰھم انی اعوذ بک من الماثم ومن المغرم فقال لہ قائل ما اکثر ما تستعیذ من المغرم فقال ان الرجل اذا غرم حدث فکذب ووعد فاخلف متفق علیہ**

روایت ہی حضرت عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے نماز مین یعنی بعد تشہد کے کہتے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے عذاب قبر سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے فتنہ کانے دجال کے سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے فتنہ زندگی کے سے اور فتنہ موت کے سے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے گناہ سے اور قرض سے پس کہا واسطے انکے ایک کہنے والے نے بہت تعجب ہی پناہ مانگنا تمھارا قرض سے پس فرمایا تحقیق جسوقت آدمی قرضدار ہوتا ہی بات کرتا ہی پس جھوٹ بولتا ہی اور وعدہ کرتا ہی پس خلاف کرتا ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** دجال اخیر زمانہ مین پیدا ہوگا اور دعوی خدائی کا کریگا اور لوگون کو گمراہ کریگا اخیر کتاب مین ذکر اسکا آویگا اور مسیح دجال کو اسلیے کہتے ہین کہ ایک آنکھ اسکی ملی ہوئی ہوگی یعنی کانا ہوگا یا ممسوح ہوگا یعنی بعید ہوگا تمام بھلائیون سے اور حضرت عیسی علیہ السلام کا لقب مسیح اسلیے ہی کہ اصل اسکی مسیحا ہی بمعنی مبارک کے زبان عبرانی مین مسیح کے

معنی ہین بہت سیر کرنیوالا پس لفظ مسیح دونون پر اطلاق کیا جاتا ہی لیکن جب نرا مسیح بولتے ہین تو حضرت عیسی علیہ السلام مراد ہوتے ہین اور جب وہ ملعون مراد ہوتا ہی تو مقید کرتے ہین ساتھ دجال کے یعنی مسیح دجال کہتے ہین اور فتنہ زندگانی کا یہ ہی کہ گرفتار ہو بلا مین سلتم نہونے صبر اور رضا کے اور امور کے باعث پھرنے کے اور راستے ہون اور فتنہ موت کا یہ ہی کہ شیطان وسوسے ڈالے حالت نزع مین اور سوال منکر نکیر کا اور عذاب قبر اور عذاب عقبی کے اور لفظ ماثم یا تو مصدر ہی یعنی گناہ کرنا یا وہ امر کہ باعث گناہ کا ہو اور آدمی جب قرضدار ہوتا ہی بات کرتا ہی یعنی تقصیر جو اسکے ادا مین ہوتی ہی زمانہ گذشتہ مین اسکے عذر کی تمہید مین جھوٹ بولتا ہی اور وعدہ کرتا ہی اسکے ادا کا زمانہ آیندہ مین پس خلاف کرتا ہی ۱۲ ع ح **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ اَحَدُکُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ فارغ ہو ایک تمہارا التحیات پچھلی سے پس چاہیے کہ پناہ پکڑے ساتھ اللہ کے چار چیزون سے عذاب دوزخ کے سے اور عذاب قبر کے سے اور فتنہ زندگانی اور مرنے کے سے اور برائی مسیح دجال کی سے روایت کی یہ مسلم نے **ف** پناہ پکڑے یعنی یون پڑھے اللہم انی اعوذ بک من عذاب جہنم آخر تک **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ کَمَا یُعَلِّمُهُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ یَقُوْلُ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے سکھاتے صحابہ اور اہل بیت کو یہ دعا جیسے سکھاتے سورۃ قرآن کی فرماتے کہو یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے عذاب دوزخ کے سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے عذاب قبر کے سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے فتنہ کانے دجال کے سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے فتنہ زندگانی اور مرنے کے سے روایت کی یہ مسلم نے **وعن** اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ دُعَاءً اَدْعُوْ بِهٖ فِیْ صَلَاتِیْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی بکر صدیقؓ سے کہ کہا کہا مین نے یا رسول اللہ سکھلاؤ مجھکو دعا کہ دعا مانگون ساتھ اسکے اپنی نماز مین یعنی بعد تشہد اور درود کے فرمایا کہ یا الٰہی تحقیق ظلم کیا مین نے نفس اپنے پر ظلم بہت اور نہین بخشتا گناہون کو کوئی مگر تو پس بخش مجھکو بخشنا خاص نزدیک اپنے سے اور رحم کر مجھپر تحقیق تو بخشنے والا مہربان ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لفظ کثیرا اس روایت مین ساتھ ث مثلثہ کے ہی اور بعضی روایت مسلم کی مین کبیرا ساتھ ب موحدہ کے آیا ہی پس کبھی پڑھے کثیرا اور کبھی پڑھے کبیرا ۱۲ ع **وعن** عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کُنْتُ اَرٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُسَلِّمُ عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَعَنْ یَّسَارِهٖ حَتّٰی اَرٰی بَیَاضَ خَدِّهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عامر بن سعد سے نقل کی اسنے اپنے باپ سے کہ کہا تھا مین دیکھتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سلام پھیرتے داہنے اور بائین لیتے یہانتک کہ دیکھتا مین سفیدی رخسارہ انکے کی روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی چہرہ مبارک اتنا پھیرتے کہ رخسارہ منورہ معلوم ہوتا ہے سعادت انکی کہ پہلو انکے مین ہوتے **بیت** کاشکے اندر نماز م جا شود پہلوے تو ۞ تا بتقریب سلام افتد نظر بر روے تو ح **وعن**

سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی صَلٰوۃً اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْہِہٖ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ نماز پڑھ چکتے متوجہ ہوتے ہمپر سامنے منہ اپنے کے
روایت کی یہ بخاری نے **ف** یعنی جب نماز پڑھ چکتے تو مقتدیوں کی طرف منھ کرکے بیٹھتے ۱۲ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ کَانَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْصَرِفُ عَنْ یَمِیْنِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھیرتے
یعنی کبھی مصلے سے داہنے اپنے سے روایت کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَا یَجْعَلْ اَحَدُکُمْ لِلشَّیْطٰنِ
شَیْئًا مِّنْ صَلٰوتِہٖ یَرٰی اَنَّ حَقًّا عَلَیْہِ اَنْ لَّا یَنْصَرِفَ اِلَّا عَنْ یَّمِیْنِہٖ لَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
کَثِیْرًا یَّنْصَرِفُ عَنْ یَّسَارِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا نہ مقرر کرے ایک تمہارا واسطے شیطان
کے حصہ نماز اپنی میں سے اعتقاد کرے یہ کہ لازم ہی اوسپر یہ کہ نہ پھرے مگر داہنے اپنے سے تحقیق دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو اکثر بار کہ پھرتے تھے بائیں طرف اپنے سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حاصل یہ کہ بعد سلام پھیرنے کے کبھی تو پھرتے داہنی
طرف سے اور بیٹھتے تھے بائیں طرف اور اکثر اوقات ایسا ہوتا تھا کہ سلام پھیرتے اور دعا مانگتے اور جانب حجرۂ شریف کے کہ بائیں
طرف ہی تشریف لیجاتے اور کبھی برعکس اسکے کرتے کہ بائیں طرف سے پھرتے اور داہنی طرف بیٹھتے اول کو عزیمت یعنی اولویت یہ حمل کیا ہی کہ
کہ اسمیں داہنی طرف سے شروع کرنا ہوتا ہی اور فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اکثر اسی طرح تھا لیکن ابن مسعود رح کہتے ہیں کہ دوسری صورت
یعنی بائیں طرف سے پھرنا اگرچہ رخصت یعنی جائز ہی اور کم تھی لیکن سنت میں اعتقاد واجب ہونے کا نہ کرے یعنی پہلی صورت کو واجب نہ جانے
اور رخصت شارع کی سے کہ دوسری صورت ہی اعراض نہ کرے کہ حدیث میں آیا ہی کہ حق تعالی دوست رکھتا ہی یہ کہ عمل کیا جاوے رخصتوں اسکی کے
جیسا کہ دوست رکھتا ہی کہ عمل کیا جاوے عزیمتوں پر اور شافعیہ نے ان دونوں حدیثوں سے نکالا ہی کہ مصلی کو چاہیے کہ پھرے طرف حاجت اپنی کے
اگر حاجت داہنی طرف ہی یعنی مثلاً مکان اسکا اودھر ہی یا کچھ اور کام رکھتا ہی اسطرف تو داہنی طرف پھرے اور اگر بائیں طرف ہو بائیں طرف پھرے
اور حضرت علی رضی سے بھی اسی طرح منقول ہی کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقتدیوں کی طرف بھی منھ کرکے بیٹھتے اور پشت قبلہ کی طرف جیسے کہ اوپر
حدیث میں گذرا اور حصہ شیطان کا اسمیں اسلیے کہا کہ جب ایک چیز غیر لازم کو اپنے پر لازم اعتقاد کیا تو تابع شیطان کا ہوا پس جاتا رہا کمال نماز
اسکی کا کہا طیبی نے کہ اسمیں دلیل ہی اسپر کہ جسنے اصرار کیا ایک امر مستحب پر اور کیا اسکو لازم اور نہ عمل کیا رخصت پر پس تحقیق پہونچا اسپر شیطان گمراہ
کرنے کو پس کیا حال ہی اسکا کہ اصرار کرے بدعت اور خلاف شرع پر اور یہ جا بدان حدیثیں یعنی حدیث عام کی اور سمرہ کی اور انس کی اور عبداللہ کی
متعلقات من باب سے ہیں ۱۲ع **وَعَنِ** الْبَرَاءِ قَالَ کُنَّا اِذَا صَلَّیْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَحْبَبْنَا اَنْ نَّکُوْنَ عَنْ یَّمِیْنِہٖ یُقْبِلُ عَلَیْنَا بِوَجْہِہٖ قَالَ فَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ رَبِّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ
اَوْ تَجْمَعُ عِبَادَکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی براء بن عازب سے کہ کہا تھے ہم جب نماز پڑھتے پیچھے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے دوست رکھتے تھے ہم یہ کہ ہوں داہنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تو متوجہ ہوں ہمپر سامنے منہ اپنے کے یعنی وقت سلام کے
اول ہماری ہی طرف متوجہ ہوں کہا براء نے پس سنا میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے بعد سلام کے اے رب میرے بچا مجھکو
عذاب اپنے سے اسدن کہ اٹھاویگا تو یا جمع کریگا اپنے بندوں کو روایت کی یہ مسلم نے **ف** او تجمع شک راوی ہی کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے یوم تجمع فرمایا یا تبعث عبادک اور یہ دعا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم امت کے لیے کی یا ازراہ تواضع کے ۱۲ع

وعن ام سلمۃ قالت ان النساء فی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کن اذا سلمن من المکتوبۃ قمن وثبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن صلی من الرجال ماشاء اللہ فاذا قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام الرجال رواہ البخاری

روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا تحقیق عورتین بیچ زمانہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے تھین جسوقت کہ سلام پھیرتین نماز فرض سے کھڑی ہوتین یعنی اپنے گھر جانے کے لیے اور بیٹھے رہتے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور جو شخص کہ نماز پڑھتے مردون مین سے جسقدر کہ چاہتا اللہ تعالی پس جب کھڑے ہوتے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے مرد روایت کی یہ بخاری نے **ف** یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے رہتے اور عورتین اٹھ جاتین تا مرد و عورت رستے مین مل نہ جاوین پس کبھی اسقدر بیٹھتے کہ اللھم انت السلام آخر تک پڑھتے اور کبھی اتنا بیٹھتے کہ دعا کرتے اور قرآن پڑھتے اور احکام الہی بیان کرتے اور کبھی مصلے مین بیٹھتے آفتاب نکلنے تک بیٹھنا مختلف تھا بحسب اختلاف اوقات کے اور اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے امام کو بیٹھے رہنا اس غرض کے لیے اور مستحب ہے مقتدیون کو کہ نہ اٹھین پہلے امام کے شرع وسنذکر حدیث جابر بن سمرۃ فی باب الضحک ان شاء اللہ تعالی اور ذکر کرینگے ہم حدیث جابر بن سمرہ کی بیچ باب الضحک کے انشاء اللہ تعالی یعنی مصابیح والے نے وہ بیان کر کی ہے کہ یہین تھی کہ بیٹھتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بعد نماز کے آفتاب نکلنے تک اور ہم اسکو باب الضحک مین درج کرینگے

الفصل الثانی

فصل دوسری عن معاذ بن جبل اخذ بیدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی لاحبک یا معاذ فقلت وانا احبک یا رسول اللہ قال فلا تدع ان تقول فی دبر کل صلوۃ رب اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک رواہ احمد وابوداود والنسائی الا ان ابا داود لم یذکر قال معاذ وانا احبک روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ کہا پکڑا ہاتھ میرا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا تحقیق مین دوست رکھتا ہون تجھکو اے معاذ پس کہا مین نے اور مین بھی دوست رکھتا ہون آپکو یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ جب دوست رکھتا ہے تو مجھکو تو پس نہ چھوڑ اسکو کہ کہے تو بعد ہر نماز کے اے رب میرے مدد کر میری اوپر ذکر کرنے اپنے کے اور شکر کرنے اپنے کے اور اچھی کرنے عبادت اپنی کے روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے مگر یہ ابوداؤد نے نہین ذکر کیے یہ الفاظ کہ کہا معاذ نے وانا احبک **ف** اچھی عبادت یہ ہے کہ عبادت بکمال حضور قلب کے کرے گویا کہ دیکھتا ہے تو اُسکو جیسے کہ اول کتاب مین بیچ ایک حدیث کے معنی حسن عبادت کے یہی فرمائی ہین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کوئی کسی کو دوست رکھے مستحب ہے کہ اس سے اظہار اپنی محبت کا کردے اور یہ حدیث مسلسل ہے ساتھ اس فعل اور قول کی اخذ بیدی یقول انا احبک محدثین اس اصطلاح کو سمجھ لینگے عوام درپے اسکے سمجھنے کے نہون شرع وعن عبد اللہ بن مسعود قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یسلم عن یمینہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ حتی یری بیاض خدہ الایمن وعن یسارہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ حتی یری بیاض خدہ الایسر رواہ ابوداود والترمذی والنسائی ولم یذکر الترمذی حتی یری بیاض خدہ ورواہ ابن ماجۃ عن عمار بن یاسر اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے سلام پھیرتے داہنے اپنے کہتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ یعنی سلام تمپر اور مہربانی اللہ کی یہان تلک کہ دکھلائی دیتی سفیدی اپنے رخسارہ اگلے کی اور سلام پھیرتے بائین طرف

کہتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہانتک کہ دکھلائی دیتی سفیدی داہنے رخسارے کی روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور نہیں ذکر کیا ترمذی نے حتی یری بیاض خدہ اور روایت کی ابن ماجہ نے عمار بن یاسر سے ف یعنی ترمذی نے حتی یریٰ بیاض خدہ نہیں نقل کیا ہی دونوں جانب اسی قدر کہا کان یسلم عن یمینہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وعن یسارہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور ظاہر یہ ہی کہ ابن ماجہ نے بھی ساری حدیث روایت کی ہو نہ بعض اسکی مانند ترمذی کے ؎ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ انْصِرَافِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلٰوتِهِ إِلٰى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ إِلٰى حُجْرَتِهِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا تھا بہت پھرنا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا نماز اپنی سے جانب بائیں کے طرف حجرہ اپنے کے روایت کی یہ شرح السنۃ میں ف دروازہ حجرۂ مبارک کا تھا طرف مسجد کے بائیں طرف محراب کے پس وہ پھرتے تھے بائیں جانب اور داخل ہوتے تھے حجرہ اپنے میں ؎ **وَعَنْ** عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي الْإِمَامُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ حَتّٰى يَتَحَوَّلَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ لَمْ يُدْرِكِ الْمُغِيْرَةَ اور روایت ہی عطاء خراسانی سے انہوں نے نقل کی مغیرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ نماز پڑھے امام اُس جگہ کہ نماز پڑھ چکا ہی اُسمیں یہانتک کہ سرک جاوے روایت کی یہ ابوداؤد نے کہ عطاء خراسانی نے نہیں ملاقات کی مغیرہ سے یعنی پس یہ حدیث منقطع ہی ف یعنی جہان فرض پڑھے وہان سُنت نہ پڑھے بلکہ جگہ بدل کر اور جا پڑھے اور یہ حکم خاص امام ہی کے لیے نہیں ہی بلکہ سب مقتدیوں کے لیے ہی اور منع اس سے اسلیے کیا کہ تا آنے والا گمان نہ کرے کہ مصلی ہنوز نماز فرض ہی میں ہی یا اسلیے کہ دونوں جگہیں گواہی دین قیامت کو اسکی طاعت کی کذا ذکر الشیخ رحمہ اللہ اور ملا علی رح نے لکھا ہی کہ کہا ہی بعضوں نے کہ یہ حکم اُن نمازوں میں ہی کہ بعد اُنکے سنتیں راتبہ ہین اور جنکے بعد سُنت نہیں ہی مانند صبح اور عصر کے یہ حکم نہیں اور بعضوں نے کہا ہی کہ یہ حکم سب نمازوں میں ہی ؎ **وَعَنْ** أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَضَّهُمْ عَلَى الصَّلٰوةِ وَنَهَاهُمْ أَنْ يَنْصَرِفُوْا قَبْلَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتے تھے صحابہ کو نماز پڑھنے پر اور منع کیا انکو یہ کہ پھریں وہ پہلے پھرنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز سے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف رغبت دلاتے نماز پر یعنی تاکید کرتے اور رغبت دلاتے ملازمت نماز جماعت کی پر یا مطلق نماز پر اور منع فرمایا کہ پہلے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نماز سے نہ پھریں تا مرد اور عورت راستے میں نہ ملجاوین جیسے کہ اوپر حدیث میں گذرا کہ حضرت صلعم اور لوگ بیٹھے رہتے تھے یہانتک کہ عورتیں چلی جاتی تھیں پھر اُٹھتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگ اس صورت میں نہی تنزیہی ہوگی اور احتمال ہی کہ مراد پھرنے سے اُٹھ کھڑے رہنا مسبوق کا ہی پہلے سلام امام کے پس یہ حرام ہی ہمارے نزدیک ؎

الفصل الثالث

فصل تیسری **عَنْ** شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ صَلٰوتِهِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ وَالْعَزِيْمَةَ عَلَى الرُّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَأَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِيْمًا وَلِسَانًا صَادِقًا وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوَى أَحْمَدُ نَحْوَهُ اور روایت ہی شداد بن اوس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہتے نماز اپنی میں یعنی بعد تشہد کے یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے ثابت رہنا دین کے مقدمہ میں اور قصد کرنا ہدایت پر اور مانگتا ہوں تجھسے شکر نعمت تیری کا اور خوبی بندگی تیری کی اور مانگتا ہوں

تجھسے دل سالم اور زبان سچی اور مانگتا ہون تجھسے بھلائی جو کہ جانتا ہی تو اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے برائی اُس چیز کی سے کہ جانتا ہی تو
اور بخشش مانگتا ہون تجھسے واسطے اُن گناہون کی کہ جانتا ہی تو روایت کی یہ نسائی نے اور روایت کی یہ احمد نے مانند اسکے **ف**
قصد کرنا ہدایت پر یعنی لازم کردن ہدایت کو اور ہمیشہ ہدایت پر رہون اور مانگتا ہون شکر نعمت تیری کا یعنی توفیق ہو کہ صرف کرون
نعمت کو تیری طاعت مین یعنی قائم رہون تیرے حکمون پر اور بچون ممنوع چیزون سے اور خوبی عبادت تیری کی یعنی ادا کرون ساتھ
ساتھ شرائط اور ارکان اسکے کے اور قلب سلیم یعنی پاک بُرے عقیدون سے اور میل کرنے سے خواہشون نفسانی پر اور خالی ہو ماسوی اللہ سے
و اسالک من خیر ما تعلم لفظ ما کا اس جملہ مین موصولہ ہی یا موصوفہ اور عائد محذوف ہی اور من زائدہ ہی یا بیانیہ اور مبین محذوف ہی تقدیر
اسکی یون ہی اسالک شیئاً ہو خیر ما تعلم یعنی مانگتا ہون مین تجھسے ایک چیز کہ وہ اچھی ہو جو کہ جانتا ہی تو کہ وہ اچھی ہی نہ جو کہ مین اچھی جانتا ہون
اسلیے کہ بندہ ایک چیز کو اچھا جانتا ہی اور نفس الامر مین وہ بُری ہوتی ہی یہ دعا حضرت صلعم نے تعلیم امت کے لیے کی ہی کہ یون کیا کرین
والا حضرت صلعم کو سب بھلائیان حاصل تھین اور برائیون سے محفوظ تھے اور گناہ اگلے پچھلے بخشے گئے تھے ۱۲ع ح **وعن جابر قال کان رسول**
اللہِ صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وسلّم یقولُ فی صلوتِہٖ بعدَ التّشہّدِ احسنُ الکلامِ کلامُ اللّٰہِ واحسنُ الھدیِ ھدیُ محمّدٍ
صلّی اللّٰہُ علیہِ وسلّم رواہُ النّسائیُّ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے اپنی نماز مین بعد التحیات کے بہترین
کلامون کا کلام اللہ کا ہی اور بہترین طریقون کا طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی روایت کی یہ نسائی نے **وعن عائشۃ قالت**
کان رسولُ اللّٰہِ صلّی اللّٰہُ علیہِ وسلّم یسلّمُ فی الصّلوٰۃِ تسلیمۃً تلقاءَ وجہہٖ ثمّ یمیلُ الی الشّقِّ الایمنِ شیئاً رواہُ التّرمذیُّ
اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرتے نماز مین ایک سلام سامنے منہ اپنے کے پھر جھکتے طرف
داہنی جانب کے تھوڑا سا روایت کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی ابتداء سلام کی قبلہ رخ کرتے پھر درمیان سلام مین کچھ داہنی طرف مائل ہوتے
ایسا کہ سفیدی رخسارہ مبارک کی معلوم ہوتی جیسے کہ پہلی روایتون مین گذرا اور تمام کرتے سلام کو امام مالک کے مذہب مین ایک ہی سلام ہی
بظاہر اس حدیث کے اور تینون امام اور علما قائل دو سلامون کے ہین واسطے وارد ہونے بہت حدیثون کے اس باب مین اور تاویل
اس حدیث کی یہ ہی کہ پکار کر کہتے تھے ایک سلام اور دوسرا چپکے سے ۱۲ع ح **وعن سمرۃ قال امرنا رسولُ اللّٰہِ صلّی اللّٰہُ**
علیہِ وسلّم ان نردّ علی الامامِ ونتحابَّ وان یسلّمَ بعضُنا علٰی بعضٍ رواہُ ابوداؤد
اور روایت ہی سمرہ سے کہ کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نیت کرین ہم وقت سلام پھیرنے کے جواب سلام
امام کے کی اور یہ کہ محبت کرین ہم آپسمین اور یہ کہ سلام کرے بعض ہم مین کا بعض کو روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** نیت کرین ہم یعنی
مقتدی جو سلام پھیرین نیت کرین کہ امام کے سلام کا جواب دیتے ہین جو کہ امام کے داہنی طرف ہون دوسرے سلام مین نیت جواب کی
کرین اور جو کہ بائین طرف ہون پہلے سلام مین نیت کرین اور جو کہ مقابل امام کے ہون دونون سلامون مین نیت کرین اور اس سے
معلوم ہوا کہ امام کو بھی سلام پھیرتے ہوئے نیت کرنی چاہیے کہ مقتدیون پر سلام کرتا ہون اور محبت کرین ہم آپس مین یعنی نمازیون سے
اور تمام مومنون سے محبت کرین اور خوش خلقی سے پیش آوین آگے اسکے فرمایا کہ سلام پھیرنے مین سب نماز کے آپس مین ایک دوسرے کی بھی نیت
کرین یعنی داہنی طرف مین داہنی طرف والون کی اور بائین طرف مین بائین طرف والون کی نیت کرے اور ہر نمازی کو دونون سلامون مین
نیت ملائکہ کی بھی کرنی چاہیے کہ یہ بھی حدیثون مین آیا ہی کہا ہی بعضے علما ہمارے نے کہ یہ سنت ہی اور لوگون نے اسکو ترک کر دیا ہی ۱۲ع ح

بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

باب ہے بیچ بیان ذکر کے پیچھے نماز کے ف مراد ذکر سے عام ہے دعا ہو یا غیر اسکی اور اختلاف ہے اسمین کہ مصلی بعد اُن نمازون کے کہ سنتین ہین کسقدر بیٹھے درمختار مین لکھا ہے کہ مکروہ ہے تاخیر کرنی سنتون کی یعنی بعد فرضون کے مگر بقدر اللھم انت السلام آخر تک کے اور کہا حلوانی نے نہین مضائقہ ساتھ فصل کے ساتھ اوراد کے اور اختیار کیا اسکو کمال نے کہا حلبی نے اگر ارادہ کی جاوے ساتھ کراہت کے کراہت تنزیہی تو اُٹھ جاتا ہے خلاف کتابون مین اور بیچ یاد رکھے ہی عمل کرنا پڑھنے کا قلیل پر اور مستحب ہے یہ کہ استغفار کرے تین بار اور پڑھے آیۃ الکرسی اور معوذات اور کہے سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر تینتیس تینتیس بار اور پڑھے تہلیل پورے سو کرنیکو اور دعا مانگے اور ختم کرے ساتھ سبحان ربک رب العزۃ آخر تک کی یہ ترجمہ ہے بعینہ عبارت درمختار کا اور مستحب ہے کہ قوم توڑ ڈالین صفون کو اور امام آگے یا پیچھے ہٹکر کھڑا رہے تا مشتبہ نہووے آنیوالون پر کہ ہنوز جماعت مین ہین اور کوئی آنے والا اسی توہم پر اگر اقتدا کرے تو فاسد ہووے اقتدا اسکا اور اختلاف ہے اسمین کہ افضل پھرنا داہنی طرف ہے یا بائین طرف اور صحیح یہ ہے کہ اختیار رکھتا ہے جسطرف چاہے پھرے اور اکثر اسپر ہین کہ بائین طرف پھرے تا بایان اسکا داہنا ہووے اور بیچ مسجد شریف نبوی کے بائین طرف کہ حجرۂ شریف اُدھر ہی ہے پھرنا افضل ہے بالاتفاق اور پہلے پڑھ لینا سنتون معمولی کا منافی نہین ہے اس بعدیت کے کہ بیچ باب بعضی دعاؤن اور اذکار کے حدیثون مین واقع ہوئی ہے اور تعجیل قیام کی واسطے سنتون مغرب کے منافی نہین ہے پڑھنے آیۃ الکرسی اور مانند اسکے کے جیسے کہ حدیث صحیح مین وارد ہوا ہے کہ پڑھے بعد فجر اور مغرب کے دس بار لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئ قدیر اور بعضے آدمی جو جلدی کرتے ہین کہ آیۃ الکرسی مغرب کی سنتون مین پڑھتے ہین کچھ نہین اور مخالف سُنت کے ہے کہ پڑھنا قل یا اور قل ہو اللہ احد کا بیچ سُنت مغرب کے وارد ہوا ہے شرح ٭

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ اَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھا مین پہچانتا تمام ہونا نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کا ساتھ کہنے اللہ اکبر کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اختلاف کیا ہے شارحین نے بیچ بیان کرنے مراد کے ساتھ تکبیر کے بعضون نے کہا ہے کہ مراد تکبیر سے بیان ذکر ہے جیسا کہ صحیحین مین ابن عباس سے آیا ہے کہ آواز بلند کرنی ساتھ ذکر کے وقت فارغ ہونے لوگون کے نماز فرض سے بیچ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر تھی کہا ابن عباس نے کہ پہچانتا تھا مین تمام ہونے نماز کو ساتھ اسکے پھر لایا ہے بخاری اس حدیث کو پس معلوم ہوا کہ مراد تکبیر سے مطلق ذکر ہے اور حمل کیا ہے شافعی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جہر کو اسپر کہ تھا واسطے تعلیم مقتدیون کے چنانچہ بیہقی وغیرہ نے دلیل پکڑی ہے جیکے ذکر کرنے پر ساتھ خبر صحیحین کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا صحابہ کو ساتھ ترک کرنے چلانے کے کہ تکبیر تہلیل پکار کے کرتے تھے اور فرمایا کہ تم نہین پکارتے ہو بہرے کو اور نہ غائب کو تحقیق وہ ساتھ تمہارے ہے سنتا ہے قریب ہے انتہی اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد تکبیر سے وہ تکبیر ہے کہ بعد نماز کے تسبیح تحمید کے ساتھ دس بار یا تینتیس بار پڑھتے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین بعد نماز کے تکبیر کہتے تھے ایک بار یا تین بار اور بعضون نے کہا کہ یہ ایام منا مین تھا کہ تکبیرات تشریق کی کہتے تھے اور ہر تقدیر مشکل یہ ہے کہ یہ قول ابن عباس کا کیا معنی رکھتا ہے کہ سلام سے تمام ہونا نماز کا نہ جانتے تھے اور تکبیر سے جانتے تھے جواب اسکا یہ ہے کہ وہ چھوٹے تھے شاید کہ ہمیشہ جماعت مین نہ حاضر ہوتے ہونگے اور احتمال یہ بھی ہے کہ جماعت مین ہوتے ہون لیکن پچھلی صف مین کھڑے ہوتے ہون پس نہ پہچانتے تھے تمام ہونے نماز کو ساتھ سلام کے ٭ ع

وَعَنْ عَائِشَةَ رضـ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ اِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ

تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جبکہ سلام پھیرتے نہ بیٹھتے مگر بقدر اُس چیز کے کہ کہتے یا الٰہی تو ہی سالم یعنی سب عیبوں سے اور تجھی سے ہے سلامتی یعنی بندوں کی سب آفتوں سے بابرکت ہے تو اے صاحب بزرگی اور بخشش کے روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی جن نمازوں کے بعد سنتیں ہیں اُنکے سلام کے بعد نہیں بیٹھتے مگر اسقدر کہ جسمیں یہ دعا پڑھ لیں اور جن نمازوں کے بعد سنتیں نہیں ہیں مثل صبح کے اور عصر کے ثابت ہوا ہے بیٹھنا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا زیادہ اس سے اور مستحب ہے ذکر طلوع اور غروب آفتاب تک اور اس دعا میں جو ایک یرجع السلام فحینا ربنا بالسلام وادخلنا دار السلام زیادہ کیا ہے پس نہیں اصل اسکی یعنی حدیث سے ثابت نہیں اور ایک توجیہ نہ بیٹھنے کی یہ ہے کہ بہیئت نماز نہ بیٹھتے تھے مگر اسقدر کہ جسمیں یہ دعا پڑھیں یا بیٹھے یعنی احیانا مگر اسقدر ۱۲ مولانا اسحٰق دع وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اسْتَغْفَرَ ثَلٰثًا وَقَالَ اللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت پھرتے نماز اپنی سے استغفار کرتے تین بار اور کہتے یا الٰہی تو ہے سلام اور تجھ سے ہے سلامتی بابرکت ہے تو اے صاحب بزرگی اور بخشش کے روایت کی یہ مسلم نے ف استغفار کرتے تین بار یعنی کہتے استغفر اللہ تین بار اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ کہتے تین بار استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ ۱۲ ح وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے پیچھے ہر نماز فرض کے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہیں کوئی شریک اُسکا اُسی کے لیے ہے بادشاہت اور اُسی کے لیے ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے یا الٰہی نہیں کوئی چیز مانع واسطے اُس چیز کے کہ دی تو نے اور نہیں کوئی دینے والا اُس چیز کو کہ منع کی تو نے اور نہیں فائدہ دیتی دولتمند کو عذاب تیرے سے دولتمندی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جاننا چاہیے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یہ کلمات اور اذکار کہ حدیثوں میں آئے ہیں پڑھتے تھے اور لکھا ہے علما نے کہ بعضے اوقات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرتے اور اٹھ کھڑے ہوتے بغیر اسکے کہ کچھ پڑھیں اور بعضے اوقات یہ اذکار کل یا بعض انہیں سے پڑھتے اور بعضوں نے بیچ ترتیب پڑھنے کے کہا ہے کہ اول استغفار کرے بعد اسکے اللھم انت السلام بعد اسکے لا الٰہ الا اللہ وحدہ آخر تک پڑھے اور اوراد اذکار اور دعائیں بہت ہیں کہ حدیث کی کتابوں میں مذکور ہیں روایت میں آیا ہے کہ انکو بعد نماز کے پڑھتے تھے اور بعد سے یہی مراد نہیں ہے کہ متصل فرضوں کے پڑھے بلکہ اگر بعد سنتوں کے پڑھے تو بھی بعد ہی پڑھنا کہلا دیگا ۱۲ ح

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلٰوتِهٖ يَقُوْلُ بِصَوْتِهِ الْاَعْلٰى لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن زبیر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ سلام پھیرتے نماز اپنی سے کہتے ساتھ آواز بلند کے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہیں کوئی شریک اُسکا اُسی کے لیے ہے بادشاہت اور اُسی کے لیے ہے سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

نہیں باز گشت گناہوں سے اور نہیں قوت عبادت پر مگر ساتھ اللہ کے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور نہیں عبادت کرتے ہم مگر اُسی کو اُسی کے
لیے ہے نعمت یعنی سب نعمتیں اُسی کی طرف سے ہیں اور اُسی کے لیے ہے بزرگی اور اسی کے لیے ہے تعریف نیک نہیں کوئی معبود مگر اللہ خالص
کرنیوالے ہیں ہم واسطے اُسکے بندگی کو اگرچہ مکروہ رکھیں کافر روایت کی یہ مسلم نے **ف** یہ کلمہ بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پکار کر پڑھتے تھے
واسطے تعلیم امت کے اور نووی نے کتاب مہذب میں لکھا ہے کہ افضل چپکے پڑھنا ہے سب اس دعا کے اور سوا اسکی کے خواہ امام ہووے
یا منفرد مگر یہ کہ حاجت ہووے ساتھ تعلیم اُسکی کے تو پکار کر پڑھے اور اسی پر حمل کیا گیا ہے پکار کر پڑھنا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
اُسکو اور بعد اسکے کہ یاد ہوا لوگوں کو چپکے پڑھنا افضل ہے ۱۲ ع **وعن** سَعْدٍ اَنَّهٗ كَانَ يُعَلِّمُ بَنِيْهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمٰتِ
وَيَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَ
اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے سعد سے یہ کہ سعد تھے تعلیم کرتے اپنی اولاد کو یہ الفاظ اور کہتے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے پناہ پکڑتے ساتھ
ان لفظوں کے پیچھے نماز کے یا الٰہی تحقیق میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے نامردی سے اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے بخیلی سے اور پناہ
پکڑتا ہوں ساتھ تیرے ناکارہ عمر سے اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے فتنہ دنیا کے سے اور عذاب قبر کے سے یعنی جو چیزیں کہ سبب عذاب قبر کی ہیں
روایت کی یہ بخاری نے **ف** مراد جبن سے بیان یہ جرأت کرنا طاعت پر ہے اور مراد بخل سے یہ ہے کہ نہ نفع پہونچاوے غیر کو ساتھ مال کے یا علم
یا خیر خواہی کے وغیر ذلک اور ناکارہ عمر یہ ہے کہ عقل میں خلل آجاوے اور اعضا ضعیف ہو جاویں ایسی عمر سے پناہ مانگی اسلیے کہ مقصود عمر سے
یہ ہے کہ شکر اللہ تعالی کی نعمتوں کا اچھی طرح ادا کرے اور ایسی عمر میں یہ غرض فوت ہوتی ہے ۱۲ ع **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهٰجِرِيْنَ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا قَدْ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ
بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ
كَمَا نَصُوْمُ وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَلَا نَتَصَدَّقُ وَيُعْتِقُوْنَ وَلَا نُعْتِقُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَفَلَا اُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُوْنَ بِهٖ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُوْنَ بِهٖ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُوْنُ
اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُسَبِّحُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ
وَتَحْمَدُوْنَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ مَرَّةً قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهٰجِرِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا سَمِعَ اِخْوَانُنَا اَهْلُ الْاَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوْا مِثْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَيْسَ قَوْلُ اَبِيْ صَالِحٍ اِلٰى اٰخِرِهٖ اِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ
لِلْبُخَارِيِّ تُسَبِّحُوْنَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَتَحْمَدُوْنَ عَشْرًا وَتُكَبِّرُوْنَ عَشْرًا بَدَلَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تحقیق فقیر مہاجرین کے آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا انھوں نے
تحقیق لے گئے دولت والے درجے بلند یعنی ثواب اور قرب اور رضائے حق اور نعمت ہمیشگی کی کہ نعمت بہشت کی ہے یعنی انھوں نے
بڑا ثواب حاصل کیا اور لائق بہشت کی نعمتوں کے ہوئے پس ہمارا کیا حال ہے پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا سبب ہے فرمایا
فقرا نے نماز پڑھتے ہیں وہ جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں اور روزے رکھتے ہیں وہ جیسے ہم روزے رکھتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں وہ اور ہم

نہین بدست سکتے اور وہ آزاد کرتے ہین اور ہم نہین آزاد کر سکتے یعنی بسبب افلاس کے پس اُنکا ثواب اُنھین کو حاصل ہی اور ہم محروم
ہین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ سکھلاؤن مین تمکو ایسی چیز کہ پہونچ جاؤ بسبب اُسکے درجے اُن شخصون کے کو کہ بڑھ گئے ہین
تم سے یعنی پہلے تمھارے اسلام لائے ہین اور بڑھ جاؤ تم بسبب اُسکے اُن لوگون پر کہ پیچھے تمھارے ہین یعنی ایمان مین یا پیدا ہوتے ہین اور
نہ ہوگا کوئی یعنی اغنیا مین سے بہتر تم سے مگر وہ شخص کہ کرے مانند اُس چیز کے کہ کرو تم یعنی مگر جو غنی کہ تسبیح پڑھیگا اُس سے تم بہتر نہین ہوگے
بلکہ وہ تم سے بہتر ہوگا یا مانند تمھارے ہوگا کہا اُنھون نے بہتر فرمائیے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا سبحان اللہ پڑھو اور اللہ اکبر
پڑھو اور الحمد للہ پڑھو پیچھے ہر نماز کے تینتیس ۳۳ بار کہا ابو صالح نے پس پھر گئے فقرا مہاجرین کے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
پس عرض کیا اُنھون نے کہ سُنا بھائیون ہمارے نے کہ مالدار ہین اس چیز کو کہ کی ہمنے پس کیا اُنھون نے مانند اُسکے یعنی پھر افضل ہی ہوگئے
وہ ہمسے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فضل اللہ کا ہی دیتا ہی وہ جسکو چاہتا ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور نہین قول
ابی صالح کا آخر تک مگر نزدیک مسلم کے اور بیچ ایک روایت بخاری کے یہ ہی کہ سبحان اللہ پڑھو پیچھے ہر نماز کے دس بار اور الحمد للہ پڑھو دس بار
اور اللہ اکبر پڑھو دس بار بدلے تینتیس ۳۳ بار کے ف پہلی روایت مین جو آیا ہی کہ پڑھو پیچھے ہر نماز کے تینتیس بار اس عبارت مین تین احتمال ہین
یا تو یہ کہ تینون ملکر تینتیس بار ہون یعنی سبحان اللہ گیارہ بار اور الحمد للہ گیارہ بار اور اللہ اکبر گیارہ بار یا یہ کہ ہر ایک تینتیس تینتیس بار ہو چنانچہ
عمل مشائخ کا اسی پر ہی اور یہ افضل ہی اور بعضی روایت مین صریح بھی آیا ہی یا یہ کہ تینون ملاکر تینتیس بار پڑھے کہ اسمین بھی ہر ایک تینتیس بار ہو جائیگا
اور یہ فضل اللہ کا ہی یعنی فضیلت دینا اغنیا کو تمپر فضل اللہ کا ہی کہ دیتا ہی جسکو چاہتا ہی صبر کرو اور قضاے الٰہی پر راضی رہو کہ اُسنے بزرگی
دی ہی بعضے بندون کو بعضون پر اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ غنی شاکر افضل ہی فقیر صابر سے لیکن خالی نہین ہی غنی طرح طرح کے خوف
گناہ کے سے اور فقیر امن مین ہی اس سے کہا ہی امام غزالی رح نے احیاء العلوم مین کہ لوگون نے اختلاف کیا ہی اس مسئلہ مین پس گئے ہین جنید
اور خواص اور اکثر لوگ طرف فضیلت فقر کے اور کہا ہی ابن عطا نے کہ غنی شاکر کہ حق غنا کا ادا کرتا ہو افضل ہی فقیر صابر سے ش ع **وعن**
كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ اَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ
مَكْتُوْبَةٍ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَسْبِيْحَةً وَّثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَحْمِيْدَةً وَّاَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَكْبِيْرَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی کعب بن عجرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے الفاظ ہین نماز کے پیچھے کے کہنے کے ناامید نہین ہوتا
ثواب سے کہنے والا اُنکا یا فرمایا کرنے والا اُنکا پیچھے ہر نماز فرض کے تینتیس بار سبحان اللہ کہنا اور تینتیس بار الحمد للہ کہنا اور چونتیس بار اللہ اکبر
کہنا روایت کی یہ مسلم نے **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ
ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ
وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سبحان اللہ
کہے پیچھے ہر نماز کے تینتیس بار اور الحمد للہ کہے تینتیس بار اور اللہ اکبر کہے تینتیس بار پس یہ ننانوے ہوے اور کہے واسطے پورا کرنے سیکڑے کے یہ کلمہ
نہین کوئی شریک اُسکا اُسی کے لیے ہی بادشاہت اور اُسی کے لیے ہی سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی بخشے جاوینگے گناہ اُسکے اگرچہ ہون مانند
جھاگ دریا کے یعنی بہت روایت کی یہ مسلم نے ف بعضی روایتون مین بعد لہ الحمد کے یحیی و یمیت اور بعضی مین بیدہ الخیر بھی زیادہ آیا ہی

اور یہ کلمات کہ نماز کے پیچھے پڑھے جاتے ہین عددونکے مختلف آئے ہین کبھی حضرت صلعم کسطرح پڑھتے تھے کبھی کسطرح انمین سے جسطرح پڑھیگا سنت ادا ہوجائیگی اور کہا ہے حافظ زین عراقی نے کہ یہ سب اچھے ہین او جوزیادہ ہین پس وہ پسندیدہ ترین طرف اللہ تعالیٰ کے اور ثابت ہوا ہے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گنتے تھے تسبیح کو ساتھ دا ہنے ہاتھ کے اور آیا ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شمار کرو ساتھ انگلیون کے اسلیے کہ وہ پوچھی جاوینگی اور طلب گویائی کی کیجاوینگی اور صحابہ سے کھجور کی گٹھلیون پر بھی پڑھنا ثابت ہوا ہے پس افضل انگلیون پر ہی پڑھنا ہے اور جائز گٹھلیون وغیرہ پر بھی ہے ع ح ❊ **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن ابي امامة** قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ اَيُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ وَدُبُرُ الصَّلَوٰتِ الْمَكْتُوبَاتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا عرض کیا گیا یا رسول اللہ کون سے وقت دعا بہت قبول ہوتی ہے فرمایا درمیان رات مین کہ جانب اخیر مین ہے یعنی سحر کے وقت اور فرض نمازون کے پیچھے روایت کی یہ ترمذی نے **وعن عقبة بن عامر** قَالَ اَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَاَ بِالْمُعَوِّذَاتِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا حکم کیا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ پڑھون مین معوذات پیچھے ہر نماز کے روایت کی یہ احمد اور ابوداود اور نسائی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین **ف** معوذات وہ سورتین ہین کہ جنکے سرے پر لفظ اعوذ کا ہے یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور لفظ معوذات کا جمع اسلیے لائے کہ اقل جمع دو ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ قل ہو اللہ اور قل یا بھی معوذات مین داخل ہین تغلیبا یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کو غلبہ دیکر کل کو تعبیر معوذات کر لیا اگرچہ اُن دو مین لفظ اعوذ کا نہین ہے پس یہ حب اس قول کے چار سورتین پڑھنے کو فرمایا قل یا اور قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ع ❊ **وعن انس** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُوْنَ اللهَ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَةً مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِيْلَ وَلَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُوْنَ اللهَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَةً رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ بیٹھنا میرا ساتھ ایک قوم کے کہ یاد کرتے ہین اللہ کو وقت صبح کے آفتاب نکلنے تک بہت بہتر ہے نزدیک میرے اس سے کہ آزاد کرون مین چار غلام اولاد حضرت اسمعیل کی سے اور البتہ بیٹھنا میرا ساتھ اس قوم کے کہ یاد کرین اللہ کو وقت نماز عصر کے سے آفتاب غروب ہونے تک بہت بہتر ہے نزدیک میرے اس سے کہ آزاد کرون چار غلام روایت کی یہ ابوداود نے **ف** ظاہر یہ ہے کہ اخیر مین بھی چار غلام اولاد حضرت اسمعیل علیہ السلام کی سے مراد ہون اور احتمال ہے کہ مطلق ہون اور تخصیص اولاد حضرت اسمعیل کی اسلیے ہے کہ افضل عرب ہین اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم انکی اولاد مین ہین ع ع ❊ **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِيْ جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهٗ كَاَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نماز پڑھے فجر کی جماعت مین پھر بیٹھے یاد کرے اللہ کو آفتاب نکلنے تک پھر پڑھے دو رکعت نماز ہو گا ثواب اسکے لیے مانند ثواب حج کے اور عمرے کے کہا راوی نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پورے حج اور عمرے کا پورے حج اور عمرے کا پورے حج اور عمرے کا روایت کی یہ ترمذی نے **ف** پھر بیٹھے یاد کرے اللہ کو یعنی ہمیشہ ذکر مین رہے ہیچ جگہ نماز اپنی کے

اور مسجد ہی کی قید اسلیے ہے کہ جبکہ نماز پڑھی ہو پس نہیں منافی ہے اٹھنا واسطے طواف کے یا طلب علم کے یا مجلس وعظ کے مسجد مین اور اسی طرح اگر گھر مین چلا آوے اور ذکر کرتا رہے اسکا بھی یہی ثواب ہوگا اور آفتاب نکلنے تک پھر نماز پڑھے یعنی بعد بلند ہونے آفتاب کے بقدر نیزے کے نماز پڑھے کہ وقت کراہت جاتا رہے اور اس نماز کو نماز اشراق کہتے ہین اور اکثر حدیثون مین اسکا نام صلوۃ ضحی بھی آیا ہے ظاہر یہ ہے کہ یہ دونون نمازین ایک ہین اول وقت اسکا نزدیک بلند ہونے آفتاب کے ہے اور آخر وقت پہلے زوال کے اول کو اشراق کہتے ہین اور دوسری کو چاشت اور ثواب حج کا بسبب ادا کرنے فرائض کے ساتھ جماعت کے ہوتا ہے اور ثواب عمرہ کا بسبب ادا کرنے نفل کے ۱۲ ع ح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنِ** الْاَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا اِمَامٌ لَّنَا يُكْنٰى اَبَا رِمْثَةَ قَالَ صَلَّيْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ اَوْ مِثْلَ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ يَقُوْمَانِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَكَانَ رَجُلٌ قَدْ شَهِدَ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى مِنَ الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ يَّسَارِهٖ حَتّٰى رَاَيْنَا بَيَاضَ خَدَّيْهِ ثُمَّ انْفَتَلَ كَانْفِتَالِ اَبِيْ رِمْثَةَ يَعْنِيْ نَفْسَهٗ فَقَامَ الرَّجُلُ الَّذِيْ اَدْرَكَ مَعَهُ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى مِنَ الصَّلٰوةِ يَشْفَعُ فَوَثَبَ عُمَرُ فَاَخَذَ بِمَنْكِبِهٖ فَهَزَّهٗ ثُمَّ قَالَ اجْلِسْ فَاِنَّهٗ لَنْ يُّهْلِكَ اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ صَلٰوتِهِمْ فَصْلٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهٗ فَقَالَ اَصَابَ اللّٰهُ بِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

روایت ہے ازرق بن قیس سے کہ کہا نماز پڑھائی ہمکو امام ہمارے نے کہ کنیت تھی اسکی ابو رمثہ کہا ابو رمثہ نے کہ پڑھی مین نے یہ نماز یا مانند اس نماز کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا ابو رمثہ نے اور تھے ابوبکرؓ اور عمرؓ کھڑے ہوتے پہلی صف مین داہنی طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھا ایک شخص کہ تحقیق وہ حاضر ہوا تھا تکبیر پہلی مین نماز سے پس نماز پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر سلام پھیرا داہنے اپنے اور بائین اپنے یہانتک کہ دیکھی ہمنے سفیدی رخسارون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھیر پھیرے نماز سے مانند پھرنے ابی رمثہ کے مراد رکھتا تھا نفس اپنے کو پس کھڑا ہوا وہ شخص کہ جسنے پائی تھی ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تکبیر اولی نماز سے شروع کین دو رکعتین پس جلدی سے اٹھ کھڑے ہوئے عمرؓ پس پکڑے دونون مونڈھے اسکے پس ہلایا اسکو پھر کہا بیٹھ اسلیے کہ نہین ہلاک ہوئے اہل کتاب مگر یہ نہ تھا درمیان نماز انکی کے فرق پس اٹھائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نگاہ اپنی پس فرمایا پہونچایا اللہ نے تجھکو راہ حق پر اے بیٹے خطاب کے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** پڑھی مین نے یہ نماز یہ اشارہ کیا ابو رمثہ نے اس نماز کی طرف کہ پڑھی تھی ظہر یا عصر مثلاً اور یا مانند اس نماز کے یہ شک راوی کا ہے کہ ابو رمثہ نے ہذہ الصلوۃ کہا یا مثل ہذہ الصلوۃ اور یہ جو کہا کہ پائی تھی ساتھ حضرت صلعم کے تکبیر اولی فائدہ اس قید کا یہ ہے کہ وہ شخص مسبوق نہ تھا کہ واسطے تمام کرنے نماز کے اٹھا ہو بلکہ پہلی ہی رکعت مین ملا تھا اور واسطے ادا کرنے سنت راتبہ کے اٹھا تھا اور مراد فرق سے یا تو فرق کرنا ہے ساتھ سلام پھیرنے کے یا جگہ بدلنی ہے جیسے کہ حدیث ابی ہریرہ کی مین آیا ہے کہ کیا عاجز کرتا ہے ایک تمہارا کو جو نماز ادا کرے کہ آگے بڑھ جاوے یا پیچھے ہٹ جاوے یا داہنے یا بائین ہٹ کھڑا ہو یا مراد کلام کرنا ہے یا نکلنا ہے مسجد سے جیسا کہ مسلم کی روایت مین آیا ہے سائب سے کہ کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وصل نہ کرین ہم نماز کو یہانتک کہ کلام کرین ہم یا باہر نکلین ہم اور لانا اس حدیث کا باب الذکر بعد الصلوۃ مین دلالت کرتا ہے اسپر کہ مراد تفرق کرنے سے ترک کرنا ذکر کا بعد نماز کے ہو یعنی بعد نماز فرض کے چاہیے کہ ذکر کرے جو کہ وارد ہوا ہے حدیثون مین بعد اسکے اٹھے پس یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر نہ وصل کرنے نفل کے ساتھ فرضون کے ۱۲ ع ح **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اُمِرْنَا اَنْ نُّسَبِّحَ

فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَنَحْمَدَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَنُكَبِّرَ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ فَاُتِيَ رَجُلٌ فِي الْمَنَامِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقِيْلَ لَهٗ اَمَرَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُسَبِّحُوْا فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ كَذَا وَكَذَا قَالَ الْاَنْصَارِيُّ فِيْ مَنَامِهٖ نَعَمْ قَالَ فَاجْعَلُوْهَا خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ وَاجْعَلُوْا فِيْهَا التَّهْلِيْلَ فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَافْعَلُوْا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے زید بن ثابت سے کہ کہا حکم کیے گیے ہم یہ کہ تسبیح کرین پیچھے ہر نماز کے تینتیس بار اور الحمد للہ کہین تینتیس بار اور اللہ اکبر کہین چونتیس بار پس دیکھا ایک شخص نے انصار مین سے خواب مین ایک فرشتے کو پس کہا اُس فرشتے نے اسکو کہ کیا حکم کیا ہے تمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ تسبیح کرو پیچھے ہر نماز کے اتنی اور اتنی کہا انصاری نے اپنے خواب مین کہ ہان کہا فرشتے نے کہ مقرر کرو ان تینون کلمات کو پچیس پچیس بار اور داخل کرو انمین لا الٰہ الا اللہ پچیس بار یعنی تاکہ گنتی سو کی پوری ہو جاوے پس جب صبح ہوئی آیا وہ انصاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس عمل کرو اسی طرح روایت کی یہ احمد و نسائی اور دارمی نے ف پس کرو تم اسی طرح شاید مراد یہ ہے کہ اسطرح بھی پڑھو اور یہ بسبب تقریر آنحضرت صلعم کے ایک وجہ ذکر سے ہوا اور اگر آنحضرت تقریر نہ کرتے نرا ثابت نہوتا ۱۲ ع

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَعْوَادِ هٰذَا الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ مَنْ قَرَاَ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا الْمَوْتُ وَمَنْ قَرَاَهَا حِيْنَ يَاْخُذُ مَضْجَعَهٗ اٰمَنَهُ اللّٰهُ عَلٰى دَارِهٖ وَدَارِ جَارِهٖ وَاَهْلِ دُوَيْرَاتٍ حَوْلَهٗ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا سنا مین نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر لکڑیون اس منبر کے یعنی منبر پر فرماتے تھے جو کہ پڑھے آیۃ الکرسی پیچھے ہر نماز کے نہین منع کرتی اسکو داخل ہونے بہشت کے سے مگر موت اور جو پڑھے اسکو جس وقت کہ جاوے خوابگاہ اپنی مین امن دیتا ہے اسکو اللہ اُسکے گھر پر اور اُسکے ہمسایہ کو یعنی جو گھر کہ اسکے گھر سے ملے ہوئے ہین اور کتنے گھرون کو جو اسکے نزدیک ہین اگرچہ اُسکے گرد بہت سے ہوتے ہون روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا کہ اسناد اسکی ضعیف ہے ف اول مضمون حدیث کے یہ ظاہر مین ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ موت مانع دخول جنت کی نہین ہے بلکہ پہونچانے والی ہے جنت مین تو ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یون کہتے الا الحیوۃ اسلیے کہ حیات مانع دخول جنت کی ہے کہ اس عالم مین آدمی بہشت مین جا سکتا ہے جواب اسکا یہ ہے کہ موت پردہ ہے درمیان اُسکے اور درمیان دخول جنت کے پس جب آئی موت اور ہو چکی حاصل ہو گیا دخول جنت کا کذا ذکر الطیبی اور بعضے کہتے ہین کہ مراد موت سے ہونا بندہ کا قبر مین ہے پہلے اُٹھنے کے جب اُٹھیگا قبر سے جاویگا بہشت مین بلا توقف اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن فضائل اعمال مین عمل کرنا حدیث ضعیف پر جائز ہے اور روایت کیا ہے اس حدیث کو نسائی اور ابن حبان اور طبرانی نے بھی روایت کیا ہے اور ایک روایت مین قل ہو اللہ بھی اُسکے ساتھ پڑھنی آئی ہے ۱۲ ش

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ قَبْلَ اَنْ يَّنْصَرِفَ وَيَثْنِيَ رِجْلَيْهِ مِنْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَ لَهٗ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهٗ عَشْرُ دَرَجٰتٍ وَكَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِنْ كُلِّ مَكْرُوْهٍ وَحِرْزًا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَلَمْ يَحِلَّ

لِذَنْبٍ اَنْ یُّدْرِکَہٗ اِلَّا الشِّرْکُ وَکَانَ مِنْ اَفْضَلِ النَّاسِ عَمَلًا اِلَّا رَجُلًا یَفْضُلُہٗ یَقُوْلُ اَفْضَلَ مِمَّا قَالَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ نَحْوَہٗ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اِلٰی قَوْلِہٖ اِلَّا الشِّرْکُ وَلَمْ یَذْکُرْ صَلٰوۃَ الْمَغْرِبِ وَلَا بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے عبد الرحمن بن غنم سے اُسنے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پہلے پھرنے کے جگہ نماز سے اور پہلے موڑنے پانوں اپنے کے نماز مغرب اور صبح سے یعنی جسطرح تشہد کے لیے بیٹھا ہی اسی ہیئت پر پڑھے بعد مغرب اور صبح کے یہ کلمہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ اکیلا ہی نہین کوئی شریک اُسکا اُسی کے لیے ہی بادشاہت اور اسی کے لیے ہی تعریف اُسی کے ہاتھ مین ہی بھلائی وہ زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی دس بار لکھی جاتی ہی واسطے اُسکے ساتھ ہر ایک کے دس نیکیان اور دور کیجاتی ہین اس سے دس بُرائیان اور بلند کیے جاتے ہین واسطے اُسکے دس درجے اور ہوتے ہین یہ کلمات واسطے اُسکے امان ہر بُری چیز سے اور پناہ شیطان راندے ہوے سے اور نہین پہونچتا واسطے کسی گناہ کے یہ کہ ہلاک کرے اُسکو یعنی بسبب توفیق استغفار یا مغفرت کردگار کے مگر شرک یعنی اگر شرک کریگا نہ بخشا جائیگا اور ہوگا بہترین لوگون کا از روے عمل کے مگر وہ شخص کہ زیادہ ہووے اُس سے یعنی زیادہ کہے اُس چیز سے کہ کہا اُسنے روایت کی یہ احمد نے اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکے ابو ذر سے تا قول اُنکے الا الشرک اور نہین ذکر کیا نماز مغرب کا اور نہ لفظ بیدہ الخیر کا اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوْا غَنَائِمَ کَثِیْرَۃً وَاَسْرَعُوا الرَّجْعَۃَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَّا لَمْ یَخْرُجْ مَا رَاَیْنَا بَعْثًا اَسْرَعَ رَجْعَۃً وَلَا اَفْضَلَ غَنِیْمَۃً مِنْ ھٰذَا الْبَعْثِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی قَوْمٍ اَفْضَلَ غَنِیْمَۃً وَاَفْضَلَ رَجْعَۃً قَوْمًا شَھِدُوْا صَلٰوۃَ الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوْا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ حَتّٰی طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاُولٰئِکَ اَسْرَعُ رَجْعَۃً وَاَفْضَلُ غَنِیْمَۃً رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَحَمَّادُ بْنُ اَبِیْ حُمَیْدٍ الرَّاوِیُّ ھُوَ ضَعِیْفٌ فِی الْحَدِیْثِ اور روایت ہی عمر بن الخطاب سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجی فوج طرف ملک نجد کے پس غنیمت لائے غنیمت بہت اور جلدی کی انھون نے پھرنے مین یعنی طرف مدینہ کے پس کہا ایک شخص نے ہم مین سے کہ نہ نکلا تھا نہین دیکھی ہمنے کوئی فوج کہ جلد ہو پھرنے مین اور زیادہ غنیمت مین اس فوج سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ تبلاؤن مین تمکو ایک قوم کہ زیادہ ہو غنیمت مین اور زیادہ ہو پھرنے مین اور دکھتا ہون مین وہ قوم کہ حاضر ہوئے نماز صبح مین پھر بیٹھے یاد کرتے رہے اللہ کو یہان تلک کہ نکلا آفتاب پس یہ لوگ ہین بہت جلدی پھرنے مین اور زیادہ غنیمت مین روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور حماد بن ابی حمید راوی وہ ضعیف ہی حدیث کے نقل کرنے مین ف یعنی اُن لوگون کو متاع دنیا ہاتھ لگی اور وہ فانی ہی اور اُنکو ملا تھوڑی سی دیر مین بہت سا ثواب عقبیٰ کا اور وہ باقی ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ما عندکم ینفد وما عند اللہ باق یعنی جو کچھ تمہارے پاس ہی فانی ہی اور جو اللہ کے پاس ہی باقی ہی سو یہ ثواب افضل ہی غنیمت مین اور پہنچے جلدی اُن کو ۱۲ ع

بَابُ مَا لَا یَجُوْزُ مِنَ الْعَمَلِ فِی الصَّلٰوۃِ وَمَا یُبَاحُ مِنْہُ

باب ہی بیچ بیان اُس چیز کے کہ نہین جائز کرنا اُسکا نماز مین اور اُس چیز کے کہ جائز ہی نماز مین ف یعنی اس باب مین مکروہات اور محرمات اور مفسدات اور مباحات نماز کے مذکور ہین ۱۲ ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ مُعَاوِیَۃَ بْنِ الْحَکَمِ قَالَ بَیْنَا اَنَا اُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَاثُكْلَ أُمِّيَاهُ مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُونَ
إِلَيَّ فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُصَمِّتُونَنِي لَكِنِّي سَكَتُّ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِأَبِي هُوَ وَأُمِّي مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَبَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ فَوَاللهِ مَا كَهَرَنِي وَلَا ضَرَبَنِي
وَلَا شَتَمَنِي قَالَ إِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ
وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي حَدِيثُ
عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَاءَنَا اللهُ بِالْإِسْلَامِ وَإِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَأْتُونَ الْكُهَّانَ قَالَ
فَلَا تَأْتِهِمْ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُونَ قَالَ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ
فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّونَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ
يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ لَكِنِّي سَكَتُّ هٰكَذَا وَجَدْتُ فِي
صَحِيحِ مُسْلِمٍ وَكِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَصُحِّحَ فِي جَامِعِ الْأُصُولِ بِلَفْظِهِ كَذَا فَوْقَ لَكِنِّي

روایت ہی معاویہ بن الحکم سے کہا اسوقت کہ مین نماز پڑھتا تھا ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ناگہان چھینکا ایک شخص نے قوم میں سے پس کہا مین نے یرحمک اللہ پس گھورا مجھکو قوم نے ساتھ آنکھون اپنی کے یعنی اسلیے کہ نماز مین ہوکر جواب چھینک کا دیتا ہی پس کہا مین نے یعنی دل مین گم کیجیو مجھکو مان تیری کیا ہی حال تمھارا کہ دیکھتے ہو طرف میرے پس شروع کیا قوم نے کہ مارتے تھے ہاتھ اپنے رانون اپنی پر یعنی واسطے چپ کرنے اور تعجب کرنے کے پس جب دیکھا مین نے اُنکو کہ چپ کرتے ہین مجھکو غصہ ہوا مین یعنی بسبب نہ جاننے برائی اس فعل کے لیکن چپ رہا مین پس جب نماز پڑھ چکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پس قربان ہو باپ میرا اُنکے اور مان میری نہین دیکھا مین نے کسی سکھلانے والے کو پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ پیچھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ بہت اچھا ہو سکھلانے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پس قسم ہی اللہ کی نہ ڈانٹا مجھکو اور نہ مارا مجھکو اور نہ برا کہا مجھکو فرمایا تحقیق یہ نماز نہین لائق ہی اسمین کوئی چیز باتون آدمیون کی سوا اسکے نہین کہ نماز تسبیح اور تکبیر ہی اور پڑھنا قرآن کا ہی یا مانند اسکے فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی راوی کو شک ہوا ہی کہ الفاظ حدیث کے حضرت صلعم نے یون ہی فرمائے یا اوس طرح مانند اسکے اور کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق مین نو مسلم ہون یعنی نہین جانتا مین ابتک سب احکام دین کے اور تحقیق دیا اللہ نے ہمکو اسلام اور تحقیق ہم مین سے کتنے شخص ہین کہ آتے ہین کاہنون پاس فرمایا حضرت صلعم نے پس مت جا تو اُنکے پاس کہا مین نے اور ہم مین کتنے شخص لیتے ہین شگون بد فرمایا یہ ایک چیز ہی کہ پاتے ہین اُسکو اپنے دلون مین یعنی یہ وہم ہی کہ پیدا ہوتا ہی نفسون انکی سے نہین تاثیر اُسکو نفع اور ضرر مین پس باز نہ رکھے انکو یعنی کام کرنے سے باز نہ رہین پاس وہم سے کہا معاویہ نے کہا مین نے اور ہم مین سے کتنے شخص ہین کہ خط کھینچتے ہین یعنی جیسے رمال خط کھینچکر احکام اور احوال غیب کے بتاتے ہین فرمایا تھے ایک نبی انبیا مین سے خط کھینچتے تھے پس جو شخص کہ موافق ہو خط اُسکا اُس پیغمبر کے پس وہ پہونچتا ہی اُس بات کو روایت کی یہ مسلم نے کہا مولف نے کہ قول اُسکا لکنی سکت اسی طرح پایا مین نے صحیح مسلم مین اور کتاب حمیدی مین اور صحیح کیا گیا ہی یہ لفظ لکنی سکت کا جامع الاصول مین ساتھ لکھنے لفظ کذا کے اوپر لکنی کے ف گم کیجیو مجھکو مان تیری یہ لفظ عرب مین وقت تعجب کے اور بعید جاننے ایک امر کے استعمال کرتے ہین اور ظاہر یہ ہی کہ چھینکنے والے نے الحمد للہ کہا ہوگا معاویہ نے اسکے جواب مین یرحمک اللہ کہا اور اس سے معلوم ہوا کہ چھینک کے جواب مین یرحمک اللہ کہنا حرام ہی نماز مین اور مفسد نماز کا ہی اور حضرت صلعم نے

اُس شخص کو نماز کے پھیرنے کا حکم اسلیے نہ کیا کہ وہ جاہل تھا اور نہ سُنا تھا کہ کلام کرنا نماز مین منسوخ ہوا اور کہا نووی نے کہ جب کہ نمازی یرحمک اللہ
باطل ہوتی ہو نماز اُسکی اسلیے کہ خطاب کیا اُسکو اور اگر کہے یرحمہ اللہ نہین باطل ہوتی اور کہا ابن ہمام نے اگر کہے اپنے نفس کے لیے یرحمک اللہ نہین باطل
ہوتی ہو جیسے یرحمنی اللہ کہنے مین نہین فاسد ہوتی اور نہین لائق ہو اسمین باتون آدمی کی سے یہ اسلیے فرمایا کہ تا نکل جاوے اس سے تسبیح
اور ذکر کہ یہ اگرچہ کلام ہین لیکن نہین ارادہ کیا جاتا ساتھ اُنکے خطاب کرنا لوگون کو اور سمجھانا انکو اور مراد باتون آدمیون کی سے وہ کلام ہو کہ خطاب
کر سکین ساتھ اُسکے لوگون کو اور مانگ سکین ہُسکو لوگون سے لکھا ہو فقہا نے کہ اگر نماز پڑھتے ہوئے سے کوئی پوچھے کہ کس کا ہو مال تیرا اور وہ کہے
الخیل والبغال والحمیر یا ایک نماز پڑھنے والے کے آگے کتاب دھری ہو اور ایک شخص یحیی نامے کھڑا ہو اور اسنے یا یحیی خذ الکتاب یعنی اے یحیی لے لے کتاب
پس دونون اگرچہ آیتین قرآن کی ہین لیکن ازبسکہ بقصد خطاب کے پڑھین فاسد ہوگئی نماز اور اگر ارادہ قرأۃ کا ہو فاسد نہین ہوتی اور کاہن عرب
انکو کہتے تھے کہ وہ ساتھ جنات اور شیاطین اور ارواح خبیثہ کے مناسبت رکھتے تھے اور شیاطین خبرین سچ اور جھوٹ انکو کہ جاتے تھے اور وہ
دعوی علم غیب کا کرکے لوگون کو خبرین دیتے تھے پس اُنکے پاس جانے سے منع فرمایا چنانچہ اور روایت مین بھی آیا ہو فرمایا آنحضرت نے کہ
جو کوئی جاوے اپنے عراف کے پاس یا کاہن کے پاس پس سچ مانے اُنکے کہنے کو پس تحقیق وہ کافر ہوا ساتھ اس چیز کے کہ اُتاری گئی محمد صلی اللہ علیہ
وسلم پر یعنی قرآن یہ امام احمد نے روایت کی ہو ساتھ سند صحیح کے ابو ہریرہ سے اور معنی کاہن کے تو معلوم ہوئے اور عراف انکو کہتے ہین کہ بیان
کرتا ہو معرفت چیزون کی اور چوری کی چیزون کا اور مکان گم ہوئی چیز کا اور ایک نبی خط کھینچتے تھے یعنی حضرت ادریس یا دانیال علیہما السلام لکہ
اس عبارت سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ علم رمل جائز ہو بلکہ یہ تعلیق بالمحال ہو کہا خطابی نے کہ حضرت صلعم نے فمن وافق خطہ از راہ زجر کے فرمایا ہو اور معنی
اسکے یہ ہین کہ نہین موافق ہو سکتا خط کسی کا ساتھ خط اس نبی کے اسلیے کہ خط اُنکا معجزہ تھا انتہی اور موافقت خط کی غیر معلوم ہو اسلیے کہ
نہین معلوم ہوتی موافقت مگر تواتر سے یا نص سے کہ منقول ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی رمال جیسے خط کھینچتے ہین کیونکر معلوم ہو کہ
وہ نبی بھی اسی طرح کھینچتے تھے اسکو ثابت کرنا نص سے یا تواتر سے چاہیے اور یہ محال ہو پس جب موافق اسکے نہوا تو کرنا بھی اُسکو درست نہوا اور
اشکال اکسیر کی اور اعمال کی اسی قبیل سے ہین نزدیک علماے متقدمین اور مشائخ محققین کے یہی حکم رکھتے ہین اور اخیر عبارت کا مطلب یہ ہو
کہ لفظ کذا علامت تصحیح کی ہو جو جانتے ہین کہ اوپر ایک لفظ کہ مظنہ عدم صحت کا رکھتا ہو نشان صحت کا رکھین تو لفظ کذا کا اُسپر لکھتے ہین
جیسے کہ صاد یا صح لکھتے ہین حاصل یہ کہ لفظ لکنی کا ثابت ہو اصول مین اور ساقط ہو مصابیح مین پس مظنہ عدم صحت کا اُسپر تھا چاہیے کہ
جامع الاصول مین لفظ کذا لکھکر تصحیح اُسکی کر دی ہو کہ اصول مین یون ہی ہو ح ح ❁ وعن عبد اللہ بن مسعود قال کنا نسلم
علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی الصلوٰۃ فیرد علینا فلما رجعنا من عند النجاشی سلمنا علیہ فلم یرد علینا
فقلنا یا رسول اللہ کنا نسلم علیک فی الصلوٰۃ فترد علینا فقال ان فی الصلوٰۃ لشغلا متفق علیہ
اور روایت ہو عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا تھے ہم سلام کرتے اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ ہوتے نماز مین پس جواب دیتے ہمکو پس جبکہ
پھر کر آئے ہم نجاشی کے پاس سے سلام کیا ہمنے اُنپر پس نہ جواب دیا ہمکو پس کہا ہمنے اے رسول خدا کے تھے ہم سلام کرتے آپ پر نماز مین پس
جواب دیتے تھے آپ ہمکو یعنی آپنے جواب کیون ندیا پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق نماز مین البتہ شغل ہو روایت کی یہ بخاری
اور مسلم نے ف نجاشی بادشاہ حبشہ کا اور پیرو دین نصاریٰ کے تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا حق ہونا توریت اور انجیل اور زبور سے
معلوم کرکے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اسلام لایا تھا اور ۹ سنہ ہجری مین انتقال اُسکا ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

صحابہ کے ساتھ کھڑے ہو کر غائبانہ اُسکے جنازے کی نماز پڑھی پس وہ از بسکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت نہایت رکھتا تھا اور جب کفار کے ہاتھ سے ایذا مکہ میں پائی تو اُسکے ملک میں اکثر صحابہ گئے اُسنے صحابہ کے آنے کو غنیمت جانکر خوب خدمت گزاری کی جب صحابہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر سُنی کہ ہجرت کر کے مدینہ میں رونق افزا ہوئے ہیں وہ بھی حاضر ہوئے پس اُسوقت کا حال ابن مسعود بیان کرتے ہیں کہ میں بھی اُسی قافلہ میں تھا موافق پہلی عادت کے میں نے سلام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب نہ دیا اور نماز کے بعد فرمایا کہ نماز میں شغل ہے یعنی شغل پڑھنے قرآن کا اور تسبیح کا اور دعا کا اور مناجات کا ہے وہ مانع ہے کلام کرنے سے ساتھ آدمیوں کے پس اس سے معلوم ہوا کہ جواب سلام کا دینا یا اور کلام کرنا نماز میں حرام ہے اور شرح منیہ میں لکھا ہے کہ اگر جواب سلام کا ہاتھ سے یا سر سے دے یا کوئی اس سے کچھ طلب کرے پس وہ اشارہ کرے سر سے یا آنکھوں سے ہاں کا یا ناکا نہیں فاسد ہوتی نماز اُسکی لیکن مکروہ ہوتی ہے ؀ **وعن** مُعَيْقِيبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے معیقیب سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ حق ایک شخص کے کہ پوچھا اُسنے حال نفس اپنے کا کہ میں برابر کرتا ہوں یعنی نماز میں مٹی کو سجدہ کی جگہ میں فرمایا یعنی اسکے جواب میں اگر ہو تو کرنیوالا ضرور پس کر ایکبار روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** شرح منیہ میں لکھا ہے کہ مکروہ ہے کنکر سجدے کے آگے سے ہٹانے مگر جو سجدہ نہ کر سکے بسبب نشیب و فراز کے تو برابر کر لے ایکبار یا دو بار زیادہ اس سے نہ کرے ؀ **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَصْرِ فِي الصَّلٰوةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ رکھنے سے پہلو پر نماز میں روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطٰنُ مِنْ صَلٰوةِ الْعَبْدِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا پوچھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ادھر اُدھر دیکھنے سے نماز میں پس فرمایا کہ وہ اُچک لینا ہے کہ اُچک لیتا ہے اُسکو شیطان نماز بندے کی سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی ادھر اُدھر دیکھنے سے شیطان اُچک لیتا ہے نماز بندے کی سے کمال اُسکا اور مراد ادھر اُدھر دیکھنے سے یہ ہے کہ گردن پھیر کے ادھر اُدھر دیکھے اسطرح کہ منہ قبلہ کی طرف سے پھر جاوے پس یہ مکروہ ہے اور اگر اسطرح دیکھے کہ سینہ بھی بالکل قبلہ سے پھر جاوے نماز فاسد ہوتی ہے اور کنکھیوں سے ادھر اُدھر دیکھے تو نہیں فاسد ہوتی اور نہ مکروہ ہوتی ہے لیکن خلاف اولی ہے ؀ **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ أَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلٰوةِ إِلَى السَّمَاءِ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ باز رہیں لوگ اُٹھانے نگاہ اپنی کے سے وقت دعا کے نماز میں طرف آسمان کے یا اُچکی جاوینگی آنکھیں اُنکی روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی چاہیے کہ باز آویں اُٹھانے نگاہ کے سے والا اُچکی جاوینگی آنکھیں اُنکی اور نماز میں مطلق نظر اوپر اُٹھانی مکروہ ہے خصوصا وقت دعا کے اسلیے کہ وہم جاتا ہے اسکا کہ اللہ تعالی کے لیے مکان معین ہے اوپر وہ پاک ہے مکانیت سے اور روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھاتے تھے نماز میں نظر اپنی جب نازل ہوئی یہ آیت والذین ہم فی صلوتہم خاشعون پست کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اپنا اور خارج نماز سے وقت دعا کے نگاہ اوپر اُٹھانے میں اختلاف ہے بعضے مکروہ کہتے ہیں بعضے جائز صحیح یہ ہے کہ نہ اُٹھاوے ؀ **وعن** أَبِي قَتَادَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ النَّاسَ وَاُمَامَةُ بِنْتُ اَبِي الْعَاصِ عَلٰى عَاتِقِهٖ فَاِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَاِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُوْدِ اَعَادَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی قتادہ سے کہ کہا دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ امامت کرتے تھے لوگون کی اور امامہ بیٹی ابو العاص کی ہوتی اوپر مونڈھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جسوقت کہ رکوع کرتے بٹھا دیتے یعنی ساتھ اشارے کے اور جسوقت کہ اُٹھتے سجدے سے اٹھا لیتے اسکو اپنے پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ابو العاص داماد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے خاوند حضرت زینب بیٹی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کے انکی بیٹی تھین امامہ اور اسپر ایک شبہ وارد ہوتا ہی کہ یہ اٹھانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امامہ کو اور رکھنا زمین پر اور پھر اُٹھانا فعل کثیر ہوا اور اگر قلیل بھی ہو مکروہ تو ضرور ہو گا پس خطابی کہتا ہی کہ اُٹھانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امامہ کو قصداً نہ تھا بلکہ وہ بسبب نہایت الفت کے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رکھتی تھین نماز مین بھی آنکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چمٹ جاتی تھین اور کندھے پر چڑھ بیٹھتین اور وقت رکوع کے کندھے شریف سے گر پڑتین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو نیچے اُتارتے تھے پس اُٹھانا اور اُتارنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب کرنا ان فعلون کا طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مجاز ہی پس حاجت نہین ہی اسکی کہ کہین کہ یہ فعل کثیر تھا فعل کثیر وہ ہوتا ہی کہ پے در پے ہو اور یہ ایسا نہ تھا یا توجیہ اسکی یہ ہی کہ یہ حالت پہلے حرام ہونے فعل کثیر سے تھی یا یہ مخصوص ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو واللہ اعلم ۱۲ ع ح **وعن** اَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَدْخُلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا يَقُلْ هَا فَاِنَّمَا ذٰلِكُمْ مِنَ الشَّيْطٰنِ يَضْحَكُ مِنْهُ

اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ جمائی لے ایک تمھارا نماز مین پس چاہیے کہ بند کرے جبتک کہ ہو سکے پس تحقیق شیطان گھس جاتا ہی یعنی منھ مین روایت کی یہ مسلم نے اور بیچ روایت بخاری کے ابی ہریرہ سے ہی کہ کہا جسوقت کہ جمائی لے ایک تمھارا نماز مین پس چاہیے کہ بند کرے جبتک کہ ہو سکے اور نہ کہے لفظ ہا کا یعنے جیسے جمائی کے وقت بے اختیار یہ لفظ کبھی منھ سے نکل جاتا ہی سوا اسکے نہین کہ یہ شیطان سے ہی ہنستا ہی وہ اس سے **ف** جمائی بسبب پیٹ بھرنے اور کدورت حواس و ثقل بدن کے ہوتی ہی اور باعث کسل کی ہی عبادت مین اسلیے اسکو نسبت شیطان کی طرف کیا جمائی لینے مین منھ مین گھس جاتا ہی یعنی ایسی حالت مین بہکانا اور باز رکھنا عبادت سے خوب اُسکو میسر ہوتا ہی اور ہنسنے سے اسکے یہ مراد ہی کہ خوش ہوتا ہی ایسی حالت دیکھکر کہ یہ باعث کسل کی ہی عبادت مین پس فرمایا کہ جہانتک ہو سکے روکے اُسکو اور طور منھ بند کرنے کا یہ ہی کہ ہونٹ بھینچے اور نیچے کا ہونٹ دانتون مین پکڑے یا پشت بائین ہاتھ کی منھ پر رکھے ۱۲ ع ح **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عِفْرِيْتًا مِنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ الْبَارِحَةَ لِيَقْطَعَ عَلَيَّ صَلٰوتِي فَاَمْكَنَنِي اللّٰهُ مِنْهُ فَاَخَذْتُهُ فَاَرَدْتُ اَنْ اَرْبِطَهُ عَلٰى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى تَنْظُرُوْا اِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ دَعْوَةَ اَخِي سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِاَحَدٍ مِنْ بَعْدِي فَرَدَدْتُهُ خَاسِئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ رضؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ایک دیو جنون مین سے یعنی شیطان سرکش چھوٹ آیا آجکی رات تاکہ توڑے مجھپر نماز میری پس قدرت دی مجھکو اللہ نے اُسپر پس پکڑا مین نے اُسکو پس ارادہ کیا مین نے یہ کہ باندھ رکھون اُسکو ایک ستون سے

ستونوں مسجد کے سے یعنی مسجد نبوی کے تا کہ دیکھو تم لوگ طرف اسکے سب پس یاد کی مین نے دعا بھائی اپنے سلیمان کی اے رب بخش مجھے
ایسے ملک کہ نہ لائق ہو واسطے کسی کے پیچھے میرے پس ہانکا مین نے اسکو خوار روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف چھوڑا یعنی
جنون میں سے کہ بند کیا ہے انکو حضرت سلیمان ع نے یعنی جزائر وغیرہ مین آ کر تاکہ توڑے مجھ پہ نماز میری یعنی وسوسے ڈالکر کمال نماز میری کا کھودے
اور مراد ملک سے مسخر کرنا ہے جن اور شیاطین کا اور تصرف کرنا انمین ہے ازبسکہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ دعا کی تھی اور یہ ملک خاص اپنے ہی لیے
چاہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ چاہا کہ ظاہر کریں اپنے تصرف کا انمین کریں اور کارخانہ ملک سلیمان کا توڑیں الا بالقوۃ تصرف اور قدرت اور سلطنت
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ اُس سے تھی اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ چھونا شیطان کا نماز کو توڑتا نہیں ؛ ح ع ؛ وعن سهل بن
سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نابه شيء في صلوته فليسبح فانما التصفيق للنساء وفي رواية
قال التسبيح للرجال والتصفيق للنساء متفق عليه اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص کہ در پیش آوے اسکو کچھ نماز مین پس چاہیے کہ سبحان اللہ کہے پس سوائے اسکے نہیں کہ دستک دینی واسطے عورتوں کے ہے اور ایک روایت
مین ہے کہ فرمایا سبحان اللہ کہنا واسطے مردوں کے اور دستک دینی واسطے عورتوں کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پیش آوے کچھ یعنی
جیسے کہ نماز گھر مین پڑھتا ہے اور اسکو کسی نے پکارا یا اذن مانگی گھر مین آنے کے لیے اور وہ جانتا نہیں کہ یہ نماز مین ہے تو اس صورت مین مرد کو
چاہیے کہ سبحان اللہ کہکر آگاہ کر دے اور عورت دستک بجاوے اسلیے کہ آواز اسکی بھی عورت ہے اور دستک یوں بجاوے کہ ہتیلی اپنے داہنے ہاتھ
کی بائیں ہاتھ کی پشت پر مارے اور ہتیلی ہتیلی پر نہ مارے جیسے کہ گانے والی ملتی ہیں اگر اس طرح مارےگی تو نماز فاسد ہو جاویگی ش ح ؛

الفصل الثاني فصل دوسری

عن عبد الله بن مسعود قال كنا نسلم على النبي صلى الله عليه وسلم وهو في الصلوة قبل ان ناتي ارض الحبشة فيرد علينا فلما رجعنا من ارض الحبشة اتيته فوجدته يصلي فسلمت عليه فلم يرد علي حتى اذا قضى صلوته قال ان الله يحدث من امره ما يشاء وان مما احدث ان لا تتكلموا في الصلوة فرد علي السلام وقال انما الصلوة لقراءة القران وذكر الله فاذا كنت فيها فليكن ذلك شانك رواه ابو داود
اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رض سے کہ کہا تھے ہم سلام کرتے اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ ہوتے تھے نماز مین پہلے اس سے کہ آویں ہم
زمین حبشہ کی مین پس جواب سلام کا دیتے ہمکو پھر جب کہ پھر آئے ہم زمین حبشہ کی سے آیا مین اُن پاس پس پایا مین نے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو نماز پڑھتے پس سلام کیا مین نے انپر پس نہ جواب دیا مجھکو یہاں تک کہ جس وقت پڑھ چکے نماز اپنی فرمایا تحقیق اللہ تعالی ظاہر کرتا ہے حکم اپنے سے
جو چاہتا ہے اور تحقیق اُس چیز سے کہ ظاہر کیا یہ ہے کہ نہ بولا کرو نماز مین پھر جواب دیا مجھے سلام کا اور فرمایا سوائے اسکے نہیں کہ نماز واسطے پڑھنے
قرآن کے اور ذکر خدا کے ہے پس جس وقت کہ ہووے تو نماز مین پس چاہیے کہ ہووے یہ حال تیرا یعنی پڑھنا قرآن کا اور ذکر کرنا روایت کی یہ ابو داود نے ف
کہا ابن ملک نے کہ اسمین دلیل ہے اسپر کہ مستحب ہے جواب دینا سلام کا بعد فراغ کے نماز سے اور اسی طرح اگر پیشاب پھرتا ہو یا قرآن پڑھتا ہو اور
کوئی سلام کرے تو مستحب ہے بعد فارغ ہونے کے جواب دینا اُسکے سلام کا ع ع ؛ وعن ابن عمر قال قلت لبلال كيف كان النبي
صلى الله عليه وسلم يرد عليهم حين كانوا يسلمون عليه وهو في الصلوة قال كان يشير بيده رواه
الترمذي وفي رواية النسائي نحوه وعوض بلال صهيب اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا مین نے واسطے بلال کے کس طرح تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

جواب دیتے صحابیوں کو جس وقت کہ سلام کرتے آنپر اور وہ ہوتے نماز میں کہا تھے اشارہ کرتے ساتھ ہاتھ اپنے کے روایت کی یہ ترمذی نے
اور صحیح روایت نسائی کے مانند اسکے اور بدلے بلال کے صہیب ہی یعنی ترمذی کی روایت میں ہی کہ ابن عمر نے بلال سے پوچھا اور نسائی کی
روایت میں ہی کہ صہیب سے پوچھا **ف** اشارہ اسطرح کرتے تھے کہ نیچہ ہاتھ کا کھولکر ہتیلی زمین کی طرف کرتے جیسا کہ حدیث ابو داؤد وغیرہ کی مین
آیا ہی اور کبھی اکتفا کرتے ساتھ اشارہ انگلی کے فتاوی ظہیریہ مین ہی کہ اگر اشارہ کرے سلام کے جواب مین ساتھ سر کے یا ہاتھ کے یا انگلی کے
نہین فاسد ہوتی نماز اور خلاصہ مین ہی کہ سر یا ہاتھ سے اگر جواب سلام کا دیوے فاسد ہوتی ہی نماز اور شرح منیہ مین ہی کہ مکروہ ہی یہ کہ جواب سلام کا
دے مصلی ساتھ اشارے ہاتھ کے یا سر کے پس اس حدیث کو حمل اسپر کرینگے کہ یہ اشارے سے جواب دینا پہلے نسخ ہونے کلام کے سے نماز میں تھا
جب کلام کرنا نماز مین منسوخ ہوا جواب دینا زبان سے اور اشارے سے بھی منع ہوا اسلیے کہ اشارہ بھی بیچ معنی کلام کے ہی ۲ ح **وعن**
رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا
مُبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ
فِي الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَ رِفَاعَةُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَّثَلٰثُوْنَ مَلَكًا اَيُّهُمْ
يَصْعَدُ بِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی رفاعہ بن رافع سے کہ کہا نماز پڑھی مین نے پیچھے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس چھینکا مین نے پھر کہا مین نے سب تعریف ہی واسطے اللہ کے تعریف بہت پاکیزہ یعنی خالص با برکت اور برکت
کی گئی اوسپر جیسے کہ دوست رکھتا ہی رب ہمارا اور پسند کرتا ہی یعنی تعریف پس جب نماز پڑھ چکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پھرے پس فرمایا
کون ہی کلام کرنیوالا نماز میں پس نہ بولا کوئی یعنی اس ڈر سے کہ غصہ نہ کرین پھر فرمائی یہ بات دوسری بار پس نہ بولا کوئی پھر فرمائی یہ تیسری بار
پس کہا رفاعہ نے مین ہون یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری ہاتھ اوسکے مین ہی
البتہ تحقیق جلدی کرتے تھے اس کلمہ کے لیجانے کے لیے کتنے اوپر تیس فرشتے کہ کونسا اونمین سے لیجاوے اوسکو روایت کی یہ ترمذی اور
ابو داؤد اور نسائی نے **ف** کہا ابن ملک نے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جائز ہی حمد کرنی نماز مین واسطے چھینکنے والے کے لیکن اولی یہ ہی
کہ حمد دل مین کرے یا سکوت کرے واسطے نکلنے کے خلاف سے جیسے کہ شرح منیہ مین ہی **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّثَاؤُبُ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ وَلِابْنِ مَاجَةَ فَلْيَضَعْ يَدَهٗ عَلٰى فِيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جمائی یعنی نماز مین شیطان سے ہی پس جس وقت کہ جمائی لے ایک تمہارا پس چاہیے کہ روکے اوسکو جہانتک کہ
ہو سکے روایت کی یہ ترمذی نے اور بیچ اور روایت ترمذی اور ابن ماجہ کے یہ ہی پس چاہیے کہ رکھے ہاتھ اپنا منہہ اپنے پر **ف** شیطان
سے ہی اسلیے کہ باعث کسل اور نیند اور سستی کی ہی اور شیطان ان چیزون سے خوش ہوتا ہی ۲ ح **وعن** كَعْبِ بْنِ
عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا اِلَى الْمَسْجِدِ
فَلَا يُشَبِّكَنَّ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ فَاِنَّهٗ فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ
اور روایت ہی کعب بن عجرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ وضو کرے ایک تم مین سے پس اچھا کرے وضو اپنا

پھر نکلے قصد کر کے طرف مسجد کے پس نہ تشبیک کرے درمیان انگلیوں اپنی کے اسلیے کہ تحقیق وہ نماز مین ہے روایت کی یہ احمد اور ترمذی
اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نے ف اچھا وضو کرے یعنی ساتھ آداب اور شرائط حضور کے کرے اور لکھا ہے علما نے کہ جسقدر توجہ
اور حضور وضو مین حاصل ہوگا اسی قدر نماز مین بھی ہوگا اور تشبیک نہ کرے یعنی انگلیان ایک ہاتھ کی دوسرے ہاتھ کی انگلیون مین نہ ڈالے اسلیے
کہ جب بنیت نماز کے جاتا ہے تو گویا نماز ہی مین ہوتا ہے اور تشبیک نماز مین ممنوع ہے اسلیے کہ منافی ہے خشوع اور خضوع کے پس راہ مین بھی
ممنوع ہوئی اور اسی قیاس پر جو چیز کہ حالت نماز مین ممنوع ہے راہ مین بھی نہ کرنی چاہیے اور اسمین تنبیہ ہے اسپر کہ بندے کو چاہیے کہ نماز کی
راہ مین ساتھ حضور اور خشوع اور ادب اور وقار کے جاوے اور بخاری نے صحیح بخاری مین ایک باب عقد کیا ہے واسطے تشبیک کے مسجد
اور اسمین دو حدیثین لایا ہے کہ دلالت کرتی ہین اسکے جواز پر پس علما نے لکھا ہے کہ نہی اُس صورت مین ہے کہ بطریق کھیلنے کے ہو اور جائز ہے
بطریق تشبیک کے یا ممکن ہے کہ حمل کرین اُسکو کہ پہلے نہی سے تھی ش ع و وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَزَالُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ فِيْ صَلٰوتِهٖ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ فَاِذَا الْتَفَتَ انْصَرَفَ عَنْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ
وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتا ہے اللہ
عزت والا بزرگی والا متوجہ بندہ پر اُس حالت مین کہ وہ نماز مین ہوتا ہے جب تک کہ اِدھر اُدھر نہین دیکھتا یعنی گردن پھیر کر پس جبکہ
ادھر اُدھر دیکھتا ہے تو اللہ بھی اُس سے منہ پھیر لیتا ہے روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نے ف کہا ابن ملک نے
کہ مراد منہ پھیرنے سے کم دینا ثواب کا ہے اور ترمذی حدیث انس سے لایا ہے اور تصحیح کی ہے کہ جب کھڑا ہوتا ہے بندہ نماز مین متوجہ ہوتا ہے
اُسپر پروردگار تعالی ساتھ ذات بزرگ اپنی کے اور جب ادھر اُدھر دیکھتا ہے اور غیر کی طرف دیکھتا ہے بندہ تو فرماتا ہے اللہ تعالی کہ اے
ابن آدم کسکی طرف دیکھتا ہے تیرے لیے کوئی ہے بہتر مجھسے کہ اسکی طرف دیکھتا ہے متوجہ ہو اپنا میری طرف لا اور جب دوبارہ ادھر اُدھر
دیکھتا ہے تو پھر حق جل وعلی اسی طرح فرماتا ہے اور جب تیسری بار دیکھتا ہے تو پھیر لیتا ہے حق تعالی اپنا روے مبارک اُس سے ش ع ت +
وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَنَسُ اجْعَلْ بَصَرَكَ حَيْثُ تَسْجُدُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ
فِي السُّنَنِ الْكَبِيْرِ مِنْ طَرِيْقِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسٍ يَرْفَعُهٗ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے
انس رکھا تو نگاہ اپنی جس جگہ سجدہ کرتا ہے تو روایت کی یہ بیہقی نے سنن کبیر مین طریق حسن سے انس سے کہ مرفوع کیا ہے اسکو ف ظاہر اس
حدیث کا دلالت کرتا ہے اسپر کہ مستحب ہے نظر رکھنی سجدہ کی جگہ ساری نماز مین اور یہی ہے عمل شافعیہ کا ولیکن طیبی نے کہا ہے کہ مستحب ہے کہ قیام
مین نظر سجدے کی جگہ رکھے اور رکوع مین پشت قدم پر اور سجدے مین ناک کی طرف اور التحیات مین گود کی طرف اور یہی مذہب ہے
حنفیہ کا ساتھ زیادتی اسکے کہ سلام مین کندھون پر نظر رکھے اور بعض علما نے کہا ہے کہ حرم شریف مین نظر کعبہ پر رکھے اور اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ آنکھ بند کرنی نماز مین مکروہ ہے اور اصل مشکوٰۃ مین بعد لفظ رواہ کے سفیدی چھوٹی ہوئی ہے کسی شارح نے یہ عبارت ملا دی ہے البیہقی
آخر تک ش ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ اِيَّاكَ وَالْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّ الْاِلْتِفَاتَ
فِي الصَّلٰوةِ هَلَكَةٌ فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَفِي التَّطَوُّعِ لَا فِي الْفَرِيْضَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بیٹے میرے بچ تو ادھر اُدھر دیکھنے سے نماز مین اسلیے کہ ادھر اُدھر دیکھنا نماز مین یعنی گردن پھیر کر سبب ہے ہلاکی کا
پس اگر ضرور ہو تو نفلون مین نہ فرضون مین روایت کی یہ ترمذی نے ف سبب ہلاکی کا ہے یعنی آخرت مین اسلیے کہ اطاعت شیطان کی کی

پس اگر ہو ضرور یعنی اگر راضی ہوتا ہے ساتھ نقصان نماز کے اور فوت ہونے کمال کے پس نماز نفل میں کرے کہ کار اسکا بہ نسبت فرض کے سہل ہے نہ نماز فرض میں کہ اہتمام کامل کرنے اسکے کا ضرور ہے اور حقیقت میں نقصان نفلوں کا باعث نقصان فرضوں کا ہے اسلیے کہ نوافل تکملات فرائض کی ہیں پس غرض اس سے یہ نہیں ہے کہ نفلوں میں ادھر ادھر دیکھنا مکروہ نہیں ہے بلکہ رغبت دلائی ہے اسپر کہ فرضوں میں یہ فعل نہ کرے خوب احتیاط کرے اسمیں اور ظاہر تر یہ ہے کہ حاصل حدیث کا یہ ہے کہ کراہت اس فعل کی نفلوں میں کم ہے بہ نسبت فرضوں کے ۰ ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْحَظُ فِي الصَّلٰوةِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا وَلَا يَلْوِيْ عُنُقَهٗ خَلْفَ ظَهْرِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کنکھیوں سے دیکھتے نماز میں داہنے اور بائیں اور نہ پھیرتے تھے گردن اپنی پیچھے پیٹھ اپنی کے روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف اس طرح دیکھنا اسلیے تھا کہ تا لوگ معلوم کریں کہ یہ نماز کو باطل نہیں کرتا یا واسطے دیکھنے احوال مقتدیوں کے تھا اور اس سے معلوم ہوا کہ مکروہ پھیرنا گردن کا ہے نہ کنکھیوں سے دیکھنا اگرچہ ترک اولی ہے ۰ ح وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَفَعَهٗ قَالَ الْعُطَاسُ وَالنُّعَاسُ وَالتَّثَاؤُبُ فِي الصَّلٰوةِ وَالْحَيْضُ وَالْقَيْءُ وَالرُّعَافُ مِنَ الشَّيْطٰنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عدی بن ثابت سے اسنے نقل کی اپنے باپ سے اسنے نقل کی عدی کے دادا سے کہ اسنے پہونچائی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چھینکنا اور اونگھنا اور جمائی لینی نماز میں اور حیض آنا اور قے آنی اور نکسیر چھوٹنی شیطان سے ہے روایت کی یہ ترمذی نے ف یعنی یہ سب چیزیں کہ نماز میں واقع ہوں شیطان سے ہیں یعنی خوش ہوتا ہے ان چیزوں سے اور مراد چھینکنے سے چھینکنا بکثرت ہے پس یہ نہیں منافی ہے اس حدیث کے کہ اللہ دوست رکھتا ہے چھینکنے کو اسلیے کہ مراد اس سے چھینکنا معتدل ہے اور چھینکنا معتدل یہ ہے کہ تین سے کم ہو اور ظاہر وجہ تطبیق دونوں حدیثوں کی یہ ہے کہ دوست رکھتا ہے اللہ تعالی چھینکنے کو خارج نماز کے اور چھینکنا کہ مکروہ ہے اندر نماز کے ہے اور ان چیزوں سے شیطان خوش اسلیے ہوتا ہے کہ چھینکنا مانع قرأت اور حضور کا ہے اور اونگھ اور جمائی باعث کسل اور سستی کی ہیں عبادت میں اور حیض اور قے اور نکسیر مفسد نماز کی ہیں اور پہلی تین چیزوں کے بعد لفظ فی الصلوۃ کا ذکر کر کے جدا کر دیا انکو تین چیزوں اخیر سے اسلیے کہ تین چیزیں اخیر کی مفسد نماز کی ہیں بخلاف تین چیزوں پہلی کے کہ وہ مفسد نہیں ۰ ح وَعَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَلِجَوْفِهٖ اَزِيْزٌ كَاَزِيْزِ الْمِرْجَلِ يَعْنِيْ يَبْكِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَفِيْ صَدْرِهٖ اَزِيْزٌ كَاَزِيْزِ الرَّحٰى مِنَ الْبُكَاءِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَى النَّسَائِيُّ الرِّوَايَةَ الْاُوْلٰى وَاَبُوْ دَاوُدَ الثَّانِيَةَ اور روایت ہے مطرف بن عبد اللہ بن شخیر سے اسنے نقل کی اپنے باپ سے کہا آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حالت میں کہ وہ نماز پڑھتے تھے اور انکے اندر سے آواز آتی تھی مانند آواز جوش کرنے دیگ کے یعنی روتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑھتے تھے اور سینہ انکے میں آواز تھی مانند آواز چکی کے رونے سے روایت کی یہ احمد نے اور روایت کی نسائی نے روایت پہلی اور ابو داؤد نے دوسری ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رونے سے نماز باطل نہیں ہوتی اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ اگر آہ کرے یا آہ کھینچے یا آواز سے رووے اگر یاد کرنے بہشت اور دوزخ سے ہے نہیں ٹوٹتی نماز اور اگر درد اور مصیبت سے ہے ٹوٹ جاتی ہے ۰ ح وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يَمْسَحِ

الحصٰی فَاِنَّ الرَّحْمَۃَ تُوَاجِھُہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ
اور روایت ہے ابی ذر رضی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ کھڑا ہووے ایک تمھارا طرف نماز کے پس نہ دور کرے ہاتھ سے کنکری کو پس تحقیق رحمت سامنے ہوتی ہے اُسکے روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف رحمت سامنے ہوتی ہے پس نہیں لائق ہے کہ اس مقام میں بے ادبی کرے اور کھیلے ساتھ کنکری کے تا پانے انوار فضل و رحمت کے سے محروم نہ ہووے ہو ع **وعن** اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ رَاَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غُلَامًا لَنَا یُقَالُ لَہٗ اَفْلَحُ اِذَا سَجَدَ نَفَخَ فَقَالَ یَا اَفْلَحُ تَرِّبْ وَجْھَکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہا دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام کو کہ ہمارا تھا کہا جاتا تھا اسکو افلح جس وقت کہ سجدہ کرتا پھونک مارتا یعنی زمین پر تا منھ گرد میں نہ بھرے پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اے افلح خاک آلودہ کر منھ اپنے کو روایت کی یہ ترمذی نے ف یعنی پھونک نہ مار تا منھ خاک آلودہ ہووے کہ یہ قریب تر ہے طرف عاجزی کے اور بہت ثواب حاصل ہوتا ہے اسمیں ہو ع **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاِخْتِصَارُ فِی الصَّلٰوۃِ رَاحَۃُ اَھْلِ النَّارِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے ابن عمر رضی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلو پر ہاتھ رکھنے نماز میں یہ صورت ہے راحت دوزخیوں کی روایت کی یہ شرح السنۃ میں ف یعنی دوزخی رنج اٹھاوینگے بسبب بہت کھڑے رہنے کے محشر میں پس آرام طلب کرینگے ساتھ ہاتھ رکھنے کے پہلو پر پس حالت نماز میں اسطرح کھڑے ہونے کو منع فرمایا تا مشابہت ساتھ دوزخیوں کے نہو ہو ع **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُقْتُلُوا الْاَسْوَدَیْنِ فِی الصَّلٰوۃِ الْحَیَّۃَ وَالْعَقْرَبَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَلِلنَّسَائِیِّ مَعْنَاہُ
اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مار دو دو کالوں کو نماز میں مراد دو کالوں سے سانپ اور بچھو ہیں روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ترمذی نے اور نسائی نے معنی اسکے ف کہا ابن ملک نے کہ جائز ہے مارنا انکا ساتھ ایک چوٹ یا دو چوٹ کے نہ زیادہ اس سے اسلیے کہ عمل کثیر توڑ دیتا ہے نماز کو اور شرح منیہ میں لکھا ہے کہ کہا بعض مشائخ نے کہ یہ اس صورت میں ہے کہ محتاج ہو طرف بہت چلنے کے یعنی تین قدم پے در پے رکھنے کے اور نہ طرف کام بہت کے یعنی تین چوٹوں پے در پے کے پس جب محتاج ہوا انکا اور چلا اور کام بہت فاسد ہو جائیگی نماز اسلیے کہ یہ عمل کثیر ہوا ذکر کیا یہ سروجی نے مبسوط میں پھر کہا اور ظاہر تر یہ ہے کہ نہ فرق کیا جاوے اسمیں اسلیے کہ یہ خصت ہے مانند چلنے کے بیچ پیش آنے حدث کے اور صحیح تر یہ ہے کہ نماز اسمیں فاسد ہو جاتی ہے لیکن مباح ہے فاسد کرنا اسکا بسبب عذر کے جیسے کہ مباح ہے واسطے قریاد رسی کسی مظلوم کے یا واسطے بچانے کسی کے ہلاک سے جیسے کہ کوئی گرا پڑتا ہے چھت سے یا جلا جاتا ہے یا ڈوبا جاتا ہے تو توڑ دے نماز اور بچاوے انکو اور اسی طرح جب خوف ہو ضائع ہونے ایک چیز کا کہ اسکی ہو یا غیر کی اور قیمت اسکی ایک درہم ہو تو جائز ہے کہ نماز توڑ ڈالے اور لے وہ چیز اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ جائز ہے ہر طرح کے سانپ کو مارنا تخصیص کالے ہی کی نہیں اور حدیث میں قید کالے کی تغلیبا ہے ہو ع **وعن** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ تَطَوُّعًا وَالْبَابُ عَلَیْہِ مُغْلَقٌ فَجِئْتُ فَاسْتَفْتَحْتُ فَمَشٰی فَفَتَحَ لِیْ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی مُصَلَّاہُ وَذَکَرَتْ اَنَّ الْبَابَ کَانَ فِی الْقِبْلَۃِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَرَوَی النَّسَائِیُّ نَحْوَہٗ
اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی سے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے نفل اور دروازہ ہوتا انپر بند پس میں آتی اور

کھولاتی پس چلتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کھول دیتے میرے لیے پھر پھرتے طرف نماز کی جگہ اپنی کے اور ذکر کیا حضرت عائشہؓ نے یہ کہ دروازہ تھا جانب قبلہ کے روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ترمذی نے اور روایت کی نسائی نے مانند اسکے **ف** دروازہ تھا جانب قبلہ کے یعنی دروازہ کھولنے کے لیے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے تھے تو قبلہ سے منہ نہ پھرتا تھا اسلیے کہ سامنے تھا قبلہ اور مُصلّے پر پھر جو آتے تو پچھلے پانوں ہٹ کر آتے تا پشت بہ قبلہ نہوں اور لکھا ہے علما نے کہ گھر تنگ تھا ایک دو قدم سے زیادہ چلنا نہ پڑتا تھا کہ فعل کثیر ہوتا لیکن اشکال پھر بھی باقی رہتا ہے کہ دو قدم چلنا اور دروازہ کھولنا اور پھر آنا یہ سب ملکر فعل کثیر ہیں جواب یہ ہے کہ یہ افعال پے در پے نہوتے تھے کہ عمل کثیر ہوتا ۞ ع ع ۞ **وعن** طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَسَا اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَنْصَرِفْ وَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُعِدِ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ مَعَ زِيَادَةٍ وَنُقْصَانٍ اور روایت ہے طلق بن علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نکلے بائی بلا آواز کسی کی تم میں سے نماز میں پس چاہیے کہ پھرے اور وضو کرے اور پھر پڑھے نماز روایت کی یہ ابو داؤد نے اور روایت کی ترمذی نے ساتھ زیادتی اور نقصان کے **ف** جب بائی آپ سے نکلے تو وضو کرکے از سر نو نماز پڑھنی افضل ہے جیسے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا اور بنا کرنی ساتھ شرائط کے کہ فقہ میں مذکور ہیں جائز ہے امام اعظمؒ کے نزدیک کہ اور حدیثوں سے انہوں نے ثابت کی ہے اور تینوں اماموں کے نزدیک نہیں جائز اور اگر قصداً بائی نکالے تو واجب ہے از سر نو پڑھنا نماز کا ۞ ع ع ۞ **وعن** عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُكُمْ فِي صَلٰوتِهٖ فَلْيَاْخُذْ بِاَنْفِهٖ ثُمَّ لْيَنْصَرِفْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے یہ کہ اُنہوں نے کہا کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ٹوٹے ایک تمھارے کا وضو نماز اُسکی میں پس چاہیے کہ پکڑے ناک اپنی پھر پھرے روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنی ایسی صورت میں ناک پکڑ کے وضو کے لیے جاوے تا لوگ گمان کریں کہ نکسیر پھوٹی ہے یہ اسلیے فرمایا کہ اسمیں عیب چھپتا ہے اور یوں ہیں چلا جاویگا تو اسمیں بے حیائی لازم آئیگی اسلیے کہا تا اُس شخص کو لوگ داخل نقصان کے رکھتے ہیں اور لوگ غیبت میں پڑینگے اسلیے لکھا ہے علما نے کہ جو کوئی نفس الامر میں محق ایک بات کا ہو اور ظاہر میں محل اعتراض کا اسکو چاہیے کہ اپنے دل میں اُسکو پوشیدہ رکھے تا لوگ بے آبروئی نہ کریں اور ساتھ اُس عیب کے کہ نہ رکھتا ہو منسوب نہ کریں اور یہ جھوٹ کے قبیل سے نہیں ہے بلکہ قبیل معاریض سے ہے ۞ ع ۞ **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُكُمْ وَقَدْ جَلَسَ فِيْ اٰخِرِ صَلٰوتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ فَقَدْ جَازَتْ صَلٰوتُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَقَدِ اضْطَرَبُوْا فِيْ اِسْنَادِهٖ اور روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ وضو ٹوٹے ایک تمھارے کا اُس حالت میں کہ تحقیق بیٹھ چکا ہے بیچ آخر نماز اپنی کے یعنی مقدار تشہد کے پہلے اس سے کہ سلام پھیرے پس تحقیق جائز ہوئی نماز اُسکی روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث ہے کہ اسناد اسکی نہیں قوی اور تحقیق اضطراب کیا ہے بیچ اسناد اسکی کے **ف** اس صورت میں امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک قصداً وضو توڑیگا تو نماز ہوویگی اسلیے کہ خروج بفعل مصلی فرض ہے انکے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک اپسے وضو ٹوٹ جاویگا تو بھی نماز تمام ہو جاویگی پس امام اعظمؒ کے نزدیک یہ حدیث محمول ہے قصداً وضو توڑنے پر اور صاحبین کے نزدیک مطلق پر پس یہ حدیث مؤید ہے مذہب ہمارے کی خصوصاً مذہب صاحبین کی

بلغ

بخلاف شافعی کے کہ انکے نزدیک لفظ سلام سے نکلنا فرض ہے اور امام اعظم رح کے نزدیک واجب اور حدیث مضطرب وہ ہے کہ روایت کی گئی ہو وجوہ مختلف پر اور یہ علامت ضعف کی ہے اسلیے کہ دلالت کرتی ہے اسپر کہ راویوں کو ضبط نہیں ہوئی کہتا ہوں میں یعنی ملا علی قاری کہتے ہیں کہ اس حدیث کے لیے طرق ہیں کہ ذکر کیا ہے انکو طحاوی نے اور تعدد طرق کا پہونچاتا ہے حدیث ضعیف کو طرف حدیث حسن کے شرح ع

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج الی الصلٰوۃ فلما کبر انصرف واوما الیھم ان کما کنتم ثم خرج فاغتسل ثم جاء وراسہ یقطر فصلی بھم فلما صلی قال انی کنت جنبا فنسیت ان اغتسل رواہ احمد وروی مالک عن عطاء بن یسار مرسلا روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نکلے طرف نماز کے پس جب ارادہ تکبیر کہنے کا کیا پھرے اور اشارہ کیا طرف صحابہ کے یہ کہ ٹھہرے رہو جسطرح سے کہ ہو تم پھر نکلے مسجد سے پس نہائے پھر آئے اور سر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ٹپکتا تھا پس نماز پڑھائی انکو پس جب نماز پڑھا چکے فرمایا تحقیق تھا میں جنبی پس بھول گیا میں یہ کہ نہاؤں روایت کی یہ احمد نے اور روایت کی مالک نے عطاء بن یسار سے بطریق ارسال کے **وعن** جابر قال کنت اصلی الظھر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ قبضۃ من الحصی لتبرد فی کفی اضعھا لجبھتی اسجد علیھا لشدۃ الحر رواہ ابو داود وروی النسائی نحوہ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا تھا میں نماز پڑھتا ظہر کی ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس لیتا میں مٹھی کنکریوں سے تاکہ ٹھنڈی ہو جاویں میرے ہاتھ میں رکھتا تھا میں کنکریوں کو واسطے پیشانی اپنی کے کہ سجدہ کروں میں انپر واسطے شدت گرمی کے روایت کی یہ ابو داود نے اور روایت کی نسائی نے مانند اسکے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اتنا کام نماز میں معاف ہے اور فعل کثیر بھی نہیں ہے ع **وعن** ابی الدرداء قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فسمعناہ یقول اعوذ باللہ منک ثم قال العنک بلعنۃ اللہ ثلثا وبسط یدہ کانہ یتناول شیئا فلما فرغ من الصلٰوۃ قلنا یا رسول اللہ قد سمعناک تقول فی الصلٰوۃ شیئا لم نسمعک تقولہ قبل ذلک ورایناک بسطت یدک قال ان عدو اللہ ابلیس جاء بشہاب من نار لیجعلہ فی وجھی فقلت اعوذ باللہ منک ثلث مرات ثم قلت العنک بلعنۃ اللہ التامۃ فلم یستاخر ثلث مرات ثم اردت ان اخذہ واللہ لولا دعوۃ اخینا سلیمن لاصبح موثقا یلعب بہ ولدان اھل المدینۃ رواہ مسلم اور روایت ہے ابی درداء سے کہا کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ نماز پڑھتے تھے پس سنا ہمنے انکو کہتے تھے پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ کے تجھسے پھر فرمایا لعنت کرتا ہوں میں تجھکو ساتھ لعنت خدا کے تین بار اور کھولے ہاتھ اپنے گویا کہ پکڑتے ہیں کسی چیز کو پس جب فارغ ہوئے نماز سے کہا ہمنے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق سنا ہمنے آپ کو کہ کہتے تھے نماز میں ایک چیز کہ نہیں سنا ہمنے آپ کو کہتے پہلے اس سے اور دیکھا ہمنے آپ کو کہ کھولتے تھے ہاتھ اپنا فرمایا تحقیق دشمن خدا کا ابلیس لایا شعلہ آگ کا تاکہ ڈالے اسکو منہ میرے پر پس کہا میں نے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے تجھسے تین بار پھر کہا میں نے لعنت کرتا ہوں میں تجھکو ساتھ لعنت خدا کے ایسی کہ پوری ہے پس نہ ہٹا کہا میں نے یہ یعنی جو کہ مذکور ہوا تین بار پھر ارادہ کیا میں نے یہ کہ پکڑوں میں اسکو قسم ہے اللہ کی اگر نہوتی دعا بھائی ہمارے سلیمان کی البتہ صبح کرتا شیطان بندھا ہوا یعنی ستون سے کھیلتے ساتھ اسکے لڑکے اہل مدینہ کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام نے دعا جنات کے مسخر ہونے کی اور تصرف کی انپر کی تھی چنانچہ شرح ع ذکر کی

بیچ آخر فصل اول کے حدیث ابو سعید کی مین گذر چکی اور یہین دلیل قوی ہی اسپر کہ البتہ جنون مین سے ہو ۴ ع ع

وعن نافع قال ان عبد الله بن عمر مرّ علی رجل وهو یصلی فسلّم علیه فرد الرجل کلاما فرجع الیه عبد الله ابن عمر فقال له اذا سلّم علی احدکم وهو یصلی فلا یتکلم ولیشر بیده رواه مالک

اور روایت ہی نافع سے کہ کہا تحقیق عبد اللہ بن عمر گذرے ایک شخص پر اس حال مین کہ وہ نماز پڑھتا تھا پس سلام کیا اسپر پس جواب دیا سلام کا اس شخص نے ابن عمر کو بولکر پس پھرے طرف اسکے عبد اللہ بن عمر پھر کہا واسطے اسکے جسوقت کہ سلام کیا جاوے اوپر ایک تمھارے کے اس حال مین کہ وہ نماز پڑھتا ہو پس نہ بولے اور چاہیے کہ اشارہ کرے ساتھ ہاتھ اپنے کے روایت کی یہ مالک نے ف بیان اس اشارے کا دوسری فصل مین بیچ حدیث ابن عمر کے گذر چکا کہ یہ حکم پہلے تھا پھر منسوخ ہوا

باب السہو

باب ہی بیچ بیان سجدہ سہو کے ف جاننا چاہیے کہ سہو و نسیان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ اقوال کے جو کہ متعلق ساتھ خبر دینے کے اور پہنچانے حکموں کے ہین جائز نہین اور افعال مین ہوتا تھا تاکہ لوگ مسائل اسکے سیکھین ۴ ع

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان احدکم اذا قام یصلی جاءه الشیطان فلبس علیه حتی لا یدری کم صلی فاذا وجد ذلک احدکم فلیسجد سجدتین وهو جالس متفق علیه

روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ایک تمھارا جسوقت کہ کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہی آتا ہی اسکو شیطان پس شبہ ڈالتا ہی اسپر یہان تک کہ نہین جانتا کہ کتنی نماز پڑھی پس جسوقت کہ پاوے یہ ایک تمھارا پس چاہیے کہ کرے دو سجدے اس حالت مین کہ وہ بیٹھا ہو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ صورت شک کی ہی اور فرق درمیان شک اور سہو کے یہ ہی کہ سہو مین یقین ہوتا ہی ایک جانب کا اور شک مین تردد ہوتا ہی کہ یہ ہی یا وہ اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شک مین ہرگز نہین پڑے بسبب اسکے کہ شیطان سے ہوتا ہی لیکن سہو و نسیان البتہ ہوا ہی بسبب غلبہ استغراق اور توجہ کے طرف اس عالم کے اور حکم شک کا بھی مثل حکم سہو کے ہی بیچ واجب ہونے سجدہ سہو کے اور حکم اسکا بہ تفصیل حدیث آیندہ مین مذکور ہوگا ۴ ع

وعن عطاء ابن یسار عن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا شک احدکم فی صلوته فلم یدر کم صلی ثلثا او اربعا فلیطرح الشک ولیبن علی ما استیقن ثم یسجد سجدتین قبل ان یسلم فان کان صلی خمسا شفعن له صلوته وان کان صلی اتماما لاربع کانتا ترغیما للشیطان رواه مسلم ورواه مالک عن عطاء مرسلا وفی روایته شفعها بهاتین السجدتین

اور روایت ہی عطا ابن یسار سے انہنے نقل کی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ شک کرے ایک تمھارا نماز اپنی مین پس نہ جانے کہ کتنی نماز پڑھی ہی تین رکعت یا چار رکعت پس چاہیے کہ دور کرے شک اور بنا کرے اس چیز پر کہ یقین رکھتا ہی پھر کرے دو سجدے پہلے اس سے کہ سلام پھیرے پس اگر نماز پڑھی اسنے پانچ رکعت جفت کردینگی یہ پانچ رکعتین بسبب دونوں سجدوں کے واسطے اسکے نماز اسکی کو اور اگر نماز پڑھی اسنے پوری چار ہونگے یہ سجدے سبب ذلت کے واسطے شیطان کے روایت کی یہ مسلم نے اور روایت کی مالک نے عطا سے بطریق ارسال کے اور بیچ ایک روایت مالک کے یون ہی کہ جفت کردیگا نمازی ان پانچ رکعتوں کو بسبب ان دو سجدوں کے ف پس چاہیے کہ دور کرے شک کو یعنی اس رکعت کو کہ جسمین شک ہی اور بنا کرے اس چیز پر کہ یقین ہی

ہوتا اسکا یعنی کمتر پر مثلاً شک ہو کہ تین پڑھی ہیں یا چار تو تین ٹھہراوے اور اسپر بنا رکھے پھر دو سجدے کرے جیسے کہ سہو کے کرتے ہیں پہلے اس سے کہ سلام پھیرے بخاری کی روایت میں یہ قید نہیں ہے اس سبب سے اختلاف کیا ہے اماموں نے بیچ ہونے سجدہ سہو کے پہلے سلام کے یا بعد اسکے چنانچہ تفصیل اسکی بیچ شرح اور حدیث کے مذکور ہوگی بعد اسکے فائدہ دونوں سجدوں کا بیان فرمایا کہ اگر نماز پڑھی ہے اسنے پانچ رکعت یعنی شک ہے اسکو کہ تین پڑھی ہیں یا چار اور بنا رکھی تین پر اور واقع میں چار پڑھی تھیں جب ایک رکعت اور پڑھی تو پانچ رکعتیں ہوئیں شفع کر دینگی یہ پانچ رکعتیں بسبب ان دونوں سجدوں کے کہ بیچ حکم ایک رکعت کے ہیں مصلی کے لئے نماز اسکی کو یعنی یہ پانچ رکعتیں ساتھ ان دو سجدوں سہو کے بیچ حکم چھ رکعتوں کے ہوتی ہیں اور اگر نماز پڑھی ہے اسنے پوری چار رکعت جیسے کہ واقع میں بھی تین تھیں ساتھ اس رکعت کے کہ بنا تین پر رکھکر ایک رکعت اور پڑھے چار رکعت تمام ہوئیں تو ہونگے یہ دو سجدے سبب ذلت کے شیطان کے لیئے یعنی اگرچہ اس صورت میں احتیاج سجدتین کی نہیں ہے کہ جفت کریں نماز کو جیسے کہ پہلی صورت میں تھی لیکن فائدہ سجدتین کا ذلیل کرنا شیطان کا ہے کہ وہ چاہتا تھا کہ شک میں ڈالے اور عبادت سے باز رکھے اور مصلی نے برعکس اسکے سجدہ کیا اور عبادت میں زیادتی کی جاننا چاہیے کہ ظاہر اس حدیث کا دلالت اسپر کرتا ہے کہ بیچ صورت شک کے بنا اقل پر کرے کہ یقینی ہے اور عمل ساتھ تحری کے یعنی غالب ظن کے نہ کرے اور مذہب جمہور ائمہ کا بھی یہی ہے اور ترمذی کہتا ہے کہ نزدیک بعضوں کے اہل علم سے بیچ صورت شک کے اعادہ کرے نماز کو اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ اگر شک اول بار ہووے یعنی شک کرنا عادت اسکی نہیں ہوا ہے تو از سر نو نماز پڑھے والا تحری یعنی اٹکل کرے اور بعد تحری کے اگر غلبہ ظن کا ایک جانب پر ہو اسپر عمل کرے اور اگر غلبہ ظن کا حاصل نہو بنا اقل پر رکھے اور سجدہ سہو کا کرے اسلئے کہ بنا رکھنی ظن غالب پر ایک اصل مقرر ہے شرع میں جیسے قبلہ اور مانند اسکے میں ہے اور صحیحین میں ابن مسعود سے آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت شک کرے ایک تمہارا پس چاہیے کہ تحری کرے صواب کی اور تمام کرے اسپر لایا ہے اس حدیث کو شمنی بیچ شرح نقایہ کے اور جامع الاصول میں حدیث نسائی بھی بیچ تحری صواب کے لایا ہے اور امام محمد نے موطا میں کہا ہے کہ آثار بیچ باب تحری غالب ظن کے بہت آئے ہیں اور کہا اگر ایسا نہ کیا جاوے پس نجات سہو اور شک سے مشکل ہو اور اعادہ میں بیچ صورت کثرت شک کے حرج عظیم ہو انتہے کہتا ہے بندہ ضعیف یعنی شیخ عبد الحق رح کہ حاصل مقام کا یہ ہے کہ اس باب میں تین حدیثیں آئی ہیں اول تو یہ کہ جب شک کرے پس از سر نو پڑھے دوسری یہ کہ جو کوئی شک کرے اپنی نماز میں پس تحری کرے صواب کی تیسری یہ حدیث کہ اس باب میں مذکور ہے کہ متضمن ہے اوپر بنا رکھنے کے یقین پر پس جمع کیا ابو حنیفہ نے درمیان ان حدیثوں کے اسطرح عمل کیا اول کو اوپر پیش آنے شک کے اول بار میں اور دوسری کو اوپر صورت واقع ہونے تحری کے ایک جانب پر اور تیسری کو اوپر نہ واقع ہونے تحری کے اور یہ کمال جامعیت اور نہایت تحقیق ہے بیچ مذہب امام اعظم رح کے واللہ اعلم

وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيْلَ لَهٗ اَزِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِيْ وَاِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ظہر کی پانچ رکعت پس کہا گیا واسطے انکے کیا زیادتی کی گئی نماز میں پس کہا کیا سبب عرض کیا صحابہ نے پڑھی آپ نے نماز پانچ رکعت پس سجدے کیئے حضرت صلعم نے بعد سلام کے دو سجدے اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا سوا اسکے نہیں کہ میں آدمی ہوں مانند تمہارے بھولتا ہوں جیسے تم بھولتے ہو پس جسوقت

بھولوں میں پس یاد دلاؤ مجکو اور جسوقت کہ شک کرے ایک تمہارا نماز اپنی میں پس چاہیئے کہ قصد کرے صواب کا پس چاہیئے کہ پورا کرے اُسپر پھر سلام پھیرے پھر سجدے کرے دو سجدے روایت کی یہ بخاری و مسلم نے ف اس حدیث میں ذکر بنا کا اوپر اقل کے نہیں ہے اور مراد وہی ہے یعنی اگر تحری فائدہ نہ کرے بنا اقل پر رکھے اور تمام کرے اور شافعیہ جو قائل نہیں ہیں ساتھ تحری کے مراد تحری صواب سے اقل ٹھہرا رکھتے ہیں اور ابو حنیفہ کے نزدیک بیچ صورت ادا کرنے پانچ رکعت کے تفصیل ہے کہ اگر سہو کیا قعدہ اخیرہ سے اور اٹھ کھڑا ہوا واسطے پانچویں رکعت کے پھر آوے طرف قعدہ کے جب تک کہ سجدہ نہیں کیا ہے پانچویں رکعت کا اور اگر سجدہ کیا باطل ہوئے فرض اور ہو گئی پانچویں رکعت اور اگر قعدہ اخیرہ کرکے اٹھا پہلے سلام سے رجوع کرے طرف قعدہ کے جب تک کہ سجدہ نہیں کیا ہے پانچویں رکعت کا اور اگر سجدہ کیا تمام ہوئے فرض سکے اور ملاوے ساتھ اُسکے چھٹی رکعت اور سجدہ کرے واسطے سہو سلام سے اور یہ حدیث محمول ہے اسپر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد چار رکعت کے بیٹھکر پانچویں کے لیئے اٹھے تھے اور ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہے اسپر کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ملائی نہیں چھٹی رکعت اور اکتفا کیا ساتھ سجدہ سہو کے جیسے کہ مذہب شافعی ہے جواب سکا یہ ہے کہ احتمال ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان جواز کے لیے کیا ہو وعن ابن سیرین عن ابی ھریرۃ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احدی صلوتی العشی قال ابن سیرین سماھا ابو ھریرۃ ولکن نسیت انا قال فصلی بنا رکعتین ثم سلم فقام الی خشبۃ معروضۃ فی المسجد فاتکا علیھا کانہ غضبان ووضع یدہ الیمنی علی الیسری وشبک بین اصابعہ ووضع خدہ الایمن علی ظھر کفہ الیسری وخرجت سرعان القوم من ابواب المسجد فقالوا قصرت الصلوۃ وفی القوم ابو بکر وعمر فھاباہ ان یکلماہ وفی القوم رجل فی یدیہ طول یقال لہ ذوالیدین قال یا رسول اللہ انسیت ام قصرت الصلوۃ فقال لم انس ولم تقصر فقال اکما یقول ذوالیدین فقالوا نعم فتقدم فصلی ما ترک ثم سلم ثم کبر وسجد مثل سجودہ او اطول ثم رفع راسہ وکبر ثم کبر وسجد مثل سجودہ او اطول ثم رفع راسہ وکبر فربما سالوہ ثم سلم فیقول نبئت ان عمران بن حصین قال ثم سلم متفق علیہ ولفظہ للبخاری وفی اخری لھما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدل لم انس ولم تقصر کل ذلک لم یکن فقال قد کان بعض ذلک یا رسول اللہ اور روایت ہے ابن سیرین سے اُنسے نقل کی ابی ہریرہ سے کہا ابو ہریرہ نے نماز پڑھائی ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دو نماز وں میں سے کہ بعد زوال کے ہیں یعنی ظہر یا عصر کہا ابن سیرین نے کہ تحقیق نام لیا اس نماز کو ابو ہریرہ نے ولیکن بھول گیا میں کہا ابو ہریرہ نے پس نماز پڑھی ساتھ ہمارے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت پھر سلام پھیرا یعنی تیسری رکعت کے لیئے نہ اٹھے پھر کھڑے ہوئے طرف لکڑی کے کہ عرض میں تھی بیچ مسجد کے پس تکیہ کیا اُسپر گویا کہ غصہ میں تھے اور رکھا داہنا ہاتھ اپنا بائیں پر اور انگلیاں اُنگلیوں میں ڈالیں اور رکھا رخسارہ اپنا داہنا اوپر پشت بائیں ہاتھ اپنے کے اور نکلے جلد باز لوگ نہیں سے دروازوں مسجد کے سے یعنی جو لوگ کہ بعد ادا کرنے نماز کے ذکر اور دعا کے لیے نہیں ٹھہرتے تھے وہ چلے گئے پس کہا صحابہ نے کیا کم ہوگئی نماز یعنی چار سے دو ہی ہوگئیں کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دو پڑھیں اور صحابہ میں یعنی جو کہ مسجد میں باقی رہے ابو بکر اور عمر بھی تھے پس ڈرے دونوں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم

یہ کلام کرین اُنسے اور صحابہ مین تھا ایک شخص بیچ ہاتھ اُسکے کے تھی درازی کہا جاتا تھا اسکو ذوالیدین یعنی صاحب دو ہاتھون کے بسبب درازی ہاتھون کے یہ لقب اُسکا ہوا تھا کہا اُسنے اے رسول خدا کے کیا بھول گئے آپ یا کم ہوئی نماز پس فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین بھولا مین اور نہ کم ہوئی نماز پھر فرمایا یعنی صحابہ سے کیا تم بھی کہتے ہو جیسا کہتا ہے ذوالیدین پس کہا صحابہ نے کہ ہان یون ہی ہے جیسے کہتا ہے وہ پس آگے بڑھے حضرت پھر نماز پڑھی وہ کہ چھوڑ دی تھی پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا مانند سجدہ اپنے کے کہ نماز مین کیا تھا یا دراز تر پھر اُٹھایا سر اپنا اور تکبیر کہی پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا مانند سجدہ معمولی اپنے کے یا دراز تر پھر اُٹھایا سر اپنا اور تکبیر کہی پس اکثر سوال کیا لوگون نے ابن سیرین سے پھر سلام پھیرا پس کہتے تھے ابن سیرین خبر دیا گیا ہون یہ کہ عمران بن حصین نے کہا پھر سلام پھیرا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکے واسطے بخاری کے اور بیچ اور روایت دونونکے یہ ہے کہ پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بدلے لم انس ولم تقصر کے سچ ہے تھا پس کہا ذوالیدین نے تھا کچھ اسمین سے اے رسول خدا کے ف پس اکثر سوال کیا ابن سیرین سے یعنی جو حدیث مذکور ہوئی اسکو ابن سیرین جب روایت کرچکے تو اُنسے بطریق استفہام کے اکثر لوگون نے پوچھا ثم سلم یعنی یا کہا ابو ہریرہ نے ثم سلم یعنی سجدے سہو کے بعد سلام کے کیئے یا پہلے پس اُسکے جواب مین ابن سیرین نے کہا کہ خبر دیا گیا ہون مین کہ عمران بن حصین نے اپنی حدیث مین کہا ثم سلم یعنی یہ لفظ حدیث ابی ہریرہ کی سے نہین یاد رکھتا مین لیکن مجھکو خبر پہونچی ہے کہ عمران بن حصین نے اُسنے بھی یہ حدیث روایت کی ہے اسمین ثم سلم اور مینے جو حدیث ابو ہریرہ کی مین ثم سلم ذکر کیا ہے عمران کی روایت سے ہے کہ اس جگہ لایا ہون اور شرح اس حدیث کی فتح الباری نے بہت دراز لکھی ہے اگر سب لکھی جاوے کلام طویل ہوتا ہے لیکن اسپر دو شبہہ وارد ہوتے ہین بیان کرنا اُنکا ضرور پڑا اول تو یہ کہ علماء کے نزدیک یہ بات ٹھہری ہوئی ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سہو ہونا اخبار مین جائز نہین اور افعال مین خلاف ہے اور یہان جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قصر ہوا نہ نسیان پس یہ اخبار ہے خلاف واقع کے اور دوسرا یہ کہ کلام اور افعال آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے نماز کے درمیان واقع ہوئے اور باوجود اُسکے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وہی نماز پوری کی از سر نو نہ پڑھی جواب اول شبہہ کا یہ ہے کہ نہ جائز ہونا نسیان کا بیچ اُن اقوال اور اخبار کے ہے کہ متعلق ہین ساتھ تبلیغ شرائع اور احکام اور وحی کے نہ سب خبرون مین اور دوسرے اشکال کا جواب علماء نے یہ کہا ہے کہ کلام اور فعل کہ مفسد نماز کے ہین اُس صورت مین ہین کہ قصداً ہون نہ ساتھ سہو کے جیسا کہ مذہب شافعی ہے لیکن یہ جواب خالی ضعف سے نہین اور موافق مذہب حنفی کے بھی نہین کیونکہ اُنکے نزدیک کلام عمداً اور سہواً مطلق مفسد نماز کا ہے پس وہ یہ جواب دیتے ہین کہ واقع ہونا اس قضیہ کا پہلے نسخ ہونے جواز کلام اور افعال کے سے ہے نماز مین اور مذہب امام احمد کا یہ ہے کہ کلام نماز مین قصداً اور سہواً مفسد نماز کا ہے مگر یہ کہ واسطے مصلحت نماز کے ہو امام سے یا مقتدی سے تو مفسد نہین جیسا کہ یہان ہوا ہے ع وعن

عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ بُحَیْنَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِہِمُ الظُّہْرَ فَقَامَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ لَمْ یَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَہٗ حَتّٰی اِذَا قَضَی الصَّلٰوۃَ وَانْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِیْمَہٗ کَبَّرَ وَھُوَ جَالِسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یُّسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عبداللہ بن بحینہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی صحابہ کو ظہر کی پس کھڑے ہوئے پہلی دو رکعتون مین نہین بیٹھے یعنی قعدہ اولے کے لیئے پس کھڑے ہوئے لوگ ساتھ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے یہان تک کہ جب پڑھ چکے نماز اور منتظر ہوئے لوگ سلام پھیرنے کے تکبیر کہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

اُس حالت مین کہ وہ بیٹھے تھے پس کیئے دو سجدے پہلے سلام پھیرنے سے پھر سلام پھیرا روایت کی یہ مسلم اور بخاری نے ف مذہب شافعی
مین سجدے سہو کے سلام سے پہلے ہی کرتے ہین بموجب اس حدیث کے لیکن اور روایتون مین آیا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سجدہ
بعد سلام کے کیا اور ثابت ہوا ہی سجدہ کرنا حضرت عمر رض کا بھی بعد سلام کے پس وہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ یہ حدیث منسوخ ہے ع

الفصل الثانی فصل دوسری عن عمران بن حصین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صلی بہم فسھی فسجد سجدتین ثم تشھد ثم سلم رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب
روایت ہے عمران بن حصین سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی لوگون کو پھر بھول گئے پھر سجدے کیئے
دو سجدے پھر التحیات پڑھی پھر سلام پھیرا روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ف پھر سجدے کیئے دو سجدے یعنی بعد
سلام پھیرنے کے جیسے کہ تیسری فصل کی پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے اور اس حدیث مین جگہ سہو کی نہین بیان کی اور ذکر تشہد کا
کیا اور اور حدیثون مین ذکر تشہد کا نہین ہے اور یہ حدیث موافق مذہب ہمارے کے ہے اور مذہب امام احمد کا بھی یہی ہے اور بعضے
مالکیہ اور شافعیہ بھی اسی پر ہین اور اختلاف ہے اسمین کہ درود اور دعا کہ التحیات مین آتے ہین اُس تشہد مین پڑھے کہ پہلے سجدے سے
ہے یا اُسمین پڑھے کہ بعد سجدے کے ہے کرخی نے تو یہ اختیار کیا ہے کہ دوسرے تشہد مین پڑھے اور ہدایہ مین کہا ہے صحیح یہی ہے اور بعض
شروح ہدایہ کی مین لکھا ہے کہ صواب یہ ہے کہ اول مین پڑھے اور طحاوی نے کہا کہ دونون مین پڑھے اور شیخ ابن الہمام نے کہا کہ قول
طحاوی کے مین خوب احتیاط ہے کذا فی فتاوی قاضی خان مع ح وعن المغیرۃ بن شعبۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا قام الامام فی الرکعتین فان ذکر قبل ان یستوی قائما فلیجلس وان استوی قائما فلا یجلس
ویسجد سجدتی السھو رواہ ابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے جس وقت کہ کھڑا ہوا امام دو رکعت پڑھکر یعنی اور قعدہ پہلا نکیا پس اگر یاد آوے پہلے اس سے کہ سیدھا کھڑا ہو پس
چاہیئے کہ بیٹھ جاوے اور اگر سیدھا کھڑا ہو چکا پس نہ بیٹھے اور سجدے کرے دو سجدے سہو کے روایت کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نے ف
یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ معتبر پورا کھڑا ہونا اور نہ ہونا ہے اور ظاہر مذہب ہمارا یہ ہے کہ اگر قریب بیٹھنے کے ہو بیٹھ جاوے اور تشہد
پڑھے اور اگر قریب ہو قیام کے نہ بیٹھے اور قریب بیٹھنے کے اُسکو کہتے ہین کہ نیچے کا بدن سیدھا نہو جاوے اور اگر سیدھا ہو جاوے
تو قریب قیام کے ہے اور شیخ ابن الہمام نے کہا کہ اعتبار اقربیت مین ایک روایت ابو یوسف کی ہے کہ اختیار کیا ہے اسکو مشایخ بخاری
نے اسپر ظاہر مذہب یہ ہے کہ جب تک پورا نہ کھڑا ہو جاوے بیٹھ جاوے اور صحیح تر روایت یہی ہے اور تائید کرتی ہے اسکی یہ حدیث بھی
پس اگر پہلے کھڑے ہونے کے بیٹھ جاویگا تو سجدہ نہین آئیگا اور کھڑا ہو جاویگا تو آویگا اور بعد کھڑے ہوئے کے بیٹھے نہین اگر بیٹھ جاویگا تو
نماز ٹوٹ جاویگی مع ع

الفصل الثالث فصل تیسری عن عمران بن حصین ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم صلی العصر وسلم فی ثلث رکعات ثم دخل منزلہ فقام الیہ رجل یقال لہ الخرباق وکان
فی یدیہ طول فقال یا رسول اللہ فذکر لہ صنیعہ فخرج غضبان یجر رداءہ حتی انتھی الی الناس
فقال اصدق ھذا قالوا نعم فصلی رکعۃ ثم سلم ثم سجد سجدتین ثم سلم رواہ
مسلم اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی عصر کی اور سلام پھیرا تین رکعتون مین پھر

داخل ہوئے اپنے گھر مین پس کھڑا ہوا طرف اُنکے ایک شخص کہ کہا جاتا تھا واسطے اُسکے خرباق اور تھی اُسکے ہاتھون مین درازی پس کہا اُسنے
ای رسول خدا کے پس ذکر کیا واسطے اُنکے کام اُنکا یعنی سلام پھیرنا تین رکعت مین پس نکلے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم غصے مین کھینچتے ہوئے چادر اپنی یہانتک
کہ پہونچے طرف لوگون کے پس فرمایا کیا سچ کہتا ہی یہ عرض کیا صحابہ نے کہ ہان پس پڑھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت
پھر سلام پھیرا پھر سجدے کیئے دو سجدے پھر سلام پھیرا روایت کی یہ مسلم نے ف پھر داخل ہوئے گھر مین اسمین منہ قبلے سے پھرا
اور چلنا بہت واقع ہوا یہ افعال از راہ سہو کے بھی ہمارے نزدیک نماز توڑ دیتے ہین پس یہ محمول ہی ہمارے نزدیک اسپر کہ یہ منسوخ
ہی مانند کلام کے نماز مین یعنی یہ افعال اور کلام کرنا نماز مین پہلے جائز تھے پھر منسوخ ہوتے اور خرباق نام اُسی ذوالیدین کا ہی جو پہلے مذکور
ہوا اور یہ حدیث اوپر کی حدیث سے دو ایک باتون مین مخالف ہی اس سبب سے علمانے لکھا ہی کہ واقعے متعدد ہین اور دونون واقعون مین
کلام کرنیوالا ذوالیدین ہی اور پھر سجدے کیئے دو سجدے پھر سلام پھیرا کہا طیبی نے کہ یہی مذہب ابوحنیفہ کا ہی کہ وہ سجدے کرتے ہین
واسطے زیادتی اور نقصان کے بعد سلام کے پھر تشہد پڑھتے ہین اور سلام پھیرتے ہین ۝ وعن عبد الرحمن بن عوف قال سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من صلى صلوة يشك في النقصان فليصل حتى يشك في الزيادة رواه احمد
اور روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ پڑھے نماز کہ شک کرتا ہو
کمی مین پس چاہیئے کہ نماز پڑھے یہان تک کہ شک کرے زیادتی مین روایت کی یہ احمد نے ف یعنی جسکو ظن غالب ایک جانب حاصل ہو اور
شک ہو کمی مین جیسے کہ چار رکعت کی نماز مین شک ہووے کہ تین پڑھی ہین یا چار پس چاہیئے کہ نماز پڑھے یہان تک کہ شک کرے زیادتی پر
یعنی بنا کم پر کرے کہ صورت مذکورہ مین تین رکعت ٹھہراوے اور ایک رکعت اور پڑھے تا شک کرے کہ چار ہوئین یا پانچ اور
جاننا چاہیئے کہ سہو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے چند جگہون مین واقع ہوا ایک تو قعدۂ اول سے جیسا کہ حدیث عبد اللہ بن بحینہ
کی مین وارد ہوا دوسرے دو رکعت اخیر سے جیسے کہ حدیث ذوالیدین مین واقع ہوا تیسرے ایک رکعت اخیر سے جیسے کہ حدیث
خرباق مین آیا ہی چوتھے بیچ زیادہ ہونے پانچوین رکعت کے جیسے کہ بیچ حدیث عبد اللہ بن مسعود کے ہی پس مجتہدون نے اسپر قیاس کرکے
کہا کہ جو کوئی بھول جاوے ایک واجب واجبات نماز کے سے اُسپر سجدہ سہو کا واجب ہوتا ہے اور حدیثین کہ اس باب مین وارد
ہوئی ہین اُنسے معلوم ہوا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بعضی جگہ سجدہ سہو کا پہلے سلام کے کیا اور بعضی جگہ بعد سلام کے ظاہر یہ ہی
کہ فعل حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کبھی اسطرح ہو کبھی اسطرح اور دونون جائز ہون لیکن مذاہب ائمہ مین معین ہی امام شافعی سب جگہ
پہلے سلام کے کہتے ہین اور حدیثین کہ وارد ہوئی ہین اس مین اُنکو ترجیح دیتے ہین اور امام اعظم رح سب جگہ بعد سلام کے کہتے ہین
اسلیئے کہ بہت حدیثین اس مین آئی ہین اور قوی ہین اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور احمد اور عبد الرزاق ثوبان سے لائے ہین کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ہر سہو کے دو سجدے ہین بعد سلام پھیرنے کے پس جب افعال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف آئے تمسک
ساتھ قول کے کیا ہمنے اور قول قوی ہی فعل سے نزدیک ابوحنیفہ کے جیسے کہ اصول فقہ مین مذکور ہی اور مذہب امام احمد کا یہ ہی کہ جس جگہ رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سجدہ پہلے سلام کے کیا ہی پہلے سلام کے کرے اور جس جگہ بعد سلام کے کیا ہی بعد سلام کے کرے اور لکھا ہی علمانے
کہ یہ قول قوی تر اور قریب تر ساتھ صواب کے ہی اور جاننا چاہیئے کہ اختلاف مذکور سجدے مین کہ بعد سلام کے کرے یا پہلے بیچ افضلیت کے ہی
اور بیچ اصل جواز کے اختلاف نہین کہ جو کتابین ائمہ اربعہ کی ہین اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ صحیح تر یہ ہی کہ دونون طرف سلام پھیرکے سجدہ سہو کا کرے

بَابُ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

باب ہے بیچ بیان سجدون قرآن کے **ف** سجدۂ تلاوت کا واجب ہے نزدیک امام اعظم رح کے پڑھنے والے اور سننے والے پر اگرچہ قصداً نہ سنے اور اور اماموں کے نزدیک سنت ہے وہ ایک سجدہ ہے درمیان دو تکبیر ونکے شرط ہے اس مین وہ چیز کہ شرط ہے نماز مین یعنی طہارت وغیرہ بدون رفع یدین کے اور تشہد اور سلام کے ہے ع ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے حضرت ابن عباس سے کہ کہا سجدہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ والنجم مین اور سجدہ کیا ساتھ اُنکے مسلمانون نے اور مشرکون نے اور جنون نے اور آدمیون نے روایت کی یہ بخاری نے **ف** سورۂ والنجم مین جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم آیۂ سجدہ کو پہونچے سجدہ کیا واسطے فرمان برداری امر الٰہی کے اور مسلمانون نے بھی سجدہ کیا واسطے متابعت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور مشرکون نے اسلیئے سجدہ کیا کہ اپنے بتون کے یعنی لات اور عزے اور منات کے نام سے یا سبب اُسکا یہ تھا کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اُن آیتون کو پڑھنے لگے افرایتم اللات والعزے آخر تین آیتون تک تو شیطان نے اپنی آواز حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز کے مشابہ کر کے پڑھا تلک الغرانیق العلی + وان شفاعتھن لترتجے + یعنی یہ بت مرغابیان بلند ہین اور تحقیق شفاعت انکی البتہ امید کی گئی ہے پس مشرکون نے گمان کیا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے بتون کی تعریف کی پس خوش ہوئے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب سجدہ کیا اُنھون نے بھی کیا اور یہ جو بعض مفسرین نے نقل کیا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عیاذاً باللہ بھولے سے یہ الفاظ پڑھے یہ غیر صحیح اور محض باطل ہے اور مراد مسلمانون اور مشرکون اور جن انس سے وہ ہین کہ جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس حاضر تھے اور یہ قصہ مکہ کا ہے مسجد الحرام مین اور لفظ انس تعمیم بعد تخصیص ہے ع ح + **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا سجدہ کیا ہمنے ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سورۂ اذا السماء انشقت اور اقرا باسم ربک مین روایت کی یہ مسلم نے **ف** اسمین رد ہے امام مالک کا کہ وہ کہتے ہین مفصل مین سجدہ نہین + ع + **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ السَّجْدَةَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ فَنَزْدَحِمُ حَتّٰى مَا يَجِدُ اَحَدُنَا لِجَبْهَتِهٖ مَوْضِعًا يَسْجُدُ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پڑھتے سجدہ یعنی آیۂ سجدہ کی اور ہم ہوتے نزدیک اُنکے پس سجدہ کرتے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ہم بھی سجدہ کرتے ساتھ اُنکے پس ازدحام کرتے ہم یہان تک کہ نہ پاتا بعض ہمارا واسطے پیشانی اپنی کے جگہ کہ سجدہ کرے اُسپر روایت کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** یعنی اتنے لوگ کثرت سے سجدے کے لیئے جمع ہوتے کہ بسبب تنگی جگہ کے بعض کو اُنکے ساتھ سجدہ کرنا نہ میسر ہوتا پس تاخیر کرتا سجدے کو اُنسے یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ واجب ہے سجدہ تلاوت کا اگر واجب نہوتا تو کاہیکو لوگ اتنا اہتمام اور ازدحام کرتے اور سجدے کے ادا کرنے مین سنت یہ ہے کہ آگے بڑھے پڑھنے والا اور صف باندھین پیچھے اُسکے سُننے والے پس یہ اقتدا صورۃً ہے نہ حقیقۃً + ع **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے زید بن ثابت سے کہ کہا پڑھی مین نے روبرو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سورۂ والنجم پس نہ سجدہ کیا اُسمین

روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا امام شافعی نے کہ سجدہ اسمین بیان جواز کے لیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کیا اور کہا امام مالک نے کہ مفصل مین سجدہ نہین ہی اسیلئے نکیا اور امام ابوحنیفہ کہتے ہین اسیلئے نکیا کہ با وضو نہ تھے یا وقت کراہت کا تھا یا ترک کیا اسوقت تا معلوم ہوجاوے کہ فرض نہین ہی اور یہ بھی تو ہی کہ سجدہ کرنا فی الفور واجب نہین کسی اور وقت کیا ہو پس اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ سجدہ اسکا واجب نہین کیونکہ اوپر کی حدیث مین گذر ہی چکا ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اور مسلمانون وغیرہ نے اسمین سجدہ کیا ہے ع + **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** قَالَ سَجْدَةُ صٓ لَيْسَ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُوْدِ وَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيْهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ مُجَاهِدٌ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَأَسْجُدُ فِيْ صٓ فَقَرَأَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ حَتّٰى أَتٰى فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ فَقَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أُمِرَ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا سجدہ سورۂ صٓ کا نہین ہی بہت تاکیدی سجدون مین سے اور تحقیق دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ سجدہ کرتے تھے اسمین اور ایک روایت مین ہی کہ کہا مجاہد نے کہا مین نے واسطے ابن عباس کے کیا سجدہ کرون مین صٓ مین پس پڑھی یہ آیت اور اولاد نوح کی سے داؤد اور سلیمان یہان تک کہ آئے اس قول اللہ تعالے تک پس ساتھ طریقہ انکے کے پیروی کریں کہا ابن عباس نے نبی تمھارے صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگون مین سے ہین کہ حکم کیئے گیئے ہین کہ پیروی کرین ان انبیا کی روایت کی بخاری نے **ف** نہین ہی بہت تاکیدی سجدون مین سے معنی اسکے بموجب مذہب حنفی کے یہ ہین کہ یہ سجدہ فرائض سے نہین ہی بلکہ واجبات تلاوت سے ہی لکھا ہی علما نے کہ سجدہ کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمین واسطے موافقت داؤد علیہ السلام اور شکر کرنے قبول توبہ انکی کے تھا چنانچہ حدیث مین بھی آیا ہی کہ فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سجدہ کیا بھائی میرے داؤد نے واسطے قبول توبہ کے اور ہم سجدہ کرتے ہین واسطے ادائے شکر کے اور پس کہا ابن عباس نے بعد پڑھنے آیت کے واسطے دلیل پکڑنے کے سجدہ کرنے پر کہ نبی تمھارے صلے اللہ علیہ وسلم انہین سے ہین کہ حکم کیے گیے ہین کہ پیروی کرین ان انبیا کی یعنی جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انکی پیروی کا حکم ہوا تو تجھے بطریق اولے انکی پیروی کرنی چاہیئے یعنی جب داؤد علیہ السلام نے سجدہ کیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکی پیروی کیلئے سجدہ کیا ہمکو بھی کرنا چاہیئے ہو ع + **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ** قَالَ أَقْرَأَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْاٰنِ مِنْهَا ثَلٰثٌ فِي الْمُفَصَّلِ وَفِيْ سُوْرَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی عمرو بن العاص سے کہا پڑھائے اسکو یعنی عمرو کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پندرہ سجدے قرآن مین انمین سے تین مفصل مین ہین اور سورۂ حج مین ہین دو سجدے روایت کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** بعضے نسخون مین بجای قراٰہ کے اقرأنی ہی یعنی حکم کیا مجھکو یہ کہ پڑھون مین انہین اور تین مفصل مین یعنی سورۂ نجم اور انشقت اور اقرا مین اور سورۂ حج مین دو سجدے ہین ایک بعد یشاء کے اور دوسرا بعد تفلحون کے اور باقی دس سجدے یہ ہین کہ سورۂ اعراف مین اخیر سورۃ پر اور رعد مین بعد آصال کے اور نحل مین بعد یومرون کے اور بعضون نے کہا بعد یستکبرون کے لیکن یہ قول رد کیا گیا ہی کہ یہ بعید ہی اور سبحان الذی مین بعد خشوعا کے اور مریم مین بعد بکیا کے اور فرقان مین بعد نفورا کے اور نمل مین بعد العظیم کے اور بعضون کہا ہی بعد یعلنون کے اور الم تنزیل السجدہ مین بعد یستکبرون کے اور حٰم مین بعد مآب کے اور فصلت مین بعد یسامون کے اور بعضون نے کہا ہی تعبدون پر اور اختلاف کیا ہی علما نے بیچ گنتی سجدون قرآن کے کہا امام احمد نے کہ پندرہ ہیں

کہ مذکور ہوئے عمل کیا ہے اُنھون نے ظاہر اس حدیث پر اور امام شافعی نے کہا چودہ ہین اسطرح کہ حج مین دو ہین اور ص مین نہین اور باقی بدستور اور کہا امام ابو حنیفہ نے کہ چودہ اسطرح ہین کہ دوسرا سجدہ حج مین نہین اور ثابت کیا ہے سجدہ ص کا اور باقی بدستور اور کہا مالک نے کہ گیارہ ہین ساقط کیا ہے انھون نے سجدہ ص کو اور تینون سجدون مفصل کے کو اور قول قدیم شافعی کا بھی یہی ہے اور لکھا ہے اور علما نے کہ یہ حدیث عمرو بن العاص کی ضعیف ہے اور لائق دلیل پکڑنے کے نہین اور بعضے راوی اسکے مجہول ہین اور اتفاق ہے علما کا اسپر کہ سجدہ قرآن کا کیا جاوے نماز فرض اور نفل مین اور گئے ہین بعضے علما اسپر کہ جو سجدہ آخر سورۃ مین ہو پس رکوع کفایت کرتا ہے سجدے سے یعنی رکوع کرنے مین ادا ہو جاتا ہے یہ قول ابن مسعود کا ہے اور یہی مذہب ابو حنیفہ کا ہے اور تفصیل اسکی شرح منیہ مین اسطرح مذکور ہے کہ جو سجدہ واجب ہوا نماز مین پس رکوع کیا اور نیت سجدے کی اُسمین کی ادا ہو جاتا ہے یا نیت نہ کی پھر سجدہ نماز کا کیا ساقط ہو جاتا ہے سجدہ قرأۃ کا جبکہ نہ پڑھی ہون بعد اسکے تین آیتین اور تین آیتین پڑھنے مین اختلاف ہے پس اگر پڑھین بعد اسکے تین سے زیادہ پس ضرور ہے سجدہ کرنا واسطے اُسکے قصداً اور نہین ادا ہوتا ساتھ رکوع کے اور نہ ساتھ سجود نماز کے اور سجدہ جو نماز مین لازم آوے خارج نماز کے نہ کیا جاوے ۱۲ ح **وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فُضِّلَتْ سُوْرَةُ الْحَجِّ بِاَنَّ فِيْهَا سَجْدَتَيْنِ قَالَ نَعَمْ وَمَنْ لَّمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا يَقْرَأْهُمَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَفِي الْمَصَابِيْحِ فَلَا يَقْرَأْهَا كَمَا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ** اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا کہا مین نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بزرگی دی گئی ہے سورہ حج سبب اسکے کہ اُسمین ہین دو سجدے فرمایا کہ ہان اور جو سجدے نکرے دونون پس نہ پڑھے اُن دونون آیتون سجدے کی کو روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث نہین اسناد اسکی قوی اور مصابیح مین یہ الفاظ ہین پس نہ پڑھے اس سورت کو جیسے کہ کتاب شرح السنہ مین ہے **ف** پس نہ پڑھے اُن دونون آیتون سجدہ کی کو تاکہ نہ گنہگار ہو سبب ترک سجدے کے یعنی سجدہ مشروع ہوا ہے بیچ حق پڑھنے والے کے سبب تلاوت اسکی کے اور کرنا سجدے کا حق تلاوت سے ہے پس جبکہ درپے ضائع کرنے کے پس ہووے ہے ترک تلاوت کا اسلیئے کہ سجدہ واجب ہے پس گنہگار ہوگا بسبب ترک اسکے کے اور ایک نسخہ صحیح مین بجاے فلا یقرء ہما کے فلم یقرء ہما ہے یعنی جسنے اسکے سجدے نہ کیئے گویا دونون آیتین ہی نہ پڑھین اسلیئے کہ عمل نکیا ان پر اور دوسرا سجدہ حج کا امام اعظم رح کے نزدیک واجب نہین وہ کہتے ہین کہ وہ سجدہ نماز کا ہے اسلیئے کہ قرینہ موجود ہے کہ لفظ ارکعوا اسکے ساتھ مذکور ہے اور یہ حدیث ضعیف ہے جیسے کہ ترمذی نے کہا ہذا حدیث لیس اسنادہ بالقوی ۱۲ ح **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ فَرَأَوْا اَنَّهٗ قَرَأَ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ** اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا نماز ظہر مین پھر کھڑے ہوئے پس رکوع کیا پس گمان کیا لوگون نے کہ تحقیق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی الم تنزیل السجدہ روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** صحابہ نے فقط سجدہ کرنے سے پڑھنا اس سورۃ کا نہین معلوم کیا بلکہ ایک آیہ سورہ کی سنی اُس سے جانا کہ یہ سورۃ پڑھی چنانچہ آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کبھی ایک آیہ سورۃ سے سنا دیتے تھے تا معلوم کرین کہ فلانی سورۃ پڑھی یا بے اختیار سبب نہایت شوق اور حضور کے جہر ظاہر ہو جاتا تھا اور ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہے اسپر کہ بعد سجدہ کرنے اور اٹھنے کے باقی سورۃ نہ پڑھی اور رکوع مین گئے اور یہ جائز ہے اگرچہ افضل یہ ہے کہ باقی سورہ پڑھے بعد اسکے رکوع مین جاوے پس شاید کہ یہ بیان جواز کے لیئے کیا باوجودیکہ نص نہین ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بیچ نہ پڑھنے باقی سورۃ کے مگر ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

اکتفا ساتھ رکوع کے نہ کیا جیسے کہ ہمارے مذہب مین رکوع مین سجدہ ادا ہو جاتا ہے اسلیے کہ یہ افضل ہے ۔ ع ح وعنہ انہ قال کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ علینا القرآن فاذا مر بالسجدۃ کبر وسجد وسجدنا معہ رواہ ابو داود
اور روایت ہے انہین ابن عمر سے یہ کہ انھون نے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ہم پر قرآن پس جس وقت کہ گذرتے آیت سجدے کی
پر تکبیر کہتے اور سجدہ کرتے اور سجدہ کرتے ہم ساتھ انکے روایت کی یہ ابو داود نے ف پس معلوم ہوا کہ سجدہ قاری اور سامع دونون پر ہے
اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ تکبیر کہے مگر سجدے کے لیے اسی پر عمل ہے ابو حنیفہ کا اور شافعی کے نزدیک یہ ہے کہ ہاتھ اٹھاوے اور
تکبیر کہے احرام کے لیے پھر تکبیر کہے سجدے کے لیے اور مستحب ہے یہ کہ کھڑا ہووے پھر سجدہ کرے حضرت عائشہ رض سے روایت کیا گیا ہے ع
وعنہ انہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ عام الفتح سجدۃ فسجد الناس کلھم
منھم الراکب والساجد علی الارض حتی ان الراکب لیسجد علی یدہ رواہ ابو داود
اور روایت ہے انہین سے یہ کہ انھون نے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی سال فتح مکہ کے آیہ سجدے کی پس سجدہ کیا
سب لوگون نے بعضے سجدہ کرنے والے سوار تھے اور بعضے سجدہ کرنے والے زمین پر یہانتک کہ سوار سجدہ کرتا تھا اوپر ہاتھ اپنے کے روایت کی
یہ ابو داود نے ف پڑھی آیہ سجدے کی یعنی ایک آیہ اول یا آخر اسکے ساتھ ملا کر پڑھی یا نری آیہ پڑھی بیان جواز کے لیے اسلیے کہ نری آیت
پڑھنی خلاف استحباب کے ہے ہمارے نزدیک اور سوار سجدہ کرتا تھا اوپر ہاتھ اپنے کے یعنی ہاتھ زین وغیرہ پر رکھ کر سجدہ کرتا تھا کہ پاوے
سختی زمین کی سی حالت سجدے مین کہا ابن ملک نے کہ یہ دلالت کرتی ہے اسپر کہ جو کوئی سجدہ کرے ہاتھ پر صحیح ہے جبکہ جھکا دے گردن اپنی
نزدیک ابو حنیفہ کے نہ نزدیک شافعی کے انتہی اور یہ غیر مشہور ہے اسکے مذہب مین پس شرح منیہ مین لکھا ہے کہ اگر سجدہ کرے بسبب ازدحام
کے اپنی ران پر جائز ہے اور اسی طرح سوائے ران کے اور چیز پہ جائز ہے اگر ہو اسکو عذر کہ منع کرے سجود سے اور نہین جائز ہے بلا عذر
بموجب روایت مختار کے کذا فی الخلاصہ اور اگر رکھے ہاتھ زمین پر اور سجدہ کرے اسپر جائز ہے بموجب روایت صحیحہ کے اگرچہ بلا عذر ہو
مگر کہ یہ مکروہ ہے اور کہا ابن ہمام نے کہ جس وقت پڑھے آیت سجدے کی سوار یا بیمار کہ نہ قادر ہو سجود پر کفایت کرتا ہے اسکو اشارہ ع
وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یسجد فی شیء من المفصل منذ تحول
الی المدینۃ رواہ ابو داود اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین سجدہ کیا بیچ کسی سورہ کے
مفصل مین سے جب سے کہ پھرے طرف مدینہ کے روایت کی یہ ابو داود نے ف جب سے کہ پھرے طرف مدینہ کے یعنی اگرچہ پہلے اسکے مکہ مین
سجدہ کیا اور تمام آدمیون وغیرہ نے انکے ساتھ سجدہ کیا یہ حدیث مخالف ہے حدیث ابو ہریرہ کے کہ کہا سجدہ کیا مین نے ساتھ پیغمبر خدا صلعم کے بیچ اذا السماء انشقت
اور اقرأ باسم ربک الذی خلق کے اور اسلام ابو ہریرہ کا بعد آنے مدینہ کے ہے ساتوین سال ہجری مین اور حدیث ابو ہریرہ کی صحیح ہے اور راجح ہے اور مثبت متقدم
نے روایت کیا ہے سجدہ مفصل مین اور مثبت مقدم ہے نافی پر حاصل یہ کہ سجدہ مفصل مین ثابت ہے حضرت سے کرنا چاہیے اور مفصل کہتے ہین چھوٹی سورتون کو
کہ سورہ حجرات سے آخر تک ہین ع ح وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی سجود
القرآن باللیل سجد وجھی للذی خلقہ وشق سمعہ وبصرہ بحولہ وقوتہ رواہ ابو داود والترمذی
والنسائی وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہے حضرت عائشہ رض سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کہتے تھے بیچ سجود قرآن کے رات کو سجدہ کیا منہ میرے نے واسطے اسکے کہ پیدا کیا اسکو اور بنائے کان اسکے اور آنکھین اسکی ساتھ

قدرت اور قوت اپنی کے روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے ف قیدات کی اتفاقی ہے کہ حضرت عائشہ نے یہ دعا آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کو سنی تھی وہی بیان کیا اور پڑھنا اس دعا کا آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مطلق سجدہ تلاوت میں بلا قید رات یا دن کے بھی آیا ہے اور یہ دعا بھی روایت کی گئی ہے رب انی ظلمت نفسی فاغفر لی اور ظاہر مذہب حنفیہ کا یہ ہے کہ سبحان ربی الاعلی پڑھنا سجدۂ تلاوت میں کفایت کرتا ہے لیکن اسمین شبہہ نہیں کہ جو دعائیں حدیث سے ثابت ہوئی ہیں پڑھنا انکا اولیٰ ہے ع

وعن ابن عباس قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَاَیْتُنِیَ اللَّیْلَۃَ وَاَنَا نَائِمٌ کَاَنِّیْ اُصَلِّیْ خَلْفَ شَجَرَۃٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَۃُ لِسُجُوْدِیْ فَسَمِعْتُھَا تَقُوْلُ اللّٰھُمَّ اکْتُبْ لِیْ بِھَا عِنْدَکَ اَجْرًا وَضَعْ عَنِّیْ بِھَا وِزْرًا وَاجْعَلْھَا لِیْ عِنْدَکَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَھَا مِنْ عَبْدِکَ دَاوٗدَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَأَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَجْدَۃً ثُمَّ سَجَدَ فَسَمِعْتُہٗ وَھُوَ یَقُوْلُ مِثْلَ مَا اَخْبَرَہُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَھَا مِنْ عَبْدِکَ دَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا آیا ایک شخص یعنی ابو سعید خدری پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا یا رسول اللہ دیکھا میں نے اپنے تئیں آج کی رات اس حال میں کہ سوتا تھا گویا کہ میں نماز پڑھتا ہوں پیچھے ایک درخت کے پس سجدہ کیا میں نے یعنی سجدہ تلاوت کا پھر سجدہ کیا درخت نے وقت سجدے میرے کے پس سنا میں نے اس درخت کو کہ کہتا تھا یا اللہ لکھ میرے لیے بسبب اس سجدے کے نزدیک اپنے ثواب اور دور کر مجھسے بسبب اسکے گناہ اور کر اسکو واسطے میرے نزدیک اپنے ذخیرہ اور قبول کر اسکو مجھسے جیسا قبول کیا تونے اسکو اپنے بندے سے کہ داؤد ہے کہا ابن عباس نے پس پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت سجدے کی یعنی اسی مجلس میں بالقصد پڑھنے اس دعا کے یا اور وقت اور پھر سجدہ کیا پس سنا میں نے انکو کہ وہ کہتے تھے مانند اس خبر کے کہ خبر دی تھی انکو اس شخص نے کہنے درخت کے سے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے مگر یہ کہ ابن ماجہ نے نہیں ذکر کیے یہ الفاظ وتقبلھا منی کما تقبلتھا من عبدک داود اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ف ظاہر تر یہ ہے کہ اسنے آیت سجدے کی جو سورۂ ص میں ہے پڑھی ہوگی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی وہی آیت پڑھی یا سورۂ سجدہ پڑھی ہو ع

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَأَ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ فِیْھَا وَسَجَدَ مَنْ کَانَ مَعَہٗ غَیْرَ اَنَّ شَیْخًا مِّنْ قُرَیْشٍ اَخَذَ کَفًّا مِّنْ حَصًی اَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَہٗ اِلٰی جَبْھَتِہٖ وَقَالَ یَکْفِیْنِیْ ھٰذَا قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ فَلَقَدْ رَاَیْتُہٗ بَعْدُ قُتِلَ کَافِرًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَزَادَ الْبُخَارِیُّ فِیْ رِوَایَۃٍ وَھُوَ اُمَیَّۃُ بْنُ خَلَفٍ

اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی سورۂ نجم پھر سجدہ کیا اسمیں اور سجدہ کیا ان لوگوں نے کہ تھے ساتھ انکے مگر ایک بوڑھا تھا قریش میں سے لی اسنے مٹھی کنکریوں سے یا مٹی سے پس اٹھایا اسکو طرف پیشانی اپنی کے اور کہا کافی ہے مجھکو کہا عبد اللہ بن مسعود نے پس تحقیق دیکھا میں نے اسکو بعد اس قصے کے کہ مارا گیا کافر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا بخاری نے ایک روایت میں کہ وہ بڈھا امیہ بن خلف تھا اسنے از راہ تکبر کے یہ حرکت کی اور یہ قصہ فتح مکہ کے پہلے کا ہے ع **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِیْ صٓ وَقَالَ سَجَدَھَا دَاوٗدُ تَوْبَۃً وَّنَسْجُدُھَا شُکْرًا رَوَاہُ النَّسَائِیُّ

اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا ص میں اور فرمایا کہ کیا سجدہ ص کا داؤد نے یعنی بیچ قصے کے

کہ سورۂ ص مین اُنسے مذکور ہی واسطے توبہ کے اور کرتے ہین ہم وہ سجدہ واسطے شکرگذاری قبول توبہ اُنکے کے روایت کی یہ نسائی نے

بَابُ اَوْقَاتِ النَّهْيِ

یہ باب ہی بیچ بیانِ اُن وقتون کے کہ منع کی گئی ہی نماز اُنمین **ف** یہ شامل ہی تینون وقتون کو کہ حرام ہی نماز اُنمین کہ وہ وقت طلوع اور غروب اور استوا یعنی ٹھیک دوپہر کا ہی اور شامل ہی اُن وقتون کو کہ نماز نفل اُن مین مکروہ ہی کہ وہ مابعد فجر اور عصر کا ہی اور ہمارے مذہب مین بھی شامل ہی فرض اور نفل کو پس پہلے تین وقتون مین جائز نہین ادا اور نہ قضا مگر عصر اُسی دن کی اور نہین جائز ہی نماز جنازے کی اور نہ سجدۂ تلاوت کا اور جائز ہی نماز جنازے کی جب کہ حاضر ہووے اُنہین وقتون مین اور جائز ہی سجدۂ تلاوت کا جو پڑھی جاوے آیت سجدہ کی اُنہین وقتون مین لیکن اولی تاخیر ہی انکی ان وقتون سے اور جائز ہین یہ دونون یعنی نماز جنازہ اور سجدۂ تلاوت کا اور قضا بعد نماز فجر اور عصر کے اور نفل ان وقتون مین بھی مکروہ ہین لیکن شروع کریگا تو لازم ہونگے چاہیے کہ توڑ ڈالے اور قضا کرے وقت غیر مکروہ مین اور اگر تمام کرے عہدہ اُسکے سے بری ہی لیکن توڑنا افضل ہی کذا فی شرح ابن الہمام عن المبسوط اور نزدیک شافعی اور احمد کے جائز ہی قضا اور نماز جنازے کی جو ظاہر ہووے اور تحیۃ المسجد اگر اتفاق ہو داخل ہونیکا مسجد مین ولیکن اگر ساتھ قصد تحیۃ کے ان وقتون مین آوے اور یا تاخیر کرے قضا کو تاکہ ان وقتون مین ادا کرے جائز نہین اسلیے کہ قصد کرکے ان وقتون مین پڑھنا بموجب حدیث کے ممنوع ہی اور اسی طرح جائز ہی اُنکے نزدیک نماز کسوف کی اور دو رکعتین بعد وضو کی اور دو رکعتین احرام کی اور طواف کی اور سجدۂ تلاوت کا جو پڑھا جاوے ان وقتون مین اور کراہت ہمارے نزدیک ہر زمانہ اور ہر مکان مین ہی اور نزدیک شافعی کے اور اور علماء کے کہ موافق اُنکے ہین دن جمعہ کے وقت استوا کے جائز ہی اور مکہ معظمہ مین بھی جائز ہی سب اوقات مین اور مذہب حنیفہ کا احوط ہی اسلیے کہ جب مبیح اور محرم جمع ہون ترجیح محرم کو ہی واللہ اعلم ہ ع

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَحَرّٰى اَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَبْرُزَ وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَغِيْبَ وَلَا تَحَيَّنُوْا بِصَلٰوتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطٰنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ قصد کرے ایک تمھارا پس نماز پڑھے نزدیک نکلنے آفتاب کے اور نہ نزدیک ڈوبنے آفتاب کے اور ایک روایت مین یون ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ نکلے کنارہ آفتاب کا پس چھوڑ دو نماز کو یہانتک کہ خوب ظاہر ہو یعنی بلند ہو بقدر نیزہ کے اور جس وقت کہ غائب ہو کنارہ آفتاب کا پس چھوڑ دو نماز کو یعنی مطلق نماز نہ پڑھو نہ فرض اور نہ نفل یہانتک کہ خوب غائب ہو آفتاب اور نہ قصد کرو اپنی نمازون کا وقت نکلنے آفتاب کے اور نہ غائب ہونے آفتاب کے اس واسطے کہ آفتاب نکلتا ہی درمیان دونون سینگون شیطان کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہ قصد کرے اس سے امام شافعی کہتے ہین کہ تحیۃ المسجد اور قضاے نماز قصد کرکے ان وقتون مین پڑھنی جائز نہین اور اگر اتفاقاً پڑھ لے جائز ہی اور ہم کہتے ہین کہ مقصود حدیث سے منع کرنا ہی نماز سے ان وقتون مین مطلق اور درمیان سینگون شیطان کے یعنی دونون جانبون سر اُسکے کے کہ کھڑا رہتا ہی سامنے آفتاب کے تاکہ نکلے درمیان دونون جانبون سر اُسکے کے پس ہووے قبلہ آفتاب پرستون کا اُس وقت مین نماز کو منع فرمایا تا مشابہت اُسکے ساتھ نہووے ہ ع **وعن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ثَلٰثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ينهانا ان نصلي فيهن او نقبر فيهن موتانا حين تطلع الشمس بازغة حتى ترتفع وحين يقوم قائم الظهيرة حتى تميل الشمس وحين تضيف الشمس للغروب حتى تغرب رواه مسلم

اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا تین وقت تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے ہمکو کہ نماز پڑھیں ہم انمین یا دفن کریں ہم انمین مردون اپنے کو یعنی نماز جنازہ کی پڑھیں وا لا وقت دفن ہر وقت جائز ہے وقت نکلنے آفتاب کے ظاہر یہانتک کہ بلند ہو اور اُس وقت کہ کھڑا ہو سایہ دوپہر کا یعنی ٹھیک دوپہر کو یہانتک کہ ڈھلے آفتاب اور اُس وقت کہ میل کرے آفتاب واسطے ڈوبنے کے یہانتک کہ ڈوب جاوے آفتاب روایت کی یہ مسلم نے **وعن** ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا صلوة بعد الصبح حتى ترتفع الشمس ولا صلوة بعد العصر حتى تغيب الشمس متفق عليه

اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین نماز پیچھے صبح کے یہانتک کہ بلند ہو آفتاب یعنی بقدر نیزہ کے اور نہین نماز پیچھے نماز عصر کے یہانتک کہ غائب ہو آفتاب روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مراد نفی کامل نماز کی ہے اسلیے کہ ان دو وقتون مین نماز مکروہ ہے نہ حرام ۱۲ ح **وعن** عمرو بن عبسة قال قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة فقدمت المدينة فدخلت عليه فقلت اخبرني عن الصلوة فقال صل صلوة الصبح ثم اقصر عن الصلوة حين تطلع الشمس حتى ترتفع فانها تطلع حين تطلع بين قرني شيطان وحينئذ يسجد لها الكفار ثم صل فان الصلوة مشهودة محضورة حتى يستقل الظل بالرمح ثم اقصر عن الصلوة فان حينئذ تسجر جهنم فاذا اقبل الفيء فصل فان الصلوة مشهودة محضورة حتى تصلي العصر ثم اقصر عن الصلوة حتى تغرب الشمس فانها تغرب بين قرني شيطان وحينئذ يسجد لها الكفار قال قلت يا نبي الله فالوضوء حدثني عنه قال ما منكم رجل يقرب وضوءه فيتمضمض ويستنشق فيستنثر الا خرت خطايا وجهه وفيه وخياشيمه ثم اذا غسل وجهه كما امره الله الا خرت خطايا وجهه من اطراف لحيته مع الماء ثم يغسل يديه الى المرفقين الا خرت خطايا يديه من انامله مع الماء ثم يمسح راسه الا خرت خطايا راسه من اطراف شعره مع الماء ثم يغسل قدميه الى الكعبين الا خرت خطايا رجليه من انامله مع الماء فان هو قام فصلى فحمد الله واثنى عليه ومجده بالذي هو له اهل وفرغ قلبه لله الا انصرف من خطيئته كهيئته يوم ولدته امه رواه مسلم

اور روایت ہے عمرو بن عبسہ سے کہ کہا آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین پس آیا مین بھی مدینہ مین پس داخل ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا مین نے خبر دو مجکو وقت نمازون کے سے پس فرمایا پڑھ نماز صبح کی پھر بند رہ نماز سے جس وقت کہ نکلے آفتاب یہان تلک کہ بلند ہو اسلیے کہ تحقیق آفتاب نکلتا ہے جس وقت کہ نکلتا ہے درمیان دونون سینگون شیطان کے اور اُس وقت سجدہ کرتے ہین اُسکو کافر یعنی آفتاب پرست پھر نماز پڑھ یعنی اشراق اسلیے کہ نماز اُس وقت کی مشہودہ ہے یعنی گواہی دیتے ہین فرشتے مصلی کے لیے اور حاضر ہوتے ہین اُسمین فرشتے یہان تلک کہ چڑھ جاوے سایہ نیزہ پر اور نہ بہے زمین پر یعنی ٹھیک دوپہر ہو جاوے پھر بند رہ نماز سے اسلیے کہ تحقیق اُس وقت جھونکی جاتی ہے دوزخ پس جس وقت کہ پھرے سایہ پس نماز پڑھو یعنی ظہر اور جو چاہو قسم نوافل سے اسلیے کہ نماز حاضر کی گئی ہے حاضر ہوتے ہین

فرشتے یہانتک کہ پڑھے تو نماز عصر کی پھر بند رہ نماز سے یہانتک کہ غروب ہو آفتاب پس تحقیق آفتاب غروب ہوتا ہے درمیان دونوں سینگوں شیطان کے اور اُس وقت سجدہ کرتے ہیں طرف اُسکے کفار کہا عمرو بن عبسہ نے کہ کہا مین نے اے نبی اللہ کے پس وضو خبر دو مجکو فضیلت اُسکی سے فرمایا نہیں تم سے کوئی شخص کہ نزدیک کرے پانی وضو کا اپنے کا پس کلی کرے یعنی بعد دھونے ہاتھوں کے اور بسم اللہ کہنے اور نیت کرنے کے اور ناک مین پانی دے پھر جھاڑے ناک کو مگر کہ گرتے ہیں گناہ چہرہ یعنی صغیرہ چہرہ اُسکے کے یعنی چہرہ کے اندر کے اور منہ اُسکے کے اور نتھنوں اُسکے کے پھر جبکہ دھوتا ہے چہرہ اپنا جیسا کہ حکم کیا اُسکو اللہ تعالیٰ نے مگر کہ گرتے ہیں گناہ اُسکے کناروں ڈاڑھی اُسکی سے ساتھ پانی کے پھر دھوتا ہے دونوں ہاتھ اپنے کہنیوں تک مگر گرتے ہیں گناہ دونوں ہاتھوں اُسکے کے سر انگلیوں اُسکے سے ساتھ پانی کے پھر مسح کرتا ہے سر اپنے کو مگر کہ گرتے ہیں گناہ سر اُسکے کے طرفوں بالوں اُسکے سے ساتھ پانی کے پھر دھوتا ہے دونوں پاؤں اپنے ٹخنوں تک مگر کہ گرتے ہیں گناہ دونوں پاؤں اُسکے کے انگلیوں اُسکے سے ساتھ پانی کے پس اگر وہ کھڑا ہوا پھر نماز پڑھی پس تعریف کی اللہ کی یعنی بعد نماز کے اور ثنا کی اللہ پر یعنی ذکر اللہ کیا بہت اور ساتھ بزرگی کے یاد کیا اُسکو ساتھ اُس بزرگی کے کہ وہ لائق اُسکے ہے اور فارغ یعنی متوجہ کیا دل اپنا واسطے اللہ کے مگر کہ پھرتا ہے نماز سے پاک ہو کر گناہ اپنے سے مانند ہیئت اُس دن کے کہ جنا اُسکو ماں اُسکی نے روایت کی یہ مسلم نے **ف** چڑھ جاوے سایہ نیزہ پر یہ بات مکہ اور مدینہ اور گرد نواح اُسکے کے ہوتی ہے کہ بڑے دنوں مین سایہ زمین پر بالکل نہیں پڑتا اور اخیر عبارت سے ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ گناہ صغیرہ اور کبیرہ دونوں بخشے جاتے ہیں مگر صغیرہ بالضرور بخشے جاتے ہیں اور کبیرہ موقوف ہیں خواہش ایزدی پر ۱۲ ع:

وعن کریب اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْاَزْهَرِ اَرْسَلُوْهُ اِلٰى عَائِشَةَ فَقَالُوْا اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَبَلَّغْتُهَا مَا اَرْسَلُوْنِيْ فَقَالَتْ سَلْ اُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِمْ فَرَدُّوْنِيْ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْهُمَا ثُمَّ رَاَيْتُهٗ يُصَلِّيْهِمَا ثُمَّ دَخَلَ فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُوْلِيْ لَهٗ تَقُوْلُ اُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِعْتُكَ تَنْهٰى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَاَرَاكَ تُصَلِّيْهِمَا قَالَ يَا ابْنَةَ اَبِيْ اُمَيَّةَ سَاَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَاِنَّهٗ اَتَانِيْ نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ فَشَغَلُوْنِيْ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے کریب مولیٰ ابن عباس کے سے کہ تحقیق ابن عباس اور مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمن بن ازہر نے بھیجا اُسکو یعنی کریب کو طرف حضرت عائشہ رضی کے پس کہا ان تینوں نے کہ اُنسے سلام اور پوچھ اُنسے حال دو رکعتوں کا کہ بعد عصر کے ہیں کہا کریب نے پس گیا مین حضرت عائشہ رضی کے پاس پس پہونچایا مین نے اُنکو وہ پیغام کہ بھیجا تھا اُنھوں نے مجکو اُسکے لیے پس کہا حضرت عائشہ رضی نے کہ پوچھ ام سلمہ رضی سے پس نکلا مین طرف اُن تینوں صحابیوں کے پس پھر بھیجا اُنھوں نے مجکو طرف ام سلمہ کے پس کہا ام سلمہ نے سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع کرتے تھے ان دونوں رکعتوں سے پھر دیکھا مین نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتے ہیں وہ دو رکعتین پھر داخل ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی گھر مین مسجد سے پڑھ کر یا صحن مین سے پڑھ کر اندر مکان کے آئے پس بھیجا مین نے طرف اُنکے لونڈی کو پس کہا مین نے کہہ تو واسطے اُنکے کہتی ہے ام سلمہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنا مین نے آپ کو کہ منع کرتے تھے ان دو رکعتوں کو اور دیکھا مین نے آپ کو کہ پڑھتے تھے یعنی کیا باعث ہے حضرت نے کہا اے بیٹی ابی امیہ کی پوچھا تو نے دو رکعتوں مین سے پیچھے عصر کے اور تحقیق شان یہ ہے کہ آئے میرے پاس

تھے شخص عبد القیس مین کے یعنی واسطے سیکھنے احکام دین کے پس باز رکھا مجکو دو رکعتون سے جو کہ بعد ظہر کے ہین پس یہ تھین وہ دونون روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حال دو رکعتون کا کہ بعد عصر کے یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھتے تھے باوجودیکہ منع بھی فرمایا تھا نماز سے بعد عصر کے سبب اسکا کیا تھا پس کریب نے یہ بات حضرت عائشہ رضہ سے پوچھی انھون نے حوالہ حضرت ام سلمہ کا دیا کیا کہ وہ خوب جانتی ہین کہ انھون نے تحقیق اسکو کیا تھا پھر کریب پاس اون سب کے تینون صحابیون پاس آئے جب انھون نے یہ احوال سنکر حضرت ام سلمہ پاس بھیجا کریب نے جاکر وہ پیام انکو پہونچایا اور منع کرتے تھے ان دونون رکعتون سے یعنی عصر کے بعد کی دو رکعتون سے مراد انکی یہ تھی کہ مطلق نماز نفل سے منع کرتے تھے اسی کے ضمن مین نہی انکی بھی تھے یا بالخصوص انسے منع کیا ہو اور کہا اے بیٹی ابو امیہ کی یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لونڈی سے فرمایا کہ ام سلمہ سے اسکے سوال کا یہ جواب کہہ یا ام سلمہ ہی کو خطاب کرکے فرمایا اور ابو امیہ نام ام سلمہ کے باپ کا ہے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ تعلیم علم دین کی اور احکام شریعت کے اور ہدایت کرنا خلق کو مقدم ہے نماز نفل پڑھنے پر اگرچہ سنتین معمولی ہون اور دلالت کرتی ہے اسپر کہ اگر نوافل وقتیہ فوت ہون قضا کیجاوے انکی بعد وقت کے جیسا کہ مذہب شافعیہ مین ہے اور حنفیہ کے نزدیک انکے وقت مین پڑھے نہ غیر وقت مین اور تاویل اسمین وہ یہ کرتے ہین کہ شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع کی ہون اور بسبب ضرورت تعلیم کے توڑ دی ہون اس سبب سے قضا انکی کی واللہ اعلم اور اگر کوئی کہے کہ اس حدیث سے تو اتنا معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد عصر کے سنتین ظہر کی پڑھین بسبب شغل جماعت عبد القیس کے لیکن اور حدیثون سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ دو رکعتین پڑھا کرتے تھے چنانچہ حضرت عائشہ رض سے صحیح بخاری مین آیا ہے کہ قسم ہے اس خدا کی کہ لے گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس عالم سے ترک نہ کین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتین بعد عصر کے یہانتک کہ ملاقات کی پروردگار اپنے سے اور اسی طرح کئی روایتین آئی ہین پس سبب اسکا کیا تھا جواب اسکا یہ ہے کہ حدیثون صحیحہ سے ثابت ہوا ہے کہ نماز بعد عصر کے مکروہ ہے اور جمہور علما بھی اسی پر ہین اور حضرت عمر رض منع کرتے تھے اس سے اور مارتے تھے اسپر پس خصائص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے تھا امت کو درست نہین جیسے کہ آپ روزے وصال کے رکھتے تھے اور لوگون کو منع فرماتے تھے ۱۲ ع ح

الفصل الثانی فصل دوسری عن محمد بن ابراهيم عن قيس بن عمرو قال رأى النبي صلى الله عليه وسلم رجلا يصلي بعد صلوة الصبح ركعتين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الصبح ركعتين ركعتين فقال الرجل اني لم اكن صليت الركعتين اللتين قبلهما فصليتهما الآن فسكت رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه ابو داود وروى الترمذي نحوه وقال اسناد هذا الحديث ليس بمتصل لان محمد بن ابراهيم لم يسمع من قيس بن عمرو وفي شرح السنة ونسخ المصابيح عن قيس بن قهد نحوه

روایت ہے محمد بن ابراہیم سے اسنے نقل کی قیس بن عمرو سے کہ کہا دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ نماز پڑھتا تھا بعد نماز فرض صبح کے دو رکعتین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو نماز صبح کی دو ہی رکعت دو ہی رکعت پس کہا اس شخص نے تحقیق مین نے نہ پڑھی تھین دو رکعتین یعنی سنت کہ پہلے دو رکعتین صبح کی ہین پس پڑھتا ہون مین انکو اب پس چپ رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی یہ ابو داؤد نے اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکے اور کہا اسناد اس حدیث کی نہین متصل اس واسطے کہ محمد بن ابراہیم نے نہین سنا قیس بن عمرو سے اور بیچ شرح السنہ کے اور نسخون مصابیح کے قیس بن قہد سے مانند اسکے **ف** تقدیر

جملہ صلوٰۃ الصبح رکعتین کی یہ ہی جملہ الصلوٰۃ الصبح رکعتین اور لفظ رکعتین جو مکرر ہی واسطے تاکید نفی زیادتی کے ہی یعنی فرض صبح کے دو ہی رکعت پڑھو بعد اسکے اور نماز نہ پڑھو اور چپ رہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو تقریر کہتے ہین محدثین کی اصطلاح مین کہ ایک کام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسپر سکوت فرمایا گویا راضی ہوئے پس معلوم ہوا کہ اگر سنتین فجر کی پہلے فرض سے نہ پڑھی جاوین بعد اسکے قضا کرے چنانچہ مذہب امام شافعی کا یہی ہی اور نزدیک ابی حنیفہ اور ابی یوسف کے قضا نہین ہی سنتون فجر کے نہ پہلے طلوع کے اور نہ بعد اسکے لیکن اگر فرضون کے ساتھ فوت ہون تو قضا کیجاوین ساتھ فرض کے پہلے زوال کے اور امام محمد نے کہا کہ قضا کی جاوین نری سنتین بھی بعد طلوع آفتاب کے وقت زوال تک اور دلیل امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف کی یہ ہی کہ اصل سنتون مین عدم قضا ہی اور قضا مخصوص ساتھ واجب کے ہی اور حدیث وارد نہین ہوئی ہی مگر بیچ قضا اُنکی کے ساتھ تبعیۃ فرض کے پس باقی رہے سوائے اسکے اصل پر کہ عدم قضا ہی اور یہ حدیث محمد بن ابراہیم کی ضعیف ہی قابل سند پکڑنے کے نہین اور اسی طرح اور سنتین بھی قضا نہ کی جاوین بعد وقت کے تنہا اور بیچ قضا اُنکے کے ساتھ تبعیۃ فرض کے اختلاف ہی کذا فی الہدایہ ع ح **وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى أَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ** اور روایت ہی جبیر بن مطعم سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اولاد عبد مناف کی نہ منع کرو کسی کو کہ طواف کرے اس خانہ کعبہ کا اور نماز پڑھے جس وقت کہ چاہے رات کو یا دن کو روایت کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نے ف عبد مناف کے بیٹون کو خانہ کعبہ کے کاروبار کی خدمت تھی اُنکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ احکام فرمائے اور طواف کرنے مین ہر ساعت خواہ وقت طلوع کا ہو خواہ استوا کا خواہ غروب کا اور سوائے انکے کسی کو خلاف نہین خلاف وہان نماز پڑھنے مین ہی کہ امام شافعی کے نزدیک بنظر ظاہر اس حدیث کے ہر وقت جائز ہی جو نماز کہ ہو خواہ دو رکعتین طواف کی ہون یا سوائے اسکے اور نزدیک امام احمد کے جائز ہین دو رکعتین طواف کی فقط اور ہمارے نزدیک جائز نہین کوئی نماز اور حکم مکہ کا تمام شہرون کا سا ہی بیچ حرمت اور کراہت کے اسلیے کہ حدیثین نہی کی عام ہین اور مراد اس قول سے کہ نماز پڑھے جس وقت چاہے یہ ہی کہ سوائے اوقات مکروہہ کے جب چاہے پڑھے اس سے موافقت حاصل ہو جاتی ہی سب حدیثون مین واللہ اعلم ع ح **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ نِصْفَ النَّهَارِ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نماز پڑھنے سے وقت دوپہر کے یہان تلک کہ ڈھلے آفتاب مگر دن جمعہ کے روایت کی یہ شافعی نے ف مذہب امام شافعی کا یہی ہی کہ اُنکے نزدیک دوپہر کو دن جمعہ کے نماز پڑھنی درست ہی اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک نہین درست اسلیے کہ حدیثین مطلق نہی کی مشہور ہین اور یہ حدیث ضعیف ہی انکا مقابلہ نہین کر سکتی یا یہ کہ محرم راجح ہی مبیح پر ع ح **وَعَنْ أَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ الصَّلٰوةَ نِصْفَ النَّهَارِ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ إِنَّ جَهَنَّمَ تُسْجَرُ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ أَبُو الْخَلِيْلِ لَمْ يَلْقَ أَبَا قَتَادَةَ** اور روایت ہی ابو الخلیل سے اُسنے نقل کی ابی قتادہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ رکھتے نماز دوپہر کو یہان تلک کہ ڈھلے آفتاب مگر دن جمعہ کے اور فرمایا کہ تحقیق دوزخ جھونکی جاتی ہی ہر روز دوپہر کو سوائے دن جمعہ کے روایت کی یہ ابو داود نے اور کہا ابو الخلیل نہین ملا ابا قتادہ سے یعنی پس اسناد اسکے متصل نہین

الفصل الثالث

فصل تیسری

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ الصُّنَابِحِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ وَمَعَھَا قَرْنُ الشَّیْطٰنِ فَاِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَھَا ثُمَّ اِذَا اسْتَوَتْ قَارَنَھَا فَاِذَا زَالَتْ فَارَقَھَا فَاِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوْبِ قَارَنَھَا فَاِذَا غَرَبَتْ فَارَقَھَا وَنَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوۃِ فِيْ تِلْکَ السَّاعَاتِ رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ صنابحی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق آفتاب نکلتا ہی اور ساتھ اسکے ہوتا ہی سینگ شیطان کا پس جس وقت بلند ہوتا ہی جدا ہو جاتا ہی اُس سے پھر جس وقت دوپہر ہوتی ہی نزدیک ہوتا ہی آفتاب کے شیطان پھر جب ڈھلتا ہی آفتاب جدا ہوتا ہی اُس سے پھر جب قریب ہوتا ہی غروب کے نزدیک ہوتا ہی اُس سے شیطان پس جب غائب ہو چکتا ہی جدا ہوتا ہی اُس سے اور منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھنے نماز کے سے ان وقتوں مین یعنی آفتاب نکلتے اور ڈوبتے اور ٹھیک دوپہر کو روایت کی یہ مالک اور احمد اور نسائی نے **ف** منع کیا نماز سے نماز خواہ حقیقۃً ہو خواہ حکماً مانند نماز جنازے اور سجدہ تلاوت کے اور امام مالک نے باوجودیکہ یہ حدیث روایت کی ہی اور پھر قائل نہین سا تھ حرام ہونے نماز کے وقت دوپہر کے اور کہا کہ نہین پایا ہم نے اہل فضل کو مگر کوشش کرتے تھے اور ادا کرتے تھے نماز دوپہر مین ۱۲ ح وَعَنْ اَبِيْ بَصْرَۃَ الْغِفَارِيِّ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْمُخَمَّصِ صَلٰوۃَ الْعَصْرِ فَقَالَ اِنَّ ھٰذِہٖ صَلٰوۃٌ عُرِضَتْ عَلٰی مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَضَیَّعُوْھَا فَمَنْ حَافَظَ عَلَیْھَا کَانَ لَہٗ اَجْرُہٗ مَرَّتَیْنِ وَلَا صَلٰوۃَ بَعْدَھَا حَتّٰی یَطْلُعَ الشَّاھِدُ وَالشَّاھِدُ النَّجْمُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی بصرہ غفاری سے کہ کہا پڑھائی ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر کی مخمص مین کہ نام ایک جگہ کا ہی پھر فرمایا تحقیق یہ نماز لازم کی گئی تھی اُن لوگون پر کہ تھے پہلے تم سے پس ضائع کیا اُنھون نے اسکو یعنی حق اُسکا ادا نہ کیا اور مداومت نکی اُسپر پس جو شخص کہ حفاظت کرے اُسپر ہوگا واسطے اُسکے ثواب اُسکا دوہرا اور نہین نماز پیچھے اسکے یہانتک کہ نکلے شاہد اور شاہد ستارا ہی روایت کی یہ مسلم نے **ف** دوہرا ثواب ایک تو اس سبب سے کہ یہ عمل نیک ہی اور ہر عمل نیک پر ثواب ملتا ہی اور دوسرا ثواب بسبب محافظت اُسکے کے برخلاف اگلون کے اور شاہد ستارے کو اسلیے کہا کہ حاضر ہوتا ہی رات کو اور مقصود اس سے یہ ہی کہ آفتاب غروب ہو ۱۲ ح وَعَنْ مُعَاوِیَۃَ قَالَ اِنَّکُمْ لَتُصَلُّوْنَ صَلٰوۃً لَقَدْ صَحِبْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَا رَاَیْنَاہُ یُصَلِّیْھِمَا وَلَقَدْ نَھٰی عَنْھُمَا یَعْنِي الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ رَوَاہُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی معاویہ سے کہ کہا تحقیق تم البتہ پڑھتے ہو نماز البتہ تحقیق صحبت مین رہے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نہین دیکھا ہم نے آپکو کہ نماز پڑھتے ہون یہ دو رکعتین اور تحقیق منع کیا اُن دونون سے یعنی پڑھنے ان دو رکعت کے سے پیچھے عصر کے روایت کی بخاری نے **ف** اور جو ایک حدیث مین آیا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دو رکعتین پڑھا کرتے تھے اور یہان نفی کی تو مراد یہان ہی کہ باہر نہ پڑھتے ہونگے گھر مین پڑھتے ہون گے تاکہ لوگ اُسمین آپکی پیروی نہ کرین اسلیے کہ یہ خاص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو پڑھنی درست ہین اور اُن کو نہین اور کہا طحاوی نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثین متواتر آئی ہین کہ آپنے عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہی پھر صحابہ کا عمل بھی اسی پر رہا پس نہین لائق کسی کو کہ مخالفت کرے اسکی ۱۲ ع وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ وَقَدْ صَعِدَ عَلٰی دَرَجَۃِ الْکَعْبَۃِ مَنْ عَرَفَنِيْ فَقَدْ عَرَفَنِيْ وَمَنْ لَّمْ یَعْرِفْنِيْ فَاَنَا جُنْدُبٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا صَلٰوۃَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ اِلَّا بِمَکَّۃَ اِلَّا بِمَکَّۃَ اِلَّا بِمَکَّۃَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَرَزِیْنٌ

اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا انھون نے اس حالت مین کہ چڑھے اوپر زینہ کعبہ کے جس شخص نے کہ پہچانا مجکو یعنی نام میرا پس تحقیق پہچانا
مجکو یعنی سچا پن میرا اور جسنے کہ نہین پہچانا مجکو پس مین ہون جندب سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہین نماز بعد نماز صبح کے یہانتک
کہ نکلے آفتاب اور نہین نماز بعد نماز عصر کے یہانتک کہ غائب ہو آفتاب مگر مکہ مین مگر مکہ مین مگر مکہ مین روایت کی یہ احمد اور رزین نے ف کعبہ کا دروازہ بلند ہی
اُسپر چڑھنے کے لیے زینہ تھا چنانچہ اب بھی چوبی زینہ ہی بشکل منبر کے نزدیک زمزم کے سامنے کعبہ کے رکھا رہتا ہی جب داخلی ہوتی ہی تو اُسکو
لگا دیتے ہین آگے دروازے کعبہ کے اور بعد داخلی کے پھر وہین رکھ دیتے ہین پس احتمال ہی کہ اُس وقت مین بھی اسی طرح کا ہو یا اور طرح کا اور
ابو ذر نے کہ نام اُنکا جندب تھا زینہ پر چڑھ کر یہ بات کہی تا لوگ بسبب سچا پن اُنکے کے یقین کرین حدیث کا گویا اشارہ کیا اُسپر کہ حضرت
نے اُنکے حق مین فرمایا تھا کہ نہ سایہ ڈالا آسمان نے اور نہ اُٹھایا زمین نے کوئی راست گو زیادہ ابو ذر سے اور یہ حدیث ضعیف ہی

بَابُ الْجَمَاعَةِ وَفَضْلِهَا

باب ہی بیچ بیان جماعت کے اور بزرگی اُسکی کے ف اختلاف کیا ہی
علما نے کہ جماعت سنت ہی یا واجب یا فرض عین یا فرض کفایہ بعضون نے کہا کہ فرض عین ہی اور یہ قول امام احمد اور داؤد اور عطا اور ابو ثور کا
ہی اور یہ کہتے ہین کہ جو کوئی سنے بانگ نماز کی اور نہ حاضر ہو مسجد مین درست نہین نماز اُسکی اور امام شافعی نے کہا کہ فرض کفایہ ہی اور ابو حنیفہ اور
یاران اُنکے کے نزدیک سنت موکدہ ہی قریب واجب کے اور شیخ ابن الہمام نے نقل کیا کہ اکثر مشائخ ہمارے اسپر ہین کہ جماعت واجب ہی اور سنت
اُسکو اسلیے کہتے ہین کہ ثبوت اُسکا سنت سے ہی جیسے نماز عید کی اور بدائع مین لکھا ہی کہ واجب ہی اور اسپر حرج قتل یا لیے غیر معذور کے حاضر ہو مسجد مین
جماعت کے لیے اور اگر نہ پاوے ایک مسجد مین واجب نہین پھرنا اور مسجدون مین اور اگر جاوے اچھا ہی اور قدوری نے لکھا ہی کہ اس صورت مین
جمع کرے اہل و عیال کو اور گھر مین جماعت سے پڑھے اور اختلاف کیا ہی کہ جماعت مسجد محلہ مین افضل ہی یا مسجد جامع مین اور اگر دو مسجدین ہون اپنا
محلہ مین اختیار کرے قدیمی کو اور اگر دونون برابر ہون اختیار کرے قریب تر کو اور اتفاق رکھتے ہین کہ جماعت بسبب عذر کے ساقط ہو جاتی ہی
اور عذر بیماری ہی اور دونون طرف سے ہاتھ پانون کٹے ہونے اور فالج اور چھپنا پادشاہ سے اور ضعف کہ اُس سے راہ نہ چل سکے اور اندھا
اور بعضون نے کہا کہ مینھ اور کیچڑ اور بہت جاڑا اور بہت اندھیری بھی باتفاق عذر ہی قول صحیح مین ش ح

الفصل الاول

فصل پہلی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جماعت کی زیادہ ہوتی ہی یعنی ثواب مین نماز اکیلے کی سے ستائیس درجے
روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور بعضی روایت مین پچیس درجے آیا ہی اور لکھا ہی علما نے کہ اکثر روایتون مین پچیس ہی درجے آیا ہی
سوائے حدیث ابن عمر کے کہ اسمین ستائیس درجے آیا ہی پس تطبیق اسمین یہ ہی کہ پہلے پچیس درجے کی وحی ہوئی ہوگی بعد اُسکے زیادتی کی گئی
از راہ فضل اور انعام کے اور یہ بھی ہی کہ اختلاف بسبب تفاوت احوال مصلی کے ہی اور اختلاف ہی اس مین کہ یہ فضیلت مخصوص ساتھ جماعت کے
مسجد مین ہی یا عام ہی بعضون نے کہا کہ مخصوص ساتھ جماعت کے مسجد مین ہی اور بعضون نے کہا عام ہی ش ح

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ
فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰى رِجَالٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوةَ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ
بُيُوْتَهُمْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ يَعْلَمُ اَحَدُهُمْ اَنَّهٗ يَجِدُ عَرْقًا سَمِيْنًا اَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ
الْعِشَاءَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهٗ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہے البتہ قصد کیا مین نے یہ کہ حکم کرون مین یعنی کسی خادم کو ساتھ جمع کرنے لکڑیون کے
پس جمع کی جاوین لکڑیان پھر حکم کرون مین ساتھ اذان کہنے کے نماز کے لیے یعنی نماز عشا کے لیے پس اذان دی جاوے اُسکے لیے پھر حکم کرون مین
ایک شخص کو پس امامت کرے لوگون کی پھر جاؤن مین طرف اُن لوگون کے کہ حاضر نہین ہوتے ہین نماز کے لیے یعنی بغیر عذر کے تاکپڑون مین
اُنکو اچانچک اور ایک روایت مین ہے کہ جاؤن مین طرف اُن لوگون کے کہ نہین حاضر ہوتے نماز مین پس جلادون مین اُنپر گھر اُنکے اور
قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہے اگر جانے ایک اُنکا یعنی جو کہ نہین حاضر ہوتے جماعت مین یہ کہ پاوے یعنی مسجد مین ہڈی
گوشت کی فربہ بلکہ دو کھر گاے یا بکری کے اچھے البتہ حاضر ہون نماز عشا مین روایت کی یہ بخاری نے اور مسلم نے مانند اسکے ف اسمین دلیل ہے
اسپر کہ جائز ہے امام کو بسبب عذر کے یہ کہ خلیفہ پکڑے کسی اور کو اور آپ جاوے ضرورت کے لیے اور اسمین مبالغہ ہے بیچ اہتمام کرنے عذاب دینے
اُن لوگون کے کہ جماعت مین نہین حاضر ہوتے کہ حضرتؐ نے بذاتہ ارادہ فرمایا کہ امامت ترک کرون اور اُنکو عذاب دون اور اخیر حدیث مین
بیان دون ہمتی اُنکی کا کیا کہ ایسے امر خسیس دنیاوی مین حاضر ہوتے ہین اور واسطے ثواب آخرت کے اور حاصل کرنے قرب حق کے نہین آتے

ح ع + **وعنه** قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ اَعْمٰى فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَيْسَ لِيْ قَائِدٌ يَقُوْدُنِيْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُرَخِّصَ لَهٗ فَيُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِهٖ فَرَخَّصَ لَهٗ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَجِبْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے انہین سے کہ کہا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص اندھا یعنی عبد اللہ بن ام مکتوم پس کہا اُسنے اے رسول خدا کے
تحقیق نہین ہے میرے لیے کوئی کھینچنے والا کہ کھینچکرلے جاوے مجکو طرف مسجد کے پس پوچھا اُسنے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
رخصت دینی واسطے اُسکے پس نماز پڑھے اپنے گھر مین پس رخصت دی حضرتؐ نے واسطے اُسکے پس جب کہ پیٹھ پھیر کر چلا بلایا اُسکو اور فرمایا
کہ سنتا ہے تو اذان نماز کی کہا اُسنے ہان فرمایا کہ پس حاضر ہو نماز مین روایت کی یہ مسلم نے ف حدیث صحیحین مین آیا ہے کہ جب عتبان بن مالک
نے شکوہ کیا بینائی اپنی کا حضرت نے رخصت دی یہ کہ نماز اپنے گھر مین پڑھ لیا کرے اُس سے معلوم ہوا کہ اندھے کو اجازت ہے ترک جماعت کی اور
ابن ام مکتوم کو اجازت نہ دی اسلیے کہ وہ فضلاے مہاجرین سے تھے لائق تر حال اُنکے یہی تھا کہ عمل دل پر کرین پس پہلے اجازت دی
پھر رد کی بسبب وحی کے یا بسبب متغیر ہونے اجتہاد کے اور اسمین کمال مبالغہ ہے بیچ حاضر ہونے مسجد کے ساتھ سُنی اذان کے ح ع + **وعن**
ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ اَذَّنَ بِالصَّلٰوةِ فِيْ لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيْحٍ ثُمَّ قَالَ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَمَطَرٍ يَقُوْلُ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ اُنھون نے اذان دی نماز کی بیچ ایک رات کے کہ سردی تھی
اور باد بھی پھر کہا یعنی بعد فراغ اذان کے کہ خبردار ہو نماز پڑھو گھرون اپنے مین پھر کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے فرماتے موذن کو
جس وقت کہ ہوتی رات سردی کی اور مینہ کی کہے خبردار ہو نماز پڑھو اپنے گھرون مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا
کہ ہوا اور جاڑا سخت اور مینہ بھی عذر ہے ترک جماعت کے لیے اور کہا ابن ہمام نے کہ کہا ابو یوسف نے کہ پوچھا مین نے ابو حنیفہ سے حال جماعت کا
کیچڑ مین پس کہا نہین دوست رکھتا مین ترک اُسکا ح ع + **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ عَشَاءُ اَحَدِكُمْ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ وَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ وَكَانَ

ابْنُ عُمَرَ یُوضَعُ لَهُ الطَّعَامُ وَتُقَامُ الصَّلٰوةُ فَلَا یَاْتِیْهَا حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْهُ وَاِنَّهٗ لَیَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی انھین ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ رکھا جاوے کھانا عشا کے وقت کا ایک تمھارے کا اور قائم کی جاوے نماز تو شروع کرو کھانا اور نہ جلدی کرو یہان تک کہ فارغ ہو اُس سے اور تھے ابن عمر رکھا جاتا واسطے انکے کھانا اور قائم ہوتی نماز پس نہ آتے نماز کو یہان تک کہ فارغ ہوتے اُس سے اور تحقیق وہ سنتے قرأۃ امام کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ظاہر یہ ہی کہ یہ حکم اُس صورت مین ہی کہ نماز پڑھنے والا بھوکا ہو جانتا ہی کہ نماز پڑھونگا تو دھیان کھانے ہی مین رہیگا تو وہان اولی یہی ہی کہ پہلے کھانے کو کھائے بشرطیکہ وقت بھی وسیع ہو ح ع وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سے کہ تحقیق اُنھون نے کہا سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہین پوری نماز ہوتی روبرو کھانے کے اور نہ اُس حالت مین کہ دفع کرین اُسکو یعنی حضور نماز اُسکے کو دونون خبیث یعنی حاجت ہو بول و براز کی روایت کی یہ مسلم نے ف کہا نووی نے کہ مکروہ ہی نماز جبکہ کھانا سامنے آوے اور خواہش رکھتا ہو اُسکی اور اسی طرح جب تقاضا ہو بول و براز کا اور اسی کے حکم مین ہی بائی اور قی یعنی انکو بھی روک کر نماز نہ پڑھے اسلیے کہ حضور نماز مین فرق آتا ہی مگر ان سب مین فراخ ہونا وقت کا شرط ہی اور اگر وقت تنگ ہو تو بہرحال پڑھ لے ع ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ کھڑی کی جاوے نماز یعنی تکبیر ہو فرضون کی پس نہ چاہیے کوئی نماز سواے نماز فرض کے روایت کی یہ مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ بعد تکبیر کہنے موذن کے سنت فجر کی بھی نہ پڑھے بلکہ شریک ہووے امام کے ساتھ فرضون مین جیسا کہ مذہب شافعی ہی اور امام ابوحنیفہ رح کہتے ہین کہ اگر فجر کی سنت پڑھنے مین ایک رکعت بھی فرض کی ہاتھ لگے تو سنت پڑھ لے بعد اُسکے شریک جماعت مین ہو تا ثواب سنتون کا بھی ہاتھ سے نہ جاوے اور ثواب جماعت کا بھی لیکن صف سے الگ ہو کر اور پاس دروازے مسجد کے پڑھے صف مین نہ پڑھے اور اگر ڈر ہو فوت ہونے دونون رکعت کا تو جماعت ہی مین مل جاوے سنتین ترک کرے کہ ثواب جماعت کا بہت بڑا ہی اور کہا ابن ملک نے سنتین فجر کی مستثنی ہین اس سے بسبب قول صلی اللہ علیہ وسلم کے صلوہا وان طردتکم الخیل یعنی پڑھو سنتین فجر کی اگرچہ ہانکے تم کو لشکر پس اس سے معلوم ہوا کہ فجر کی سنتون کی بڑی تاکید ہی انکو چھوڑے نہین اور کہا ابن ہمام نے کہ سنت فجر کی قوی تر سنتون کی ہی بیشک روایت کیا ہی حسن نے امام ابی حنیفہ سے کہ اگر پڑھے انکو بیٹھ کر بغیر عذر کے نہین جائز ہی ح ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَتِ امْرَاَةُ اَحَدِكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ پروانگی مانگے عورت ایک تمھارے کی طرف مسجد کے پس منع کرے اُسکو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا نووی نے کہ یہ نہی محمول ہی کراہت تنزیہی پر اور کہا مظہر نے کہ اسمین دلیل ہی اوپر جائز ہونے نکلنے عورتون کے طرف مسجد کے نماز کے لیے لیکن ہمارے زمانہ مین مکروہ ہی خوف فتنہ کے لیے چنانچہ موید ہی اسکی حدیث بخاری اور مسلم کی حضرت عائشہ سے کہ اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے اُس چیز کو کہ پیدا کی ہی عورتون نے البتہ منع کرتے انکو جیسے کہ منع کی گئین عورتین بنی اسرائیل کی اور ابن مسعود سے منقول ہی کہ منع کیا عورتون کو نکلنے سے مگر بڑھیون کو بیچ کپڑون کار و بار کے یعنی میلے پرانے کپڑون مین حاصل یہ کہ عورتین بڑھیان بغیر بناو سنگار اور خوشبو کے مسجد مین جاوین تو جائز ہی اور جوانون کو نہین جائز اور اُس وقت مین عورتین

واسطے تعلیم احکام دین کے مسجد مین جاتی تھین اور اب چندان احتیاج نہین کیونکہ احکام دین کے مشہور و معلوم ہین ع ح **وعن**
زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَهِدَتْ اِحْدٰكُنَّ
الْمَسْجِدَ فَلَا تَمَسَّ طِيْبًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے زینب بیوی عبد اللہ بن مسعود کی سے کہ کہا فرمایا واسطے
ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ حاضر ہو ایک تم مین سے مسجد مین پس نہ لگاوے خوشبو روایت کی یہ مسلم نے **وعن**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَأَةٍ اَصَابَتْ بَخُوْرًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا
الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو عورت لگاوے بخور یعنی خوشبو پس نہ حاضر ہو ساتھ ہمارے وقت عشا کے روایت کی یہ مسلم نے ف بخور کہتے ہین خوشبودار چیز کے دھوان
لینے کو مثل اگر وغیرہ کے اور خاص وقت عشا ہی کا ذکر کیا اسلیے کہ وقت اندھیرے کا ہوتا ہے خوف فتنہ کا اسمین زیادہ ہے اور اوپر گذر ہی چکا ہے
کہ مطلق خوشبو لگا کر مسجد مین آنے سے بھی منع فرمایا ہے ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوْا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ وَبُيُوْتُهُنَّ خَيْرٌ لَّهُنَّ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ
روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ منع کرو تم اپنی عورتون کو مسجدون سے اور گھر انکے بہتر ہین واسطے انکے
یعنی نماز کے لیے روایت کی یہ ابو داؤد نے **وعن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْمَرْأَةِ
فِيْ بَيْتِهَا اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهَا فِيْ حُجْرَتِهَا وَصَلٰوتُهَا فِيْ مَخْدَعِهَا اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهَا فِيْ بَيْتِهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ
اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عورت کی اپنے گھر مین یعنی دالان مین بہتر ہے نماز اسکی سے
بیچ صحن گھر کے اور نماز اسکی کوٹھری مین بہتر ہے نماز اسکی سے بیچ مکان کھلے ہوئے کے روایت کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی عورت جتنا پوشیدہ اور
اندر نماز پڑھے بہتر اور انسب ہے اسلیے کہ بناے کار اسکے کی پردہ پر ہے اسی لیے کہا گیا ہے نعم الصہر القبر یعنی اچھی سسرال قبر ہے ع **وعن**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ حِبِّيْ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ امْرَأَةٍ تَطَيَّبَتْ لِلْمَسْجِدِ
حَتّٰى تَغْتَسِلَ غُسْلَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَرَوَى اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تحقیق سنا مین نے
محبوب اپنے سے کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم ہین فرماتے تھے نہین قبول کی جاتی نماز اس عورت کی کہ خوشبو لگاوے واسطے جانے مسجد کے
یہان تک کہ غسل کرے مانند غسل جنابت کے روایت کی یہ ابو داؤد نے اور روایت کی احمد اور نسائی نے مانند اسکے ف یعنی سارا بدن پانی سے
دھووے اگر خوشبو لگائی ہے سارے بدن کو تاکہ جاتی رہے خوشبو اور اگر خاص ایک ہی جگہ لگائی ہے اسی جگہ کو دھووے اور اگر کپڑون کو لگائی ہے
بدل ڈالے کپڑے یا دور کرے خوشبو اور یہ حکم جب ہے کہ ارادہ کرے مسجد مین جانیکا اور نہین تو نہین کہا ابن ملک نے کہ یہ مبالغہ ہے زجر مین اسلیے
کہ اس سے فتنہ اٹھتا ہے اور رغبت زیادہ ہوتی ہے اسکی طرف لوگون کی ہے ع **وعن** اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ وَاِنَّ الْمَرْأَةَ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا وَكَذَا يَعْنِيْ زَانِيَةً رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَلِاَبِيْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيِّ نَحْوُهٗ اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر آنکھ زنا کرنے والی ہے
یعنی جو آنکھ کہ نظر کرے شہوت سے طرف عورت بیگانہ کے وہ زنا کرنے والی ہے اسلیے کہ زنا اسکا دیکھنا ہے اجنبیہ کو اور تحقیق عورت جس وقت کہ خوشبو لگائی ہے
پھر گذرتی ہے کسی مجلس مین یعنی مردون کی مجلس مین اور چاہتی ہے کہ اپنے تئین انکو دکھاوے پس وہ ایسی اور ایسی ہے یعنی زنا کرنے والی ہے روایت کی یہ ترمذی نے اور ابو داؤد

اور نسائی نے مانند اسکے ف یعنی اپنی خوشبو سے لوگون کو رغبت دلائی کہ اسکو دیکھا پس انکو زنا آنکھون کا حاصل ہوا اور یہ جو باعث اسکی ہوئی گویا اسنے زنا کیا ۱۲ ع وعن ابی بن کعب قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الصبح فلما سلم قال اشاہد فلان قالوا لا قال اشاہد فلان قالوا لا قال ان ہاتین الصلوتین اثقل الصلوات علی المنافقین ولو تعلمون ما فیہما لاتیتموہما ولو حبوا علی الرکب وان الصف الاول علی مثل صف الملئکۃ ولو علمتم ما فضیلتہ لابتدرتموہ وان صلوۃ الرجل مع الرجل ازکی من صلوتہ وحدہ وصلوتہ مع الرجلین ازکی من صلوتہ مع الرجل وما کثر فہو احب الی اللہ رواہ ابوداود والنسائی

اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہ کہا نماز پڑھائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صبح کی پس جب سلام پھیرا فرمایا کیا حاضر ہے فلانا یعنی نام اسکا لیا عرض کیا صحابہ نے کہ نہین فرمایا کیا حاضر ہے فلانا یعنی کسی اور کا نام لیا عرض کی صحابہ نے کہ نہین فرمایا تحقیق یہ دونون نمازین یعنے فجر اور عشا کی بہت گران ہوتی ہین نمازون مین منافقون پر اور اگر جانتے تم کہ کیا کچھ ثواب ہے ان دونون مین البتہ آتے تم ان دونون نمازون کو اگرچہ چلتے گھٹنون پر یعنے افتان وخیزان اور تحقیق صف پہلی مانند صف فرشتون کی ہے یعنے ثواب اور بزرگی مین اور قرب مین ساتھ اللہ کے اور اگر جانتے تم کہ کیا ثواب ہے اسکا البتہ جلدی کرتے تم اسمین پہونچنے کے لیے اور تحقیق نماز آدمی کی ساتھ ایک شخص کے ثواب زیادہ رکھتی ہے نماز اسکی سے اکیلے اور نماز اسکی ساتھ دو شخصون کے زیادہ ثواب رکھتی ہے نماز اسکی سے ساتھ ایک شخص کے اور جسقدر زیادہ ہون پس وہ زیادہ تر محبوب ہے طرف اللہ کے روایت کی یہ ابوداود اور نسائی نے ف یہ دو نمازین منافقون پر اسلیے بھاری ہوتی ہین کہ کسل انمین بہت ہوتا ہے اور ریا کو دخل کم ہے ۱۲ ع وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من ثلثۃ فی قریۃ ولا بدو لا تقام فیہم الصلوۃ الا قد استحوذ علیہم الشیطن فعلیک بالجماعۃ فانما یاکل الذئب القاصیۃ رواہ احمد وابوداود والنسائی اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین تین شخص بستی مین اور نہ بادیہ مین کہ نہ جماعت کیجاوے انمین نماز کی مگر تحقیق غالب ہوتا ہے انپر شیطان پس لازم کر اپنے پر جماعت پس سوائے اسکے نہین کہ کھاتا ہے بھیڑیا اس بکری کو کہ دور ہو ریوڑ سے روایت کی یہ احمد اور ابوداود اور نسائی نے ف یعنی اگر تین شخص بستی مین یا بادیہ مین یعنی جنگل مین رہتے ہون اور جماعت نکرین تو شیطان انپر غالب ہوتا ہے وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سمع المنادی فلم یمنعہ من اتباعہ عذر قالوا وما العذر قال خوف او مرض لم تقبل منہ الصلوۃ التی صلی رواہ ابوداود والدارقطنی اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سنے اذان اذان کہنے والے کی پس نہ باز رکھے اسکو موذن کی تابعداری سے کوئی عذر کہا صحابہ نے اور کیا ہے عذر کہا ڈر یعنے دشمن سے یا بیماری نہین قبول کیجاتی اس سے نماز جو کہ بغیر جماعت کے پڑھے یعنی اگر مسجد مین پڑھے روایت کی یہ ابوداود اور دارقطنی نے ف کہا صحابہ نے کیا ہے عذر یعنی جب ابن عباس نے یہ حدیث بیان کی تو لوگون نے پوچھا کہ عذر کیا ہے انھون نے کہا ڈر یعنی ڈر جان کا ہو یا آبرو کا یا مال کا اور کہا ابن ملک نے کہ ڈر ظلم کا ہو یا قرضدار کا اور ہو یہ مفلس ابر اور عذر اوپر بیان ہی ہو چکے ہین کہ مینہ ہوا اور بہت جاڑا ہو یا کھانا موجود ہو یا حاجت استنجے کی ہو پس یہ سب چیزین عذر ہین اور عذر بیماری ہے یعنی ایسی بیماری کہ پہونچ نہ سکے مسجد مین کذا فی شرح المنیہ پس حاصل یہ کہ جو کوئی اذان سنے اور پھر موذن کی تابعداری نکرے یعنی جماعت مین بلا عذر حاضر نہو تو نماز اسکی نہین قبول ہوگی اور اگر

عذر سے نہ حاضر ہوا تو مقبول ہوا اور معنے قبول ہونے نماز کے یہ ہین کہ ثواب نہین پاتا وہ اُس نماز کا اگرچہ فرضیت ساقط ہو جاتی ہے جیسے کہ نماز
زمین غصب کی گئی مین پڑھتے اور اسی طرح حج کرنا ساتھ مال حرام کے اور اتفاق ہے علمار کا اسپر کہ نہین رخصت ہے بیچ ترک جماعت کے کسی کے لیے
مگر عذر سے بسبب اس حدیث کے اور اسکے کہ پہلے گذری ہے **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ وَوَجَدَ اَحَدُکُمُ الْخَلَاءَ فَلْیَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَرَوٰی مَالِکٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ نَحْوَہٗ اور روایت ہے عبداللہ بن ارقم سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
کہ کہتے تھے جسوقت کہ قائم کیجاوے نماز اور پاوے ایک تمہارا حاجت پائخانہ کی پس چاہیے کہ ابتدا کرے ساتھ پائخانہ کے یعنی اگرچہ جماعت فوت ہو روایت کی
یہ ترمذی نے اور روایت کی مالک اور ابو داود اور نسائی نے مانند اسکے **وعن** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لَا یَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ یَّفْعَلَھُنَّ لَا یَؤُمَّنَّ رَجُلٌ قَوْمًا فَیَخُصَّ نَفْسَہٗ بِالدُّعَاءِ دُوْنَھُمْ
فَاِنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَقَدْ خَانَھُمْ وَلَا یَنْظُرْ فِیْ قَعْرِ بَیْتٍ قَبْلَ اَنْ یَّسْتَاْذِنَ فَاِنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَقَدْ خَانَھُمْ وَلَا یُصَلِّ وَھُوَ
حَقِنٌ حَتّٰی یَتَخَفَّفَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَلِلتِّرْمِذِیِّ نَحْوُہٗ اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزین ہین کہ نہین
حلال واسطے کسی کے یہ کہ کرے انکو نہ امام ہو آدمی کسی قوم کا پس خاص کرے ذات اپنی کو ساتھ دعا کے بدون انکے یعنی بدون شریک کرنے انکے کے
پس اگر کیا یہ پس تحقیق خیانت کی اُسنے انکی اور نہ نظر کرے اندر گھر کسی کے پہلے اس سے کہ اذن مانگے پس اگر کیا یہ پس تحقیق خیانت کی انکی اور نہ نماز
پڑھے اس حالت مین کہ بند کیے ہو پیشاب یا پائخانہ کو یہانتک کہ ہلکا ہو یعنی استنجے سے فارغ ہو روایت کی یہ ابو داود نے اور ترمذی نے مانند اسکے
وعن جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُؤَخِّرُوا الصَّلٰوۃَ لِطَعَامٍ وَّلَا لِغَیْرِہٖ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ
اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تاخیر کرو نماز کو یعنی اسکے وقت سے واسطے کھانے کے اور نہ
واسطے غیر اسکے روایت کی یہ شرح السنۃ مین ف اوپر جو گذرا ہے کہ کھانا پہلے کھالیا کرے اور نماز بعد پڑھے اور یہان فرمایا کہ نماز کو
تاخیر کرو طعام وغیرہ کے لیے تو یہ محمول ہے اسپر کہ تاخیر کرنے مین وقت جاتا ہو تو جب یہی حکم ہے کہ تاخیر نہ کرے اور وہ حکم اُس صورت مین ہے
کہ وقت فراخ ہو اور کھانا حاضر ہو اور خواہش ہو اسکی تو جب یہی چاہیے کہ پہلے کھالے پس تعارض نہ باقی رہا دونون حدیثون مین

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُنَا وَمَا یَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلٰوۃِ اِلَّا مُنَافِقٌ
قَدْ عُلِمَ نِفَاقُہٗ اَوْ مَرِیْضٌ اِنْ کَانَ الْمَرِیْضُ لَیَمْشِیْ بَیْنَ رَجُلَیْنِ حَتّٰی یَاْتِیَ الصَّلٰوۃَ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْھُدٰی وَاِنَّ مِنْ سُنَنِ الْھُدٰی الصَّلٰوۃَ فِی الْمَسْجِدِ الَّذِیْ یُؤَذَّنُ
فِیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّلْقَی اللّٰہَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْیُحَافِظْ عَلٰی ھٰؤُلَاءِ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ حَیْثُ یُنَادٰی
بِھِنَّ فَاِنَّ اللّٰہَ شَرَعَ لِنَبِیِّکُمْ سُنَنَ الْھُدٰی وَاِنَّھُنَّ مِنْ سُنَنِ الْھُدٰی وَلَوْ اَنَّکُمْ صَلَّیْتُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ کَمَا یُصَلِّیْ
ھٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِیْ بَیْتِہٖ لَتَرَکْتُمْ سُنَّۃَ نَبِیِّکُمْ وَلَوْ تَرَکْتُمْ سُنَّۃَ نَبِیِّکُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ یَتَطَھَّرُ فَیُحْسِنُ الطُّھُوْرَ
ثُمَّ یَعْمِدُ اِلٰی مَسْجِدٍ مِّنْ ھٰذِہِ الْمَسَاجِدِ اِلَّا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِکُلِّ خَطْوَۃٍ یَخْطُوْھَا حَسَنَۃً وَّرَفَعَہٗ بِھَا دَرَجَۃً
وَحَطَّ عَنْہُ بِھَا سَیِّئَۃً وَلَقَدْ رَاَیْتُنَا وَمَا یَتَخَلَّفُ عَنْھَا اِلَّا مُنَافِقٌ مَّعْلُوْمُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ کَانَ الرَّجُلُ یُؤْتٰی بِہٖ یُھَادٰی
بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ حَتّٰی یُقَامَ فِی الصَّفِّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا تحقیق دیکھا مین نے اپنے تئین اور

اور صحابہ کو اس حالت مین کہ نہین پیچھے رہتا تھا نماز باجماعت سے مگر منافق کہ معلوم اور ظاہر تھا نفاق اُسکا یعنی جو کہ نفاق پوشیدہ
رکھتا تھا وہ بھی نہین باز رہتا تھا جماعت سے یا بیمار یعنی جو کہ اصلا طاقت مسجد مین آنے کی نہ رکھتا ہو وہ بھی باز رہتا تحقیق تھا بیمار کہ البتہ چلتا درمیان
دو شخصون کے یہان تک کہ آتا نماز مین اور کہا ابن مسعودؓ نے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائے ہمکو طریقے ہدایت کے اور تحقیق
طریقون ہدایت کے سے ہے نماز پڑھنی یعنی جماعت سے اُس مسجد مین کہ اذان دیجاتی ہو اُسمین اور ایک روایت مین یون ہے کہ کہا ابن مسعود نے جس
شخص کو خوش آوے یہ کہ ملاقات کرے اللہ تعالی سے کل کو پورا مسلمان پس چاہیے کہ محافظت کرے ان پانچون نمازون پر اُس جگہ کہ اذان
دیجاوے واسطے اُنکے یعنی جماعت سے ادا کرے مسجد مین پس تحقیق اللہ تعالی نے مقرر کیئے واسطے نبی تمہارے کے طریقے ہدایت کے اور تحقیق یہ
نمازین پانچون جماعت سے پڑھنی طریقون ہدایت کے سے ہین اور اگر تحقیق تم نماز پڑھو اپنے گھرون مین یعنی اگرچہ جماعت سے پڑھو جیسا کہ نماز
پڑھتا ہو یہ پیچھے رہنے والا اپنے گھر مین البتہ چھوڑ دوگے سنت نبی اپنے کی اور اگر چھوڑ دوگے تم سنت نبی اپنے کی البتہ گمراہ ہوگے اور نہین
کوئی شخص کہ وضو کرے پس اچھا وضو کرے یعنی واجبات اور آداب اُسکے بجا لاوے پھر قصد کرے طرف مسجد کے ان مساجد مین سے مگر کہ
لکھتا ہے اللہ تعالی واسطے اُسکے بدلے ہر قدم کے کہ قدم رکھتا ہے ایک نیکی اور بلند کرتا ہے اُسکو بسبب اُس قدم کے ایک درجہ اور دور کرتا ہے اُس سے
بسبب اُسکے ایک برائی اور البتہ تحقیق دیکھا ہمنے اپنے تئین اور صحابہ کو اس حالت مین کہ نہین پیچھے رہتا تھا جماعت سے مگر منافق ایسا کہ
معلوم تھا نفاق اُسکا اور تحقیق تھا آدمی بیمار کہ لایا جاتا نماز مین اُس حالت مین کہ تکیہ کرتا درمیان دو آدمیون کے یعنے بسبب نہایت ضعف کے
یہان تک کہ کھڑا کیا جاتا صف مین روایت کی یہ مسلم نے ف سنن ہدی یعنی وہ طریقے کہ عمل کرنا اُنپر موجب ہدایت اور پہونچنے کا درگاہ
قرب اور رضا باری تعالی کا ہو افعال حضرتؐ کے دو طرح کے تھے ایک وہ کہ حضرتؐ بطریق عبادت کے کرتے تھے اور ایک وہ کہ بطریق
عادت کے کرتے جو بطریق عادت کے کرتے اُنکو سنن زوائد کہتے ہین اور جو بطریق عبادت کے کرتے تھے اُنکو سنن ہدی کہتے ہین پھر آگے
سنن ہدی کی دو قسمین ہین سنن مؤکدہ اور سنن غیر مؤکدہ سنن مؤکدہ وہ ہین کہ حضرتؐ نے بطریق مواظبت کے کین یا تاکید فرمائی اور
غیر مؤکدہ وہ کہ جنپر مواظبت اور تاکید نہ کی اور یہان سنن ہدی سے سنن مؤکدہ مراد ہین اور جو کہ جماعت کو واجب کہتے ہین تو یہ بھی
یہ منافی نہین اسلیئے کہ واجب بھی سنن ہدی مین داخل ہے لغۃً اور روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بطریق مرفوع کہ فرمایا ظلم پورا ظلم
اور کفر اور نفاق وہ ہے کہ سنا اللہ کے پکارنے والے کو کہ پکارتا ہے طرف نماز کے پس نہ جواب دیا اُسکو روایت کی یہ احمد اور طبرانی نے پس
معلوم ہوا کہ یہ وعید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اوپر ترک کرنے جماعت کے مسجد مین اور یہ جو کہا کہ جیسا کہ نماز پڑھتا ہے یہ پیچھے رہنے والا
ظاہرا یہ ایک شخص تھا کہ جماعت مین نہین حاضر ہوتا تھا ✤ ع ح ✤ مولانا و عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا
مَا فِی الْبُيُوْتِ مِنَ النِّسَاۤءِ وَالذُّرِّيَّةِ اَقَمْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاۤءِ وَاَمَرْتُ فِتْيَانِیْ يُحْرِقُوْنَ مَا فِی الْبُيُوْتِ بِالنَّارِ
رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اگر نہوتین گھر مین عورتین اور اولاد
حکم کرتا مین برپا کرنے نماز عشا کا اور حکم کرتا مین جوانون اپنے کو کہ جلاتے اُس چیز کو کہ گھرون مین ہے ساتھ آگ کے روایت کی یہ احمد نے ف
یعنی عورتین اور بچے گھرون مین ہوتے ہین اور اُنپر جماعت واجب نہین اگر یہ گھرون مین نہوتے تو حکم کرتا نماز عشا کے برپا کرنے کا اور صحابہ کو کہتا جو لوگ جماعت مین
حاضر نہین ہوتے اُنکو اور اُنکے اسباب کو جلا دین اس سے معلوم ہوا کہ تارک جماعت بڑا گنہگار ہوتا ہے کہ اُسکی سزا یہ ہوئی کہ حضرتؐ نے ارادہ اُسکے
جلانے کا کیا ✤ ع ح ✤ و عَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنْتُمْ فِی الْمَسْجِدِ

فنودي بالصلوة فلا يخرج احدكم حتى يصلي رواه احمد اور روایت ہے انہیں سے کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جسوقت ہو تم مسجد میں پس اذان دیجاوے نماز کی پس نہ نکلے ایک تمہارا یہانتک کہ نماز پڑھے روایت کی یہ احمد نے و ن یہ نہی ہمارے مذہب میں
اسکے لئے ہے کہ وہ شخص منتظم نہو کہیں کی جماعت کا یعنی اگر امام اور مسجد کا چلا جاوے بعد اذان کے مکروہ نہیں اور اگر نماز پڑھ چکا ہے تو
نکلنا مکروہ نہیں مگر جس صورت میں کہ موذن تکبیر شروع کردے تو ظہر اور عشا میں چاہیے کہ شریک ہوجاوے تا متہم نہووے ساتھ ترک
جماعت کے اور اوراماموں کے نزدیک ہر نماز میں شریک ہوجاوے + ع وعن ابي الشعثاء قال خرج رجل من المسجد
بعد ما اذن فيه فقال ابوهريرة اما هذا فقد عصى ابا القاسم صلى الله عليه وسلم رواه مسلم
اور روایت ہے ابی شعثاء سے کہ کہا نکلا ایک شخص مسجد سے بعد اسکے کہ اذان کہی گئی اسمیں پس کہا ابوہریرہ نے اس شخص نے تحقیق نافرمانی کی
ابوالقاسم کی درود اللہ کا انپر اور سلام روایت کی یہ مسلم نے وعن عثمان بن عفان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من ادركه الاذان في المسجد ثم خرج لم يخرج لحاجة وهو لا يريد الرجعة فهو منافق رواه ابن ماجة
اور روایت ہے عثمان بن عفان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پایا اسکو اذان نے مسجد میں پھر نکلا نہ نکلا واسطے
کسی حاجت کے اور وہ نہیں ارادہ رکھتا پھر آنے کا پس وہ منافق ہے روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف یعنی گنہگار ہے سبب ترک کرنے جماعت کے
مانند منافق کے ہوا + ع وعن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من سمع النداء فلم يجبه فلا
صلوة له الا من عذر رواه الدارقطني اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جس نے سنی اذان پس
نہ جواب دیا اسکو پس نہیں نماز یعنی کامل یا مقبول واسطے اسکے مگر عذر سے یعنی جو عذر کہ اوپر مذکور ہوئے اگر اسکے سبب سے مسجد میں نہ
آیا خیر کچھ مضائقہ نہیں روایت کی یہ دارقطنی نے ف پس نہ جواب دیا یعنی زبان سے جواب ندیا اور مسجد میں نہ آیا اور اصل جواب یہی ہے کہ مسجد میں
آوے + ع وعن عبد الله بن ام مكتوم قال يا رسول الله ان المدينة كثيرة الهوام والسباع وانا ضرير
البصر فهل تجد لي من رخصة قال هل تسمع حي على الصلوة حي على الفلاح قال نعم قال فحي هلا ولم يرخص
رواه ابوداود والنسائي اور روایت ہے عبداللہ بن ام مکتوم سے کہ کہا یا رسول اللہ تحقیق مدینے میں بہت موذی جانور ہیں اور
درندے ہیں اور میں ہوں اندھا پس آیا پاتے ہو میرے لئے رخصت کہ جماعت میں نہ آؤں فرمایا کیا سنتا ہے تو حی علی الصلوة حی علی الفلاح
کہا کہ ہاں فرمایا پس حاضر ہو اور نہ رخصت دی چھوڑنے جماعت کی روایت کی یہ ابوداود اور نسائی نے ف سنتا ہے تو آخر تک یعنے اذان تو سنتا ہے
ان کلموں کو خاص اسلیے ذکر کیا کہ انہیں معنی طلب کی ہیں + ع وعن ام الدرداء قالت دخل علي ابو الدرداء وهو
مغضب فقلت ما اغضبك قال والله ما اعرف من امر امة محمد صلى الله عليه وسلم
شيئا الا انهم يصلون جميعا رواه البخاري اور روایت ہے ام درداء سے کہ کہا آئے مجھپر ابی درداء یعنی خاوند انکے اور
وہ غصے تھے پس کہا میں نے کس چیز نے غصے میں ڈالا تجھکو کہا قسم اللہ کی نہیں جانتا میں امر امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کچھ مگر تحقیق وہ نماز
پڑھتے ہیں جماعت سے یعنی اور اب اسکو بھی ترک کرتے ہیں روایت کی یہ بخاری نے وعن ابي بكر بن سليمان بن ابي حثمة
قال ان عمر بن الخطاب فقد سليمان بن ابي حثمة في صلوة الصبح وان عمر غدا الى السوق ومسكن سليمان
بين المسجد والسوق فمر على الشفاء ام سليمان فقال لها لم ار سليمان في الصبح فقالت انه بات يصلي فغلبته

عیناہ

عَيْنَاهُ فَقَالَ عُمَرُ لَاَنْ اَشْهَدَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِيْ جَمَاعَةٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَقُوْمَ لَيْلَةً رَوَاهُ مَالِكٌ

اور روایت ہے ابی بکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے کہ کہا تحقیق عمر بن خطاب نے نہ پایا سلیمان بن ابی حثمہ کو نماز صبح مین اور تحقیق حضرت عمر صبح کو گئے طرف بازار کے اور مکان سلیمان کا تھا درمیان مسجد اور بازار کے پس گذرے اوپر شفاء کے کہ نام سلیمان کی مان کا ہے پس کہا عمر نے واسطے اسکے نہین دیکھا مین نے سلیمان کو نماز صبح مین پس کہا ان سلیمان کی نے تحقیق سلیمان نے رات گذاری تھی نماز پڑھتے پس غلبہ کیا آنکھون اسکی نے یعنی نیند اسکی نے پس کہا حضرت عمر رضی نے البتہ حاضر ہونا میرا نماز صبح کو جماعت مین بہتر ہے طرف میرے قیام کرنے میرے سے رات کو روایت کی یہ مالک نے ف اس سے معلوم ہوا کہ نماز صبح کی جماعت سے پڑھنی افضل ہے نماز رات اور تہجد کی سے ٭ ج ٭ **وعن** اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخص اور زیادہ اُن سے جماعت ہے روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف یعنی اگر دو آدمی ہون ایک امام او دوسرا مقتدی تو جماعت ہو جاتی ہے ٭ ح ٭ **وعن** بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ حُظُوْظَهُنَّ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِذَا اسْتَاْذَنَّكُمْ فَقَالَ بِلَالٌ وَاللهِ لَنَمْنَعُهُنَّ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ اَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ اَنْتَ لَنَمْنَعُهُنَّ وَفِيْ رِوَايَةِ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللهِ فَسَبَّهُ سَبًّا مَا سَمِعْتُهُ سَبَّهُ مِثْلَهُ قَطُّ وَقَالَ اُخْبِرُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ وَاللهِ لَنَمْنَعُهُنَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے بلال بن عبداللہ بن عمر سے آسنے نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ منع کرو عورتون کو اُنکے حصے مسجدون سے جب کہ پروانگی مانگین تم سے مسجد کے جانیکی یعنی بسبب حاضر ہونے مسجدون کے جو ثواب اُنہین ملتا ہے اُسکے حاصل کرنے سے روکو نہین یعنی نماز کے لیے مسجد مین جانے دو پس کہا بلال نے قسم ہے اللہ کی البتہ منع کرینگے ہم اُنکو پس کہا بلال کو عبداللہ نے کہتا ہون مین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تو کہتا ہے البتہ منع کرینگے ہم اُنکو اور بیچ روایت سالم کے روایت کیا اُسنے اپنے باپ سے کہا پھر متوجہ ہوئے بلال پر عبداللہ پس بُرا کہا اُسکو بُرا کہنا نہین سنا مین نے اُنکو کہ بُرا کہا ہو اُسکو مانند اُسکے کبھی اور کہا کہ خبر دیتا ہون مین تجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تو کہتا ہے قسم ہے اللہ کی البتہ منع کرینگے ہم اُنکو روایت کی یہ مسلم نے ف ظاہر یہ ہے کہ عبداللہ غصے اسلیے ہوئے کہ اس طرح جواب دینے مین مقابلہ معلوم ہوتا تھا حدیث کا سا تو راسے کے اگر عذر فساد وقت کا بیان کرتے اور کہتے کہ ہر وقت مین مناسب نہین ہے عورتون کو نکلنا تو وہ خفا نہ ہوتے اور اسلیے اتباع کیا ہے اُنکا علماء نے بیچ منع کرنے نکلنے عورتون کے پس ایسا مین لکھا ہے کہ نہ نیت کرے امام عورتون کی ہمارے زمانہ مین کہا ابن ہمام نے اسلیے کہ وہ منع کی گئین ہین حضور جماعات سے اور اسلیے کہ گذر چکا ہے حکم عمر سے کہ نکلنا اُنکا طرف مسجد کے نماز کے لیے ہمارے زمانہ مین مکروہ ہے ٭ ح ٭ **وعن** مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعَنَّ رَجُلٌ اَهْلَهُ اَنْ يَاْتُوا الْمَسَاجِدَ فَقَالَ ابْنٌ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فَاِنَّا نَمْنَعُهُنَّ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ هٰذَا قَالَ فَمَا كَلَّمَهُ عَبْدُ اللهِ حَتّٰى مَاتَ رَوَاهُ اَحْمَدُ

اور روایت ہے مجاہد سے اُسنے نقل کی عبداللہ بن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ منع کرے کوئی شخص اہل اپنے کو اس سے کہ آوین مسجدون مین پس کہا ایک بیٹے عبداللہ بن عمر کے نے یعنی بلال نے ہم منع کرینگے اُنکو پس کہا عبداللہ نے مین حدیث بیان کرتا ہون تجھکو

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تو کہتا ہے یہ کہا مجاہد نے پس نہ بولے اُس سے عبداللہ یہاں تلک کہ وفات ہوئے روایت کی یہ احمد نے
ف اس حدیث سے معلوم ہوا ترک کرنا ملاقات کا اولاد سے واسطے ترک کرنے سنت کے ۱۲ ح

باب تسویۃ الصف

باب ہے بیچ بیان برابر کرنے صف کے ف یعنی آپس میں مل کر کھڑے رہیں درمیان میں جگہ اپنی نہ رکھیں اور آگے پیچھے ہٹ کر نہ کھڑے رہیں برابر کھڑے رہیں
اور اگر صفیں کئی ہوں اسطرح کھڑے ہوں کہ فرق درمیان میں برابر رہے ۱۲ ح

الفصل الاول فصل پہلی

عن النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي صُفُوفَنَا حَتَّى كَأَنَّمَا يُسَوِّي بِهَا الْقِدَاحَ حَتَّى رَأَى أَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتَّى كَادَ أَنْ يُكَبِّرَ فَرَأَى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ عِبَادَ اللهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم برابر کرتے صفیں ہماری یہاں تک کہ گویا برابر کرتے ساتھ اُنکے تیروں کو یہاں تلک کہ دیکھا تحقیق سمجھے ہم اُن سے یعنی برابر کرنا صفوں کا پھر نکلے ایک دن پس کھڑے ہوئے یہاں تک کہ قریب تھے کہ تکبیر کہیں پس دیکھا ایک شخص کو کہ باہر نکلا ہوا ہے سینہ اُسکا صف سے پس کہا اے بندو اللہ کے برابر کرو اپنی صفوں کو یا خلاف ڈالیگا اللہ درمیان ذاتوں تمہاری کے روایت کی یہ مسلم نے ف گویا برابر کرتے ساتھ اُن کے تیروں کو یہ مثل ہے بیچ راستی اور ہمواری کے کہ تیروں سے چیزوں کو ہموار اور سیدھا کرتے ہیں یہاں مبالغہ ہے کہ صفوں کو ایسا سیدھا اور برابر کرتے کہ تیروں کو اُن سے سیدھا کر سکیں اور بعضوں نے لکھا ہے کہ یہ عبارت محمول قلب پر ہے پس معنی یہ ہونگے کہ گویا برابر کرتے اُنکو ساتھ تیروں کے اور حاصل اخیر جملہ کا مظہر نے یہ بیان کیا ہے کہ ادب ظاہر کا علامت ہے ادب باطن کا پس اگر نہ اطاعت کروگے اللہ اور رسول کے حکم کی ظاہر میں تو یہ پہونچاویگا طرف اختلاف قلوب کے پس باعث ہوگا کدورت کا پھر سرایت کریگی یہ طرف ظاہر تمہارے کے پس واقع ہوگی درمیان تمہارے عداوت اسطرح کی کہ اعراض کریگا بعض تمہارا بعض سے ۱۲ ح

وعن أَنَسٍ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ فَقَالَ أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاصُّوا فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ قَالَ أَتِمُّوا الصُّفُوفَ فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي

اور روایت ہے انس سے کہ کہا قائم کی گئی نماز پس متوجہ ہوئے ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ منہ اپنے کے پس فرمایا سیدھی کرو اپنی صفوں کو اور آپس میں مل کے کھڑے رہو پس تحقیق میں دیکھتا ہوں تم کو پیچھے پیٹھ اپنی کے سے یعنی نماز کی حالت میں بکاشفہ سے مصلیوں کا حال معلوم کرتا ہوں روایت کی یہ بخاری نے اور بیچ بخاری اور مسلم کے یہ ہے کہ پورا کرو صفوں کو پس تحقیق میں دیکھتا ہوں تم کو پیچھے پیٹھ اپنی کے سے ف پورا کرو صفوں کو یعنی جب تک پہلی صف بھر نہ لے دوسری صف نہ قائم کرو ۱۲ ح

وعنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ إِلَّا أَنَّ عِنْدَ مُسْلِمٍ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ

اور روایت ہے انہیں سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر کرو صفوں اپنی کو پس تحقیق برابر کرنا صفوں کا تمام کرنے نماز میں سے ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے مگر یہ کہ نزدیک مسلم کے لفظ ہیں تمام الصلوۃ کا ہے ف یعنی کلام اللہ میں جو آیا ہے اقیموا الصلوۃ یعنی پڑھو نماز ساتھ تعدیل ارکان اور رعایت سنن اور آداب کے پس فرمایا کہ برابر کرنا صفوں کا بھی اسی میں سے ہے ۱۲ ح

وعن أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ اسْتَوُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ لِيَلِيَنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ أَشَدُّ اخْتِلَافًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ملتے ہاتھ اپنے ہمارے مونڈھون پر نماز مین یعنی جس وقت ارادہ کرتے نماز پڑھنے کا اور فرماتے برابر ہو جاؤ اور نہ اختلاف کرو پس مختلف ہونگے دل تمہارے چاہیے کہ متصل ہون میرے تم مین سے صاحبان بلوغ کے اور عقل کے پھر وہ لوگ کہ قریب ہین اُنکے کہا ابو مسعود نے پس تم آج کے دن بہت اختلاف کرتے ہو روایت کی یہ مسلم نے ف اور نہ اختلاف کرو یعنی بدن برابر رکھو ورنہ دلون مین اختلاف پڑیگا تحقیق اس مقام کی یہ ہے کہ درمیان قلب اور اعضا کے تعلق عجیب اور تاثیر غریب ہے کہ سرایت کرتی ہے مخالفت ہر ایک کی طرف دوسرے کے کیا نہین دیکھتا ہے تو کہ ٹھنڈک ظاہر کی تاثیر کرتی ہے باطن مین اور اسی طرح باطن کی ظاہر مین اب آگے ترتیب جماعتون کی بیان کی کہ متصل ہون میرے یعنی پہلی صف مین کھڑے ہون صاحبان بلوغ کے اور عقل کے تا یاد کرین کیفیت نماز کی اور احکام اُسکے اور پہونچا دین امت کو پھر دوسری صف مین وہ کہ قریب اُنکے ہین یعنی لڑکے اور جو کہ قریب بلوغ کے ہین کہ اُنکو مراہق کہتے ہین پھر تیسری صف مین کہ قریب اُنکے ہین یعنی خنثی کہ علامت مردی اور زنی دونون کی رکھتے ہین اور بعد انکے صف عورتون کی کھڑی رہے وہ نہین ذکر کی اسلیے کہ متعین ہین کہ بعد انکے وہی ہین اور پس تم آج کے دن بہت اختلاف کرتے ہو یعنی سبب اس اختلاف اور فتنون کا یہی ہے کہ صفین اپنی برابر نہین کرتے ہو ع وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَلِيَنِي مِنْكُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثَلٰثًا وَاِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْاَسْوَاقِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیے کہ نزدیک ہون میرے تم مین سے صاحب بلوغ کے اور عقل کے پھر وہ لوگ کہ قریب ہین اُنکے تین بار فرمایا اور بچو تم شور کرنے بازارون کے سے یعنی مسجدون مین شور مانند شور بازارون کے ذکر دو روایت کی یہ مسلم نے ف تین بار فرمایا یعنی اس حدیث مین ثم الذین یلونہم کو تین بار فرمایا پس مراتب صفون کے چار ہوے پہلی حدیث مین جماعت عورتون کی نہین مذکور ہوئی اور یہان مذکور ہوئی ح وعن اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَصْحَابِهٖ تَاَخُّرًا فَقَالَ لَهُمْ تَقَدَّمُوْا وَاْتَمُّوْا بِيْ وَلْيَاْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَاَخَّرُوْنَ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا دیکھی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یارون اپنے مین تاخیر پس فرمایا واسطے اُنکے آگے بڑھو اور اقتدا کرو میرا اور چاہیے کہ اقتدا کرین ساتھ تمہارے وہ کہ ہون پیچھے تمہارے ہمیشہ رہیگی ایک قوم تاخیر کرتی یہانتک کہ پیچھے ڈالیگا اُنکو اللہ یعنی رحمت و فضل اپنے سے روایت کی یہ مسلم نے ف یارون اپنے مین تاخیر یعنی دیکھا کہ پہلی صف سے پیچھے رہے جاتے ہین اُنکو فرمایا کہ آگے بڑھو اور پہلی صف مین کھڑے رہو اور اقتدا کرو میرا یعنی پیچھے میرے متصل کھڑے ہو تا افعال میرے دیکھو اور تمہاری متابعت وہ کرین کہ تمہارے پیچھے کھڑے ہون اسلیے کہ صف پیچھے کی متابعت اگلون کی کرتی ہے یعنی افعال اُنکے دیکھتے ہین اور اسی طرح وہ بھی کرتے ہین پس یہ متابعت باعتبار ظاہر کے ہے اور حقیقت مین سب تابع امام ہی کے ہین ع وعن جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاٰنَا حِلَقًا فَقَالَ مَالِيْ اَرَاكُمْ عِزِيْنَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ اَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلٰٓئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلٰٓئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ يُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوْلٰى وَيَتَرَاصُّوْنَ فِي الصَّفِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا نکلے ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس دیکھا ہمکو کہ بیٹھے ہین حلقے حلقے بنائے ہوے پس فرمایا کیا ہے واسطے میرے دیکھتا ہون مین تم کو جماعتین الگ الگ یعنی یون نہ بیٹھنا چاہیے کہ علامت نا اتفاقی کی ہے پھر نکلے ہمپر یعنی اور دوسرے وقت

پس فرمایا کیا نہیں صف باندھتے تم یعنی نماز میں مانند صف فرشتوں کے نزدیک پروردگار اپنے کے یعنی جبکہ بندگی کے لیے کھڑے ہوتے ہیں پس کہا ہم نے اے رسول خدا کے اور کس طرح صف باندھتے ہیں فرشتے نزدیک پروردگار اپنے کے فرمایا پورا کرتے ہیں پہلی صفوں کو اور ملکر کھڑے ہوتے ہیں صف میں روایت کی یہ مسلم نے **وعن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُھَا وَشَرُّھَا اٰخِرُھَا وَخَیْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ اٰخِرُھَا وَشَرُّھَا اَوَّلُھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین صف مردوں کی پہلی صف اور بدترین صف مردوں کی پچھلی اور بہترین صف عورتوں کی پچھلی صف اور بدترین صف عورتوں کی پہلی صف روایت کی یہ مسلم نے **ف** مراد بہتر سے کثرت ثواب کی ہے یعنی پہلی صف والے بہت ثواب پاتے ہیں اور مردوں کی پہلی صف بہتر اسلیے ہوتی ہے کہ امام سے قریب ہوتے ہیں اور عورتوں سے دور اور اخیر کی بری اسلیے ہوتی ہے کہ امام سے دور ہوتے ہیں اور عورتوں سے نزدیک اور عورتوں کی اول صف بری اسلیے ہوتی ہے کہ مردوں سے نزدیک ہوتی ہیں اور اخیر کی بہتر ہوتی ہے اسلیے کہ مردوں سے دور ہوتی ہیں پس مردوں کو اول صف کی رغبت کرنی چاہیے اور عورتوں کو پچھلی صف کی + ع +

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُصُّوْا صُفُوْفَکُمْ وَقَارِبُوْا بَیْنَھَا وَحَاذُوْا بِالْاَعْنَاقِ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنِّیْ لَاَرَی الشَّیْطٰنَ یَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ کَاَنَّھَا الْحَذَفُ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ

اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ملی ہوئی رکھو صفیں اپنی یعنی آپس میں خوب بھڑ کر کھڑے رہو اور نزدیکی کرو درمیان صفوں کے یعنی دو صفوں میں اتنا فرق نہ رہے کہ ایک صف بیچ میں اور کھڑی ہو سکے اور برابر رکھو گردنیں یعنی کوئی تم میں سے بلند جگہ پر نہ کھڑا رہے بلکہ برابر جگہ پر کھڑے رہو تاگردنیں برابر رہیں پس قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے تحقیق میں دیکھتا ہوں شیطان کو داخل ہوتا ہے بیچ شگافوں صف کے گویا کہ وہ سیاہ بچہ ہے بکری کا روایت کی یہ ابوداؤد نے **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِیْ یَلِیْہِ فَمَا کَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْیَکُنْ فِی الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ

اور روایت ہے انہیں سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا کرو صف پہلی کو پھر اسکو کہ نزدیک ہے اسکے پھر جو کچھ کہ ہو نقصان پس ہو پچھلی صف میں روایت کی یہ ابوداؤد نے **وعن** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی الَّذِیْنَ یَلُوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوْلٰی وَمَا مِنْ خُطْوَۃٍ اَحَبَّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ خُطْوَۃٍ یَمْشِیْھَا یَصِلُ بِھَا صَفًّا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تحقیق اللہ اور فرشتے اسکے رحمت بھیجتے ہیں ان لوگوں پر کہ قریب ہوتے ہیں پہلی صفوں کے اور نہیں کوئی قدم بہت محبوب طرف اللہ کے اس قدم سے کہ چلے اور ملاوے ساتھ اسکے صف کو یعنی اگر صف میں جگہ خالی رہ گئی ہو وہاں جا کھڑا رہے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** قریب ہوتے ہیں پہلی صفوں کے جب حضرت نے فضیلت پہلی صف کی بہت بیان فرمائی تو اشارہ کے ساتھ فضیلت دوسری صف کی بھی کہ بعد صف اول کے اسکو بھی فضیلت ہے اور صفوں پر کہ بعد اسکے ہیں ذکر کی **وعن** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلٰی مَیَامِنِ الصُّفُوْفِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ اور فرشتے اسکے رحمت بھیجتے ہیں اوپر داہنی طرف والی صفوں کے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** لکھا ہے علماء نے کہ کھڑے رہنا داہنی طرف امام کے اگرچہ دور رہو امام سے افضل ہے کھڑے ہونے سے بائیں طرف اگرچہ نزدیک ہو

اور اگر بائیں طرف خالی ہو نمازیوں سے تو افضل ہے بائیں طرف کھڑے رہنا واسطے رعایت دونوں طرفوں کے ہو ع **وعن** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّيْ صُفُوْفَنَا اِذَا قُمْنَا اِلَى الصَّلٰوةِ فَاِذَا اسْتَوَيْنَا كَبَّرَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم برابر کرتے یعنی ہاتھ یا زبان سے جاری صفوں کو جس وقت کہ کھڑے ہوتے ہم طرف نماز کے پس جب برابر ہو چکتے تکبیر تحریمہ کہتے روایت کی یہ ابوداؤد نے **وعن** اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَنْ يَمِيْنِهِ اعْتَدِلُوْا سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَعَنْ يَسَارِهِ اعْتَدِلُوْا سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے داہنی طرف اپنے سیدھے کھڑے رہو اور برابر رکھو صفیں اپنی اور بائیں طرف فرماتے سیدھے کھڑے رہو اور برابر رکھو صفیں اپنی روایت کی یہ ابوداؤد نے **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَارُكُمْ اَلْيَنُكُمْ مَنَاكِبَ فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر تمہارے وہ ہیں کہ بہت نرم ہوں مونڈھے اُنکے نماز میں روایت کی یہ ابوداؤد نے ف اسکے معنے علماء نے کئی طرح پر لکھے ہیں ایک تو یہ کہ اگر صف میں کھڑا ہو اور حکم کرے اسکو کوئی مونڈھے پر ہاتھ رکھ کر برابر کھڑے ہونے کے لیے تو تکبر نہ کرے اور کہنا مانے اسکا اور دوسرے یہ کہ اگر کوئی چاہے کہ صف میں در آوے تو منع نہ کرے اسکو خصوصاً کہ جگہ خالی ہو اور صف بھرنے کے لیے آوے اور تیسرے یہ کہ نرم کرنا مونڈھوں کا کنایہ ہے سکون اور خشوع و وقار سے یعنی نماز ساتھ خاطر جمعی کے اور حضور دل اور وقار کے پڑھے ع

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اسْتَوُوْا اسْتَوُوْا اسْتَوُوْا فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِيْ كَمَا اَرَاكُمْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہے انس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے برابر ہو برابر ہو برابر ہو پس قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے تحقیق میں البتہ دیکھتا ہوں تم کو پیچھے اپنے سے جیسے کہ دیکھتا ہوں تم کو آگے اپنے سے یعنی ساتھ مشاہدہ اور مکاشفہ کے روایت کی یہ ابوداؤد نے **وعن** اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَى الثَّانِيْ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَى الثَّانِيْ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَى الثَّانِيْ قَالَ وَعَلَى الثَّانِيْ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَحَاذُوْا بَيْنَ مَنَاكِبِكُمْ وَلِيْنُوْا فِيْ اَيْدِيْ اِخْوَانِكُمْ وَسُدُّوا الْخَلَلَ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَدْخُلُ فِيْمَا بَيْنَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْحَذَفِ يَعْنِيْ اَوْلَادَ الضَّاْنِ الصِّغَارَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ اور فرشتے اسکے رحمت بھیجتے ہیں پہلی صف پر عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ دوسرے پر بھی یعنی فرماؤ کہ پہلی اور دوسری پر رحمت بھیجتے ہیں فرمایا تحقیق اللہ اور فرشتے اسکے رحمت بھیجتے ہیں پہلی صف پر یعنی اس بار بھی دوسری صف کو نہ ذکر کیا جب کہا صحابہ نے یا رسول اللہ اور دوسرے پر بھی فرماؤ فرمایا تحقیق اللہ اور فرشتے اسکے رحمت بھیجتے ہیں پہلی صف پر عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ دوسرے پر بھی فرماؤ فرمایا اور دوسرے پر بھی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر کرو اپنی صفوں کو اور برابری کرو درمیان مونڈھوں اپنے کے یعنی برابر جگہ میں کھڑے رہو ایک دوسرے سے اونچا ہو کر نہ کھڑا رہے اور نرم ہو آگے ہاتھوں بھائیوں اپنے کے یعنی اگر کوئی مونڈھے پر ہاتھ رکھ کر صف میں برابر کرے

کہنا مانو اور بند کرو صف کے شگافون کو اسلیے کہ تحقیق شیطان داخل ہوتا ہی درمیان تمھارے مانند حذف کے یعنی چھوٹے بچے بھیڑ کے روایت کی یہ احمد نے **ف** لفظ وعلی الثانی مین جو عطف ہی اسکو عطف تلقین کہتے ہین یعنی پہلی صف کے لیے تو فرمایا دوسری کے لیے بھی یہی فرمائیے اور حضرت نے جو تیسری بار مین دوسری صف کو فضیلت مذکورہ پہلی صف کی مین شریک کیا اس سے معلوم ہوا کہ درجہ دوسری صف کا کم ہی اول سے ہ ع **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقِيْمُوا الصُّفُوْفَ وَحَاذُوْا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ وَسُدُّوا الْخَلَلَ وَلِيْنُوْا بِاَيْدِىْ اِخْوَانِكُمْ وَلَا تَذَرُوْا فُرُجَاتِ الشَّيْطٰنِ وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَهٗ قَطَعَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَى النَّسَائِىُّ مِنْهُ قَوْلَهٗ وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا اِلٰى اٰخِرِهٖ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدھا کرو صفون کو اور برابری کرو درمیان مونڈھون کے اور بند کرو فرجون کو اور نرم ہو بیچ ہاتھون بھائیون اپنے کے اور نہ چھوڑو تم فرجی شیطان کے اور جسنے کہ ملائی صف یعنی خالی جگہ مین جا کھڑا رہا ملادیگا اسکو اللہ یعنی ساتھ فضل اور رحمت اپنی کے اور جسنے توڑی صف توڑیگا اسکو اللہ یعنے دور ڈالیگا مقام قرب سے روایت کی یہ ابو داؤد نے اور روایت کیا نسائی نے اس حدیث مین سے قول انکا من وصل صفا آخر تک یعنی انکی روایت مین ومن وصل کے اوپر کی عبارت نہین ہی **ف** نرم ہو بیچ ہاتھون بھائیون اپنے کے یعنی ہاتھون سے پکڑکر برابر رہین صف مین تو کہنا مانو انکا ہ ع **وعن** اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَسَّطُوا الْاِمَامَ وَسُدُّوا الْخَلَلَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ مین رکھو امام کو یعنی داہنے و بائین طرف امام کے آدمی برابر ہون اور بند کرو شگافون کو روایت کی یہ ابو داؤد نے **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَّتَاَخَّرُوْنَ عَنِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ فِى النَّارِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیگی قوم کہ پیچھے ہٹتی رہیگی پہلی صف سے یہانتک کہ پیچھے ڈالے رکھیگا انکو اللہ دوزخ مین روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** حتی یوخرہم اللہ فی النار یعنی کریگا اخر الامر انکو دوزخ مین یا کریگا انکو پیچھے رہنے والا دوزخ مین حاصل یہ کہ سبقت کرنی چاہیے تھی پہلی جماعت کی طرف اسنے جو اپنے کو ایسے ثواب سے محروم رکھا کہ پیچھے کھڑا رہا اسکے بدلے مین یہ سزا پاویگا ہ ع **وعن** وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُّصَلِّىْ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّعِيْدَ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِىُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِىُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اور روایت ہی وابصہ بن معبد سے کہ کہا دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ نماز پڑھتا تھا پیچھے صف کے اکیلا پس حکم کیا اسکو یہ کہ پھر پڑھے نماز روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہی **ف** پہلی صف مین جگہ خالی تھی اور پھر وہ شخص پیچھے کھڑا ہوا تھا اسکو نماز پھیرنے کو فرمایا از راہ استحباب کے اسلیے کہ ترک اس امر مکروہ کا ہوا امام احمد کے نزدیک نماز نہین ہوتی اکیلے پڑھنے والے کی پیچھے صف کے اور سوا تینون امامون کے نزدیک نماز ہوجاتی ہی لیکن اکیلے پڑھنی چاہیے نہین کہ مکروہ ہی ہ ع

بَابُ الْمَوْقِفِ

باب ہی بیچ بیان جگہ کھڑے رہنے امام کے اور مقتدی کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِىْ بَيْتِ خَالَتِىْ مَيْمُوْنَةَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ

فَاَخَذَ بِیَدِیْ مِنْ وَّرَاءِ ظَھْرِہٖ یَعْدِلُنِیْ کَذٰلِکَ مِنْ وَّرَاءِ ظَھْرِہٖ اِلَی الشِّقِّ الْاَیْمَنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے عبد اللہ بن عباسؓ سے کہا رات گذاری مین نے بیچ گھر اپنی خالہ میمونہ کے پس کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے لگے تہجد کی پس کھڑا ہوا مین بائین طرف حضرت کے پس پکڑا ہاتھ میرا پیچھے پیٹھ اپنی سے پس پھیرا مجکو اسطرح یعنی ہاتھ پکڑکر پیچھے پیٹھ اپنی سے طرف پہلو داہنے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** شرح السنہ مین لکھا ہی کہ اس حدیث سے کئی مسائل نکلے ایک تو یہ کہ جائز ہی نماز نفل جماعت سے اور دوسرا یہ کہ مقتدی ایک ہو تو امام کے داہنی طرف کھڑا ہو اور تیسرا یہ کہ جائز ہی تھوڑا سا عمل نماز مین اور چوتھا یہ کہ مقتدی کو جائز نہین کہ آگے ہو امام کے اسلیے کہ آنحضرت نے ابن عباسؓ کو پیچھے پھیرا اور پانچوان یہ کہ جائز ہی امامت پیچھے اسکے کہ نیت کرے امامت کی اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ اگر اکیلا نمازی امام کی پیچھے یا بائین طرف نماز پڑھے تو جائز ہی لیکن برا ہی ؛ع؛ **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ حَتّٰی قُمْتُ عَنْ یَسَارِہٖ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَاَدَارَنِیْ حَتّٰی اَقَامَنِیْ عَنْ یَمِیْنِہٖ ثُمَّ جَاءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَقَامَ عَنْ یَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ بِیَدَیْنَا جَمِیْعًا فَدَفَعَنَا حَتّٰی اَقَامَنَا خَلْفَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تاکہ نماز پڑھین پس آیا مین یہانتک کہ کھڑا ہوا مین بائین طرف حضرت کے پس پکڑا ہاتھ میرا پھر پھیرا مجکو یہانتک کہ کھڑا کیا مجکو داہنی طرف اپنے یعنی داہنا ہاتھ پکڑکر پیٹھ کے پیچھے سے کھینچکر داہنی طرف کھڑا کیا پھر آیا جبار بن صخر پس کھڑا ہوا بائین طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پکڑے حضرت نے دونوں ہاتھ ہمارے اکٹھے یعنی اپنے داہنے ہاتھ سے بایان ہاتھ ایک کا پکڑا اور بائین ہاتھ سے داہنا ہاتھ دوسرے کا پھر ہٹایا ہم کو یہان تک کہ کھڑا کیا ہم کو پیچھے اپنے روایت کی یہ مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ مقتدی اگر ایک ہو تو داہنی طرف کھڑا رہے اور اگر ایک سے زیادہ ہون تو پیچھے کھڑے رہین اور کہا قاضی نے کہ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہاتھ سے ایکبار حرکت کرنی یا دوبار متصل نہین باطل کرتی نماز کو اور اسی طرح زیادہ بھی اگر فرق سے ہو ؛ع؛ **وعن** اَنَسٍ قَالَ صَلَّیْتُ اَنَا وَیَتِیْمٌ فِیْ بَیْتِنَا خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاُمُّ سُلَیْمٍ خَلْفَنَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہ کہا نماز پڑھی مین نے اور یتیم نے بیچ گھر اپنے کے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ام سلیم پیچھے ہمارے تھی روایت کی یہ مسلم نے **ف** ام سلیم نام ہی انس کی مان کا اور یتیم انکے بھائی تھے بعضے کہتے ہین کہ نام انکا یہی تھا اور بعضے کہتے ہین کہ نام انکا ضمیرہ تھا اور اس سے معلوم ہوا کہ مردون کی صف آگے ہو عورتون کی صف کے ؛ع؛ **وعنہ** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِہٖ وَبِاُمِّہٖ اَوْ خَالَتِہٖ قَالَ فَاَقَامَنِیْ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَاَقَامَ الْمَرْاَۃَ خَلْفَنَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انھین سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ساتھ انس کے اور مان اسکی کے یعنی ام سلیم کے یا کہا خالہ اسکی کے کہا انس نے پس کھڑا کیا مجکو داہنے اپنے اور کھڑا کیا عورت کو یعنی انکی مان یا خالہ کو پیچھے ہمارے روایت کی یہ مسلم نے **وعن** اَبِیْ بَکْرَۃَ اَنَّہٗ اَنْتَھٰی اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ رَاکِعٌ فَرَکَعَ قَبْلَ اَنْ یَّصِلَ اِلَی الصَّفِّ ثُمَّ مَشٰی اِلَی الصَّفِّ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَکَ اللّٰہُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی بکرہ سے یہ کہ وہ پہونچے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حالت مین کہ وہ رکوع مین تھے پس رکوع کیا پہلے اس سے کہ پہونچین طرف صف کے یعنی ہنوز صف مین

نہ پہونچے تھے کہ نیت اور تحریمہ کر کر رکوع مین شریک ہو گئے تا رکعت ہاتھ سے نہ جاوے پھر چلے طرف صف کے پس ذکر کیا گیا یہ واسطے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا زیادہ کرے تجکو اللہ حرص یعنی طاعت پر اور پھر نہ کرنا اسطرح روایت کی یہ بخاری نے ف چلے
طرف صف کے یعنی ساتھ دو قدمون کے یا نہ زیادہ غیر متوالیہ کے یعنی پے در پے قدم نہ رکھے بلکہ ٹھہر ٹھہر کر پس ایک دو قدم چلنے
مین نماز پھیرنی نہین آتی لیکن اولی یہ ہی کہ اس سے بھی احتراز کرے اور لفظ لاتعد مین کئی قول آئے ہین ایک تو ساتھ زبر ت
کے اور پیش عین کے عود سے یعنی اس طرح پھر نہ کرنا اور دوسرا ساتھ سکون عین کے اور پیش دال کے عدو سے یعنی جلدی نہ کرنا چلنے مین
طرف نماز کے بلکہ صبر کر یہان تک کہ صف مین پہونچے پھر شروع کر نماز اور تیسرا ساتھ پیش ت کے اور زیر عین کے اعادہ سے یعنی
نہ پھیر نماز جو پڑھ چکا ہی اور قول اول صحیح تر ہی از روئے عقل و نقل کے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ اکیلے کھڑے ہونا پیچھے صف
کے باطل نہین کرتا نماز کو اسلیے کہ حضرت نے نماز پھیرنے کو نہ فرمایا لیکن کراہیت بلاشبہ ہی ؛ ع ح +

الفصل الثانی فصل دوسری

عن سمرۃ بن جندب قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنا
ثلثۃ ان یتقدم منا احدنا رواہ الترمذی ت روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہ کہا حکم کیا ہم کو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جس وقت کہ ہون ہم تین آدمی یہ کہ آگے ہووے ہمارے سے یعنی امام ہو ایک ہمارا روایت کی یہ ترمذی نے ف اور دو مین
کا بھی یہی حکم ہی ایک امام ہو اور ایک مقتدی ؛ ع ؛ وعن عمار انہ ام الناس بالمدائن وقام علی دکان
یصلی والناس اسفل منہ فتقدم حذیفۃ فاخذ علی یدیہ فاتبعہ عمار حتی انزلہ حذیفۃ فلما
فرغ عمار من صلوتہ قال لہ حذیفۃ الم تسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
اذا ام الرجل القوم فلا یقم فی مقام ارفع من مقامہم او نحو ذلک فقال عمار لذلک
اتبعتک حین اخذت علی یدی رواہ ابوداود ت روایت ہی عمار سے یہ کہ وہ امام ہوئے لوگون کے شہر مدائن
مین کہ قریب کوفہ کے ہی اور کھڑے ہوئے چبوترے پر نماز پڑھنے اور مقتدی نیچے تھے انسے پس آگے بڑھے حذیفہ یعنی صف سے
پس پکڑے دونون ہاتھ عمار کے یعنی اور کھینچا انکو پیچھے تا کہ اتر کر برابر مقتدیون کے کھڑے ہون پس متابعت کی حذیفہ کی عمار
نے یہانتک کہ اتارا انکو حذیفہ نے چبوترے سے پس جبکہ فارغ ہوئے عمار نماز اپنی سے کہا واسطے انکے حذیفہ نے کیا نہین سنا
تو نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جبکہ امام ہو آدمی ایک قوم کا پس نہ کھڑا ہو اس جگہ کہ بلند ہو جگہ مقتدیون کی
سے یا فرمایا مانند اسکے پس کہا عمار نے اسی لیے اتباع کیا مین نے تمہارا جس وقت کہ پکڑے تم نے ہاتھ میرے روایت کی یہ ابوداود نے
ف کھڑے ہوئے چبوترے پر یعنی اکیلے کھڑے ہوئے پس اگر کھڑا ہووے امام ساتھ بعضے مقتدیون کے بلند جگہ پر تو نہین مکروہ
اور اگر مقتدی اونچے پر ہون اور امام اکیلا نیچے کھڑا ہو تو اختلاف کیا ہی مشائخ نے کہا طحاوی نے کہ یہ نہین مکروہ اسلیے کہ نہین
مشابہت ہوتی ہی ساتھ اہل کتاب کے کیونکہ وہ کھڑا کرتے تھے امام اپنے کو خاص کر بلند جگہ پر پس وہ منع ہی انکی مشابہت سے
نہ یہ اور ظاہر روایت مین یہ بھی مکروہ ہی اسلیے کہ اس مین حقارت امام کی لازم آتی ہی اور بلندی کہ جس پر اکیلے کھڑے رہنا امام کو
مکروہ ہی مقدار اسکی کیا ہی بعضون نے کہا ہی کہ بقدر قد آدم کے اور بعضون نے کہا ہی کہ بقدر ہاتھ کے ہو اور فتوی اسی پر ہی کذا
فی شرح المنیۃ اور نماز پڑھتے یعنی عمار نماز پڑھتے کھڑے رہے حقیقۃً یا ارادہ نماز کا کیا چنانچہ ظاہر تر یہی ہی اور یا مانند اسکے

یعنی حذیفہ کو لفظ حضرت کے بعینہ یاد نہ تھے اسلیے یکساکہ یہی لفظ فرمائے تھے یا مانند انکے اور اخیر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسئلہ
عمار جانتے تھے اور حضرت سے سُنا تھا پس بیان اعتراض وارد ہوتا ہے کہ دیدہ ودانستہ کیون ایسی حرکت کی جواب اسکا یہ ہے کہ شاید عمار یہ
بھول گئے ہونگے جب تعرض کیا حذیفہ نے یاد آیا انکو ۱۲ح • وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ اَنَّهٗ سُئِلَ مِنْ
اَيِّ شَيْءٍ الْمِنْبَرُ فَقَالَ هُوَ مِنْ اَثْلِ الْغَابَةِ عَمِلَهٗ فُلَانٌ مَوْلٰى فُلَانَةَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ
عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ عُمِلَ وَوُضِعَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَكَبَّرَ وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهٗ فَقَرَأَ
وَرَكَعَ وَرَكَعَ النَّاسُ خَلْفَهٗ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ عَادَ اِلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ
ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى حَتّٰى سَجَدَ بِالْاَرْضِ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ نَحْوُهٗ وَقَالَ فِيْ اٰخِرِهٖ فَلَمَّا
فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَاْتَمُّوْا وَلِتَعَلَّمُوْا صَلٰوتِيْ اور روایت ہے
سہل بن سعد ساعدی سے کہ تحقیق وہ پوچھے گئے کس چیز سے یعنی کس لکڑی کا تھا منبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پس کہا سہل نے
وہ تھا جھاؤ بیشہ کے سے بنایا تھا اُسکو فلانے شخص نے کہ غلام آزاد کیا ہوا فلانی عورت کا تھا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
اور کھڑے ہوئے اُسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ طیار کیا گیا اور رکھا گیا یعنی مسجد مین پس مُنہ کیا حضرت نے طرف قبلہ کے اور تکبیر
تحریمہ کہی نماز کے لیے اور کھڑے ہوئے لوگ پیچھے حضرت کے پس پڑھا حضرت نے قرآن اور رکوع کیا اور رکوع کیا لوگون نے پیچھے حضرت کے
پھر اُٹھایا سر مبارک اپنا رکوع سے پھر ہٹے پچھلے پانون پھر سجدہ کیا زمین پر پھر تشریف لے گئے منبر پر پھر پڑھا قرآن پھر رکوع کیا پھر اُٹھایا
سر اپنا پھر ہٹے پچھلے پانون یہان تک کہ سجدہ کیا زمین پر یہ لفظ بخاری کے ہین اور بیچ حدیث بخاری اور مسلم کے ہے مانند اسکے اور کہا راوی نے
بیچ آخر اُس حدیث کے پس جب فارغ ہوئے حضرت متوجہ ہوئے لوگون پر پس فرمایا اے لوگو نہین کیا مین نے یہ مگر تاکہ پیروی کرو میری اور تاکہ
جانو نماز میری ف جھاؤ بیشہ کے سے یعنی ایک جنگل تھا نو کوس پر مدینہ سے وہان درخت بہت سے تھے وہان کے جھاؤ کا منبر بنایا تھا اور
غلام کا نام باقوم رومی تھا اور فلانی کا نام عائشہ انصاریہ اور لکھا ہے مظہر نے کہ اس منبر کے تین زینہ تھے پاس پاس پس اُترنا اُسپر سے
آسان ہوتا تھا ساتھ ایک یا دو قدم کے پس فعل کثیر نہین لازم آتا تھا کہ اس سے نماز باطل ہوتی اور اسمین دلالت ہے اسپر کہ امام جب ارادہ کرے تعلیم قوم کا کہ
کہ قریب اور دور والے دیکھ سکین تو جائز ہے اسے اونچی جگہہ پر کھڑے ہونا اور یہ لفظ بخاری کے ہین اشارہ کیا مولف نے ساتھ اس عبارت کے اور
عبارت مابعد کے اسپر کہ یہ حدیث پہلی فصل مین لانی چاہیے تھی لیکن بیان جو ذکر کے واسطے تابعداری صاحب مصابیح کے کہ ذکر کیا انھون نے اسکو
حسان مین ۱۲ع • وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حُجْرَتِهٖ وَالنَّاسُ يَاْتَمُّوْنَ بِهٖ مِنْ
وَّرَاءِ الْحُجْرَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حجرہ اپنے کے اور
لوگون نے اقتدا کیا حضرت کا باہر حجرہ کے روایت کی یہ ابوداود نے ف حضرت نے رمضان شریف مین اعتکاف کے لیے بوریہ کا حجرہ
بنا لیا تھا اُسمین چند شب نماز تراویح کی پڑھی اور لوگون نے اقتدا کیا ۱۲ع •

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ اَبِيْ مَالِكِ
الْاَشْعَرِيِّ قَالَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَفَّ
الرِّجَالَ وَصَفَّ خَلْفَهُمُ الْغِلْمَانَ ثُمَّ صَلّٰى بِهِمْ فَذَكَرَ صَلٰوتَهٗ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا الصَّلٰوةُ قَالَ عَبْدُ الْاَعْلٰى
لَا اَحْسِبُهٗ اِلَّا قَالَ اُمَّتِيْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہے ابی مالک اشعری سے کہا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ نماز رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم کے کہا ابومالک نے کہ قائم کی حضرت نے نماز اور صف باندھی مردون کی اور کھڑا کیا پیچھے انکے لڑکون کو پھر نماز پڑھائی انکو پس ذکر کی ابومالک نے کیفیت نماز آنحضرت کی پھر فرمایا آنحضرت نے اسی طرح سے ہی نماز کہا عبدالاعلی نے کہ راوی حدیث کا ہی ابومالک سے نہین گمان کرتا مین ابومالک کو مگر کہ کہا امت میری کے یعنی روایت کیا ابومالک نے آنحضرتؐ سے کہ فرمایا اسی طرح سے ہی نماز امت میری کی روایت کی یہ ابوداود نے **ف** معنی یہ ہین کہ لائق ہی انکو یہ کہ نماز پڑھین اسطرح اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ جو کوئی نہ نماز پڑھے اس طرح نہین ہی حضرت کی امت تابعدار مین سے ۰ع۰ **وعن** قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ بَيْنَا اَنَا فِي الْمَسْجِدِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ فَجَبَذَنِي رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي جَبْذَةً فَنَحَّانِي وَقَامَ مَقَامِي فَوَاللّٰهِ مَا عَقَلْتُ صَلٰوتِي فَلَمَّا انْصَرَفَ اِذَا هُوَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ يَا فَتٰى لَا يَسُوءُكَ اللّٰهُ اِنَّ هٰذَا عَهْدٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْنَا اَنْ نَلِيَهُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ هَلَكَ اَهْلُ الْعُقَدِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ مَا عَلَيْهِمْ اٰسٰى وَلٰكِنْ اٰسٰى عَلٰى مَنْ اَضَلُّوا قُلْتُ يَا اَبَا يَعْقُوبَ مَا تَعْنِي بِاَهْلِ الْعُقَدِ قَالَ الْاُمَرَاءُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی قیس بن عباد سے کہ کہا اسوقت کہ مین بیچ مسجد کے تھا پہلی صف مین پس کھینچا مجھکو ایک شخص نے پیچھے میرے سے کھینچنا پھر ایک طرف کیا مجھکو اور کھڑا ہوا میری جگہ پس قسم ہی اللہ کی نہین سمجھا مین نماز اپنی کو یعنی نہ جانا مین نے کہ کسطرح پڑھتا ہون اور کتنی رکعتین پڑھین ہین بسبب غصہ کے کہ آیا مجھکو کھینچنے سے مکان افضل سے باوجود پہلے کھڑے ہونے میرے کے وہان پس جبکہ پھرا وہ شخص کھینچنے والا نماز سے اور تمام کی نماز ناگہان وہ ابی بن کعب تھے پس کہا انھون نے اے جوان نہ غم مین ڈالے تجھکو اللہ یعنی بسبب اس چیز کے کہ کی مین نے ساتھ تیرے تحقیق یہ وصیت ہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف ہمارے یہ کہ نزدیک کھڑے ہوویں ہم انکے یعنی پس اسی طرح بعد انکے امامون کے ساتھ کھڑے ہوتے ہین پھر سامنے ہوئے قبلہ کے پس کہا ہلاک ہوئے سردار قسم ہی پروردگار کعبہ کی تین بار کہا یہ پھر کہا قسم ہی اللہ کی نہین سردارون پر غم کرتا مین ولیکن غم کرتا ہون مین اُن شخصون پر کہ گمراہ کرتے ہین سردارون کو یعنی رعایا کہ خصامت کرتے ہین سردارون کی کہتا ہی قیس بن عباد کہ کہا مین نے ابی بن کعب کو اے ابا یعقوب کیا مراد رکھتے ہو تم ساتھ اہل عقد کے کہا کہ امرا روایت کی یہ نسائی نے **ف** یہ کہ نزدیک کھڑے ہوویں ہم یہ اشارہ ہی اس حدیث پر لیلینی منکم اولوا الاحلام والنہی یعنی قریب کھڑے ہوویں میرے تم مین سے صاحب بلوغ اور عقل کے پس قیس کو ایسا پایا اسلیے انکو وہان سے ہٹا دیا اور ہلاک ہوئے اہل عقد یعنی امرا کہ رعایت لوگون کے کامون کی اور اہتمام تمام احکام دنیا اور دین کا حق کہ رعایت صفوف کی نمازمین اور کھڑے رہنا اسمین انھین کے ہاتھ مین ہی شاید کہ یہ ابی بن کعب نے طعن کیا اپنے زمانے کے امیرون پر کہ انتظام جماعت کا اچھی طرح نہین کرتے تھے لیکن موت انکی بیچ خلافت حضرت عثمانؓ کے ہوئی ہی پس شاید شکایت بعضے حاکمون انکے کی ہو واللہ اعلم ۰ع ح۰

باب الامامۃ

باب ہی بیچ بیان امامت کے یعنی اولی امامت کے لیے کون ہی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** اَبِي مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَأُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَاِنْ كَانُوْا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يَقْعُدُ فِي بَيْتِهِ عَلٰى تَكْرِمَتِهِ اِلَّا بِاِذْنِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي اَهْلِهِ

روایت ہے ابی مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے امام ہو قوم کا جو انمین اچھا پڑھتا ہو کتاب اللہ کو یعنی خوب تجوید جانتا ہو بعد اسکے کہ عالم ہو ساتھ احکام اور ارکان نماز کے اگرچہ تفصیل سے مسائل نہ جانتا ہو پس اگر ہون پڑھنے مین برابر پس امامت کرے زیادہ جاننے والا انکا سنت کو یعنی احکام نماز اور مسائل اُسکے کو بعد اسکے کہ خوب پڑھ سکے قرأت مسنونہ پس اگر ہون سنت کے جاننے مین اور قرأت مین برابر پس امامت کرے وہ کہ پہلا ہو انکا ہجرت مین یعنی جو کہ پہلے ہجرت کر کے مدینہ مین آیا پس اگر ہون علم اور قرأت اور ہجرت مین برابر پس امامت کرے بڑا انکا عمر مین اور نہ امامت کرے کوئی کسی کی بیچ جگہ حکومت اسکی کے اور نہ بیٹھے بیچ گھر اسکے کے مسند اسکی پر مگر ساتھ حکم اسکے کے روایت کی یہ مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یون ہے اور نہ امامت کرے کوئی کسی کی بیچ گھر اسکے کے یعنی اگرچہ یہ افضل ہو اس سے مگر ساتھ اذن اسکے کے ف کہا طیبی نے کہ مراد سنت سے حدیثین ہین پس جو خوب حدیثین جانتا تھا وہ بڑا فقیہ ہوتا تھا عہد صحابہ مین اور عمل امام احمد کا اور ابو یوسف کا اسی حدیث پر ہے کہ انکے نزدیک امامت مین قاری مقدم ہے عالم پر اور مذہب امام ابو حنیفہ اور محمد اور مالک اور شافعی کا یہ ہے کہ بہت علم والا اور فقیہ مقدم ہے بڑے قاری پر اسلیے کہ احتیاج قرأت کی ایک رکن مین ہے اور علم کی سب ارکان مین اور حدیثین کہ دلالت کرتی ہین تقدیم اقرأ پر انکا جواب وہ یہ دیتے ہین کہ اس زمانہ مین اقرأ اعلم تھے اسلیے کہ وہ سیکھتے تھے قرآن ساتھ احکام کے اسی سبب سے مقدم کیا ہے اقرأ کو حدیث مین اور ہمارے زمانہ مین ایسا نہین ہے پس مقدم کیا ہمنے اعلم کو اور بڑی دلیل ہماری یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مرض موت مین حضرت ابو بکر سے نماز پڑھوائی کہ وہ اعلم تھے باوجودیکہ قاری اُن سے زیادہ زیادہ موجود تھے اور کہا ابن الملک نے کہ ہجرت منقطع ہے آج کے دن پس معتبر اسکی جگہ ہجرت معنوی ہے یعنی ہجرت معاصی سے اسی لیے فقہا نے بعد مساوات کے علم اور قرأت مین پرہیزگار کو مقدم رکھا ہے اور اس حدیث مین اتنے ہی مراتب مذکور ہوئے لیکن علما نے لکھا ہے کہ اگر سن مین بھی برابر ہون پس امامت کرے خوش خلق انکا پس اگر اسمین بھی برابر ہون اچھے چہرہ والا انمین سے امامت کرے پس اگر اسمین بھی برابر ہون شریف تر نسب کا امامت کرے پھر اگر سب باتون مین برابر ہون قرعہ ڈالین آپس مین یا اختیار قوم کو ہے کذا ذکرہ الشیخ ابن الہمام اور نہ امامت کرے کوئی کسی کی بیچ جگہ حکومت اسکی کے اور نہ اس جگہ مین کہ وہ مالک ہو اسکا جیسے کہ دوسری روایت مین آیا ہے فی اہلہ پس پہل نہ کرے امامت مین حاکم پر یا اسکے نائب پر کہ ولایت مین بھی مثل امام اور خلفا اور حاکمون اسکے کے خصوصاً عید دن اور جمعون مین اور پہل نہ کرے امام محلہ پر اور صاحب خانہ پر مگر ساتھ اذن انکے کے اسلیے کہ یہ باعث ہوتا ہے پست کرنے امر سلطنت کا اور آپس کے بغض اور ترک ملاقات اور ظہور خلاف کا باوجودیکہ مشروع ہونا جماعت کا ہے واسطے دفع اُن چیزون کے منقول ہے کہ حضرت ابن عمر باوجود اُس شرف و فضل کے حجاج کے پیچھے نماز پڑھتے کہ بے شبہ ظالم اور فاسق تھا ۞ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَحَدُهُمْ وَاَحَقُّهُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَؤُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۞ روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ ہون تین آدمی پس امام ہو انکا ایک انمین کا اور بہت حقدار ہے انکا ساتھ امامت کے اچھا پڑھا ہوا انکا روایت کی یہ مسلم نے ف قید تین آدمیون کی اسمین اتفاقی ہے اس سے کم و زیادہ کا بھی یہی حکم ہے کہ ایک امام ہو باقی مقتدی اور کہا طیبی نے کہ اکثر اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مسلمان ہوئے بڑی عمر مین پس سیکھتے تھے علم دین پہلے پڑھنے قرآن کے اور جو کہ بچے انکے ہوئے سیکھنے لگے قرآن چھوٹی عمر مین پہلے سیکھنے علم دین کے پس نہین تھا صحابہ مین قاری مگر وہ کہ فقیہ ہوتا تھا انتہی لیس عبارہ

اس حدیث کا ہے جو متعلق ہو ساتھ امر صلوۃ کے پس بڑا علم رکھنے والا معاملات کا تعین ہو اولی ساتھ امامت کے اچھے قاری سے ع وذکر حدیث مالک بن الحویرث فی باب بعد باب فضل الاذان اور ذکر کی گئی حدیث مالک بن حویرث کی بیچ باب کے کہ پیچھے باب فضیلت اذان کے ہے یعنی مصابیح مین بیان مذکور تھی اور ہم نے وہان ذکر کی الفصل الثانی فصل دوسری عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیؤذن لکم خیارکم ولیؤمکم قراءکم رواہ ابوداود روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیے کہ اذان دین تمھارے لیے اچھے تمھارے اور امامت کرین تم مین سے جو خوب پڑھے ہون تم مین سے روایت کی یہ ابوداود نے ف محافظت اوقات نماز وروزے کی مؤذن کے ہاتھ ہوتی ہے اور اذان بلند جگہ کہتا ہے لوگون کے گھرون پر نظر پڑتی ہے پس اگر وہ دیندار ہوگا تو رعایت اوقات نماز اور روزہ کے بھی کریگا اور نظر نامحرم سے بھی بچاویگا ع وعن ابی عطیۃ العقیلی قال کان مالک بن الحویرث یاتینا الی مصلانا یتحدث فحضرت الصلوۃ یوما قال ابو عطیۃ فقلنا لہ تقدم فصلہ قال لنا قدموا رجلا منکم یصلی بکم وسأحدثکم لم لا اصلی بکم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من زار قوما فلا یؤمہم ولیؤمہم رجل منہم رواہ ابوداود والترمذی والنسائی الا انہ اقتصر علی لفظ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور روایت ہے ابی عطیہ عقیلی تابعی سے کہ کہا تھا مالک بن حویرث صحابی آتا ہماری ملاقات کے لیے طرف مسجد ہماری کے حدیث کرتا یعنی حدیثین حضرتؐ کی بیان کرتا اور باتین کرتا پس آیا وقت نماز کا ایک دن کہا ابوعطیہ نے پس کہا ہم نے واسطے مالک کے آگے ہو اور نماز پڑھا کہا مالک نے واسطے ہمارے آگے کرو کسی شخص کو اپنے مین سے کہ نماز پڑھائے تمکو اور خبر دونگا مین تمکو کہ کیون نہین نماز پڑھاتا مین تمکو سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جو شخص کہ ملاقات کو کسی قوم کی پس نہ امامت کرے انکی اور چاہیے کہ امامت کرے انکی کوئی شخص انھین مین سے روایت کی یہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی نے مگر نسائی نے اقتصار کیا اوپر لفظ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ف یعنی اسنے فقط حضرت ہی کی حدیث نقل کی ہے من زار آخر تک اور قصہ مالک کے آنے کا مسجد مین اور انکار کرنا امامت سے نہین ذکر کیا اور مالک نے باوجود اذن کے انکار کیا امامت سے واسطے عمل کرنے کے ظاہر حدیث پر ع وعن انس قال استخلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن ام مکتوم یؤم الناس وھو اعمی رواہ ابوداود اور روایت ہے انس سے کہا کہ خلیفہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ام مکتوم کو کہ امامت کرین لوگون کی اور تھے وہ اندھے روایت کی یہ ابوداود نے ف اس حدیث مین دلیل ہے اسکی کہ جائز ہے امامت اندھے کی بلا کراہت اور روایتین فقہیہ بھی ہمارے مذہب مین آئی ہین کہ اگر اندھا پیشوا قوم کا ہو جائز ہے امامت اسکی اور بعضون نے کہا ہے کہ اگر وہ علم خوب رکھتا ہو پس وہ اولی ہے کذا فی شرح الکنز نقلا من المبسوط اور اسی طرح ہے کتاب اشباہ والنظائر مین ع وعن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ لا تجاوز صلوتہم اذانہم العبد الآبق حتی یرجع وامرأۃ باتت وزوجہا علیہا ساخط وامام قوم وھم لہ کارھون رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ نہین بلند ہوتی نماز انکی کانون انکے سے یعنی قبول نہین ہوتی ایک تو غلام کہ بھاگا ہو مالک اپنے سے یہانتک کہ پھر آوے یعنی طرف مالک اپنے کے اور دوسرے وہ عورت کہ رات گذاری

اس حالت میں کہ خاوند اسکا ہو اُس سے خفا اور تیسرا وہ کہ امام ہو قوم کا اور وہ اسکو مکروہ رکھتے ہوں روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** غلام کے حکم میں داخل ہے لونڈی بھی یعنی اگر وہ بھاگے گی اُسکا بھی یہی حال ہوگا اور عورت کے حق میں جو فرمایا یہ جب ہوگا کہ خاوند خفا ہوا ہو غالب سبب بدخلقی اُسکی کے یا بسبب ادب اُسکی کے یا کم اطاعت کرنے اسکے کے اور اگر خاوند ناحق خفا ہوا ہوگا تو عورت پر نہیں ہے گناہ بلکہ خاوند گناہگار ہوگا اور امام کے حق میں ابن ملک نے کہا ہے کہ یہ گناہ جب ہوگا کہ لوگ اُس سے ناراض ہوں بسبب بدعت اسکی یا فسق اسکے کے یا جہل اُسکے کے اور اگر آپس میں کراہت اور عداوت ہو بسبب امر دنیوی کے پس نہیں ہے اسکے لیے یہ حکم بلکہ اُس سے ناحق ناراض ہونگے تو وہی گنہگار ہونگے اور مراد امام سے عام ہے یعنی خواہ حاکم ہو یا امام نماز کا ❊ **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ لا تقبل منہم صلوتہم من تقدم قوما وہم لہ کارہون ورجل اتی الصلوۃ دبارا والدبار ان یاتیہا بعد ان تفوتہ ورجل اعتبد محررۃ رواہ ابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ نہیں قبول کی جاتی نماز اُنکی یعنی ثواب نہیں پاتے نماز کا ایک وہ شخص کہ امام ہو قوم کا اور وہ اس سے ناخوش ہوں اور دوسرا وہ کہ آوے نماز کو پیچھے اور معنے پیچھے کے یہ ہیں کہ آوے نماز کو بعد جاتے رہنے وقت اُسکے کے یعنی وقت مستحب کے اور تیسرا وہ شخص کہ غلام سمجھے آزاد کو روایت کی یہ ابوداود نے اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی غلام آزاد کرکے بجبر خدمت لینے لگا یا آزاد کیا لیکن آزاد کرنے کو اُس سے چھپایا یا دعوی کیا ایک آزاد پر کہ یہ میرا غلام ہے اور تصرف مالکوں کا سا اُسپر کرنے لگا یا بردہ مول لیا اور شرعا بیع اُسکی نہوئی جیسے اس وقت میں لوگ لونڈی غلام مول لیتے ہیں اور پھر اُسپر تصرف مالکانہ کیا تفصیل اسکی یہ ہے کہ فقہا نے لکھا ہے کہ اگر جماعت مسلمانوں کی دارالاسلام سے دارالحرب میں جا کر بقہر و غلبہ کفار حربیوں کو خواہ مرد ہوں خواہ عورت خواہ چھوٹے خواہ بڑے بندی کرکے دارالاسلام میں لاویں یا کفار حربی ایک ملک کے کفار حربی اور ملک کے کو اسی طرح غلبہ کرکے لاویں ان دونوں قسموں میں بندی کرنے والے خواہ مسلمان ہوں خواہ کافر مالک اس بندے کے ہوتے ہیں چنانچہ بیچنا اور رہن کرنا اور ہبہ اور صحبت کرنی بغیر نکاح کے اور سب تصرف مالکانہ ساتھ انکے جائز ہیں اور لونڈی کی اولاد بھی انھیں کا حکم رکھتی ہے بشرطیکہ مالک سے یا ذی رحم مالک سے نہ پیدا ہوں اُنسے پیدا ہونگے تو آزاد ہیں پس سوائے ان اقسام کے اور قسمیں بردے کی لکھکر بعضی قسموں میں اختلاف کیا ہے اور بعضے کو لکھا ہے کہ شرعی بردے نہیں ہوتے لیکن صحیح یہ ہے کہ سوائے دونوں قسموں مذکورین کے شرعی بردے نہیں ہوتے پس اے بھائیو اسمین خوب احتیاط کرنی چاہیے اگر شرعی لونڈی ہو تو خدمت میں لاوے ورنہ یہ نہ کرے کہ جسکا نام لونڈی کرکے کا آوے اگرچہ شرعی لونڈی نہ ہووے اندھا دھند مثل جانوروں کے اُسسے صحبت کرنے لگے کہ حرام کاری ہی ہوگی اسی طرح اور تصرف مالکانہ بھی نہ کرے اسکے ساتھ ہاں وسولانا **وعن** سلامۃ بنت الحر قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اشراط الساعۃ ان یتدافع اہل المسجد لا یجدون اماما یصلی بہم رواہ احمد وابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہے سلامہ بیٹی حر کی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق علامتوں قیامت کی سے ہے یہ کہ دفع کرینگے ایک کے امامت کو نہیں پاوینگے امام کو کہ نماز پڑھاوے اُنکو روایت کی یہ احمد اور ابوداود نے اور ابن ماجہ نے **ف** یہ کنایہ ہے مقصود جہل اور حمق آخر زمانہ میں کہ ایسے جاہل اور نااہل پیدا ہونگے کہ کوئی لائق امامت کے نہیں ہوویگا ہر کوئی اپنے نفس سے امامت کو دفع کریگا یعنی پیش ایک دوسرے کو کہیگا کہ تو پڑھا میں لائق امامت کے نہیں وہ کہیگا تو پڑھا میں لائق اسکے نہیں پس اگر اپنے سے افضل کو امام کرے اور پیچھے

امامت ورفع کرے اسلیے وہ آمین و داخل نہیں کیونکہ دوسرے کو افضل جانکر دفع کرتا ہے ش ع ‡ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ اَمِيْرٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ وَالصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ خَلْفَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ وَالصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد واجب ہے تمپر ہمراہ ہر سردار کے نیک ہو یا بد ہو اگرچہ کرے کبیرہ اور نماز واجب ہے تمپر پیچھے ہر مسلمان کے نیک ہو یا بد ہو اگرچہ کرے کبیرہ اور نماز جنازہ واجب ہے ہر مسلمان پر نیک ہو یا بد ہو اگرچہ کرے کبیرہ روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** جہاد واجب ہے یعنی فرض عین ہے بعضی صورت مین اور فرض کفایہ ہے بعضی صورت مین اور امامت فاسق کی جائز ہے اگر فسق اسکا حد کفر کو نہ پہونچے لیکن مکروہ ہے اور نیک بخت کے ہوتے ہوئے فاسق کو امامت نہ کرنی چاہیے اور نماز جنازہ پر واجب ہے یعنی فرض کفایہ ہے ع ع ‡

الفصل الثالث

فصل تیسری **عَنْ** عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ قَالَ كُنَّا بِمَاءٍ مَمَرِّ النَّاسِ يَمُرُّ بِنَا الرُّكْبَانُ نَسْاَلُهُمْ مَا لِلنَّاسِ مَا لِلنَّاسِ مَا هٰذَا الرَّجُلُ فَيَقُوْلُوْنَ يَزْعَمُ اَنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَهٗ اَوْحٰى اِلَيْهِ اَوْحٰى اِلَيْهِ كَذَا فَكُنْتُ اَحْفَظُ ذٰلِكَ الْكَلَامَ فَكَاَنَّمَا يُغْرٰى فِيْ صَدْرِيْ وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَلَوَّمُ بِاِسْلَامِهِمُ الْفَتْحَ فَيَقُوْلُوْنَ اتْرُكُوْهُ وَقَوْمَهٗ فَاِنَّهٗ اِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَهُوَ نَبِيٌّ صَادِقٌ فَلَمَّا كَانَتْ وَقْعَةُ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِاِسْلَامِهِمْ وَبَدَرَ اَبِيْ قَوْمِيْ بِاِسْلَامِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ جِئْتُكُمْ وَاللّٰهِ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ حَقًّا فَقَالَ صَلُّوْا صَلٰوةَ كَذَا فِيْ حِيْنِ كَذَا وَصَلٰوةَ كَذَا فِيْ حِيْنِ كَذَا فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْثَرُكُمْ قُرْاٰنًا فَنَظَرُوْا فَلَمْ يَكُنْ اَحَدٌ اَكْثَرَ قُرْاٰنًا مِنِّيْ لِمَا كُنْتُ اَتَلَقّٰى مِنَ الرُّكْبَانِ فَقَدَّمُوْنِيْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَاَنَا ابْنُ سِتِّ اَوْ سَبْعِ سِنِيْنَ وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ كُنْتُ اِذَا سَجَدْتُ تَقَلَّصَتْ عَنِّيْ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ الْحَيِّ اَلَا تُغَطُّوْنَ عَنَّا اِسْتَ قَارِئِكُمْ فَاشْتَرَوْا فَقَطَعُوْا لِيْ قَمِيْصًا فَمَا فَرِحْتُ بِشَيْءٍ فَرَحِيْ بِذٰلِكَ الْقَمِيْصِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے عمرو بن سلمہ سے کہا تھے ہم رہتے کنارے ایک پانی کے کہ تھا وہ گذرگاہ لوگون کا گذر کرتے ہمپر قافلے پوچھتے ہم کیا ہے واسطے لوگون کے کیا ہے واسطے لوگون کے یعنی دین اسلام کیا نکالا ہے کیا صفت ہے اس شخص کی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہتے لوگ دعوے کرتا ہے وہ یہ کہ اللہ نے بھیجا ہے اسکو وحی کی ہے طرف اسکی وحی کی ہے طرف اسکے اسطرح یعنی قرآن عظیم کہ پڑھتے تھے اسکو قافلے والے پس تھا مین یاد رکھتا تھا اس کلام کو یعنی قرآن کو کہ پڑھتے تھے اور حضرت کے اوصاف کو بیان کرتے پس گویا چپٹ جاتا وہ کلام میرے سینہ مین یعنی خوب یاد رہتا اور تھے عرب یعنی سوائے حضرتؐ کی قوم کے اکثر عرب انتظار کرتے بیچ اسلام اپنے کے فتح ہونے مکے کا یعنی کہتے تھے کہ اگر مکہ فتح ہوا ہم سب مسلمان ہو جاوینگے پس کہتے چھوڑ دو اسکو ساتھ قوم اسکی کے کہ قریش ہین پس تحقیق وہ اگر غالب ہون اپنی قوم پر اور فتح کرین مکہ کو پس وہ نبی سچے ہین یعنی اسلیے کہ باوجود اس ضعف کے غلبہ انپر بغیر معجزہ کے متصور نہین پس جب کہ ہوئی فتح جلدی کی ہر قوم نے ساتھ اسلام اپنے کے اور جلدی کی اسلام لانے مین باپ میرے نے قوم میری پر پس جب کہ سفر سے پھر کر آیا باپ میرا کہا یعنی اپنی قوم سے آیا ہون مین تمھارے پاس قسم اللہ کی نزدیک نبی برحق کے سے صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا فرمایا نبیؐ نے پڑھو نماز ایسی فلانے وقت مین اور نماز ایسی فلانے وقت مین یعنی کیفیت نمازون کی اور اوقات انکے بیان فرمائے پس جب کہ آوے وقت نماز کا پس چاہیے کہ اذان دے ایک تمھارا اور امام ہو تم مین سے زیادہ جاننے والا تمھارا قرآن کو پس دیکھا قوم نے یعنی تامل کیا بیچ مقرر کرنے امام کے پس نہ تھا کوئی زیادہ جاننے والا قرآن کو مجھسے اسلیے کہ تھا مین سیکھتا قرآن

قافلہ والون سے پس امام کیا انھون نے مجھکو آگے اپنے اور مین تھا چھ برس کا یا سات برس کا اور تھی مجھپر ایک چادر تھا مین جسوقت سجدہ کرتا سمٹ جاتی چادر میرے بدن سے یعنی اور کھل جاتے چوتڑ پس کہا ایک عورت نے قوم مین کیا نہین ڈھانکتے تم ہستے شرمگاہ امام اپنے کی پس خرید کیا قوم نے کپڑا پس بنایا میرے لیے کرتا پس نہ خوش ہوا مین ساتھ کسی چیز کے مانند خوشی اپنی کے ساتھ اس کرتے کے روایت کی یہ بخاری نے

ف سبب لمبا ساتھ زیر الام کے ہین مگر یہ عمرو بن سلمہ امام قوم کا ساتھ زیر لام کے ہے اور اختلاف کیا ہے علمانے کہ عمرو بن سلمہ بھی اپنے باپ کے ساتھ حضرت پاس حاضر ہوا تھا یا نہین اور اسی سبب سے اختلاف ہے بیچ صحبت اسکی کے کہ صحابی ہے یا نہین ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ نہین گیا اپنے باپ کے ساتھ اور اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے شافعی نے اوپر جائز ہونے امامت لڑکے کے اور اُن سے بیچ امامت لڑکے کے جمعہ مین دو قول ہین یعنی جواز اور عدم جواز اور کہا مالک اور احمد اور ابو حنیفہ نے کہ نہین جائز ہے اور اختلاف کیا ہے علما حنفیہ نے نفل مین پس جائز رکھی ہے مشائخ بلخ نے اور اسی پر عمل ہے انکا ہے اور مصر مین اور شام مین بھی عمل اسی پر ہے اور منع کیا ہے اسکو غیر انکے نے اور اسی پر عمل ہے علماء ماوراء النہر کا انتہی کہا عینی نے شرح کنز مین کہ دلیل پکڑی ہے شافعی نے اسپر کہ اقتدا لڑکے کا جائز ہے ساتھ قول عمرو بن سلمہ کے فَقَدَّمُوْنِیْ آخر تک اور ہمارے نزدیک نہین جائز ہے بسبب قول ابن مسعود کے کہ نہ امامت کرے وہ لڑکا کہ نہین واجب ہوئین اُسپر حدود اور اسی طرح قول ابن عباس کا ہے کہ نہ امامت کرے لڑکا یہان تک کہ محتلم ہو اور دلیل ہماری یہ ہے کہ لڑکا نفل پڑھتا ہے پس نہین جائز ہے کہ اقتدا کرے اسکا فرض پڑھنے والا اور امامت عمرو کی نہین تھی ساتھ فرمانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بلکہ لوگون نے اپنے اجتہاد سے اُسکو امام کیا تھا اسلیے کہ اُسنے قرآن سیکھا تھا قافلہ سے اور عجب ہے شافعیہ سے یہ کہ نہین پکڑتے ہین دلیل ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اکا اور بڑے بڑے صحابی کے قول کو اور دلیل پکڑتے ہین لڑکے کے فعل کو ۔ع ح

وعن ابن عمر قال لما قدم المهاجرون الاولون المدينة كان يؤمهم سالم مولى ابي حذيفة وفيهم عمر وابو سلمة بن عبد الاسد رواه البخاري اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا جب آئے مہاجرین پہلے مدینے مین تھے امام اُنکے سالم مولی ابی حذیفہ کے اور اُنمین تھے حضرت عمر اور ابو سلمہ بن عبد الاسد روایت کی یہ بخاری نے

ف سالم غلام آزاد ابو حذیفہ کے قاری تھے نہایت بزرگ اور صحابی تھے قاریون مین گنے جاتے تھے چنانچہ حضرت نے حکم فرمایا تھا کہ لو قرآن کو چار سے اُنمین ایک انکو بھی گنا اور وجہ اُنکے امام ہونے کی باوجود موجود ہونے ایسے صحابہ کبار کے یہ تھی کہ یہ قاری خوب تھے یا کچھ اور مصلحت ہو ع ح

وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلثة لا ترفع لهم صلوتهم فوق رؤسهم شبرا رجل ام قوما وهم له كارهون وامرأة باتت وزوجها عليها ساخط واخوان متصارمان رواه ابن ماجة

اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ نہین بلند ہوتی واسطے اُنکے نماز اُنکی اوپر سر اُنکے کے بالشت بھر یعنی قبول نہین ہوتی ایک وہ شخص کہ امام ہو قوم کا اور وہ اُس سے ناخوش ہون یعنی امور دین مین اور دوسرے وہ عورت کہ رات گزارے اور خاوند اسکا اُسپر خفا ہو یعنی بسبب نہ ادا کرنے حق اُسکے کے اور تیسرے وہ کہ دو بھائی ہون آپسمین ناخوش روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف ہون آپس مین ناخوش کہ قطع کیا ہو حق اسلام کو یعنی سلام وغیرہ ترک کر دیا ہو زیادہ تین روز سے

باب ما على الامام

ش ح باب ہے اُس چیز کا کہ لازم ہے امام پر یعنی رعایت کرنی مقتدیون کی

الفصل الاول

فصل پہلی عن انس قال ما صليت وراء امام قط اخف صلوة ولا اتم صلوة من النبي صلى الله عليه وسلم وان كان ليسمع بكاء الصبي فيخفف مخافة ان تفتن امه متفق عليه

روایت ہے انس سے کہا نہیں نماز پڑھی مین نے پیچھے کسی امام کے کبھی بہت ہلکی نماز اور نہ بہت پوری نماز حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
اور تحقیق تھے حضرت البتہ سنتے رونا لڑکے کا پس ہلکی کرتے نماز ڈر اسکے سے کہ تشویش مین پڑے مان اسکی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف معنی اول حاصل اس حدیث کے یہ ہین کہ نماز آنحضرت کی سبک ہوتی تھی باوجود تمام و کمال کے اور مراد سبک سے یہ ہے کہ قرأت اور تسبیحات
حد سے زیادہ نہ پڑھتے تھے اور قرأت مین مد و شد بے محل نہ کرتے بلکہ قرأت انکی بے تکلف ترتیل کے ساتھ ہوتی تھی اور خاصیت تھی حضرت کی
قرأت مین کہ اگرچہ طویل ہوتی لیکن لوگون کو سبک معلوم ہوتی پس حاصل یہ کہ قرأت سبک ہوتی اور رکوع اور سجود اور تعدیل ارکان وغیرہ مین
نقصان نہ آتا اور ہمارے مذہب مین یہ ہے کہ نہین لائق ہے امام کو یہ کہ طویل کرے تسبیح وغیرہ اسطرح کہ ملول ہون لوگ اسلیے کہ طویل کرنا نماز کو
سبب نفرت دلانے کا ہے لوگون کو اور یہ مکروہ ہے اور اگر راضی ہون لوگ ساتھ زیادتی کے تو مضائقہ نہین کہ زیادہ کرے اور یہ بھی نہ چاہیے
امام کو کہ کمی کرے قدر اقل سنت سے قرأت مین اور تسبیح مین واسطے ملال انکے کے اور معنی اخیر حاصل کے یہ ہین کہ تشویش مین پڑے ماں اسکی اور جاتا رہے
ذوق اور حضور نماز کا بسبب رونے بچے کے کہا خطابی نے کہ اسمین دلیل ہے اسپر کہ امام جب آہٹ پاوے کسی شخص کی کہ وہ ارادہ رکھتا ہو نماز مین شریک
ہونے کا اور وہ رکوع مین ہو تو جائز ہے اسکو یہ کہ انتظار کرے اسکا رکوع مین تاکہ وہ پالیوے رکعت اور بعضون نے مکروہ کہا ہے اسکو اور کہا کہ خوف
رکھتا ہون مین یہ کہ ہووے یہ شرک اور یہی مذہب امام مالک کا ہے انتہی اور مذہب ہمارا یہ ہے کہ امام اگر طویل کرے رکوع کو واسطے شریک ہونے
آنے والے کے نہ واسطے نزدیکی ڈھونڈھنے اللہ تعالی کے ساتھ رکوع کے تو یہ مکروہ تحریمی ہے اور خوف ہے اس سے بڑے گناہ کا لیکن کافر نہین ہوتا
بسبب اسکے اسلیے کہ نہین نیت کی ہے اسنے ساتھ اسکے عبادت غیر خدا کی اور بعضون نے کہا ہے کہ اگر نہین پہچانتا ہے امام آنے والے کو تو نہین مضائقہ یہ کہ
طویل کرے رکوع کو اور صحیح تر یہ ہے کہ ترک اسکا اولی ہے اور جو طویل کرے رکوع کو واسطے قرب اللہ تعالی کے اور نہ خلجان ہو اسکے دل مین کسی چیز کا سواے
قرب اللہ تعالی کے پس نہین مضائقہ ہے اور اسمین شک نہین ہے کہ اس حالت کا ہونا نادر ہے اور اس مسئلہ کا لقب رکھا گیا ہے مسئلۃ الریا پس احتیاط اسمین
اولی ہے کذا فی شرح المنیۃ م ح ع **وعن** اَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَدْخُلُ فِي
الصَّلٰوةِ وَاَنَا اُرِيْدُ اِطَالَتَهَا فَاَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاَتَجَوَّزُ فِيْ صَلٰوتِيْ مِمَّا اَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ اُمِّهٖ مِنْ بُكَائِهٖ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مین البتہ داخل ہوتا ہون نماز مین اور مین ارادہ
کیا کرتا ہون دراز کرنے نماز کا پھر سنتا ہون رونا لڑکے کا پس کم کرتا ہون بیچ نماز اپنی کے بسبب اس خبر کے کہ جانتا ہون مین شدت فکر مان
اسکے کی بسبب رونے لڑکے کے روایت کی یہ بخاری نے **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا
صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ السَّقِيْمَ وَالضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ
مَا شَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نماز پڑھاوے ایک تمہارا لوگون
کو پس چاہیے کہ ہلکی کرے نماز اسلیے کہ انمین بیمار بھی ہوتا ہے اور ضعیف یعنی اصل خلقت مین اور بوڑھا اور جسوقت کہ نماز پڑھے ایک تمہارا واسطے
اپنے یعنی اکیلا پس چاہیے کہ دراز کرے جسقدر چاہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اور اکیلا طویل کرے جسقدر چاہے اور اسی طرح جب کہ
حضور قلب رکھنے والے ہون کہ درازگی سے گھبراتے نہون اور نہوان مین کوئی ذکر کیے گئیون مین سے تو بھی جسقدر چاہے دراز کرے م ع
وعن قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَاَتَاَخَّرُ عَنْ
۴۰ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مِنْ اَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيْلُ بِنَا فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَوْعِظَةٍ

اَشَدَّ غَضَبًا مِّنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ فَاَيُّكُمْ مَا صَلّٰى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَذَا الْحَاجَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے قیس بن ابی حازم سے کہ کہا خبر دی مجھکو ابو مسعود نے یہ کہ ایک شخص نے کہا قسم ہے اللہ کی یارسول اللہ تحقیق مین پیچھے رہ جاتا ہون نماز صبح کی سے بسبب فلانے شخص کے کہ لنبی پڑھاتا ہے نماز ہمکو پس نہین دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ کسی وعظ کہنے کے کہ سخت غصے مین ہون اُنسے اُس دن پھر فرمایا تحقیق تم مین سے بعضے نفرت دلانے والے ہین یعنی لوگون کو جماعت سے بسبب طویل کرنے نماز کے پس جو تم مین سے نماز پڑھائے لوگون کو پس چاہیے کہ ہلکی پڑھے اسواسطے کہ اُنمین ضعیف اور بوڑھا اور حاجتمند ہوتا ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلُّوْنَ لَكُمْ فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَكُمْ وَاِنْ اَخْطَأُوْا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھاوینگے امام واسطے تمہارے پس اگر اچھی طرح نماز پڑھائی پس واسطے فائدے تمہارے کے ہے یعنی اور انکے لیے بھی فائدہ ہے اور اگر خطا کی یعنی اچھی طرح نہ پڑھائی پس تمہارے لیے ثواب ہے اور انپر وبال ہے روایت کی یہ بخاری نے اور یہ باب خالی ہے فصل دوسری سے **ف** تمہارے لیے ثواب ہے جیسے کہ تمنے اچھی طرح پڑھی اور نیت جماعت کی کی اور انپر وبال ہے بسبب تقصیر کے یہ وصیت فرمائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ برے حاکم جب پیدا ہونگے اور امامت کرینگے اور اسکے اداکرنے مین رعایت احکام اور آداب کی نہین کرینگے پس اسوقت مین تم نماز اپنی درست ادا کرنا اگر وہ بھی اچھی طرح پڑھینگے دونون کو مفید ہے ورنہ تمہین اُس سے ضرر نہین وبال انھین پر ہوگا ۱۲ ح

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ قَالَ اٰخِرُ مَا عَهِدَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَمْتَ قَوْمًا فَاَخِفَّ بِهِمُ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اُمَّ قَوْمَكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَجِدُ فِيْ نَفْسِيْ شَيْئًا قَالَ اُدْنُهْ فَاَجْلَسَنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهٗ فِيْ صَدْرِيْ بَيْنَ ثَدْيَيَّ ثُمَّ قَالَ تَحَوَّلْ فَوَضَعَهَا فِيْ ظَهْرِيْ بَيْنَ كَتِفَيَّ ثُمَّ قَالَ اُمَّ قَوْمَكَ فَمَنْ اَمَّ قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الْكَبِيْرَ وَاِنَّ فِيْهِمُ الْمَرِيْضَ وَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَاِنَّ مِنْهُمْ ذَا الْحَاجَةِ فَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ وَحْدَهٗ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ روایت ہے عثمان بن ابی العاص سے کہ کہا آخر کہ وصیت کی مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تھی کہ جب امامت کرے تو ایک قوم کی پس ہلکی پڑھوا اُنکو نماز روایت کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین اسطرح آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا عثمان کو امام ہو تو قوم اپنی کا کہا عثمان نے کہ کہا مین نے اے رسول خدا کے تحقیق مین پاتا ہون بیچ نفس اپنے کے ایک چیز فرمایا نزدیک ہو پس بٹھایا مجھکو آگے اپنے پھر رکھا ہاتھ اپنا بیچ سینے میرے کے درمیان دونون چھاتیون میری کے پھر کہا پھیر پھیر رکھا ہاتھ پیٹھ میری پر درمیان دونون مونڈھون میرے کے پھر فرمایا امام ہو قوم اپنی کا پس جو شخص کہ امام ہو قوم کا پس چاہیے کہ ہلکی پڑھاوے نماز اسلیے کہ اُنمین بڈھا بھی ہوتا ہے اور تحقیق اُنمین بیمار بھی ہوتا ہے اور تحقیق انمین ضعیف بھی ہوتا ہے اور تحقیق اُنمین حاجت والا بھی ہوتا ہے پس جب نماز پڑھے ایک تمہارا اکیلا پس چاہیے کہ نماز پڑھے جسطرح چاہے **ف** پاتا ہون نفس اپنے مین ایک چیز یعنی عاجزی اداے حقوق امامت کے سے یا کچھ اور وسوسے یا وقت امامت کے عجب وکبر پاتا ہون اسکے دفع کے لیے حضرت نے ہاتھ پھیرا اور دست مبارک کی برکت سے وہ علت دفع ہوگئی اور اکیلا جسطرح چاہے پڑھے لیکن دراز پڑھنا افضل ہے اور اسوقت کے اکثر امامون کا حال برخلاف اسکے ہے کہ لوگون کو نماز

پڑھاتے ہیں تو نہایت دراز پڑھاتے ہیں اور جب اکیلے پڑھتے ہیں تو کفایت اسپر کرتے ہیں کہ جسمین نماز درست ہو جاوے ۱۲ ح ع وعن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا بالتخفیف ویؤمنا بالصافات رواہ النسائی اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ حکم کرتے ہمکو ساتھ ہلکی نماز کے اور امامت کرتے ہماری ساتھ صافات کے روایت کی یہ نسائی نے **ف** ان دونوں باتوں میں ظاہر میں منافات ہے جواب اسکا یہ دیا گیا ہے کہ حضرت کی قرأت میں یہ خصوصیت تھی کہ بہت سی آیتیں تھوڑے سے زمانے میں پڑھ لیتے تھے اور کو یہ بات نہیں حاصل ہو سکتی پس کچھ منافات نہ رہی ۱۲ ع

باب ما علی الماموم من المتابعة وحکم المسبوق

یہ باب ہے بیچ بیان اس چیز کے کہ لازم ہے مقتدی پر متابعت امام سے اور بیچ بیان حکم مسبوق کے یعنی جو ابتدائے نماز سے شریک امام کے ساتھ نہیں ہوا پیچھے آنکر ملا ہے

الفصل الاول

فصل پہلی عن البراء بن عازب قال کنا نصلی خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذا قال سمع اللہ لمن حمدہ لم یحن احد منا ظہرہ حتی یضع النبی صلی اللہ علیہ وسلم جبہتہ علی الارض متفق علیہ روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا تھے ہم نماز پڑھتے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جب کہتے سنا اللہ نے واسطے اس شخص کے کہ حمد کرتا ہے اسکو نہ جھکاتا کوئی ہم میں سے پیٹھ اپنی یہاں تک کہ رکھتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیشانی اپنی زمین پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حاصل حدیث کا یہ ہے کہ ہم رکوع سے اٹھکر حضرت کے ساتھ ہی سجدہ میں نہیں چلے جاتے تھے بلکہ کھڑے رہتے جب حضرت سر رکھ لیتے زمین پر تو ہم بھی سجدے میں جاتے کہا مظہر نے کہ اسمیں دلالت ہے اسپر کہ سنت ہے مقتدی کو کہ افعال صلوٰۃ کے اسقدر بعد افعال امام کے ادا کرے اور اگر اتنی ڈھیل نہ کرے تو بھی جائز ہے مگر یہ کہ تکبیر احرام کے ضرور ہے کہ صبر کرے یہاں تک کہ فارغ ہو امام تکبیر سے انتہی اور مذہب ہمارا یہ ہے کہ متابعت کرنی بطریق مواصلت کے واجب ہے یعنی جو فعل امام کرے مقتدی بھی ساتھ اسکے کرتا جاوے یہاں تلک کہ اگر اٹھاوے امام سر اپنا رکوع و سجود سے پہلے تسبیح پڑھنے مقتدی کے تین بار تو صحیح یہ ہے کہ موافقت کرے امام کی اور اگر اٹھاوے سر اپنا رکوع سے یا سجود سے پہلے امام تو لائق ہے یہ کہ عود کرے اور یہ دو رکوع اور دو سجدے نہیں ہونے کے ۱۲ ع

وعن انس قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فلما قضی صلوتہ اقبل علینا بوجہہ فقال ایہا الناس انی امامکم فلا تسبقونی بالرکوع ولا بالسجود ولا بالقیام ولا بالانصراف فانی اراکم امامی ومن خلفی رواہ مسلم اور روایت ہے انس سے کہ کہا نماز پڑھائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن پس جب کہ پڑھ چکے نماز اپنی متوجہ ہوئے ہمپر ساتھ منہ اپنے کے پس فرمایا اے لوگو تحقیق میں امام تمھارا ہوں پس نہ سبقت کرو مجھسے ساتھ رکوع کے اور نہ سجدے کے اور نہ ساتھ کھڑے ہونے کے اور نہ ساتھ پھرنے کے یعنی فارغ ہونے کے نماز سے پس تحقیق میں دیکھتا ہوں تمکو آگے اپنے سے اور پیچھے اپنے سے یعنی ساتھ مکاشفہ کے یا مشاہدہ کے بطریق خرق عادت کے روایت کی یہ مسلم نے

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبادروا الامام اذا کبر فکبروا واذا قال ولا الضالین فقولوا آمین واذا رکع فارکعوا واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللہم ربنا لک الحمد متفق علیہ الا ان البخاری لم یذکر واذا قال ولا الضالین اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پہل کرو امام پر جب تکبیر کہے تکبیر کہو متصل اور جب کہے ولا الضالین پس کہو آمین متصل اور جب رکوع کرے پس رکوع کرو اور جب کہے سمع اللہ لمن حمدہ پس کہو یا الٰہی اے رب ہمارے واسطے تیرے ہے

تعریف روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے مگر یہ کہ بخاری نے نہیں ذکر کیا ماذا قال و لا الضالین فقولوا آمین **ف** پس کہو آمین میں اشارہ ہے طرف اسکے کہ امام الحمد پڑھے اور مقتدی سُنیں اور اخیر حدیث سے معلوم ہوا کہ امام سمع اللہ کہے اور مقتدی ربنا جیسے کہ مذہب امام اعظم کا ہے ۱۲ ح ۔

وعن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ركب فرسًا فصرع عنه فجحش شقه الايمن فصلى صلوة من الصلوات وهو قاعد فصلينا وراءه قعودا فلما انصرف قال انما جعل الامام ليؤتم به فاذا صلى قائما فصلوا قياما واذا ركع فاركعوا واذا رفع فارفعوا واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا لك الحمد واذا صلى جالسا فصلوا جلوسا اجمعون قال الحميدي قوله اذا صلى جالسا فصلوا جلوسا هو في مرضه القديم ثم صلى بعد ذلك النبي صلى الله عليه وسلم جالسا والناس خلفه قيام لم يامرهم بالقعود وانما يؤخذ بالآخر فالآخر من فعل النبي صلى الله عليه وسلم هذا لفظ البخاري واتفق مسلم الى اجمعون وزاد في رواية فلا تختلفوا عليه واذا سجد فاسجدوا

اور روایت ہے انس سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے گھوڑے پر پس گر پڑے اس سے پس چھل گئی داہنی کروٹ حضرت کی یعنی ایسی چھلی کہ قوت کھڑے ہونے کی نماز میں نہ رہی پھر نماز پڑھی ایک نماز نمازوں میں سے یعنی فرض اور تھے بیٹھے پس نماز پڑھی ہم نے پیچھے اُنکے بیٹھے ہوئے پس جب فارغ ہوئے نماز سے فرمایا سوا اسکے نہیں کہ مقرر کیا گیا ہے امام تا کہ اقتدا کیا جاوے اُسکا پس جب نماز پڑھے کھڑے ہو کر پس تم بھی نماز پڑھو کھڑے ہو کر اور جب رکوع کرے پس رکوع کرو اور جب اُٹھے رکوع سے پس اُٹھو اور جب کہے سمع اللہ لمن حمدہ پس کہو ربنا لک الحمد اور جب نماز پڑھے امام بیٹھ کر پس نماز پڑھو بیٹھ کر سب مقتدی کہا حمیدی نے فرمانا رسول خدا کا جسوقت کہ نماز پڑھے بیٹھ کر پس پڑھو نماز بیٹھ کر یہ تھا حضرت کے پہلے مرض میں پھر نماز پڑھی پیچھے اسکے یعنی مرض الموت میں ایک دن پہلے انتقال کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر اور نماز پڑھی لوگوں نے پیچھے اُنکے کھڑے ہو کر نہیں حکم کیا اُنکو ساتھ بیٹھنے کے اور سوا اسکے نہیں کہ عمل کیا جاتا ہے ساتھ فعل آخر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پھر جو آخر ہو یعنی پچھلا فعل ناسخ ہوتا ہے پہلے فعل کا یہ لفظ بخاری کے ہیں اور اتفاق کیا ہے مسلم نے ساتھ بخاری کے لفظ اجمعون تک اور زیادہ کیا مسلم نے بیچ ایک روایت کے پس نہ اختلاف کرو امام پر اور جب سجدہ کرے پس سجدہ کرو **ف** حمیدی تو جو مذکور ہوا یہ شیخ ہیں بخاری کے اور مصنف جمع بین الصحیحین کا اور عمل اکثر اماموں کا اسی پر ہے کہ امام اگر بسبب عذر کے بیٹھ کر پڑھے تو مقتدی کھڑے ہو کر پڑھیں انکو بیٹھے پڑھنا درست نہیں ہے ۱۲ ع

وعن عائشة قالت لما ثقل رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء بلال يؤذنه بالصلوة فقال مروا ابا بكر ان يصلي بالناس فصلى ابو بكر تلك الايام ثم ان النبي صلى الله عليه وسلم وجد في نفسه خفة فقام يهادى بين رجلين ورجلاه تخطان في الارض حتى دخل المسجد فلما سمع ابو بكر حسه ذهب يتأخر فاومى اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لا يتأخر فجاء حتى جلس عن يسار ابي بكر فكان ابو بكر يصلي قائما وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي قاعدا يقتدي ابو بكر بصلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس يقتدون بصلوة ابي بكر متفق عليه وفي رواية لهما يسمع ابو بكر الناس التكبير

اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا جب کہ بہت بیمار ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے بلال خبر دار کرنے کو ساتھ نماز کے
پس فرمایا حکم کرو ابو بکرؓ کو یہ کہ نماز پڑھاوے لوگوں کو پس نماز پڑھائی حضرت ابو بکر صدیقؓ نے ان دنوں میں یعنی سترہ نمازیں پس تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
پائی بیچ طبیعت اپنی کے کچھ تخفیف پس کھڑے ہوئے چلائے جاتے تھے دو شخصوں کے کندھوں پر ہاتھ ٹیکے ہوئے اور پاؤں مبارک
کھینچتے تھے زمین میں یعنی بسبب ناطاقتی کے یہاں تک کہ داخل ہوئے مسجد میں پس جب سنی ابو بکرؓ نے آہٹ حضرتؐ کے آنے کی شروع کی
ہٹنا یعنی تاکہ حضرتؐ انکی جگہ کھڑے ہوویں پس اشارت کی طرف ابو بکرؓ کے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نہ ہٹیں پس آئے حضرتؐ
یہاں تک کہ بیٹھے بائیں طرف ابو بکر صدیقؓ کے پس تھے ابو بکرؓ نماز پڑھتے کھڑے ہوئے اور تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے بیٹھے ہوئے
یعنی بسبب ناطاقتی کے اقتدا کرتے ابو بکرؓ ساتھ نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور لوگ اقتدا کرتے تھے ساتھ نماز ابو بکرؓ کے
روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت ان دونوں کے یہ ہے کہ سناتے تھے ابو بکر لوگوں کو تکبیر **ف** حکم کرو ابو بکرؓ کو آخر تک
شرح السنہ میں لکھا ہے کہ اس میں دلیل ہے اسپر کہ ابو بکرؓ افضل ہیں لوگوں میں بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اولی انکے ہیں ساتھ
خلافت حضرتؐ کے جیسا کہ کہا صحابہ نے کہ پسند کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکرؓ کو واسطے دین ہمارے کے پس کیا نہ پسند کریں ہم انکو
واسطے دنیا اپنی کے اور مراد دو شخصوں سے حضرت علیؓ اور عباسؓ ہیں اور اقتدا کرتے تھے ابو بکرؓ آخر تک یعنی جو کہ حضرتؐ کرتے تھے ابو بکرؓ بھی
اسی طرح کرتے تھے اور جو فعل ابو بکرؓ کرتے تھے انکو دیکھ کر اور لوگ بھی اسی طرح کرتے تھے اسلیے کہ حضرتؐ بیٹھے تھے اور ابو بکرؓ انکے پہلو میں کھڑے تھے
پس معنی اقتدا کے یہ ہیں نہ یہ کہ ابو بکرؓ امام قوم کے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم امام انکے اسلیے کہ اقتدا کرنا ساتھ مقتدی کے نہیں جائز ہے
بلکہ امام حضرتؐ تھے اور ابو بکرؓ اور لوگ اقتدا انکا کرتے تھے اور کہا ہے ابن عبد البر نے کہ اجماع ہے اسپر کہ حضرت جو ابو بکرؓ کی نماز پڑھانے میں
امام ہو گئے یہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص سے تھا یعنی اور کو اسطرح درست نہیں ہے لیکن امام شافعی رح نے اسمیں خلاف کیا ہے
اور اسی طرح کی صورت اقتدا کی جائز کہی ہے مرقاۃ میں مذکور ہے جو چاہے سو دیکھ لے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اس حدیث سے یہ معلوم نہیں ہوتا
کہ حضرت ابو بکرؓ نماز شروع کر چکے تھے یعنی ہنوز ابو بکرؓ نے نماز نہ شروع کی تھی کہ حضرتؐ تشریف لائے واللہ اعلم اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ
نماز پڑھے کھڑا ہوا پیچھے بیٹھے ہوئے کے اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے موذنوں کو بلند کرنا آواز کا جمعہ میں اور عیدین وغیرہ میں یعنی
تکبیرات انتقالات کی پکار کر کہیں اسلیے کہ جو دور ہوں امام سے وہ بھی سنیں ۱۲ع ٭ **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا يَخْشَى الَّذِيْ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ رَاْسَ حِمَارٍ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہیں ڈرتا وہ شخص کہ اٹھاتا ہے سر اپنا پہلے امام سے یہ کہ
بدل ڈالے اللہ تعالی سر اسکا سر گدھے کا سا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی کر دے اسکو اللہ کم فہم مانند گدھے کے کہ وہ بہت کم فہم ہے
سب حیوانوں میں پس ہوگا یہ مسخ معنوی مجازاً اور جائز ہے حمل کرنا اسکا حقیقت پر اسلیے کہ مسخ ہونا اس امت میں جائز ہے جیسے کہ ذکر کیا گیا ہے
بیچ باب اشراط الساعة کے کذا ذکرہ بعض علماءنا اور موید ہے اسکا وہ جو ایک روایت میں آیا ہے ان یحول اللہ صورتہ صورة حمار یعنی نہیں ڈرتا
اس سے کہ کر دے اللہ صورت اسکی گدھے کی سی اور کہا خطابی نے جائز ہے مسخ اس امت میں پس جائز ہے حمل کرنا اسکا حقیقت پر اور کہا ابن حجر نے
کہ یہ مسخ خاص ہے اور ممتنع مسخ عام ہے چنانچہ حدیثوں صحیحہ سے بھی یہی بات معلوم ہوتی ہے اور موید اسکی ہے نقل ایک محدث کی کہ انھوں نے
سفر کیا طرف دمشق کے واسطے طلب حدیث کے ایک شیخ سے کہ مشہور تھا اسمیں پس پڑھا اس سے سب کچھ لیکن وہ شیخ ڈالے رکھتا تھا درمیان ۴۰

اپنے اور درمیان اُسکے پردہ کہ نہیں معلوم ہوتا تھا مُنھ اُسکا پس جب وہ بہت ملازمت مین رہا اُسکی اور دیکھی اُسنے حرص اُسکی حدیث پر کھول دیا واسطے اُسکے پردہ پس دیکھا مُنھ اُسکا گدھے کا سا پھر کہا اُس شیخ نے بچ لے بیٹے میرے اس سے کہ سبقت کرے تو امام سے جبکہ سُنی مین نے یہ حدیث بعید جانا مین نے وقوع اُسکا پس سبقت کی مین نے امام سے پس ہو گیا مُنھ میرا جیسا کہ دیکھتا ہی تو انتہی اور کہتا ہون مین یعنی ملا علی قاری کہتے ہین کہ ظاہر تر یہ ہی کہ یہ تہدید شدید اور وعید موکد ہی پایہ ہو گا برزخ مین یا دوزخ مین ✤ع✤

الفصل الثانی

فصل دوسری عن علیٍّ ومعاذ بن جبلٍ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی احدکم الصلوٰۃ والامام علی حالٍ فلیصنع کما یصنع الامام رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب

روایت ہی حضرت علیؓ اور معاذ بن جبلؓ سے کہ کہا دونون نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ آوے ایک تمہارا نماز کو اور امام ایک حال پر ہو پس چاہیے کہ کرے جیسا کہ کرتا ہی امام روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی ف یعنی اقتدا کرے امام کا اُسکے افعال مین اور تقدیم اور تاخیر اُسپر نہ کرے اور کہا ابن ملک نے مراد یہ ہی کہ موافقت کرے امام کی بیچ اُس چیز کے کہ وہ اُسمین ہی قیام مین ہو یا رکوع مین یا غیر اُسکی مین یعنی پس انتظار نہ کرے رجوع کرنے امام کا طرف قیام کے جیسے کہ کرتے ہین عوام اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی لیکن عمل ہی اُسپر اہل علم کا اور نووی نے کہا کہ اسناد اُسکی ضعیف ہی پس تھا ترمذی ارادہ کرتا تھا تقویت حدیث کا ساتھ عمل اہل علم کے جیسے کہ کہا شیخ محی الدین ابن عربی نے یہ کہ پہونچا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو کوئی کہے لا الہ الا اللہ ستر ہزار بار مغفرت کیجاتی ہی واسطے اُسکے اور جسکے لیے پڑھا جاوے یہ اُسکی بھی مغفرت کیجاتی ہی پس تھا مین پڑھتا اس کلمہ کو بقدر عدد روایت کیے گئے کے بغیر اسکے کہ نیت کرون مین واسطے کسی کے بالخصوص پس حاضر ہوا مین ایک کھانے پر ساتھ یارون کے اُن مین ایک جوان تھا مشہور ساتھ کشف کے پس ناگہان وہ کھانے مین رونے لگا پس پوچھا مین نے اُس سے سبب اُسکا پس کہا دیکھتا ہون مین ماں اپنی کو عذاب مین پس بخشا مین نے اپنے دل مین ثواب کلمہ مذکور کا اُسکی ماں کو پس ہنسا وہ اور کہا دیکھتا ہون مین اُسکو جنت مین کہا شیخ نے پس پہچانی مین نے صحت اس حدیث کی ساتھ صحت کشف اُسکی کے اور صحت کشف اُسکی کی ساتھ صحت حدیث کے ✤ع✤

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جئتم الی الصلوٰۃ ونحن سجود فاسجدوا ولا تعدوہ شیئا ومن ادرک رکعۃ فقد ادرک الصلوٰۃ رواہ ابوداؤد

اور روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ آؤ تم طرف نماز کے اور ہم سجدے مین ہون پس سجدہ کرو اور نہ حساب مین رکھو اُسکو کچھ اور جسنے پایا رکوع ساتھ امام کے پس تحقیق پائی اُسنے رکعت نماز کی روایت کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی سجدہ مین امام کے ساتھ ملو تو اُسکو اُس رکعت سے کہ جسمین شریک ہو ہو نہ گنو کچھ یعنی جیسے رکوع مین شریک ہونے سے وہ رکعت ہاتھ لگ جاتی ہی ویسے سجدے مین شریک ہونے سے رکعت ہاتھ نہیں لگتی اور اُسکے مابعد کی عبارت کے علماء نے دو معنی کہے ہین ایک تو یہ کہ رکعت سے مراد رکوع ہی اور صلوٰۃ سے رکعت یعنی جسنے امام کو رکوع مین پایا تو اُس رکعت کو پایا اور رکعت مین محسوب ہوا دوسرے یہ کہ جسنے پائی ایک رکعت نماز کی پایا اُسنے نماز کو ساتھ امام کے اور حاصل ہوا اُسکو ثواب نماز باجماعت کا اور فضیلت اُسکی ✤ع✤

وعن انسٍ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی للہ اربعین یوما فی جماعۃٍ یدرک التکبیرۃ الاولٰی کتب لہ براءتان براءۃ من النار وبراءۃ من النفاق رواہ الترمذی

اور روایت ہی انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے نماز پڑھی خدا کے لیے چالیس دن جماعت مین اسطرح سے کہ پاوے تکبیر اولی لکھی جاتی ہین واسطے اُسکے دو خلاصیاں ایک خلاصی آگ دوزخ سے

اور دوسری خلاصی نفاق سے روایت کی یہ ترمذی نے ف پاوے تکبیر اولی یعنی وقت تکبیر تحریمہ کہنے امام کے یہ بھی تکبیر تحریمہ کہے اور علماء نے
لکھا ہے کہ امام کی دعاے استفتاح تک شریک ہو جاوے تو بھی اسی حکم مین ہے اور دوسری خلاصی نفاق سے یعنی امن مین رکھتا ہے اسکو اللہ دنیا مین
اس سے کہ عمل کرے منافقون کے سے یعنی ریا اور کسل نماز مین اور جھوٹ بولنا اور وعدہ خلافی کرنی وغیر ذلک اور توفیق دیتا ہے اہل اخلاص کے
عملون کی اور آخرت مین امن دیگا اس عذاب سے کہ عذاب دیا جاویگا ساتھ اسکے منافق اور گواہی دیجاویگی اسکے لیے کہ یہ منافق نہین ہے یعنے
اس سبب سے کہ منافق جب کھڑے ہوتے ہین نماز مین کھڑے ہوتے ہین کسلمند اور حال اسکا برخلاف انکے ہوا کہ نماز مین پہلے سے آموجود ہوا اور تکبیر اولی مین شریک ہوا ✤
ع ✤ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ فاحسن وضوءہ ثم راح فوجد
الناس قد صلوا اعطاہ اللہ تعالی مثل اجر من صلاھا وحضرھا لا ینقص ذلک من اجورھم
شیئا رواہ ابوداود والنسائی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے وضو کیا پس اچھا وضو کیا اپنا یعنی
ساتھ رعایت شرائط اور آداب اور حضور دل کے پھر گیا یعنی مسجد مین پس پایا لوگون کو کہ تحقیق نماز پڑھ چکے ہین دیتا ہے اسکو اللہ تعالی مانند
ثواب اس شخص کے کہ نماز پڑھی اور حاضر ہوا جماعت مین کم نہین کرتا یہ ثواب دینا اسکو ثوابون انکے سے کچھ روایت کی یہ ابوداود اور نسائی
نے ف یعنی اسکو جو ثواب ملا تو اور نمازیون کے ثواب مین سے کم ہو کر نہین ملا کہ انکے ثواب مین کمی ہو جاوے بلکہ انھون نے اجر اپنے فعل کا
پایا اور اسنے ثواب بسبب نیت کے اور حسرت کرنے کے اور یہ ثواب جب پاویگا کہ قصداً حاضر ہونے مین قصور نکیا ہوگا بلکہ اتفاقاً کسی عذر سے
رہ گیا اور اگر قصداً نہ آیا اور پھر جماعت کے بعد آیا تو یہ ثواب نہین پاویگا ✤ ع ✤ وعن ابی سعید الخدری قال جاء
رجل وقد صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الا رجل یتصدق علی ھذا فیصلی معہ فقام
رجل فصلی معہ رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا آیا ایک شخص اور تحقیق نماز پڑھ چکے تھے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا نہین کوئی شخص کہ صدقہ دے اسکو پس نماز پڑھے ساتھ اسکے پس کھڑا ہوا ایک شخص پس نماز پڑھی ساتھ اسکے
روایت کی یہ ترمذی نے اور ابوداود نے ف صدقہ دے یعنی احسان کرے اسپر کہ اسکے ساتھ نماز پڑھے تا حاصل ہو اسکو ثواب جماعت کا پس ہوگا گویا کہ اسکو
صدقہ دیا اسمین دلیل ہے اسپر کہ کسیکو اچھی راہ بتانے سے اور باعث ہونے سے اسپر ثواب صدقہ دینے کا حاصل ہوتا ہے اور کہا مظہر نے کہ اسکا
نام صدقہ اسلیے رکھا کہ تصدق کرتا ہے اسپر چھبیس حصے ثواب اسلیے کہ اگر اکیلے نماز پڑھتا نہ حاصل ہوتا ثواب مگر ایک نماز کا اور بسبب
جماعت کے ستائیس نمازون کا ثواب ملتا ہے ✤ ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عبید اللہ بن
عبد اللہ قال دخلت علی عائشۃ فقلت الا تحدثینی عن مرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قالت بلی ثقل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اصلی الناس فقلنا لا یا رسول اللہ وھم ینتظرونک
فقال ضعوا لی ماء فی المخضب قالت ففعلنا فاغتسل فذھب لینوء فاغمی علیہ ثم افاق فقال
اصلی الناس قلنا لا ھم ینتظرونک یا رسول اللہ قال ضعوا لی ماء فی المخضب قالت فقعد فاغتسل
ثم ذھب لینوء فاغمی علیہ ثم افاق فقال اصلی الناس قلنا لا ھم ینتظرونک یا رسول اللہ قال
ضعوا لی ماء فی المخضب فقعد فاغتسل ثم ذھب لینوء فاغمی علیہ ثم افاق فقال اصلی الناس
قلنا لا ھم ینتظرونک یا رسول اللہ والناس عکوف فی المسجد ینتظرون النبی صلی اللہ علیہ وسلم

لِصَلٰوۃِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَۃِ فَاَرْسَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ بِاَنْ یُّصَلِّیَ بِالنَّاسِ فَاَتَاہُ الرَّسُوْلُ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُکَ اَنْ تُصَلِّیَ بِالنَّاسِ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ وَکَانَ رَجُلًا رَقِیْقًا یَاعُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ اَنْتَ اَحَقُّ بِذٰلِکَ فَصَلّٰی اَبُوْبَکْرٍ تِلْکَ الْاَیَّامَ ثُمَّ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِیْ نَفْسِہٖ خِفَّۃً وَخَرَجَ بَیْنَ رَجُلَیْنِ اَحَدُھُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلٰوۃِ الظُّھْرِ وَاَبُوْبَکْرٍ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَاٰہُ اَبُوْبَکْرٍ ذَھَبَ لِیَتَاَخَّرَ فَاَوْمَاَ اِلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَنْ لَّا یَتَاَخَّرَ فَقَالَ اَجْلِسَانِیْ اِلٰی جَنْبِہٖ فَاَجْلَسَاہُ اِلٰی جَنْبِ اَبِیْ بَکْرٍ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ وَقَالَ عُبَیْدُ اللّٰہِ فَدَخَلْتُ عَلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَہٗ اَلَا اَعْرِضُ عَلَیْکَ مَاحَدَّثَتْنِیْ عَائِشَۃُ عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ھَاتِ فَعَرَضْتُ عَلَیْہِ حَدِیْثَھَا فَمَا اَنْکَرَ مِنْہُ شَیْئًا غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ اَسَمَّتْ لَکَ الرَّجُلَ الَّذِیْ کَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ ھُوَ عَلِیٌّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

روایت ہو عبید اللہ بن عبد اللہ سے کہ کہا گیا مین حضرت عائشہ رضی کے یہان پس کہا مینے کیا نہین حدیث کرتین تم مجکو حال بیماری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ نماز کو تشریف لائے تھے کہا حضرت عائشہ رضی نے کہ ہان بہت بیمار ہوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا نماز پڑھ لی لوگون نے پس کہا ہمنے کہ نہین یا رسول اللہ اور نمازی انتظار کرتے ہین تمھارا پس فرمایا کہ رکھو میرے لیے پانی لگن مین کہا حضرت عائشہ رضی نے پس رکھا ہمنے پھر نہائے حضرت پس ارادہ کیا کہ کھڑے ہوان پس بے ہوش ہوئے حضرت پھر ہشیار ہوئے پس فرمایا کیا نماز پڑھی لوگون نے کہا ہمنے نہین نمازی منتظر ہین آپ کے اے رسول خدا کے پس فرمایا رکھو میرے لیے پانی لگن مین کہا حضرت عائشہ نے پس بیٹھے پھر نہائے پھر ارادہ کیا کہ کھڑے ہون پس بے ہوش ہوئے حضرت پھر ہشیار ہوئے پس فرمایا کیا نماز پڑھ چکے لوگ کہا ہمنے نہین وہ منتظر ہین آپکے یا رسول اللہ فرمایا رکھو میرے لیے پانی لگن مین پس بیٹھے پھر نہائے پھر ارادہ کیا کہ کھڑے ہوان پس بے ہوش ہوئے حضرت پھر ہشیار ہوئے پس فرمایا کیا نماز پڑھ چکے لوگ کہا ہمنے نہین وہ منتظر ہین آپ کے یا رسول اللہ اور لوگ ٹھہرے ہوئے تھے مسجد مین منتظر تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز عشا کے لیے پس بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو طرف ابو بکر صدیق رضی کے ساتھ اس مضمون کے کہ نماز پڑھاوین لوگون کو پس آیا انکے پاس پیغام پہونچانے والا یعنی بلال رضی پس کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین تمکو یہ کہ نماز پڑھاؤ لوگون کو پس کہا ابو بکر نے اور تھے وہ مرد نرم دل اے عمر رضی نماز پڑھاؤ تم لوگون کو یعنی مین تحمل حضرت کی جگہ کھڑے رہنے کا نہین ہون تم پڑھاؤ پس کہا واسطے انکے عمر رضی نے تمھین لائق تر ہو ساتھ اسکے پس نماز پڑھائی ابو بکر رضی نے اُن دنون مین یعنی ایام مرض مین کہ سترہ نمازین پڑھائین پھر تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پائی مزاج اپنے مین تخفیف اور نکلے حضرت نماز ظہر کے لیے تکیہ کیے ہوئے درمیان دو شخصون کے کہ ایک اُن دونون مین سے تھے عباس رضی اور ابو بکر نماز پڑھاتے تھے لوگون کو پس جب دیکھا حضرت کو ابو بکر رضی نے ارادہ کیا کہ پیچھے ہٹین پس اشارت کی طرف انکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ پیچھے نہ ہٹین پس فرمایا اُن دونون شخصون کو بٹھا دو مجکو طرف پہلو انکے کے پس بٹھا دیا انکو طرف پہلو ابو بکر کے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور کہا عبید اللہ نے کہ راوی اس حدیث کا ہو پس گیا مین عبد اللہ ابن عباس کے پاس پس کہا مینے واسطے انکے کیا نہ بیان کرون مین روبرو تمھارے وہ حدیث کہ بیان کی مجھسے عائشہ نے بیماری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سے کہا ابن عباس نے کہ ہان بیان کر پس بیان کی مینے روبرو انکے حدیث عائشہ رضی کی پس نہ انکار کیا ابن عباس نے اُس مین سے کچھ سوائے اسکے کہ انھون نے کہ کیا نام بیان کیا ہو عائشہ نے واسطے تیرے اُس شخص کا کہ تھے ساتھ عباس کے کہا مینے نہین کہا ابن عباس نے کہ وہ علی تھے

روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت عائشہؓ نے دوسری طرف کے آدمی کا نام جو نہ لیا تو سبب یہ تھا کہ ایک ہی شخص مقرر نہ تھا شامل عباس کے ایکطرف مین ہاں بہ نوبت بنوبت بدلتے جاتے تھے کبھی حضرت علی کبھی اُسامہ یا فضل بن عباس اسی لیے اور روایت مین آیا ہی کہ کہا عائشہ نے کہ دوسری طرف ایک آدمی تھا اہل بیت سے تا شامل ہو سبھون کو بطریق احتمال کے واللہ اعلم ✤ ت ✤ **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ مَنْ اَدْرَکَ الرَّکْعَةَ فَقَدْ اَدْرَکَ السَّجْدَةَ وَمَنْ فَاتَتْهُ قِرَاءَةُ اُمِّ الْقُرْاٰنِ فَقَدْ فَاتَهٗ خَیْرٌ کَثِیْرٌ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق وہ تھے کہتے کہ جس شخص نے پایا رکوع پس تحقیق پائی رکعت اور جسکی رہگئی پڑھنی سورۂ فاتحہ پس تحقیق رہگیا اُس سے ثواب بہت روایت کی یہ مالک نے **ف** یعنی جسنے سورۂ فاتحہ نماز مین نہ پڑھی اور اور سورۃ پڑھی تو بہت ثواب اُس سے رہگیا پس ثواب اُسکی نماز کا ناقص ہی اور ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ پڑھنا سورۂ فاتحہ کا نماز مین فرض نہین ✤ ع ح ✤ **وعنه** اَنَّهٗ قَالَ الَّذِیْ یَرْفَعُ رَأْسَهٗ وَیَخْفِضُهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ فَاِنَّمَا نَاصِیَتُهٗ بِیَدِ الشَّیْطٰنِ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی انھین سے یہ کہ کہا جو شخص کہ اُٹھائے سر اپنے کو اور جھکادے اُسکو یعنی رکوع اور سجود مین پہلے امام کے پس ہووے اسکے نہین کہ پیشانی اُسکی بیچ ہاتھ شیطان کے ہی روایت کی یہ مالک نے

بَابُ مَنْ صَلّٰی صَلٰوةً مَّرَّتَیْنِ

باب ہی بیچ بیان حال اُس شخص کے کہ نماز پڑھی دوبار یعنی حقیقۃً یا صورۃً

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عن** جَابِرٍ قَالَ کَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ یُصَلِّیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ یَاْتِیْ قَوْمَهٗ فَیُصَلِّیْ بِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی جابر سے کہ کہا تھے معاذ بن جبل نماز پڑھتے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر آتے اپنی قوم پاس پس نماز پڑھاتے انکو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی سنت عشاء کی یا نفل حضرت کے ساتھ پڑھ آتے تا فضیلت حاصل کرین اُنکے ساتھ کے نماز کی اور اُنکی مسجد مین پڑھنے کی اور سیکھین ادب اُنسے پھر اپنی قوم مین آکر فرض اپنی پڑھتے ✤ ع ✤ **وعنه** قَالَ کَانَ مُعَاذٌ یُصَلِّیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلٰی قَوْمِهٖ فَیُصَلِّیْ بِهِمُ الْعِشَاءَ وَهِیَ لَهٗ نَافِلَةٌ رَوَاهُ اور روایت ہی انھین سے کہ کہا تھے معاذ نماز پڑھتے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عشاء کی پھر پھرتے طرف قوم اپنی کے پھر نماز پڑھاتے انکو عشاء کی اور وہ واسطے اُنکے نفل ہوتی روایت کی یہ **ف** نماز پڑھتے تھے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عشاء کے یعنی وہ عشاء کہ پڑھتے اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم برابر ہی کہ نیت کرتے تھے معاذ اُسمین سُنت عشاء کی یا نفل کی پھر پھرتے اپنی قوم کی طرف پس پڑھتے ساتھ اُنکے فرض عشاء کی اور وہ یعنی نماز دو بار پڑھتے ساتھ جماعت کے نفل اور فرض یا پہلی نماز اُسکے لیے نافلہ ہوتی یعنی باعث زیادتی خیر اور ثواب کی ہوتی اور جنھون نے کہ معنی یہ کہے ہین کہ وہ یعنی عشاء دوسرے بار کی اُنکے لیے نافلہ ہوتی تھی اور اُنکی قوم کے لیے فرض عشاء کی ہوتی تھی انکو سند لانی چاہیے معاذ سے کہ اُنسے یہ بات سُنی اسلیے کہ نہین معلوم ہو سکتا یہ بغیر کہنے اُنکے کے کیونکہ نیت دل سے ہوتی تھی چنانچہ ابن ہمام نے ذکر کیا ہی کہ نیت کرنی زبان سے بدعت ہی نہین وارد ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ صحابہ سے اور باوجود اسکے یہ زیادتی یعنی وہی کہ نافلہ نہین ہی روایت صحیحہ مین چنانچہ بعضون نے لکھا ہی کہ یہ زیادتی کلام شافعی سے ہی بنا بر اجتہاد اُنکے کے اور کتاب مشکوٰۃ مین یہان سفید سی چھوٹی ہوئی ہی پس معلوم ہوا کہ مولف نے بیچ کسی طریق کے سنن سے یہ لفظ نہین پایا اور توربشتی نے کہا کہ علماء حدیث نے کہا ہی کہ قول وہی کہ نافلہ غیر محفوظ ہی حدیث جابر مین ✤ ع ح ✤ یہ خلاصہ انکی شرحون مین سے لکھا ہی جو مفصل دیکھا چاہے وہان دیکھے اور نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض پڑھنی درست ہین یا نہین اسمین جو اختلاف کیا ہی اماموں نے باب القرأۃ فی الصلوٰۃ کی پہلی فصل مین بیچ حدیث جابر کے مفصل مذکور ہو چکا ہی

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری **عن** یَزِیْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۵ یہ زیادتی صحیح نہیں ہی بلکہ روایت بیہقی اور دارقطنی ... اور کتاب مشکوٰۃ ... یہان سفید ... چھوٹی ۱۲

حجتہ فصلیت معہ صلوٰۃ الصبح فی مسجد الخیف فلما قضی صلوتہ وانحرف فاذا ھو برجلین فی اخر القوم لم یصلیا معہ قال علی بھما فجیئ بھما ترعد فرائصھما فقال ما منعکما ان تصلیا معنا فقالا یا رسول اللہ انا کنا قد صلینا فی رحالنا قال فلا تفعلا اذا صلیتما فی رحالکما ثم اتیتما مسجد جماعۃ فصلیا معھم فانھا لکما نافلۃ رواہ الترمذی وابوداود والنسائی اور روایت ہے یزید بن اسود سے کہا کہ حاضر ہوا میں ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ حج انکے کے یعنی حجۃ الوداع میں پس نماز پڑھی میں نے ساتھ انکے نماز صبح کی مسجد خیف میں پس جب پڑھ چکے نماز اپنی اور پھرے نماز سے پس ناگہان انحضرت نے دیکھا دو شخصوں کو بیٹھے ہوئے آخر قوم میں کہ نماز نہ پڑھی تھی انھوں نے ساتھ حضرت کے فرمایا کہ لے آو ان دونوں کو میرے پاس پس لائے گئے وہ دونوں کہ کانپتا تھا گوشت مونڈھوں انکے کا یعنی حضرت کی ہیبت سے پس فرمایا کس چیز نے باز رکھا تمکو نماز پڑھنے سے ہمارے ساتھ پس کہا انھوں نے یا رسول اللہ تحقیق تھے ہم نماز پڑھ چکے بیچ مکانوں اپنے کے فرمایا پس نکرو تم ایسا جسوقت کہ پڑھ چکو تم نماز اپنے مکانوں میں پھر آؤ تم مسجد میں کہ اسمیں جماعت ہوتی ہو پس نماز پڑھو ساتھ نمازیوں کے پس تحقیق یہ نماز تمہارے لیے نفل ہو روایت کی یہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے ف یعنی یہ جو نماز جماعت سے پڑھی نفل ہو ویگی خواہ پہلی نماز جماعت سے پڑھی ہو یا بغیر جماعت کے +

الفصل الثالث

فصل تیسری عن بسر بن محجن عن ابیہ انہ کان فی مجلس مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذن بالصلوۃ فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی ورجع ومحجن فی مجلسہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما منعک ان تصلی مع الناس الست برجل مسلم فقال بلی یا رسول اللہ ولکنی کنت قد صلیت فی اھلی فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جئت المسجد وکنت قد صلیت فاقیمت الصلوۃ فصل مع الناس وان کنت قد صلیت رواہ مالک والنسائی روایت ہو بسر بن محجن سے اسنے نقل کی اپنے باپ سے کہ تحقیق وہ تھے ایک مجلس میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اذان دی گئی نماز کے لیے پس کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پھر نماز پڑھی اور پھرے اور محجن بیٹھے ہوئے تھے جگہ اپنی میں پس فرمایا واسطے انکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کس چیز نے منع کیا تجکو یہ کہ نماز پڑھے ساتھ لوگوں کے کیا نہیں تو مرد مسلمان پس کہا کہ ہاں ہوں میں مسلمان یا رسول اللہ ولیکن تھا میں کہ تحقیق نماز پڑھی تھی میں نے بیچ اہل اپنے کے پس فرمایا واسطے انکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت آوے تو مسجد میں اور نماز پڑھ چکا ہو یعنی اپنے گھر میں پھر قائم کیجاوے نماز پس نماز پڑھ ساتھ لوگوں کے اگرچہ تو نماز پڑھ چکا ہو روایت کی یہ مالک اور نسائی نے وعن رجل من اسد بن خزیمۃ انہ سأل ابا ایوب الانصاری قال یصلی احدنا فی منزلہ الصلوۃ ثم یاتی المسجد وتقام الصلوۃ فاصلی معھم فاجد فی نفسی شیئا من ذلک فقال ابو ایوب سألنا عن ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فذلک لہ سھم جمع رواہ مالک وابوداود اور روایت ہو ایک شخص سے کہ وہ قبیلہ اسد بن خزیمہ میں سے تھا یہ کہ اسنے پوچھا ابو ایوب انصاری سے کہا کہ پڑھتا ہو ایک ہمارا یعنی میں بیچ گھر اپنے کے نماز پھر آتا ہو مسجد میں اور پڑھی جاتی ہو نماز پس کیا پڑھوں میں نماز ساتھ انکے پس پاتا ہوں میں دل اپنے میں ایک چیز اس سے یعنی خدشہ اور شبہ دل میں پاتا ہوں دوبارہ نماز پڑھنے سے کہ آیا بہتر ہو میرے لیے یا برا پس کہا ابو ایوب نے پوچھا ہمنے یہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا پس یہ واسطے اسکے نصیبہ ہو جماعت کا روایت کی یہ مالک اور ابوداود نے ف یعنی دوبارہ پڑھنے سے ثواب اور فضیلت جماعت کی پاتا نکلتی ہو اس سے دل میں شبہ نہ لاوے + وعن یزید بن عامر قال جئت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَجَلَسْتُ وَلَمْ اَدْخُلْ مَعَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰنِيْ جَالِسًا فَقَالَ اَلَمْ تُسْلِمْ يَا يَزِيْدُ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ اَسْلَمْتُ قَالَ وَمَا مَنَعَكَ اَنْ تَدْخُلَ مَعَ النَّاسِ فِيْ صَلٰوتِهِمْ قَالَ اِنِّيْ كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِيْ مَنْزِلِيْ اَحْسِبُ اَنْ قَدْ صَلَّيْتُمْ فَقَالَ اِذَا جِئْتَ الصَّلٰوةَ فَوَجَدْتَ النَّاسَ فَصَلِّ مَعَهُمْ وَاِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ تَكُنْ لَكَ نَافِلَةً وَهٰذِهٖ مَكْتُوْبَةٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

اور روایت ہے یزید بن عامر سے کہ آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ نماز مین تھے پس بیٹھا مین اور نہ داخل ہوا مین ساتھ انکے نماز مین پس جب کہ پھرے نماز پڑھکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکھا مجکو بیٹھے ہوئے پس فرمایا کیا نہین تو مسلمان اے یزید کہ نماز نہ پڑھی تونے کہا مینے ہان یا رسول اللہ تحقیق مین مسلمان ہون فرمایا اور کس چیز نے منع کیا تجکو یہ کہ داخل ہو تو ساتھ لوگون کے نماز انکی مین کہا تحقیق تھا مین نماز پڑھ چکا گھر اپنے مین اور گمان کیا مینے یہ کہ تحقیق نماز پڑھ چکے ہو تم پس فرمایا جس وقت کہ آوے تو نماز کو پس پاوے تو لوگون کو یعنی نماز پڑھتے پس نماز پڑھ ساتھ انکے اگرچہ تحقیق پڑھ چکا ہو ہوگی یہ نماز یعنی دوبارہ کی واسطے تیرے نفل اور وہ پہلی فرض روایت کی یہ ابوداؤد نے **وعن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ اُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِيْ ثُمَّ اُدْرِكُ الصَّلٰوةَ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ الْاِمَامِ اَفَاُصَلِّيْ مَعَهٗ قَالَ لَهٗ نَعَمْ قَالَ الرَّجُلُ اَيَّتُهُمَا اَجْعَلُ صَلٰوتِيْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَذٰلِكَ اِلَيْكَ اِنَّمَا ذٰلِكَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ يَجْعَلُ اَيَّتَهُمَا شَاءَ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ ایک شخص نے پوچھا انسے پس کہا تحقیق مین نماز پڑھتا ہون بیچ گھر اپنے کے پھر پاتا ہون مین نماز کو مسجد مین ساتھ امام کے پس کیا نماز پڑھون مین ساتھ انکے کہا اسکو ہان کہا اس شخص نے کون سی ٹھہراؤن مین نماز اپنی یعنی فرض نماز کونسی ٹھہراؤن اول کی یا آخر کی کہا ابن عمر نے اور یہ طرف تیرے ہے یعنی یہ مقرر کرنا تیرے سپرد نہین ہے سوا اسکے نہین کہ یہ سپرد طرف اللہ کے ہے کہ عزت والا اور بزرگی والا ہے ٹھہراوے ان دونون مین سے جسکو چاہے نماز تیری روایت کی یہ مالک نے **ف** اسمین تائید ہے انکی جو بعضے شافعیہ نے اختیار کیا ہے اور جو اختیار کیا ہے غزالی نے کہ فرض ایک ہے ان دونون مین سے غیر مقرر لیکن اکثر حدیثون سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ اول فرض ہوتی ہے اور دوسری نفل ہے موافق قیاس کے بھی ہے اسلیے کہ بری الذمہ ہوتا ہے ساتھ اوسے اول کے پس فرض وہی ہوئی واللہ اعلم ۱۲ع **وعن** سُلَيْمَانَ مَوْلٰى مَيْمُوْنَةَ قَالَ اَتَيْنَا ابْنَ عُمَرَ عَلَى الْبَلَاطِ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ فَقُلْتُ اَلَا تُصَلِّيْ مَعَهُمْ قَالَ قَدْ صَلَّيْتُ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُصَلُّوْا صَلٰوةً فِيْ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے سلیمان مولی میمونہ کے سے کہا آئے ہم ابن عمر کے پاس بلاط مین اور لوگ نماز پڑھتے تھے پس کہا مینے ابن عمر سے کیا نہین نماز پڑھتے تم ساتھ انکے کہا ابن عمر نے کہ تحقیق نماز پڑھ چکا ہون مین اور تحقیق مین نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہ پڑھو تم نماز ایک دن مین یعنی ایک وقت مین دو بار روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے **ف** بلاط نام ایک جگہ کا ہے مدینہ مطہرہ مین کہ امیر المومنین حضرت عمر نے مسجد سے باہر بنائی تھی لوگون کے لیے کہ اگر باتین واتین کرنی منظور ہون وہان بیٹھکر کرین تا مسجد مین کلام دنیا نکیا جاوے اور نماز پڑھ چکا ہون مین شاید ابن عمر نماز جماعت سے پڑھ چکے ہونگے یا وقت صبح کا ہوگا یا عصر یا مغرب کا کہ انہین نماز دوبارہ نہین پڑھنی چاہیے اسلیے یہ فرمایا اور یہ حدیث ظاہر مین مخالف ہے پہلی حدیثون کے کہ دلالت کرتی ہین دوبارہ نماز پڑھنے پر تطبیق ان حدیثون مین یہ ہے کہ یہ حدیث اس شخص کے حق مین ہے کہ پہلے جماعت سے پڑھ چکا ہو اور پہلی حدیثین انکے حق مین ہین کہ تنہا پڑھی ہو جیسا کہ مذہب حنفیہ ہے یا اس سے یہ مراد ہے کہ بطریق فرضیت کے دوبارہ نہ پڑھو یعنی اگر دوسری نفل جانکر

پڑھو مضائقہ نہین تنبیہ اکثر حدیثین عام ہین سب نمازون مین یعنی ہر نماز کا یہی حکم معلوم ہوتا ہو کہ اگر نماز پڑھ آیا ہو اور جماعت دیکھے تو شریک ہو جاوے لیکن مجتہدون نے نظر کی ہو اور حدیثون پر کہ جنمین بعضے اوقات نماز پڑھنی مکروہ فرمائی ہو بنظر اُنکے اُنھون نے بعضی نمازون کو خاص کرلیا ہو کہ اس نماز کو دوبارہ پڑھے اور اسکو نہ پڑھے چنانچہ حدیث آئندہ مین بھی تخصیص ہو * ع ح * **وعن** نَافِعٍ قَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ اَوِ الصُّبْحَ ثُمَّ اَدْرَكَهُمَا مَعَ الْاِمَامِ فَلَا يَعُدْ لَهُمَا رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہو نافع سے کہ کہا تحقیق عبد اللہ بن عمر تھے کہتے کہ جسنے نماز پڑھی مغرب کی یا صبح کی پھر پایا اُن دونون کو ساتھ امام کے پس پھر نہ پڑھے اِن دونون کو روایت کی یہ مالک نے **ف** یہ مؤید ہو مذہب امام مالک رح کی کہ اُنکے یہان اُن دونون نمازون کا اعادہ نہین اور ہمارے نزدیک عصر کا بھی یہی حکم ہو اور شافعی کے نزدیک اعادہ سب نمازون کا جائز ہو اور اسمین اشارہ ہو اسپر کہ پہلی نماز جماعت سے نہ پڑھی ہو یعنی اُسکا یہ حکم ہو اور اگر جماعت سے پڑھ چکا ہو گا بطریق اولی اعادہ نکرنا چاہیے * ح *

باب السنن وفضائلها

باب ہو بیچ بیان سنتون کے اور فضیلتون یعنی بزرگیون اُنکی کے **ف** یعنی وہ نمازین کہ فرضون کے ساتھ پڑھی جاتی ہین دن رات مین اور وہ دو قسم پر ہین ایک تو رواتب یعنی جسپر حضرت نے مداومت کی اور دوسری غیر رواتب یعنی جسپر مداومت نکی مثل سنتون عصر کے اور جاننا چاہیے کہ سنت اور نفل اور تطوع اور مندوب اور مستحب اور مرغب فیہ اور حسن یہ سب الفاظ مترادف ہین معنی انکے ایک ہی ہین معنی انکے یہ ہین کہ ترجیح دی شارع نے انکے کرنے کو نکرنے پر اگرچہ ہو بعض مسنون موکد تر بعض سے * ح ع *

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ مُسْلِمٍ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّيْ لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيْضَةٍ اِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ اَوْ اِلَّا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ روایت ہو ام حبیبہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے دن اور رات مین بارہ رکعتین بنایا جاتا ہو واسطے اُسکے گھر بہشت مین چار رکعت پہلے ظہر کے اور دو رکعت پیچھے اُسکے اور دو رکعت پیچھے مغرب کے اور دو رکعت پیچھے عشا کے اور دو رکعت پہلے نماز فجر کے روایت کی یہ ترمذی نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یہ ہو کہ ام حبیبہ نے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہین کوئی بندہ مسلمان کہ نماز پڑھتا ہو واسطے اللہ کے ہر دن مین بارہ رکعت نفل سواے فرض کے مگر کہ بناتا ہو اللہ اُسکے لیے گھر بہشت مین یا فرمایا مگر بنایا جاتا ہو اُسکے لیے گھر بہشت مین **ف** یہ سب سنتین موکدہ ہین اور سنتین فجر کی سب سے زیادہ موکد ہین حتی کہ حسن بصری اور بعض حنفیہ نے اُنکو واجب کہا ہو اور حسن نے مغرب کی بھی دو رکعتون کو واجب کہا ہو لیکن اس حدیث سے رد کیا ہو اُنکے قول کو کہ واجب نہین بلکہ سنت ہین * ع *

وعن ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِيْ بَيْتِهِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِيْ بَيْتِهِ قَالَ وَحَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہو ابن عمر سے کہ کہا نماز پڑھی مین نے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دو رکعتین پہلے ظہر کے اور دو رکعتین پیچھے اُسکے اور دو رکعتین پیچھے مغرب کے بیچ گھر حضرت کے یعنی حضرت حفصہ کے حجرہ مین کہ بہن ابن عمر کی تھین اور دو رکعتین

پیچھے عشار کے بیچ گھر انکے کے کہا ابن عمر نے اور حدیث کی مجکو حفصہ نے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے نماز پڑھتے دو رکعتین ہلکی جسوقت کہ نکلتی فجر
روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف تثنیہ نہین منافی ہے جمع کے ساتھ اس توجیہ کے حاصل ہو جاتی ہے تطبیق اس حدیث مین اور اس حدیث مین
کہ روایت کی گئی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہین چھوڑتے تھے چار رکعتین ظہر کے پہلے یہ لکھا ہے ملا علی قاری نے اور حضرت شیخ رح نے لکھا ہے کہ
یہ حدیث سند شافعی کی ہے کہ انکے نزدیک سنت ظہر کی دو رکعتین ہین اور ہمارے نزدیک چار رکعتین ہین اور اسمین بھی حدیثین آئی ہین حضرت علی رض
اور عائشہ اور ام حبیبہ سے اور ترمذی نے کہا کہ اسپر عمل ہے اکثر اہل علم کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن المبارک
اور اسحق کا اور شافعی اور احمد سے بھی چار رکعتین آئی ہین ولیکن ساتھ دو سلام کے اور شاید کہ حضرت گھر مین چار رکعتین پڑھتے ہون گے
ازواج مطہرات نے دیکھکر وہ روایت کین اور جب مسجد مین آتے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھتے اسکو ابن عمر نے سنت ظہر کی گمان کی اور اسلیکہ
ابن عمر ہمیشہ کو حاضر نہوتے تھے اسوقت کی سنتین پڑھنی حضرت حفصہ سے سنکر روایت کین **وعنہ** قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے انھین سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین نماز پڑھتے پیچھے جمعہ کے یعنی کچھ یہان تک کہ پھرتے یعنی طرف گھر اپنے کے پس پڑھتے
دو رکعتین گھر اپنے مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا ابن ملک نے مراد ہے اس سے سنت جمعہ کی عمل شافعیہ کا اسی پر ہے بحسب ایک قول کے
سنت جمعہ کی مانند ظہر کے ہے اور گھر مین پڑھتے تھے اسلیے کہ نوفل گھر مین پڑھنی افضل ہین اور اور حدیثون مین آیا ہے کہ حضرت پڑھتے تھے
پہلے جمعہ کے چار رکعت اور بعد اسکے چار اور ایک روایت مین بعد جمعہ کے چھ بھی آئی ہین چنانچہ ابو یوسف کے نزدیک یہی ہے **وعن**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
تَطَوُّعِهٖ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي فِي بَيْتِي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَ
كَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ وَيَدْخُلُ بَيْتِي فَيُصَلِّي
رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيهِنَّ الْوِتْرُ وَكَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا
قَاعِدًا وَكَانَ إِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَكَانَ إِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ وَكَانَ
إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ صَلٰوةَ الْفَجْرِ
اور روایت ہے عبد اللہ بن شقیق سے کہ کہا پوچھا مین نے حضرت عائشہ سے احوال نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نفلون انکے کا پس کہا
حضرت عائشہ نے تھے حضرت نماز پڑھتے میرے گھر مین پہلے ظہر کے چار رکعتین پھر نکلتے پس نماز پڑھتے ساتھ لوگون کے یعنی فرض ظہر کے
پھر داخل ہوتے یعنی گھر مین پس نماز پڑھتے دو رکعتین اور تھے نماز پڑھتے ساتھ لوگون کے نماز مغرب کی پھر داخل ہوتے یعنی اپنے گھر مین پھر نماز
پڑھتے دو رکعتین پھر نماز پڑھتے ساتھ لوگون کے عشار کی اور داخل ہوتے گھر میرے مین پس نماز پڑھتے دو رکعتین اور تھے نماز پڑھتے رات کو یعنی
کبھی تو رکعت انمین وتر بھی ہوتے اور تھے نماز پڑھتے رات کو دیر تک کھڑے اور رات کو دیر تک بیٹھے اور تھے جسوقت کہ پڑھتے کھڑے ہوکر
رکوع کرتے اور سجدہ کرتے اس حالت سے کہ کھڑے ہوتے اور تھے جسوقت کہ پڑھتے بیٹھکر رکوع کرتے اور سجدہ کرتے بیٹھے اور جسوقت نمودار ہوتی
فجر پڑھتے تھے دو رکعت روایت کی یہ مسلم نے اور زیادہ کیا ابو داود نے پھر نکلتے پس پڑھتے ساتھ لوگون کے نماز فجر کی ف اسمین دلیل ہے اسپر کہ
سنتین گھر مین پڑھنی مستحب ہین اور انمین وتر بھی ہوتے یعنی ایک رکعت یا تین رکعت اور حضرت کی نماز شب مین روایتین مختلف

ٹی مین چھ بھی اور آٹھ بھی اور نو بھی اور دس بھی اور گیارہ بھی اور تیرہ بھی کہ کبھی کتنی پڑھتے کبھی کتنی اور رکوع کرتے اور سجدہ کرتے اسی
حالت سے کہ کھڑے ہوتے یعنی انتقال کرتے تھے رکوع اور سجود مین حالت قیام سے نہ یہ کہ رکوع اور سجود بیٹھکر کرتے تھے اور جب بیٹھکر پڑھتے رکوع و
سجود بھی اسی حالت مین کرتے اور اس صورت مین رکوع اور سجود کھڑے ہوکر بھی کرنا آیا ہے یعنی قرأۃ پڑھتے بیٹھ کر پھر کھڑے ہوتے اور تھوڑی سی قرأۃ
پڑھتے پھر رکوع اور سجود کرتے پس تین طرح پر تھی نماز حضرت کی یا تمام کھڑے یا تمام بیٹھے یا قرأۃ بیٹھکر پڑھتے بعد ازان کھڑے ہوتے اور رکوع و سجود کرتے
اور اسطرح نہ تھے کہ قرأۃ کھڑے ہوکر پڑھین اور پھر بیٹھکر رکوع و سجود کرین اھ **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلٰى شَيْءٍ مِّنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ تَعَاهُدًا مِّنْهُ عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا نہ تھے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز پر نفلون سے بہت محافظت اور مداومت کرتے جیسے کہ محافظت کرتے دو رکعتون سنت فجر پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف یعنی سنتین فجر کی سب سے زیادہ موکد تھین کہ سفر اور حضر مین انکو حضرت نچھوڑتے اور فقہ کی کتابون مین لکھا ہے کہ بغیر عذر کے انکو بیٹھ کر پڑھنا درست
نہین ہے **وعنہا** قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انہین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتین سنت فجر کی بہتر ہین دنیا سے اور اس
چیز سے کہ دنیا مین رہے روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی دنیا اور دنیا کی چیزین اگر اللہ کی راہ مین خرچ کرے اس سے یہ افضل ہین اور جو چیز دنیا کی
کہ اسمین بخل کرے اور راہ دین مین خرچ نہ کرے اسمین اچھائی کہان ہے کہ اس سے انکو بہتر کہین اور لکھا ہے علما نے کہ سب سے زیادہ موکد سنتین
فجر کی ہین اور بعد انکے سنتین مغرب کی اور بعد انکے سنتین ظہر کے بعد کی اور بعد انکے سنتین عشا کی اور بعد ان سبھون کے سنتین ظہر کے پہلے
کی ہین **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ
لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ اَنْ يَّتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن مغفل سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز
پڑھو پہلے فرض مغرب کی یعنی دو رکعتین فرمایا تیسری بار مین جو شخص کہ چاہے واسطے مکروہ جاننے اس بات کے کہ ٹھہراوین انکو لوگ سنت روایت
کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی تین بار حضرت نے فرمایا کہ نماز پڑھو پہلے فرض مغرب کی دو رکعتین اور تیسری بار مین یہ بھی فرمایا کہ جو چاہے
پڑھے یا اسلیے فرمایا کہ لوگ انکو سنت موکدہ نہ ٹھہرالین نہایت یہ کہ مستحب ہین اور اکثر فقہا منع کرتے ہین انکو چنانچہ تحقیق اسکی
بیچ باب فصل اذان کے گذر چکی ہے اور فصل تیسری اس باب کے مین بھی مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالےٰ ہے **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ قَالَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو تم مین سے نماز پڑھنے والا بعد جمعہ کے پس چاہیے کہ پڑھے چار رکعت روایت کی یہ مسلم نے اور ایک اور روایت
مسلم کے یون ہے کہ فرمایا جسوقت کہ نماز پڑھے ایک تمھارا جمعہ کی پس چاہیے کہ پڑھے بعد اسکے چار رکعت

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ حَافَظَ عَلٰى اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ
قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
روایت ہے ام حبیبہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ محافظت کرے یعنی مداومت کرے اوپر
چار رکعتون کے پہلے ظہر کے اور چار پیچھے ظہر کے حرام کرتا ہے اسکو اللہ آگ پر یعنی مطلق یا ہمیشہ نہین آگ مین رہنے کا روایت کی یہ احمد

قولہ صلوا قبل صلوٰۃ المغرب ركعتین

 ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** اور بعضی روایت مین آیا ہو کہ ادا کرے چار رکعت ظہر کے بعد کی کو ساتھ دو سلام کے اور کلام اسمین ہو کہ یہ چار رکعتین سنتون کی دو رکعتون سمیت ہین یا سواے انکے ظاہر یہ ہو کہ یہ چار سواے اُن دو کے ہین کذا ذکرہ الشیخ اور ملا علی قاری نے لکھا ہو کہ دو رکعت ان مین سے موکد ہین اور دو مستحب اور اولی یہ ہو کہ پڑھی جاوین ساتھ دو سلامون کے **مدح** ✦ **وعن** اَبِی اَیُّوبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّہْرِ لَیْسَ فِیْہِنَّ تَسْلِیْمٌ تُفْتَحُ لَہُنَّ اَبْوَابُ السَّمَآءِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہو ابی ایوب انصاری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکعتین پہلے ظہر کی کہ نہین انمین سلام پھیرنا یعنی افضل یہ ہو کہ اخیر ہی کو سلام پھیرے دیچ مین نہ پھیرے کھولے جاتے ہین انکے لیے دروازے آسمان کے روایت کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی قبول ہوتی ہین جناب باری مین اور نازل ہوتے ہین بسبب انکے انوار رحمت کے اور اسمین بھی اختلاف ہو کہ یہ چار رکعتین سنتین راتبہ ظہر کی ہین یا سواے انکے کہ پہلے انکے پڑھی جاتی ہین جنکو نماز فی الزوال کہتے ہین اور مختار یہ ہو کہ یہ غیر رواتب کی ہین یعنی فی الزوال **مدح** ✦ **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَائِبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ اَرْبَعًا بَعْدَ اَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّہْرِ وَقَالَ اِنَّہَا سَاعَۃٌ تُفْتَحُ فِیْہَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ فَاُحِبُّ اَنْ یَّصْعَدَ لِیْ فِیْہَا عَمَلٌ صَالِحٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہو عبد اللہ بن سائب سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے چار رکعت پیچھے ڈھلنے آفتاب کے پہلے ظہر سے یعنی نماز فی الزوال اور فرماتے تحقیق یہ وقت ہو کہ کھولے جاتے ہین اسمین دروازے آسمان کے یعنی واسطے چڑھنے اعمال صالحین کے پس دوست رکھتا ہون مین یہ کہ چڑھے واسطے میرے اُسمین عمل نیک روایت کی یہ ترمذی نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہو کہ یہ ساعت قبولیت کی ہو جو عمل نیک کہ اس وقت مین کرے مقبول ہو اور نماز افضل ہو اعمال مین پس پڑھنا اُسکا افضل ہوگا **مدح** ✦ **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰہُ امْرَءًا صَلّٰی قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہو ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرے اللہ اس شخص کو کہ پڑھے پہلے عصر کے چار رکعت روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نے **ف** لفظ رحم اللہ مین اشارہ ہو اوپر مستحب ہونے اس نماز کے **مدح** ✦ **وعن** عَلِیٍّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ یَفْصِلُ بَیْنَہُنَّ بِالتَّسْلِیْمِ عَلَی الْمَلٰٓئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَمَنْ تَبِعَہُمْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُؤْمِنِیْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے پہلے عصر کے چار رکعتین فرق کرتے درمیان انکے ساتھ سلام کرنے کے اوپر فرشتون مقربین کے اور اُنکے کہ تابع اُنکے ہین یعنی موجود ہین مسلمانون اور ایمان والون مین سے **ف** مراد تسلیم سے یہان التحیات پڑھنی ہو کہ دو رکعتون کے بعد التحیات پڑھتے اور چار رکعت کے بعد سلام پھیرتے **مدح** **وعنہ** قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ قَبْلَ الْعَصْرِ رَکْعَتَیْنِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہو انھین سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے پہلے نماز عصر کے دو رکعتین روایت کی یہ ابو داود نے **ف** عصر کی سنتون مین دو روایتین آئی ہین دو کی بھی اور چار کی بھی پس مصلی کو اختیار ہو چاہے دو پڑھے چاہے چار لیکن چار افضل ہین **مدح** ✦ **وعن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَکَعَاتٍ لَمْ یَتَکَلَّمْ فِیْمَا بَیْنَہُنَّ بِسُوْٓءٍ عُدِلْنَ لَہٗ بِعِبَادَۃِ ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ سَنَۃً رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ خَثْعَمٍ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِیْلَ یَقُوْلُ ہُوَ مُنْکَرُ الْحَدِیْثِ وَضَعَّفَہٗ جِدًّا اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے پیچھے مغرب کے

پچھ چھ رکعتین کہ نہ بولے درمیان اُنکے ساتھ کلام بد کے برابر کیجاتی ہین واسطے اُسکے ساتھ روایت عبادت بارہ برس کے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا
یہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث عمر بن ابی خثعم کی سی اور سنا مین نے محمد بن اسمٰعیل بخاری کو کہتے تھے کہ عمر بن ابی خثعم منکر الحدیث ہی اور
ضعیف کیا بخاری نے اسکو بہت **ف** اسکو لوگ صلوٰۃ الاوابین کہتے ہین یہ نام اسکا ابن عباس سے منقول ہی اور حدیث سے یہ سمجھا جاتا ہی
کہ وہ دو رکعتین سنت معمولی کی بھی داخل چھ مین ہین اور اسی طرح جو بیس رکعتین حدیث آئندہ مین منقول ہین اُنمین بھی وہ داخل ہین کہا
یہ طیبی نے پس پڑھے دونون سنتین علیحدہ اور باقی مین اختیار ہی چاہے چار اکٹھے پڑھے چاہے دو دو اس حدیث کو اگرچہ ترمذی وغیرہ نے ضعیف
کہا ہی لیکن فضائل اعمال مین عمل کرنا حدیث ضعیف پر جائز ہی اور اسکو ابن خزیمہ نے بھی اپنی صحیح مین روایت کیا ہی اور ابن ماجہ نے بھی
اور کہا میرک نے کہ منقول ہی عمار بن یاسر سے کہ وہ بعد مغرب کے چھ رکعتین پڑھتے تھے اور کہا انھون نے کہ دیکھا مین نے اپنے پیارے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وہ پڑھتے تھے بعد مغرب کے چھ رکعتین اور فرمایا کہ جو کوئی پڑھے بعد مغرب کے چھ رکعتین بخشے جاتی ہین گناہ اُسکے
اگرچہ ہوں مانند جھاگ دریا کے روایت کی یہ طبرانی نے ع ح اور حضرت مولانا اسحٰق زاد اللہ شرفہ نے فرمایا کہ تحقیق ہماری یہ ہی کہ چھ اور بیس
سوائے سنتون کے ہو کہ کہین واللہ اعلم **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً
بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے بعد مغرب کے
بیس رکعتین بناتا ہی اللہ اُسکے لیے گھر بہشت مین روایت کی یہ ترمذی نے **ف** محدثین نے اس حدیث کو ضعیف لکھا ہی اور کہا
ابن حجر نے کہ اسمین ایک حدیث اور آئی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے پڑھتے اس نماز کی بیس رکعت اور فرماتے کہ یہ نماز اوابین کی ہی
پس جسنے پڑھی یہ مغفرت کی گئی اُسکی اور تھے سلف صالح پڑھتے اُسکو کہا ایک جماعت علما کی نے کہ روایت کی گئین ہین اس نماز
کی چار رکعتین بھی اور وہ بھی پس اقل اسکی دو رکعت ہین اور اکثر بیس اور روایت کی گئین ہین اسمین حدیثین بہت ع ح **وعنہا**
قَالَتْ مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ قَطُّ فَدَخَلَ عَلَيَّ اِلَّا صَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ اَوْ سِتَّ
رَكَعَاتٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی انھین عائشہ سے کہ کہا نہین نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء کی کبھی پھر آئے ہون
نزدیک میرے مگر نماز پڑھتے چار رکعتین یا چھ رکعتین روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** چار رکعتین یعنی دو رکعتین موکدہ اور دو مستحب اور او ستّ
رکعات مین لفظ او کا احتمال رکھتا ہی کہ شک کے لیے ہی یا تنویع کے لیے ہی اور مشہور روایتون مین بعد عشاء کے دو رکعتین آئی ہین
اور بعضی روایتون مین چار بھی آئی ہین اور چھ رکعتین سوائے اس حدیث کے نہین آئی ہین واللہ اعلم اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے پہلے عشاء کے چار رکعتین ہوتا ہی گویا کہ تہجد پڑھی اُس رات اور جو کوئی پڑھتا ہی چار رکعت بعد عشاء کے ہوتا ہی گویا کہ پڑھین
چار رکعتین لیلۃ القدر مین روایت سعید بن منصور فی سننہ ع ح برہان شرح مواہب الرحمٰن **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِدْبَارَ النُّجُوْمِ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَاِدْبَارَ السُّجُوْدِ الرَّكْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مراد ساتھ تسبیح ادبار النجوم کے دو رکعتین فجر کے پہلے کی ہین یعنی سنتین
فجر کی اور مراد ساتھ تسبیح ادبار السجود کے دو رکعتین مغرب کے بعد کی ہین روایت کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی سورۂ طور کے آخر مین جو آیا ہی
وسبح بحمد ربک حین تقوم ومن اللیل فسبحہ وادبار النجوم یعنی اور پاکی بیان کر ساتھ تعریف رب اپنے کے جبکہ کھڑا ہووے تو اور کچھ رات کو پس
تعریف کر اسکی اور وقت بیٹھ پھرنے ستارون کے پس فرمایا کہ مراد ادبار النجوم سے یعنی تسبیح کرنے سے وقت پیٹھ پھرنے ستارون کے مراد

سنتین فجر کی ہین اور یہ جو آیا ہی کہ تسبیح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل الغروب ومن اللیل فسبحہ وادبار السجود یعنی اور پاکی بیان ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے پہلے نکلنے آفتاب کے اور پہلے ڈوبنے کے اور کچھ رات کو پس پاکی بیان کر اسکی اور پیچھے سجود کے پس سجود سے مراد اس آیۃ مین فرض مغرب کی ہین اور ادبار السجود سے یعنی تسبیح کرنے سے پیچھے سجود کے سنتین مغرب کی + ح + **الفصل الثالث** فصل تیسری

عن عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ بَعْدَ الزَّوَالِ تُحْسَبُ بِمِثْلِهِنَّ فِیْ صَلٰوةِ السَّحَرِ وَمَا مِنْ شَیْءٍ اِلَّا وَهُوَ یُسَبِّحُ اللّٰهَ تِلْكَ السَّاعَةَ ثُمَّ قَرَأَ یَتَفَیَّؤُ ظِلٰلُهٗ عَنِ الْیَمِیْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت ہی حضرت عمرؓ سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے چار رکعتین پہلے ظہر کے پیچھے دوپہر کے یعنی نماز فی الزوال یا سنتین ظہر کی حساب کیجاتی ہین اور برابر رکھی جاتی ہین یعنی فضیلت اور ثواب مین ساتھ چار رکعت کے کہ نماز تہجد مین پڑھی جاوین یعنی تہجد کی چار رکعت کا سا ثواب ہوتا ہی انکا اور نہین کوئی چیز مگر وہ تسبیح کرتی ہی اللہ کو اسوقت پھر پڑھی یہ آیت پھرتے ہین سائے ہر چیز کے داہنے طرف سے اور بائین طرف سے اور سجدہ کرتے ہوئے واسطے اللہ کے اور وہ ذلیل ہین روایت کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** حضرت نے واسطے رغبت دلانے کے اس نماز پر اور بطور دلیل کے دعوی پر آیۃ مذکورہ پڑھی اور مراد سجدہ سے تابعداری ہی خواہ بالطبع ہو خواہ باختیار کہ سب تابعدار انکے حکم کی ہین اس بات مین کہ پیدا کیا جسکے لیے + ع ح + **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِیْ قَطُّ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلْبُخَارِیِّ قَالَتْ وَالَّذِیْ ذَهَبَ بِهٖ مَا تَرَكَهُمَا حَتّٰی لَقِیَ اللّٰهَ اور روایت ہی حضرت عائشہؓ سے کہ کہا نہین چھوڑین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتین پیچھے عصر کے نزدیک میرے یعنی میرے گھر مین کبھی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بخاری کی ایک روایت مین یہ ہی کہ کہا عائشہؓ نے کہ قسم ہی اس ذات کی کہ روح قبض کی حضرتؐ کی نہین چھوڑین حضرت نے یہ دونون رکعتین یہان تک کہ ملاقات کی اللہ تعالے سے **ف** یہ دو رکعتین پڑھنی حضرت کی خصوصیات سے تھین کہ حضرت ہی کو پڑھنی جائز تھین اور کو عصر کے بعد نفل پڑھنی درست نہین کہ بہت حدیثین اسکی منع مین بھی وارد ہوئی ہین + ع + **وعن** الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ كَانَ عُمَرُ یَضْرِبُ الْاَیْدِیَ عَلٰی صَلٰوةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكُنَّا نُصَلِّیْ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَیْنِ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَهٗ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْهِمَا قَالَ كَانَ یَرَانَا نُصَلِّیْهِمَا فَلَمْ یَاْمُرْنَا وَلَمْ یَنْهَنَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی مختار بن فلفل سے کہ کہا پوچھا مین نے انس بن مالک سے حال نفل کا پیچھے عصر کے پس کہا تھے حضرت عمرؓ مارتے تھے اسکے ہاتھون کو کہ نیت باندھتا نماز کی پیچھے نماز عصر کے یعنی منع کرتے تھے لوگون کو بعد عصر کے نماز پڑھنے سے اور تھے ہم پڑھتے نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مین دو رکعتین پیچھے غروب ہونے آفتاب کے پہلے نماز مغرب کے پس کہا مین نے انس کو کیا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ان دونون رکعتون کو کہا کہ تھے دیکھتے ہمکو نماز پڑھتے پس نہ حکم فرماتے ہمکو اور نہ منع کرتے ہمکو روایت کی یہ مسلم نے **ف** نہ حکم فرماتے نہ منع فرماتے اس سے تقریر حضرت کی ثابت کی یعنی حضرت نے روا رکھی اور خلفاے راشدین ان دونون رکعتون کے قائل نہین تھے پس اقتدا انکا کافی ہی اور اکثر فقہا بھی منع کرتے ہین اسلیے کہ لازم آتی ہی اسکے پڑھنے مین تاخیر مغرب کی + ع + **وعن** اَنَسٍ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِیْنَةِ فَاِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ

اُبْتُدِرَ السَّوَارِىَ فَرَكَعُوا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى اِنَّ الرَّجُلَ الْغَرِيْبَ لَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيَحْسَبُ اَنَّ الصَّلٰوةَ قَدْ صُلِّيَتْ مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يُصَلِّيْهِمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے ہم مدینہ مین پس جسوقت اذان دیتا اذان دینے والا واسطے نماز مغرب کے دوڑتے یعنی بعض صحابہ یا تابعین طرف ستونون کے پس پڑھتے دو رکعت یہانتک کہ آدمی مسافر آتا مسجد مین پس گمان کرتا کہ تحقیق نماز پڑھ چکے بسبب کثرت اُن لوگون کے کہ پڑھتے نماز دو رکعت روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی گمان کرتے کہ فرض مغرب کی لوگ پڑھ چکے ہین اور اسکی سنتین پڑھتے ہین اور کہا طیبی شافعی نے کہ اس حدیث مین دلیل ظاہر ہے اوپر اثبات ان دونون رکعتون کی انتہی اور کہا ملا علی قاری حنفی نے کہ نہین شک ہے کہ یہ تھا اور اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تعجیل کرتے تھے واسطے نماز مغرب کے اجماعا اور لازم آتی ہے اس سے تاخیر مغرب کی بلکہ خروج اسکا وقت اپنے سے نزدیک بعضے علماء کے پس شاید کہ واقع ہوا ہو بعض سے ایک وقت مین یا تھی نماز پہلے پھر چھوڑ دیا اُسکو جیسے کہ کہا بعضون نے **وعن** مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَتَيْتُ عُقْبَةَ الْجُهَنِيَّ فَقُلْتُ اَلَا اُعْجِبُكَ مِنْ اَبِىْ تَمِيْمٍ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقَالَ عُقْبَةُ اِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهٗ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ فَمَا يَمْنَعُكَ الْاٰنَ قَالَ الشُّغْلُ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ اور روایت ہے مرثد بن عبداللہ تابعی سے کہا آیا مین عقبہ جہنی صحابی کے پاس پس کہا مین نے کیا نہ تعجب مین ڈالون مین تمکو فعل ابی تمیم تابعی کی کے کہ پڑھتا ہے دو رکعتین پہلے نماز مغرب کے پس کہا عقبہ نے تحقیق تھے ہم یعنی گروہ صحابہ یعنی بعض اُنکے پڑھتے یہ نماز بیچ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی کبھی کبھی کہا مین نے کس چیز نے منع کیا تجکو اب کہا شغل دنیا نے روایت کی یہ بخاری نے ف اسمین اشارہ ہے طرف مباح ہونے اس نماز کے ورنہ شغل نہ مانع ہوتا صحابی کو سنت سے ۞ **وعن** كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ اِنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى مَسْجِدَ بَنِىْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ فَصَلّٰى فِيْهِ الْمَغْرِبَ فَلَمَّا قَضَوْا صَلٰوتَهُمْ رَاٰهُمْ يُسَبِّحُوْنَ بَعْدَهَا فَقَالَ هٰذِهٖ صَلٰوةُ الْبُيُوْتِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِىْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِىِّ وَالنَّسَائِىِّ قَامَ نَاسٌ يَتَنَفَّلُوْنَ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فِى الْبُيُوْتِ اور روایت ہے کعب بن عجرہ سے کہا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے مسجد بنی عبدالاشہل کی مین کہ ایک قبیلہ تھا انصار مین سے پس پڑھی اُسمین نماز مغرب یعنی فرض و سنت پس جب پڑھ چکی یعنی بعض قوم اپنی نماز فرض دیکھا اُنکو حضرت نے کہ پڑھتے ہین نفل یعنی سنتین مغرب کی بعد نماز مغرب کے پس فرمایا کہ یہ یعنی سنت مغرب کی یا مطلق نوافل نماز گھر مین پڑھنے کی ہے روایت کی یہ ابوداود نے اور بیچ روایت ترمذی اور نسائی کی یون ہے کہ کھڑے ہوے لوگ نفل پڑھنے لگے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لازم ہے تمکو پڑھنا اس نماز کا گھرون مین ف یہ نوافل نماز گھرون کی ہے یعنی افضل ہے پڑھنا انکا گھرون مین اسلیے کہ دور تر ہے ریا سے اور قریب تر ہے طرف اخلاص کے اور گھرون مین برکت ہوتی ہے اور ظاہر ایہ ہے کہ یہ حکم اُسکے لیے ہے کہ ارادہ کرتا ہے پھرنے کا طرف گھر اپنے کے بخلاف اعتکاف کرنے والے کے مسجد مین کہ وہ پڑھے مسجد ہی مین اور نہین کراہت ہے بالاتفاق جاننا چاہیے کہ افضل یہ ہے کہ نماز نفل سوائے فرضون کے گھر مین ادا کرے اور اسی طرح تھا عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مگر کسی سبب یا عذر سے ہوا ہو تو خیر خصوصاً سنت مغرب کی کہ اکثر گھر ہی مین پڑھتے اور بعضے علماء نے کہا ہے کہ اگر سنتین مغرب کی مسجد مین ادا کرے سنت سے واقع نہین ہوتین اور بعضون نے کہا ہے گنہگار ہوتا ہے اور جمہور اسپر ہین کہ گنہگار نہین ہوتا اور امر استحباب کے لیے ہے اور حاشیہ ہدایہ کے مین جامع صغیر سے لکھا ہے کہ اگر نماز مغرب کی مسجد مین ادا کرے اگر ڈرتا ہے کہ بعد پھرنے کے گھر مین شغل پیش آویگا کہ مانع ہوگا سنت پڑھنے سے پس صحن مسجد مین ادا کرے اور اگر ڈر نہین ہے افضل ہے کہ گھر مین جا کر پڑھے ۞ **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيْلُ الْقِرَاءَةَ فِى الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ حَتّٰى يَتَفَرَّقَ

سنتین فجر کی ہین اور یہ جو آیا ہے فسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل الغروب ومن اللیل فسبحہ وادبار السجود یعنی اور پاکی بیان ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے پہلے نکلنے آفتاب کے اور پہلے ڈوبنے کے اور کچھ رات کو پس پاکی بیان کر اسکی اور پیچھے سجودوں کے پس سجود سے مراد اس آیۃ مین فرض مغرب کی ہین اور ادبار السجود سے یعنی تسبیح کرنے سے پیچھے سجود کے سنتین مغرب کی ہین ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اربع قبل الظہر بعد الزوال تحسب بمثلہن فی صلوٰۃ السحر وما من شیء الا وھو یسبح اللہ تلک الساعۃ ثم قرأ یتفیؤ ظلٰلہ عن الیمین والشمائل سجدا للہ وھم داخرون رواہ الترمذی والبیہقی فی شعب الایمان روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے چار رکعتین پہلے ظہر کے پیچھے دوپہر کے یعنی نماز فی الزوال یا سنتین ظہر کی حساب کیجاتی ہین اور برابر رکھی جاتی ہین یعنی فضیلت اور ثواب مین ساتھ چار رکعت کے کہ نماز تہجد مین پڑھی جاوین یعنی تہجد کی چار رکعت کا سا ثواب ہوتا ہے انکا اور نہین کوئی چیز مگر وہ تسبیح کرتی ہے اللہ کو اسوقت پھر پڑھی یہ آیت پھرتے ہین سائے ہر چیز کے داہنے طرف سے اور بائین طرف سے اور سجدہ کرتے ہوئے واسطے اللہ کے اور وہ ذلیل ہین روایت کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف حضرت نے واسطے رغبت دلانے کے اس نماز پر اور بطور دلیل کے دعوی پر آیۃ مذکورہ پڑھے اور مراد سجدہ سے تابعداری ہے خواہ بالطبع ہو خواہ باختیار کہ سب تابعدار اسکے حکم کی ہین اس بات مین کہ پیدا کیا جسکے لیے ع ح

وعن عائشۃ قالت ما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین بعد العصر عندی قط متفق علیہ وفی روایۃ للبخاری قالت والذی ذھب بہ ما ترکھما حتی لقی اللہ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا نہین چھوڑین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتین پیچھے عصر کے نزدیک میرے یعنی گھر مین کبھی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بخاری کی ایک روایت مین یہ ہے کہ کہا عائشہ نے کہ قسم ہے اس ذات کی کہ روح قبض کی حضرت کی نہین چھوڑین حضرت نے یہ دونون رکعتین یہانتک کہ ملاقات کی اللہ تعالیٰ سے ف یہ دو رکعتین پڑھنی حضرت کی خصوصیات سے تھین کہ حضرت ہی کو پڑھنی جائز تھین اور کو عصر کے بعد نفل پڑھنی درست نہین کہ بہت حدیثین اسکی منع مین بھی وارد ہوئی ہین نوع ع

وعن المختار بن فلفل قال سألت انس بن مالک عن التطوع بعد العصر فقال کان عمر یضرب الایدی علی صلوٰۃ بعد العصر وکنا نصلی علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین بعد غروب الشمس قبل صلوٰۃ المغرب فقلت لہ اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلیھما قال کان یرانا نصلیھما فلم یأمرنا ولم ینھنا رواہ مسلم اور روایت ہے مختار بن فلفل سے کہا پوچھا مین نے انس بن مالک سے حال نفل کا پیچھے عصر کے پس کہا تھے حضرت عمرؓ مارتے تھے اسکے ہاتھون کو کہ نیت باندھتا نماز کی پیچھے نماز عصر کے یعنی منع کرتے تھے لوگون کو بعد عصر کے نماز پڑھنے سے اور تھے ہم پڑھتے نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین دو رکعتین پیچھے غروب ہونے آفتاب کے پہلے نماز مغرب کے پس کہا مین نے انس کو کیا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ان دونون رکعتون کو کہا کہ تھے دیکھتے ہمکو نماز پڑھتے پس نہ حکم فرماتے ہمکو اور نہ منع کرتے ہمکو روایت کی یہ مسلم نے ف نہ حکم فرماتے نہ منع فرماتے اس سے تقریر حضرت کی ثابت ہوئی یعنی حضرت نے روا رکھی اور خلفاے راشدین ان دونون رکعتون کے قائل نہین تھے پس اقتدا انکا کافی ہے اور اکثر فقہا بھی منع کرتے ہین اسلیے کہ لازم آتی ہے اسکے پڑھنے مین تاخیر مغرب کی ع ع

وعن انس قال کنا بالمدینۃ فاذا اذن المؤذن لصلوٰۃ المغرب

ابْتَدَرُوا السَّوَارِيَ فَرَكَعُوا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى اَنَّ الرَّجُلَ الْغَرِيْبَ لَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيَحْسِبُ اَنَّ الصَّلٰوةَ قَدْ صُلِّيَتْ مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يُّصَلِّيْهِمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے ہم مدینہ میں پس جسوقت اذان دیتا اذان دینے والا واسطے نماز مغرب کے دوڑتے یعنی بعض صحابہ یا تابعین طرف ستونوں کے پس پڑھتے دو رکعت یہاں تک کہ آدمی مسافر آتا مسجد میں پس گمان کرتا کہ تحقیق نماز پڑھ چکے بسبب کثرت اُن لوگوں کے کہ پڑھتے نماز دو رکعت روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی گمان کرتے کہ فرض مغرب کی لوگ پڑھ چکے ہیں اور اسکی سنتیں پڑھتے ہیں اور کہا طیبی شافعی نے کہ اس حدیث میں دلیل ظاہر ہے اوپر ثبات ان دونوں رکعتوں کی انتہی اور کہا ملا علی قاری حنفی نے کہ نہیں شک ہے کہ یہ تھا اور اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تعجیل کرتے تھے واسطے نماز مغرب کے اجماعًا اور لازم آتی ہے اس سے تاخیر مغرب کی بلکہ خروج اسکا وقت اپنے سے نزدیک بعضے علماء کے پس شاید کہ واقع ہوا ہو بعض سے ایک وقت میں یا تھی نماز پہلے پھر چھوڑ دیا اسکو جیسے کہ کہا بعضوں نے **وعن** مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَتَيْتُ عُقْبَةَ الْجُهَنِيَّ فَقُلْتُ اَلَا اُعَجِّبُكَ مِنْ اَبِيْ تَمِيْمٍ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقَالَ عُقْبَةُ اِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ فَمَا يَمْنَعُكَ الْاٰنَ قَالَ الشُّغْلُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے مرثد بن عبد اللہ تابعی سے کہا آیا میں عقبہ جہنی صحابی کے پاس پس کہا میں نے کیا نہ تعجب میں ڈالوں میں تمکو فعل ابی تمیم تابعی کی کے کہ پڑھتا ہے دو رکعتیں پہلے نماز مغرب کے پس کہا عقبہ نے تحقیق تھے ہم یعنی گروہ صحابہ یعنی بعض اُنکے پڑھتے یہ نماز بیچ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی کبھی کبھی کہا میں نے کس چیز نے منع کیا تجکو اب کہا شغل دنیا نے روایت کی یہ بخاری نے ف اسمیں اشارہ ہے طرف مباح ہونے اس نماز کے ورنہ شغل نہ مانع ہوتا صحابی کو سنت سے ع **وعن** كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى مَسْجِدَ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ فَصَلّٰى فِيْهِ الْمَغْرِبَ فَلَمَّا قَضَوْا صَلٰوتَهُمْ رَاٰهُمْ يُسَبِّحُوْنَ بَعْدَهَا فَقَالَ هٰذِهٖ صَلٰوةُ الْبُيُوْتِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ قَامَ نَاسٌ يَتَنَفَّلُوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فِي الْبُيُوْتِ اور روایت ہے کعب بن عجرہ سے کہا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے مسجد بنی عبد الاشہل کی میں کہ ایک قبیلہ تھا انصار میں سے پس پڑھی اسمیں نماز مغرب یعنی فرض و سنت پس جب پڑھ چکی یعنی بعض قوم اپنی نماز فرض دیکھا اُنکو حضرت نے کہ پڑھتے ہیں نفل یعنی سنتیں مغرب کی بعد نماز مغرب کے پس فرمایا کہ یہ یعنی سنت مغرب کی یا مطلق نوافل نماز گھر میں پڑھنے کی ہے روایت کی یہ ابو داود نے اور بیچ روایت ترمذی اور نسائی کی یوں ہے کہ کھڑے ہوے لوگ نفل پڑھنے لگے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لازم ہے تمکو پڑھنا اس نماز کا گھروں میں ف یہ نوافل نماز گھروں کی ہے یعنی افضل ہے پڑھنا انکا گھروں میں اسلیے کہ دور تر ہے ریا سے اور قریب تر ہے طرف اخلاص کے اور گھروں میں برکت ہوتی ہے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ حکم اُسکے لیے ہے کہ ارادہ کرتا ہے پھرنے کا طرف گھر اپنے کے بخلاف اعتکاف کرنے والے کے مسجد میں کہ وہ پڑھے مسجد ہی میں اور نہیں کراہت ہے بالاتفاق جاننا چاہیے کہ افضل یہ ہے کہ نماز نفل سوائے فرضوں کے گھر میں ادا کرے اور اسی طرح تھا عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مگر کسی سبب یا عذر سے ہوا ہو تو خیر خصوصًا سنت مغرب کی کہ اکثر گھر ہی میں پڑھتے اور بعضے علماء نے کہا ہے کہ اگر سنتیں مغرب کی مسجد میں ادا کرے سنت سے واقع نہیں ہوتیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ گنہگار ہوتا ہے اور جمہور اسپر ہیں کہ گنہگار نہیں ہوتا اور امر استحباب کے لیے ہے اور حاشیہ ہدایہ کے میں جامع صغیر سے لکھا ہے کہ اگر نماز مغرب کی مسجد میں ادا کرے اگر ڈرتا ہے کہ بعد پھرنے کے گھر میں شغل پیش آویگا کہ مانع ہوگا سنت پڑھنے سے پس صحن مسجد میں ادا کرے اور اگر ڈر نہیں ہے افضل یہی ہے کہ گھر میں جاکر پڑھے ع ح **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيْلُ الْقِرَاءَةَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ حَتّٰى يَتَفَرَّقَ

اَهْلُ الْمَسْجِدِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دراز کرتے قراءۃ کو یعنی کبھی دونون رکعتون مین پیچھے مغرب کے یہان تک کہ متفرق ہوتے اہل مسجد روایت کی یہ ابو داود نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنتین مغرب کی حضرت مسجد مین پڑھتے تھے پس محمول کسی سبب اور عذر پر ہے کہ گھر مین جانے سے مانع آیا مسجد مین پڑھین اور ظاہر تر یہ ہے کہ حمل کیا جاوے بیان جواز پر یعنی اسلیے پڑھین کہ لوگ معلوم کرین کہ جائز یون بھی ہے یا اعتکاف مین پڑھی ہون اور احتمال ہے کہ گھر مین پڑھی ہون اور گھر متصل مسجد کے تھا کہ دروازہ طرف مسجد کے تھا ابن عباس نے حضرت کو سامنے سے پڑھتے دیکھا ہو اور بیان اسکا کیا ہو اور ظاہر یہ ہے کہ دراز کی قراءۃ کی بھی کبھی ہوئی ہوا اسلیے کہ ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان دونون رکعتون مین قُل یا اور قُل ہو اللہ پڑھتے تھے ۔ح ع۔ **وَعَنْ** مَكْحُوْلٍ يُبَلِّغُ بِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ قَبْلَ اَنْ يَّتَكَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ رُفِعَتْ صَلٰوتُهٗ فِيْ عِلِّيِّيْنَ مُرْسَلًا اور روایت ہے مکحول تابعی سے کہ پہونچاتا ہے اس حدیث کو حضرت تک یعنی روایت کی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہ نماز پڑھے پیچھے مغرب کے پہلے بولنے کے یعنی پہلے بولنے کلام دنیا کے دو رکعتین اور ایک روایت مین چار رکعتین بلند کیجاتی ہے نماز اسکی علیین مین روایت کی یہ مکحول نے بطریق ارسال کے **ف** بعد مغرب کے یعنی مغرب کے فرضون کے بعد یا سنتون کے بعد اور دو رکعتین یعنی سنتین مغرب کی یا سوائے انکے اور چار رکعتین دو ان مین سے سنت مغرب کی اور دو سوائے انکے یا چارون سوائے سنتون کے پس یہ چار کہ سوائے سنتون کے ہون انکو صلوٰۃ الاوابین کہتے ہین اور بلند کیجاتی ہے نماز اسکی یعنی نفل اسکی یا فرائض سمیت علیین مین یہ کنایہ ہے کمال قبول سے اس نماز کے سے اور بہت ثواب اسکے سے اور علیین نام ایک مقام کا ہے ساتوین آسمان پر کہ اسمین ارواحین مومنون کی جاتی ہین اور عمل انکے لکھے جاتے ہین ۔ع۔ **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ نَحْوَهٗ وَزَادَ فَكَانَ يَقُوْلُ عَجِّلُوا الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَاِنَّهُمَا تُرْفَعَانِ مَعَ الْمَكْتُوْبَةِ رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ الزِّيَادَةَ عَنْهُ نَحْوَهَا فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے حذیفہ سے مانند اسکے اور زیادہ کیا پس تھے حضرت فرماتے جلدی پڑھو دو رکعتین پیچھے مغرب کے یعنی سنتین اسکی اسلیے کہ تحقیق یہ دونون اٹھائی جاتی ہین ساتھ فرضون کے روایت کیا ان دونون کو رزین نے اور روایت کی بیہقی نے زیادتی حذیفہ سے مانند اسکے شعب الایمان مین **ف** اسلیے کہ دونون رکعتین اٹھائی جاتی ہین علیین مین پس جلدی پڑھو بغیر فاصلہ کے فرضون سے تا ملائکہ عمل لیجانے والے منتظر نہون اور ظاہر یہ ہے کہ بعد اسکے پڑھنا دعا کا یا ذکر کا کہ صحیح ہوا ہے پڑھنا اسکا بعد فرضون کے منافی تعجیل کے نہین یا یون کہا چاہیے کہ پڑھنا اسکا بعد دونون رکعتون کے منافی بعدیت کے نہین لیکن یہان ایک اور شبہہ آتا ہے کہ فضیلت ان دونون رکعتون کے پڑھنے کی گھر مین ثابت ہوئی ہے پس اگر گھر دور ہو تو جلدی نہین ہو سکتی پس اس صورت مین کیا کرے جواب یہ ہے کہ ظاہر یہ ہے کہ گھر اختیار کرے کہ تاکید اسکی بہت ہے واللہ اعلم ۔ح۔ **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ اِنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ اَرْسَلَهٗ اِلَى السَّائِبِ يَسْئَلُهٗ عَنْ شَيْءٍ رَاٰهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ نَعَمْ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُوْرَةِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْاِمَامُ قُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ فَصَلَّيْتُ فَلَمَّا دَخَلَ اَرْسَلَ اِلَيَّ فَقَالَ لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ اِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلٰوةٍ حَتّٰى تَكَلَّمَ اَوْ تَخْرُجَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنَا بِذٰلِكَ اَنْ لَا نُوْصِلَ بِصَلٰوةٍ حَتّٰى نَتَكَلَّمَ اَوْ نَخْرُجَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عمر بن عطا تابعی سے کہ کہا تحقیق نافع بن جبیر تابعی نے بھیجا اسکو یعنی عمر کو طرف سائب صحابی کے کہ پوچھے ان سے اس چیز سے کہ دیکھا اسکو انسے معاویہ نے نماز مین پس کہا سائب نے کہ ہان نماز پڑھی مین نے ساتھ معاویہ کے جمعہ کی

مقصورہ مین پس جب سلام پھیرا امام نے کھڑا ہوا مین بیچ مقام اپنے کے یعنی جہان جمعہ پڑھا تھا پس نماز پڑھی مین نے یعنی سنتین جمعہ کی بغیر اسکے کہ
فرق کرون مین فرض اور سنت مین کچھ پس جبکہ داخل ہوئے معاویہ گھر مین بھیجا ایک شخص کو طرف میرے پس کہا پھر نکر یہ کام کہ کیا تو نے یعنی نماز
نفل فرضون کی جگہ بغیر فرق کے نہ پڑھنا جس وقت کہ پڑھے تو نماز جمعہ کی پس نہ ملا اُسکو ساتھ اور نماز کے یعنی نماز نفل ہو یا قضا یہانتک کہ بولے تو یا نکلے تو یعنی مسجد سے
اسلیے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہمکو ساتھ اسکے یعنی جھڑکا اور برنذکو ہمارا بیان اُسکا یہ ہے کہ نہ ملاوین ہم نماز کو ساتھ نماز دوسری کے یہان تک کہ بولین ہم
روایت کی یہ مسلم نے **ف** جس وقت کہ پڑھے تو نماز جمعہ کی یہ بطور مثال کے فرمایا اسلیے کہ سوا جمعہ کے اور نماز کا بھی یہی حکم ہے کہ فرض کی ساتھ نفلون کو
ملا کر نہ پڑھے چنانچہ معین ہے اسکی حدیث جو معاویہ نے ذکر کی اور مقصورہ نام ہے ایک جگہ کا کہ مسجد مین بنا دیتے تھے واسطے نماز پڑھنے
بادشاہ کے اور یہان تک کہ بولے تو یعنی کسی آدمی سے کلام کرے تو پس اس سے حاصل ہو جاتا ہے فرق اور ذکر اللہ کرنے سے
فرق نہین حاصل ہوتا یا نکلے تو یعنی حقیقۃً نکلے کہ سرک جاوے فرضون کی جگہ سے **وعن** عَطَاءٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا
صَلَّى الْجُمُعَةَ بِمَكَّةَ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيُصَلِّيْ اَرْبَعًا وَاِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ صَلَّى الْجُمُعَةَ
ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى بَيْتِهٖ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ فِي الْمَسْجِدِ فَقِيْلَ لَهٗ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَفْعَلُهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ صَلّٰى بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ اَرْبَعًا
اور روایت ہے عطا سے کہ کہا تھے ابن عمر جس وقت کہ پڑھ چکتے نماز جمعہ مکہ مین آگے بڑھتے پھر پڑھتے دو رکعتین پھر آگے بڑھتے پڑھتے چار رکعتین اور جس وقت کہ ہوتے
مدینہ مین پڑھتے نماز جمعہ پھر پھرتے طرف گھر اپنے کے پھر پڑھتے دو رکعتین اور نہ پڑھتے مسجد مین پس کہا گیا واسطے اُنکے کہ کیون گھر مین پڑھین نہ مسجد مین
پس کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کرتے یہ روایت کی یہ ابوداود نے اور ترمذی کی روایت مین ہے کہ کہا عطا نے دیکھا مین نے ابن عمر کو پڑھتے پیچھے
جمعہ کی دو رکعتین پھر پڑھتے پیچھے اُسکے چار رکعتین **ف** آگے بڑھ جانا بمنزلہ نکلنے کے تھا جیسے کہ قول معاویہ مین مذکور ہوا اور لکھا ہے علما نے کہ شاید
فرق درمیان مکہ اور مدینہ کے اسلیے تھا کہ گھر ابن عمر کا مدینہ مین نزدیک مسجد کے تھا وہان سبب سنت کے گھر مین پڑھتے اور مکہ مین مسافر تھے اور
مکان حرم سے دور تھا پس آگے بڑھنے کو قایم مقام گھر کے کیا اور زیادتی نماز کی مکہ مین یعنی چھ رکعت اسلیے تھی کہ وہان زیادہ ثواب ہوتا ہے اور
سنت نزدیک ابو حنیفہ کے بعد جمعہ کے چار ہین چنانچہ ملا علی قاری نے معنی اس حدیث کے پڑھتے پیچھے جمعہ کے دو رکعتین پھر پڑھتے پیچھے اُسکے چار رکعتین
یہ لکھی ہین کہ پہلے دو پڑھا کرتے تھے بعد اُسکے چار پڑھنے لگے یعنی دو اور زیادہ کر لین انھین دو رکعتون مین اسلیے کہ ثابت ہوئی اسمین نزدیک اُنکے

حدیث انتہی اور صاحبین کے نزدیک سنت بعد جمعہ کے چھ رکعتین ہین اصل چار پھر دو **باب صلوٰۃ اللیل** باب ہے بیچ
بیان نمازِ رات کے **ف** یعنی تہجد وغیرہ نماز رات کی مین حضرت سے روایتین مختلف آئی ہین جو قسم انمین سے اختیار کرے بزرگی اتباع کی پاویگا اور
اگر کبھی کسی طرح پڑھے کبھی کسی طرح بہت مناسب ہے اور موافق ہے ساتھ سنت کے اور رکعتین اُسکی تیرہ بھی اور گیارہ بھی اور نو بھی اور سات بھی
آئی ہین اور بعضے علما نے پانچ بھی کہی ہین اور تیرہ سے زیادہ ثابت نہین پس بعضون نے فجر کی سنت سمیت کہی ہین اور بعضون نے بغیر اسکے بہت
صحیح قول یہی ہے اور کبھی وتر ساتھ ایک رکعت کے اور کبھی سات تین رکعتون کے اور بعضی روایتون مین عدد وتر کو داخل اُسکے گنا ہے اور بعض مین
خارج اور بعضی مین اطلاق کیا ہے وتر کو ایک رکعت پر اور بعضی مین تین پر یا پانچ اور سات اور بعضی مین تمام نماز رات کو وتر کہا ہے

الفصل الاول فصل پہلی **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْمَا بَيْنَ اَنْ
يَفْرُغَ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلَى الْفَجْرِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ فَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ

مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ اَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ اٰيَةً قَبْلَ اَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهٗ فَاِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْاِقَامَةِ فَيَخْرُجُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے یعنی اکثر درمیان اسکے کہ فارغ ہوں نماز عشاسے فجر تک گیارہ رکعتیں سلام پھیرتے ہر دو رکعت پر اور وتر کرتے ساتھ ایک رکعت کے پھر کرتے سجدہ اس رکعت میں قدر اس چیز کے کہ پڑھے ایک شخص پچاس آیتیں پہلے اس سے کہ اٹھاتے سر اپنا پس جسوقت کہ چپ ہوتا موذن اذان دینے نماز فجر کی سے اور ظاہر ہوتی واسطے انکے فجر یعنی روشنی ہوتی کھڑے ہوتے پس پڑھتے دو رکعتیں ہلکی یعنی سنتیں فجر کی پھر لیٹتے اپنی داہنی کروٹ پر یہانتک کہ آتا آنحضرت کے پاس اذان دینے والا واسطے تکبیر کے یعنی اذن چاہتا واسطے تکبیر کے پس نکلتے نماز کیلیے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اور وتر کرتے ساتھ ایک رکعت کے یعنی وہ رکعت ملی ہوئی تھی اپنی اوپر کی دوگانہ سے یہ کہا ابن ملک نے اور ابن حجر شافعی نے کہا کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اقل وتر کی ایک رکعت ہے علیحدہ اور سلام پھیرنا ہے دوگانہ پر اور یہی مذہب ہے تینوں اماموں کا اور پھر سجدہ کرتے الخ ظاہر مراد یہ ہے کہ ہر ایک سجدہ ان رکعتوں کا بقدر مذکور کے کرتے یا یہ مراد ہے کہ ایک سجدہ وتر کے سجدوں میں سے یا سب سجدے اسکے اسقدر کرتے تھے اور یہ جو بعضے شہروں میں بعد وتر کے دو سجدے کرتے ہیں ساتھ کیفیت معروفہ کے اور بعضی روایات ضعیفہ فقہ کی میں بھی فضیلت انکی واقع ہوئی ہے کچھ اصل انکی حدیثوں سے ثابت نہیں اور نہیں وارد ہوئیں انمیں روایات فقہیہ مختار اور عمل نہیں ہے اوپر حرمین شریفین میں بھی بلکہ تمام شہروں عرب کے میں اور ایک حدیث اس باب میں روایت کی گئی ہے کہ حکم کیا ہے ساتھ وضع ہونے اسکے کے اور نہیں گیا ہے کوئی امام مذاہب اربعہ سے نہ ساتھ سنت ہونے انکی کے نہ ساتھ مستحب ہونے انکی کے اور اکثر حنفیہ یا عرب کے جانتے ہی نہیں انکو اور بعضوں نے نقل کی ہے کراہت انکی اور سنتیں فجر کی ہلکی پڑھتے کہ انمیں قل یا اور قل ہو اللہ پڑھتے اور لیٹتے سنتوں کے بعد اسلیے کہ بسبب قیام رات کے کے رنج اٹھاتے تھے اس سے استراحت ہووے اور فرض بنشاط ادا ہوں پس مختار یہ ہے کہ لیٹنا مستحب ہے ع

وعنها قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَاِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِيْ وَاِلَّا اضْطَجَعَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت کی ہے انہیں سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ پڑھ چکتے دو رکعتیں سنتیں فجر کی پس اگر ہوتی میں جاگتی بات کرتے مجھ سے اور اگر میں سوتی ہوتی لیٹ رہتے روایت کی یہ مسلم نے **ف** کہا ابن ملک نے کہ اسمیں دلیل ہے اسپر کہ فرق کرنا درمیان سنتوں صبح کے اور فرضوں کے جائز ہے اور دلیل ہے اسپر کہ باتیں کرنی ساتھ اہل کے مستحب ہیں انتہی یعنی جو کہتا ہے کہ کلام کرنا درمیان سنت اور فرض کے باطل کردیتا ہے نماز کو یا اسکے ثواب کو پس قول اسکا باطل ہے لیکن ہاں اسمیں شبہ نہیں کہ کلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام آخرت کا ہوتا تھا اور کلام دنیا کا بلاشبہ خلاف اولی ہے ہمیشہ خصوصاً دو نمازوں میں اسلیے کہ حکمت بیچ مقرر ہونے سنت کے یہ ہے کہ مستعد ہووے بسبب اسکے واسطے کمال حالت کے اور دور ہووے غفلت سے پھر داخل ہووے فرضوں میں ساتھ کمال حضور کے اور لذت کے کذا ذکر علی اور حضرت شیخ رح نے لکھا ہے کہ مکروہ رکھا ہے بعضے علماء نے اصحاب وغیرہ میں سے کلام کرنا بعد طلوع فجر کے تا ادا کرنے نماز فجر کے مگر جو کہ ذکر اللہ تعالی کا ہو یا کلام ضروری ہو مضائقہ نہیں اور یہی قول ہے اسحق اور احمد کا اور کلام کرنا حضرت کا اسی قبیلہ کا تھا چنانچہ قول حضرت عائشہ رض کا کہ ان کانت لی الی حاجۃ کلمنی بمشورتی ساتھ اسکے

وعنها قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پڑھ چکتے دو رکعتیں سنتیں فجر کی لیٹتے داہنی کروٹ اپنی یعنی رو بقبلہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

وعنها قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ

رَكْعَةً مِنْهَا الْوِتْرُ وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انہیں عائشہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رات کو
تیرہ رکعتین اُن میں وتر بھی ہوتے اور دو رکعتین سنتین فجر کی روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنے تین رکعتین ان میں سے وتر کی ہوتی تھین یہ اسلیئے کہا کہ
افضل سمجھو ان کے نزدیک یہی ہے اور ترمذی نے بھی شمائل مین ایک روایت حضرت عائشہ سے روایت کی ہے ثم یصلی ثلثا یعنے پھر پڑھتے تین رکعتین اور
مسلم مین ثم اوتر بثلاث آیا ہے یعنے پھر وتر پڑھتے تین رکعتین اور تیرہ رکعتین جو رات کی نماز کی کہین اور دو رکعتین سنتین فجر کی بھی انھین مین گنی گئیں
تو واسطے قریب ہونے تہجد کے ساتھ اُنکے اور اصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز شب کی گیارہ رکعتین تھین مع وتر کے جیسا کہ اور روایتوں مین
آیا ہے۔ع **وَعَنْ** مَسْرُوْقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ
فَقَالَتْ سَبْعٌ وَّتِسْعٌ وَّاِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے مسروق سے کہ کہا پوچھا مین نے حضرت عائشہ سے
احوال نماز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا رات کو پس کہا کبھی سات رکعتین تھین اور کبھی نو اور کبھی گیارہ سوا دو رکعت فجر کے روایت کی یہ بخاری نے
ف سوا دو رکعت فجر کے ظاہر یہ ہے کہ یہ متعلق ساتھ احدی عشرۃ کے ہے اور اسمین اشارہ ہے اسپر کہ تیرہ رکعتین مع دو رکعتوں سنت فجر کے ہوتی تھین
کذا ذکرہ الشیخ اور ملا علی قاری نے لکھا ہے ایک روایت مین جو آیا ہے کہ پندرہ رکعتین بھی پڑھی ہین وہ محمول ہے اسپر کہ دو رکعتین سنت فجر کو بھی اسمین
گنا ہے یعنے تیرہ تہجد کی تھین اور دو سنت فجر کی باوجود اسکے مانع نہین ہے اس سے کہ ہوں رکعتین حضرت کے تہجد کی بارہ اور تین وتر کی
چنانچہ دلالت کرتی ہے اسپر حدیث کہ جب غالب ہوتین آنکھین حضرت کی اور سو جاتے تہجد اپنے سے پڑھتے دن کو بارہ رکعتین **وَعَنْ**
عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِيُصَلِّيَ افْتَتَحَ صَلٰوتَهٗ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے رات کو تاکہ نماز پڑھین یعنے تہجد کی شروع کرتے نماز اپنی ساتھ
دو رکعتوں ہلکی کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** کتاب ازہار مین لکھا ہے کہ مراد ساتھ دو رکعتوں کے دو رکعتین وضو کی ہین مستحب ہے انمین تخفیف اور ظاہر تر
یہ ہے کہ یہ دو رکعتین تہجد ہی مین کی ہوتی تھین کہ قائم مقام تحیۃ الوضو کی تھین اسلیئے کہ وضو کے لیئے نماز علیحدہ نہین ہے ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحِ الصَّلٰوةَ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اُٹھے ایک تمھارا یعنے نیند سے رات کو پس چاہیے کہ شروع کرے نماز ساتھ دو رکعتوں ہلکی کے روایت کی
یہ مسلم نے **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ لَيْلَةً وَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فَتَحَدَّثَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَهْلِهٖ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ اَوْ بَعْضُهٗ قَعَدَ فَنَظَرَ اِلَى السَّمَاءِ
فَقَرَأَ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ حَتّٰى خَتَمَ السُّوْرَةَ ثُمَّ قَامَ اِلَى الْقِرْبَةِ
فَاَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ صَبَّ فِي الْجَفْنَةِ ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءًا حَسَنًا بَيْنَ الْوُضُوْئَيْنِ لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ اَبْلَغَ فَقَامَ فَصَلّٰى فَقُمْتُ
وَتَوَضَّأْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَاَخَذَ بِاُذُنِيْ فَاَدَارَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَتَتَامَّتْ صَلٰوتُهٗ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً
ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ وَكَانَ اِذَا نَامَ نَفَخَ فَاٰذَنَهٗ بِلَالٌ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَكَانَ فِيْ دُعَائِهٖ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّسَارِيْ نُوْرًا وَّفَوْقِيْ
نُوْرًا وَّتَحْتِيْ نُوْرًا وَّاَمَامِيْ نُوْرًا وَّخَلْفِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا وَّزَادَ بَعْضُهُمْ وَفِيْ لِسَانِيْ
نُوْرًا وَّذَكَرَ وَعَصَبِيْ وَلَحْمِيْ وَدَمِيْ وَشَعْرِيْ وَبَشَرِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ

لَهُمَا وَاجْعَلْ فِيْ نَفْسِيْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا وَفِيْ اُخْرٰى لِمُسْلِمٍ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ نُوْرًا

اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا رات گذاری مین نے یعنے رات کو رہا مین خبر والی مین نزدیک خالہ اپنی کے کہ میمونہ تھین ایک رات اور نبی صلعم نزدیک اُنکے تھے یعنے اُنکی نوبت مین پس باتین کین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اہل اپنی کے یعنے میمونہ سے تھوڑی سی دیر پھر سو رہے پس جب باقی رہی تہائی رات پچھلی یا کچھ اسمین سے یعنے کم تہائی سے اُٹھ بیٹھے پس دیکھا طرف آسمان کے پس پڑھی یہ آیت تحقیق بیچ پیدا کرنے آسمانون اور زمین کے اور اختلاف رات اور دن کے یعنے کبھی اندھیرا اور کبھی اُجالا کبھی گرمی کبھی جاڑا کبھی درازی کبھی کوتاہی البتہ نشانیان ہین واسطے عقلمندون کے یہان تک کہ تمام کی سورت پھر کھڑے ہوئے طرف مشک کے پس کھولا بند اُسکا پھر ڈالا پانی پیالہ مین پھر کیا وضو اچھا درمیان دو وضوؤن کے یعنے نہ بہت پانی بہایا کہ حد اسراف کو پہونچے اور نہ کم ڈالا کہ اعضا تر نہ ہووین بلکہ بیچ کے درجے کا اچھا وضو کیا جیسے کہ راوی کہتا ہے نہ بہتایت کی پانی کی اور تحقیق پہونچایا پانی یعنے جہان فرض تھا پہونچانا پھر کھڑے ہوئے پس نماز پڑھی اور کھڑا ہوا مین یعنے سونے سے یا طرف مشک کے اور وضو کیا مین نے یعنے مانند وضو حضرت کے پھر کھڑا ہوا مین بائین طرف حضرت کے پس پکڑا کان میرا پھر پھیرا مجکو بائین طرف سے دائین طرف اپنے پس پوری ہوئی نماز حضرت کی تیرہ رکعت پھر لیٹ رہے اور سوئے یہان تک کہ خرّاٹے لیے اور تھے حضرت جس وقت کہ سوتے خراٹے لیتے پس آگاہ کیا حضرت کو بلال نے ساتھ نماز کے یعنے ساتھ پہونچنے وقت معمولی نماز کے اور طیار ہونے جماعت کے پس نماز پڑھی یعنے سنت اور نہ وضو کیا اور تھے بیچ دعا اُنکی کے اور میان سنت اور فرض کے پڑھتے یہ الفاظ یا الٰہی گردان میرے دل مین نور یعنے نور ایمان اور یقین اور میری آنکھون مین نور اور میرے کانون مین نور اور دہنے میرے نور اور بائین میرے نور اور اوپر میرے نور اور نیچے میرے نور اور آگے میرے نور اور پیچھے میرے نور اور گردان پیدا کر واسطے میرے نور اور زیادہ کیا بعضے راویون نے اور پیدا کر میری زبان مین نور اور ذکر کیا بعضے نے اور گردان پٹھے میرے مین نور اور گوشت میرے مین نور اور خون میرے مین نور اور بالون میرے مین نور اور جلد میری مین نور روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت بخاری اور مسلم کے اور گردان میری جان مین نور اور بڑا کر واسطے میرے نور اور بیچ اور روایت مسلم کے یا الٰہی دے مجکو نور ف حضرت میمونہ رض بیوی تھین حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اور اس مین دلیل ہے اسپر کہ کلام کرنا بعد عشاء کے مکروہ نہین جس وقت کہ ہو کلام آخرت سے یا قبیل نصیحت کے یا بطریق اختلاط کے گھر کے لوگون سے اور پس پوری ہوئی نماز حضرت کی تیرہ رکعت یہ تیرہ وتر سمیت ہونگی ولیکن سنتین فجر کی الگ ہین اور یہ پس یہ مخالف ہے ساتھ حدیث عائشہ رض کے کہ کہا دو رکعتین فجر کی داخل تیرہ مین تھین پس نماز حضرت کی مختلف تھی کبھی اسطرح کبھی اسطرح اور خراٹے لینے علامت ہین کشادگی دم آنے کی جگہ کی اور صفائی قواے جسمانی کی اور دعا مذکور اکثر مشائخ کے عمل مین ہے اور پڑھنا اسکا بعد تہجد کے بھی آیا ہے اور اسکو دعاے طویل کہتے ہین شیخ امام شہاب الدین سہروردی نے عوارف مین لکھا ہے کہ نہ دیکھا مین نے کسی کو کہ مواظبت کی ہو اس دعا پر مگر کہ نزدیک اُسکے ایک برکت ہوتی ہے اور یہ دعا دراز ہے اُسکے آخر مین یہ کلمات ہین جو کہ اس روایت مین مذکور ہوئے ہین ع

وَعَنْهُ اَنَّهٗ رَقَدَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَيْقَظَ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُوْلُ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتّٰى خَتَمَ السُّوْرَةَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ اَطَالَ فِيْهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ سِتَّ رَكَعَاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ يَسْتَاكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيَقْرَأُ هٰؤُلَاءِ الْاٰيٰتِ ثُمَّ اَوْتَرَ بِثَلٰثٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے اُنھین سے کہ تحقیق وہ سوئے نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جاگے اور مسواک کی اور وضو کیا اور وہ پڑھتے تھے یہ آیت تحقیق بیچ پیدا کرنے آسمانون کے اور زمین کے یہان تک کہ ختم کی سورت

پھر کھڑے ہوئے پس نماز پڑھی دو رکعت دراز کیا بیچ اُسکے کھڑے رہنا اور رکوع کرنا اور سجدہ کرنا پھر پھرے اور سوئے یہان تک کہ خراٹے لیے
پھر کیا ایسا یعنے جو مذکور ہوا تین بار چھ رکعتون مین ہر بار اُن تین بارون مین سے مسواک بھی کرتے اور وضو بھی کرتے اور پڑھتے یہ آیتین پھر وتر پڑھے
تین رکعتین روایت کی یہ مسلم نے ف یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ وتر کی تین رکعتین ہین چنانچہ مذہب ابوحنیفہ کا یہی ہے اور نہین مخالف ہے ایک رکعت پڑھنی
بھی اسلیے کہ مکروہ ہے اُنکے نزدیک اقتصار کرنا ایک رکعت پر ۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَأَرْمُقَنَّ صَلٰوةَ
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ
طَوِيْلَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ
صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ أَوْتَرَ فَذٰلِكَ ثَلٰثَ
عَشْرَةَ رَكْعَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ
هٰكَذَا فِيْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ وَأَفْرَادِهٖ مِنْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَمُوَطَّا مَالِكٍ وَسُنَنِ أَبِيْ دَاوُدَ وَجَامِعِ الْأُصُوْلِ
اور روایت ہے زید بن خالد جہنی سے کہ انھون نے کہا البتہ دیکھتا رہونگا نماز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی کو آجکی رات پس پڑھین دو
رکعتین ہلکی پھر پڑھین دو رکعتین لنبی لنبی سی لنبی پھر پڑھین دو رکعتین اور یہ دو کم تھین اُن دو رکعتون سے کہ پہلے اُن سے تھین پھر پڑھین دو
رکعتین اور یہ دو کم تھین اُن دو سے کہ پہلے اُن سے تھین پھر پڑھین دو رکعتین اور یہ دونون کم تھین اُن دونون سے کہ پہلے ان سے تھین پھر پڑھین
دو رکعتین اور یہ دونون کم تھین اُن دونون سے کہ پہلے اِن سے تھین پھر وتر پڑھے پس یہ تیرہ رکعتین ہوئین روایت کی یہ مسلم نے قول زید کا پھر پڑھین
دو رکعتین اور وہ دونون کم تھین اُن سے کہ پہلے پڑھین چار بار ہے اسی طرح سے صحیح مسلم مین ہے اور افراد مسلم مین کتاب حمیدی سے اور کتاب موطا امام
مالک کی مین اور سنن ابوداؤد مین اور جامع الاصول مین ف پس یہ تیرہ رکعتین ہوئین اگر دو رکعتین خفیف داخل اس نماز مین نہ رکھین تو تین رکعت کا
ہوگا اور اگر داخل رکھین ایک رکعت کا ہوگا اور ظاہر تر اول ہی ہے اور کتاب حمیدی کہ جمع بین الصحیحین ہے اُسمین تین قسم کی حدیثین ہین ایک تو
متفق علیہ کہ بخاری اور مسلم دونون نے روایت کی ہین دوسری افراد بخاری کہ فقط بخاری نے روایت کی ہین اور تیسری افراد مسلم کہ فقط مسلم نے
روایت کی ہین پس یہ عبارت یعنے ثم صلی رکعتین وہما دون اللتین قبلہما متن صحیح مسلم مین چار بار ہے اور کتاب حمیدی مین بھی اسی طرح اور موطا
اور سنن ابی داؤد اور جامع الاصول مین بھی اسی طرح مؤلف نے جو اس مبالغہ سے بیان کیا یہ رد ہے صاحب مصابیح پر کہ اُسنے اسکو تین بار
ذکر کیا ہے کہ سب گیارہ رکعتین ہوتی ہین ۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا بَدَّنَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَقُلَ كَانَ
أَكْثَرُ صَلٰوتِهٖ جَالِسًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت عائشہ رض سے کہ کہا جب بڑی ہوئی عمر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
اور بھاری ہوا بدن مبارک بسبب بڑھاپے کے تھی اکثر نماز نفل حضرت کی بیٹھے ہوئے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ
مَسْعُوْدٍ قَالَ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِيْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ فَذَكَرَ عِشْرِيْنَ سُوْرَةً مِنْ أَوَّلِ الْمُفَصَّلِ
عَلٰى تَأْلِيْفِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ سُوْرَتَيْنِ فِيْ رَكْعَةٍ آخِرُهُنَّ حٰمٓ الدُّخَانِ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا تحقیق جانتا ہون مین اُن سورتون کو کہ آپس مین ایک مانند دوسری کے ہین کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم جمع کرتے درمیان اُنکے پھر ذکر کین بیس سورتین اول مفصل مین سے موافق جمع کرنے ابن مسعود کے اور جمع کرتے حضرت اُن مین
کہ پڑھتے دو سورتین ایک رکعت مین آخر اُنمین سورتون کی یعنے اخیر کی بیس مین سے حم الدخان و عم یتساءلون تھین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف آپس مین مانند دوسری کے ہین یعنے درازگی اور کوتاہی مین آپس مین برابر ہین اور معنے مفصل کے باب القراۃ میں معلوم ہوئے کہ بموجب قول مشہور کے ابتدا اوسکی سورۂ حجرات سے ہی تا آخر اور یہ سورتین کہ ایک مانند دوسری کے ہین بموجب تالیف ابن مسعود کے کہ کلام اللہ جمع کیا تھا اکٹھی تھین اور تفصیل ان بیس سورتون کی بیچ کتاب ابو داؤد کے مذکور ہی وہ اس طرح سے ہی کہ پڑھتے پیغمبر خدا دو سورتین ایک رکعت مین یعنی الرحمن اور نجم ایک رکعت مین اور اقتربت الساعۃ اور الحاقۃ ایک رکعت مین اور طور اور ذاریات ایک رکعت مین اور اذا وقعت الواقعہ اور سورۂ نون ایک رکعت مین اور سأل سائل اور والنازعات ایک رکعت مین اور ویل للمطففین اور عبس ایک رکعت مین اور مدثر اور مزمل ایک رکعت مین اور ہل اتی اور لا اقسم بیوم القیمۃ ایک رکعت مین اور عم یتساءلون اور مرسلات ایک رکعت مین اور دخان اور اذا الشمس کورت ایک رکعت مین کہا ابو داؤد نے یہ ہی موافق جمع کرنے ابن مسعود کے انتہی اور آخر اس حدیث کا منافی ہی ظاہر حدیث متفق علیہ کے مگر یہ کہ کہا جاوے کہ تقدیر یون ہی کہ آخر بیس سورتون کی حم الدخان اور ہم مثل اسکے جو اذا الشمس کورت ہی اور عم یتساءلون اور ہم مثل اسکے جو والمرسلات ہی واللہ اعلم اور اجماع ہی علماء کا اسپر کہ نہ پڑھا جاوے کلام اللہ مگر جس طرح کہ مرتب ہی اب اور چھوٹون کو درست ہی کہ پڑھین اخیر کی طرف سے واسطے ضرورت تعلیم کے اور اگر نماز مین پڑھے غیر مرتب تو خلاف اولیٰ ہی اور بعضون نے کہا مکروہ ہی یہی مذہب امام احمد کا ہی اور اگر پہلی رکعت مین سورۂ ناس پڑھے تو دوسرے مین کیا پڑھے کہا ابو حنیفہ نے کہ وہی پھر پڑھے اور کہا شافعی نے کہ شروع کرے اول بقرہ سے مفلحون تک یہ امام ابو حنیفہ سے بھی منقول ہی اور اظہر یہی ہی ۱۲ع ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری **عَنْ** حُذَیْفَۃَ اَنَّہٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ فَکَانَ یَقُوْلُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ثَلٰثًا ذُو الْمَلَکُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَۃِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ فَقَرَأَ الْبَقَرَۃَ ثُمَّ رَکَعَ فَکَانَ رُکُوْعُہٗ نَحْوًا مِّنْ قِیَامِہٖ فَکَانَ یَقُوْلُ فِیْ رُکُوْعِہٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ فَکَانَ قِیَامُہٗ نَحْوًا مِّنْ رُکُوْعِہٖ یَقُوْلُ لِرَبِّیَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ فَکَانَ سُجُوْدُہٗ نَحْوًا مِّنْ قِیَامِہٖ فَکَانَ یَقُوْلُ فِیْ سُجُوْدِہٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ السُّجُوْدِ وَکَانَ یَقْعُدُ فِیْمَا بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ نَحْوًا مِّنْ سُجُوْدِہٖ وَکَانَ یَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ فَصَلّٰی اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ قَرَاَ فِیْہِنَّ الْبَقَرَۃَ وَاٰلَ عِمْرَانَ وَالنِّسَاءَ وَالْمَائِدَۃَ اَوِ الْاَنْعَامَ شَکَّ شُعْبَۃُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ

روایت ہی حذیفہ سے یہ کہ اسنے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے رات کو پس تھے کہتے یعنی بعد نیت قلبی کے اللہ بڑا ہی تین بار اور کہتے صاحب ملک کا اور غلبہ کا اور بزرگی کا اور بڑائی کا پھر سبحانک اللھم پڑھتے پھر پڑھتے سورۂ بقرہ پھر رکوع کیا پس تھا اندازہ رکوع انکے کا مانند یعنے قریب قیام انکے کے پس تھے کہتے اپنے رکوع مین پاک ہی رب میرا بڑا پھر اٹھایا سر اپنا رکوع سے پھر تھا کھڑا رہنا انکا یعنی قومہ قریب رکوع انکے کے کہتے یعنے بعد سمع اللہ لمن حمدہ کے میرے رب ہی کے لیے سب تعریف ہی پھر سجدہ کیا پس تھی مقدار سجدے انکی کی قریب قومہ انکے کے پس تھے کہتے سجدے اپنے مین پاک ہی رب میرا بلند پھر اٹھایا سر اپنا سجدے سے اور تھے بیٹھتے درمیان دونون سجدون کے قریب سجدے اپنے کے اور تھے کہتے یعنے جلسے مین ای رب میرے بخش واسطے میرے ای رب میرے بخش واسطے میرے پس پڑھین چار رکعتین پڑھین ان مین بقرہ اور آل عمران اور نساء اور مائدہ یا انعام شک کیا شعبہ نے کہ راوی حدیث کا ہی روایت کی یہ ابو داؤد نے ف تھا رکوع قریب قیام کے یعنے جیسے قیام کو قدر معمولی سے دراز کیا ایسے ہی رکوع کو بھی مقدار معمولی سے دراز کیا نہ یہ کہ حقیقۃً مقدار رکوع کی قریب قیام کے تھی اور کبھی دونون برابر بھی ہوتے تھے جیسے کہ نسائی نے حدیث عوف بن مالک کی سے روایت کیا ہی اور لفظ رب اغفرلی جو دوبار کہا احتمال ہی

کہ وعا کرتے ہوں اور احتمال یہ بھی ہے کہ مراد بہت کثیر اُسکا ہو ۱۲ ع **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ بِعَشْرِ اٰيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ اٰيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ وَمَنْ قَامَ بِاَلْفِ اٰيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِيْنَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قیام کرے ساتھ دس آیتوں کے نہیں لکھا جاتا غافلین سے یعنی نہیں لکھا جاتا نام اُسکا صحیفۂ غافلین میں اور جو کوئی قیام کرے ساتھ سو آیتوں کے لکھا جاتا ہے فرمان برداری کرنے والوں سے اور جو کوئی قیام کرے ساتھ ہزار آیتوں کے لکھا جاتا ہے بہت ثواب لینے والوں سے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** قیام کرے ساتھ دس آیتوں کے یعنی پڑھے دس آیتیں اپنی نماز میں سوچکر اور ٹھہر ٹھہر کر اور کہا ابن حجر نے کہ پڑھے اُنکو دو رکعتوں میں یا زیادہ میں اور ظاہر سیاق حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مراد یہ ہے کہ سوائے سورۂ فاتحہ کے دس آیتیں ہوں انتہٰی اور ظاہر تر یہ ہے کہ یہ ثواب حاصل ہوتا ہے ساتھ پڑھنے فاتحہ کے کہ سات آیتیں ہیں اور تین آیتیں اور کہ ادنیٰ درجہ قراءۃ نماز کی ہیں اور معنے قانتین کے ہیں مواظبت کرنے والے طاعت پر اور دراز کرنے والے قیام کو عبادت میں اور طیبی کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث مطلق ہے مقید نہیں نہ ساتھ نماز کے نہ ساتھ رات کے یعنی جب پڑھیگا یہی ثواب پاویگا اور ذکر کیا بغوی نے اس حدیث کو بیچ محل کامل تر کے یعنے باب صلوۃ اللیل میں یعنے رات کو پڑھیگا تہجد وغیرہ میں تو بہت سا ثواب پاویگا اور سید نے لکھا ہے کہ قیام کرنا کنایہ ہے اس سے کہ یاد کرے اُن آیتوں کو اور ہمیشگی کرے اوپر پڑھنے اُنکے کے اور فکر کرے اُنکے معنوں میں اور عمل کرے موافق اُنکے واللہ اعلم ۱۲ ع **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ يَرْفَعُ طَوْرًا وَيَخْفِضُ طَوْرًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تھا پڑھنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا رات کو مختلف کبھی بلند اور کبھی پست روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنے جیسا مناسب حال اور وقت کے جانتے ویسا پڑھتے لکھا ہے علما نے کہ اگر تنہا ہوتے بلند آواز سے پڑھتے اور اگر کوئی وہاں سوتا ہوتا پست آواز سے پڑھتے ۱۲ ع **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَدْرِ مَا يَسْمَعُهُ مَنْ فِي الْحُجْرَةِ وَهُوَ فِي الْبَيْتِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھا پڑھنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بمقدار اُس چیز کے کہ سنتا اُسکو وہ شخص کہ ہوتا صحن میں اور حضرت ہوتے حجرے میں روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنے نہ بہت بلند آواز سے پڑھتے اور نہ چپکے پڑھتے کہ کوئی نہ سنے نہیں بلکہ اس طرح پڑھتے جو کہ مذکور ہوا اور یہ بیان رات کی قراءۃ کا ہے اور جب مسجد میں پڑھتے بہ نسبت اسکے زیادہ پکار کر پڑھتے ۱۲ ع **وعن** اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلَةً فَاِذَا هُوَ بِاَبِيْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ يَخْفِضُ مِنْ صَوْتِهٖ وَمَرَّ بِعُمَرَ وَهُوَ يُصَلِّيْ رَافِعًا صَوْتَهٗ قَالَ فَلَمَّا اجْتَمَعَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَرَرْتُ بِكَ وَاَنْتَ تُصَلِّيْ تَخْفِضُ صَوْتَكَ قَالَ قَدْ اَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَالَ لِعُمَرَ مَرَرْتُ بِكَ وَاَنْتَ تُصَلِّيْ رَافِعًا صَوْتَكَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُوْقِظُ الْوَسْنَانَ وَاَطْرُدُ الشَّيْطٰنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا بَكْرٍ ارْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا وَقَالَ لِعُمَرَ اخْفِضْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہا کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نکلے ایک رات پس ناگہان گذرے ابوبکرؓ پر کہ نماز پڑھتے تھے اُس حال میں کہ وہ پست کرتے تھے آواز اپنی اور گذرے عمرؓ پر اور وہ پڑھتے تھے نماز درحالیکہ بلند کرنے والے تھے آواز اپنی کہا ابو قتادہ نے پس جبکہ جمع ہوئے حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا حضرتؐ نے اے ابوبکر گذرا تھا میں تجھ پر اور تو

نماز پڑھتا تھا پست کیے آواز اپنی کہا ابوبکر رضہ نے تحقیق سناتا تھا مین اسکو کہ مناجات کرتا تھا مین پاس سے یا رسول اللہ یعنی مناجات
کرتا تھا رب اپنے سے وہ سنتا ہی نہین محتاج طرف بلند کرنے آواز کے اور فرمایا حضرت نے واسطے عمر کے گذرا تھا مین تجھپر اور تو نماز پڑھتا تھا
بلند کیے ہوئے آواز اپنی پس کہا عمر رضہ نے یا رسول خدا کے جگاتا تھا مین سوتے ہوؤن کو کہ وقت عبادت کے بسبب گرانی نیند کے جاگتے نہین
اور چاہتے ہین کہ جاگین اور ہانکتا تھا مین شیطان کو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابوبکر بلند کر آواز اپنی کچھ اور فرمایا حضرت عمر رضہ کو
پست کر آواز اپنی کو کچھ یعنے دونون کو رہنمائی کی طرف اعتدال کے روایت کی یہ ابوداؤد نے اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکے **وعن**
اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَصْبَحَ بِاٰیَۃٍ وَالْاٰیَۃُ اِنْ تُعَذِّبْہُمْ فَاِنَّہُمْ عِبَادُکَ وَاِنْ تَغْفِرْ
لَہُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا قیام کیا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صبح تک ساتھ ایک آیت کے اور آیت یہ تھی اگر عذاب کرے تو انکو پس تحقیق وہ بندے تیرے ہین اور اگر
بخشے واسطے انکے پس تحقیق تو غالب حکمت والا ہے روایت کی یہ نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** یہ آیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام روز قیامت کے
اپنی امت کے حق مین جناب باری تعالیٰ مین عرض کرینگے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت تہجد کے گویا بحسب حال اپنی امت کے یہ آیت
پڑھی یعنی حال اپنی امت کا عرض کیا اور بخشش چاہی وقت قیام سے صبح تک بار بار یہی پڑھتے رہے صلی اللہ علیہ وسلم الف الف صلوٰۃ ح
وعن اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَلْیَضْطَجِعْ عَلٰی یَمِیْنِہٖ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ پڑھ چکے ایک تمہارا دو رکعتین
سنت فجر کی پس چاہیے کہ لیٹ رہے داہنی کروٹ اپنی پر روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** یعنے تا راحت پاوے رنج شب بیداری سے
اور نماز پڑھے ساتھ خوشی خاطر کے یہ کہا ہے بعض علماء ہمارے نے اور کہا ابن الملک نے کہ یہ امر استحباب کے لیے ہے اس شخص کے حق مین کہ تہجد پڑھے
رات کو اتنی پس لائق ہے کہ پوشیدہ کرے یہ فعل یعنے گھر مین کرے نہ مسجد مین روبرو لوگون کے اور بچاوے اپنے کو نیند سے ایسا نہ ہو کہ سو جاوے
اور فرض بغیر طہارت کے پڑھے یہ کہا ہے سید زکریا نے کہ مشائخ ہمارے سے ہین علم حدیث مین +ع

الفصل الثالث

نصرت پر تیری

عن مَسْرُوْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ اَیُّ الْعَمَلِ کَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الدَّائِمُ قُلْتُ فَاَیَّ حِیْنٍ کَانَ
یَقُوْمُ مِنَ اللَّیْلِ قَالَتْ کَانَ یَقُوْمُ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے مسروق سے کہ کہا پوچھا مین نے حضرت عائشہ سے کونسا عمل تھا بہت محبوب
طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا عمل کرنا ہمیشہ کہا مین نے پس کس وقت کھڑے ہوتے تھے رات کو نماز تہجد کے لیے فرمایا حضرت عائشہ
نے تھے کھڑے ہوتے جب سنتے آواز مرغ کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** عمل کرنا ہمیشہ یعنے وہ عمل کہ ہمیشگی کرے اسپر کرنے والا اسکا
اور بعضی روایت مین آیا ہے اگرچہ وہ عمل قلیل ہو اور سلانا عادت مین عادت بولنے مرغ کی بعد آدھی رات کے ہے +ع **وعن**
اَنَسٍ قَالَ مَا کُنَّا نَشَاءُ اَنْ نَرٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی اللَّیْلِ مُصَلِّیًا اِلَّا رَاَیْنَاہُ وَلَا نَشَاءُ اَنْ نَرَاہُ نَائِمًا اِلَّا
رَاَیْنَاہُ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ روایت ہے انس سے کہ کہا نہ تھے ہم کہ چاہین یہ کہ دیکھین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو رات مین نماز پڑھتے
مگر کہ دیکھتے انکو اور نہ چاہین ہم یہ کہ دیکھین انکو سوتے مگر کہ دیکھتے انکو سوتے روایت کی یہ نسائی نے **ف** یعنی ہر رات مین حضرت
سوتے بھی تھے اور نماز تہجد کی بھی پڑھتے تھے نہ تمام رات بیدار رہتے اور نہ تمام رات سوتے رہتے پس سوتے بھی تھے دیکھتے ہم اور جاگتے بھی +ح **وعن**
حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ وَاَنَا فِیْ سَفَرٍ

مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہِ لَاَرْقُبَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلصَّلٰوۃِ حَتّٰی اَرٰی
فِعْلَہٗ فَلَمَّا صَلّٰی صَلٰوۃَ الْعِشَاءِ وَھِیَ الْعَتَمَۃُ اضْطَجَعَ ھَوِیًّا مِّنَ اللَّیْلِ ثُمَّ اسْتَیْقَظَ فَنَظَرَ فِی الْاُفُقِ فَقَالَ رَبَّنَا مَا
خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا حَتّٰی بَلَغَ اِلٰی اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ثُمَّ اَھْوٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی فِرَاشِہٖ
فَاسْتَلَّ مِنْہُ سِوَاکًا ثُمَّ اَفْرَغَ فِیْ قَدَحٍ مِّنْ اِدَاوَۃٍ عِنْدَہٗ مَاءً فَاسْتَنَّ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی حَتّٰی قُلْتُ قَدْ صَلّٰی
قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰی قُلْتُ قَدْ نَامَ قَدْرَ مَا صَلّٰی ثُمَّ اسْتَیْقَظَ فَفَعَلَ کَمَا فَعَلَ اَوَّلَ مَرَّۃٍ
وَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ الْفَجْرِ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ

اور روایت ہی حمید بن عبدالرحمن بن عوف سے کہ کہا تحقیق ایک شخص نے اصحاب آنحضرت کے سے کہا کہ کہا مین نے یعنے اپنے دل مین یا بعضے یارون اپنے سے اس حال مین کہ مین تھا سفر مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قسم ہی خدا کی البتہ دیکھونگا مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو وقت نماز کے یعنے جب تہجد کے لیے اٹھین تا دیکھون فعل حضرت کا یعنے اور پھر مین بھی اسی طرح کیا کرون پس جب پڑھی حضرت نے نماز عشا کی اور اسکو عتمہ بھی کہتے ہین لیٹ رہے یعنے آرام کیا دیر تک رات مین سے پھر جاگے پس نگاہ کی آسمان مین پھر پڑھی یہ آیت ای رب میرے نہین پیدا کیا تو نے یہ یعنے آسمان یا آسمان و زمین بیفایدہ یہان تک کہ پہونچے آخر آیت تک کہ وہ یہ ہی تحقیق تو نہین خلاف کرتا وعدہ پھر قصد کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے طرف بچھونے اپنے کے پس نکالی اسمین سے مسواک پھر ڈالا پانی پیالہ مین چھاگل مین سے کہ نزدیک انکے تھی یعنے مسواک تر کرنے کے لیے یا وضو کے لیے پس مسواک کی پھر کھڑے ہوے پس نماز پڑھی یعنے ساتھ نئے وضو کے یا پہلے وضو کے یہان تک کہ کہا مین نے یعنے اپنے گمان مین تحقیق نماز پڑھی موافق اندازہ اس چیز کے کہ سوئے پھر لیٹ رہے یعنے سوئے یہان تک کہ کہا مین نے تحقیق سوئے موافق اندازے اس چیز کے کہ نماز پڑھی پھر جاگے پھر کیا جیسے کیا پہلی بار یعنے مسواک وغیرہ اور کہا مانند اس چیز کے کہ کہا یعنی آیت مذکورہ پڑھی پس کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار پہلے فجر کے روایت کی یہ نسائی نے **ف** احتمال ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات مین آیہ مذکورہ انک لا تخلف المیعاد تک پڑھی ہو اور یہ بھی احتمال ہی کہ سننے والے نے اسکے مابعد کی آیتین نہ سنی ہون پس اس سے تطبیق ہوجاویگی اس حدیث مین اور اسمین جو کہ ابن عباس سے پہلے منقول ہوئی کہ حضرت نے آخر سورہ تک پڑھا **ع** ✚

وَعَنْ یَعْلَی بْنِ مَمْلَکٍ اَنَّہٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
عَنْ قِرَاءَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَصَلٰوتِہٖ فَقَالَتْ وَمَا لَکُمْ وَصَلٰوتَہٗ کَانَ یُصَلِّیْ ثُمَّ یَنَامُ قَدْرَ مَا صَلّٰی ثُمَّ یُصَلِّیْ
قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ یَنَامُ قَدْرَ مَا صَلّٰی حَتّٰی یُصْبِحَ ثُمَّ نَعَتَتْ قِرَاءَتَہٗ فَاِذَا ھِیَ تَنْعَتُ قِرَاءَۃً مُّفَسَّرَۃً حَرْفًا حَرْفًا رَوَاہُ
اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ

اور روایت ہی یعلی بن مملک سے یہ کہ اُسنے پوچھا ام سلمہ سے کہ بی بی ہین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑھنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے اور نماز انکی سے یعنی تہجد سے پس کہا ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اور کیا ہی واسطے تمہارے ساتھ نماز انکی کے یعنے کیا حاصل ہوگا تمھین ساتھ بیان کرنے قراءت اور نماز انکی کے تم کہان طاقت رکھتے ہو کہ انکے مثل کرسکو تھے نماز پڑھتے پھر سو رہتے موافق اندازے اس چیز کے کہ نماز پڑھ چکے پھر نماز پڑھتے بقدر اس کے کہ سوئے پھر سوتے بقدر اس چیز کے کہ نماز پڑھی یہان تک کہ صبح ہوتی پھر بیان کی ام سلمہ نے قراءت حضرت کی پس ناگہان وہ بیان کرتی تھین قراءت کو خوب واضح حرف حرف جدا روایت کی یہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی نے

بَابُ مَا یَقُوْلُ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ

باب ہی بیچ بیان اس چیز کے کہ پڑھتے حضرت جب کہ جاگتے تھے ہو رات کو نماز پڑھنے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ یَتَہَجَّدُ قَالَ اللّٰھُمَّ

لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابن عباس سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کھڑے ہوتے رات کو کہ تہجد پڑھیں کہتے یا الٰہی تیرے ہی لیے سب تعریف ہے تو ہی قائم رکھنے والا آسمانوں اور زمین کا اور اُنکا کہ بیچ انکے ہیں یعنے تو ہی محافظت اور تدبیر کرنے والا امور انکے کا ہے ہمیشہ کہ اگر ایک دم یہ فیض تیرا منقطع ہو تمام عالم برباد ہو جاوے اور تیرے ہی لیے سب تعریف ہے تو ہی روشن کرنے والا آسمانوں اور زمین کا ہے اور اُنکا کہ بیچ انکے ہیں اور تیرے ہی لیے سب تعریف ہے تو ہی ہے بادشاہ آسمانوں اور زمین کا اور اُنکا کہ بیچ انکے ہیں اور تیرے ہی لیے سب تعریف ہے تو ہی ہے حق یعنے ثابت اور موجود کہ کبھی معدوم نہیں ہونے کا اور سوا تیرے سب معدوم ہیں اور وعدہ تیرا کہ بندگان خاص سے ساتھ مدد کرنے کے دنیا میں اور ثواب دینے کے آخرت میں کیا ہے حق ہے اور ملاقات تیری یعنے رجوع کرنا طرف تیرے آخرت اور دیدار ہونا تیرا حق ہے اور کلام تیرا حق ہے اور بہشت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور سب نبی حق ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہیں اور قیامت حق ہے یا الٰہی واسطے تیرے تابعدار ہوا میں اور سب احکام تیرے قبول کیے میں نے اور ساتھ تیرے ایمان لایا میں اور تجھ پر بھروسا کیا میں نے سب امور اپنے میں اور تیرے ہی طرف رجوع کی میں نے سب احوال اپنے میں اور سونپے میں نے سب امور اپنے تجھکو اور ساتھ مدد تیری کے جھگڑا میں نے میں دشمنان دین سے اور طرف تیرے فریاد لایا میں یعنے پیش کیا میں نے امر اپنا طرف تیرے تا فیصلہ کرے درمیان میرے اور مخالفون میرے کے پس بخشش میرے لیے وہ گناہ کہ آگے کیے میں نے اور وہ گناہ کہ پیچھے کرونگا میں اور وہ گناہ کہ پوشیدہ کیے میں نے اور وہ گناہ کہ ظاہر کیے میں نے اور وہ گناہ کہ تو زیادہ جانتا ہے انکو مجھسے تو ہی ہے آگے کرنے والا اور پیچھے ڈالنے والا جسکو چاہے نہیں کوئی معبود مگر تو اور نہیں کوئی معبود سوا تیرے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ظاہر تر یہ ہے کہ یہ دعا حضرت بعد افتتاح یعنے تکبیر تحریمہ کے یا بعد رکوع کے قومہ میں پڑھتے تھے جیسے کہ بعض روایات میں آیا ہے ع

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلٰوتَهٗ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کھڑے ہوتے رات کو شروع کرتے نماز رات کی یعنے تہجد پس کہتے یا الٰہی اے پروردگار جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے اے پیدا کرنے والے آسمانوں کے اور زمین کے اے جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے تو حکم کریگا درمیان بندوں اپنے کے اُس چیز میں کہ اختلاف کرتے ہیں یعنے امر دین میں جو امام دنیا میں اختلاف کرتے ہیں فیصلہ انکا روز قیامت کے کریگا کہ اہل حق کو حکم ثواب کا کریگا اور اہل باطل کو حکم عذاب کا ہدایت کر تو مجھکو طرف اُس چیز کے کہ اختلاف کیا گیا اُسمیں حق سے یعنے دین حق میں جو لوگ اختلاف کرتے ہیں مجھے اسکی طرف ہدایت کر یعنے ثابت رکھ اُسپر اور زیادہ کر ہدایت ساتھ توفیق اپنی کے تحقیق تو ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے طرف راہ سیدھی کے روایت کی یہ مسلم نے

وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ اَوْ قَالَ ثُمَّ دَعَا اُسْتُجِیْبَ لَهٗ فَاِنْ تَوَضَّاَ وَصَلّٰى
قُبِلَتْ صَلٰوتُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ جاگے نیند سے
رات کو پھر کہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ کہ اکیلا ہے نہیں کوئی شریک واسطے اسکے اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کے لیے ہے سب تعریف اور
وہ ہر چیز پر قادر ہے اور پاک ہے اللہ اور سب تعریف ہے اللہ کے لیے اور نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے اور نہیں پھرنا گناہ سے
اور نہیں قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے پھر کہے اے رب میرے بخش میرے لیے یا فرمایا پھر دعا کرے یعنی راوی کو شک ہوا ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے خاص دعا رب اغفرلی پڑھنے کو فرمایا یا یہ فرمایا کہ جو دعا چاہے سو کرے قبول کی جاوے دعا واسطے اسکے پھر اگر وضو کرے اور نماز پڑھے
قبول کی جاوے گی نماز اسکی روایت کی یہ بخاری نے ف معنی تعار کے ہیں جاگے نیند سے اور بعضوں نے کہا کہ کروٹ لے اور ابن الملک نے
کہا کہ جاگے ساتھ آواز کے جیسے کہ عادت ہوتی ہے کہ وقت جاگنے کے آواز نکلتی ہے پس دوست رکھا حضرت نے یہ کہ وہ آواز ساتھ تسبیح وغیرہ کے
ہو اور بعضے علماء نے لکھا ہے کہ اس دعا کو کہ اسوقت میں کرتے ہیں درہم الکیس کہتے ہیں یعنی جیسے کوئی اپنے کیسہ میں درہم رکھتا ہے اور جب
چاہتا ہے لیتا ہے ایسے ہی یہ دعا جو اس وقت مذکور میں کرتا ہے قبول ہوتی ہے لمعات ح

الفصل الثانی فصل دوسری

عن عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَیْقَظَ مِنَ اللَّیْلِ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِیْ وَاَسْاَلُكَ رَحْمَتَكَ اللّٰهُمَّ زِدْنِیْ
عِلْمًا وَّلَا تُزِغْ قَلْبِیْ بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنِیْ وَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب جاگتے رات کو کہتے نہیں کوئی معبود مگر تو پاک ہے تو یا الٰہی تسبیح کرتا ہوں
میں ساتھ تعریف تیری کے بخشش چاہتا ہوں میں تجھ سے واسطے گناہوں اپنے کے اور مانگتا ہوں میں تجھ سے رحمت تیری یا اللہ زیادہ کر
مجھکو علم اور نہ کج کر دل میرا یعنی حق سے طرف باطل کے بعد اسکے کہ راہ دکھائی تو نے مجھکو اور بخش میرے لیے نزدیک اپنے سے رحمت یعنی توفیق اور
ثابتی ایمان اور ہدایت پر تحقیق تو بہت بخشنے والا ہے روایت کی یہ ابو داؤد نے وعن مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ یَبِیْتُ عَلٰى ذِكْرٍ طَاهِرًا فَیَتَعَارُّ مِنَ اللَّیْلِ فَیَسْاَلُ اللّٰهَ خَیْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ
اللّٰهُ اِیَّاهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلمان کہ
سووے رات کو اوپر ذکر اللہ کے اس حال میں کہ پاک ہو یعنی باوضو ہو یا تیمم کیے ہو پھر جاگے رات کو اور مانگے اللہ سے بھلائی مگر دیتا ہے
اسکو اللہ بھلائی یعنی دنیا میں یا آخرت میں روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد نے وعن شَرِیْقٍ الْهَوْزَنِیِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى
عَائِشَةَ فَسَاَلْتُهَا بِمَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَفْتَتِحُ اِذَا هَبَّ مِنَ اللَّیْلِ فَقَالَتْ سَاَلْتَنِیْ عَنْ شَیْءٍ مَا
سَاَلَنِیْ عَنْهُ اَحَدٌ قَبْلَكَ كَانَ اِذَا هَبَّ مِنَ اللَّیْلِ كَبَّرَ عَشْرًا وَحَمِدَ اللّٰهَ عَشْرًا وَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ
عَشْرًا وَقَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ عَشْرًا وَاسْتَغْفَرَ عَشْرًا وَهَلَّلَ اللّٰهَ عَشْرًا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ
مِنْ ضِیْقِ الدُّنْیَا وَضِیْقِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ عَشْرًا ثُمَّ یَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے شریق ہوزنی سے کہ کہا گیا میں حضرت
عائشہ رضی کے پاس پس پوچھا میں نے انسے کہ ساتھ کس چیز کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتے تھے جبکہ اٹھتے تھے رات کو

پس کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھی تو نے مجھ سے ایک چیز کہ نہیں پوچھی مجھ سے وہ چیز کسی نے پہلے تیرے سے تھے رسول خدا جب اٹھتے رات کو کہتے
اللہ اکبر دس بار اور الحمد للہ دس بار اور کہتے سبحان اللہ وبحمدہ دس بار اور کہتے سبحان الملک القدوس دس بار اور استغفار کرتے دس بار اور لا الہ الا اللہ کہتے دس بار پھر کہتے تین بار
یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے تنگی یعنے سختیون دنیا کی سے اور تنگی دن قیامت کے سے پھر شروع کرتے نماز تہجد روایت کی یہ
ابوداؤد نے ف محدثین کے نزدیک اسکو معشرات سبعہ کہتے ہین مقابل سبعات عشرہ کے یعنے جیسے مشہور صوفیہ رحمہم اللہ کے یہان ہیکہ دس
چیزین سات سات بار پڑھتے ہین اس حدیث مین سات چیزین دس دس بار پڑھنی فرمائین ہے ح + بعبارت مولانا

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ ثُمَّ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ثُمَّ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ بَعْدَ قَوْلِهٖ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ثَلٰثًا وَفِي اٰخِرِ الْحَدِيثِ ثُمَّ يَقْرَأُ
روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے نماز کے لیے رات کو اللہ اکبر کہتے پھر کہتے پاک ہے تو
یا الٰہی اور حمد کرتے ہین ہم تیری اور بابرکت ہے نام تیرا اور بلند ہے بزرگی تیری اور نہین کوئی معبود سوائے تیرے پھر کہتے اللہ بہت بڑا ہے بڑا
پھر کہتے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ سننے والے جاننے والے کے شیطان راندے ہوئے سے وسوسے اُسکے سے اور تکبر اُسکے سے کہ آدمی کو
تکبر مین گرفتار کرتا ہے اور شعر سکھانے اُسکے سے یعنے برے شعر سکھانے سے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے اور زیادہ کیا ابوداؤد نے
بعد قول اُنکے کے غیرک پھر کہتے لا الہ الا اللہ تین بار اور آخر حدیث مین یعنے بعد اعوذ کے یہ ذکر ہے پھر پڑھتے **وعن** رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ كُنْتُ أَبِيتُ عِنْدَ حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهٗ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّ الْعٰلَمِينَ الْهَوِيَّ ثُمَّ يَقُولُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ الْهَوِيَّ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہے ربیعہ بن کعب اسلمی سے کہ کہا تھا مین رات گذارتا نزدیک حجرے پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے پس تھا مین سنتا آواز حضرت کی جب کھڑے ہوتے رات کو یعنے نماز تہجد کے لیے کہتے دیر تک پاک ہے پروردگار
عالمون کا پھر کہتے دیر تک پاک ہے اللہ اور پاکی بیان کرتا ہون ساتھ تعریف اُسکی کے روایت کی یہ نسائی نے اور ترمذی نے مانند اسکے
اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے

باب التحریض علی قیام اللیل

باب ہے بیچ بیان رغبت دلانے کے قیام رات پر ف قیام رات سے مراد ہے قائم ہونا ساتھ عبادت کے رات کو یعنے تہجد وغیرہ پڑھنی ۱۲ ع

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ الشَّيْطٰنُ عَلٰى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلٰثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ عَلٰى كُلِّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ صَلّٰى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ
گرہ لگاتا ہے شیطان اوپر گدی سر ایک تمہارے کے جس وقت کہ وہ سوتا ہے تین گرہ مارتا ہے ہر گرہ پر یعنی ڈالتا ہے بیچ دل سونے والے
کے اوپر تیرے رات دراز باقی ہے پس سو رہ پس اگر جاگا وہ شخص پھر یاد کیا اللہ کو یعنے دل سے یا زبان سے کھل جاتی ہے ایک گرہ

یعنے گرہ غفلت کی پس اگر وضو کیا کھلتی ہے دوسری گرہ یعنی گرہ نجاست کی پس اگر نماز پڑھی کھلتی ہے تیسری گرہ یعنے گرہ کسالت اور بطالت کی پس صبح کرتا ہے شادمان پاک نفس اور اگر نہ جاگا اور ذکر نہ کیا اور وضو نہ کیا اور نماز نہ پڑھی صبح کرتا ہے پلید نفس کاہل روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف کہا ہے ابن ملک نے کہ مراد ساتھ گرہ کے گرہ کسل کی ہے یعنی باعث ہوتا ہے اُسکو کسل پر اور کہا میرک نے کہ اختلاف کیا گیا ہے بیچ اس گرہ کے بعضون نے کہا ہے کہ یہ محمول ہے حقیقت پر کہ حقیقۃً گرہ لگاتا ہے جیسے کہ ساحر وقت سحر کے کسی پر گرہ لگاتے ہین اور موید ہے اسکی ایک روایت کہ مرقات مین مذکور ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ محمول مجاز پر ہے گویا مشابہت دی شیطان کے منع کرنے کو ذکر وصلوٰۃ سے سونے والے کے تئین ساتھ فعل ساحر کے سحر کو کہ منع کرتا ہے مراد اُسکی سے اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد ساتھ اسکے گرہ دل کی اور مصمم کرنا اُسکا ایک چیز پر ہے یعنے وہ یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ رات بہت پڑی ہے سو یارہ پس باز رہتا ہے قیام سے اور پلید نفس یعنے غمگین دل اور متفکر اور متحیر اپنے مین اور کسالت یعنے نہین کرسکتا امور نیک جو ارادہ کرتا ہے اسلیے کہ مقید ہوتا ہے ساتھ قید شیطان کے اور بعید ہوتا ہے قرب رحمن سے ط ع +

وعن المُغِیرَۃِ قَالَ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی تَوَرَّمَتْ قَدَمَاہُ فَقِیْلَ لَہٗ لِمَ تَصْنَعُ ھٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہے مغیرہ سے کہ کہا قیام کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی رات کو یہان تک کہ سوج گئے قدم اُنکے پس کہا گیا واسطے اُنکے کسواسطے کرتے ہین یہ آپ حالانکہ بخشے گئے واسطے تمہارے وہ گناہ تمہارے کہ پہلے ہوئے اور وہ کہ پیچھے ہون فرمایا کیا نہ ہون مین بندہ شکر کرنے والا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی اللہ تعالے نے جو میرے سب گناہ بخشدیے ہین تو پس ہون کیا بسبب مغفرت عبادت کی چھوڑ دون پس بندہ شکرگذار نہ ہوون بلکہ یہ نعمت مغفرت کی اور اور نعمتین کہ مجھے عطا ہوئین ہین اُسکے شکرانہ مین مجھے بہت سی عبادت کرنی چاہیئے تا مین بندہ شکرگذار ہوون حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ فرمایا ایک قوم نے عبادت کے واسطے رغبت کی یعنے واسطے رغبت اور آرزوے جنت اور ثواب کے پس یہ عبادت سوداگرون کی ہے اور ایک قوم نے عبادت کی واسطے ڈر کے یعنے ڈر دوزخ اور عذاب کے پس یہ عبادت غلامون کی ہے اور ایک قوم نے عبادت کی واسطے شکر کے پس یہ عبادت احرار یعنے آزادون کی ہے ط ع +

وعن ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ ذُکِرَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقِیْلَ لَہٗ مَا زَالَ نَائِمًا حَتّٰی اَصْبَحَ مَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ قَالَ ذٰلِکَ رَجُلٌ بَالَ الشَّیْطٰنُ فِیْ اُذُنَیْہِ اَوْ قَالَ فِیْ اُذُنِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا ذکر کیا گیا نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حال ایک شخص کا پس کہا گیا واسطے حضرت کے کہ ہمیشہ وہ شخص سوتا ہے صبح تک نہین اُٹھتا طرف نماز کے فرمایا یہ شخص ہے کہ پیشاب کرتا ہے شیطان بیچ کان اُسکے کے یا فرمایا بیچ دونون کانون اُسکے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نہین اُٹھتا طرف نماز کے یعنی نماز تہجد کے لیے یا نماز صبح کے لیے نہین اُٹھتا اور شیطان کا پیشاب کرنا بعضون نے تو کہا ہے کہ حقیقۃً ہوتا ہے چنانچہ بعض صالحین سے منقول ہے کہ وہ سو رہے نماز نہین پڑھی یعنے تہجد یا فرض انہون نے خواب مین دیکھا کہ گویا ایک شخص آیا ہے سیاہ رنگ پس اُٹھایا اُسنے پاؤن اپنا پھر پیشاب کیا اُنکے کان مین اور حسن بصریؒ سے منقول ہے کہا اگر لگاتا ہاتھ اپنا کان کو تو پاتا اُسکو تر اور بعضے کہتے ہین کہ یہ کنایہ ہے اس سے کہ شیطان اُسکو حقیر جانتا ہے اسلیے کہ عادت ہے کہ جو کوئی نہایت حقیر جانتا ہے کسی چیز کو تو پیشاب کر دیتا ہے اُس پر ح ع +

وعن اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتِ اسْتَیْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃً فَزِعًا یَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰہِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّیْلَۃَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ یُوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ یُرِیْدُ اَزْوَاجَہٗ لِکَیْ یُصَلِّیْنَ رُبَّ کَاسِیَۃٍ فِی الدُّنْیَا عَارِیَۃٍ فِی الْاٰخِرَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

اور روایت ہی ام سلمہ سے کہا جاگے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک رات کو گھبرائے ہوئے فرماتے تھے سبحان اللہ کس قدر اوتارے گئے ہین آج کی رات مین خزانے اور کس قدر اُتارے گئے ہین فتنے کون شخص ہی کہ جگاوے حجرے والیون کو ارادہ رکھتے تھے اس سے بیبیان اپنی تاکہ نماز پڑھین یعنے تاکہ نماز پڑھ کر پاوین رحمت اور خلاص ہون عذاب اور فتنہ سے اکثر پہننے والیان کپڑے دنیا مین ننگے ہونگی آخرت مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے جو خزانے مال کے امت آنحضرت کو پہونچنے مقدر تھے اُس رات اُترنا اُنکا حضرت کو معلوم ہوا اسی طرح سے جو فتنہ مقدر تھے ہونے امت مین وہ حضرت کو پہلے سے معلوم ہوئے اور آخیر حدیث کے یہ معنے ہین کہ اکثر عورتین طرح طرح کے کپڑے پہنین گی اور آخرت مین عملون سے خالی ہونگی یا یہ کہ پہنے ہوئے ہونگی کپڑے نیند کے یعنے بسبب نیند کے یاد خدا سے غافل ہونگی اور آخرت مین درجون اور بزرگیون سے خالی ہونگے یا یہ کہ بنا بر ظاہر کے اور گہنے کے کپڑے پہنے ہوئے ہونگی دنیا مین اور حقیقت مین اور حکم آخرت مین ننگی ہونگی جیسا کہ پہننا سیت حیین کپڑے کا یا جالید ارکا، مولانا سر آور ملا علی قاری نے لکھا ہی کہ مراد خزانون سے رحمت ہی اور فتنون سے عذاب **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ثُمَّ يَبْسُطُ يَدَيْهِ يَقُولُ مَنْ يُقْرِضُ غَيْرَ عَدُومٍ وَلَا ظَلُومٍ حَتَّى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نزول فرماتا ہی رب ہمارا کہ با برکت ہی اور بلند ہی ہر رات مین طرف آسمان دنیا یعنے نیچے کے اُس وقت کہ باقی رہتی ہی تہائی رات پچھلی فرماتا ہی کون ہی کہ پکارے مجھکو پس قبول کرون مین واسطے اُسکے کون ہی کہ مانگے پس دون مین اُسکو کون ہی کہ بخشش چاہے مجھ سے پس بخشون مین اُسکو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین یہ ہی کہ پھر کھولتا ہی دونون ہاتھ اپنے یعنی لطف اور رحمت اپنی ظاہر کرتا ہی فرماتا ہی کون ہی کہ قرض دے ایسے کو کہ نہ فقیر ہی اور نہ ظلم کرنے والا ہی صبح تک یہی فرماتا رہتا ہی **ف** نزول فرماتا ہی رب ہمارا تاویل اسکی ابن حجر اور امام مالک رح وغیرہ نے یہ لکھی ہی کہ حکم اسکا اور رحمت اسکی یا ملائکہ اُسکے اترتے ہین اور مؤید ہی اسکی ایک حدیث صحیح کہ مرقات مین مذکور ہی یا یہ متشابہات سے ہی کہ علم اسکا اللہ ہی کو ہی اور معنے دعا کے ہین پکارنا جیسا کہ کہے بندہ یا رب اسکے مقابلہ مین اجابت اور قبول ہی جیسا کہ کہے پروردگار تعالی لبیک عبدی اور سوال کے معنے ہین طلب کرنا اور اُسکے مقابلہ مین دینا مطلب کا ہی اور کبھی دعا اور سوال ہر ایک بجائے دوسرے کے بھی واقع ہوتے ہین اور یہ روایت منافی نہین ہی اُس روایت کی کہ وارد ہوئی ہی کہ نزول فرماتا ہی اللہ تعالی جب گذرتی ہی تہائی رات اول اور ایک روایت مین ہی کہ جب گذرتی ہی آدھی رات یا دو تہائی رات اسلیے کہ احتمال ہی یہ کہ ہووے بعضی راتون مین اُس طرح اور بعضی مین اس طرح کذا قالہ ابن حبان اور قرض دے یعنے دیوے عبادت بدنیہ یا مالیہ بطریق قرض کے اور لینے عوض کے رب غنی کو کہ نہ فقیر ہی اور نہ عاجز ہی عطا سے اور نہ ظلم کرنے والا ہی کہ وفاء عہد نہ کرے یا ناقص دیوے ثواب یعنے کون ہی کہ عمل کرے دنیا مین بنظر اُمید ثواب کے آخرت مین واسطے غنی کے کہ نہین عاجز ہی اداے حق اُسکے سے اور واسطے عادل کے کہ نہین ظلم کرتا قرض دینے والے پر ساتھ ناقص دینے اُس چیز کے کہ لی ہی بلکہ کئی حصہ زیادہ ثواب دیتا ہی اُسکو اور وصف کیا ذات پاک اُسکی کو ساتھ نفی اُن دو وصفون کے اسلیے کہ مانع قرض دینے سے اکثر یہی دو صفتین ہوتی ہین فقیر ہوتا یا ظالم ہونا اور وہ ان دونون سے پاک ہی پس معنے یہ ہوئے کہ جو کوئی کرے بھلائی دنیا مین پاویگا جزا کامل میرے پاس عقبے مین ہی ع **وعن** جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ فِيهَا خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے جابر سے کہ کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق رات مین ایک ساعت ہے کہ نہین پاتا اسکو مرد مسلمان
اُس حال مین کہ مانگے اُسمین اللہ سے بھلائی امر دنیا کے سے اور آخرت کے سے مگر کہ دیتا ہے اُسکو وہ اور یہ ہر شب مین ہے روایت کی یہ مسلم نے
ف دیتا ہے حقیقۃً یا حکماً اور یہ ساعت معین ہے یا مبہم بعضے کہتے ہین کہ مبہم ہے مثل لیلۃ القدر کے اور ساعت جمعہ کے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ
ساعت آدھی رات کی ہے + ح + **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب
الصلوٰۃ الی اللہ صلوٰۃ داؤد واحب الصیام الی اللہ صیام داؤد کان ینام نصف اللیل ویقوم ثلثہ وینام سدسہ
ویصوم یوما ویفطر یوما متفق علیہ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہترین نمازون مین طرف
اللہ کے نماز داؤد کی اور بہترین روزون مین طرف اللہ کے روزے داؤد کے تھے وہ سوتے آدھی رات اور قیام کرتے تہائی رات اور
سوتے چھٹے حصے رات کے مین اور روزہ رکھتے ایک دن اور افطار کرتے ایک دن روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اسطرح کی نماز محبوب
اسلیے ہے کہ جب نفس دو ثلث مین رات کو سوویگا تو نشاط عبادت مین خوب ہووےگی اور روزے اسطرح کے محبوب اسلیے ہین کہ نفس پر اسمین مشقت بہت
پڑتی ہے + ع + **وعن** عائشۃ قالت کان تعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینام اول اللیل ویحیی اخرہ ثم ان کانت لہ
حاجۃ الی اھلہ قضی حاجتہ ثم ینام فان کان عند النداء الاول جنبا وثب فافاض علیہ الماء وان لم یکن جنبا
توضأ للصلوٰۃ ثم صلی رکعتین متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہ کہا تھے یعنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سوتے اول
شب اور زندہ رکھتے آخر شب کو یعنے بیدار رہتے پھر اگر ہوتی حضرت کو حاجت طرف اہل اپنے کے یعنے صحبت کی ادا کرتے حاجت اپنی پھر
سوتے پس اگر ہوتے وقت پہلی اذان کے جنبی تو اُٹھتے اور ڈالتے اپنے پر پانی اور اگر نہوتے جنبی وضو کرتے نماز کے لیے پھر پڑھتے دو رکعتین سنت فجر کی روایت کی
یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ حدیث حضرت عائشہ رضہ سے مفصل روایت کی گئی ہے شمائل ترمذی مین کہ کہا حضرت عائشہ رضہ نے تھے حضرت سوتے
اول رات یعنے بعد نماز عشا کے آدھی رات تک پھر اُٹھتے سدس رابع اور خامس مین یعنے چوتھے حصے چھٹے اور پانچوین مین تہجد کے لیے پس جب ہوتا وقت
سحر کا وتر پڑھتے پھر سونے پر آتے یعنے سونے کے لیے اسلیے کہ وہ مستحب ہے سدس سادس مین تاکہ قوت حاصل ہو سبب اُسکے نماز صبح پر اور اُسکے مابعد کے
وظائف طاعات پر پس جب ہوتی اُنکو حاجت صحبت کرتے اہل اپنے سے پس جب سنتے اذان اُٹھتے پس اگر ہوتے جنبی ڈالتے اپنے پر پانی یعنی نہاتے
اور اگر نہوتے جنبی تو وضو کرتے اور نکلتے طرف نماز کے یعنے بعد سنتین پڑھنے کے گھر مین انتہی اس حدیث سے واضح ہو گئے معنے حدیث اول کے اور ظاہر
یہ ہے کہ حضرت بعد صحبت کرنے کے وضو کرکے آرام کرتے ہونگے اور مراد پہلی اذان سے اذان متعارف ہے اور دوسری اذان تکبیر ہے اور اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ حضرت آدھی رات آرام فرماتے اور آدھی رات بیدار کیونکہ اول سدس یعنے چھٹے حصے شب مین عشاء تک جاگتے رہتے پھر دوسرے اور تیسرے
سدس مین آرام فرماتے پھر چوتھے اور پانچوین سدس مین جاگتے رہتے پھر چھٹے سدس مین سوتے پس تین سدس سوتے اور تین سدس جاگتے

ع + **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بقیام
اللیل فانہ داب الصالحین قبلکم وھو قربۃ لکم الی ربکم ومکفرۃ للسیات ومنھاۃ عن الاثم رواہ الترمذی
روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم کرو قیام رات کا یعنے نماز تہجد کی پڑھنی اسلیے کہ وہ طریقہ اچھے
لوگون کا ہے کہ پہلے تمہارے تھے اور قیام رات کا سبب نزدیکی تمہاری کا ہے طرف پروردگار تمہارے کے اور سبب دور ہونے گناہون کا ہے اور باز رکھنے والا ہے
گناہون سے روایت کی یہ ترمذی نے ف مراد اچھے لوگون سے انبیا اور اولیا ہین اور اسمین تنبیہ ہے اسپر کہ تعیین نماز بطریق اولی پڑھنی چاہیے

اسلیے کہ تم بہتر ہو سب امتون مین اور اشارہ ہے اسپر کہ جو قیام رات کا نہین کرتا وہ تمکین کاملین سے نہین بلکہ بمنزلہ فاسقون کے ہے چھپے رہے کے ہی پوشیدہ ہو ع + **وعن** اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ يَضْحَكُ اللهُ اِلَيْهِمُ الرَّجُلُ اِذَا قَامَ بِاللَّيْلِ يُصَلِّي وَالْقَوْمُ اِذَا صَفُّوْا فِي الصَّلٰوةِ وَالْقَوْمُ اِذَا صَفُّوْا فِي قِتَالِ الْعَدُوِّ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ

اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین یعنے تین طرح کے لوگ ہین کہ ہنستا ہے اللہ تعالےٰ طرف اُنکے یعنے راضی ہوتا ہے اُنسے اور دیکھتا ہے طرف اُنکے نہایت نظر عنایت اور رحمت سے ایک وہ شخص کہ کھڑا ہو کر رات کو نماز پڑھے یعنے تہجد کی اور دوسری وہ قوم کہ صف درست کرین واسطے پڑھنے نماز کے اور تیسری وہ قوم کہ صف درست کرین بیچ لڑنے دشمن کے یعنی وقت جہاد کے روایت کی شرح السنہ مین **وعن** عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللهَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا اور روایت ہے عمرو بن عبسہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت نزدیک ہونا پرورد گار کا بندے سے درمیان رات پچھلی کے ہے پس اگر ہو سکے تجھسے یہ کہ ہو تو اُن شخصون مین سے کہ یاد کرتے ہین اللہ کو اُس وقت مین پس ہو یعنے کوشش کر اسکی کہ ہووے تو انمین سے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے باعتبار سند کے ف نزدیک ہونا رب کا یعنی رضا اسکی کا اور درمیان رات پچھلی کے کہ ابتدا اُسکی ثلث اخیر سے ہوتی ہے اور وہ وقت اُٹھنے کا ہوتا ہے تہجد کے لیے اور عمرو بن عبسہ مقرب حضرت کے اور مجذوب درگاہ کبریائی کے ہین ابتدائی ظہور نبوت مین کہ آنحضرت مکہ مین تھے وہ اپنے وطن مین تھے اُنکے دل مین یکایک نور توحید کا اور کراہیت بت پرستی اور شرک کی پڑی پس سُنا کہ مکہ مین ایک شخص پیدا ہوا ہے کہ لوگون کو توحید کی طرف بلاتا ہے اور بتون کی عبادت سے منع کرتا ہے وہ مکہ مین آئے اور خبر اُن حضرت کی پوچھی آنحضرت اُن دنون مین ساتھ حکم اللہ تعالیٰ کے نظر اعداء دین کی سے پوشیدہ تھے اُنھون نے پوچھا کہ تم مین کوئی شخص پیدا ہوا ہے کہ راہ و روش تمھاری سے نکل گیا اور دین کی طرف بلاتا ہے لوگون نے کہا ہان ایک دیوانہ ہے کہ طریقہ باپ دادے کا چھوڑ دیا ہے اور رسم نئی نکالی ہے بیت دیوانہ گئی ہر دو جہاں بخشی + دیوانہ تو ہر دو جہان را چہ کند اُنھون نے کہا کہ پھر وہ کہان ملینگے کہا لوگون نے آدھی رات کو نکلتا ہے اور گرد خانہ کعبہ کے پھرتا ہے عمرو بن عبسہ آدھی رات کو نکلے اور کعبہ کے پردے مین چھپ رہے ناگاہ ایک شخص کو دیکھا کہ پیدا ہوا اور کیا شخص ہے وہ کہ سب آدمی خاک آستانہ اُسکی کے ہین پس لا الہ الا اللہ کہتا ہے اور گرد کعبے کے پھرتا ہے عمرو بن عبسہ نکلے اور سلام کیا اور پوچھا کہ کون شخص ہے تو اور دین تیرا کیا ہے حضرت نے فرمایا مین رسول خدا کا ہون اور دین میرا لا الہ الا اللہ ہے عمرو بن عبسہ نے کہا مین بھی اس دین کو دوست رکھتا ہون پس وہ ایمان لائے وہ تیسرے یا چوتھے ہین دین مین پس حضرت نے اُنکو رخصت کیا اور فرمایا کہ پروردگار میرے نے مجھسے ایک وعدہ کیا ہے جب وہ پورا ہوگا میرے پاس آنا پس بعد اسکے عمرو بن عبسہ مدینہ مین آئے اور حضرت کی صحبت مین حاضر رہے اور کمال کو پہونچے + ع ح **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى وَاَيْقَظَ امْرَاَتَهٗ فَصَلَّتْ فَاِنْ اَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ رَحِمَ اللهُ امْرَاَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَاَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَصَلّٰى فَاِنْ اَبٰى نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرے اللہ تعالیٰ اُس شخص کو کہ اُٹھا رات سے پھر نماز پڑھی اور جگایا اپنی عورت کو پس نماز پڑھی اُس عورت نے بھی پھر اگر عورت نہ جاگی یعنے بسبب غلبہ نیند کے اور کثرت کسل کے چھینٹے دیوے اُسکے منہ پر پانی کے

رحمت کرے اللہ اُس عورت کو کہ اُٹھی رات سے پس نماز پڑھی اور جگایا خاوند اپنے کو پس پڑھی نماز خاوند اُسکے نے بھی پھر اگر نہ جاگا خاوند چھینٹے دیئے منہ اُسکے پر پانی کے روایت کی یہ ابو داؤد نے اور نسائی نے **ف** پس نماز پڑھی یعنے تہجد کی اور اگر قضا ہو اُسکے ذمہ ہو اولی ہے اُسکا پڑھنا اور یہ چھینٹے دینے سے مراد یہ ہے کہ سعی کرے اُسکے اٹھانے میں واسطے طاعت رب اُسکے کے جس طرح کہ ممکن ہو پس حاصل یہ کہ مرد وعورت کو چاہیے کہ آپس میں مددگار رہے ایک دوسرے کا طاعت پر اور اسی طرح رفیقوں کو بھی آپس میں یہی چاہیے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ جبر کرنا کسی کو خیر پر جائز ہے بلکہ مستحب ہے ؏ **وعن** اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ وَدُبُرُ الصَّلَوٰتِ الْمَکْتُوْبَاتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا کہا گیا اے رسول خدا کے کون سے وقت بہت قبول ہوتی ہے دعا فرمایا درمیان رات پچھلی کے یعنی تہائی رات پچھلی رہے اور پیچھے فرض نماز دن کے روایت کی یہ ترمذی نے

وعن اَبِیْ مَالِكِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ غُرَفًا یُرٰی ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِمَنْ اَلَانَ الْکَلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَتَابَعَ الصِّیَامَ وَصَلّٰی بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِی شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَلِیٍّ نَحْوَهُ وَفِیْ رِوَایَتِهٖ لِمَنْ اَطَابَ الْکَلَامَ اور روایت ہے ابی مالک اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہشت میں بالاخانے ہیں ایسے کہ معلوم ہوتی ہیں باہر کی چیزیں اُنکی اندر اُنکے سے اور اندر کی چیزیں اُنکی باہر اُنکے سے یعنی بسبب نہایت صفائی کے تیار کیا ہے اُنکو اللہ تعالیٰ نے واسطے اُس شخص کے کہ نرمی سے کرے بات اور کھلاوے کھانا اور پے در پے روزے رکھے یعنی اکثر روزے نفل رکھتا رہے اور پڑھے نماز رات کو یعنی تہجد ایسے وقت کہ آدمی سوتے ہوں یعنی اکثر آدمی سوتے ہوں نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں اور نقل کی ترمذی نے حضرت علی رضی سے مانند اسکے اور اُسکے روایت میں بجائے لمن الان الکلام کے لمن اطاب الکلام ہے معنی دونوں کے ایک ہی ہیں **ف** کہا ہے بعضوں نے کہ ادنی درجہ پے در پے روزے رکھنے کا یہ ہے کہ تین روزے ہر مہینے میں رکھے ؏

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَکُنْ مِثْلَ فُلَانٍ کَانَ یَقُوْمُ مِنَ اللَّیْلِ فَتَرَكَ قِیَامَ اللَّیْلِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا فرمایا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عبد اللہ مت ہو مانند فلانے کے کہ تھا قیام کرتا رات کو پس چھوڑ دیا قیام رات کا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی چھوڑ دیا قیام رات کا بغیر عذر کے واسطے رفاہیت نفس کے پس داخل ہوا گویا بیچ سالک اُن کے کہ جنکے حق میں کہا گیا ہے تارک الورد ملعون اور اس حدیث میں اشارہ ہے طرف اسکے کہ ترک کرنا عبادت کا اور رجوع کرنا طرف عادت کے نقصان ہے بعد زیادتی کے اور اس سے حضرت نے پناہ مانگی ہے نعوذ باللہ من الحور بعد الکور یعنے پناہ مانگتے ہیں ہم ساتھ اللہ کے نقصان سے بعد زیادتی کے پس لائق ہے سالک کو کہ طالب زیادتی کا رہے اور اسی لیے کہا گیا ہے کہ جو کوئی نہ ہووے زیادتی میں پس وہ نقصان میں ہے ؏ **وعن** عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کَانَ لِدَاوٗدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ مِنَ اللَّیْلِ سَاعَةٌ یُوْقِظُ فِیْهَا اَهْلَهٗ یَقُوْلُ یَا اٰلَ دَاوٗدَ قُوْمُوْا فَصَلُّوْا فَاِنَّ هٰذِهٖ سَاعَةٌ یَسْتَجِیْبُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِیْهَا الدُّعَاءَ اِلَّا لِسَاحِرٍ اَوْ عَشَّارٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے عثمان بن ابی العاص سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے واسطے داؤد علیہ السلام کے ایک وقت رات میں یعنے نصف اخیر میں کہ جگاتے تھے اُسمیں اہل اپنے کو کہتے اے آل داؤد کے کھڑے ہو پس نماز پڑھو پس تحقیق یہ وقت ہے کہ قبول فرماتا ہے اللہ عزوجل اسمیں دعا کو مگر واسطے جادوگر یا عشار کے روایت کی یہ احمد نے **ف** عشار یعنی چوکیدار وغیرہ کہ ناکوں وغیرہ پر بیٹھے ہیں اور لوگوں سے مال اُنکے ازراہ ظلم کے لیتے ہیں جیسے یہاں محصول لینے پر لوگ مقرر ہیں پس فرمایا کہ ساحر کی اور

عشاء کی دعا نہیں قبول ہوتی اسلیے کہ انسے ضرر پہونچتا ہے خلق کو اسلیے کہا ہے بعض عارفین نے کہ عبودیت یہ ہے کہ تعظیم کرے امر الٰہی کی اور شفقت کرے خلق اللہ پر ۴ ع **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْمَفْرُوْضَةِ صَلٰوةٌ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بہترین نماز بعد فرضوں کے یعنے اور بعد سنتوں موکدہ اسکے کے نماز درمیان رات کے ہے روایت کی یہ احمد نے **ف** کہا میرک نے کہ اس میں حجت ہے واسطے ابی اسحق مروزی شافعی کے اسپر کہ نماز رات کی افضل ہے سنن رواتب سے اور کہا ہے اکثر علماء نے کہ سنن رواتب افضل ہیں لیکن قول اول قوی تر ہے واسطے صریح دلالت کرنے اس حدیث کے انتہی اور تحقیق اسمیں یون ہے کہ تہجد افضل ہے اس جہت سے کہ اسمیں مشقت زیادہ ہوتی ہے نفس پر اور بعید ہے ریا سے اور سنن رواتب اس جہت سے افضل ہیں کہ سبب تاکید ہے انکے پڑھنے کے ساتھ فرضوں کے اور ملحق ہیں فرضوں کے پس کچھ منافات نہیں یا یون کہا جاوے کہ نماز رات کی افضل ہے اسلیے کہ مشتمل ہے اوپر وتر کے کہ واجب ہے حضرت جنید بغدادی رحمہ کو بعد انتقال کے کسی نے خواب میں دیکھا پوچھا کہ تمھارے رب نے کیا معاملہ کیا تمھارے ساتھ انھوں نے کہا کہ جاتی رہیں وہ باتیں کہ معارف وحقائق سے کہتا تھا میں اور فنا ہو گئے اشارے کہ بیان کرتا تھا میں اور فائدہ نہ دیا مجکو مگر چند رکعتون نے کہ درمیان شب کے پڑھتا تھا میں رغبت دلائی طالبوں کو اسکی کہ اہتمام وکوشش عبادت وریاضت میں خوب کرو اور نہ اعتماد کرو نکات تصوف پر بیت کار کن کار بگذر از گفتار کاندرین راہ کار دارد کار ع ح مولانا **وعنه** قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا یُصَلِّیْ بِاللَّیْلِ فَاِذَا اَصْبَحَ سَرَقَ فَقَالَ اِنَّهٗ سَیَنْهَاهُ مَا تَقُوْلُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے انھیں سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا تحقیق فلانا شخص نماز پڑھتا ہے رات کو پس جب صبح کرتا ہے چوری کرتا ہے فرمایا شتاب ہے کہ باز رکھے گی نماز اسکی اس چیز سے کہ تو کہتا ہے روایت کی یہ احمد اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** یعنی اسکی فراولت سے اللہ تعالی توفیق توبہ کی نصیب کریگا اور بسبب سرایت کرنے نور ذات اور برکت اسکی کے باز رہیگا اس فعل بد سے جیسے کہ قرآن مجید میں فرمایا ہے ان الصلوٰۃ تنہٰی عن الفحشاء والمنکر یعنی نماز باز رکھتی ہے بے حیائی اور بری بات سے ۲ ع **وعن** اَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَیْقَظَ الرَّجُلُ اَهْلَهٗ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلَّیَا اَوْ صَلّٰی رَكْعَتَیْنِ جَمِیْعًا كُتِبَا فِی الذَّاكِرِیْنَ وَالذَّاكِرَاتِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی سعید اور ابی ہریرہ سے کہا دونون نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ جگاوے آدمی بی بی اپنی کو رات کو پس نماز پڑھی دونون نے یا فرمایا نماز پڑھی ہر ایک نے دو رکعتیں اکٹھی لکھے جاتے ہیں بیچ مردون ذکر کرنے والوں اور عورتوں ذکر کرنے والیوں کے روایت کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** اہل سے مراد بی بی ہے یا بی بی اور اولاد اقارب اور غلام اور لونڈیاں اسکی اور راوی کو شک ہے کہ حضرت نے لفظ فصلیا کا فرمایا یعنے مرد نے اور اسکی اہل نے دو رکعتیں نماز کی پڑھیں اکٹھی یا لفظ فصلی کا فرمایا یعنے ہر ایک نے دو رکعتیں نماز کی پڑھیں اکٹھی مطلب دونون لفظوں کا ایک ہی ہے پس لکھے جاتے ہیں دونوں ذاکرون اللہ کثیراً والذاکرات میں کہ جنکی فضیلت کلام اللہ میں مذکور ہے والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات اعد اللہ لہم مغفرۃ واجرا عظیما یعنے اور بہت یاد کرنے والے اللہ کے مرد اور عورتیں تیار کر رکھی ہے اللہ نے انکے لیے مغفرت اور ثواب بڑا ۴ ع **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَشْرَافُ اُمَّتِیْ حَمَلَةُ الْقُرْاٰنِ وَاَصْحَابُ اللَّیْلِ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اشراف یعنی بزرگ قدر امت میری کے اٹھانے والے قرآن کے اور صاحب رات کے روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** اٹھانے والے قرآن کے یعنی جو

جو

قرآن یاد کرین اور عمل کرین امر و نواہی اُسکے پر وہ میری امت مین بزرگ قدر ہین جیسے کہا اور روایت مین آیا ہے کہ جسنے حفظ کیا قرآن پس تحقیق نقل کی گئی نبوت درمیان دونون پہلوؤن اُسکے کے مگر یہ کہ نہین وحی کی جاتی طرف اُسکے یعنی وحی جلی پس تحقیق وحی کی جاتی ہے طرف اُسکے وحی خفی یعنی مطلب بے وحی جلی کا اور کہا طیبی نے کہ مراد حفظ سے یہ ہے کہ یاد کرے اسکو اور عمل کرے موافق اُسکے والا ہوتا ہے بیچ زمرہ اُن لوگون کے کہ جنکے حق مین فرمایا ہے اللہ تعالی نے کمثل الحمار یحمل اسفارا یعنی جنکو کتاب اللہ یاد ہووے اور پھر اُسپر عمل نہ کیا تو وہ ایسے ہین جیسے گدھے پر کتابین لادین یعنی کچھ فائدہ نہین اُنکو اُس سے اور صاحب رات کے یعنی جو مداومت کرتے ہین شب بیداری پر اور نماز اور قرآن پڑھنے پر اسمین ع

وعن ابْنِ عُمَرَ اَنَّ اَبَاهُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَاشَاءَ اللّٰهُ حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ اَيْقَظَ اَهْلَهٗ لِلصَّلٰوةِ يَقُوْلُ لَهُمُ الصَّلٰوةَ ثُمَّ يَتْلُوْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ باپ اُنکے حضرت عمر بن الخطاب تھے نماز پڑھتے رات کو جسقدر چاہتا اللہ یہانتک کہ جب ہوتی پچھلی رات جگاتے اپنے اہل کو یعنی بی بی وغیرہ کو نماز کے لیے فرماتے اُنکو پڑھو نماز پھر پڑھتے یہ آیت اور حکم کر اہل یعنی لوگون اپنے کو ساتھ نماز کے اور صبر کر اُسپر نہین مانگتے ہم تجھسے روزی ہمین روزی دیتے ہین تمکو اور آخرت واسطے پرہیزگارون کے ہے روایت کی یہ مالک نے **ف** اور صبر کر اُسپر یعنی بہت صبر کر اوپر اُٹھانے مشقتون نماز کے اور مشقتون امر اہل اپنے کے بسبب نماز کے پس متوجہ ہو تو ساتھ اُنکے عبادت اللہ تعالی کی پر اور مدد ڈھونڈ ساتھ اُسکے اوپر غنا ظاہر و باطن اپنی کے اور مت فکر کر امر رزق اپنے کی اور فارغ رکھ دل اپنا واسطے امر آخرت کے اسلیے کہ ہم قادر ہین بندون کے رزق دینے پر تجھسے رزق نہین مانگتے ہین ہم کہ بیچ حاصل کرنے رزق اور وجہ معیشت اپنی کے اور اور ون کی سعی کرے اور مشقت اُٹھاوے ایسی کہ باز رکھے نماز سے ہم رزق دیتے ہین تجھکو جیسے کہ رزق دیتے ہین غیر تیرے کو اور عاقبت محمودہ یعنی انجام کار بخیر ہونا دنیا اور آخرت مین واسطے متقیون کے ہے ع ح

باب القصد فی العمل

باب ہے بیچ بیان میانہ روی کرنے کے عمل مین **ف** یعنی عمل نفل مین چاہیے کہ میانہ روی کرے یعنی کمی زیادتی نہ کرے

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى نَظُنَّ اَنْ لَا يَصُوْمَ مِنْهُ شَيْئًا وَيَصُوْمُ حَتّٰى نَظُنَّ اَنْ لَا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا وَكَانَ لَا تَشَاءُ اَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْتَهٗ وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَيْتَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے انس سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرتے ایک مہینے مین سے یعنی اکثر ایام یہانتک کہ گمان کرتے ہم یہ کہ نہین روزہ رکھنے کے اسمین سے کچھ اور روزے رکھتے یعنی اکثر ایام اُسی مہینے مین سے یا اور مہینے مین سے یہانتک کہ گمان کرتے ہم کہ یہ نہ افطار کرینگے اسمین سے کچھ اور تھے کہ نہ چاہے تو یہ کہ دیکھے اُنکو رات مین نماز پڑھتے ہوئے مگر کہ دیکھے تو اُنکو اور نہ چاہے تو کہ دیکھے تو اُنکو سوتے ہوئے مگر کہ دیکھے تو اُنکو روایت کی یہ بخاری نے **ف** یعنی نہ تھے حضرت کہ ہمیشہ روزہ دار ہوویں تا افراط یعنی زیادتی لازم آوے اور نہ ہمیشہ افطار کرتے تھے تا تفریط یعنی کمی لازم آوے بلکہ ہر مہینے مین کبھی روزے رکھتے اور کبھی افطار کرتے اور اسی طرح رات کو نماز بھی پڑھتے اور سوتے بھی نہ تمام شب نماز پڑھتے اور نہ تمام شب سوتے پس تھا عمل حضرت کا متوسط نہ زیادہ نہ کم ح **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ اَدْوَمُهَا وَاِنْ قَلَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت محبوب عملون کا نزدیک اللہ کے ہمیشہ کرنا عملون کا ہے اگرچہ کم ہون روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا مظہر نے کہ بسبب اس حدیث کے برا جانتے ہین اہل تصوف ترک اوراد کو جیسے کہ برا جانتے ہین ترک فرائض کو انتہی اور ظاہر تر یہ ہے کہ یہ ترک اولی ہے اور وجہ اسکی

یہ ہے کہ جب بندہ نے ترک کی طاعت بغیر ضرورت کے پس اس نے گویا اعراض کیا عبادت مولیٰ سے پس مستحق ہوا عتاب کا بخلاف مداومت
کرنے والے کے کہ وہ مستحق ہوتا ہے اسکا کہ محبوب ہووے اور اگرچہ کم ہون حاصل یہ کہ عمل قلیل ساتھ مداومت اور مواظبت کے بہتر ہے عمل کثیر سے ساتھ
ترک رعایت اور محافظت کے ع **وعنہا** قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُذُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِیْقُوْنَ
فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَمَلُّ حَتّٰی تَمَلُّوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انھیں عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لو عملوں سے اسقدر
کہ طاقت رکھو یعنی ہمیشہ کر سکو اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں تنگ ہوتا یہان تک کہ تنگ ہو تم روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی لازم کرو
نفسون اپنے پر بہت عبادت کہ نہ قدرت رکھو ہمیشہ کرنے اسکے کی بلکہ اسیقدر اختیار کرو کہ ہمیشہ کر سکو اسلیے کہ اللہ ملول نہیں ہوتا یعنی ترک
نہیں کرتا دینا ثواب کا یہان تک کہ ملول ہو تم یعنی چھوڑ دو عبادت حاصل یہ کہ اللہ تعالیٰ ثواب عبادت پر دیے جاتا ہے ترک نہیں کرتا مگر جبکہ تھک کر چھوڑ
دو گے اللہ تعالیٰ ثواب بھی دینا چھوڑ دیگا پس عبادت متوسط کرو تا ہمیشہ نبھے ع **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ لِیُصَلِّ اَحَدُکُمْ نَشَاطَہٗ وَاِذَا فَتَرَ فَلْیَقْعُدْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ نے چاہیے کہ پڑھے نماز
ایک تمھارا وقت خوشی تک اور جسوقت کہ سست ہو پس چاہیے کہ بیٹھ جاوے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حاصل یہ کہ چلنے والے راہ آخرت کو
چاہیے کہ کوشش کرے عبادت مین بقدر طاقت کے اور اختیار کرے میانہ روی طاعت مین اور احتراز کرے ملول ہو کر عبادت کرنے سے اور جب سست ہوا اور
بیٹھ رہا عبادت سے اور مشغول ہو کسی مباح چیز مین قسم کلام اور نیند وغیرہ سے اوپر قصد حاصل ہونے خوشی کے عبادت مین تو وہ گنا جاتا ہے طاعت اسی لیے
کہا گیا ہے کہ نیند عالم کی عبادت ہے اور جاننا چاہیے کہ بیچ ترک کرنے عمل کے وقت کسالت اور ملالت کے حدیثین بہت واقع ہوئی ہین اسلیے کہ گران ہو
عمل کا نفس پر آخر کو سبب ترک عمل اور نقصان اسکے کا ہوتا ہے لیکن چاہیے کہ کوشش کرے اور نفس کو بہت عمل کرنے کی عادت ڈالے اور ساتھ
مشقت اور ریاضت کے خوگر ہووے مانند کاہل وجودون اور آرام طلبون کے نہ ہو جاوے کہ تھوڑے سے عمل مین فی الحال تھک جاتے ہین اور
چھوڑ دیتے ہین اکثر ہوتا ہے کہ جنکو پہلے دو رکعت نماز کی اور ایک سیپارہ قرآن کا پڑھنا گران معلوم ہوتا تھا اور ملول ہوتے تھے اس سے انکو بہت
عمل کی عادت والنے سے سو رکعت نماز کی اور دس سیپارہ قرآن کے پڑھنے آسان معلوم ہوتے ہین ع ح **وعن** عَائِشَۃَ قَالَتْ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُکُمْ وَھُوَ یُصَلِّیْ فَلْیَرْقُدْ حَتّٰی یَذْھَبَ عَنْہُ النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا
صَلّٰی وَھُوَ نَاعِسٌ لَا یَدْرِیْ لَعَلَّہٗ یَسْتَغْفِرُ فَیَسُبُّ نَفْسَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ اونگھے ایک تمھارا اس حال مین کہ نماز پڑھتا ہو پس چاہیے کہ سو رہے یہان تک کہ جاتی رہے اس سے نیند پس تحقیق ایک تمھارا جب نماز پڑھے
اونگھتے ہوئے نہین جانتا وہ چیز کہ کہتا ہے غلبہ نیند کے سے شاید کہ ارادہ کرے طلب مغفرت کا پس بددعا کرے نفس اپنے کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف**
یعنی مثلاً ارادہ کرے کہ کہے اللّٰھم اغفرلی بجاے اسکے بسبب غلبہ نیند کے کہہ بیٹھے اللّٰھم عفرلی ساتھ عین مہملہ اور فے کے کہ معنی اسکے ہین یا اللہ خاک کر
مجھکو پس یہ بددعا ہوئی نفس پر اسلیے کہ وہ کنایہ ہے ذلت اور خواری سے ع **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدِّیْنَ یُسْرٌ وَلَنْ یُّشَادَّ الدِّیْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَہٗ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا وَاسْتَعِیْنُوْا
بِالْغَدْوَۃِ وَالرَّوْحَۃِ وَشَیْءٍ مِّنَ الدُّلْجَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے تحقیق دین آسان ہے اور نہین سختی کرتا دین مین کوئی مگر کہ غالب آتا ہے دین اسپر پس میانہ روی کرو اور قریب طاقت کے لو
عمل اور خوشی ہو یعنی ساتھ جنت اور سلامتی کے اور ہر نعمت اور کرامت کے اسلیے کہ دیتا ہے اللہ تعالیٰ بہت سا ثواب تھوڑے عمل پر

اور دوجا ہو ساتھ وقت صبح اور وقت شام کے اور کچھ اخیر رات کے روایت کی یہ بخاری نے **ف** دین آسان ہے یعنی احکام شرع اللہ تعالی نے آسان مقرر کیے ہین پس سخت نہ پکڑو انکو اپنے نفسون پر بطور رہبانیت کے اور نہین سختی کرتا دین مین کوئی مگر کہ غالب آتا ہے دین اُسپر یعنی جو کوئی اپنے نفس پر غیر واجب باتون کو واجب کرتا ہے اور مشکل طرح عبادت کرنی اختیار کرتا ہے تو دین اُسپر غالب آتا ہے یعنی اداے حق اسکے سے وہ عاجز ہوتا ہے پس وہ دین غالب ہوا اور وہ مغلوب اور قاربوا کے معنی یہ ہین کہ قریب ہو امر دین کے ساتھ سہولت کے اور نہ دور ہو اس سے ساتھ سختی کے اور طیبی نے کہا ہے کہ قاربوا تاکید ہے سددوا کی پس جو معنی سددوا کے ہین سو ہی قاربوا کے اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ نزدیکی ڈھونڈھو اور معنی حدیث کے یہ ہین کہ بہت زیادہ نہ کرو عبادت کہ ہر وقت عبادت کرتے رہو بلکہ غنیمت گنو عبادت ان تین وقتون مین اول دن مین اور آخر روز مین اور کچھ اخیر رات مین یہ اشارہ ہے تہجد کی نماز کا ۱۲ ع ح * **وعن عمرؓ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نام عن حزبہ او عن شیء منہ فقراہ فیما بین صلوۃ الفجر وصلوۃ الظہر کتب لہ کانما قراہ من اللیل رواہ مسلم

اور روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سو رہا بغیر پڑھے تمام وظیفہ اپنے کے یا بعض وظیفہ سے پھر پڑھا اسکو درمیان نماز فجر کے اور نماز ظہر کے لکھا جاتا ہے واسطے اسکے گویا کہ پڑھا اُسکو رات کو روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی ایک شخص نے کچھ وظیفہ مقرر کیا تھا قسم کلام اللہ اور اوراد و اذکار اور نماز سے کہ شب کو پڑھتا تھا اور وہ فوت ہو گیا پھر اُسکے مابین نماز فجر اور ظہر کے یعنی پہلے پہلے زوال کے پڑھ لیا تو اسکے لیے ثواب رات کے پڑھنے کا سا لکھا جاتا ہے اور ایسے ہی حکم دن کے وظیفہ کا ہو کہ دن کو فوت ہو گیا رات کو پڑھ لیا تو دن کے پڑھنے کا سا ثواب لکھا جاتا ہے روز و شب آپس مین خلیفہ ایک دوسرے کے ہین اور اسمین جو خاص رات کے وظیفہ کا ذکر کیا اسلیے کہ اکثر واقع ہو جاتا ہے یعنی نماز تہجد کی اور اوراد اور اذکار بسبب غلبہ نیند کے رہ جاتے ہین اسی لیے اس حدیث کو اس باب مین لائے ۱۲ ح * **وعن عمران بن حصین** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صل قائما فان لم تستطع فقاعدا فان لم تستطع فعلی جنب رواہ البخاری

اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ کھڑے ہو کر پس اگر نہو سکے پس پڑھ بیٹھ کر پس اگر یہ بھی نہو سکے پس پڑھ کروٹ پر روایت کی یہ بخاری نے **ف** یعنی کروٹ سے پڑھے قبلہ کی طرف منہ کر کے اور اگر قبلہ کی طرف منہ نہ کر سکے اور نہ کوئی قبلہ کی طرف منہ پھیرنے والا ہم پہونچے تو ہر طرف جائز ہے اور ہمارے نزدیک افضل یہ ہے کہ چت لیٹے رو بقبلہ ہو کر اور تکیہ مونڈھون کے نیچے رکھکر سر اونچا کرے اور اشارون سے نماز پڑھے چنانچہ دارقطنی نے ایک حدیث روایت کی ہے کہ اُس سے چت ہی نماز پڑھنی ثابت ہوتی ہے اور یہ حدیث حضرتؐ نے عمرانؓ سے فرمائی تھی انکو بواسیر تھی وہ چت نہ لیٹ سکتے تھے پس اورون کے لیے حجت نہین ہو سکتی اسلیے کہ وہ معذور تھے اور یہ حکم حضرتؐ نے فرض نماز کا فرمایا ہے پس نفلون مین یہ بطریق اولی جائز ہوگا ۱۲ ع * **وعنہ** انہ سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن صلوۃ الرجل قاعدا قال ان صلی قائما فہو افضل ومن صلی قاعدا فلہ نصف اجر القائم ومن صلی نائما فلہ نصف اجر القاعد رواہ البخاری

اور روایت ہے انہین عمران سے کہ انہون نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال نماز آدمی کا بیٹھے ہوئے یعنی نماز نفل کا با وجود قدرت کے قیام پر فرمایا اگر پڑھے کھڑے ہو کر پس وہ بہتر ہے اور جو کوئی پڑھے یعنی نفل بغیر عذر کے بیٹھے ہوئے پس واسطے اسکے آدھا ثواب کھڑے کا اور جو کوئی پڑھے لیٹے ہوئے یعنی بغیر عذر کے پس واسطے اُسکے آدھا ثواب بیٹھے کا روایت کی یہ بخاری نے

ف یہ حدیث محمول ہے نماز نفل پر اسلیے کہ نماز فرض بیٹھ کر پڑھنی اگر بے عذر ہو درست نہین اور اگر بعذر ہو قیام ساقط ہے پس کھڑے ہو کر پڑھنی افضل بیٹھکر پڑھنے سے نہو گی اور بیٹھ کر پڑھنے والے کو آدھا ثواب کھڑے کا نہو گا بلکہ پورا ثواب پاویگا اور کہا طیبی نے کہ آیا جائز ہے یہ کہ نماز نفل لیٹ کر

پڑھے باوجود قدرت قیام یا قعود کے یا نہین پس گئے ہین بعضے طرف اسکے کہ نہین جائز اور گئی ہی ایک قوم طرف جواز اسکے کے اور طرف اسکے کہ ثواب اُسکو برابر آدھے ثواب بیٹھ کر پڑھنے والے کے ہوتا ہی چنانچہ قول حسن بصری کا بھی یہی ہی اور یہی صحیح تر اور اولی ہی واسطے ثابت ہونے اسکے کے حدیث سے انتہی اور مذہب ابو حنیفہ کا یہ ہی کہ یہ جائز نہین پس کہا گیا ہی کہ یہ حدیث بیچ حق فرض پڑھنے والے بیمار کے ہی ایسا بیمار کہ ممکن ہو اُسکو کھڑے ہو کر پڑھنا یا بیٹھ کر پڑھنا ساتھ شدت اور زیادتی کے مرض مین ۔ع

الفصل الثاني فصل دوسری

عَنْ اَبِي اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ طَاهِرًا وَّذَكَرَ اللهَ حَتّٰى يُدْرِكَهُ النُّعَاسُ لَمْ يَنْقَلِبْ سَاعَةً مِّنَ اللَّيْلِ يَسْاَلُ اللهَ فِيْهَا خَيْرًا مِّنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ ذَكَرَهُ النَّوَوِيُّ فِيْ كِتَابِ الْاَذْكَارِ بِرِوَايَةِ ابْنِ السُّنِّيِّ روایت ہی ابی امامہ سے کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص جگہ پکڑے طرف بچھونے اپنے کے پاک ہو کر یعنی باوضو ہو کر یا تیمم کر کے اور نجاستون سے پاک ہو کر یا پاک گناہون سے ہو کر اور یاد کرے اللہ کو یعنی زبان سے یا دل سے یہان تلک کہ غلبہ کرے اسکو نیند نہین کروٹ لیتا کسی وقت رات مین اس حال مین کہ مانگے اللہ تعالی سے اُسمین کوئی بھلائی بھلائیون دنیا اور آخرت کی سے مگر کہ دیتا ہی اسکو اللہ تعالے وہ بھلائی ذکر کی یہ نووی نے کتاب الاذکار مین ساتھ روایت ابن سنی کے وَعَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبَ رَبُّنَا مِنْ رَّجُلَيْنِ رَجُلٍ ثَارَ عَنْ وِطَائِهٖ وَلِحَافِهٖ مِنْ بَيْنِ حِبِّهٖ وَاَهْلِهٖ اِلٰى صَلٰوتِهٖ فَيَقُوْلُ اللهُ لِمَلٰئِكَتِهٖ اُنْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِيْ ثَارَ عَنْ فِرَاشِهٖ وَوِطَائِهٖ مِنْ بَيْنِ حِبِّهٖ وَاَهْلِهٖ اِلٰى صَلٰوتِهٖ رَغْبَةً فِيْمَا عِنْدِيْ وَشَفَقًا مِّمَّا عِنْدِيْ وَرَجُلٍ غَزَا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ فَانْهَزَمَ مَعَ اَصْحَابِهٖ فَعَلِمَ مَا عَلَيْهِ فِي الْاِنْهِزَامِ وَمَا لَهٗ فِي الرُّجُوْعِ فَرَجَعَ حَتّٰى هُرِيْقَ دَمُهٗ فَيَقُوْلُ اللهُ لِمَلٰئِكَتِهٖ اُنْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِيْ رَجَعَ رَغْبَةً فِيْمَا عِنْدِيْ وَشَفَقًا مِّمَّا عِنْدِيْ حَتّٰى هُرِيْقَ دَمُهٗ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خوش ہوتا ہی رب ہمارا دو شخصون سے ایک وہ شخص کہ اُٹھا رات کو نرم بچھونون اپنے سے اور بالاپوش اپنے سے محبوبہ اور اہل اپنے کے پاس سے طرف نماز اپنی کے پس فرماتا ہی اللہ واسطے فرشتون اپنے کے دیکھو طرف بندے میرے کے کہ اُٹھا فرش اپنے سے اور نرم بچھونے اپنے سے محبوبا اور اہل اپنے کے پاس سے طرف نماز اپنی کے واسطے رغبت کرنے کے بیچ اس چیز کے کہ نزدیک میرے ہی یعنی جنت اور ثواب اور واسطے ڈرنے کے اس چیز کے کہ نزدیک میرے ہی یعنی دوزخ اور عذاب اور دوسرا وہ شخص کہ جہاد کیا خدا کی راہ مین پس بھاگا ساتھ یارون اپنے کے پھر جانا اُس گناہ کو کہ اُسپر ہی بھاگنے مین یعنی بلا عذر بھاگنے مین اور جانا اُس ثواب کو کہ واسطے اُسکے ہی پھر آنے مین پس پھرا اور لڑا یہان تک کہ شہید ہوا پس فرماتا ہی اللہ تعالی اپنے مقرب فرشتون کو دیکھو طرف بندے میرے کے یعنی نظر تعجب سے کہ پھرا واسطے رغبت کرنے کے اُس چیز مین کہ نزدیک میرے ہی یعنی ثواب اور واسطے ڈرنے کے اُس چیز سے کہ نزدیک میرے ہی یعنی عذاب یہان تک کہ بہا خون اُسکا یعنی شہید ہوا روایت کی یہ شرح السنۃ مین **ف** لحاف یعنی جو کپڑا کہ اوڑھا جاتا ہی اور محبوب اور اہل اپنے کے پاس سے یعنی یہ چیزین بہت پیاری ہوتی ہین باوجود اسکے اُنکے پاس سے اُٹھکر رغبت کی طرف عبادت رب اپنے کے جانا کہ یہ کچھ نفع نہین دینے کی اُسکو نہ قبر مین اور نہ حشر مین بلکہ نفع دیگی طاعت رب کی دنیا مین اور اس حدیث مین اشارہ ہی طرف اسکے کہ عمل کرنا واسطے اللہ کے ساتھ امید ثواب کے کہ اس عمل پر ملتا ہی منافی اخلاص اور کمال کے

نہین اگرچہ منافی کمال کے ہو کر اکمل یہی ہو کہ محض اللہ تعالی کی خوشنودی کے لیے عمل کرے کچھ غرض اور نہو لیکن ہان اگر محض واسطے ثواب کے یا خوف عذاب کے کرے کہ اگر خالی ہو ثواب و عذاب سے تو عبادت ہی اسکی چھوڑ دے نہین صحیح ہوتی عبادت اسکی بلکہ کہا ہو بعضون نے کہ یہ کفر ہو ع **الفصل الثالث** نصل تیسری **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حُدِّثْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلٰوۃِ قَالَ فَاَتَیْتُہٗ فَوَجَدْتُہٗ یُصَلِّیْ جَالِسًا فَوَضَعْتُ یَدِیْ عَلٰی رَاْسِہٖ فَقَالَ مَا لَکَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قُلْتُ حُدِّثْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَّکَ قُلْتَ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ قَاعِدًا عَلٰی نِصْفِ الصَّلٰوۃِ وَاَنْتَ تُصَلِّیْ قَاعِدًا قَالَ اَجَلْ وَلٰکِنِّیْ لَسْتُ کَاَحَدٍ مِّنْکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہو عبد اللہ بن عمرو سے کہا حدیث کہا گیا مین یعنی پہونچی مجھے یہ حدیث کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز آدمی کی یعنی نفل بیٹھے ہوئے یعنی بغیر عذر کے آدھی نماز ہوتی ہو یعنی بہ نسبت کھڑے کے کہا راوی نے پس آیا مین حضرت کے پاس پس پایا مین نے آنکو نماز پڑھتے بیٹھے ہوئے پس رکھا مین نے ہاتھ اپنا حضرت کے سر مبارک پر پس فرمایا حضرت نے کیا ہو واسطے تیرے اے عبد اللہ بن عمرو کہا مین نے خبر دیا گیا تھا مین اے رسول خدا کے کہ تحقیق فرمایا تمنے نماز آدمی کی بیٹھے ہوئے برابر آدھی نماز کے ہو اور تم پڑھتے ہو بیٹھے ہوئے فرمایا کہ ہان اسی طرح سے ہو و لیکن مین نہین مانند ایک کے تم مین سے روایت کی یہ مسلم نے **ف** عادت عرب کی ہو کہ جب کسی سے کوئی بات تعجب کی دیکھتے ہین تو اُسکے سر پر ہاتھ رکھ دیتے ہین پس انکے نزدیک یہ بات خلاف ادب کے نہین بلکہ از راہ بے تکلفی اور کمال الفت کے ہوتی ہو پس جب حضرت نماز سے فارغ ہوئے تو عبد اللہ نے ہاتھ سر مبارک پر از راہ تعجب رکھا تعجب اسلیے کیا کہ حضرت افضل بات پر عمل کرتے ہین پھر بیٹھ کر کیون نماز پڑھتے ہین پس حضرت کے جواب کا حاصل یہ ہو کہ یہ میری خصوصیات سے ہو کہ میری نماز کا ثواب ناقص نہین ہوتا کسی طرح پڑھون مجھکو اورون پر قیاس نہ کرو اور نہ اورون کو مجھ پر ع **و عن** سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ خُزَاعَۃَ لَیْتَنِیْ صَلَّیْتُ فَاسْتَرَحْتُ فَکَاَنَّھُمْ عَابُوْا ذٰلِکَ عَلَیْہِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ یَا بِلَالُ اَرِحْنَا بِھَا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہو سالم ابن ابی الجعد سے کہ کہا کہا ایک شخص نے قوم خزاعہ مین سے کاشکے مین نماز پڑھون اور آرام پکڑون پس گویا کہ لوگون نے عیب پکڑا اسپر پس کہا اُسنے سنا ہو مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تکبیر کہ نماز کی اے بلال راحت دے ہمکو ساتھ اُسکے روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** پس آرام پکڑون مین یعنی ساتھ عبادت رب اپنے کے اور مناجات اُسکی کے اور تلاوت پڑھنے کلام اُسکے کے اور بعض حاضرین نے عیب اس لیے پکڑا کہ یہ عبارت محتمل تھی دو معنون کی ایک یہ کہ آرام پکڑون مین ساتھ نماز کے اور دوسرے یہ کہ نماز سے آرام پکڑون یعنی نماز پڑھکر آرام سے ہو بیٹھون پس مراد اسکی معنے اول تھے اور لوگ سمجھے کہ دوسرے معنی مراد ہین اور وہ خلاف ادب کے ہین پس انھون نے مراد اپنی بیان کی حدیث حضرت کی سُنا کر کہ حضرت نے بھی فرمایا ہو اے بلال راحت دے مجھکو ساتھ نماز کے یعنی مشغول ہونا انکا نماز مین راحت تھا انکے لیے اسلیے کہ وہ گنتے تھے سوائے نماز کے اور اعمال دنیویہ کو رنج اور آرام پکڑتے تھے ساتھ نماز کے اسلیے کہ اسمین مناجات ہو اور اسی لیے فرمایا ہو قرۃ عینی فی الصلوۃ یعنی آنکھ مجھے نماز مین آتا ہو ع

باب الوتر باب ہو بیچ بیان نماز وتر کے **ف** اختلاف وتر مین درمیان علماء کے دو باتون مین ہو اول یہ کہ سنت ہو یا واجب امام ابو حنیفہ کہتے ہین واجب ہو اور اور امام کہتے ہین سنت ہو اور دوسرا اختلاف یہ ہو کہ وتر ایک رکعت ہو یا تین رکعت اکثر اماموں کے نزدیک ایک رکعت ہو اور ہمارے نزدیک تین رکعت اور حدیثین جانبین مین وارد ہین اور جو کہ ایک رکعت کہتے ہین وہ دو رکعت پہلے اسکے پڑھکر سلام پھیرتے ہین اور اگر نہ پڑھین مکروہ ہو ع

الفصل الاول نصل پہلی **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی فَاِذَا خَشِیَ اَحَدُکُمُ الصُّبْحَ صَلّٰی رَکْعَۃً وَّاحِدَۃً تُوْتِرُ لَہٗ مَا قَدْ صَلّٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز رات کی دو دو رکعت ہے پس جب ڈرے ایک تمہارا نمودار ہونے صبح کے سے
پڑھے ایک رکعت طاق کر دیگی اُسکے لیے اسکو کہ نماز پڑھی ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نماز رات کی دو دو رکعت ہے دلیل پکڑی ہے ساتھ
اسکے شافعیؒ اور ابو یوسفؒ اور محمدؒ نے کہ رات کو نفل پڑھے تو افضل یہی ہے کہ دو دو رکعتیں پڑھے اور پڑھے ایک رکعت طاق کر دیگی وہ اُسکو کہ نماز
پڑھی ہے کہا ابن ملکؒ نے کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ رات کی نماز میں پہلے جو دو دو رکعتیں پڑھیں تھیں وہ نماز جفت تھی یہ ایک رکعت اسکو طاق کر دیگی
اور یہ حدیث حجت ہے واسطے شافعیؒ کے کہ انکے نزدیک وتر کی ایک رکعت ہے انتہی اور کہا طحاوی حنفیؒ نے کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ پڑھے ایک رکعت ساتھ دو رکعتوں کے
پہلے اُسکے پس یہ رکعت طاق کر دیگی پہلے شفع کو اور کہا ابن ہمامؒ نے کہ نہیں ہے حدیث میں دلالت اسپر کہ وتر کی ایک رکعت ہے ساتھ تحریمہ علیحدہ کے اور
اور دلیل حنفیہ کی یہ بھی ہے کہ نہی وارد ہوئی ہے بتیراء سے یعنی تنہا رکعت سے ملا علی قاری نے مرقاۃ میں یہ مضمون مفصل لکھا ہے یہاں اختصار کے لیے
اسی پر اکتفا کیا جو چاہے اسمیں دیکھ لے **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انھیں سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وتر ایک رکعت ہے آخر رات کو روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی وتر ایک
رکعت ہے ملی ہوئی ساتھ دوگانہ کے پہلے اُسکے یہ معنی اسلیے کیے کہ تطبیق حاصل ہو جاوے سب حدیثوں میں اور وقت مختار وتر کا اخیر رات میں ہوتا ہے کذا
ذکر علی اور حضرت شیخ رحؒ نے لکھا ہے کہ یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ وتر کی ایک رکعت ہے اور اور حدیثیں کہ دلالت رکھتی ہیں اوپر ہونے وتر کے تین رکعت
آگے آوینگی **وعن عائشة** قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُّوْتِرُ مِنْ
ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رات میں
تیرہ رکعت وتر پڑھتے انمیں سے ساتھ پانچ رکعت کے نہ بیٹھتے کسی رکعت میں یعنی تشہد کے لیے مگر بیچ آخر اسکے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف**
نماز آنحضرتؐ کی رات میں کئی طرح پر آئی ہے ایک انمیں سے یہ بھی ہے کہ آٹھ رکعتیں پڑھتے تھے ساتھ چار سلاموں کے اور پانچ رکعتیں پڑھتے تھے متصل
ساتھ نیت وتر کے ساتھ ایک تشہد کے اور ایک سلام کے اور یہ حدیث صریح ہے بیچ وصل پانچ رکعتوں کے ساتھ ایک جلوس کے اور یہ مختلف فیہ ہے
درمیان فقہا کے اور جو کہ قائل نہیں ہیں اسکے تاویل عدم جلوس کی ساتھ عدم سلام کے کرتے ہیں یعنی سلام نہیں پھیرتے تھے مگر آخر میں چنانچہ بعضی روایت
میں آیا ہے لم یسلم الا فی الآخر ہی اور بعضے یہ تاویل کرتے ہیں کہ جلوس دراز نہیں کرتے تھے مگر آخر میں اور وصل چار رکعت سے زیادہ ساتھ ایک سلام کے
جائز ہے باتفاق اور ہمارے نزدیک جائز ہے آٹھ رکعت تک بلا کراہت اور زیادہ اس سے جائز ہے ساتھ کراہت کے نوح ہو مولانا **وعن سعد بن**
هشام قَالَ انْطَلَقْتُ اِلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْبِئِيْنِيْ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَلَسْتَ
تَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ بَلٰى قَالَتْ فَاِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْبِئِيْنِيْ عَنْ وِتْرِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لَهٗ سِوَاكَهٗ وَطَهُوْرَهٗ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ مَا شَاءَ اَنْ يَّبْعَثَهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ
وَيَتَوَضَّاُ وَيُصَلِّيْ تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيْهَا اِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهٗ وَيَدْعُوْهُ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ فَيُصَلِّي
التَّاسِعَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهٗ وَيَدْعُوْهُ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَهُوَ قَاعِدٌ
فَتِلْكَ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ فَلَمَّا اَسَنَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَ اللَّحْمَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَنَعَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَنِيْعِهٖ
فِي الْاُوْلٰى فَتِلْكَ تِسْعٌ يَا بُنَيَّ وَكَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَحَبَّ اَنْ يُّدَاوِمَ عَلَيْهَا
وَكَانَ اِذَا غَلَبَهٗ نَوْمٌ اَوْ وَجَعٌ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً وَلَا اَعْلَمُ نَبِيَّ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ كُلَّهٗ فِيْ لَيْلَةٍ وَّلَا صَلّٰى لَيْلَةً اِلَى الصُّبْحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے سعد بن ہشام سے کہ کہا گیا میں طرف حضرت عائشہ کے پس کہا میں نے اے ماں مسلمانوں کی خبر دو مجھکو خلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہا حضرت عائشہؓ نے کیا نہیں پڑھا تو نے قرآن کہا میں نے کہ ہاں پڑھا ہے کہا حضرت عائشہؓ نے پس تحقیق خلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا قرآن یعنی جو کچھ کہ قرآن میں اچھے اخلاق وصفات مذکور ہیں حضرت نے وہ اپنے میں حاصل کیے تھے کہا میں نے اے ماں مومنوں کی خبر دو مجھکو وتر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے یعنی وقت اور کیفیت اور عدد رکعات اسکے سے پس کہا تھی میں تیار کرتی واسطے حضرت کے مسواک انکی اور پانی وضو انکے کا پس اٹھاتا انکو اللہ جب چاہتا یہ کہ اٹھاوے انکو رات کو پس مسواک کرتے یعنی پہلے وضو کے اور وضو کرتے اور نماز پڑھتے نو رکعتیں نہ بیٹھتے انمیں مگر آٹھویں رکعت میں پس یاد کرتے اللہ کو اور تعریف کرتے اللہ کی اور دعا مانگتے یعنی التحیات پڑھتے کہ التحیات میں ذکر اور حمد اور دعا ہے پھر کھڑے ہوتے اور سلام پھیرتے پس پڑھتے نویں رکعت پھر بیٹھتے پس یاد کرتے اللہ کو اور تعریف کرتے اسکی اور دعا مانگتے اس سے یعنی دعاے متعارف پڑھتے پھر پھیرتے سلام کہ سنلاتے ہمکو یعنی پکار کر سلام پھیرتے کہ ہم سنتے پھر پڑھتے دو رکعت بعد سلام کے بیٹھے ہوئے پس ہوئیں یہ گیارہ رکعتیں اے بیٹے میرے پس جبکہ بڑی عمر کو پہنچے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور پھیل گیا گوشت پڑھتے تھے وتر سات رکعتیں اور کرتے دو رکعتوں میں مانند کرنے انکے کے پہلی صورت میں یعنی اسی طرح بیٹھ کر پڑھتے پس یہ ہوئیں نو رکعتیں اے بیٹے میرے اور تھے نبی اللہ کے صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے کوئی نماز دوست رکھتے یہ کہ ہمیشگی کریں اوسپر اور تھے جبکہ غالب ہوتی انکو نیند یا بیماری یعنی مانع ہوتے کھڑے ہونے رات کے سے پڑھتے اول روز میں بارہ رکعتیں اور نہیں جانتی میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھا ہو قرآن سارا ایک رات میں اور نہیں جانتی میں کہ نماز پڑھی ہو کسی رات میں صبح تک یعنی اول سے آخر تک اور نہیں جانتی میں کہ روزے رکھے ہوں سارے مہینے سوائے رمضان کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** جب نماز پڑھتے حضرتؐ اور اسی طرح اور عبادت کرتے تو ہمیشگی کرتے اوسپر اور ترک کرنا اسکا ہوتا بسبب عذر کے یا بیان جواز کے اور روزے رکھے ہوں سارے مہینے اور حضرت عائشہؓ ہی سے جو روایت ہے کہ حضرتؐ سارے شعبان میں روزے رکھتے تھے تو اسکو واضح کر دیا ہے ایک اور روایت نے کہ ان سے ہے کہ اکثر شعبان میں روزے رکھتے پس دفع ہوا تعارض اور پڑھنا دو رکعتوں کا بعد وتر کے اکثر حدیثوں میں آیا ہے لیکن ظاہر میں یہ حدیثیں معارض معلوم ہوتی ہیں اس حدیث کی اجعلوا آخر صلوتکم باللیل وترا پس دفع اس تعارض کا مشکل پڑا ہے بہت علماء پر پس امام مالک منکر ہوئے ہیں حدیث دو رکعتوں بعد وتر کی کے اور کہا ہے کہ صحیح نہیں ہے یہ حدیث اور امام احمد نے کہا ہے کہ میں نہ پڑھتا ہوں ان دو رکعتوں کو اور نہ منع کرتا ہوں کسی کو ان سے اور جمہور علما قائل ہیں انکے بسبب وارد ہونے حدیثوں صحیح کے انمیں پس تطبیق انمیں دو طرح سے دی ہے ایک تو یہ کہ اجعلوا آخر صلوتکم باللیل وترا میں صلوۃ سے مراد اور نوافل ہیں سوائے ان دو رکعتوں کے یعنی سوائے ان دو رکعتوں کے اور نوافل بعد وتروں کے نہ پڑھا کرو اور دوسرے یہ کہ کبھی یہ دو رکعت پڑھا کرے اور کبھی فقط وتر ہی پڑھا کرے تاکہ عمل دونوں پر ہو پس حدیث اجعلوا آخر صلوتکم وترا محمول ہے استحباب پر نہ وجوب پر پھر اختلاف ہے اسمیں کہ آیا ادا کرنا دو رکعتوں کا بعد وتر کے اول شب میں تھا یا آخر شب میں پس حدیث ابو امامہ کی مطلق واقع ہوئی ہے کہ اسمیں اسی قدر آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں بعد وتر کے بیٹھکر پڑھتے تھے اور یہ نہیں کہا کہ اول شب پڑھتے تھے یا آخر شب اور حدیث ثوبان کی دلالت کرتی ہے کہ یہ برتقدیر ادا کرنے وتر کے ہے اول شب میں اور یہ دونوں حدیثیں آخر باب میں آوینگی اور حدیثیں بخاری اور مسلم اور موطا کی دلالت کرتی ہیں کہ برتقدیر قیام کے تھا یعنی تہجد پڑھتے تو بعد وتروں کے یہ بھی پڑھتے صحیح یہی ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ دو رکعتیں لحق وتر کی ہیں اور قائم مقام سنتوں وتر کے ہیں [illegible]

وعن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اجعلوا آخر صلوتكم بالليل وترا رواه مسلم اور روایت ہے
ابن عمرؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کرو اپنی آخر نماز اپنی بیچ رات کے وتر کو روایت کی یہ مسلم نے **ف** امر اس مین مستحبا کے لیے ہے اور شرح اسکی اوپر
مذکور ہو چکی ہے ۱۲ ع • وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال بادروا الصبح بالوتر رواه مسلم اور روایت ہے
انھین سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جلدی کرو صبح سے ساتھ وتر کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی وتر صبح سے پہلے پہلے
پڑھ لیا کرو ہمارے نزدیک یہ امر وجوب کے لیے ہے اور اگر رات کو وتر رہ جائین تو قضا انکی واجب ہے کہ دن کو پڑھ لے ۱۲ ع •
وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من خاف ان لا يقوم من آخر الليل فليوتر
اوله ومن طمع ان يقوم آخره فليوتر آخر الليل فان صلوة آخر الليل مشهودة وذلك افضل رواه مسلم
اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ڈرے اس سے کہ نہ اٹھونگا آخر رات مین پس چاہیے کہ وتر پڑھ لے اول شب
اور جو امید رکھے اٹھنے کی آخر رات مین پس چاہیے کہ وتر پڑھے پچھلی رات کو اسلیے کہ نماز پچھلی رات کی حاضر کی گئی ہے یعنی حاضر ہوتے ہین
فرشتے رحمت کے اور انوار و برکات اور یہ یعنی وتر اخیر رات کے بہتر ہین روایت کی یہ مسلم نے **ف** وتر اخیر رات کے بہتر ہین اسلیے کہ ثواب اس وقت
بہت ہوتا ہے بسبب حاضر ہونے ملائکہ رحمت اور برکت کے اور واقع ہونے انکے کے افضل وقت مین ۱۲ ع • وعن عائشة قالت من
كل الليل اوتر رسول الله صلى الله عليه وسلم من اول الليل واوسطه وآخره وانتهى وتره الى السحر متفق
عليه اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا ہر حصہ رات کے مین پڑھی ہے وتر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اول رات مین بھی اور بیچ رات مین بھی
اور آخر رات مین بھی اور آخر عمر مین ٹھہرا وتر پڑھنا حضرت کا سحر کے وقت مین کہ وہ چھٹا حصہ رات کا ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن
ابي هريرة قال اوصاني خليلي بثلث صيام ثلثة ايام من كل شهر وركعتي الضحى وان اوتر قبل ان انام متفق
عليه اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا وصیت کی مجھکو دوست میرے نے یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ تین باتون کے روزہ رکھنے
تین دن کے ہر مہینے مین اور پڑھنے دو رکعتین ضحی کی اور یہ کہ پڑھون مین وتر پہلے اس سے کہ سوؤن مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** روزے
تین دن کے یعنی ایام بیض کے تیرھوین اور چودھوین اور پندرھوین تاریخ اور بعضون نے کہا ہے کہ ایک روزہ اول مہینے مین اور ایک درمیان مہینے
مین اور ایک آخر مہینے مین اور بعضون نے کہا ہر روزہ ہر عشرہ کے اول مین اور بعضون نے کہا مطلق یعنی سارے مہینے مین جب چاہے رکھے اور
دو رکعتین ضحی کی یعنی جو کہ بعد آفتاب بلند ہونے کے پڑھی جاتی ہین یعنی نماز اشراق یا نماز چاشت پس دو رکعت ادنی درجہ انکا ہے اور اکثر اشراق کی
چھ رکعتین ہین اور چاشت کی بارہ اور وتر ابوہریرہ کو اول شب مین پڑھنی اس لیے فرمائی کہ وہ اول شب مین مشغول رہتے تھے حضرت کی حدیثون کے
یاد کرنے مین اور تکرار کرنے انکے مین پس اکثر رات بیت جاتی تھی اخیر رات مین اٹھنا مشکل تھا اور بسبب اسی مشغولی علم کے ضحی کی بھی دو رکعتین پڑھنے کو
فرمایا پس اس سے معلوم ہوا کہ مشغول رہنا علم دین مین افضل ہے اور عبادت سے ۱۲ ع •

الفصل الثانی فصل دوسری

عن غضيف بن الحارث قال قلت لعائشة أرأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يغتسل من الجنابة في اول
الليل ام في آخره قالت ربما اغتسل في اول الليل وربما اغتسل في آخره قلت الله اكبر الحمد لله الذي جعل في الامر سعة
قلت كان يوتر اول الليل ام في آخره قالت ربما اوتر في اول الليل وربما اوتر في آخره قلت الله اكبر الحمد لله الذي
جعل في الامر سعة قلت كان يجهر بالقراءة ام يخفت قالت ربما جهر وربما خفت قلت الله اكبر الحمد لله الذي جعل في الامر سعة رواه

وَاَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَی ابْنُ مَاجَۃَ اَلْفَصْلُ الْاٰخِرُ روایت ہے غضیف بن حارث سے کہ کہا مین نے واسطے عائشہؓ کے کیا دیکھا تو نے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تھے غسل کرتے جنابت سے اول رات یا آخر رات یعنی جماع کرتے ہی نہا ڈالتے تھے یا سو رہتے تھے اور جب تہجد کے لیے اٹھتے نہاتے
کہا حضرت عائشہؓ نے اکثر اوقات نہاتے اول شب اور اکثر اوقات نہاتے آخر شب کہا مین نے اللہ اکبر سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے کہ جسنے کی امر دین مین وسعت
کہا مین نے تھے وتر پڑھتے اول شب یا آخر شب کہا حضرت عائشہؓ نے اکثر پڑھتے وتر اول شب اور اکثر پڑھتے وتر آخر شب کہا مین نے اللہ بہت بڑا ہے سب
تعریف ہے اللہ کے لیے کہ جسنے گردانی امر دین مین وسعت کہا مین نے پکار کر پڑھتے تھے قرأۃ یا آہستہ تہجد مین یا مطلق کہا حضرت عائشہؓ نے اکثر پکار کر پڑھتے
تھے اور اکثر آہستہ کہا مین نے اللہ بہت بڑا ہے سب تعریف ہے واسطے اللہ کے کہ جسنے گردانی امر دین مین وسعت روایت کی یہ ابوداؤد نے اور روایت کیا
ابن ماجہ نے فقرہ اخیر یعنی جسمین ذکر قرأۃ کا ہے **ف** لفظ اللہ اکبر غضیف نے ازراہ تعجب اور خوشی کے کہا **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَیْسٍ
قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ بِكَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ قَالَتْ كَانَ يُوْتِرُ بِاَرْبَعٍ وَثَلٰثٍ وَسِتٍّ وَثَلٰثٍ
وَثَمَانٍ وَثَلٰثٍ وَعَشْرٍ وَثَلٰثٍ وَلَمْ يَكُنْ يُوْتِرُ بِاَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ وَلَا بِاَكْثَرَ مِنْ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عبداللہ بن
ابی قیس سے کہ کہا پوچھا مین نے حضرت عائشہؓ سے کہ ساتھ کتنی رکعتون کے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم وتر پڑھتے کہا حضرت عائشہؓ نے تھے وتر پڑھتے حضرت
ساتھ چار رکعت کے اور تین رکعت کے اور چھ اور تین اور آٹھ اور تین اور دس اور تین کے اور نہین وتر پڑھتے کم سات سے اور نہ زیادہ تیرہ سے روایت کی یہ ابوداؤد نے
ف ساتھ چار رکعت کے اور تین کے یعنی چار رکعت تہجد کی ہوتی تھین اور تین وتر کی سب سات ہوئین تین کے اوپر کی رکعتون کو مجازاً وتر کہا اسی طرح چھ تہجد کی اور
تین وتر کی سب نو ہوئین اور آٹھ تہجد کی اور تین وتر کی سب گیارہ ہوئین اور دس تہجد کی اور تین وتر کی سب تیرہ ہوئین اس حدیث مین دلالت ہے اسپر کہ
وتر کی تین رکعتین ہوتی تھین اور نہین وتر پڑھتے تھے کم سات سے یعنی غالباً الا پانچ رکعتین بھی ثابت ہوئی ہین اور نہ تیرہ سے زیادہ یعنی غالباً والا
پندرہ رکعتین بھی ثابت ہوئی ہین م ع **وَعَنْ** اَبِیْ اَيُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوِتْرُ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ
يُوْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُوْتِرَ بِثَلٰثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُوْتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے
ابی ایوب سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وتر حق ہے یعنی لازم ہے ہر مسلمان پر پس جو شخص چاہے کہ پڑھے وتر پانچ رکعت پس چاہیے کہ کرے
اور جو کوئی چاہے کہ وتر پڑھے تین رکعت پس چاہیے کہ کرے اور جو کوئی چاہے کہ وتر پڑھے ایک رکعت پس چاہیے کہ کرے روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی
اور ابن ماجہ نے **ف** حق کے معنی ہین ثابت اور واجب پس ابوحنیفہ حق کے معنی لیتے ہین واجب اور امام شافعی لیتے ہین ثابت یعنی ثابت ہے سنت سے
اور پانچ رکعت وتر کی اختیار کی ہین سفیان ثوری اور اماموں نے اور تین رکعت اختیار کی ہین امام ابوحنیفہ نے اور ایک رکعت امام شافعی اور اماموں نے م ع
ع ح **وَعَنْ** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ فَاَوْتِرُوْا يَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ وتر ہے دوست رکھتا ہے
وتر کو پس وتر پڑھو اے اہل قرآن کے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے **ف** اللہ وتر ہے یعنی یکتا ہے ذات و صفات مین پس
نہین کوئی مثل اسکے اور یکتا ہے اپنے افعال مین پس نہین کوئی شریک اسکا اور نہ مددگار دوست رکھتا ہے وتر کو یعنی ثواب دیتا ہے اسپر اور قبول کرتا ہے اسکو
حاصل یہ کہ اللہ یکتا ہے اس مناسبت سے دوست رکھتا ہے عدد طاق کو پس وتر بھی طاق ہے اسکو دوست رکھتا ہے اور ثواب دیتا ہے اسپر اور
آنحضرتؐ رعایت اس عدد کی اکثر افعال مین کرتے تھے اور اسمین اشارہ اسپر بھی ہے کہ دوست رکھتا ہے انقطاع کرنے والے کو ماسوا سے اللہ کے واسطے اور
اہل قرآن یعنی جو کہ ایمان لائے قرآن پر اور حفظ اور تلاوت کرنے والے ہوئے اسمین تنبیہ ہے اوپر لازم کرنے قیام رات کے اور پڑھنے قرآن کے اسمین ع ح

وَعَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ أَمَدَّكُمْ بِصَلٰوةٍ هِيَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ الْوِتْرُ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَكُمْ فِيْمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ إِلٰى أَنْ يَّطْلُعَ الْفَجْرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے خارجہ بن حذافہ سے کہ کہا نکلے ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا تحقیق اللہ تعالی نے امداد کی تمکو یعنی زیادہ کی ہے نماز تمکو یا نہ پر ایک نماز کہ وہ بہتر ہے واسطے تمہارے سرخ اونٹوں سے وہ وتر ہے مقرر کیا اُسکو اللہ تعالی نے واسطے تمہارے درمیان نماز عشاء کے نکلنے فجر تک یعنی وقت اُسکا اُسکے مابین میں ہے جب چاہے پڑھ لے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** سرخ اونٹوں کو اہل عرب بہت عزیز رکھتے ہیں اور بہت عمدہ جانتے ہیں تمام اموال میں اُنکے رغبت دلانے کے لیے حضرت نے یہ بات فرمائی پس مراد یہ ہے کہ یہ نماز بہتر ہے تمام متاع دنیا سے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ وتر واجب ہیں اور پہلے عشاء سے پڑھنا اُنکا جائز نہیں ۔ع۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهٖ فَلْيُصَلِّ إِذَا أَصْبَحَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا اور روایت ہے زید بن اسلم سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سو جاوے غافل ہو کر وتر اپنی سے پس چاہیے کہ پڑھے جس وقت کہ صبح ہو روایت کی یہ ترمذی نے بطریق ارسال کے **ف** جب صبح ہو تو پہلے فرض فجر کے قضا وتر کی پڑھے اگر صاحب ترتیب ہے اور ممکن ہے پڑھنا اُسکا یعنی اتنا وقت ہے کہ وتر پڑھ سکتا ہے اور اگر ممکن نہو پڑھنا اُسکا تو بعد نماز فجر کے پڑھے اور اگر صاحب ترتیب نہو تو اختیار رکھتا ہے چاہے اول پڑھے چاہے بعد ۔ع۔ وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَأَلْنَا عَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُوْتِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْأُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَالدَّارِمِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَذْكُرَا وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ اور روایت ہے عبد العزیز بن جریج سے کہ کہا پوچھا ہم نے حضرت عائشہؓ سے کہ کون سی سورت پڑھتے تھے وتر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا حضرت عائشہؓ نے کہ پڑھتے تھے پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلی اور دوسری میں قل یا ایہا الکافرون اور تیسری میں قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور روایت کی یہ نسائی نے عبد الرحمن بن ابزی سے اور روایت کی یہ احمد نے ابی ابن کعب سے اور دارمی نے نقل کی ابن عباس سے اور نہیں ذکر کیا احمد اور دارمی نے لفظ معوذتین کا یعنی فقط قل ہو اللہ ہی تیسری رکعت میں پڑھتی روایت کی ہے **ف** کہا ابن ہمام نے کہ حنفیوں نے اخیر کی روایت پر عمل کیا ہے کہ تیسری رکعت میں فقط قل ہو اللہ ہی پڑھتے ہیں چنانچہ حضرت عائشہؓ سے بھی ایک روایت آئی ہے کہ حضرت تیسری رکعت میں قل ہو اللہ ہی پڑھتے تھے اور یہاں جو حضرت عائشہؓ سے روایت منقول ہوئی اسپر عمل اسلیے نہیں کرتے ہیں کہ اسکی سند میں کچھ خلل ہے اور دوسرے یہ کہ جو یہ ذکر کیا خلاف عادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے کہ اخیر کی رکعت کو اوپر کی رکعتوں سے دراز نہ کرتے تھے اور بہت سی دلیلیں ملا علی قاری نے لکھی ہیں جو چاہے مرقاۃ میں دیکھ لے اور یہ حدیث صریح دلالت کرتی ہے اسپر کہ وتر کی تینوں رکعتیں ایک ہی سلام سے پڑھتے تھے ۔ع۔ وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ أَقُوْلُهُنَّ فِيْ قُنُوْتِ الْوِتْرِ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ إِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا سکھلائے مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے کلمے کہ کہوں میں اُنکو بیچ

قنوت وتر کے یا الٰہی ہدایت کر مجھکو بیچ زمرہ ان لوگون کہ ہدایت کیا تونے انکو یعنی انبیا اور اولیا اور عافیت مین رکھ مجھکو آفتون دنیاوی اور آخرت
کی سے بیچ ضمن ان لوگون کے کہ عافیت مین رکھا تونے انکو اور کارسازی کر میری بیچ جملہ ان لوگون کے کہ کارسازی کی تونے انکی اور برکت دے میرے لیے
اس چیز مین کہ دی ہی تو نے یعنی عمر اور مال اور علوم اور اعمال اور بچا مجھکو برائی اس چیز کی سے کہ مقدر کی تونے پس تحقیق تو حکم کرتا ہے
جو چاہتا ہی اور نہین حکم کیا جاتا تجھپر تحقیق نہین ذلیل ہوتا وہ شخص کہ دوست رکھا تونے اسکو بابرکت ہی تو اے رب ہمارے یعنی کثرت
سے ہی خیر تیری اور برتر ہین اور بلند ہی تو روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** کہون مین قنوت وتر مین
بیان مطلق جو قنوت الوتر کہا تو ظاہر یہ ہی کہ تمام سال مین پڑھنا مراد ہی جیسے کہ مذہب ہمارا ہی اور شافعی مقید کرتے ہین قنوت کو بیچ وتر نصف
اخیر رمضان کے اور ہدایت کر یعنی ثابت رکھ ہدایت پر یا زیادہ کر مجھکو اسباب ہدایت کے یعنی پہونچنے کے اعلیٰ مراتب کو اور نہین ذلیل ہوتا یعنی آخرت مین
یا مطلق اگرچہ باعتبار ظاہر کے متبلا کسی بلا مین ہو یا کوئی اسکو ذلیل کرے اور خوار جانے لیکن حقیقت مین اللہ کے نزدیک وہی عزت ہوتا ہی جیسے کہ
حضرت ذکریا علیہ السلام کو ارہ سے چیرا اور حضرت یحیٰی علیہ السلام کو ذبح کیا پس یہ سب امتحانات اللہ تعالیٰ کے ہین غرض کہ لوگون کے ذلیل کرتے
اولیا اللہ ذلیل نہین ہوتے اللہ کے نزدیک وہ عزت والے ہی ہین اور بعضی روایتون مین اس جملہ کے بعد ولا یعز من عادیت بھی آیا ہی اور بعضی روایت مین
بعد و تعالیت کے نستغفرک و نتوب الیک اور بعضی مین بعد اسکے وصلے اللہ علیہ وسلم زیادہ ہی اور قنوت شافعیہ یہی ہی کہ وتر مین اور نماز فجر مین پڑھتے ہین
اور ہمارے نزدیک اللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ آخر تک ہی اور لکھا ہی علما نے کہ افضل یہ ہی کہ دونون پڑھے اور کہا ابن ہمام نے کہ یہان مختلف فیہ
تین باتین ہین ایک تو یہ کہ قنوت وتر مین پہلے رکوع کے پڑھے یا بعد اسکے اور دوسرے یہ کہ قنوت وترون مین تمام سال پڑھے یا نصف اخیر رمضان مین
اور تیسرے یہ کہ قنوت سوائے وتر کے اور نمازون مین پڑھے یا نہین پس امام شافعی تو کہتے ہین کہ قنوت بعد رکوع کے پڑھے اور ابوحنیفہ کہتے ہین کہ پہلے رکوع کے
اور دونون سند پکڑتے ہین حدیثون سے لیکن دلیل ابوحنیفہ کی قوی ہی جو چاہے مرقات مین دیکھ لے اور بیان باقی دو باتون مختلف فیہ کا باب القنوت مین
ہوویگا ان شاء اللہ تعالیٰ ؏ **وعن** اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ
فِی الْوِتْرِ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَزَادَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ یُطِیْلُ وَفِیْ رِوَایَۃِ لِلنَّسَائِیِّ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثًا وَیَرْفَعُ صَوْتَہٗ بِالثَّالِثَۃِ
اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے وتر مین کہتے پاک ہی بادشاہ نہایت پاک روایت کی یہ ابوداؤد
اور نسائی نے اور زیادہ کیا نسائی نے کہ کہتے تھے حضرت یہ تین بار بلند کرتے تھے آواز تیسری بار مین اور بیچ ایک روایت نسائی کے
عبدالرحمن بن ابزیٰ سے اسنے نقل کیا اپنے باپ سے کہ کہا تھے کہتے حضرت جب سلام پھیرتے سبحان الملک القدوس تین بار اور بلند کرتے آواز اپنی
تیسری بار مین **ف** دارقطنی کی روایت مین رب الملائکۃ والروح بھی آیا ہی یعنی یون ہی سبحان الملک القدوس رب الملائکۃ والروح ؏ **وعن**
عَلِیٍّ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ اٰخِرِ وِتْرِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِمُعَافَاتِکَ
مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ
وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی حضرت علی سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے بیچ آخر وتر اپنے کے
یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ رضا تیری کے غضب تیرے سے اور ساتھ عافیت تیری کے عذاب تیرے سے اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ
ذات تیری کے صفات تیرے سے یعنی غضب وغیرہ سے نہین گن سکتا مین تعریف تیری یعنی مجھ مین طاقت نہین کہ تیری تعریف کر سکون تو ویسا ہی ہے

جیسے تعریف کی تو نے ذات اپنی کی روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** یہ دعا حضرتؐ پڑھتے تھے وتر کی تیسری رکعت
مین بعد رکوع کے قومہ میں امام مالک اسی کے قائل ہین اور بعضون نے کہا بعد سلام کے پڑھتے تھے اور بعضون نے کہا ہے پہلے سلام کے التحیات مین
پڑھتے اور بعضون نے کہا سجود مین اور نسائی کی ایک روایت مین آیا ہے کہ پڑھتے تھے حضرتؐ اسکو جب نماز سے اپنی فارغ ہوتے اور جگہ پکڑتے بستر اپنے پر
اور کہا ابن ہمام نے کہ منقول ہے ایک جماعت علما کی سے کہ توقیت نہ کرے دعاے قنوت مین یعنی ایک ہی دعا پڑھنی نہ مقرر کرے اسلیے کہ مقرر کرنے مین
دعا زبان پر جاری ہوتی ہے بغیر صدق اور رغبت کے پس نہین حاصل ہوتا اس سے مقصود اور اور علماء نے کہا ہے کہ یہ حکم بیچ غیر اللھم انا نستعینک کے ہے
یعنی اسکا مقرر کرنا منع نہین اسکے سوا اور دعاؤن کو مقرر نہ کرے کبھی کوئی پڑھے کبھی کوئی اسلیے کہ صحابہ نے اتفاق کیا ہے اللھم انا نستعینک کے
پڑھنے پر اور اگر سوا اسکے اور قنوت پڑھے تو بھی جائز ہے اور اسی طرح محیط مین اللھم اہدنا کو بھی مستثنی کیا ہے یعنی توقیت اسکی بھی منع نہین اور جو کوئی قنوت
نہ یاد رکھتا ہو پڑھے ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار اور کہا ابو لیث نے کہ تین بار پڑھے اللھم اغفرلی ہو ع ح

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابن عباس قیل لہ ھل لک فی امیر المؤمنین معاویۃ ما اوتر الا بواحدۃ قال اصاب انہ فقیہ وفی روایۃ قال ابن ابی ملیکۃ اوتر معاویۃ بعد العشاء برکعۃ وعندہ مولی لابن عباس فاتی ابن عباس فاخبرہ فقال دعہ فانہ قد صحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری
روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا گیا واسطے انکے کیا ہے واسطے تمہارے بیچ امیر المومنین معاویہ کے یعنی کیا فتویٰ دیتے ہو انکے اس فعل مین کہ نہین وتر پڑھتے
مگر ایک رکعت کہا ابن عباس نے اچھا کیا انھون نے تحقیق وہ فقیہ ہین اور ایک روایت مین ہے کہ کہا ابن ابی ملیکہ نے کہ وتر پڑھے معاویہ نے پیچھے
عشا کے ایک رکعت اور نزدیک انکے تھا مولیٰ ابن عباس کا پس آیا وہ ابن عباس کے پاس پس خبر دی انکو کہا ابن عباس نے چھوڑ دے انکو اسلیے کہ انھون نے
صحبت رکھی ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی شاید انھون نے دیکھی ہو حضرت سے وہ چیز کہ نہین دیکھی اور نے روایت کی یہ بخاری نے **ف** ظاہر یہ ہے
کہ حضرت معاویہ نے ایک ہی رکعت پڑھی ہوگی اسلیے انکار کیا دیکھنے والے نے کہ اور صحابہ تو تین رکعت پڑھتے ہین یہ ایک رکعت کیون پڑھتے ہین اور احتمال
یہ بھی ہے کہ انھون نے وتر کی ایک رکعت پڑھی ہوگی ملی ہوئی ساتھ دوگانہ کے پہلے اسکے پس اس صورت مین انکار اسپر اس لیے کیا کہ اکتفا کیا ہوگا انھون نے
وتر پر اور ترک کیا ہوگا تہجد کو یا سنت عشا کو ع ح **وعن** بریدۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
الوتر حق فمن لم یوتر فلیس منا الوتر حق فمن لم یوتر فلیس منا الوتر حق فمن لم یوتر فلیس منا رواہ ابوداود
اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے وتر حق ہے یعنی واجب ہے پس جو نہ پڑھے وتر پس نہین ہم مین سے
یعنی ہمارے تابعین سے وتر حق ہے پس جو نہ پڑھے وتر پس نہین ہم مین سے وتر حق ہے پس جو نہ پڑھے وتر پس نہین ہم مین سے نقل کی یہ ابوداؤد نے
ف یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ وتر واجب ہے جیسے کہ حنفی کہتے ہین م ع ح **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من نام عن الوتر او نسیہ فلیصل اذا ذکر واذا استیقظ رواہ الترمذی وابوداود وابن ماجۃ
اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سو رہے وتر سے یا بھول جاوے اسکو پس چاہیے کہ پڑھے یعنی قضا
اسکی جسوقت کہ یاد آوے یا جسوقت کہ جاگے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے وجوب پر م ع ح
وعن مالک بلغہ ان رجلا سال ابن عمر عن الوتر اواجب ھو فقال عبد اللہ قد اوتر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم واوتر المسلمون فجعل الرجل یردد علیہ وعبد اللہ یقول اوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَاَوْتَرَ الْمُسْلِمُوْنَ رَوَاہُ فِی الْمُوَطَّاءِ اور روایت ہے مالک سے پہونچی انکو یہ بات کہ ایک شخص نے پوچھا ابن عمر سے حال وتر کا کہ کیا واجب ہے
وہ یعنی یا سنت ہے پس عبد اللہ نے تحقیق وتر پڑھے ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر پڑھے ہین مسلمانون نے یعنی صحابہ نے پس شروع کیا
اُس شخص نے تکرار کرتا تھا اُن سے اور عبد اللہ کہتے تھے وتر پڑھے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وتر پڑھے ہین مسلمانون نے روایت کی یہ موطا
مین **ف** اکتفا کیا ابن عمر نے ساتھ دلیل کے مدلول سے گویا کہ کہا کہ وہ واجب ہے ساتھ دلیل مواظبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اجماع اہل
اسلام کے اور صریح واجب نہ کہا احتیاطًا اسلیے کہ سُنا نہ تھا حضرت سے اسمین کچھ اور وہ شخص تکرار کرتا تھا واسطے طلب کرنے جواب صریح کے ۲ع **وَعَنْ**
عَلِیٍّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِثَلٰثٍ یَقْرَءُ فِیْھِنَّ بِتِسْعِ سُوَرٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ یَقْرَءُ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ
بِثَلٰثِ سُوَرٍ اٰخِرُھُنَّ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھتے تین رکعت
پڑھتے انمین نو سورتین مفصل سے پڑھتے ہر رکعت مین تین تین سورتین آخر انکی ہوتی قل ہو اللہ احد روایت کی یہ ترمذی نے **ف** بعضی روایتون مین تفصیل
اس مجمل کی اسطرح آئی ہے کہ پڑھتے تھے حضرت پہلی رکعت مین الہٰکم التکاثر اور انا انزلنا اور اذا زلزلت الارض اور دوسری رکعت مین والعصر اور اذا جاء اور
انا اعطینا اور تیسری رکعت مین قل یا اور تبت اور قل ہو اللہ ۲ع **وَعَنْ** نَافِعٍ قَالَ کُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِمَکَّۃَ وَالسَّمَاءُ مُغَیِّمَۃٌ فَخَشِیَ الصُّبْحَ
فَاَوْتَرَ بِوَاحِدَۃٍ ثُمَّ انْکَشَفَ فَرَاٰی اَنَّ عَلَیْہِ لَیْلًا فَشَفَعَ بِوَاحِدَۃٍ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ فَلَمَّا خَشِیَ الصُّبْحَ اَوْتَرَ بِوَاحِدَۃٍ
رَوَاہُ مَالِکٌ اور روایت ہے نافع سے کہ کہا تھا مین ساتھ ابن عمر کے مکہ مین اور آسمان پر تھا ابر پس ڈرے صبح ہوجانے سے پس وتر پڑھا ایک رکعت پھر کھل گیا
ابر پس دیکھا کہ ہے رات پس دوگانہ کیا اس رکعت کو ساتھ ایک اور رکعت کے پھر پڑھتے گئے دو دو رکعتین پھر جب کہ خوف کیا صبح ہوجانے کا وتر پڑھا
ایک رکعت نقل کی یہ مالک نے **وَعَنْ** عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ جَالِسًا فَیَقْرَءُ وَھُوَ
جَالِسٌ فَاِذَا بَقِیَ مِنْ قِرَاءَتِہٖ قَدْرُ مَا یَکُوْنُ ثَلٰثِیْنَ اَوْ اَرْبَعِیْنَ اٰیَۃً قَامَ وَقَرَءَ وَھُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَکَعَ
ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ یَفْعَلُ فِی الرَّکْعَۃِ الثَّانِیَۃِ مِثْلَ ذٰلِکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہ سے تحقیق تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم یعنی اخیر عمر مین نماز پڑھتے بیٹھے ہوئے یعنی رات مین یا دن مین پس پڑھتے قرآن بیٹھے ہوئے یعنی بسبب قرأت طویل کے پس جسوقت کہ باقی رہتا قرآن سے
قدر تیس آیت کے یا چالیس آیت کے کھڑے ہوتے اور پڑھتے کھڑے کھڑے پھر رکوع کرتے پھر سجدہ کرتے پھر کرتے دوسری رکعت مین مانند اسکے
روایت کی یہ مسلم نے **ف** بیٹھ کر نماز پڑھنی جائز ہے بالاتفاق اور عکس اسکا نہین جانتا ہون بیان اسکا باب السنن مین ہو چکا اور وجہ مناسبت اس حدیث کی
ساتھ باب کے نہین ظاہر ہوتی مگر یہ کہ کہا جاوے کہ اسمین ذکر کیا شفع کا کہ وہ مقدمہ وتر کا ہے ۲ع **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ بَعْدَ الْوِتْرِ رَکْعَتَیْنِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَزَادَ ابْنُ مَاجَۃَ خَفِیْفَتَیْنِ وَھُوَ جَالِسٌ اور روایت ہے
ام سلمہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے پڑھتے پیچھے وتر کے دو رکعتین روایت کی یہ ترمذی نے اور زیادہ کیا ابن ماجہ نے پڑھتے دو رکعتین ہلکی بیٹھے ہوئے **ف**
شرح اسکی اوپر بیان ہو چکی **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِوَاحِدَۃٍ ثُمَّ یَرْکَعُ رَکْعَتَیْنِ یَقْرَءُ
فِیْھِمَا وَھُوَ جَالِسٌ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّرْکَعَ قَامَ فَرَکَعَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم پڑھتے وتر ایک رکعت پھر پڑھتے دو رکعتین پڑھتے انمین قرآن بیٹھے ہوئے پس جسوقت کہ ارادہ کرتے کہ رکوع کرین اٹھ کھڑے ہوتے پھر رکوع کرتے روایت کی
یہ ابن ماجہ نے **ف** کہا ابن حجر نے کہ نہین منافی ہے یہ پہلی حدیث کے اسلیے کہ کبھی پڑھتے تھے انکو بیٹھے ہوئے بغیر کھڑے ہونے کے اور کبھی کھڑے
ہوجاتے وقت ارادہ رکوع کے ۲ع **وَعَنْ** ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ ھٰذَا السَّھَرَ جُھْدٌ

وَنَقَلَ فَاِذَا اَوْتَرَ اَحَدُکُمْ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ فَاِنْ قَامَ مِنَ اللَّیْلِ وَاِلَّا کَانَتَا لَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ثوبان سے کہ اُنہوں نے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق یہ بیداری رات کی مشکل اور بھاری ہے پس جب وتر پڑھے ایک تمھارا یعنی پہلے سونے کے یا تو بر خلاف افضل کے یا واسطے نہ اعتماد ہونے کے ساتھ جاگنے کے آخر رات کو پس چاہیے کہ پڑھے دو رکعتیں پس اگر اٹھا رات کو نماز تہجد کے لیے تو بہتر ہے اور اگر نہ اٹھا ہوگی یہ دو رکعتیں کافی اُسکے لیے یعنی اصل ثواب نماز تہجد کا اسکے لیے حاصل ہو جاتا ہے اُن سے روایت کی یہ ترمذی اور دارمی نے وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْہِمَا بَعْدَ الْوِتْرِ وَھُوَ جَالِسٌ یَقْرَأُ فِیْھِمَا اِذَا زُلْزِلَتْ وَقُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے پڑھتے یہ دو رکعت پیچھے وتر کے بیٹھے ہوئے پڑھتے انمین اذا زلزلت اور قل یا ایہا الکافرون روایت کی یہ احمد نے

باب القنوت

باب ہے بیچ بیان قنوت کے **ف** قنوت کے کتنے معنے آئے ہین طاعت کو بھی کہتے ہین اور خشوع کو بھی اور قیام نماز کو بھی اور دعا کو بھی اور اس جگہ مراد دعا مخصوص ہے پس شافعیہ کے نزدیک دعائے قنوت اللھم اہدنی آخر تک ہے جو کہ اوپر مذکور ہوئی اور ہمارے نزدیک اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ ہے کہ ثابت کیا ہے اسکو ہمارے علما نے ساتھ طریق صحیح کے طبرانی وغیرہ سے اور شیخ ابن ہمام ابو داؤد سے لائے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ بد دعا کرتے تھے مضر پر آئے انکے پاس جبرئیل اور اشارہ ساتھ سکوت کے کیا اور کہا اے محمد خدا ئے تعالی نے تجھکو بد دعا کرنے والا اور لعنت کرنے والا نہین پیدا کیا ہے تجھکو واسطے رحمت عالمین کے بھیجا ہے پھر پڑھی یہ آیت لیس لک من الامر شئی یعنی نہین تجھکو کچھ دخل اس چیز مین بعد ازان جبرئیل نے سکھائی یہ دعا اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ آخر تک اور شیخ جلال الدین سیوطی بھی اسکو کتاب عمل الیوم واللیلۃ مین لائے ہین ساتھ اختلاف بعضے لفظون کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّدْعُوَ عَلٰی اَحَدٍ اَوْ یَدْعُوَ لِاَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّکُوْعِ فَرُبَّمَا قَالَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ اَللّٰھُمَّ اَنْجِ الْوَلِیْدَ بْنَ الْوَلِیْدِ وَسَلَمَۃَ بْنَ ھِشَامٍ وَعَیَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِیْعَۃَ اَللّٰھُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَکَ عَلٰی مُضَرَ وَاجْعَلْھَا سِنِیْنَ کَسِنِیْ یُوْسُفَ یَجْھَرُ بِذٰلِکَ وَکَانَ یَقُوْلُ فِیْ بَعْضِ صَلٰوتِہٖ اَللّٰھُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَّفُلَانًا لِاَحْیَاءٍ مِّنَ الْعَرَبِ حَتّٰی اَنْزَلَ اللّٰہُ لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَلْاٰیَۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت ارادہ کرتے یہ کہ بد دعا کرین کسی کو یا دعا دین کسی کو تو قنوت پڑھتے پیچھے رکوع کے پس بعضے وقت کہتے جسوقت کہ کہہ چکتے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد یا الٰہی نجات دے ولید بن ولید کو اور سلمہ بن ہشام کو اور عیاش بن ابی ربیعہ کو یا الٰہی سخت کر عذاب اپنا قوم مضر پر یا اللہ کر تو اس عذاب کو قحط مانند قحط یوسف کے یعنی کر عذاب اپنا ان پر اسطرح کہ مسلط کر انپر بڑا قحط سات برس کا جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے وقت مین بیچ مصر کے ہوا تھا پکار کر کہتے یہ اور تھے کہتے بیچ بعضی نماز اپنی کے یا الٰہی لعنت کر تو فلانے کو اور فلانے کو کہتے تھے یہ واسطے قبائل عرب کے کہ کافر تھے یہان تک کہ اتاری اللہ نے یہ آیت نہین واسطے تیرے امر سے کچھ آخر تک روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بعضے اصحاب کہ گرفتار عذاب کے تھے کفار کی قید مین انکی نجات کے لیے حضرت دعا کرتے تھے اور بعضے کفار قبائل عرب کے لیے بد دعا کرتے چنانچہ ولید بن ولید قرشی مخزومی بھائی خالد بن ولید کے کہ روز بدر کے کافر تھے انکو عبداللہ بن حجش نے قید کیا پس آئے بھائی انکے خالد اور ہشام اور فدیہ دیا چار ہزار درہم اور چھڑا کر گئے کو لے گئے وہان جا کر ولید مسلمان ہوئے لوگون نے کہا کہ مسلمانون مین تھا تو پہلے فدیہ کے کیون نہ مسلمان ہوا تا مال بھی ہاتھ لگتا اور اسلام بھی کہا خوش آیا مجھ

کہ لوگ کمین قید و صبر نہ کیا اور اسلام بے صبری سے لالا پس بھائیون نے اُسکو قید کیا اور ایذا دیتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تھے انکی نجات کے لیے پس وہ بھاگے انکے ہاتھ سے اور حضرت پاس حاضر ہوئے اور سلمہ بن ہشام بھائی ابوجہل کے قدیم الاسلام تھے انکو بھی کافرون نے مکہ مین قید کیا تھا اور عذاب دیتے تھے وہ بھی انکے ہاتھ سے بھاگ کر حضرت پاس حاضر ہوئے اور عیاش بن ابی ربیعہ بھی بھائی تھے ابوجہل کے اخیافی یعنی مان کی طرف سے اور قدیم الاسلام تھے پہلے ہجرت سے مسلمان ہو کر حبشہ مین ہجرت کر گئے پھر مدینہ مین آئے بعد ہجرت کے پس ابوجہل مدینہ مین آیا اور کہا کہ تیری مان نے قسم کھائی ہی کہ سایہ مین نہین بیٹھنے کی جب تک تجھے دیکھیگی نہین پس عیاش مان کی محبت سے اسکے ساتھ مکے مین آئے ابوجہل نے اسکو باندھا اور بند کیا پس بھاگے اور مدینے مین آئے آخر کو تبوک مین شہید ہوئے یہ مثال اسکی تھی کہ حضرت قنوت مین مومنون کے لیے دعا کرتے تھے اور بد دعا کی مثال یہ ہی اللھم اشدد وطأتک الخ حضرت کی بد دعا سے اہل مکہ سات برس تک گرفتار قحط مین رہے کہ ہڈیان مردار کی کھاتے تھے اور حاصل آیت کا یہ ہی کہ حضرت کو بد دعا کرنے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا چنانچہ تفصیل اسکی اوپر بیان ہو چکی ہی اور کہا طیبی نے کہ جب اترے کوئی حادثہ مانند آنے دشمن کے یا قحط کے یا وبا کے یا پیاس کے یا ضرر ظاہر کے مسلمانون مین اور مانند انکے کے قنوت پڑھین لوگ تمام نمازون فرض مین انتہی اور یہ حنفیون کے نزدیک بھی جائز ہی وقت اترنے حادثہ کے ش ع ٭ **وَعَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوْتِ فِي الصَّلٰوةِ كَانَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ اَوْ بَعْدَهٗ قَالَ قَبْلَهٗ اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا اِنَّهٗ كَانَ بَعَثَ اُنَاسًا يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ سَبْعُوْنَ رَجُلًا فَاُصِيْبُوْا فَقَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلَيْهِمْ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی عاصم احول سے کہ کہا پوچھا مین نے انس بن مالک سے حال قنوت کا نماز مین کہ پہلے رکوع کے تھی یا بعد رکوع کے کہا پہلے رکوع کے نہین قنوت پڑھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پیچھے رکوع کے یعنی صبح مین یا سب نمازون مین مگر مہینا بھر تحقیق بھیجے تھے حضرت نے کتنے لوگ کہا جاتا تھا انکو قرا کہ ستر شخص تھے پس شہید کیے گئے سب پس قنوت پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے رکوع کے مہینا بھر بد دعا کرتے تھے اوپر قتل کرنے والون قرا کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حال قنوت کا نماز مین یعنی صبح کی نماز مین یا وتر مین یا سب نمازون مین وقت ہونے حادثہ کے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ پڑھنا قنوت کا بعد رکوع کے منسوخ ہوا یہی مذہب ہی ابو حنیفہ رح کا اور بھیجے تھے یعنی طرف بعضے قبیلون کی واسطے تعلیم قرآن کے اور احکام ایمان کے کتنے آدمی کہ کہا جاتا تھا انکو قرا بسبب بہت پڑھنے اور یاد کرنے قرآن کے کہ ستر شخص تھے اہل صفہ سے قریب رہا کرتے تھے صفہ مسجد مین اور سیکھتے تھے قرآن اور علم اور باوجود اسکے تھے وہ مددگار مسلمانون کے بسبب کمال شجاعت کے جب اترتا ایسا حادثہ اور بعضے لکڑیان لا کر بیچتے تھے اور خریدتے ساتھ اسکے طعام واسطے اہل صفہ کے اور شب کو دور کرتے قرآن کا پس انکو بھیجا تھا حضرت نے طرف اہل نجد کے تاکہ دعوت کرین انکو طرف اسلام کے اور پڑھین انپر قرآن پس جب اترے وہ بیر معونہ پر کہ وہ ایک موضع ہی درمیان مکہ اور عسفان کے قتل کیا انکو عامر بن طفیل اور رعل اور ذکوان اور قارہ نے کہ نہ نجات پائی انمین سے مگر کعب بن زید انصاری نے سو بھی اسطرح کہ ایک رمق جان باقی تھی اور انھون نے گمان کیا کہ مر گئے پس وہ جیتے رہے یہان تک کہ دن خندق کے شہید ہوئے اور انمین سے ایک عامر بن فہیرہ تھے کہ نہ پایا گیا بدن انکا انکو ملائکہ نے دفن کر دیا پس انپر حضرت نے بہت غم کیا کہا انس کہتے تھے کہ ہم نے نہین دیکھا حضرت کو کہ غمگین ہوئے ہون کسی پر جیسا کہ غمگین ہوئے تھے انپر اور حضرت انکے قاتلون پر قنوت مین بد دعا کرتے رہے مہینے بھر تک اور یہ واقعہ سنہ ۴ ہجری مین ہوا ش

الفصل الثانی

فصل دوسری **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

شَهْرًا مُتَتَابِعًا فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَصَلٰوةِ الصُّبْحِ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ
الْاٰخِرَةِ يَدْعُوْ عَلٰى اَحْيَاءٍ مِّنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَيُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ روایت ہے
ابن عباس سے کہا قنوت پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مہینا بھر متصل یعنی ہر روز بیچ ظہر کے اور عصر کے اور مغرب کے اور عشا کے
اور نماز صبح کے جس وقت کہ کہتے تھے لفظ سمع اللہ لمن حمدہ کا آخر کی رکعت میں بد دعا کرتے اوپر کئی قبیلوں کے بنی سلیم سے رعل پر اور ذکوان پر
اور عصیہ پر اور آمین کہتے جو پیچھے ہوتے یعنی مقتدی روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ قنوت مخصوص
مین نہین ہے ہر اوقات مین بلکہ جب اترے مسلمانون پر حادثہ قسم قحط یا غلبہ دشمن و غیر ذلک سے تو پڑھے ۱۲ ع **وَعَنْ اَنَسٍ**
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا ثُمَّ تَرَكَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت پڑھی مہینا بھر یعنی بعد رکوع کے پھر چھوڑ دیا اسکو یعنی فرضون مین بالکل پڑھنی چھوڑ دی یا بعد رکوع کے پڑھنی چھوڑ دی
روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** اکثر اہل علم اسی پر ہین کہ نہین ہے قنوت نماز صبح مین اور نہ اور نمازون مین سوائے وتر کے سند انکی یہ حدیث ہے
اور اور حدیثین بہت ہین کہ دلالت کرتی ہین ترک قنوت پر چنانچہ مرقات مین تفصیل مذکور ہے جو چاہے دیکھ لے اور مالک اور شافعیہ کہتے ہین کہ قنوت
پڑھے نماز صبح مین ہمیشہ اور سب نمازون مین پڑھے اگر واقع ہو کوئی حادثہ ۱۲ ح **وَعَنْ** اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ يَا اَبَتِ
اِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ هٰهُنَا بِالْكُوْفَةِ نَحْوًا
مِّنْ خَمْسِ سِنِيْنَ اَكَانُوْا يَقْنُتُوْنَ قَالَ اَيْ بُنَيَّ مُحْدَثٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے
ابی مالک اشجعی سے کہ کہا کہا مین نے واسطے باپ اپنے کے اے باپ میرے تحقیق پڑھی تو نے نماز پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ابوبکر
اور عمر اور عثمان کے اور علی کے پیچھے اس جگہ یعنی کوفہ مین قریب پانچ برس کے کیا تھے وہ قنوت پڑھتے کہا اے بیٹے میرے قنوت بدعت ہے
روایت کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی ابو مالک نے اپنے باپ سے پوچھا کہ کیا حضرت اور خلفائے اربعہ قنوت پڑھتے تھے
صبح کی نماز مین اور اور نمازون مین جیسے کہ اب بعضے آدمی پڑھتے ہین انھون نے کہا اے بیٹے میرے یہ جو لوگ پڑھتے ہین اور مواظبت اسپر کرتے ہین
بدعت ہے اور حضرت نے اسکو پڑھا تھا سوائے ایک مہینے کے بعد ازان ترک کیا جیسے کہ اوپر گذرا یہ حدیث دلیل ہے امام ابوحنیفہ کی اور شافعیہ کہتے ہین
کہ روایتین قنوت نہ پڑھنے کی سب ضعیف ہین لیکن ملا علی قاری نے خوب خوب جواب دیے ہین اور خلفائے اربعہ سے اکثر روایتین اسی طرح کی نقل کی ہین
جو چاہے انکی شرح مین اس مقام کو دیکھ لے ۱۲ ح **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنِ الْحَسَنِ** اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
جَمَعَ النَّاسَ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَكَانَ يُصَلِّيْ لَهُمْ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَّلَا يَقْنُتُ بِهِمْ اِلَّا فِي النِّصْفِ الْبَاقِيْ فَاِذَا كَانَتِ
الْعَشْرُ الْاَوَاخِرُ يَتَخَلَّفُ فَصَلّٰى فِيْ بَيْتِهٖ فَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اَبَقَ اُبَيٌّ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَسُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ
عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَبَعْدَهٗ رَوَاهُ
ابْنُ مَاجَةَ روایت ہے حسن بصری سے یہ کہ عمر بن الخطاب نے جمع کیا لوگون کو ابی بن کعب پر یعنی تھے ابی نماز پڑھاتے انکو بیس راتون کو اور نہ قنوت پڑھتے
وتر مین ساتھ انکے مگر بیچ آدھے اخیر رمضان کے پس جبکہ ہوتا دہا آخر کا پیچھے رہتے ابی پس پڑھتے نماز یعنی تراویح اپنے گھر مین پس کہتے
لوگ بھاگ گئے ابی روایت کی یہ ابوداؤد نے اور پوچھے گئے انس بن مالک پڑھنے قنوت کے سے پس کہا قنوت پڑھتے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم پیچھے رکوع کے اور ایک روایت مین ہے کہ قنوت پڑھی پہلے رکوع کے اور پیچھے اسکے روایت کی یہ ابن ماجہ نے **ف** جمع کیا

لوگون کو بی پر کہ حفظ کیا تھا اُنھون نے تمام قرآن حضرت کے زمانہ مین اور بڑے قاری تھے اور سید القرار کہلاتے تھے یعنی رمضان مین اُنکو فرمایا کہ تراویح مین امام ہو وین لوگون کے اور لوگ انکا اقتدا کرین اور یہ دونون حدیثین حسن بصری سے دلیل ہین شافعیہ کے لیے پہلی دلیل ہی اسپر کہ قنوت نصف اخیر رمضان مین پڑھے اور مشایخ ہمارے کہتے ہین کہ حدیثین قنوت پڑھنے کی وتر مین مطلق یعنی بغیر تخصیص رمضان کے بہت آئی ہین پس عمل اُن پر اولیٰ اور ارجح ہوگا اور وتر ہمیشہ پڑھی جاتی ہی مخصوص ساتھ رمضان کے نہین پس قنوت بھی ہمیشہ پڑھنی چاہیے اور دوسری حدیث دلیل ہی اوپر ہونے قنوت کے بعد رکوع کے پس اُسکا جواب ہمارے علما ریہ دیتے ہین کہ حدیثین بیچ قنوت پڑھنے کے پہلے رکوع سے کے بہت آئی ہین اور عمل صحابہ کا بھی موافق اُسکے نقل کیا گیا ہی اور کچھ بعد رکوع کے آئی ہین بہ تعداد ایک مہینے کے ہین نہ ہمیشہ کذا ذکر الشیخ اور ملا علی قاری نے لکھا ہی کہ قنوت پڑھنا ابی کا شاید مقید تھا ساتھ بد دعا کرنے کے کفار پر اسلیے کہ ساتھ سند صحیح کے حضرت عمرؓ سے آیا ہی کہ سنت ہی جب آدھا رمضان گذر چکے یہ کہ لعنت کرے کافرون پر وتر مین اور لوگون نے مشابہت دی ابی کو ساتھ غلام بھاگنے والے کے واسطے مکروہ جاننے اس فعل کے اُنسے اور شاید کہ ابی بسبب عذر کے گھر مین نماز پڑھتے تھے اور عذر یہ تھا کہ اخیر دہے مین وہ خلوت اختیار کرتے تھے تاکہ حاصل ہووے کمال خلوت مین جو کہ نہ حاصل ہوتا تھا جلوت مین اور قنوت پڑھی حضرت نے بعد رکوع کے کہا ابن ہمام نے کہ مراد اس سے یہ ہی کہ تھا ایک مہینے فقط یعنی صبح مین ساتھ دلیل اُس حدیث کے کہ صحیحین مین ہی عاصم احول سے چنانچہ اوپر گذر چکی اور ایک روایت مین پہلے رکوع کے یعنی وتر مین اور بعد اسکے یعنی صبح مین وقت قنوت حادثہ کے اس سے حاصل ہو جاتی ہی تطبیق حدیثون مین واللہ اعلم

باب قیام شہر رمضان

باب ہی بیچ بیان قیام کرنے کے مہینے رمضان مین ف قیام سے مراد ہی جاگتے رہنا راتون کو عبادت کے لیے یعنی نماز تراویح اور تلاوت قرآن وغیرہا کے لیے

الفصل الاول

فصل پہلی

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيْرٍ فَصَلّٰى فِيْهَا لَيَالِيَ حَتّٰى اجْتَمَعَ عَلَيْهِ نَاسٌ ثُمَّ فَقَدُوْا صَوْتَهُ لَيْلَةً وَظَنُّوْا اَنَّهُ قَدْ نَامَ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحْنَحُ لِيَخْرُجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ مَا زَالَ بِكُمُ الَّذِيْ رَاَيْتُ مِنْ صَنِيْعِكُمْ حَتّٰى خَشِيْتُ اَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهٖ فَصَلُّوْا اَيُّهَا النَّاسُ فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَاِنَّ اَفْضَلَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی زید بن ثابتؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنایا حجرہ مسجد مین بوریے کا پس نماز پڑھی اُسمین یعنی نوافل سوائے تراویح کے کئی راتین یعنی رمضان مین یہان تک کہ جمع ہوے حضرت کے پاس لوگ یعنی پس تھے حضرت نکلتے حجرے سے اور نماز پڑھتے جماعت سے فرائض اور تراویح یہان تک کہ جمع ہوے یعنی بہت ہوے لوگ پھر نہ پائی آواز یعنی آہٹ حضرت کی ایک رات یعنی بسبب اسکے کہ داخل ہوے حجرے مین بعد پڑھنے فرضون کے اور نہ نکلے طرف اُنکے بعد تھوڑی دیر کے جیسے کہ عادت اُنکی تھی اور گمان کیا لوگون نے کہ تحقیق حضرت سوگئے ہین پھر شروع کیا بعض اُنکے نے کھنکارنا تاکہ نکلین حضرت طرف اُنکے یعنی نماز تراویح کے لیے جیسے کہ نکلتے تھے راتون گذشتہ مین پس فرمایا حضرت نے یعنی حجرے مین سے باہر نکلے اور فرمایا کہ ہمیشہ رہی ساتھ تمھارے وہ چیز کہ دیکھی مین نے کار تمھارے سے یعنی شدت حرص کی اوپر پڑھنے نماز تراویح کے جماعت سے یہان تک کہ خوف کیا مین یہ کہ فرض کی جاوے تم پر یعنی مین اگر ہمیشہ پڑھتا تراویح کو جماعت سے تو فرض کی جاتی تم پر اور اگر فرض کی جاتی تم پر تو نہ پڑھ سکتے اُسکو پس پڑھو نماز اے آدمیو اپنے گھرون مین اسلیے کہ تحقیق بہترین نماز آدمی کی نماز اُسکی ہی گھر اُسکے مین سوائے فرض کے کہ وہ مسجد ہی مین افضل ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حضرت نے مسجد نبوی مین حجرہ بوریے کا اعتکاف کے لیے بنایا تھا اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی بنانا حجرے کا مسجد مین بوریے کا یا مانند اسکے کا لیکن شرط یہ ہی کہ نہ روکے جگہ زیادہ حاجت اپنی سے

والاحرام ہے اسلیے کہ زیادہ روکنے مین تنگی ہوگی مصلیون پر لیکن جو جگہ ایسی ہو کہ احتیاج رکھتے ہون اُسکی لوگ اگرچہ کبھی کبھی ہو اور ہوجاتا ہو قرینے سے کہ اگر لوگ بہت بھی ہونگے مسجد مین تو نہین محتاج ہونگے اُس جگہ کے گھیری ہوئی سے پس نہین حرام اور یہ تفصیل نہایت دلالت کرتی ہے اسپر کہ حرام ہے تنگی کرنی لوگون پر بیچ مسجد حرام کے ایام حج مین اور اسمین بیان ہے مہربانی حضرت کا امت پر اور دلیل ہے اسکی کہ تراویح جماعت سے سنت ہے اور بسبب نماز پڑھو گھرون مین کہ یہ بعید ہے ریا سے یہ امر استحباب کے لیے ہے اور اسلیے کہ بہترین نماز آدمی کی نماز اُسکی ہے گھر اُسکے مین یہ حکم عام ہے سب نوافل اور سنتون کے لیے مگر وہ نوافل کہ شعار اسلام سے ہین مانند کسوف اور استسقاء اور عید کہ وہ مسجد ہی مین افضل ہین اور ظاہر یہ ہے کہ کعبہ اور مسجد نبوی مستثنے ہین واسطے مسافر وغیرہ کے اسلیے کہ انکو یہ مکان میسر ہین پس غنیمت جانیں نماز نہین قیاس کیا مین نے اُسکو اسپر کہ کہا ہے ائمہ ہمارے نے کہ طواف مسافرون کو افضل ہے نماز نفل سے واللہ اعلم

ع وعن اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُرَغِّبُ فِیْ قِیَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّاْمُرَهُمْ فِیْهِ بِعَزِیْمَةٍ فَیَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ فَتُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰی ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ الْاَمْرُ عَلٰی ذٰلِكَ فِیْ خِلَافَةِ اَبِیْ بَكْرٍ وَصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلٰی ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتے بیچ قیام رمضان کے یعنی تراویح کی بدون اسکے کہ حکم کرین صحابہ کو قیام رمضان مین ساتھ تاکید کے پس فرماتے جو شخص کہ قیام کرے رمضان کا ساتھ اعتقاد صحیح کے اور واسطے طلب ثواب کے یعنی نہ واسطے دکھانے لوگون کے بخشے جاتے ہین واسطے اُسکے وہ گناہ صغیرہ کہ پہلے کیے ہین پس وفات کیے گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور امر اسی طرح پر تھا یعنی جو کوئی چاہتا واسطے ثواب کے بطور خود پڑھتا جماعت مقرر نہ تھی پھر امر اسی طرح پر تھا بیچ خلافت ابی بکر کے اور تھا امر ابتدا خلافت حضرت عمر کی مین اسی طرح یعنی پھر انھون نے حکم جماعت کا کیا روایت کی یہ مسلم نے ف جو شخص کہ قیام کرے یعنی شب بیداری کرے رمضان مین ساتھ عبادت کے یا مراد یہ ہے کہ تراویح پڑھے ساتھ اعتقاد صحیح کے یعنی اللہ تعالے پر ایمان رکھتا ہو اور سچ جانتا ہو کہ قیام رمضان باعث نزدیکی اللہ تعالی کا ہے ع

وعن جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضٰی اَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ فِیْ مَسْجِدِهٖ فَلْیَجْعَلْ لِبَیْتِهٖ نَصِیْبًا مِّنْ صَلٰوتِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِیْ بَیْتِهٖ مِنْ صَلٰوتِهٖ خَیْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبوقت کہ پڑھے ایک تمہارا نماز اپنی مسجد مین پس چاہیے کہ ٹھہراوے گھر اپنے کے لیے حصہ نماز اپنی سے یعنی نفل اور سنتین بلکہ قضا بھی گھر مین پڑھے پس تحقیق اللہ تعالی کرنا ہے بیچ گھر اُسکے کے بسبب نماز اُسکی کے بھلائی روایت کی یہ مسلم نے ف بھلائی یعنی توفیق نیکی دیتا ہے گھر والون کو اور برکت اُتارتا ہے انکے رزقون و عمرون مین اور تراویح اس سے مستثنے ہے بالاتفاق اسلیے کہ ثابت ہوا ہے پڑھنا اُسکا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مسجد مین اور اجماع ہوا ہے صحابہ کا اُس پر اور اس حدیث کو اس باب مین جو لائے گویا اشارہ ہے اس پر کہ رمضان مین بھی کچھ نماز گھر مین پڑھنی چاہیے ع ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عن اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَقُمْ بِنَا شَیْئًا مِّنَ الشَّهْرِ حَتّٰی بَقِیَ سَبْعٌ فَقَامَ بِنَا حَتّٰی ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّیْلِ فَلَمَّا كَانَتِ السَّادِسَةُ لَمْ یَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتّٰی ذَهَبَ شَطْرُ اللَّیْلِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا

قِيَامَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا صَلّٰى مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ جَمَعَ اَهْلَهٗ وَنِسَاءَهٗ وَالنَّاسَ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى خَشِيْنَا اَنْ يَفُوْتَنَا الْفَلَاحُ قُلْتُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُوْرُ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ الشَّهْرِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ اِلَّا اَنَّ التِّرْمِذِيَّ لَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ الشَّهْرِ

روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا روزے رکھے ہمنے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنی رمضان میں پس نہ قیام کیا ساتھ ہمارے کچھ مہینے سے یعنی راتوں کو ہمارے ساتھ نماز نہ پڑھی سوائے فرض کے یہانتک کہ باقی رہیں سات راتیں پس قیام کیا ساتھ ہمارے یعنی تئیسویں رات میں یہانتک کہ گئی تہائی رات پس جبکہ باقی رہیں چھ راتیں یعنی چوبیسویں رات ہوئی نہ قیام کیا ساتھ ہمارے پس جبکہ رہیں پانچ راتیں یعنی پچیسویں رات ہوئی قیام کیا ساتھ ہمارے یہانتک کہ گئی آدھی رات پس کہا میں نے یا رسول اللہ کاشکے زیادہ کرتے ہمارے لیئے قیام اس رات کا یعنی اگر قیام آدھی رات سے زیادہ کرتے تو بہتر تھا پس فرمایا تحقیق آدمی جسوقت کہ پڑھتا ہے نماز یعنی فرض ساتھ امام کے یہانتک کہ فارغ ہوتا ہے امام گنا جاتا ہے اسکے لیے قیام رات کا یعنی حاصل ہوتا ہے اُسکے لیے ثواب قیام رات کا بسبب پڑھنے عشا اور فجر کے جماعت سے پس پڑھنا نوافل کا جیسی تک خوشی ہو کہ جبتک دل چاہے پس جبکہ رہیں چار راتیں یعنی چھبیسویں رات ہوئی نہ قیام کیا ساتھ ہمارے یہانتک کہ باقی رہی تہائی رات پس جبکہ رہیں تین راتیں یعنی ستائیسویں رات ہوئی جمع کیا حضرتؐ نے اہل اپنے کو اور عورتوں اپنی کو اور لوگوں کو پس قیام کیا ساتھ ہمارے یہانتک کہ ڈرے ہم کہ فوت ہو ہمسے فلاح کہا راوی نے کہا میں نے کیا ہے فلاح کہا ابوذر نے کھانا سحر کا پھر نہ قیام کیا ساتھ ہمارے باقی مہینے میں یعنی اٹھائیسویں اور اُنتیسویں شب روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکے مگر یہ کہ ترمذی نے نہیں ذکر کیا پھر نہ قیام کیا ساتھ ہمارے باقی مہینے میں **ف** یہانتک کہ باقی رہیں سات راتیں اور گذر گئیں بائیس راتیں کہا طیبی نے کہ اسمیں حساب باعتبار تیقن کے ہے یعنی اُنتیس دن کا مہینا یقینی ہے اُسی پر حساب لگایا ہے جیسا کہ اثنائے ترجمہ میں نقطہ یعنی کر اشارہ کیا گیا اور سحر کو فلاح اسلیئے کہا کہ اُس سے قوت ہوتی ہے روزہ رکھنے کی کہ وہ سبب فلاح کا ہے اور تفاوت قیام کا ان راتوں میں باعتبار تفاوت فضیلت کے تھا یعنی بعضی راتوں کی فضیلت کم تھی کم قیام کیا اور بعضی کی فضیلت زیادہ تھی اُنمیں قیام موافق اُسکے زیادہ کیا تھے کہ ستائیسویں شب تمام رات قیام کیا کہ اکثروں کے نزدیک لیلۃ القدر وہی ہے اسی لیے لوگوں کو بھی جمع کیا مع ح

وعن عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَاِذَا هُوَ بِالْبَقِيْعِ فَقَالَ اَكُنْتِ تَخَافِيْنَ اَنْ يَحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهٗ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنَّكَ اَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِاَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ رَزِيْنٌ مِمَّنِ اسْتَحَقَّ النَّارَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيَّ يُضَعِّفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ

اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا نہ پایا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک رات بچھونے پر یعنی اپنی نوبت کے دن پس ناگہان دیکھا میں نے کہ وہ بقیع میں تھے پس فرمایا حضرتؐ نے کیا تھی تو ڈرتی یہ کہ ظلم کرے اللہ تجھپر اور رسول اُسکا کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق گمان کیا تھا میں نے یہ کہ تم گئے ہو بعضی عورتوں اپنی کے پاس پس فرمایا حضرتؐ نے کہ تحقیق اللہ تعالے نزول فرماتا ہے رات آدھے شعبان کی یعنی پندرھویں شب شعبان کی میں طرف آسمان دنیا کے یعنی اول آسمان پر پس بخشتا ہے گناہ زیادہ گنتی بالوں بکریوں کلب سے

روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا رزین نے کہ بخشتا ہے اُن لوگون کو کہ مستحق ہو چکے ہین آگ کے یعنی مومنون مین سے
اور کہا ترمذی نے کہ سنا مین نے محمد یعنی بخاری کو کہ ضعیف کہتے تھے اس حدیث کو ف بقیع نام مقبرہ کا ہے مدینہ منورہ مین اور مفصل اس
حدیث مین نہین مذکور ہوا ایک اور روایت مین آیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی کہتی ہین کہ جب نہ پایا مین نے حضرت کو تو مین ڈھونڈھنے لگی مین نے اپنے پر
کپڑے اپنے اور نکلی مین ڈھونڈھتی ہوئی نقش قدم حضرت کے پس نا گہان وہ سجدہ کرنے والے تھے بقیع مین پس دراز کیا سجدہ یہان تک
کہ گمان کیا مین نے کہ حضرت نے وفات پائی پس جب سلام پھیرا التفات کیا طرف میرے پس فرمایا کیا تھی تو ڈرتی یہ کہ ظلم کرے اللہ تجھپر اور
رسول اُسکا یعنی تو نے یہ جانا کہ مین تیری باری مین کسی اور پاس گیا اور اس جملہ مین ذکر اللہ کا زینت اور حسن کلام کے لیے ہے آیا ہے
اسکے حاصل حضرت عائشہ رضی کے جواب کا یہ ہے کہ نہین گمان کیا مین نے یہ کہ ظلم کیا ہو اللہ اور رسول اسکے نے مجھپر بلکہ گمان کیا مین نے یہ کہ تم ساتھ
حکم اللہ تعالے کے یا ساتھ اجتہاد اپنے کے نکلے میرے پاس سے واسطے کسی بیوی اپنی کے کہا ابن حجر نے کہ حضرت عائشہ رضی اگر جواب مین نعم
کہتین تو ہوتا کفر اسلیے اس طرح جواب دیا اور عذر بیان کیا پھر حضرت نے اُنکی تسلی کے لیے عذر اپنے نکلنے کا بیان کیا کہ اللہ تعالے نزول
فرماتا ہے یعنی متوجہ ہوتا ہے ساتھ رحمت عام کے طرف آسمان دنیا کے شب برات مین اسلیے کہ وہ رات مبارک ہے اور بنی کلب ایک قبیلہ ہے عرب مین
کہ اُنکے یہان بکریان بہت ہوتی تھین پس فرمایا کہ جتنے اُنکے بال ہین اُنسے بھی زیادہ گناہ لوگون کے بخشے جاتے ہین پس حاصل یہ کہ وقت تھی
برکات اور تجلیات رحمانیہ کا تھا مین نے چاہا کہ اپنی امت کے لیے دعا بخشش کی کرون اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن عمل کرنا حدیث ضعیف
پر فضائل اعمال مین بالاتفاق جائز ہے اور اس حدیث کو اس باب مین اسلیے مؤلف لایا کہ یہ رات بسبب یا دتی فضیلت کے مانند مقدمہ
قیام رمضان کے ہے مع ۰۰ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْمَرْءِ
فِيْ بَيْتِهٖ أَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهٖ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے زید بن ثابت سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز آدمی کی بیچ گھر اسکے کے بہتر ہے نماز اُسکی سے اس
مسجد میری مین یعنی مسجد نبوی مین مگر فرض کہ وہ مسجد ہی مین پڑھنی بہتر ہے روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے ف مسجد نبوی مین ایک نماز کا ثواب
برابر ثواب ہزار نماز کے ہوتا ہے پس گھر مین نوافل پڑھنی وہان کے نماز پڑھنے سے بھی بہتر ہین اسلیے کہ بعید ہے ریا سے یہ حضرت نے اُسوقت
فرمایا کہ چند شب قیام رمضان مین کرکے ترک کیا اور عذر بیان کیا اور پھر فرمایا کہ جاؤ اور اپنے گھرون مین نماز پڑھو اور سند پکڑی ہے
ساتھ اسکے امام مالک اور ابو یوسف اور بعض شافعیہ وغیرہ نے کہ افضل نماز تراویح مین یہی ہے کہ اپنے گھرون مین تنہا پڑھے اور حضرت جو پڑھی
مسجد مین بیان جواز کے لیے پڑھی اور معتکف تھے اور ابو حنیفہ اور شافعی اور جمہور علما انکے اور بعضے مالکیہ وغیرہ اسپر ہین کہ افضل ہے پڑھنا
اُسکا مسجد مین جیسا کہ حضرت عمر رضی بن الخطاب نے اور اور صحابہ نے بعد اُنکے مقرر کیا اور ہمیشہ رہا اسپر عمل مسلمانون کا اسلیے کہ وہ شعار دین ہے اور مشابہ
نماز عید کے ہے اور مختار یہ ہے کہ اگر ایک آدمی پیشوا ہو کہ اُسکے سبب کثرت جماعت مین ہوتی ہے اُسکو چاہیے کہ مسجد مین پڑھے اور اگر ایسا نہین ہے ور وہ
گھر مین وا کرے کذا فی کتب الفقہ مع ۰ **الفصل الثالث** ۰ **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ
قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْلَةً إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا النَّاسُ أَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُوْنَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهٖ وَيُصَلِّي
الرَّجُلُ فَيُصَلِّيْ بِصَلٰوتِهِ الرَّهْطُ فَقَالَ عُمَرُ إِنِّيْ لَوْ جَمَعْتُ هٰؤُلَاءِ عَلٰى قَارِئٍ وَاحِدٍ لَكَانَ أَمْثَلَ ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلٰى
أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهٗ لَيْلَةً أُخْرٰى وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ قَارِئِهِمْ قَالَ عُمَرُ نِعْمَتِ

اَلْبِدْعَةُ هٰذِهٖ وَالَّتِیْ تَنَامُوْنَ عَنْهَا اَفْضَلُ مِنَ الَّتِیْ تَقُوْمُوْنَ یُرِیْدُ اٰخِرَ اللَّیْلِ وَکَانَ النَّاسُ
يَقُوْمُوْنَ اَوَّلَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے عبد الرحمن بن عبد القاری سے کہ کہا نکلا میں ساتھ عمر بن الخطاب کے ایک رات یعنی
رمضان میں طرف مسجد کے پس ناگہان لوگ متفرق اور جدا جدا تھے یعنی وہ نفل پڑھتے تھے اسمیں بعد عشا کے متفرق جیسا کہ بیان اس
اجمال کا کیا کہ پڑھتا تھا ایک آدمی اکیلا اور نماز پڑھتا تھا ایک آدمی پس نماز پڑھتی تھی ساتھ نماز اسکی کے ایک قوم یعنے اکیلا پڑھتے تھے بعضے اور
جماعت سے پس کہا حضرت عمرؓ نے تحقیق میں اگر جمع کروں لوگوں کو ایک قاری پر تو البتہ ہو بہتر پھر قصد کیا اور جمع کیا لوگوں کو
ابی بن کعب پر یعنی انکو امام سب کا کیا کہا عبد الرحمن نے کہ پھر نکلا میں حضرت عمرؓ کے ساتھ ایک رات اور لوگ نماز پڑھتے تھے ساتھ نماز
امام اپنے کے یعنی ابی بن کعب کے کہا عمرؓ نے اچھی بدعت ہے یہ اور وہ نماز کہ سوتے ہو اور غفلت کرتے ہو اس سے بہتر ہے اس نماز سے کہ قیام کرتے ہو
ارادہ کرنے آخر رات کا یعنی اس قول سے مراد انکی یہ تھی کہ نماز تراویح کی آخر شب میں پڑھنی افضل ہے اول وقت پڑھنے سے اور تھے لوگ
قیام کرتے اول رات روایت کی یہ بخاری نے ف اچھی بدعت ہے یہ یعنی تقرر جماعت کا اچھی بدعت ہے نہ کہ اصل جماعت اسلیے کہ جماعت حضرت
سے ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت نے ساتھ جماعت کے کئی بار ادا کی جیسا کہ گذرا اور حق یہ ہے جو کچھ کہ خلفاء راشدین نے کیا سنت ہے پس معنی بدعت کے بیان
باعتبار لغت کے ہیں نہ اصطلاح فقہا کے ۔ع ح۔ وعن السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ اَمَرَ عُمَرُ اُبَیَّ بْنَ كَعْبٍ وَ
تَمِيْمًا الدَّارِیَّ اَنْ يَّقُوْمَا لِلنَّاسِ فِیْ رَمَضَانَ بِاِحْدٰی عَشْرَةَ رَكْعَةً وَكَانَ الْقَارِیُّ يَقْرَأُ بِالْمِئِیْنَ
حَتّٰی كُنَّا نَعْتَمِدُ عَلَی الْعَصَا مِنْ طُوْلِ الْقِيَامِ فَمَا كُنَّا نَنْصَرِفُ اِلَّا فِیْ فُرُوْعِ الْفَجْرِ رَوَاهُ مَالِكٌ
اور روایت ہے سائب بن یزید سے کہ کہا حکم کیا حضرت عمرؓ نے ابی بن کعب اور تمیم داری کو کہ نماز پڑھاویں لوگوں کو رمضان میں
یعنی رات کو گیارہ رکعتیں اور تھا امام پڑھتا وہ سورتیں کہ ہر ایک زیادہ سو آیتوں سے ہیں یہاں تک کہ تھے ہم سہارا دینے عصا پر بسبب دراز ہونے
قیام کے پس نہ تھے ہم پھرتے مگر بیچ قریب فجر کے روایت کی یہ مالک نے ف ابی اور تمیم کو حکم کیا یعنی کبھی یہ امام ہو کبھی وہ امام ہو پس احتمال ہے
یہ کہ باری باری سے پڑھانے کا حکم کیا ہو رکعات میں یا راتوں میں اور ساتھ گیارہ رات کے لکھا ہے علما نے کہ صحت کو پہونچا ہے کہ قیام
کرتے تھے حضرت عمرؓ کے عہد میں ساتھ بیس رکعتوں کے پس شاید کبھی بیس رکعت پڑھتے ہونگے اور کبھی گیارہ یا بعضی راتوں میں قصد تشبہ کا
ساتھ حضرت کے کیا ہو کہ حضرت سے گیارہ پڑھنی ثابت ہوئی ہیں انہوں نے بھی گیارہ کا حکم دیا اور بعد اسکے بیس قرار پائی ہوں جیسے کہ
حضرت سے بھی ایک روایت میں بیس آئی ہیں کہ تین رکعتیں ہیں وتروں کی ہیئت اور سہارا دینا عصا پر نفلوں میں تکیہ کرنا جائز ہے خصوصاً
وقت ضعف کے ۔ع ح۔ وعن الْاَعْرَجِ قَالَ مَا اَدْرَكْنَا النَّاسَ اِلَّا وَهُمْ يَلْعَنُوْنَ الْكَفَرَةَ فِیْ رَمَضَانَ قَالَ وَ
كَانَ الْقَارِیُّ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فِیْ ثَمَانِیْ رَكَعَاتٍ فَاِذَا قَامَ بِهَا فِیْ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ رَكْعَةً رَأَی النَّاسُ اَنَّهٗ قَدْ خَفَّفَ رَوَاهُ مَالِكٌ
اور روایت ہے اعرج سے کہ کہا نہیں پایا ہم نے لوگوں کو کہ وہ لعنت کرتے تھے کافروں کو رمضان میں یعنی وتروں میں رمضان کی کہا
اور تھا پڑھنے والا پڑھتا سورہ بقر آٹھ رکعتوں میں جس وقت کہ پڑھتا سورہ بقر کو بارہ رکعتوں میں جانتے لوگ ہلکی پڑھی روایت کی یہ مالک نے
ف شاید کہ یہ لعنت کرنا خاص نصف اخیر رمضان میں ہے یا اتفاقیہ ہے اس سے حاصل ہو جاتی ہے تطبیق حدیثوں میں لیکن نہیں منافی ہوتی اس حدیث کی کہ ثابت ہوئی ہے
حضرت عمرؓ سے کہ سنت ہے جب آدھا رمضان گذرے یہ کہ لعنت کرے کافروں کو وتر میں اور شاید سبب لعنت کا یہ تھا کہ سبب کفر ان کے تعظیم نہ کی اس چیز کی کہ بزرگی
بیان کی اسکی اللہ تعالیٰ نے یعنی اس مہینے کی اور ہدایت نہ پائی کلام اللہ سے کہ اسمیں اترا ہے مستحق ہوئے اسکے کہ بد دعا کی جاوے ان پر اور

نصف آخر کے بد دعا کرنے میں اشارہ ہی اُنکے زوال پر اور انتقال کرنا اُنکے پر اچھے حال سے طرف بُرے حال کے اور جاننا چاہیئے کہ نہیں معلوم ہوا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح میں عدد معین بلکہ گیارہ بھی ثابت ہوئی ہیں اور تیرہ بھی اور بیس بھی لیکن اجماع ہوا صحابہ کا اُسپر
کہ تراویح کی بیس رکعتیں ہیں ۔ **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اُبَیًّا یَقُوْلُ کُنَّا نَنْصَرِفُ فِیْ رَمَضَانَ مِنَ
الْقِیَامِ فَنَسْتَعْجِلُ الْخَدَمَ بِالطَّعَامِ مَخَافَةَ فَوْتِ السَّحُوْرِ وَفِیْ اُخْرٰی مَخَافَةَ الْفَجْرِ رَوَاهُ مَالِكٌ
اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی بکر سے کہ کہا سنا میں نے ابی کو کہ کہتے تھے ہم پھرتے رمضان میں قیام سے یعنی نماز تراویح کے سے پس جلدی کرتے
ہم خادموں کو کھانے کے واسطے خوف جاتے رہنے وقت سحر کے اور بیچ اور روایت کے واسطے خوف ہو جانے فجر کے روایت کی یہ مالک نے **وعن**
عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَدْرِیْنَ مَا فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ یَعْنِیْ لَیْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ
قَالَتْ مَا فِیْهَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ فِیْهَا اَنْ یُّکْتَبَ کُلُّ مَوْلُوْدٍ مِّنْ بَنِیْ اٰدَمَ فِیْ هٰذِهِ السَّنَةِ وَفِیْهَا اَنْ یُّکْتَبَ کُلُّ
هَالِكٍ مِّنْ بَنِیْ اٰدَمَ فِیْ هٰذِهِ السَّنَةِ وَفِیْهَا تُرْفَعُ اَعْمَالُهُمْ وَفِیْهَا تَنْزِلُ اَرْزَاقُهُمْ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنْ
اَحَدٍ یَّدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَقَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ یَّدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی
ثَلٰثًا قُلْتُ وَلَا اَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَوَضَعَ یَدَهٗ عَلٰی هَامَتِهٖ فَقَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ یَّتَغَمَّدَنِیَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَتِهٖ
یَقُوْلُهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِی الدَّعَوَاتِ الْکَبِیْرِ اور روایت ہی عائشہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا جانتی ہے
تو کہ کیا واقع ہوتا ہی اس رات میں یعنی رات آدھے شعبان کی میں یعنی شب برات میں کہا عائشہ نے کیا واقع ہوتا ہی اسمیں یا رسول اللہ
فرمایا اس رات میں یہ ہوتا ہی کہ لکھا جاتا ہی ہر پیدا ہونے والا بنی آدم میں سے اس برس میں اور اس رات میں لکھا جاتا ہی ہر مرنے والا بنی آدم سے
اس برس میں اور اس رات میں اُٹھائے جاتے ہیں عمل آدمیوں کے اور اس رات میں اُترتے ہیں رزق اُنکے پس کہا حضرت عائشہؓ نے یا رسول اللہ
نہیں کوئی کہ داخل ہو بہشت میں مگر ساتھ رحمت خدا تعالیٰ کے پس فرمایا کہ نہیں کوئی کہ داخل ہو بہشت میں مگر ساتھ رحمت اللہ تعالیٰ
کے تین بار فرمایا کہا میں نے اور نہ تم اے رسول خدا کے یعنی تم بھی بغیر اُسکی رحمت کے بہشت میں نہیں داخل ہونے کے پس رکھا ہاتھ اپنا حضرت نے اپنے سر
پھر فرمایا اور نہ میں یعنی میں بھی جنت میں نہیں داخل ہونیکا مگر یہ کہ ڈھانکے مجکو اپنے فضل و کرم سے اللہ ساتھ رحمت اپنی کے کہا اس کلمہ کو
تین بار روایت کی یہ بیہقی نے دعوات کبیر میں ف لکھا جاتا ہی یعنی دوبارہ بعد لکھنے کے لوح محفوظ میں اور اٹھائے جاتے ہیں عمل یعنی لکھے جاتے ہیں
اعمال صالحہ کہ اٹھائے جاوینگے اس سال میں یعنی سال آئندہ میں ہر روز اور مراد رزق کے نازل ہونے سے لکھنا رزق کا ہی جیسا کہ حدیث میں
آیا ہی کہ لکھی جاتی ہیں اُسمیں اجلیں اور رزق اور لکھے جاتے ہیں حاجی کہ اس سال میں حج کرینگے اور جب حضرت عائشہؓ نے سنا کہ اعمال صالحہ
کہ سال بھر میں ہونے ہیں لکھے جاتے ہیں پہلے کرنیکے سمجھیں کہ داخل ہونا جنت میں ساتھ تقدیر الٰہی اور فضل اُسکے کے ہوتا ہی نہ بسبب عمل کے
پس کہا یا رسول اللہ آخر تک اُنکے سوال کا حضرت نے جواب دیا کہ سب اللہ ہی کی رحمت سے داخل ہوتے ہیں جنت میں اور نہیں معارض ہی
اسکے قول اللہ تعالیٰ کا وتلك الجنة التی اورثتموها بما کنتم تعملون یعنی یہ جنت وہ ہی کہ دیے گئے ہو اسکو بسبب اُس چیز کے کہ تھے تم کرتے
اسلیئے کہ عمل سبب ظاہری ہی دخول جنت کا اور سبب حقیقی رحمت اللہ تعالیٰ کی ہی نہ اور کچھ اور علاوہ اسکے یہ کہ عمل بھی جملہ رحمت سے ہی بندہ پر
بس بہر تقدیر نہیں داخل ہوتا مگر ساتھ رحمت محض کے اور بعضوں نے کہا ہی کہ داخل ہونا جنت کا بسبب رحمت کے ہی اور تفاوت درجات میں
بسبب تفاوت اعمال کے ہی ۔ **وعن** اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَیَطَّلِعُ فِیْ لَیْلَۃِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَیَغْفِرُ لِجَمِیْعِ خَلْقِہٖ اِلَّا لِمُشْرِکٍ اَوْ مُشَاحِنٍ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَفِیْ رِوَایَتِہٖ اِلَّا اثْنَیْنِ مُشَاحِنٍ وَقَاتِلِ نَفْسٍ اور روایت ہی ابی موسے اشعری سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق اللہ تعالی البتہ متوجہ ہوتا ہی بیچ رات آدہوا ڑکے شعبان سے یعنی شب برات مین پس بخشتا ہی ساری مخلوقات اپنی مگر شرک کو یا کینہ رکھنے والے کو روایت کی یہ ابن ماجہ نے اور روایت کی احمد نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے اور اُسکی روایت مین یہ ہی مگر دو شخص کینہ رکھنے والا اور جان کو مار ڈالنے والا **ف** حاصل یہ کہ اللہ تعالی درگذر کرتا ہی بندون سے حقوق اپنے مگر کفر اور حق بندون کے کہ اُنکو تاخیر دیتا ہی یہان تک کہ توبہ قبول کرے اُنکی یا عذاب کرے اُنکو اور کینہ رکھنے والے کو یعنی بے جہت شرعی بسبب نفس امارہ کے اور بعضی روایتون مین یہ بھی زیادہ آیا ہی کہ نہین بخشتا ناتا کاٹنے والے کو اور بعضی مین ازار لٹکانے والے کو یعنی ٹخنون سے نیچے اور نافرمان مان باپ کو اور ہمیشہ شراب پینے والے کو اور بعضی مین زانی کو اور بعضی مین عشار کو یعنی محصول ظلم سے لینے والے کو اور ساحر اور کاہن اور عراف کو یعنی جو خبرین غیب کی بتادے اور صاحب طبلہ کو یعنی باجا بجانے والے کو **وعن علیؓ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَتْ لَیْلَۃُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَیْلَہَا وَصُوْمُوْا یَوْمَہَا فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَنْزِلُ فِیْہَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ اَلَا مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَہٗ اَلَا مُسْتَرْزِقٌ فَاَرْزُقَہٗ اَلَا مُبْتَلًی فَاُعَافِیَہٗ اَلَا کَذَا اَلَا کَذَا حَتّٰی یَطْلُعَ الْفَجْرُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی حضرت علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ہو رات آدہوا ڑ شعبان کی یعنی ہو پندرھوین رات پس کھڑے ہو نماز کو رات مین اور روزہ رکھو دن اُسکے کا یعنی پندرھوین کا اسواسطے کہ اللہ تعالی نزول فرماتا ہی اُس رات مین وقت چھپنے آفتاب کے طرف آسمان نیچے کے پس فرماتا ہی خبردار ہو کوئی بخشش مانگنے والا ہی پس بخشون مین اُسکو خبردار ہو کوئی رزق مانگنے والا ہی پس رزق دون مین اُسکو خبردار ہو کوئی گرفتار بلا ہی پس عافیت دون مین اُسکو آگاہ ہو ایسا اور ایسا فرماتا رہتا ہی اللہ تعالی اُسکو یہان تک کہ نمود ہو فجر **ف** اللہ تعالی نزول فرماتا ہی یعنی متوجہ ہوتا ہی ساتھ رحمت عام کے اور ایسا اور ایسا کہنا یہ ہی طرح طرح کے حاجتمندون سے چنانچہ ہی کوئی کچھ مانگنے والا پس دون مین اسکو اور ہی کوئی غمگین پس شاد کرون مین اسکو اسی طرح اور سمجھ لے اور اکثر سلف سے مثل عمر بن الخطاب اور ابن مسعود وغیرہما کے منقول ہی کہ وہ پڑھتے تھے دعا

اللّٰہم ان کنت کتبتنا اشقیاء فامحہ واکتبنا سعداء وان کنت کتبتنا سعداء فاثبتنا فانک تمحو ما تشاء وتثبت وعندک ام الکتاب اور پڑھنا اس دعا کا پندرھوین شعبان کی مین حدیث مین بھی آیا ہی لیکن حدیث قوی نہین کذا فی تفسیر السید معین الدین الصفوی اور اس دعا مین پہلی کتابت سے مراد کتابت معلقہ ہی اسلیے کہ محکمہ بدلی نہین جاتی اور کتاب لآلی مین مذکور ہی کہ اس رات مین سو رکعتین ساتھ دس دس قل کے کہ دیلمی وغیرہ نے روایت کی ہین وہ روایت موضوع ہی اور بعضے رسالون مین لکھا ہی کہ کہا علی بن ابراہیم نے کہ یہ جو احداث کی گئی ہی پندرھوین شعبان کی مین نماز الفیہ کہ سو رکعتین ہین اور ہر رکعت مین پڑھتے ہین دس دس قل اور اُسکو جماعت سے پڑھتے ہین اور اہتمام اُسکا جمعون اور عیدون سے بھی زیادہ کرتے ہین نہین آئی اُسمین کوئی خبر اور نہ اثر مگر ضعیف یا موضوع اور نہ فریب کہاوے کوئی ساتھ ذکر کرنے صاحب قوت القلوب اور احیاء وغیرہما کے اور عوام بسبب اس نماز کے بڑے فتنون مین پڑے ہین یہان تک کہ لازم کی ہی بسبب اُسکے کثرت چراغان کی اور مرتب ہوتے ہین اُسپر سب فسق یہان تک کہ ڈرے ہین اولیا خسف سے اور بھاگے ہین اُس سے طرف جنگلون کے اور اول حدوث اس نماز کا بیت المقدس مین سنہ چار سو اڑتالیس ہجری مین ہوا اور کہا کہ ٹھہرایا ہی اُسکو اور صلوٰۃ الرغائب اور مانند اُنکے کو جاہل اماموں نے جمعکے نے جال واسطے

جمع کرنے عوام کے اور طلب کرنے ریاست ونمود کے اور حاصل کرنے فائدوں کے پھر قائم کئے اللہ تعالیٰ نے ائمہ ہدیٰ کو کوشش کی انہون نے اُسکے باطل کرنے میں پس جاتا رہا امر اسکا اور بالکل باطل ہوئی بیچ شہرون مصر اور شام کے بیچ اوائل سنہ آٹھ سو کے انتہی کہتا ہون مین یعنی ملا علی قاری کہتے ہین کہ جائز ہی عمل کرنا حدیث ضعیف پر اور علماء نے جو انکار کیا ہی اسکا بسبب لاحق ہونے منکرات کے انکار کیا ہی حاصل یہ کہ اگر تنہا بغیر خرابیون کے ہو پڑھے جائز ہی اور کہا ہی بعضون نے کہ اول حدوث چراغان کا قوم برامکہ سے ہوا کہ وہ پہلے آتش پرست تھے پس جبکہ مسلمان ہوے داخل کیا انہون نے اسلام مین ایسی چیز کو کہ وہم مین ڈالے کہ یہ سنت اور شعار دین سے ہی یعنی چراغان جلانے لگے اُس نماز کے وقت اور مقصود انکو عبادت کرنا آگ کا تھا اسواسطے کہ رکوع کرتے اور سجدہ کرتے ساتھ مسلمانون کے طرف اُس آگ کے اور نہین آیا شرع مین مستحب ہونا زیادتی چراغان کا حاجت سے کتنی جگہ اور یہ جو کرتے ہین عوام حاجی کہ چراغان وغیرہ جلاتے ہین جبل عرفات اور مشعر حرام پر اور منا مین پس وہ بھی اسی قبیلہ سے ہی اور بُرا جانا ہی طرطوسی نے جمع ہونا شب ختم مین بیچ تراویح کے اور نصب کرنا منبرون کا اور بیان کیا ہی کہ یہ بدعت بد ہی کہتا ہون یعنی ملا علی کہتے ہین کہ رحمت کرے اللہ تعالیٰ طرطوسی کو کہ کیا دریافت کیا اُسنے حالانکہ تحقیق مبتلا ہوئے ہین ساتھ اسکے اہل حرمین شریفین کے بھی یہان تک کہ راتون ختم کی مین حاصل ہوتا ہی اجتماع مردونکا اور عورتونکا اور لڑکونکا اور غلامونکا اسقدر کہ نہین بیچ تا جمعہ مین اور کسوف مین اور عید مین اور مستریح ہوتے ہین اُسپر فساد بہت اور منکرات نئے نئے اور منہ کرتے ہین چراغان کی طرف اور پیٹھ کرتے ہین بیت اللہ کی طرف اور کھڑے ہوتے ہین وہ بہ ہیئت آتش پرستون کے بیچ عین مطاف کے یہان تک کہ تنگ ہوتا ہی طواف کرنے والون پر مکان اور تشویش مین ڈالتے ہین انکو اور ذکر کرنے والونکو اور مصلیونکو اور قاریون قرآن کے کو اُسوقت فنسأل اللہ العفو والعافیۃ والغفران والرضوان واللہ المستعان ۔

باب صلوۃ الضحیٰ

باب ہی بیچ بیان نماز ضحیٰ کے ف ضحو اور ضحوہ کے معنی ہین چڑھنا دن کا پس اُسوقت کی نماز کو نماز ضحیٰ کہتے ہین اور ضحیٰ کی دو نمازین ہین ایک کو نماز اشراق کہتے ہین اور دوسری کو نماز چاشت یعنی بعد بلند ہونے آفتاب کے ایک نیزہ کے وقت نماز کا ہی اُسوقت نماز پڑھے تا قریب پہر کے ایک تو یہ وقت ضحیٰ کا ہی اسکو عرف مین اشراق کہتے ہین اور دوسرا وقت یہ ہی کہ خوب گرمی ہو اور دھوپ زمین پر پھیل جاوے ایسا کہ دوسرا پہر شروع ہو دوپہر تک اسوقت کو بھی ضحیٰ کہتے ہین اور عرف مین اسکو نماز چاشت کہتے ہین اور عربی مین ضحوہ صغریٰ اور ضحوہ کبریٰ کہتے ہین چنانچہ نسائی مین ایک حدیث آئی ہی حاصل اُسکا یہ ہی کہ جب آفتاب مشرق کی جانب ایسا ہوتا کہ جیسا عصر کے وقت مغرب کی جانب ہوتا ہی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم دو رکعت پڑھتے تھے اور جب مشرق کی جانب ایسا ہوتا کہ جیسا ظہر کے وقت مغرب کی جانب ہوتا ہی تو چار رکعت پڑھتے پس اس سے معلوم ہوا کہ ضحیٰ کی دو نمازین ہین اور ادنیٰ درجہ اشراق کی دو رکعتین ہین اور اکثر چھ اور چاشت کی ادنیٰ دو ہین اور اکثر بارہ اور مختار نزدیک اکثر علما کے چار رکعت ہین اسلیے کہ حدیثین اُسکی صحیح تر اور اخبار و آثار اُسمین اکثر ہین اور حدیثین اور آثار بیچ فضیلت ضحیٰ کے بہت آئی ہین اور اکثر علماء اوپر استحباب اُسکے ہین مختار قول یہی ہی اور شیخ ولی الدین بن عراقی نے کہا ہی کہ صحیح حدیثین مشہور بیچ باب صلوۃ ضحیٰ کے بہت آئی ہین یہان تک کہا ہی محمد بن جریر طبرانی نے کہ اخبار اس باب مین درجہ تواتر معنوی کو پہونچتے ہین اور قاضی ابوبکر نے کہا ہی کہ یہ نماز اگلے انبیا اور رسولون کی ہی اور سیوطی لایا ہی دیلمی سے کہ اُسنے نقل کی حدیث ابوہریرہ کی کہ صلوۃ ضحیٰ اکثر صلوۃ داود کی ہی اور ابن نجار حدیث ثوبان سے لایا ہی کہ نماز ضحیٰ ایسی نماز ہی کہ محافظت کرتے تھے اُسپر آدم علیہ السلام اور نوح علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام صلوات اللہ علیہم اجمعین ۔ مولانا ہوج ۔

الفصل الاول

فصل اول عن ام هانئ قالت ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل بيتها يوم فتح مكة فاغتسل وصلى ثماني ركعات فلم ار صلوة قط اخف منها غير انه يتم الركوع والسجود وقالت في رواية اخرى وذلك ضحى متفق عليه روایت ہو ام ہانی سے کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے انکے گھرمین دن فتح مکہ کے پس نہائے اور نماز پڑھی آٹھ رکعتین پس نہین دیکھی مین نے کوئی نماز کبھی کہ بہت سبک ہو اس نماز سے لیکن پورا کرتے تھے رکوع اور سجدہ اور کہا ام ہانی نے اور روایت مین اور یہ نماز چاشت کی تھی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ام ہانی بہن ہین حضرت علی کی اور نام انکا فاختہ ہے اور آٹھ رکعتین ساتھ دو سلامون کے یا چار سلامون سے پڑھین اور ہلکی پڑھین یعنی سورت دراز اور تسبیحات وغیرہ بہت نہین پڑھین ۔ ع ۔

وعن معاذة قالت سألت عائشة كم كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي صلوة الضحى قالت اربع ركعات ويزيد ما شاء الله رواه مسلم اور روایت ہو معاذہ سے کہ کہا پوچھا مین نے حضرت عائشہ سے کہ کتنی رکعتین پڑھتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز ضحی کی کہا چار رکعتین اور زیادہ پڑھتے جسقدر چاہتا اللہ تعالی روایت کی یہ مسلم نے **ف** جسقدر چاہتا اللہ اور بارہ رکعت سے زیادہ یہ نماز کسی روایت مین نہین آئی اور یہ حدیث دونون وقت کی نماز کو محتمل ہو ضحوہ صغری کو بھی اور ضحوہ کبری کو بھی یعنی اشراق اور چاشت کو اور احیاء مین لکھا ہو کہ لائق ہو یہ کہ پڑھے انمین والشمس اور واللیل اور والضحی اور الم نشرح ۔ ع ۔ و مولانا

وعن ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يصبح على كل سلامى من احدكم صدقة فكل تسبيحة صدقة وكل تحميدة صدقة وكل تهليلة صدقة وكل تكبيرة صدقة وامر بالمعروف صدقة ونهي عن المنكر صدقة ويجزئ من ذلك ركعتان يركعهما من الضحى رواه مسلم اور روایت ہو ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ صبح ہوتی ہی لازم ہوتا ہو اوپر ہر ہڈی ایک تمھارے کے صدقہ پھر ہر تسبیح یعنی سبحان اللہ کہنا صدقہ ہو اور تحمید یعنی الحمد للہ کہنا صدقہ ہو اور ہر تہلیل یعنی لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہو اور تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنا صدقہ ہو اور امر کرنا ساتھ نیکی کے صدقہ ہو اور منع کرنا برائی سے صدقہ ہو اور کفایت کرتی ہین ان سب سے دو رکعتین کہ پڑھے انکو وقت ضحی کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی صبح کو جو ہر ہڈی سالم ہوتی ہو آفات سے اور لائق ہوتی ہو کاروبار کے تو اسپر از راہ شکرانہ کے صدقہ دینا عوض ہر ایک کے لازم ہوتا ہو پس یہ کلمات وغیرہ صدقہ ہوتے ہین اور شکرانہ انکا ادا ہوجاتا ہو اور کافی ہوتی ہین ان سب سے دو رکعتین ضحی کی یعنی انسے شکرانہ ادا ہوجاتا ہو حاجت انکی نہین رہتی اس لیے کہ نماز عمل ہو تمام اعضاے بدن کا پس قائم ہوتا ہو ہر عضو ساتھ شکرانہ اپنی کے پس لائق ہو کہ مداومت کرے اسپر اور یہ حدیث بھی محتمل ہو دونون نمازون پر یعنی اشراق اور چاشت پر لیکن ظاہر مراد اس سے اشراق ہو ۔ ع ۔ و مولانا

وعن زيد بن ارقم انه رأى قوما يصلون من الضحى فقال لقد علموا ان الصلوة في غير هذه الساعة افضل ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال صلوة الاوابين حين ترمض الفصال رواه مسلم اور روایت ہو زید بن ارقم سے کہ تحقیق دیکھا انھون نے ایک قوم کو کہ نماز پڑھتے ہین وقت ضحی کے پس کہا تحقیق جانتے ہین یہ لوگ یعنی احادیث و اخبار سے کہ تحقیق نماز غیر اسوقت مین بہتر ہو یعنی ثواب اسکا بہت ہوتا ہو تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز بہت رجوع رکھنے والون کی طرف اللہ کے اسوقت کہ گرم ہون بچے اونٹون کے یعنی پانون انکے روایت کی یہ مسلم نے **ف** جانتے ہین لوگ یعنی زید نے انکار کیا اسپر کہ اول وقت نماز چاشت پڑھتے تھے اور یہ جبر کیا وقت مختار تک یعنی کیونکر نماز پڑھتے ہین با وجود علم اپنے کے ساتھ اسکے کہ نماز غیر اسوقت مین افضل ہو اور گرم ہون بچے اونٹون کے یعنی جسوقت کہ شدت گرمی سے زمین

گرم ہو جاوے کہ اونٹوں کے بچوں کے پانوں جلنے لگیں اُسوقت نماز چاشت کی پڑھنی بہتر ہی اور ایسی گرمی قریب ڈیڑھ پہر دن آنے کے ہوتی ہی اور اسوقت مین فضل اس لیے ہی کہ اسوقت دل چاہتا ہی آرام کرنے کو پس اسوقت مین نماز نہین پڑھتے مگر جو کہ رجوع رکھتے ہین درگاہ حق مین اور نام اس نماز کا صلوٰۃ الاوابین معلوم ہوا اور اس حدیث سے صریح معلوم ہوا وقت چاشت کا * ع * ومولانا *

الفصل الثانی

فصل دوسری عن اَبِی الدَّرْدَاءِ وَاَبِی ذَرٍّ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَنَّہٗ قَالَ یَا ابْنَ اٰدَمَ ارْکَعْ لِیْ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ مِنْ اَوَّلِ النَّہَارِ اَکْفِکَ اٰخِرَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ عَنْ نُعَیْمِ بْنِ ہَمَّارٍ الْغَطْفَانِیِّ وَاَحْمَدُ عَنْہُمْ روایت ہی ابی درداء اور ابی ذر سے کہ کہا دونون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے درحالیکہ نقل کرنے والے تھے جناب باری تعالی سے کہ وہ فرماتا ہی اے بیٹے آدم کے پڑھ خالص میرے لیے چار رکعتین اول دن مین کفایت کرونگا تجکو اُسدن کی شام تک روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی ابوداؤد اور دارمی نے نعیم بن ہمار غطفانی سے اور احمد نے اُن سب سے **ف** کفایت کرونگا تیری حاجتون کو اور دفع کرونگا اُس چیز کو کہ بُرا جانتا ہی تو یعنی دل اپنا فارغ رکھ میری عبادت کے لیے اول روز مین فارغ رکھونگا دل تیرا آخر روز تک بسبب حاجت روائی تیری سے من کان للہ کان اللہ لہ اور یہ چار رکعتین اشراق کی ہین یا چاشت کی * ع * وعن بُرَیْدَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِی الْاِنْسَانِ ثَلٰثُمِائَۃٍ وَسِتُّوْنَ مَفْصِلًا فَعَلَیْہِ اَنْ یَّتَصَدَّقَ عَنْ کُلِّ مَفْصِلٍ مِّنْہُ بِصَدَقَۃٍ قَالُوْا وَمَنْ یُّطِیْقُ ذٰلِکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ قَالَ النُّخَاعَۃُ فِی الْمَسْجِدِ تَدْفِنُہَا وَالشَّیْءُ تُنَحِّیْہِ عَنِ الطَّرِیْقِ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فَرَکْعَتَا الضُّحٰی تُجْزِئُکَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی بریدہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے کہ آدمی مین تین سو ساٹھ بند ہین پس آدمی پر لازم ہی یہ کہ تصدق کرے بدلے ہر بند اپنے کے صدقہ کہا صحابہ نے کون ہی کہ طاقت رکھے اسکی اے نبی اللہ کے فرمایا تھوک کہ مسجد مین پڑا ہو دفن کر دینا اُسکا یعنی یہ بھی ایک صدقہ ہی اور دور کر دینا ایک چیز کا راہ سے یعنی موذی چیز کا مانند نجاست اور پتھر اور کانٹے کے یہ بھی ایک صدقہ ہی پس اگر نہ پاوے تو یعنی کوئی چیز صدقون مین سے بقدر تین سو ساٹھ کے پس دو رکعتین ضحی کی پڑھنی کفایت کرتی ہین تجکو یعنی پھر احتیاج اور صدقہ کی نہین ہی روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** لازم سے مراد تاکید ہی نہ وجوب شرعی اس لیے کہ کسی نے واجب نہین کہا ہی دو رکعتون ضحی کی کو اور صدقات مذکورہ کو اگرچہ واجب ہی شرعًا اور عقلًا شکر اللہ کی نعمتون پر اجمالًا اور تفصیلًا اور اس حدیث مین اشارہ ہی طرف نماز اشراق کے * ع * ومولانا * وعن اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّی الضُّحٰی ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً بَنَی اللّٰہُ لَہٗ قَصْرًا مِّنْ ذَہَبٍ فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ ہٰذَا الْوَجْہِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے وقت ضحی کے بارہ رکعتین بناتا ہی اللہ اُسکے لیے محل سونے کا بہشت مین روایت کی یہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو یعنی اسکی اسناد کو مگر اسی وجہ سے یعنی جو کہ ذکر کی ترمذی نے اپنی کتاب مین * وعن مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُہَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ فِیْ مُصَلَّاہُ حِیْنَ یَنْصَرِفُ مِنْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ حَتّٰی یُسَبِّحَ رَکْعَتَیِ الضُّحٰی لَا یَقُوْلُ اِلَّا خَیْرًا غُفِرَ لَہٗ خَطَایَاہُ وَاِنْ کَانَتْ اَکْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی معاذ بن انس جہنی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بیٹھا رہے یعنی ہمیشہ رہے اپنے نماز کی جگہ مین اُسوقت سے کہ پھرے نماز صبح کی سے یہان تک کہ پڑھے دو رکعتین ضحی کی یعنی بعد طلوع اور بلند ہونے آفتاب کے نہ کہتا ہو یعنی بابین اسکے مگر نیک بات تو بخشے جاتے ہین

اُسکے لیے گناہ اُسکے اگرچہ بہت ہون جھاگ دریا کے سے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** جو شخص بیٹھا رہے الخ ملا علی قاری کی شرح سے ایسا معلوم
ہوتا ہی کہ مراد یہ ہی کہ ہمیشہ مشغول رہے ذکر و فکر مین اور اور نیک کامون مین مثل سیکھنے سکھلانے علم کے اور وعظ اور نصیحت کے اور طواف کرنے
بیت اللہ کے بعد فارغ ہونے کے نماز صبح سے یہان تک کہ پڑھے دو رکعت ضحی کی خواہ مسجد مین ہو خواہ گھر مین اور اسکے مابین مین سوا ے کلام نیک کے
نکرے تو بخشے جاتے ہین صغیرہ گناہ اور احتمال ہی کہ کبیرہ بھی بخشے جاوین انتہی پس اُنکی تقریر سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ جو فرمایا کہ بیٹھا رہے نماز کی جگہ یہ بطور
تمثیل کے فرمایا ہی اور مراد مشغول رہنا ذکر اللہ اور اچھے کامون مین ہی اور حضرت شیخ رح نے لکھا ہی کہ مراد ضحی اسے نماز اشراق کی ہی اور اور حدیثون مین
ضحی اسے احتمال اشراق اور چاشت دونون کا ہی اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ ثواب جب ہوتا ہی کہ نماز ہی کی جگہ بیٹھا رہے اور اگر اٹھکر خلوت مین
جاکر مشغول عبادت مین ہو یہ ثواب نہین پانے کا اور بیچ وصیتون مشائخ کے مذکور ہی کہ اگر ڈر پریشانی کا ہو بار یار اہ یا وے خلوت مین جاوے اور
مشغول ہووے اور لکھا ہی علماء نے کہ اسوقت مین قبلہ رخ بیٹھنے کو ہاتھ سے نہ دیوے اور اگر نیند آوے دفع کرے شیخ الاسلام شہاب الدین سہروردی نے
کہا ہی کہ عمل کہ جزا اسکی دنیا مین فی الحال ہی نورانیت باطن کی ہوتی ہی یہ عمل ہی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَافَظَ عَلٰی شُفْعَۃِ الضُّحٰی غُفِرَتْ لَہٗ ذُنُوْبُہٗ وَاِنْ کَانَ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ محافظت
کرے اوپر دوگانہ ضحی کے تو بخشے جاتے ہین اُسکے لیے گناہ اسکے اگرچہ ہون مانند جھاگ دریا کے روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے

وعن عَائِشَۃَ اَنَّھَا کَانَتْ تُصَلِّی الضُّحٰی ثَمَانِیَ رَکَعَاتٍ ثُمَّ تَقُوْلُ لَوْ نُشِرَ لِیْ اَبَوَایَ مَا تَرَکْتُھَا رَوَاہُ مَالِکٌ
اور روایت ہی عائشہ رض سے یہ کہ وہ تھین پڑھتین نماز ضحی کی آٹھ رکعتین پھر کہتین کہ اگر زندہ کیے جاوین میرے لیے مان باپ میرے نہ چھوڑون مین
اس نماز کو روایت کی یہ مالک نے **ف** یہ تعلیق بالمحال ہی ساتھ قصد مبالغہ کے کہ اس نماز کی لذت مجھے ایسی حاصل ہی کہ اگر میرے مان باپ بھی
زندہ ہون باوجودیکہ انکا زندہ ہونا محال ہی اور نہایت خوشی ہوتی ہی انکی ملاقات کی تو بھی مین اس نماز کو نہ چھوڑون اسمین رغبت دلائی
اس نماز کی محافظت اور مداومت پر ع ✣ وعن اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الضُّحٰی
حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یَدَعُھَا وَیَدَعُھَا حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یُصَلِّیْھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا تھے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے نماز ضحی کی یہان تک کہ کہتے ہم کہ نہ چھوڑینگے اسکو یعنی کبھی اور چھوڑتے اسکو یعنی کبھی یہان تک کہ کہتے ہم کہ نہ پڑھینگے اس
نماز کو روایت کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی جیسی کہ عادت شریف تھی ادا کرنے نوافل مین کہ ہمیشہ نکرتے تھے واسطے شفقت کے امت پر تا ان پر لازم
نہو جاوے اور حکم اسکی فرضیت کا نہ نازل ہو اور یہ حکم فعل آنحضرت ہی کا تھا کہ ایک فعل حضرت کے التزام سے فرض ہو جاتا تھا اور اگر امت
اب التزام کرین مستحب ہی ح ✣ وعن مُوَرِّقٍ الْعِجْلِیِّ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ تُصَلِّی الضُّحٰی قَالَ لَا قُلْتُ فَعُمَرُ قَالَ
لَا قُلْتُ فَاَبُوْبَکْرٍ قَالَ لَا قُلْتُ فَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اِخَالُہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی مورق عجلی سے کہ کہا مین نے واسطے ابن عمر کے
کہ نماز پڑھتے ہو تم ضحی کی کہا نہین کہا مین نے پس عمر رض یعنے وہ بھی پڑھتے تھے کہا نہین کہا مین نے پس ابوبکر رض یعنی وہ بھی پڑھتے تھے کہا نہین کہا
مین نے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہا کہ نہین گمان کرتا مین حضرت کو بھی روایت کی بخاری نے **ف** ابن عمر رض نے جو اس نماز کی نفی کی تو تاویل اسکی یہ ہی
کہ مراد انکی یہ تھی کہ مسجد مین نہ پڑھتے تھے یا یہ کہ ابن عمر رض کو فعل آنحضرت کا اور امر انکا نہ پہونچا ہوگا یا ہمیشہ پڑھنے کا انکار کیا کہ حضرت نے
ہمیشگی نہین کی اسیر واسطے خوف فرض ہو جانے کے اور اصل نماز یہ ثابت ہی حضرت سے بہت روایتون سے کہا ملا حنفی نے کہ شک نہین

اسمین کہ اُٹھ گیا بعد حضرت کے خوف فرض ہوجانے کا پس صواب یہ ہی کہ کہا جاوے کہ مواظبت کرنی اسپر مستحب ہی اور یہی مذہب ہی اکثر علماء اور مشائخ کا ✽ ع ✽

باب التطوع

باب ہی بیچ بیان نماز نفل کے ف اطلاق تطوع کا اکثر غیر رواتب پر یعنی غیر سنتوں موکدہ پر آتا ہی ✽ ح ✽ اسکی وجہ تسمیہ کی حضرت شیخ نے ترجمہ مین لکھی ہی جو چاہے دیکھ لے

الفصل الاول

فصل دوسری عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لبلال عند صلوة الفجر يا بلال حدثني بأرجى عمل عملته في الإسلام فإني سمعت دف نعليك بين يدي في الجنة قال ما عملت عملا أرجى عندي أني لم أتطهر طهورا في ساعة من ليل أو نهار إلا صليت بذلك الطهور ما كتب لي أن أصلي متفق عليه

روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو وقت نماز فجر کے ای بلال بیان کر روبرو میرے بہت امید رکھا گیا عمل کہ کیا تونے اسلام مین یعنی کونسا عمل ہی تیرے پاس کہ امید اسکے ثواب کی بہت رکھتا ہی اس لیے کہ تحقیق سنی مین نے آواز پاپوشون تیری کی آگے اپنے بہشت مین عرض کیا بلال نے کہ نہین کیا مین نے کوئی عمل کہ بہت امید رکھا گیا ہو نزدیک میرے اس عمل سے کہ تحقیق مین نے نہین طہارت کی کوئی طہارت کسی وقت مین رات کو یا دن کو مگر نماز پڑھی مین نے ساتھ اُس طہارت کے اُسقدر کہ مقدر کیگئی میرے لیے یہ کہ نماز پڑھون مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سنی مین نے آواز یہ ایک امر تھا کہ کشف کیا گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر عالم غیب سے نیند مین یا جاگتے مین یا دیکھا شب معراج مین اور آگے چلنا بلال کا ایسا تھا جیسے خادم چلتے ہین مخدومون کے آگے اور طہارت شامل ہی وضو اور غسل اور تیمم کو اور اس حدیث مین بیان ہی اس نماز کی فضیلت کا کہ بعد وضو کے پڑھتے ہین کہ اسکو شکر الوضو کہتے ہین ✽ ح ع ✽

و عن جابر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا الاستخارة في الأمور كلها كما يعلمنا السورة من القرآن يقول إذا هم أحدكم بالأمر فليركع ركعتين من غير الفريضة ثم ليقل اللهم إني أستخيرك بعلمك وأستقدرك بقدرتك وأسألك من فضلك العظيم فإنك تقدر ولا أقدر وتعلم ولا أعلم وأنت علام الغيوب اللهم إن كنت تعلم أن هذا الأمر خير لي في ديني ومعاشي وعاقبة أمري أو قال في عاجل أمري وآجله فاقدره لي ويسره لي ثم بارك لي فيه وإن كنت تعلم أن هذا الأمر شر لي في ديني ومعاشي وعاقبة أمري أو قال في عاجل أمري وآجله فاصرفه عني واصرفني عنه واقدر لي الخير حيث كان ثم أرضني به قال ويسمي حاجته رواه البخاري

اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سکھاتے ہمکو دعا استخارہ کی بیچ سب کامون کے جیسے سکھاتے ہمکو سورت قرآن کی یعنی بہت اہتمام تھا اسکے سکھانے کا فرماتے جب قصد کرے ایک تمہارا کسی کام کا پس چاہیے کہ پڑھے دو رکعتین سوا ے فرض کے پھر چاہیے کہ کہے یا الٰہی تحقیق مین طلب خیر کی کرتا ہون تجھ سے ساتھ استعانت علم تیرے کے اور طلب قدرت کی کرتا ہون یعنی اوپر پانے خیر کے اور حاصل کرنے اسکے کے بواسطہ قدرت تیری کے اور مانگتا ہون تجھ سے فضل تیرے سے کہ بڑا ہی پس تحقیق تو قادر ہی یعنی ہر چیز پر اور نہین مین قادر یعنی کسی چیز پر مگر ساتھ قدرت تیری کے اور جانتا ہی تو اور نہین جانتا مین اور تو جاننے والا غیبون کا ہی یا الٰہی اگر تو جانتا ہی کہ یہ کام کہ مین قصد اسکا رکھتا ہون بہتر ہی میرے لیے دین میرے مین اور دنیا میری مین اور زندگانی میری مین اور انجام کار میرے مین یا فرمایا بیچ اس جہان کے اور اُس جہان کے پس مہیا کر اسکو میرے لیے اور آسان کر اسکو میرے لیے پھر برکت دے اسمین میرے لیے اور اگر جانتا ہی تو کہ یہ کام برا ہی میرے لیے دین میرے مین اور زندگانی میری مین اور انجام کار میرے مین یا فرمایا اس جہان مین اور اُس جہان مین پس پھیر اسکو مجھ سے اور پھیر مجکو اُس سے اور مہیا کر میرے لیے بھلائی جہان ہو

پھر راضی کر مجکو ساتھ اُسکے کہا راوی نے اور نام لیوے حاجت اپنی کا یعنی نزدیک لفظ ہذا الامر کے روایت کی یہ بخاری نے **ف** قصد کرے کسی کام کا کہ مباح ہو اور تردد رکھتا ہو اُسکے بھلائی مین مانند سفر اور تجارت کے اور نکاح اور مانند انکی کے نہ مانند کھانے اور پینے مقرری کے کہ اُسمین استخارہ نہین چاہیے اور اگر وہ کام خیر محض ہو استخارہ اُسمین باعتبار تعین وقت کے یا حالت مخصوص کے ہوگا اور استخارہ نکیا جاوے بیچ کرنے واجب اور مستحب کے اور چھوڑنے حرام اور مکروہ کے پس استخارہ کی برکت سے جو بات کہ اسکے حق مین مناسب ہوتی ہے اُسپر دل قرار پکڑ جاتا ہے اور پڑھے دو رکعت اگر دو رکعت سنتون معمولی اور تحیۃ المسجد اور شکر الوضو مین سے بھی پڑھکر یہ دعا پڑھے جائز ہے لیکن اولی یہی ہے کہ دو رکعت جدی پڑھے ساتھ نیت استخارہ کے اور جسوقت چاہے پڑھے سواے اوقات مکروہہ کے اور سورت جونسی چاہے پڑھے اور بعضی روایت مین ہے کہ قل یا اور قل ہو اللہ پڑھے اور او عاجل امری مین لفظ او کا شک راوی کے لیے ہے یعنی راوی کو شک ہوا ہے کہ حضرت نے فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری فرمایا یا ان تینون لفظون کی جگہہ عاجل امری وآجلہ فرمایا اور افضل یہ ہے کہ دونون جملہ پڑھے اور نام لیوے حاجت اپنی کا یعنی لفظ ہذا الامر کہ حدیث مین واقع ہے بطریق عموم کے استخارہ کرنے والے کی عبارت مین وہی امر خاص مذکور ہو مثل ہذا الامر وہذا الاقامۃ اور مانند انکی کے اور جائز ہے کہ ہذا الامر کہے اور پھر نام حاجت کا لیوے اور ایک روایت مین استخارہ مختصر یہ منقول ہے اگر جلدی ہو یہ پڑھے اللّٰھم خِرْ لی واختر لی ولا تکلنی الی اختیاری یعنی اے اللہ پسند کر میرے لیے اور اختیار کر میرے لیے یعنی جو مناسب جانے تو اور نہ سونپ مجکو طرف اختیار میری کے اور حضرت انس رض سے روایت ہے کہ فرمایا اُنکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے انس جو قصد کرے تو کسی کام کا پس استخارہ کر اللہ تعالی سے اُسکے لیے سات بار پھر دیکھ کہ جو کچھ کہ تیرے دل مین القا ہو اُسمین جرات کر کہ وہی بہتر ہے + ع ح + فخ +

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَکْرٍ وَصَدَقَ اَبُوْ بَکْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ یُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ یَقُوْمُ فَیَتَطَھَّرُ ثُمَّ یُصَلِّیْ ثُمَّ یَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اِلَّا غَفَرَ لَہٗ ثُمَّ قَرَأَ وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِھِمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اِلَّا اَنَّ ابْنَ مَاجَۃَ لَمْ یَذْکُرِ الْاٰیَۃَ

روایت ہے حضرت علی رض سے کہ کہا حدیث کی مجکو ابو بکر رض نے اور سچ کہا ابو بکر رض نے کہا کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہین کوئی شخص کہ گناہ کرے گناہ کرنا پھر کھڑا ہو پس وضو کرے پھر نماز پڑھے پھر بخشش چاہے گناہون کی اللہ سے مگر کہ بخشتا ہے اللہ اُسکو پھر پڑھے یہ آیت اور وہ لوگ کہ جسوقت کرتے ہین گناہ بیحیائی کے یعنی کبیرہ گناہ مانند زنا اور کہنے کلمہ کفر وغیرہ کے یا ظلم کرتے ہین اپنی جانون پر یعنی صغیرہ گناہ کرتے ہین مانند بوسہ لینے اجنبی عورت یا لڑکی کے یعنی مساس کرنے کے اور نظر حرام کرنے کے اور مانند انکی کے یاد کرتے ہین اللہ کو یعنی عذاب اُسکی کو پس طلب بخشش کی کرتے ہین واسطے گناہون اپنی کے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے مگر یہ کہ ابن ماجہ نے نہین ذکر کی آیت **ف** سچ کہا ابو بکر رض نے یہ جملہ معترضہ ہے بیان کیا اُسکو حضرت علی رض نے واسطے اظہار بزرگی اور نہایت سچے ہونے ابو بکر رض کے اور وہ ایسے سچے تھے جنکا نام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیق رکھا تھا اور آیا ہے کہ عادت حضرت علی رض کی یہ تھی کہ قبول نکرتے تھے حدیث یہان تک کہ قسم دے لیتے راوی کو کہ وہ کہتا قسم ہے مین نے یون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ولیکن جب حضرت ابو بکر رض سے کوئی حدیث سنتے قبول کر لیتے بغیر قسم کے اور پس وضو کرے اور غسل افضل ہے اور ساتھ ٹھنڈے پانی کے اکمل ہے اور پھر نماز پڑھے یعنی دو رکعت پہلی رکعت مین قل یا پڑھے اور دوسری مین قل ہو اللہ اس نماز کو نماز توبہ کہتے ہین اور پھر بخشش چاہے مراد بخشش چاہنے سے یہ کہ توبہ کرے ساتھ ندامت کے اور اُس گناہ کو چھوڑ دے اور قصد کرے کہ آیندہ کبھی نہ کرونگا اور تدارک کرے حقوق کا اگر اسکے ذمہ پر کسی کے حق ہون اور پڑھی حضرت نے آیت بطور سند کے کہ اللہ تعالی بھی اسی طرح

فرماتا ہی اور جب کرتے ہین کوئی برا کام یا ظلم کرتے ہین اپنی جانون پر یاد کرتے ہین اللہ کو پھر بخشش مانگتے ہین اپنے گناہون کی اور کون ہی کہ بخشے گناہون کو مگر اللہ اور نہین اڑتے ہین اوپر اس چیز کے کہ کیا اور وہ جانتے ہین اولئک جزاؤہم مغفرۃ من ربہم وجنت تجری من تحتہا الانہر خالدین فیہا ونعم اجر العاملین اور کون ہی کہ بخشے گناہون کو بغیر خدا کے اور ہمیشہ نہین رہتے اس چیز پر کہ کیا یعنی گناہ اور وہ جانتے ہین یعنی ہمیشہ نہین کرتے برے فعل اپنی پرجان بوجھ کر بلکہ پھر دعا در ہوتے گناہ کے تو بہ کر ڈالتے ہین یہ گروہ ہی کہ جزا انکی بخشش ہی پروردگار انکے کی طرف سے اور باغ ہین چلتی ہین انکے نیچے نہرین ہمیشہ رہنے والے انمین ہین تنبیہ والذین کہ پہلی آیت مین ہی مبتدا ہی اور لفظ اولئک کہ دوسری آیت مین ہی خبر اسکی ہی سمجھنے والا مطلب اسکا سمجھ لیگا اور جو تفصیل سے اس مقام کو دیکھا چاہے کسی تفسیر مین دیکھے ع ۞ **وعن** حذیفۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا حزبہ امر صلی رواہ ابوداود اور روایت ہی حذیفہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ پہونچتی انکو کوئی مصیبت نماز پڑھتے روایت کی یہ ابوداود نے **ف** یعنی جب حضرت کو کوئی مصیبت درپیش آتی تو نماز پڑھتے واسطے خلاصی غم کے اور واسطے بجا لانے حکم الٰہی کے کہ فرمایا ہی یا ایہا الذین امنوا استعینوا بالصبر والصلوۃ یعنی اے ایمان والو مدد چاہو ساتھ صبر اور نماز کے اور لکھا ہی علمانے کہ حکمت اسمین یہ ہی کہ جب مشغول ہوتا ہی آدمی عبادت مین تو کھلجاتا ہی اسپر عالم ربوبیت کا اور جب کھل گیا عالم ربوبیت کا تو دنیا از خود بالکل حقیر ہو جاتی ہی پس آسان ہوتا ہی دلپر نہ ہونا دنیا کا اور ہونا اسکا پس متوحش نہین ہوتا نہونے اسکے سے اور نہ خوش ہوتا ہی ہونے سے جیسے کہ کہا گیا ہی کہ اگر ہی تو غم نہین اور اگر نہین تو غم نہین ۞ ح ۞

وعن بریدۃ قال اصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدعا بلالا فقال بما سبقتنی الی الجنۃ ما دخلت الجنۃ قط الا سمعت خشخشتک امامی قال یا رسول اللہ ما اذنت قط الا صلیت رکعتین وما اصابنی حدث قط الا توضأت عندہ ورأیت ان للہ علی رکعتین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہما رواہ الترمذی اور روایت ہی بریدہ سے کہ کہا صبح کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس بلایا بلال کو یعنی بعد نماز صبح کے پس فرمایا ساتھ کس چیز کے پہل کی تو نے مجھ سے طرف بہشت کے نہین داخل ہوا مین بہشت مین کبھی مگر سنی مین نے آواز پاپوش تیرے کی آگے اپنے کہا بلال نے یا رسول اللہ نہین اذان دی مین نے کبھی مگر کہ پڑھی مین نے دو رکعتین اور نہین پہونچا مجکو بے وضو ہونا کبھی مگر کہ وضو کیا مین نے اسی وقت اور اختیار کیا مین نے یہ کہ اللہ کے لیے مجھپر ہین دو رکعتین یعنی لازم کین مین نے اپنے پر دو رکعتین اور مواظبت کی انپر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و سلم نے بسبب انہین دو چیزون کے تو اس درجہ کو پہونچا روایت کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی حضرت کو بلال کو آگے اپنے دیکھا بطور خادمون کے سبب اسکا پوچھا کہ کونسا عمل تو نے کیا ہی کہ اسکے سبب سے ساتھ اس خدمت خاص کے مشرف ہوا پس آگے چلنے سے مراد یہ ہی اور ظاہر معنی اسکے لینے درست نہین اس لیے کہ کسی نبی کو بھی یہ رتبہ نہین ہونے کا کہ حضرت پر سبقت لیجاوے چہ جاے کوئی امتی اور بسبب انہین دونون چیزون کے یعنی ہمیشہ باوضو رہنے کے اور نماز پڑھنے کے کہ جسکو شکر الوضو کہتے ہین ۞ ع ۞ **وعن** عبد اللہ بن ابی اوفی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کانت لہ حاجۃ الی اللہ او الی احد من بنی ادم فلیتوضأ فلیحسن الوضوء ثم لیصل رکعتین ثم لیثن علی اللہ تعالی ولیصل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم لیقل لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم والحمد للہ رب العلمین اسألک موجبات رحمتک وعزائم مغفرتک والغنیمۃ من کل بر والسلامۃ من کل اثم لا تدع لی ذنبا الا غفرتہ ولا ہما الا فرجتہ ولا حاجۃ ہی لک رضی الا قضیتہا یا ارحم الراحمین رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب

اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو اُسکو کوئی حاجت طرف اللہ کے یا طرف کسی بنی آدم کے یعنی حاجت دینی یا دنیوی پس چاہیے کہ وضو کرے پس اچھا وضو کرے یعنی ساتھ رعایت آداب کے پھر پڑھے دو رکعتین پھر تعریف کرے اللہ تعالیٰ پر اور درود بھیجے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر کہے نہین کوئی معبود مگر اللہ بردبار بخشش کرنے والا پاک ہی اللہ پروردگار عرش بڑے کا اور سب تعریف واسطے اللہ کے ہی کہ پروردگار عالمون کا ہی سوال کرتا ہون مین تجھ سے عمل کہ سبب اُسکے رحمت تیری کے ہون اور مانگتا ہون عمل کہ حاصل اور لازم ہو بسبب اُسکے بخشش تیری اور فائدہ ہر نیکی سے اور سلامتی ہر گناہ سے نہ چھوڑ میرے لیے کوئی گناہ مگر کہ بخش تو اُسکو اور نہ چھوڑ کوئی فکر مگر کہ کھول دے اُسکو اور نہ چھوڑ کوئی حاجت کہ ہو وہ تیرے پسند مگر روا کر تو اُسکو اے بہت رحم کرنے والے سبب رحم کرنے والون سے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی ف افضل یہ ہی کہ اُسمین درود التحیات کا پڑھے اور اس نماز کو صلوٰۃ الحاجت کہتے ہین اور کہا ابن حجر نے کہ مستحب ہی قصد کرنا ہفتہ کی صبح کو حاجت اپنی کے لیے بموجب ارشاد آنحضرت کے کہ جو کوئی صبح کو جاوے ہفتہ کے دن بیچ طلب حاجت کے کہ حلال ہو طلب اُسکی پس مین ضامن ہون واسطے روا ہونے اُسکی کے ہو ع ف حاجت اگر حافظہ درست ہونے کی ہو تو اُسکے لیے صلوٰۃ الحافظہ پڑھے جو کہ حصن حصین مین مذکور ہی اور اس عاجز نے اُسکی شرح ہندی مین ساری روایت تفصیل لکھی ہی جو چاہے اُسمین دیکھ لے

باب صلوٰۃ التسبیح

یہ باب ہی بیچ بیان صلوٰۃ التسبیح کے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ یَا عَبَّاسُ یَا عَمَّاہُ اَلَا اُعْطِیْکَ اَلَا اَمْنَحُکَ اَلَا اُخْبِرُکَ اَلَا اَفْعَلُ بِکَ عَشْرَ خِصَالٍ اِذَا اَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِکَ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ ذَنْبَکَ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ قَدِیْمَہٗ وَحَدِیْثَہٗ خَطَاَہٗ وَعَمَدَہٗ صَغِیْرَہٗ وَکَبِیْرَہٗ سِرَّہٗ وَعَلَانِیَتَہٗ اَنْ تُصَلِّیَ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ تَقْرَءُ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ فَاتِحَۃَ الْکِتَابِ وَسُوْرَۃً فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَۃِ فِیْ اَوَّلِ رَکْعَۃٍ وَاَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ خَمْسَ عَشْرَۃَ مَرَّۃً ثُمَّ تَرْکَعُ فَتَقُوْلُہَا وَاَنْتَ رَاکِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَکَ مِنَ الرُّکُوْعِ فَتَقُوْلُہَا عَشْرًا ثُمَّ تَہْوِیْ سَاجِدًا فَتَقُوْلُہَا وَاَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَکَ مِنَ السُّجُوْدِ فَتَقُوْلُہَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُوْلُہَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَکَ فَتَقُوْلُہَا عَشْرًا فَذٰلِکَ خَمْسٌ وَسَبْعُوْنَ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ تَفْعَلُ ذٰلِکَ فِیْ اَرْبَعِ رَکَعَاتٍ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُصَلِّیَہَا فِیْ کُلِّ یَوْمٍ مَرَّۃً فَافْعَلْ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِیْ کُلِّ جُمُعَۃٍ مَرَّۃً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِیْ کُلِّ شَہْرٍ مَرَّۃً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِیْ کُلِّ سَنَۃٍ مَرَّۃً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِیْ عُمُرِکَ مَرَّۃً رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِی الدَّعَوَاتِ الْکَبِیْرِ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ نَحْوَہٗ

روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے عباس بن عبد المطلب کے کہ اے عباس چچا میرے کیا نہ دون مین تجھکو کیا نہ دون مین تجھکو کیا نہ خبر دون مین تجھکو کیا نہ کرون مین تجھکو صاحب دس خصلتون کا جس وقت کرے تو یہ بخشے اللہ تیرے لیے گناہ تیرے پہلے اور پچھلے اور پرانے اور نئے چوک کر اور جانکر چھوٹے اور بڑے چھپے اور ظاہر یہ کہ نماز پڑھ تو چار رکعتین پڑھ ہر رکعت مین سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت پس جبکہ پڑھ چکے تو قرأت پہلی رکعت مین اور تو کھڑا ہو کہہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پندرہ بار پھر رکوع کر پس کہہ ان کلمون کو رکوع مین دس بار یعنی بعد پڑھنے سبحان ربی العظیم کے پھر اٹھا تو سر اپنا رکوع سے پس کہہ ان کلمون کو دس بار یعنی بعد سمع اللہ لمن حمدہ کے پھر جھک تو سجدے مین پس کہہ تو ان کلمون کو دس بار یعنی بعد سبحان ربی الاعلیٰ کے پھر اٹھا سر سجدے سے کہہ ان کلمون کو دس بار پھر سجدہ کر پھر کہہ ان کلمون کو دس بار پھر اٹھا تو سر اپنا سجدے سے پس کہہ ان کلمون کو دس بار پس یہ تسبیحات پچہتر بار ہوئین ہر رکعت مین کر تو یہ چارون رکعت مین اگر طاقت رکھے تو پڑھنے اس نماز کی ہر دن مین ایکبار پس پڑھ پس اگر نہ پڑھ سکے ہر روز پس ہر ہفتہ مین ایکبار

پس اگر نہ پڑھ سکے ہر ہفتہ مین پس ہر مہینے مین ایکبار پس اگر نہ پڑھ سکے ہر مہینے مین پس ہر برس مین ایکبار پس اگر نہ پڑھ سکے ہر برس مین پس تمام عمر مین ایک بار روایت کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین اور روایت کی ترمذی نے ابی رافع سے مانند اسکے **ف** کیا نہ کرون مین تجکو صاحب دس خصلتون کا یعنی ایسی چیز بتاتا ہون کہ اُس سے دس طرح کے گناہ تیرے جو کہ حدیث مین مذکور ہوئے بخشے جاوین اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد دس خصلتون سے دس دس بار تسبیح کہنی ہی سوا‌ے قیام کے اور ساقط ہوا ہی مشکوٰۃ مین سے لفظ عشر خصال کا بعد لفظ و علانیتہ کے اور اصول مین وہ موجود ہی چنانچہ حصن حصین مین بھی ہی اسی لیے طیبی نے لکھا ہی کہ بہت مناسب بنظر سیاق حدیث کے یہ ہی کہ مراد دس خصلتون سے یہ ہون اول چار رکعت پڑھنی اور دوسرے فاتحہ پڑھنی اور تیسرے ضم سورہ کرنی اور چوتھے پندرہ بار تسبیحات کہنی قیام مین پانچوین دس بار کہنا اُنکا رکوع مین چھٹے دس بار کہنا اُنکا قومہ مین ساتوین دس بار کہنا اُنکا پہلے سجدے مین آٹھوین دس بار کہنا اُنکا جلسہ مین نوین دس بار کہنا اُنکا دوسرے سجدے مین دسوین دس بار کہنا اُنکا جلسہ استراحت مین انتہی اور ابن عباس سے منقول ہی کہ اس نماز مین یہ سورتین پڑھے الہٰکم التکاثر اور والعصر اور قل یا اور قل ہو اللہ اور بعضے روایت مین اذا زلزلت اور والعادیات اور اذا جاء اور سورۂ اخلاص پڑھنی آئی ہین اور یہ تسبیحات قعدون مین التحیات کے پہلے پڑھے بخلاف اور ارکان کے اور جلال الدین سیوطی رح نے لکھا ہی امام احمد سے کہ پڑھے صلوٰۃ تسبیح مین پہلے سلام کے یہ دعا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ تَوْفِیْقَ اَهْلِ الْهُدٰی وَاَعْمَالَ اَهْلِ الْیَقِیْنِ وَمُنَاصَحَةَ اَهْلِ التَّوْبَةِ وَعَزْمَ اَهْلِ الصَّبْرِ وَجِدَّ اَهْلِ الْخَشْیَةِ وَطَلَبَ اَهْلِ الرَّغْبَةِ وَتَعَبُّدَ اَهْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ اَهْلِ الْعِلْمِ حَتّٰی اَخَافَكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مَخَافَةً تَحْجُزُنِیْ عَنْ مَعَاصِیْكَ وَحَتّٰی اَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ عَمَلًا اَسْتَحِقُّ بِهٖ رِضَاكَ وَحَتّٰی اُنَاصِحَكَ بِالتَّوْبَةِ خَوْفًا مِّنْكَ وَحَتّٰی اُخْلِصَ لَكَ النَّصِیْحَةَ حَیَاءً مِّنْكَ وَحَتّٰی اَتَوَكَّلَ عَلَیْكَ فِی الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَحُسْنَ ظَنٍّ بِكَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ اور عبدالعزیز بن داؤد رح نے لکھا ہی کہ جو کوئی ارادہ کرے جنت کا لازم کرے اپنے پر صلوٰۃ تسبیح اور ابو عثمان زاہد نے کہا ہی کہ نہ دیکھی مین نے کوئی چیز دفع سختی اور غم کے لیے مثل صلوٰۃ تسبیح کے اور اکثر اماموں اور بزرگون کا اسپر عمل رہا ہی اور مستحب ہی پڑھنا اسکا جمعہ کو دوپہر ڈھلے اور اگر اسمین احتیاج سجدۂ سہو کی پڑے تو اُن سجدون مین تسبیحات نہ پڑھے کہ تین سو سے زیادہ ہو جائینگے اور درجہ اعتدال کا مومن کے لیے یہ ہی کہ پڑھا کرے اس نماز کو ہر جمعہ مین چنانچہ عمل عبد اللہ بن عباس کا اسی پر تھا کہ پڑھتے تھے اس نماز کو جمعہ کے دن بعد زوال کے اور پڑھتے تھے اسمین سورتین جو مذکور ہوئین + ح ع فخر + **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنْ عَمَلِهٖ صَلٰوتُهٗ فَاِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ فَاِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِیْضَتِهٖ شَیْءٌ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اُنْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِیْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَیُكَمَّلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِیْضَةِ ثُمَّ یَكُوْنُ سَائِرُ عَمَلِهٖ عَلٰی ذٰلِكَ وَفِیْ رِوَایَةٍ ثُمَّ الزَّكٰوةُ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ تُؤْخَذُ الْاَعْمَالُ عَلٰی حَسَبِ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ رَجُلٍ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے تحقیق اول عمل کہ حساب کیا جاویگا ساتھ اُسکے بندہ دن قیامت کے اعمال اُسکی سے نماز اُسکی ہی پس اگر درست ہوئی نماز یعنی صحیح ادا ہوئی یا مقبول ہوئی تو مخلصی ہوئی اور نجات ہوئی اور اگر فاسد ہوئی نماز یعنی نہ ادا کیگئی یا ادا کیگئی غیر صحیح یا غیر مقبول پس تحقیق نا امید ہوا یعنی ثواب سے اور زیان کار ہوا یعنی بسبب واقع ہونے عذاب کے پس اگر ناقص ہوئی نماز فرض مین سے کچھ چیز یعنی کوئی فرض نماز کا یا واجب یا سنت موکدہ فرماویگا اللہ برکت والا اور بلند یعنی فرشتون کو دیکھو کیا ہی واسطے بندے میری کے کچھ سنت یا نفل یعنی صحیفۂ اعمال مین پس پوری کیجاویگی ساتھ اُسکے وہ چیز کہ ناقص ہوئی فرضون مین سے

یعنی بقدر اُسکی پھر ہونگے باقی عمل اُسکے اسی طور پر اور ایک روایت مین پھر زکوٰۃ مانند اسی کے پھر لیے جاوینگے اعمال اسی طور پر روایت
کی یہ ابو داؤد نے اور روایت کی یہ احمد نے ایک شخص سے **ف** اور روایت مین آیا ہو کہ اول جو قیامت مین حکم کیا جاویگا درمیان
بندون کے خون ہو گا وجہ تطبیق کی ان دونون حدیثون مین یہ ہو کہ اللہ کے حقوق مین سے پہلے مواخذہ نماز کا ہوگا اور بندون کے
حقوق مین سے پہلے خون کا اور باقی عمال اس طور پر یعنی مثلاً اگر نماز فرض مین کچھ نقصان ہوا ہوگا تو نماز نفل سے اُسے پورا کردینگے
اور اگر زکوٰۃ مین نقصان ہوا ہوگا تو صدقہ نفل سے پورا کر دینگے اور حج مین نقصان ہوا ہوگا تو حج نفل یا عمرہ سے پورا کرینگے اور اگر کسیکا
حق اُسپر ہوگا تو اُسکے عمال صالحہ سے بقدر اُسکے لیکر حق والے کو دینگے اسی طرح مال اور اعمال کا ہوگا اور دوسری روایت مین ذکر
زکوٰۃ کا بعد نماز کے صریح آیا بعد اُسکے ذکر باقی عمال کا علی العموم کیا ۱۲ ع ح **وعن** اَبِی اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰہُ لِعَبْدٍ فِیْ شَیْءٍ اَفْضَلَ مِنْ رَکْعَتَیْنِ یُصَلِّیْھِمَا وَاِنَّ الْبِرَّ لَیُذَرُّ عَلٰی رَاْسِ الْعَبْدِ
مَادَامَ فِیْ صَلٰوتِہٖ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ اِلَی اللّٰہِ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْہُ یَعْنِی الْقُرْاٰنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہو ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین متوجہ ہوتا ساتھ رحمت کے اللہ تعالے واسطے بندے کے
بیچ کسی عمل کے بہتر دو رکعتون سے کہ پڑھے انکو یعنی نماز افضل سب اعمال سے ہو اور عنایت اللہ تعالے کی بندے پر نماز مین زیادہ ہو اور عمارون سے
اور تحقیق نیکی البتہ چھڑکی جاتی ہو اوپر سر بندے کے یعنی نازل ہوتی ہو رحمت اور ثواب کہ اثر نیکی کا ہو جب تلک کہ ہوتا ہو نماز اپنی مین اور
نہین نزدیکی حاصل کی بندون نے طرف اللہ کے ساتھ مانند اُس چیز کے کہ نکلی اُسسے یعنی قران یعنی جیسے قرآن پڑھنے سے قرب الٰہی حاصل ہو
ایسا اور کسی چیز سے نہیں ہوتا روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے **باب صلوٰۃ السفر** یہ باب ہو بیچ نماز سفر کے
ف کسی امام اور عالم کو خلاف نہین ہو بیچ جائز ہونے قصر کے مسافر کو ولیکن ہمارے نزدیک قصر واجب ہو اور فرض وقت مسافر
کے دو رکعتین ہین چار نہین اور امام شافعی کے نزدیک قصر اولی ہو ع ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن**
اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الظُّھْرَ بِالْمَدِیْنَۃِ اَرْبَعًا وَصَلَّی الْعَصْرَ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ رَکْعَتَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
روایت ہو انس سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ظہر کی مدینہ مین چار رکعتین اور پڑھی نماز عصر کی ذی الحلیفہ
مین دو رکعتین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث مین بیان ہو حضرت کے سفر کا کہ جب حضرت نے ارادہ سفر مکہ کا کیا حج کے لیے
تو ظہر مدینہ مین پوری پڑھی پھر جب نکلے اور ذی الحلیفہ مین پہونچے کہ نام ایک جگہ کا ہو کہ تین کوس پر مدینہ سے ہو نماز عصر کی قصر کی
کہ دو رکعتین پڑھین مذہب امام اعظم اور شافعی کا بھی یہی ہو کہ مسافر شرعی جب نکلے شہر کے مکانات سے قصر کرے ۱۲ ع ح **وعن**
حَارِثَۃَ بْنِ وَھْبٍ الْخُزَاعِیِّ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ اَکْثَرُ مَا کُنَّا قَطُّ وَاٰمَنُہٗ بِمِنًی رَکْعَتَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہو حارثہ بن وہب خزاعی سے کہ کہا نماز پڑھائی ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منا مین دو رکعتین اس حال مین کہ ہم
تھے بہت ایسے کہ نہ تھے کبھی اور بہت امن مین تھے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ ذکر حجۃ الوداع کا ہو کہ ان دنون مین صحابہ بیشمار تھے اور
بامن تھے کفار سے یہ اسلیے کہا کہ مشروع ہونا قصر کا موقوف اوپر خوف فتنے کفار کے نہین جیسا کہ ظاہر قرآن کا دلالت کرتا ہو بلکہ بہر حال
سفر مین قصر کرنا چاہیے چنانچہ حدیث آیندہ مین ذکر اُسکا صریح واقع ہوا ہو ۱۲ ح **وعن** یَعْلَی بْنِ اُمَیَّۃَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
اِنَّمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَقَدْ اَمِنَ النَّاسُ قَالَ عُمَرُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْہُ

فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَۃٌ تَصَدَّقَ اللّٰہُ بِہَا عَلَیْکُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے یعلی بن امیہ سے کہ کہا کہا میں نے واسطے عمر بن الخطاب کے سوا اسکے نہیں کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ کہ کم پڑھو نماز اگر ڈرو تم
یہ کہ فتنہ میں ڈالیں تمکو وہ لوگ کہ کافر ہوئے پس تحقیق کہ امن میں ہیں اب لوگ یعنی خوف جاتا رہا پس کیا وجہ ہے قصر کی کہا عمرؓ نے تعجب کیا
میں نے اس چیز سے کہ تعجب کیا تو نے اس سے پس پوچھا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا کہ احسان ہے کہ احسان کیا اللہ تعالیٰ نے ساتھ اسکے تم پر پس
قبول کرو صدقہ اسکا روایت کی یہ مسلم نے **ف** الفاظ آیۃ کے جو مذکور ہوئے اوپر سے یوں ہیں واذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا
من الصلوۃ آخر تک ورپس قبول کرو صدقہ اسکا یعنی خواہ خوف ہو یا نہو اور آیۃ میں قید خوف کی باعتبار عادت و اغلب کے لگائی ہے کہ اکثر سافرون
کو خوف ہوتا ہے خصوصاً اُس زمانے میں کہ کافر دریپے ایذا مسلمانوں کے تھے اور امر یعنی فاقبلوا وجوب کے لیے ہے پس یہی ہے قول ابی حنیفہ کا کہ قصر واجب ہے
اور اتمام اساءۃ یعنی پورا پڑھنا اسکا برا ہے **وعن** اَنَسٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ
اِلٰی مَکَّۃَ فَکَانَ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ حَتّٰی رَجَعْنَا اِلَی الْمَدِیْنَۃِ قِیْلَ لَہٗ اَقَمْتُمْ بِمَکَّۃَ شَیْئًا قَالَ اَقَمْنَا بِہَا عَشْرًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مدینہ سے طرف مکہ کے یعنی حجۃ الوداع میں پس تھے نماز پڑھتے دو دو رکعتیں
یعنی چار کی دو پڑھتے یہاں تک کہ پھر کر آئے ہم طرف مدینہ کے کہا گیا واسطے انس کے کیا ٹھہرے تھے تم مکہ میں کچھ یعنی ایک مدت کہا ٹھہرے تھے
ہم مکہ میں دس دن روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** دس دن یوں ہوئے کہ چوتھی ذی الحجہ کو وہاں پہنچے تھے اور چودھوین کی صبح کو روانہ
طرف مدینہ کے ہوئے پس معلوم ہوا کہ دس روز کی اقامت سے آدمی مقیم نہیں ہوتا یہ حدیث ظاہر میں منافی ہے مذہب شافعی کے کہ اُنکے یہاں
اگر اقامت کرے چار دن تو واجب ہے تا ہے پورا پڑھنا نماز کا تفصیل اسکی آگے مذکور ہوگی + ع + **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَفَرًا فَاَقَامَ تِسْعَۃَ عَشَرَ یَوْمًا یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَحْنُ نُصَلِّیْ فِیْمَا
بَیْنَنَا وَبَیْنَ مَکَّۃَ تِسْعَۃَ عَشَرَ رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ فَاِذَا اَقَمْنَا اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ صَلَّیْنَا اَرْبَعًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا سفر کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر پس ٹھہرے اُنیس دن نماز پڑھتے تھے دو دو رکعتیں کہا
ابن عباسؓ نے پس ہم نماز پڑھتے ہیں دو دو رکعت بیچ اُس منزل کے کہ درمیان ہمارے اور درمیان مکہ کے ہے اُنیس ۱۹ دن یعنی جب اقامت کرتے ہیں
ایک منزل میں درمیان مکہ و مدینہ کے اُنیس ۱۹ دن تک دو دو رکعت پڑھتے ہیں پس جسوقت کہ ٹھہرتے ہیں زیادہ اس سے تو پڑھتے ہیں چار رکعت روایت
کی یہ بخاری نے **ف** پس ٹھہرے اُنیس ۱۹ دن یعنی ٹھہرے اُنیس ۱۹ دن بغیر نیت اقامت کی کہ ارادہ کوچ کا رکھتے تھے آج کل میں اور ابن عباسؓ نے
یہ نکالا اس سے کہ اگر اقامت کرے اُنیس ۱۹ دن تو قصر کرے اور زیادہ رہے تو پوری پڑھے اس بات میں منفرد ہیں ابن عباسؓ اور روایۃ
یہ مذہب نہیں چاہنا چاہیے کہ ہمارے مذہب میں یہ ہے کہ اگر پندرہ دن کی یا زیادہ اس سے نیت اقامت کی کرے تو نماز پوری پڑھے اور اگر پندرہ دن سے کم نیت اقامت کی
کرے تو قصر ہی کرے اور اگر بغیر نیت اقامت کے برسوں رہے تو بھی قصر کرے اور یہ روایت کیا گیا ہے ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ سے کہا یہ طحاوی
نے اور امام محمد کتاب الآثار میں ابن عمرؓ سے لائے ہیں کہ وہ آذربیجان میں چھ مہینے رہے کہ ارادہ آج کل چلنے کا کرتے تھے اور نماز مسافرانہ
پڑھتے تھے اور اور صحابہ بھی اُنکے ساتھ تھے اور انسؓ بھی ساتھ عبدالملک بیٹے مروان کے دو مہینے شام میں رہے دو دو ہی رکعت پڑھتے رہے اور مذہب
شافعی میں یہ ہے کہ اگر نیت چار روز کے اقامت کی کرے سوائے دو دن آنے اور کوچ کرنیکے یا زیادہ کے تو مقیم ہو جاتا ہے اور چار رکعت پڑھے اور اگر بغیر
نیت اقامت کے ساتھ قصد چلنے آجکل کے زیادہ اٹھارہ دن سے ٹھہرے تو پوری پڑھے نماز قول معتمد اُسکے یہاں یہی ہے + ع ح + **وعن** حَفْصِ بْنِ

عاصمٍ قال صحبتُ ابنَ عمرَ في طريقِ مكّةَ فصلّى لنا الظهرَ ركعتينِ ثمّ جاءَ رحلَهُ وجلسَ فرأى ناساً قياماً فقال ما يصنعُ هؤلاءِ قلتُ يسبّحونَ قال لو كنتُ مسبّحاً أتممتُ صلاتي صحبتُ رسولَ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ فكانَ لا يزيدُ في السفرِ على ركعتينِ وأبا بكرٍ وعمرَ وعثمانَ كذلكَ متّفقٌ عليهِ

اور روایت ہے حفص بن عاصم سے کہا رفاقت کی مین نے ابن عمرؓ کی مکہ کی راہ مین پس نماز پڑھائی ہمکو ظہر کی دو رکعتین پھر آئے ڈیرے اپنے مین اور بیٹھے پس دیکھا لوگون کو کھڑے ہوئے پس کہا کیا کرتے ہین یہ کہا مین نے نفلین پڑھتے ہین کہا اگر ہوتا مین نفلین پڑھنے والا پوری پڑھتا مین نماز فرض اپنی یعنی اگر مجھکو ادا کرنے نوافل کا ہو تو پورا پڑھنا فرضون کا اہم اور اولی تھا پس جب فرض قصر کیے گئے تو ترک نفل اولی ہوگا کیونکہ کامل کرنا فرض کا اولی ہے نفل سے صحبت رکھی ہے مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس تھے نہ زیادہ کرتے سفر مین دو رکعتون پر اور صحبت رکھی مین نے ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ سے اسی طرح یعنی وہ بھی سفر مین زیادہ دو رکعت سے نہ پڑھتے تھے روایت کی یہ بخاری و مسلم نے ف کہا ابن الملک نے کہ اسمین دلیل ہے اُسکے لیے کہ اختیار کیا ہے یہ کہ نفل نہ پڑھے سفر مین اور حکم سنن رواتب یعنی معمولی کا فصل دوسری مین مذکور ہوگا ٭ ع ٭ وعن ابن عباسٍ قال كان رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ يجمعُ بينَ صلاةِ الظهرِ والعصرِ إذا كانَ على ظهرِ سيرٍ ويجمعُ بينَ المغربِ والعشاءِ رواهُ البخاريُّ

اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جمع کرتے درمیان ظہر کے اور عصر کے جسوقت کہ ہوتے سفر مین اور جمع کرتے درمیان مغرب اور عشا کے نقل کی یہ بخاری نے ف ظاہر اس حدیث پر عمل ہے شافعیون کا اُنکے نزدیک سفر مین جمع کرنا درمیان ظہر اور عصر کے درست ہے خواہ ظہر کے وقت مین عصر کو پڑھ لے یا عصر کے وقت مین ظہر کو اسی طرح مغرب اور عشا مین یعنی مغرب کے وقت مین عشا پڑھ لے یا عشا کے وقت مین مغرب اور حنفیون کے نزدیک یہ حدیث محمول ہے جمع صوری پر یعنی ظہر آخر وقت مین پڑھتے اور عصر اول وقت مین پس صورت مین جمع ہوئین اور حقیقت مین دونون نمازین اپنے وقت مین اسی طرح مغرب اور عشا مین کہ تاخیر کرتے مغرب کو اور اول وقت پڑھتے عشا کو ٭ ع ٭ وعن ابن عمرَ قال كان رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ يصلّي في السفرِ على راحلتهِ حيثُ توجّهت به يومئ إيماءً صلاةَ الليلِ إلّا الفرائضَ ويوترُ على راحلتهِ متّفقٌ عليهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے سفر مین اپنی سواری پر جسطرف متوجہ کرتی سواری اُنکو اشارہ کرتے اشارہ کرنا پڑھتے سفر مین سواری پر نماز شب کی سوا فرض کے اور وتر بھی پڑھتے اپنی سواری پر روایت کی یہ بخاری و مسلم نے ف نماز پڑھتے سفر مین جسطرف متوجہ کرتی سواری و لیکن وقت تحریمہ کے منہ قبلہ کی طرف کرتے جیسے کہ انس کی حدیث مین آیا ہے اور اشارہ کرتے یعنی رکوع اور سجود اشارہ سے کرتے اور اشارہ سجود کا نیچا اشارہ رکوع سے کرتے اور اس حدیث مین دو حکم مذکور ہوئے ایک تو یہ کہ سواری پر نفل پڑھنے جائز ہین اور فرض نہین اگرچہ اس حدیث مین ذکر رات کی نماز کا واقع ہوا ہے لیکن دو حدیثون مین نفل عام آئے ہین پس شامل ہین سنتون موکدہ کو اور سوا اُنکے کو اور امام ابو حنیفہ رح سے روایت ہے کہ مستحب ہے اُترنا سنت فجر کے لیے اور ایک روایت مین واجب ہے اور اسی لیے جائز نہین ہے ادا کرنا اُسکا بیٹھے ہوے بغیر عذر کے اور فرض سواری پر درست نہین مگر بعذر کہ جنگل مین ہو اور غالب ہو خوف ہلاک نفس کا یا مال پر یعنی خوف ہو چور کا یا درندہ کا یا قافلہ سے دور پڑنے کا یا راہ بھول جانیکا یا جانور سرکش ہو کہ اُسپر سوار نہو سکے بعد اترنے کے یا مصلی بڈھا اور ضعیف ہو کہ سوار آپ نہو سکے اور نہ کسی کو پاوے کہ سوار کر دے اُسکو یا کیچڑ ایسی ہو کہ نماز اُسپر ممکن نہو یا عذر مینہ کا ہو تو ان صورتون مین فرض سواری پر جائز ہے اور ضرورتین مستثنے ہین قواعد شرع سے کذا فی شروح الہدایہ اور کہا طحاوی نے کہ وجہ پڑھنے وترون کی سواری پر ہمارے نزدیک یہ ہے کہ شاید آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

پڑھتے تھے وتر سواری پر پہلے حکم کرنے اور تاکید کرنے وتروں کے پھر جب تاکید کی بعد اسکے اور نہ رخصت دی بیچ ترک اسکے گئے آخر پڑھتے ہوئے چنانچہ ثابت ہوا ہے ابن عمرؓ سے کہ وہ نماز پڑھتے تھے یعنی نفل سواری اپنی پر اور وتر پڑھتے تھے زمین پر اور کہتے تھے کہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے اور امام محمد نے اپنی موطا میں بہت آثار صحابہ اور تابعین سے لائے ہیں کہ وہ اترتے تھے وتروں کے لیے اور تمتمی نے کہا ہے کہ نماز جنازہ اور نماز نذر مانی ہوئی اور سجدہ تلاوت کا کہ زمین پر پڑھا ہو سواری پر جائز نہیں ہو اور یہ حکم ہے کہ جائز ہونا نماز کا سواری پر ساتھ شرط سفر کی ہے چنانچہ جمہور ائمہ اسی پر ہیں اور ایک روایت ابی حنیفہ اور ابی یوسف سے بھی اسی طرح ہے اور صحیح روایت مذہب ابی حنیفہ میں یہ ہے کہ شرط کیا گیا ہے ہونا مصلی کا باہر شہر کے مسافر ہو یا نہو اور مسافر اگر اندر شہر کے ہو جائز نہیں اسکو نفل پڑھنے سواری پر نزدیک ابو حنیفہ کے اور نزدیک محمد کے جائز ہیں لیکن مکروہ اور ابو یوسف نے کہا کہ کچھ مضائقہ نہیں اسکا بعد اسکے اختلاف کیا ہے اس میں کہ کتنی دور شہر سے پہونچے تو نماز سواری پر جائز ہو بعضوں نے دو فرسخ کہے ہیں بعضوں نے تین فرسخ بعضوں نے کہا ایک کوس اور صحیح یہ ہے کہ جائز ہے بعد جدا ہونے گھروں شہر کے سے جیسا کہ جواز قصر میں آیا ہے ع ح

الفصل الثانی فصل دوسری

عن عَائِشَةَ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَرَ الصَّلٰوةَ وَاَتَمَّ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ

روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا سب یہ تحقیق کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کم رکعتیں پڑھیں اور پوری بھی پڑھیں روایت کی یہ شرح السنہ میں **ف** یعنی چار کی دو بھی پڑھیں یعنی اور پوری چار بھی عمل شافعی کا اسی پر ہے کہ جائز ہے قصر بھی اور پورا پڑھنا بھی سفر میں اور ابو حنیفہ کے نزدیک نہیں جائز ہے پورا پڑھنا بلکہ گنہگار ہوتا ہے اور اسکی سند میں ابراہیم بن یحیٰی ہے پس حدیث ضعیف ہے دلیل کامل نہیں ہو سکتی اور صاحب سفر السعادت نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحت کو نہیں پہونچی ہے اور حضرت سے اتمام وجود میں نہیں آیا اور دارقطنی اور بیہقی اور غیرہما نے جو جائز ہونے قصر اور اتمام کی حدیث روایت کی ہے اور دارقطنی نے کہا ہے کہ اسناد اسکی صحیح ہے پس بر تقدیر صحت اسکی کے حمل کیا ہے اول امر پر یعنی یہ بات ابتدا میں تھی پیچھے قصر ہی مقرر رہا واللہ اعلم ع ح ایک معنی اس حدیث کے یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ قصر کیا حضرت نے یعنی ان نمازوں میں کہ چار رکعت کی ہیں اور پوری بھی پڑھی یعنی وہ نمازیں کہ تین رکعت کی اور دو رکعت کی ہیں پس قصر بھی ہوا اور اتمام بھی یہ توجیہ خوب ہے کہ اور تکلف نہیں کرنا پڑتا ہے مولانا۔

وعن عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُ مَعَهُ الْفَتْحَ فَاَقَامَ بِمَكَّةَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً لَا يُصَلِّيْ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ يَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْبَلَدِ صَلُّوْا اَرْبَعًا فَاِنَّا سَفْرٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہے عمران بن حصینؓ سے کہ کہا جہاد کیا میں نے ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور حاضر ہوا میں ساتھ انکے فتح مکہ میں پس رہے وہ مکہ میں اٹھارہ شب نماز نہیں پڑھتے تھے مگر دو رکعتیں فرماتے اے اہل شہر کے پڑھو تم چار رکعتیں اسلیے کہ تحقیق ہم سفر میں ہیں روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** اٹھارہ شب رہے اور قصد سفر کا رکھتے تھے کہ آج چلیں کل چلیں اسی لیے اتنے دنوں قصر پڑھتے رہے اور فرماتے یعنی بعد سلام پھیرنے کے مقیم مقتدیوں کو خطاب کرکے کہ تم چار پوری پڑھو اسطرح کہہ دینا مستحب ہے امام کو اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر مقیم اقتدا کرے مسافر کا تو چار رکعتیں پڑھے اور متابعت امام کی نکرے باقی نماز میں اور مسافر جو اقتدا کرے مقیم کا تو متابعت اسکی کرے اور چار رکعتیں پڑھے ع ح

وعن ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي الْحَضَرِ الظُّهْرَ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئًا وَالْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَاءً ثَلٰثَ رَكَعَاتٍ وَلَا يَنْقُصُ فِيْ حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ وَهِيَ وِتْرُ النَّهَارِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہے ابن عمر سے کہا نماز پڑھی میں نے ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہر کی سفر میں دو رکعتیں اور بعد اسکے دو رکعتیں یعنی سنت اور ایک روایت میں ہے کہ کہا ابن عمر نے نماز پڑھی میں نے ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے شہر میں اور سفر میں پس پڑھی میں نے ساتھ حضرت کے شہر میں ظہر کی چار رکعتیں اور بعد اسکے دو رکعتیں یعنی سنت اور پڑھی میں نے نماز ساتھ اُنکے سفر میں ظہر کی دو رکعتیں اور پیچھے اُسکے دو رکعتیں یعنی سنت اور عصر کی دو رکعتیں اور نہ پڑھی پیچھے اُسکے کچھ یعنی سنت اور نماز مغرب کی شہر میں اور سفر میں برابر تین رکعتیں اور نہ کم کرتے تھے شہر میں اور سفر میں اور نماز مغرب کی وتر ہے دن کی اور پڑھتے پیچھے اُسکے دو رکعتیں یعنی سنت روایت کی یہ ترمذی نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ قصر چار ہی رکعت میں ہے تین میں نہیں اور وتر دن کی ہے یعنی جیسے نماز وتر رات کی ہے یہ نماز وتر دن کی ہے اور اسمیں تقویت ہے قول ابو حنیفہ کی کہ نماز وتر کی تین رکعتیں ہیں ساتھ ایک سلام کے اور کہا ابن ملک نے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ سنتیں معمولی سفر میں بھی پڑھی مانند حضر کے انتہی اور معتمد ہمارے مذہب میں یہ ہے کہ پڑھے اُنکو منزل میں اور چھوڑ دے اُنکو راہ میں ہو ع ٭ **وعن معاذ بن جبل** قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَإِنِ ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى يَنْزِلَ لِلْعَصْرِ وَفِي الْمَغْرِبِ مِثْلَ ذَلِكَ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَإِنِ ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَنْزِلَ لِلْعِشَاءِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک میں جسوقت کہ ڈھلتی دوپہر پہلے اس سے کہ کوچ کریں جمع کرتے درمیان ظہر اور عصر کے اور اگر کوچ کرتے پہلے ڈھلنے دوپہر کے دیر کرتے ظہر کو یہانتک کہ اُترتے واسطے نماز عصر کے یعنی ظہر ساتھ عصر کے پڑھتے اور مغرب میں کرتے مانند اسی کے جب ڈوبتا آفتاب پہلے کوچ کرنیکے جمع کرتے درمیان مغرب اور عشا کے اور اگر کوچ کرتے پہلے غائب ہونے آفتاب کے دیر کرتے مغرب کو یہانتک کہ اُترتے عشا کے لیئے پھر جمع کرتے درمیان دونوں نمازوں کے روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے **ف** اس حدیث سے شافعیہ نے جمع تقدیم اور جمع تاخیر ثابت کی ہے بیان اسکا اوپر ہو چکا ہے کہ اُنکے نزدیک سفر میں جمع کرنا دو نمازوں کا جائز ہے اور حنفیہ کہتے ہیں کہ کہا ابو داؤد نے کہ نہیں ہے بیچ تقدیم وقت کے کوئی حدیث قوی پس کہنا ابو داؤد کا دلیل ہے اس حدیث کے ضعیف ہونے پر اور ہماری دلیل حدیث صحیح کی ہے ابن مسعود سے کہ نہیں دیکھا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھی ہو کوئی نماز غیر وقت مقرر میں پس بر تقدیر تعارض کے راجح ہے حدیث ابن مسعود کی بسبب زیادتی فقہ راوی کے اور بسبب اسکے کہ وہ بڑے احتیاط والے تھے ٭ ع ٭ **وعن انس** قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ وَأَرَادَ أَنْ يَتَطَوَّعَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ بِنَاقَتِهِ فَكَبَّرَ ثُمَّ صَلَّى حَيْثُ وَجَّهَهُ رِكَابُهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے انس سے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ سفر کرتے یعنی نکلتے شہر سے مسافر ہوتے یا مقیم تھے اور ارادہ کرتے یہ کہ نفل پڑھیں سامنے کرتے قبلے کے اونٹنی اپنی پھر تکبیر کہتے پھر پڑھتے نماز جسطرف متوجہ کرتی اُنکو سواری اُنکی روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** امام شافعی کے نزدیک اس صورت میں منھ قبلہ کی طرف کرنا شرط ہے اور ہمارے نزدیک نفلوں میں شرط نہیں اور فرضوں میں شرط ہے یعنی اگر بسبب عذر کے جو کہ اوپر مذکور ہے ہو فرض سواری پر پڑھے تو روبقبلہ ہو کر تکبیر تحریمہ کہنی ضرور ہے ع ٭ **وعن جابر** قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ فَجِئْتُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَيَجْعَلُ السُّجُودَ أَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوعِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے جابر سے کہا بھیجا مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ کسی کام کے پس آیا میں اور حضرت نماز پڑھتے تھے اپنی سواری

طرف مشرق کے اور کرتے تھے سجدہ پست تر رکوع سے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنی رکوع اور سجدہ دونوں اشارے سے کرتے تھے یعنی سجدہ کے لیے زیادہ جھکتے اور رکوع کے لیے کم ٭ ع

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** ابن عمر قال صلّی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم بمنی رکعتین وابوبکر بعدہ وعمر بعد ابی بکر وعثمان صدرا من خلافتہ ثم ان عثمان صلّی بعد اربعا فکان ابن عمر اذا صلّی مع الامام صلّی اربعا واذا صلاھا وحدہ صلّی رکعتین متفق علیہ روایت ہے ابن عمر رض سے کہ کہا نماز پڑھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منا میں دو رکعتیں اور ابوبکر نے بھی بعد حضرت کے اور حضرت عمر نے بھی بعد ابی بکر کے دو رکعتیں اور حضرت عثمان نے بھی پڑھیں ابتدا اپنی خلافت میں پھر پڑھیں حضرت عثمان نے پیچھے چار رکعتیں پس تھے ابن عمر جب پڑھتے نماز ساتھ امام کے یعنی ساتھ حضرت عثمان کے پڑھتے چار رکعتیں اور جب پڑھتے اکیلے یعنی حالت سفر میں پڑھتے دو رکعتیں روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر حج کو آتے اور منا میں پہونچتے تو وہاں بھی نماز مسافرانہ پڑھتے اور حضرت عثمان بھی اوائل خلافت میں چھ برس تک مسافرانہ نماز پڑھتے رہے اور بعد اسکے چار پڑھنے لگے وجہیں اسکی کئی لکھی ہیں علما نے یا تو یہ وجہ تھی کہ وہ متاہل ہوئے تھے مکہ میں چنانچہ احمد نے روایت کیا ہے کہ حضرت عثمان نے منا میں چار رکعتیں پڑھیں پس لوگوں نے انکار کیا پس کہا انھوں نے اے لوگو میں متاہل یعنی قبیلہ دار ہوں مکہ میں اور میں نے سنا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کوئی متاہل ہووے ایک شہر میں پس پڑھے نماز مقیم کی اور لوگوں کے انکار کرنے میں بھی دلیل ہے اسکی کہ حضرت پوری نماز نہیں پڑھتے تھے سفر میں اور قصر لازم ہے والا لوگ انکار کاہیکو کرتے یا وجہ یہ تھی کہ موسم حج میں لوگ بہت آتے تھے اور انمیں سے بعضے احکام دین کے مفصل نہیں جانتے تھے انکے دکھانے کے لیے پڑھتے تھے تا وہ جانیں کہ نماز کی چار رکعتیں ہیں اگر دو پڑھتے تو شاید وہ جانتے کہ نماز کی دو ہی رکعتیں ہیں یا آخر کو حضرت عثمان موافق حضرت عائشہ کے ہوئے تھے کہ انکے نزدیک قصر اور اتمام دونوں جائز تھے ٭ ع ح ٭

وعن عائشۃ قالت فرضت الصلوٰۃ رکعتین ثم ھاجر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ففرضت اربعا وترکت صلوٰۃ السفر علی الفریضۃ الاولٰی قال الزھری قلت لعروۃ ما بال عائشۃ تتم قال تاولت کما تاول عثمان متفق علیہ اور روایت ہے حضرت عائشہ رض سے کہ کہا فرض کی گئی نماز دو رکعتیں یعنی اول دو رکعتیں فرض تھیں سفر اور حضر میں پھر ہجرت کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس فرض کی گئیں چار شہر میں اور چھوڑی گئی نماز سفر میں پہلے فرض پر کہا زہری نے کہا میں نے واسطے عروہ کے کیا حال ہے عائشہ کا کہ پوری پڑھتے ہیں نماز سفر میں کہا دلیل پکڑتی ہیں جیسے دلیل پکڑی عثمان نے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اور چھوڑی گئی نماز سفر میں پہلے فرض پر اس سے معلوم ہوا کہ دو رکعت سفر میں رخصت نہیں بعد از شروع ہونے چار رکعت کے بلکہ اصل مشروع وہی رکعتیں ہیں پس عزیمت یعنی لازم ہیں نہ رخصت اور یہ موید ہے مذہب حنفی کی پس اگر پوری چار پڑھے گا اور پہلے قعدہ میں بیٹھے گا تو مسئی ہوگا یعنی برا کریگا اور ہوونگی دو رکعتیں نفل اور اگر نہ بیٹھیگا پہلے قعدے میں کہ حکما وہ قعدہ اخیر ہی ہے باطل ہوگا فرض اسکا اور دلیل پکڑتی ہیں جیسے دلیل پکڑی حضرت عثمان نے صحیح قول یہ ہے دلیل پکڑنے عائشہ اور حضرت عثمان کی یہ ہے کہ یہ قصر اور اتمام دونوں جائز رکھتے تھے جیسا کہ کہا گیا ع ح ٭

وعن ابن عباس قال فرض اللہ الصلوٰۃ علی لسان نبیکم صلّی اللہ علیہ وسلّم فی الحضر اربعا وفی السفر رکعتین وفی الخوف رکعۃ رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرض کی اللہ نے نماز اوپر زبان نبی صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے کے گھر میں چار اور سفر میں دو رکعتیں اور ڈر کی حالت میں ایک رکعت روایت کی یہ مسلم نے **ف** اور سفر میں دو رکعتیں یہ دلیل صریح ہے

ہمارے مذہب کی کہ سفر میں دو ہی پڑھنی چاہییں اور خوف میں ایک رکعت عمل کیا ہے ظاہر اسکے پر ایک جماعت نے سلف میں سے کہ اُن میں سے حسن بصری اور اسحق بھی ہیں اور کہا جمہور علماء نے کہ نماز خوف کی مانند نماز امن کے ہے بیچ عدد رکعات کے اور تاویل کی انہوں نے اس حدیث کی یہ کہ مراد یہ ہے کہ بیچ دوگانہ حقیقی یا حکمی کے ایک رکعت امام کے ساتھ پڑھے اور دوسری رکعت تنہا جیسے کہ آئی ہے حدیثوں صحیح میں نماز حضرت کی اور صحابہ کی حالت خوف میں انتہی اور چار رکعتیں بیچ شہر کے اور تین رکعتیں مطلق حالت خوف میں یوں پڑھے کہ امام کے ساتھ دو رکعتیں پڑھے اور باقی اکیلے تفصیل اسکی صلوۃ الخوف میں آویگی انشاء اللہ تعالے مرع **وعن** ابن عمرؓ قالا سنّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ السفر رکعتین وھما تمام غیر قصر والوتر فی السفر سنۃ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ سے کہا دونوں نے مقرر کیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز سفر کی دو رکعتیں اور وہ پوری ہیں نہیں ناقص اور وتر سفر میں سنت ہے روایت کی یہ ابن ماجہ نے **ف** مقرر کیں حضرت نے قصر ثابت ہے کتاب اللہ سے پس مراد یہ ہے کہ حضرت نے واضح کیا ساتھ قول اور فعل کے قصر کو جو کتاب اللہ میں تھا اور نہیں ناقص یعنی سفر میں شروع ہی دو رکعتیں ہیں نہ یہ کہ پہلے چار تھیں اب دو رکعتیں کم کر دیں اور وتر سفر میں سنت ہے یعنی ثابت ہے ساتھ سنت کے یا سنت ہے سنتوں اسلام سے پس منافی وجوب کے نہیں مرع ح + **وعن** مالک بلغہ ان ابن عباس کان یقصر الصلوۃ فی مثل ما یکون بین مکۃ والطائف وفی مثل ما بین مکۃ وعسفان وفی مثل ما بین مکۃ وجدۃ قال مالک وذلک اربعۃ برد رواہ فی الموطا اور روایت ہے مالک سے پہونچی انکو یہ بات کہ ابن عباسؓ قصر کرتے نماز بیچ مانند اُس مسافت کے کہ درمیان مکہ اور طائف کے ہے اور بیچ مانند اُس مسافت کے کہ درمیان مکہ اور عسفان کے ہے اور بیچ مانند اُس مسافت کے کہ درمیان مکہ اور جدہ کے ہے کہا مالک نے اور یہ مسافت ہے چار برید کی روایت کی یہ موطا میں **ف** چار برید سولہ فرسخ کے ہوتے ہیں اور فرسخ تین کوس کا اور کوس چار ہزار گز کا اور گز چوبیس انگشت کا پس چار برید اڑتالیس کوس کے ہوئے اگر منزل بارہ کوس کی ہو تو چار برید کی چار منزلیں ہوئیں اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تینوں مسافتیں کہ حدیث میں مذکور ہوئیں برابر ہوں لیکن واقع میں برابر نہیں پس اگر اشارہ اخیر کی طرف ہے یعنی مسافت ما بین مکہ اور جدہ کی طرف تو مناسب ہے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ حد ابن عباسؓ نے اپنے اجتہاد سے مقرر کی تھی بعد ازیں جاننا چاہیے کہ بعضے علما نے کہا ہے کہ ثابت نہیں ہوئی کتاب میں نہ سنت میں مسافت حد سفر کی بلکہ ثابت جو ہوا ہے مطلق سفر ثابت ہوا ہے اور سفر کہ جنمیں قصر واقع ہوا ہے متفاوت ہیں بعضے قریب اور بعضے بعید جیسا کہ ظاہر ہوتا ہے حدیثوں باب کی سے صحابہ و تابعین اور انکے بعد کے علما اُسکی تعیین میں اجتہاد اور استنباط کر کے مختلف ہوئے بیچ امام شافعی نے حد سفر کی ایک روز اور ایک رات میں دو روز کئے کذا ذکر فی الہدایۃ اور حاوی کہ اُنکے مذہب میں ہے انہیں تعیین سولہ فرسخ کی کی ہے اور مذہب امام مالک اور امام احمد کا بھی یہی ہے اور امام ابو حنیفہؒ نے تین منزلیں کہی ہیں کہ ہر منزل ایسی ہو کہ چھوٹے دنوں میں قافلہ صبح کو چلے تو بعد دوپہر کے منزل پر پہونچ جاوے اور امام ابو یوسفؒ نے دو روز اور اکثر تیسرے دن کا کہا ہے اور اصحاب ظواہر نے مطلق سفر اعتبار کیا ہے دراز ہو یا کوتاہ اور دلیلیں ہر ایک کی فقہ کی کتابوں میں مذکور ہیں مرع ح **وعن** البراء قال صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثمانیۃ عشر سفرا فما رایتہ ترک رکعتین اذا زاغت الشمس قبل الظھر رواہ ابو داؤد والترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہے براءؓ سے کہا رفاقت کی میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اٹھارہ دن سفر میں پس نہیں دیکھا میں نے حضرت کو کہ چھوڑی ہوں دو رکعتیں جس وقت کہ ڈھلے آفتاب پہلے ظہر کے روایت کی یہ

ابوداود نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے **ف** شاید کہ دو رکعتیں شکر الوضوء تھیں یا سنتیں ظہر کی کہ اقتصار دو ہی پر کرتے تھے ہیہ ع ۱۰ **وعن نافع** قَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ یَرٰی اِبْنَہٗ عُبَیْدَ اللّٰہِ یَتَنَفَّلُ فِی السَّفَرِ وَلَا یُنْکِرُ عَلَیْہِ رَوَاہُ مَالِکٌ اور روایت ہے نافع سے کہ کہا تحقیق تھے ابن عمر دیکھتے بیٹے اپنے عبید اللہ کو نفلیں پڑھتے سفر میں پس انکار کرتے اسپر روایت کی یہ مالک نے **ف** شاید کہ یہ سنتیں واتب یعنی معمولی پڑھتے ہونگے یا اور نفل پڑھتے ہونگے بیچ وقت وسیع کے باوجود اعتقاد اسکے کہ جائز ہے ترک انکا پس حمل کیا جاویگا ابن عمر کا انکار سابق اوپر پڑھنے نفلوں کے بیچ تنگ وقت کے یا بیچ فراخ وقت کے اوپر گمان التزام کرنیکے وظائف میں جیسے کہ حالت سفر میں بھی باوجودیکہ امر ایسا نہیں ہے اسلیئے کہ اللہ تعالیٰ لکھتا ہے مسافر کے لیے ثواب اس عمل کا کہ کرتا تھا حضر یعنی گھر میں قسم عبادات سے و اسی طرح مریض اور شیخ ضعیف کے لیے والا نماز بہتر چیز ہے اور منع اسکا غیر مشروع ہے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے اَرَاَیْتَ الَّذِیْ یَنْہٰی عَبْدًا اِذَا صَلّٰی یعنی کیا دیکھا تو نے اسکو کہ منع کرتا ہے بندے کو جب نماز پڑھتا ہے ہ ع

باب الجمعۃ

باب ہے بیچ بیان جمعہ کے **ف** جمعہ لغت فصیح میں ساتھ پیش جیم کے اور میم کے ہے اور ساتھ سکون میم کے بھی آیا ہے اور اسکا نام جمعہ اسلیے ہوا کہ پیدایش حضرت آدم کی جمع اور پوری کی گئی ہے اسمیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ جمعہ اسلیئے کہتے ہیں کہ اس دن میں حضرت آدم جمع ہوئے ساتھ حوا کے زمین میں اور اسکو زمانہ جاہلیت میں عروبہ ساتھ زبر عین کے کہتے تھے ہ ح ع

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بَیْدَ اَنَّھُمْ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِنَا وَاُوْتِیْنَاہُ مِنْ بَعْدِھِمْ ثُمَّ ھٰذَا یَوْمُھُمُ الَّذِیْ فُرِضَ عَلَیْھِمْ یَعْنِیْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاخْتَلَفُوْا فِیْہِ فَھَدَانَا اللّٰہُ لَہٗ وَالنَّاسُ لَنَا فِیْہِ تَبَعٌ اَلْیَھُوْدُ غَدًا وَّالنَّصَارٰی بَعْدَ غَدٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَنَحْنُ اَوَّلُ مَنْ یَّدْخُلُ الْجَنَّۃَ بَیْدَ اَنَّھُمْ وَذَکَرَ نَحْوَہٗ اِلٰی اٰخِرِہٖ وَفِیْ اُخْرٰی لَہٗ عَنْہُ وَعَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اٰخِرِ الْحَدِیْثِ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ مِنْ اَھْلِ الدُّنْیَا وَالْاَوَّلُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ الْمَقْضِیُّ لَھُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم پیچھے آنے والے ہیں یعنی دنیا میں اور پہلے ہونیوالے ہیں دن قیامت کے یعنی شرف و مرتبہ میں سوائے اسکے کہ اہل کتاب دیئے گئے ہیں کتاب پہلے ہمسے اور دیئے گئے ہم کتاب پیچھے اُنکے پھر یہ وہ دن ہے کہ فرض کیا گیا اُنپر مراد رکھتے تھے حضرت ساتھ اس دن کے دن جمعہ کا پس اختلاف کیا اُنہوں نے اسمیں پس راہ دکھائی ہمکو اللہ تعالیٰ نے واسطے اس دن کے یعنی جمعہ کے اور لوگ یعنی یہود اور نصاریٰ واسطے ہمارے اسمیں یعنی بیچ اختیار کرنے اس دن کے واسطے عبادت کے تابع ہیں یہود نے اختیار کیا کل کو یعنی جمعہ کی کل کو کہ ہفتہ ہے اور نصاریٰ نے کل کے بعد کو یعنی اتوار کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں یوں ہے کہ کہا ہم پیچھے آنے والے ہیں پہلے ہوں گے دن قیامت کے اور ہم ہوں گے اول ان لوگوں کے کہ داخل ہونگے بہشت میں سوائے اسکے کہ وہ اور ذکر کیا مانند اسکے آخر تک اور روایت مسلم کی میں ابوہریرہ اور حذیفہ سے ہے کہ کہا دونوں نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ آخر حدیث کے ہم پیچھے آنے والے ہیں اہل دنیا میں سے اور پہلے ہونے والے ہیں دن قیامت کے ایسے پیچھے آنے والے ہیں کہ حکم کیا جاویگا واسطے اُنکے پہلے اور مخلوقات کے یعنی حساب کے لیئے اور جنت میں داخل ہونیکے لیئے **ف** دیئے گئے ہم کتاب بعد اُنکے حقیقت میں یہ بھی موجب فضل ہمارے کا ہے اسلیئے کہ کتاب آخر ناسخ پہلے کی ہے پس اس سے ظاہر ہوا کہ قول حضرت کا نحن الآخرون بھی واسطے بیان فضل کے ہے اور بیچ اختلاف کیا جانا کہ شارحین نے اختلاف کیا ہے کہ مراد ساتھ فرض کرنے اللہ تعالیٰ کے روز جمعہ کو یہود اور نصاریٰ پر اور اختلاف کرنے اُنکے کے اسمیں کیا ہے بعضوں نے تو کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرض کیا اُنپر عبادت کو روز جمعہ میں بعینہ اور حکم کیا اُنکو ساتھ جمع ہونیکے اُسمیں عبادت کے لیئے جیسا کہ ظاہر الفاظ حدیث میں سے معلوم ہوتا ہے پس مخالفت کی اُنہوں نے

امر الٰہی کی اور سرکشی کی اُسمین جیسے کہ عادت اُنکی تھی اور اختیار کیا یہود نے ہفتہ کے دن کو اور نصاریٰ نے اختیار کیا اتوار کو اور انھون نے دلیلین نکالین اپنی طرف سے چنانچہ آگے مذکور ہونگی اور اکثر اسپر ہین کہ مراد فرض کرنے سے یہ ہی کہ حکم ہوا انکو ساتھ نکالنے اس دن کے ساتھ رای اور اجتہاد اپنے کے یعنی کہا گیا کہ اللہ تعالےٰ نے فرض کیا ہی تمپر اپنے علم مین ایک دن کہ فارغ ہو اُسمین واسطے فکر اور ذکر اور عبادت کے دریافت کرو اُسکو اپنے اجتہاد سے اور یہ امتحان تھا حق سبحانہ تعالےٰ کی طرف سے انکے لیئے کہ آیا حق دریافت کرتے ہین یا نہین پس تعین کیا یہود نے ہفتہ کو اور کہا کہ یہ دن ایسا ہی کہ فارغ ہوا اللہ تعالےٰ شغل پیدا کرنے سے پس ہمکو بھی چاہیئے کہ فارغ ہووین کاروبار دنیا سے اور مشغول ہووین عبادت و ذکر مین اور نصاریٰ نے تعین کیا اتوار کو اسلیئے کہ اللہ تعالےٰ نے ابتدا کی اُسمین پیدایش کی پس دن مبدا کمالات و نعمتون کا ہی کہ اُسمین وہ پاک ذات متوجہ ہوا خلق پر ساتھ فیض پہونچانے اور انعام کرنیکے پس وہ لائق تعظیم اور عبادت کے ہی دونون نے خطا کی اور نہ پایا جو کچھ کہ علم الٰہی مین تھا یعنی دن جمعہ کا اور گمراہ ہوئے راہ صواب سے پس راہ دکھائی اور معلوم کروا یا ہمکو اللہ تعالےٰ نے اُس دن کو یہان بھی دونون جھین بیان کی ہین اور اول ظاہر تر ہی کہ حق سبحانہ نے حکم کیا اس امت کو ساتھ عبادت کے روز جمعہ مین ساتھ قول اپنے کے یا ایہا الذین آمنوا اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ اور توفیق دی انکو حکم بجالانے کی اور گمراہ نہ کیا ساتھ انکار اور سرکشی اور دلیلین نکالنے کے جیسے کہ عادت اس امت نیک کی ہی اور لوگ واسطے ہمارے تابع ہین کیونکہ ہر گاہ کہ تھا دن جمعہ کا مبدا وجود انسان کا اور اول ایام اُسکے کا ہوے اُسمین عبادت کرنیوالے باعتبار عبادت کے متبوع اور عبادت کرنے والے بیچ دو دنون کے کہ بعد اُسکے ہین تابع اور یہ حدیث دلالت رکھتی ہی اسپر کہ جمعہ اول ہفتہ کا ہی شرعًا ولیکن زبان دعرف کے برخلاف اُسکے ہوا ہی ع ح

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَةِ فِیْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِیْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہتر دن کا کہ نکلا اُسمین آفتاب دن جمعہ کا ہی اُسمین پیدا کیئے گئے آدم یعنی تمام ہوئی پیدائش انکی اور اُسمین داخل کیئے گئے بہشت مین اور اُسمین نکالے گئے بہشت سے اور نہین قائم ہونے کی قیامت مگر دن جمعہ کے روایت کی یہ مسلم نے ف نکالا اُسمین آفتاب یعنی یہ سب دنون مین دن جمعہ کا افضل ہی اسلیئے کہ کوئی دن ایسا نہین کہ اُسمین آفتاب نکلے اور روز جمعہ سے بہتر ہو اور آدم جو پیدا ہوے اُس تفضیل اُسکی معلوم ہوئی یہ بات تو ظاہر ہی اور بہشت سے جو نکلے اُسمین فضیلت جمعہ کی اسلیئے ہوئی کہ نکلنا انکا سبب پیدایش انبیا اور اولیا کا اور باعث نزول رحمت بیشمار کا ہوا اور ایسی ہی موت حضرت آدم علیہ السلام کی سبب پہونچنے اُنکے کی درگاہ رب العزت مین ہوئی اور ایسے ہی قایم ہونا قیامت کا سبب ہے دخول بہشت کا اُسمین وعدے حق تعالےٰ کے متقیون کے لیئے ظاہر ہونگے اور مراد قائم ہونے قیامت سے یا تو پہلا نفخہ ہی کہ ہلاکت کے لیئے ہوگا یا دوسرا نفخہ کہ واسطے بعث و نشر کے ہوگا اور کہا طیبی نے کہ کہا بعضون نے کہ افضل دنون مین دن عرفہ کا ہی اور بعضون نے کہا کہ جمعہ افضل ہی چنانچہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی یہ اُس صورت مین ہی کہ جب مطلق چھوڑا جاوے یعنی بہتر دن یامون کا عرفہ ہی اور بہتر دن کا جمعہ ہی اور اُسوقت کہ کہا جاوے کہ بہتر دن سال مین پس وہ عرفہ ہی یا بہتر دن یعنی ہفتہ مین پس وہ جمعہ ہی پس کلام پورا ہوا اور حاجت تطبیق کی نہ رہی اور جب موافق ہووے دن جمعہ کا دن عرفہ کے ساتھ تو ہوگا افضل دنون کا مطلق ہین عمل اُسمین افضل اور حج ہوگا اُسمین حج اکبر اور افضل ہوگا ستر حجون سے کہ غیر جمعہ مین ہوان اور کہا ابن مسیب نے کہ جمعہ محبوب تر ہی طرف اللہ تعالےٰ کے حج نفل سے اور جامع صغیر مین ابن عباس سے تو مرفوعًا الجمعۃ حج المساکین [illegible] ع + وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا یُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ یَسْاَلُ اللّٰهَ فِیْهَا خَیْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

وَزَادَ مُسْلِمٌ قَالَ وَهِيَ سَاعَةٌ خَفِيفَةٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ اِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللّٰهَ خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ ؕ اور روایت ہی انہیں سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بیچ دن جمعہ کے ایک ساعت ہی نہیں پاتا اُسکو بندہ مسلمان اُس حال مین کہ سوال کرے اللہ تعالے سے اُسمین خیر مگر کہ دیتا ہی اُسکو خیر یعنی دعا اُس ساعت مین قبول ہی ہوتی ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے یہ کہ کہا حضرت نے کہ وہ ساعت ہی بہت کم اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین یہ ہی کہ کہا تحقیق جمعہ مین البتہ ایک ساعت ہی کہ نہین پاتا اسکو بندہ مسلمان کہ کھڑا ہو نماز کے لیئے یعنی مستعد ہو نماز کا مانگے اللہ سے بھلائی مگر کہ دیتا ہی اُسکو بھلائی ف ایک ساعت ہی یعنی پوشیدہ و حکمت اسکے اخفا مین یہ ہی کہ تا مشغول رہین لوگ عبادت مین تمام دن با مید اسکے کہ دعا اور عبادت اُنکی اُسمین واقع ہو اور کہا جزری نے اوقات قبولیت کے جو آئے ہین اُنمین سے اس ساعت مین بہت امید ہی قبولیت کی نتے اور دیتا ہی اُسکو خیر یعنی یا تو جلدی دیتا ہی اُسکو دنیا مین یا ذخیرہ کرتا ہی اُسکے لیئے کہ آخرت مین ثواب دے گا اور لفظ قائم یصلے کے معنی یہ ہین کہ ملازمت و مواظبت کرتا ہو نماز پر یا مراد یہ ہی کہ ملازمت کرتا ہو دعا پر یا انتظار کرتا ہو نماز کا یہ تاویلات اسلیے کی گئین تا موافقت ہو جاوے سب روایات مین وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ ابْنِ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ شَاْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ هِيَ مَا بَيْنَ اَنْ يَّجْلِسَ الْاِمَامُ اِلٰى اَنْ تُقْضَى الصَّلٰوةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی بردہ بن ابی موسے سے کہ کہا سنا مین نے اپنے باپ سے کہتے تھے سنا مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بیچ شان ساعت جمعہ کے کہ وہ ہی درمیان اسکے کہ بیٹھے امام منبر پر یہان تک کہ پڑھی جاوے نماز روایت کی یہ مسلم نے ف ساعت قبولیت دعا کی بیچ دن جمعہ کے کہ حدیث شریف مین وارد ہوئی ہی اسمین علما کو اختلاف ہی کہ کون سی ساعت ہی بعضون نے کہا ہی کہ وہ ساعت مبہم ہی مانند شب قدر کے یا اسم اعظم کے اور بعضون نے کہا ہی کہ وہ ساعت ہر جمعہ مین انتقال کرتی ہی کسی جمعہ مین اول روز ہوتی ہی کسی مین بیچ مین ہوتی ہی کسی جمعہ مین آخر روز ہوتی ہی اور اکثر اسی پر ہین کہ وہ ساعت معین اور معلوم ہی لیکن اسمین بھی اختلاف ہی کہ کون سی ہی اسمین ۳۵ پینتیس قول ہین ایک یہ کہ جسوقت موذن دن جمعہ کے نماز صبح کے لیے اذان دے دوسرا یہ کہ طلوع ہونے فجر کے سے طلوع ہونے آفتاب تک و تیسرا وقت عصر سے غروب ہونے آفتاب تک چوتھا درمیان اترنے امام کے منبر سے کہنے تکبیر تحریمہ تک پانچوان اول ساعت بعد نکل چکنے آفتاب کے چھٹا وقت نکلنے آفتاب کے ساتوان آخر ساعت تیسری کا یعنی قریب پہر دن باقی رہنے کے اسلیئے کہ ساعت گھنٹے کو کہتے ہین اور اُسکا حساب وہ پہر سے شروع ہوتا ہی آٹھوان وقت زوال سے یہان تک کہ سایہ ہو آدھے ہاتھ نوان زوال سے یہان تک کہ سایہ ہو ایک ہاتھ دسوان بعد ڈھلنے آفتاب کے ایک بالشت ایک ہاتھ تک گیارھوان عین وقت زوال کے بارھوان اُسوقت کہ موذن اذان کہتا ہی جمعہ کے لیئے تیرھوان وقت زوال سے یہان تک کہ داخل ہووے نماز جمعہ مین چودھوان زوال سے تا وقت نکلنے امام کے نماز سے پندرھوان زوال سے غروب آفتاب تک سولھوان درمیان چڑھنے امام کے منبر پر تا قائم ہونے نماز کے سترھوان وقت باہر آنے امام کے نماز سے اٹھارھوان درمیان چڑھنے امام کے منبر پر ادا سے نماز تک انیسوان درمیان اذان کے ادا سے نماز تک بیسوان درمیان بیٹھنے امام کے منبر پر تا تمام ہونے نماز کے اکیسوان اُسوقت سے کہ حرام ہوتی ہی بیع تا حلال ہونے بیع کے یعنی وقت اذان سے جب تک کہ نماز ہو چکے بائیسوان قریب اذان کے تیئیسوان اُسوقت سے کہ شروع کرے امام خطبہ یہان تک کہ تمام کرے چوبیسوان اُسوقت کہ چڑھے خطیب منبر پر اور شروع کرے خطبہ پچیسوان وقت بیٹھنے کے درمیان دونون خطبون کے چھبیسوان وقت اترنے امام کے منبر سے ستائیسوان اُسوقت کہ تکبیر کہی جاوے یہان تک کہ کھڑا ہو امام مصلے پر اٹھائیسوان وقت تکبیر سے تمام ہونے نماز تک انتیسوان سوقت کہ ادا کرنے لوگ جمعہ کی

تیسواں نماز

تیسوان نماز عصر سے غروب ہونے آفتاب تک اٹھائیسوان بیچ نماز عصر کے تیئیسوان بعد نماز عصر کے تا آخر وقت مستحب کے تینتیسوان بعد نماز عصر کے مطلقاً چونتیسوان آخر ساعت بعد نماز عصر کے پینتیسوان اُسوقت کہ غروب ہونے لگے آفتاب اور آیا ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا اور حضرت علی اور تمام اہل بیت نبوت متعین کرتے تھے خادمون کو کہ انتظار اور نگہبانی کرین آخر ساعت روز جمعہ کی اور خبر کرین تا ذکر اور دعا کرین اسمین اور پوچھا گیا بلقینی سے کہ کیونکر دعا کرے خطبہ کی حالت مین اُسوقت تو حکم ہی چپ رہنے کا پس جواب دیا کہ نہین ہی شرط دعا کا تلفظ بلکہ حاضر کرنا اُسکا ساتھ دل اپنے کے کافی ہی اور کہا شافعی نے پہونچا ہی مجکو یہ کہ دعا قبول کیجاتی ہی شب جمعہ مین بھی واللہ اعلم ع ح و مولانا

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ اِلَی الطُّوْرِ فَلَقِیْتُ كَعْبَ الْاَحْبَارِ فَجَلَسْتُ مَعَهُ فَحَدَّثَنِیْ عَنِ التَّوْرٰىةِ وَحَدَّثْتُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ فِيْمَا حَدَّثْتُهُ اَنْ قُلْتُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ اُهْبِطَ وَفِيْهِ تِيْبَ عَلَيْهِ وَفِيْهِ مَاتَ وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ اِلَّا وَهِيَ مُصِيْخَةٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِيْنَ تُصْبِحُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِنَ السَّاعَةِ اِلَّا الْجِنَّ وَالْاِنْسَ وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّیْ يَسْاَلُ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ قَالَ كَعْبٌ ذٰلِكَ فِیْ كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ فَقُلْتُ بَلْ فِیْ كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَرَاَ كَعْبٌ التَّوْرٰىةَ فَقَالَ صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ سَلَامٍ فَحَدَّثْتُهُ بِمَجْلِسِیْ مَعَ كَعْبِ الْاَحْبَارِ وَمَا حَدَّثْتُهُ فِیْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ لَهُ قَالَ كَعْبٌ ذٰلِكَ فِیْ كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبَ كَعْبٌ فَقُلْتُ لَهُ ثُمَّ قَرَاَ كَعْبٌ التَّوْرٰىةَ فَقَالَ بَلْ هِيَ فِیْ كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ صَدَقَ كَعْبٌ ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَدْ عَلِمْتُ اَيَّةَ سَاعَةٍ هِيَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِیْ بِهَا وَلَا تَضِنَّ عَلَیَّ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ هِيَ اٰخِرُ سَاعَةٍ فِیْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ كَيْفَ تَكُوْنُ اٰخِرَ سَاعَةٍ فِیْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّیْ فِيْهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ فَهُوَ فِیْ صَلٰوةٍ حَتّٰى يُصَلِّیَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ بَلٰى قَالَ فَهُوَ ذٰلِكَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوٰى اَحْمَدُ اِلٰى قَوْلِهٖ صَدَقَ كَعْبٌ

روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا نکلا مین طرف پہاڑ طور کے پس ملا مین کعب حبار سے پس بیٹھا مین ساتھ اُنکے پس بیان کیا روبرو میرے توراۃ مین سے اور مینے بیان کی حدیث روبرو اُنکے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس تھی بیچ اُن حدیثوں کے کہ حدیث کی مینے اُنکو حضرت سے یہ کہا مینے فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہترین دن کہ نکلا اسمین آفتاب دن جمعہ کا ہی اُسمین پیدا کیئے گئے آدم علیہ السلام اور اُسمین اُتارے گئے جنت سے اور اُسمین توبہ قبول کی گئی اُنکی یعنی جس جمعہ مین اُترے اُسی کے آخیر مین توبہ قبول ہوئی یا اور جمعہ مین اور اُسمین یعنی اور جمعہ مین وفات ہوئی اُنکی اور اُسی دن مین قائم ہوگی قیامت اور نہین کوئی جانور مگر کہ وہ کان لگائے ہوئے یعنی منتظر ہی قائم ہونے قیامت کا دن جمعہ کے اُسوقت سے کہ صبح کرتا ہی یہان تک کہ طلوع ہو آفتاب بسبب خوف قائم ہونے قیامت کے سوا جن اور آدمی کے یعنی اُنکو غافل اُس سے کیا ہی تا سلسلہ معیشت کا نہ منقطع ہوجاوے اور جمعہ مین ایک ساعت ہی کہ نہین پاتا اُسکو بندہ مسلمان اور وہ نماز پڑھتا ہو یعنی حقیقۃً یا حکماً کہ انتظار نماز کرتا ہو یا دعا کرتا ہو مانگے اللہ سے کچھ مگر کہ دیتا ہی اُسکو وہ چیز کہا کعب نے یہ یعنی دن ذکر کیا گیا کہ مشتمل ہی ساعت بزرگ کو بیچ ہر سال کے ایک دن ہی پس کہا مینے نہ بلکہ یہ دن ہر ہفتہ مین ہی پھر پڑھی کعب نے توراۃ پس کہا سچ فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ابوہریرہ نے ملا میں عبداللہ بن سلام سے پس خبر دی میں نے انکو اپنے بیٹھنے کی ساتھ کعب احبار کے اور خبر دی میں نے اس حدیث کی کہ بیان کی میں نے اُنسے بیچ حال دن جمعہ کے پھر کہا میں نے واسطے عبداللہ کے کہ کہا کعب نے یہ ہر سال میں ایک دن ہے کہا عبداللہ بن سلام نے جھوٹ بولا کعب نے پھر کہا میں نے انکو کہ پھر پڑھی کعب نے توراۃ پھر کہا بلکہ وہ ساعت ہر جمعہ میں ہے پس کہا عبداللہ بن سلام نے کہ سچ کہا کعب نے پھر کہا عبداللہ بن سلام نے کہ تحقیق جانتا ہوں میں کونسی ساعت ہے وہ کہا ابوہریرہ نے پس کہا میں نے خبر دو مجھکو ساتھ اُس ساعت کے اور نہ بخیلی کرو مجھ پر پس کہا عبداللہ بن سلام نے وہ آخر ساعت ہے دن جمعہ کی کہا ابوہریرہ نے پس کہا میں نے کسطرح ہوگی آخر ساعت دن جمعہ کی اور حال یہ کہ تحقیق فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکے حق میں کہ نہیں پاتا اُسکو بندہ مسلمان اور وہ نماز پڑھتا ہو اُسمیں یعنی اُسوقت نماز پڑھی جاتی نہیں اسلیئے کہ مکروہ ہے پس کہا عبداللہ بن سلام نے کیا نہیں فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بیٹھے ایک بیٹھنے کی جگہ میں منتظر ہو نماز کا پس وہ نماز ہی میں ہے یعنی حکماً یہانتک کہ نماز پڑھے یعنی حقیقۃً کہا ابوہریرہ نے پس کہا میں نے ہان فرمایا حضرت نے کہا عبداللہ نے پس وہ مراد ساتھ نماز کے یہ انتظار ہے یعنی اور یہ آخر روز میں ہو سکتا ہے پس اگر اُسوقت دعا کرے مستجاب ہے روایت کی یہ مالک اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کی احمد نے تا قول صدق کعب **ف** یہانتک کہ طلوع ہو آفتاب اسلیئے کہ قیامت ظاہر ہوگی دن جمعہ کے درمیان صبح اور طلوع آفتاب کے پس جب حیوانات اُسوقت میں حضور اور ڈر رکھتے ہیں تو انسان کو بطریق اولی چاہیئے کہ ہو مشغول ذکر الٰہی میں اور ڈرنے والا ہو اُن چیزوں سے کہ درپیش آنے والی ہیں اور اس حدیث میں بڑا معجزہ حضرت کا مذکور ہوا کہ باوجود اُمی ہونے کے خبر دی اُس چیز کی کہ پوشیدہ تھی بڑے عالم اہل کتاب پر یعنی کعب پر سبحان اللہ کیا علم تھا حضرت کا اور کعب احبار کہ بڑے دانشمند تھے یہود کے پایا انہوں نے زمانہ حضرت کا لیکن حاضر نہیں ہوئے حضرت پاس پھر اسلام لائے حضرت عمرؓ کی خلافت میں اور عبداللہ بن سلام صحابی ہیں وہ بھی یہود کے عالموں میں سے تھے ع ح

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلْتَمِسُوا السَّاعَةَ الَّتِيْ تُرْجٰى فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلٰى غَيْبُوْبَةِ الشَّمْسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ڈھونڈھو اُس ساعت کو کہ امید ہے قبولیت دعا کی اُسمیں بیچ دن جمعہ کے پیچھے عصر کے غائب ہونے آفتاب تک روایت کی یہ ترمذی نے **وَعَنْ** اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ قُبِضَ وَفِيْهِ النَّفْخَةُ وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ فَاَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ اَرِمْتَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ بَلِيْتَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہے اوس بن اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہتر دنوں تمہارے میں سے دن جمعہ کا اُسمیں پیدا کیئے گئے آدمؑ اور اُسمیں قبض کی گئی روح انکی اور اُسمیں ہوگا پھونکنا صور کا یعنی نفخہ دوسرا کہ واسطے زندہ کرنے مُردوں کے ہوگا اور اُسمیں ہے نفخہ مرنے کا یعنی پہلا نفخہ کہ اُس سے سب مر جاوینگے پس بہت بھیجو مجھپر درود اُس دن میں اسلیئے کہ تحقیق درود تمہارا عرض کیا جاتا ہے مجھپر کہا صحابہ نے اے رسول خدا کے کسطرح عرض کیا جاویگا درود ہمارا آپ پر اُس حال میں کہ پرانی ہوگئی ہونگی ہڈیاں آپکی کہا راوی نے مراد رکھتے تھے صحابہ ساتھ لفظ ارمت کی بلیت یعنی بوسیدہ ہوگیا ہوگا جسد مبارک آپکا فرمایا حضرت نے تحقیق اللہ تعالی نے حرام کئے ہیں زمین پر بدن انبیا کے یعنی زمین نہیں فنا کرتی بدن انبیا کے روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں **ف** بہتر دنوں تمہارے سے ان جمعہ کا اُسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ دن عرفہ کا افضل ہے یا مساوی ہے جمعہ کے لو بہت بھیجو درود مجھپر اُسمیں اسلیئے کہ درود افضل عبادات سے ہے

اور اس دن میں جو نیکی کا ثواب ستر درجہ ہوتا ہے پس اسمین پڑھنا اُسکا اولے ہے اور بہت حدیثین بیچ فضیلت درود بھیجنے کے دن جمعہ میں اور شب جمعہ میں وارد ہوئی ہین عجب نعمت ہے غافل ہونا اس سے بچنا چاہیئے اور اخیر حدیث کا حاصل یہ ہے کہ زندہ ہین انبیا قبرون مین یہ مسئلہ متفق علیہ ہے کسی کو اسمین خلاف نہین کہ حیات انکو وہان حقیقی جسمانی دنیا کی سی ہے نہ حیات معنوی روحانی جیسے کہ شہدا کو ہے اور سوا اسکے اور اموات بھی سنتے ہین سلام اور کلام اور عرض کیجاتے ہین اعمال قربا انکے کے بعض ایام مین مرح ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْیَوْمُ الْمَوْعُوْدُ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ وَالْیَوْمُ الْمَشْهُوْدُ یَوْمُ عَرَفَةَ وَالشَّاهِدُ یَوْمُ الْجُمُعَةِ وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلٰی یَوْمٍ اَفْضَلَ مِنْهُ فِیْهِ سَاعَةٌ لَا یُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ یَدْعُو اللّٰهَ بِخَیْرٍ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهٗ وَلَا یَسْتَعِیْذُ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا اَعَاذَهٗ مِنْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا یُعْرَفُ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ مُوْسَی بْنِ عُبَیْدَةَ وَهُوَ یُضَعَّفُ

اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دن موعود دن قیامت کا اور دن مشہود دن عرفہ کا اور شاہد دن جمعہ کا اور نہ نکلا آفتاب اور نہ غروب ہوا کسی دن مین کہ افضل ہو دن جمعہ سے بیچ میں ایک ساعت ہے نہیں پاتا اُسکو بندہ مومن کہ دعا کرے اللہ سے ساتھ خیر کے مگر کہ قبول کرتا ہے اللہ واسطے اسکے اور نہیں پناہ مانگتا کسی چیز سے مگر کہ پناہ دیتا ہے اُسکو اس سے روایت کی یہ احمد و ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے نہیں معلوم کی جاتی مگر حدیث موسے بن عبیدہ کی سے اور وہ ضعیف کیا جاتا ہے ف دن موعود الخ یعنی سورہ بروج مین جو فرمایا ہے اللہ تعالے نے والیوم الموعود وشاہد ومشہود پس اوس یوم موعود سے دن قیامت کا ہے کہ حق سبحانہ تعالے نے خبر دی ہے اُسکے آنے کی اور وعدہ کیا ہے مومنون سے بعد آنے اُسکے کے نعمتون بہشت کا اور مراد شاہد سے دن جمعہ کا ہے کہ حاضر ہوتا ہے خلق پر اور مشہود دن عرفہ کا ہے کہ حاضر ہوتے ہین حاجی اُسمین ہر طرف سے اور حاضر ہوتے ہین ملائکہ اور ابو موسے راوی اگرچہ ضعیف کیا گیا ہے لیکن قوت دیتی ہین اُسکو اور حدیثین بیچ۔ الفصل الثالث فصل تیسری عَنْ اَبِیْ لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ سَیِّدُ الْاَیَّامِ وَاَعْظَمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَهُوَ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ یَوْمِ الْاَضْحٰی وَیَوْمِ الْفِطْرِ فِیْهِ خَمْسُ خِلَالٍ خَلَقَ اللّٰهُ فِیْهِ اٰدَمَ وَاَهْبَطَ اللّٰهُ فِیْهِ اٰدَمَ اِلَی الْاَرْضِ وَفِیْهِ تَوَفَّی اللّٰهُ اٰدَمَ وَفِیْهِ سَاعَةٌ لَا یَسْاَلُ الْعَبْدُ فِیْهَا شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ مَا لَمْ یَسْاَلْ حَرَامًا وَفِیْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ مَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلَا اَرْضٍ وَلَا رِیَاحٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا بَحْرٍ اِلَّا هُوَ مُشْفِقٌ مِنْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوٰی اَحْمَدُ عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخْبِرْنَا عَنْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ مَاذَا فِیْهِ مِنَ الْخَیْرِ قَالَ فِیْهِ خَمْسُ خِلَالٍ وَسَاقَ اِلٰی اٰخِرِ الْحَدِیْثِ

روایت ہے ابی لبابہ بن عبد المنذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دن جمعہ کا سردار ہے دنون میں اور بڑا ہے دنون میں نزدیک خدا کے اور وہ بڑا ہے نزدیک خدا کے دن عید قربان اور دن عید الفطر کے سے اسمین پانچ باتین ہین پیدا کیا ہے اللہ تعالے نے اسمین آدم علیہ السلام کو اور اُتارا اللہ تعالے نے اسمین آدم کو طرف زمین کے اور اُسمین وفات دی اللہ تعالے نے آدم کو اور اُسمین ایک ساعت ہے کہ نہیں مانگتا بندہ اُسمین کچھ مگر دیتا ہے اللہ اُسکو جب تک کہ نہ مانگے حرام کو یعنی مانگنا حرام کا نہ چاہیئے اور اُسمین قایم ہوگی قیامت نہیں کوئی فرشتہ مقرب اور نہ آسمان اور نہ زمین اور نہ باد اور نہ پہاڑ اور نہ دریا مگر کہ وہ ڈرتے ہین دن جمعہ سے یعنی اسلیئے کہ قیامت اُسمین ہونی ہے مبادا اگہان برپا ہو نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور نقل کی احمد نے سعد بن معاذ سے یہ کہ ایک شخص انصار میں سے آیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا خبر دو مجکو دن جمعہ کی سے کہ کیا ہے اُسمین بھلائی سے

فرمایا اُسمین پانچ چیزین اور بیان کی ساری حدیث یعنی جو کہ اوپر مذکور ہوئی **ف** اور وہ بڑا ہے دن عید قربان اور دن عید فطر کے سے اس سے معلوم ہوا کہ دن عرفہ کا مساوی ہے یا افضل ہے جمعہ سے لیکن بیچ حدیث رزین کے ہے کہ افضل دنون میں دن عرفہ کا ہے اور اُسمین پانچ باتین ہین یہ حصر کے لیئے نہین ہے کہ پانچ ہی باتین ہوتی ہین اور کچھ نہین ہوتا بلکہ اور بعضی چیزین بزرگ قدر بھی مثل زیارت باہمی کے اور جنت میں وغیر ذلک میں ہوتی ہین ہے ع **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قِیْلَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَیِّ شَیْءٍ سُمِّیَ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ قَالَ لِاَنَّ فِیْھَا طُبِعَتْ طِیْنَۃُ اَبِیْکَ اٰدَمَ وَفِیْھَا الصَّعْقَۃُ وَالْبَعْثَۃُ وَفِیْھَا الْبَطْشَۃُ وَفِیْ اٰخِرِ ثَلٰثِ سَاعَاتٍ مِّنْھَا سَاعَۃٌ مَّنْ دَعَا اللّٰہَ فِیْھَا اسْتُجِیْبَ لَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا کہا گیا واسطے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے کس چیز کے نام رکھا گیا دن جمعہ کا جمعہ فرمایا اسواسطے کہ اسمین خمیر کیئے گیئ اور جمع کی گئی مٹی باپ تیرے کی کہ آدم ہین اور اُس دن مین نفخہ ہوگا مرنیکا یعنی نفخہ پہلا کہ اُس سے سب اہل دنیا مرجاوینگے اور زندہ ہونیکا یعنی دوسرا نفخہ کہ اُس سے سب جی اُٹھینگے اور اُسمین ہوگا پکڑ ما سخت یعنی دارو گیر قیامت کی اور بیچ آخر تین ساعتون کے جمعہ سے ایک ساعت یعنی جمعہ کی آخیر ساعت ہے کہ جو کوئی دعا مانگے اللہ سے اُس ساعت مین قبول کی جاتی ہے دعا اُسکی نقل کی یہ احمد نے **ف** کہا طیبی نے کہ حاصل حضرت کے جواب کا یہ ہوا کہ جمعہ اسکا نام اسلئے ہوا کہ ایسے امور بڑے اسمین جمع ہوئے ہین انتہی اور مخفی نہو جیو کہ معنی جمعیت کے ہر ایک مین موجود ہین قطع نظر کرنے کراہت مجموعیہ سے ہے ع **وعن** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوا الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ مَشْھُوْدٌ تَشْھَدُہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَاِنَّ اَحَدًا لَّمْ یُصَلِّ عَلَیَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلٰوتُہٗ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْھَا قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُّرْزَقُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت بھیجو درود مجھپر دن جمعہ کے اسلئے کہ تحقیق دن جمعہ کا حاضر کیا گیا ہے حاضر ہوتے ہین اُسمین فرشتے اور تحقیق کوئی نہین بھیجتا درود مجھپر مگر کہ عرض کیا جاتا ہے مجھپر درود اُسکا یعنی ساتھ مکاشفہ کے یا بواسطہ ملائکہ کے یہانتک کہ فارغ ہوتا ہے اُس سے کہا ابو درداء نے کہ کہا مینے اور بعد مرنے کے بھی عرض کرینگے فرمایا تحقیق اللہ نے حرام کیا ہے زمین پر کھانا بدنون انبیا کا پس نبی اللہ کے زندہ ہین یعنی حقیقتاً مثل زندگانی دنیا کے روزی دیئے جاتے ہین روایت کی یہ ابن ماجہ نے **ف** یہ حدیث تائید کرتی ہے تفسیر ابن عباس کی کہ انھون نے کہا ہے مشہود جمعہ ہے جیسے کہ پہلی حدیث تائید کرتی ہے تفسیر حضرت علی کی کہ اُنھون نے کہا شاہد جمعہ ہے اور وہ صحیح تر ہے اور نہین منافی ہے اطلاق مشہود کا اس جگہ جمعہ پر اور اعتبار کر یعنی باعتبار حاضر ہونے کے ملائکہ اسمین اور باوجود اسکے احتمال ہے کہ ضمیر فانہ کی اس حدیث مین پھری طرف اکثار صلوٰۃ کے کہ سمجھا گیا اکثروا سے اور عرض کیا جاتا ہے مجھپر درود اُسکا یعنی ہمیشہ پس اس دن مین کہ افضل دن ہے بطریق اولیٰ عرض ہوتا ہے اگرچہ طویل ہو مدت ابتدا شروع سے یہانتک کہ فارغ ہو اُس سے یعنی سب درود اس مدت کے عرض ہوتے ہین آگے اسکے ابو درداء نے بطریق استفہام کے کلام مذکور عرض کیا بگمان اسکے کہ یہ حکم خاص ساتھ حالت ظاہری ہی کے ہے اور حرام کیا ہے یعنی منع کیا ہے زمین کو کھانے بدنون اُنکے سے پس نہین فرق ہے واسطے اُنکے بیچ دونون حالتون کے یعنی حالت زندگانی اور مرنے کے اسی لیئے کہا گیا ہے اولیاء اللہ لا یموتون ولکن ینقلون من دار الی دار اور رزق دیئے جاتے ہین یعنی رزق معنوی اور منافی نہین ہے کہ انبیاء کو رزق حسی بھی ہو چنانچہ ظاہر یہی بات ہے جیسا کہ ارواح شہدا کے حق مین آیا ہے کہ کھاتے ہین میوے جنت کے پس انبیا تو اشرف ہین اُنکے لیئے کیون نہ یہ بات ہووے ع **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ یَّمُوْتُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اَوْ لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ

إِلَّا وَقَاهُ اللّٰهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ
اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مسلمان کہ مرے دن جمعہ کے یا شب جمعہ مین مگر کہ
بچاتا ہی اسکو اللہ فتنۂ قبر کے سے یعنی سوال قبر اور عذاب اُسکے سے روایت کی یہ احمد نے اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی اور نہین اسناد اسکی
متصل **ف** ایک روایت میں آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مرے دن جمعہ مین خلاص کیا جاتا ہی عذاب قبر سے اور آوینگا
دن قیامت کے اس حال مین کہ اُسپر ہوگی مہر شہیدون کی تمہا اور اور روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مرتا ہی دن
جمعہ کے لکھا جاتا ہی اُسکے لیئے اجر شہید کا اور بچایا جاتا ہی فتنۂ قبر کے سے اور اور روایت مین آیا ہی کہ نہین کوئی مسلمان مرد یا مسلمان
عورت کہ مرے شب جمعہ مین یا روز جمعہ مین مگر کہ بچایا جاتا ہی عذاب قبر او فتنۂ قبر کے سے اور ملتا ہی اللہ سے اُس حال مین کہ نہین حساب اُسپر اور آویگا
دن قیامت کے اس حال مین کہ ساتھ اُسکے گواہ ہونگے کہ گواہی دینگے واسطے اُسکے یا مہر ہوگی یعنی شہیدون کی کذا ذکرہ السیوطی پس جسکی قبض روح
اللہ تعالے اس دن مین کرتا ہی تو دلیل ہوتی ہی واسطے سعادت اور بھلائی آخرت اُسکی کے + ع ح + **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ
قَرَأَ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ الْاٰيَةَ وَعِنْدَهُ يَهُوْدِيٌّ فَقَالَ لَوْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عَلَيْنَا لَاتَّخَذْنَاهَا عِيْدًا فَقَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ فَاِنَّهَا نَزَلَتْ فِيْ يَوْمِ عِيْدَيْنِ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ وَيَوْمِ عَرَفَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہی ابن عباس سے یہ کہ اُنھون نے پڑھی یہ آیت آج کے دن پورا کیا مین نے واسطے تمھارے دین تمھارا آخر آیت تک اور نزدیک
ابن عباس کے ایک یہودی تھا پس کہا اُسنے اگر اُترتی یہ آیت ہمپر البتہ ٹھہراتے ہم اُسکو یعنی اُس دن کو کہ جس مین یہ اُتری ہی عید پس کہا ابن
عباس نے تحقیق یہ آیت اُتری بیچ دن دو عیدون کے بیچ دن جمعہ کے اور روز عرفہ کے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہی **ف**
روز عرفہ کے حجۃ الوداع مین یہ آیت اُتری الیوم آخر تک کہ مضمون اُسکا یہ ہی کہ آج کے دن پورا کیا مین نے دین تمھارا اور تمام کی مین نے تمپر نعمت
اپنی اور پسند کیا مین نے واسطے تمھارے اسلام کو از روے دین کے پس ایک روز ابن عباس نے یہ آیت پڑھی اور انکے پاس ایک یہودی تھا
اُسنے کہا کہ اگر ہمپر یہ آیت اُترتی تو اُسکے دن کو کہ جسمین یہ اُتری عید ٹھہرالیتے بسبب نہایت خوشی اور شکرانہ اس نعمت کے یعنی عجب ہی کہ تمنے
عید نہ ٹھہرایا اُس دن کو ابن عباس نے کہا کہ یہ اُتری ہی اُس دن مین کہ اُسمین دو عیدین ہین یعنی اللہ تعالے نے اُسکو از راہ فضل و احسان
کے دو عیدون کے دن مین اُتارا بغیر اسکے کہ کرین ہم اپنی طرف سے عید اسلیئے کہ حجۃ الوداع دن جمعہ کے تھا اُسی مین یہ اُتری پس نہین
حاجت عید ٹھہرانے کی کیا ہی اللہ کی طرف سے وہ دن عید ہی + ع ح + **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَجَبٌ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ رَجَبٍ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ
قَالَ وَكَانَ يَقُوْلُ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ لَيْلَةٌ اَغَرُّ وَيَوْمُ الْجُمُعَةِ يَوْمٌ اَزْهَرُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ
اور روایت ہی انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جبکہ آتا مہینا رجب کا فرماتے یا الٰہی برکت دے ہمارے لیئے یعنی طاعت اور
عبادت ہماری مین بیچ مہینے رجب و شعبان کے اور پہونچا ہمکو رمضان تک کہا انس نے اور تھے فرماتے رات جمعہ کی رات روشن
اور دن جمعہ کا دن ہی چمکتا روایت کی یہ بیہقی نے دعوات کبیر مین **ف** پہونچا ہمکو رمضان تک یعنی سارا رمضان پاوین اور توفیق ہو
اُسکے روزون کی اور تراویح کی اور نورانیت شب جمعہ کی اور روز جمعہ کی معنوی ہی یا بالذات یا بسبب علامت کے ہی کہ ہوتی ہی انمین + ع +

باب وجوبہا یہ باب ہی بیچ بیان واجب ہونے جمعہ کے یعنی فرض ہونے اسکے کے **ف** کہا ابن ہمام نے کہ جمعہ فریضۂ محکمہ ہے

ثابت ہو الکتاب وسنت و اجماع سے کہ کافر ہوتا ہے منکر اُسکا اور مراد ساتھ ذکر کے اس آیہ مین فاسعوا الی ذکر اللہ نماز جمعہ اور خطبہ جمعہ کا ہے ع +

الفصل الاوّل فصل پہلی **عن** ابن عمرؓ وابی ہریرۃ انہما قالا سمعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول علی اعواد منبرہ لینتہین اقوام عن ودعہم الجمعات او لیختمن اللہ علی قلوبہم ثم لیکونن من الغافلین رواہ مسلم روایت ہے ابن عمرؓ اور ابی ہریرہؓ سے یہ کہ کہا اُن دونوں نے کہ سنا ہمنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اوپر لکڑیون یعنی زینہ منبر اپنے کے البتہ باز رہین قوم چھوڑنے اپنے سے جمعہ کو یا مہر کریگا اللہ اوپر دلون اُنکے کے پھر البتہ ہو جاوینگے غافلون سے روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی اُن دو امرون مین ایک مقرر رہیگا والا ہے یا تو چھوڑنا نماز جمعہ کا یا مہر کرنا دلون پر اگر چھوڑینگے جمعہ مہر نہین کی جائیگی اور اگر چھوڑینگے مہر کی جاویگی انکے دلون پر اور مہر کرنا دلون پر کنایہ ہے اس سے کہ نہایت غفلت ڈالے گا دلون پر اور باز رکھیگا قبول کرنے نصیحت کے سے ع

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** ابی الجعد الضمیری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک ثلث جمع تہاونا بہا طبع اللہ علی قلبہ رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والدارمی ورواہ مالک عن صفوان بن سلیم واحمد عن ابی قتادۃ روایت ہے ابی الجعد ضمیری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چھوڑ دے تین جمعہ بسبب سستی کے ساتھ اُنکے مہر کریگا اللہ اُسکے دل پر روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی و نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور روایت کی یہ مالک نے صفوان بن سلیم سے اور احمد نے ابی قتادہ سے **وعن** سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک الجمعۃ من غیر عذر فلیتصدق بدینار فان لم یجد فبنصف دینار رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجۃ اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چھوڑے جمعہ کو بے عذر چاہیئے کہ تصدق کرے ایک دینار پس اگر نہ پاوے پس آدھا دینار روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** دینار ساڑھے چار ماشہ سونے کا ہوتا ہے اگر سونا سولہ روپیہ تولہ کا ہو تو ایک دینا چھ روپیہ کا ہوا اور اس تصدق کرنے سے بالکل گناہ جمعہ کے ترک کا نہین جاتا رہتا بلکہ تخفیف اُسکے گناہ مین ہو جاتی ہے ع + **وعن** عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الجمعۃ علی من سمع النداء رواہ ابوداؤد اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جمعہ لازم ہوتا ہے اُس شخص پر کہ سنے آواز روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنی جمعہ واجب ہے اُسپر کہ ہو بیچ ایسی جگہ کے کہ درمیان اُسکے اور درمیان شہر کے فرق بمقدار پہونچنے آواز کا ہو یعنی اگر شہر مین کوئی پکارے تو وہاں آواز پہونچے اور شرح منیہ مین ذکر کیا ہے کہ جو کوئی بیچ اطراف شہر کے ہو کہ نہو درمیان اُسکے اور درمیان شہر کے فرق یعنی مکان متصل ہون پس لازم ہے اُسپر جمعہ یعنی اگرچہ نسنے آواز اور اگر ہو درمیان اُسکے اور درمیان شہر کے فرق بسبب میدان یعنی جنگل کے زراعت یا چراگاہ کے پس نہین جمعہ اُسپر اگرچہ سنے آواز اور امام محمدؒ سے منقول ہے کہ اگر سنے آواز پس لازم ہے اُسپر جمعہ انتہی اور فتوے امام محمدؒ ہی کے قول پر ہے ع + **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الجمعۃ علی من اٰواہ اللیل الی اہلہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث اسنادہ ضعیف اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جمعہ فرض ہے اُس شخص پر کہ جگہ دے اُسکو رات طرف اہل اُسکے کے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث ہے کہ اسناد اُسکی ضعیف ہے **ف** یعنی جمعہ واجب ہے اُسپر کہ ہو درمیان وطن اُسکے کے اور درمیان اُس جگہ کے کہ ادا کیا جاتا ہے جمعہ اسقدر مسافت کہ بعد ادا کرنے جمعہ کے ممکن ہو پھر آنا اپنے وطن کو پہلے شب کے کہ رات اپنے گھر مین کرے ع

وعن طارق بن شہاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمعۃ حق واجب علی کل مسلم فی جماعۃ الا علی اربعۃ عبد مملوک او امرأۃ او صبی او مریض رواہ ابوداود وفی شرح السنۃ بلفظ المصابیح عن رجل من بنی وائل اور روایت ہے طارق بن شہاب سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جمعہ حق ہے واجب ہے ہر مسلمان پر جماعت میں مگر چار پر واجب نہیں غلام پر کہ کسی کی ملک میں ہو اور عورت پر اور لڑکے پر اور بیمار پر روایت کی یہ ابوداود نے اور شرح السنہ میں ساتھ لفظ مصابیح کے ایک شخص قوم بنی وائل کے سے **ف** جمعہ حق ہے یعنی ثابت ہے فرضیت اُسکی ساتھ کتاب و سنت کے اور واجب ہے یعنی فرض مؤکد ہے اور جماعت جمعہ میں فرض ہے بغیر جماعت کے جمعہ درست نہیں اور اختلاف کیا ہے علما نے کہ کتنے لوگ ہوں جماعت میں جنسے جمعہ درست ہو امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے نزدیک تین جن سوا امام کے اور ابویوسف کے نزدیک دو ہوں سوا امام کے اور امام شافعی کے نزدیک چالیس آدمی مل چاہییں اور غلام اور کے تصرف میں ہے تا ہے اسلیے جمعہ اُس سے ساقط ہوا اور عورت پر فرض نہیں بسبب اسکے کہ حق خاوند کے اُسکے ذمہ متعلق ہیں اور اژدہام ہوتا ہے مرد و نکا جمعہ میں اور لڑکا بسبب نابالغ ہونے کے غیر مکلف ہے اسپر اسلیے فرض نہیں اور بیمار پر بسبب ضعف اور ناتوانی اور رفع ضرر کے فرض نہیں اور بیماری سے مراد وہ بیماری ہے کہ بسبب اُسکے دشوار ہو حاضر ہونا جمعہ میں اور دیوانہ لڑکوں کے حکم میں داخل ہے اور مسافر اور اندھے اور لنگڑے پر بھی جمعہ فرض نہیں [illegible] حدیثوں سے ثابت ہوا ہے اور کہا ابن ہمام نے کہ بوڑھا کہ جسکو ضعف لاحق ہو بیمار کے حکم میں ہے اُسپر بھی جمعہ واجب نہیں اور مقعد یعنی جو چل نہ سکے اُسپر بھی واجب نہیں اور واجب نہیں ممرض یعنی بیمار داری کرنے والے پر بھی اگر اُسکے جانے سے بیمار ضائع ہو مرے۔

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لقوم یتخلفون عن الجمعۃ لقد ہممت ان امر رجلا یصلی بالناس ثم احرق علی رجال یتخلفون عن الجمعۃ بیوتہم رواہ مسلم روایت ہے ابن مسعود سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا واسطے اُن لوگوں کے کہ پیچھے رہتے ہیں جمعہ سے البتہ تحقیق قصد کیا میں نے یہ کہ حکم کروں میں ایک شخص کو کہ نماز پڑھاوے لوگوں کو پھر جلا دوں میں گھر اُن لوگوں کے کہ پیچھے رہتے ہیں جمعہ سے یعنی بغیر ضرورت کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** اسمیں بڑا وعید ہے تارک جمعہ کے لیے غور کریں لوگ اسمیں اور جمعہ کو کبھی ترک نہ کریں۔ **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ترک الجمعۃ من غیر ضرورۃ کتب منافقا فی کتاب لا یمحی ولا یبدل وفی بعض الروایات ثلثا رواہ الشافعی اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ چھوڑے جمعہ کو بغیر ضرورت کے لکھا جاتا ہے منافق بیچ کتاب کے کہ نہیں مٹائی جاتی اور نہیں بدلی جاتی اور بیچ بعض روایات کے ہے کہ جو شخص چھوڑے تین جمعہ یعنی اُسکا یہ حال ہے روایت کی یہ شافعی نے **ف** بغیر ضرورت کے ضرورت یہ ہے کہ خوف ہو ظالم وغیرہ کا یا مینہ ہو یا برف پڑتی ہو یا کیچڑ ہو وغیر ذلک پس ان صورتوں میں ترک کریگا تو منافق نہیں لکھا جائیگا اور اگر اس طرح کے عذر نہوانگے اور ترک کریگا تو منافق لکھا جائیگا اور بیچ کتاب کے کہ نہیں مٹائی جاتی یعنی نامہ اعمال ہے حاصل یہ کہ حکم ساتھ نفاق اسکے کے ہمیشہ ثابت ہے یہان تک کہ نہ سزا دے اللہ تعالے اُسکو یا بخش دے خیال تو کرے آدمی کیا وعید شدید ہے ترک جمعہ پر عیاذاً باللہ منہ۔ **وعن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فعلیہ الجمعۃ یوم الجمعۃ الا مریض او مسافر او امرأۃ او صبی او مملوک فمن استغنی بلہو او تجارۃ استغنی اللہ عنہ واللہ غنی حمید رواہ الدارقطنی اور روایت ہے جابر سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ایمان رکھتا ہے ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے پس فرض ہے اُسپر نماز جمعہ کی دن جمعہ کے مگر مریض ہو یا مسافر یا عورت یا لڑکا یا غلام تو نہیں فرض اُن پر پس جو کوئی بے پروا ہو نماز جمعہ سے ساتھ کھیلنے کے یا سوداگری کے بے پروائی کرتا ہے اللہ اس سے یعنی عنایت نہیں فرماتا اُسپر اور اللہ

سب پروا ہی تعریف کیا گیا روایت کی یہ دارقطنی نے ف یعنی جو کوئی کھیل یا تجارت میں مشغول رہا اور نماز جمعہ ترک کی اُس سے اللہ بے پروا ہوتا ہے اور مہربانی اُس پر نہیں کرتا تمام ٭

باب التنظیف والتبکیر

باب ہے بیچ بیان پاکی کرنے اور سویرے جانے کے جمعہ کے لیے ف مراد پاکی کرنے سے یہان پاک کرنا بدن کا ہے ساتھ نہلانے اور بیسن لوانے اور ناخن کتروانی اور زیر ناف کے بال لینے اور بغلوں کے بال دور کرنے کے اور پاک کرنا کپڑون کا اور استعمال کرنا خوشبو کا کہ یہ سب روز جمعہ کے سنت ہے اور تفصیل اسکی باب السواک میں بیچ بیان فطرہ کے گذر چکی ہے اور سویرے جانے سے یہ مراد ہے کہ اول وقت نماز جمعہ کے لیے جاوے اور اگر اول روز میں جاوے افضل ہے چنانچہ امام غزالی نے بعض سلف سے نقل کیا ہے کہ وہ وقت صبح کے جمعہ کے لیے جاتے تھے واسطے جلدی کرنے کے طرف عبادت کے اور مسجد شریف نبوی میں عادت لوگون کی یہ تھی کہ سویرے اکثر مصلے بچھا جاتے ہیں جگہ رکھنے کے لیے اور چلے جاتے ہیں بیٹھتے نہیں اس فعل پر بعضے علماء نے کلام کیا ہے کہ اگر بیٹھ کر ذکر و فکر میں مشغول ہوں تو بہتر ہے اور یون ہی پیچھے جگہ روک لینا اچھا نہیں کہ اور لوگ اسمین تنگ ہو وین کہ معلوم ہوا کہ یہان جو لوگ جامع مسجد میں کپڑے رکھکر چلے جاتے ہیں اپنے گھرون میں کھانے پینے وغیرہ کے لیے یہ بھی خوب نہیں

الفصل الاول

فصل پہلی عن سلمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغتسل رجل یوم الجمعۃ ویتطہر ما استطاع من طہر ویدہن من دہنہ او یمس من طیب بیتہ ثم یخرج فلا یفرق بین اثنین ثم یصلی ما کتب لہ ثم ینصت اذا تکلم الامام الا غفر لہ ما بینہ وبین الجمعۃ الاخری رواہ البخاری

روایت ہے سلمان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہاوے جو شخص دن جمعہ کے اور پاکی حاصل کرے جس قدر کہ ہو سکے پاکی اور لگاوے تیل اپنے سے یعنی جو کہ میسر ہووے گھر سے بے تکلف اور لگاوے خوشبو گھر اپنے میں سے پھر نکلے طرف مسجد کے پس فرق کرے درمیان دو شخصوں کے پھر نماز پڑھے جو کہ مقدر کی گئی واسطے اُسکے یعنی سنت جمعہ کی یا قضا یا نوافل پھر چپ رہے جبکہ خطبہ پڑھے امام بخشے جاتے ہیں اسکے لیے وہ گناہ کہ درمیان اُسکے اور درمیان جمعہ دوسرے کے ہوئے ہیں یعنی گذرے ہوئے جمعہ میں روایت کی یہ بخاری نے ف پاکی حاصل کرے یعنی لبیں کتراوے اور ناخن کتراوے اور بال زیر ناف کے لے اور بغلون کے بال دور کرے اور کپڑے پاک کرے اور نہ فرق کرے دو شخصون میں یعنی اگر مسجد میں بیٹھے ہوں باپ اور بیٹا یا دو شخص کہ آپس میں محبت رکھتے ہوں اُنکے درمیان میں نہ بیٹھے یا نہ فرق کرے دو شخصون میں کہ جگہ ہو درمیان میں اُنکے پس اُنکو ایذا ہووے گی اور اگر درمیان میں جگہ ہو مضائقہ نہیں یا مراد یہ ہے کہ نہ فرق کرے ساتھ قدم رکھنے کے یعنی چیر پھاڑ کر آگے جانے کا ارادہ نہ کرے بلکہ جہان جگہ پاوے وہین بیٹھ جاوے اور اگر بغیر فرق کرنے اور قدم رکھنے کے صف اول میں پہونچ سکے بہتر ہے حکم اُس صورت کا ہے کہ آگے جگہ خالی نہیں لیکن جانتا ہے کہ جاؤنگا تو لوگ بخوشی جگہ کر دینگے اور اگر آگے جگہ خالی ہو تو چیر پھاڑ کر آگے جانا درست ہے اسلیے کہ قصور اُنکا ہے کیون نہ جماعت بھرلی درحقیقت میں اس حدیث میں اشارہ ہے سویرے اول وقت جانے کے تا حاجت فرق کرنے اور پھلانگنے لوگون کی نہ پڑے ٭ ووم

وعن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اغتسل ثم اتی الجمعۃ فصلی ما قدر لہ ثم انصت حتی یفرغ من خطبتہ ثم یصلی معہ غفر لہ ما بینہ وبین الجمعۃ الاخری وفضل ثلثۃ ایام رواہ مسلم

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ نہایا پھر آیا جمعہ میں پس نماز پڑھی جس قدر کہ مقدر کی گئی واسطے اُسکے پھر چپ رہا یہان تک کہ فارغ ہوا خطیب اپنے خطبہ سے پھر نماز پڑھی ساتھ اُسکے بخشے جاتے ہیں اُسکے وہ گناہ کہ درمیان اُسکے اور درمیان جمعہ دوسرے کے ہوئے ہیں اور زیادہ تین دن کے روایت کی یہ مسلم نے ف یہ زیادتی اس لیے ہے کہ ہر نیکی کا ثواب دہ چند ہوتا ہے پس جمعہ سے جمعہ تک

سات دن ہوتے ہیں اور تین دن اور زیادہ کہ ہو تا دہا کا پورا ہو ع + **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا رواه مسلم
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہ وضو کیا اور اچھا وضو کیا یعنی برعایت آداب پھر آیا جمعہ میں
اور سنا خطبہ یعنی اگر قریب تھا اور چپ رہا یعنی اگر دور تھا بخشے جاتے ہیں اُس کے لیے وہ گناہ کہ درمیان اُسکے اور درمیان جمعہ دوسرے کے ہوتے ہیں اور زیادہ
تین دن کے اور جس نے چھوا کنکریوں کو پس تحقیق بیہودہ کیا روایت کی یہ مسلم نے ف جسنے چھوا کنکریوں کو یعنی برابر کیا انکو سجدہ کے لیے ایک بار سے زیادہ
نماز میں اور بعضوں نے کہا چھونے سے یہ مراد ہے کہ وقت خطبہ کے کھیلا اُن سے اور بیہودہ کیا لغو کے معنی ہیں کلام باطل اور بیفائدہ پس اس
فعل کو مشابہ لغو کے کیا اسلئے کہ مانع ہے سننے خطبہ کے سے ع + **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان
يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلٰئِكَةُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُوْنَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِيْ يُهْدِيْ بَدَنَةً
ثُمَّ كَالَّذِيْ يُهْدِيْ بَقَرَةً ثُمَّ كَبْشًا ثُمَّ دَجَاجَةً ثُمَّ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ وَيَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ متفق عليه
اور روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ ہوتا ہے دن جمعہ کا ٹھہرتے ہیں فرشتے دروازہ مسجد پر
لکھتے ہیں پہلے آنے والے کو پھر اُسکے بعد والے آنے والے کو اور مثال اُس شخص کی کہ اول وقت آیا نماز جمعہ کے لیے مانند مثال اُس شخص کے کہ بھیجتا ہے اونٹ قربانی
کے لیے مکہ میں کہ بہت ثواب رکھتا ہے پھر مثل اسکی کہ بعد اُسکے آتا ہے مانند مثال اُس شخص کے کہ بھیجتا ہے گاے مکہ میں قربانی کے لیے پھر جو کہ بعد
اُسکے آوے مانند اسکے کہ بھیجے دنبہ پھر جو کہ بعد اُسکے آوے مانند اُسکے کہ تصدق کرے مرغی پھر انڈا پھر جبکہ نکلتا ہے امام یعنی خطبہ کے
لیے لپیٹتے ہیں وہ دفتر اپنے اور سنتے ہیں خطبہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ٹھہرتے ہیں یعنی صبح سے یا طلوع آفتاب سے یا وقت زوال
کے اور یہ خوب ہے اور یہ ملائکہ سوا حفظہ یعنی اعمال لکھنے والوں کے ہیں ع + **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ متفق عليه اور روایت ہے اُنہیں سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے جبکہ کہے تو واسطے پاس بیٹھنے والے اپنے کے دن جمعہ کے چپ رہ اُس حال میں کہ امام خطبہ پڑھتا ہے پس تحقیق تو نے بھی لغو کیا روایت
کی یہ بخاری اور مسلم نے ف تو نے بھی لغو کیا اسلیے کہ کلام کیا وقت خطبہ کے اس سے معلوم ہوا کہ کلام کرنا وقت خطبہ کے ممنوع ہے گرچہ بطریق
امر بالمعروف اور نہی منکر کے ہو اسلیے کہ اشارہ کرنا کافی ہے اور کلام کرنا عبث ہے اور تفصیل اس مسئلہ کی یہ ہے کہ چپ رہنا اُس وقت
واجب ہے نزدیک اکثر علما کے اور امام ابوحنیفہ بھی انہیں میں ہیں اور بعضوں کے نزدیک مستحب ہے اور امام شافعی اُنہیں سے ہیں اور
مواہب لدنیہ میں لکھا ہے کہ امام شافعی کے اس مسئلہ میں دو قول ہیں یعنی وجوب و استحباب اور مذہب حنفی میں وقت نکلنے امام کے بھی خطبہ کے
لیے شروع نماز تک نماز اور کلام دونوں حرام ہیں اور اگر کوئی نماز میں ہو اور امام شروع کرے خطبہ تو توڑ ڈالے نماز دو رکعت پر
اور صاحبین کے نزدیک مضائقہ نہیں کلام کرنے کا بعد نکلنے امام کے پہلے شروع کرنے خطبہ کے اور بعد اُترنے کے منبر سے پہلے تکبیر تحریمہ کے اسلیے کہ کراہت
بسبب اسکے ہوتی ہے کہ کلام کرنے سے خطبہ نہیں سن سکتا اور یہ مقام سننے کے نہیں ہیں پس جائز ہوا کلام کرنا اور دلیل امام ابوحنیفہ کی اوپر حرمت ان دو چیزوں
کے یہ حدیث ہے اذا خرج الامام فلا صلوة ولا كلام اور اقوال صحابہ کے بھی اسی طرح ہیں و قول صحابی کا حجت ہے ہمارے لیے انتہی اور واجب ہے تقلید
اُسکی اور لکھا ہے علماء نے کہ خطبہ کے وقت قضا نماز پڑھنی صاحب ترتیب کو مکروہ نہیں اور اختلاف کیا علما نے اُسکے حق میں کہ دور بیٹھا ہوا ایسا کہ خطبہ
نہ سنتا ہو مختار یہی ہے کہ اُسکو بھی واجب ہے چپ رہنا اور حرام ہے خطبہ کے وقت کھانا اور پینا اور کتابت اور مکروہ ہے جواب دینا چھینک کا [illegible]

سلام کا اور لکھا ہی درمختار مین کلیہ کل ما حرم فی الصلوٰۃ حرم فی الخطبۃ یعنی جو چیز حرام ہی نماز مین حرام ہی خطبہ مین بھی اور درود دل مین پڑھے تاخلل خطبہ سننے مین نہ آوے وہو الصواب اور اسی طرح حمد کرے وقت چھینک کے دل مین اور رد کرنا منکر کا یعنی خلاف شرع کا ساتھ اشارہ ہاتھ یا آنکھ کے مکروہ نہین ہو الصحیح اور وجہ مناسبت اس حدیث کی ساتھ عنوان باب کے یہ ہی کہ عنوان باب مقتضی ہی سویرے جانے کا کہ موجب زیادتی ثواب کا ہی اور جسوقت اس شخص نے کسی کو نصیحت کی اچھی بات کی وقت خطبہ امام کے تو اس سے لغو صادر ہوا تو ثواب سویرے جانے کا اس سے فوت ہوا پس چاہیے کہ سویرے جاوے اور ایسی حرکت نہ کرے کہ جس سے ثواب جاتا رہے ح ۰ ومولانا ۰ **وعن** جابرٍ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقیمن احدکم اخاہ یوم الجمعۃ ثم یخالف الی مقعدہ فیقعد فیہ ولکن یقول افسحوا رواہ مسلم ۰ اور روایت ہی جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ اٹھاوے ایک تمہارا بھائی اپنے کو دن جمعہ کے پھر قصد کرے طرف جگہ اسکی کے پس بیٹھے اسمین لیکن کہے کشادہ کرو جگہ کو روایت کی یہ مسلم نے **ف** حرام ہی کسی کو اٹھا کر اسکی جگہ ہو بیٹھنا بدون اسکی رضا کے لیکن رضا حقیقۃ ہو نا از راہ خوف وحیا کے اور اگر کسی کو پہلے بھیجدے تا اسکے لیے جگہ روک رکھے تو بھی اسکو اٹھانا حرام ہوتا ہی اسلیے کہ مسجد ومانند انکے کا مستحق بیٹھ بھیجنے کے نہین ہوتا بلکہ جسکو بھیجا ہی بڑا حقدار اس جگہ کا کہ جس مین بیٹھا ہی وہ ہوتا ہی بسبب پہلے جا بیٹھنے کے اسمین اگرچہ نیت رکھتا تھا کہ یہ جگہ بھیجنے والے کے لیے ہی بلکہ مکروہ ہی اسکو اٹھنا وہان سے اور ایثار کرنا بھیجنے والے کا اگر ہو وہ شخص کہ جسکے لیے یہ اٹھتا کم اس سے فضیلت مین یعنی اگر اپنے سے افضل کو ایثار کرے تو نہین مکروہ ہی وہان سے اٹھنا مکروہ اسلیے ہی کہ ایثار عبادات مین بلا عذر مکروہ ہی اور اللہ تعالے نے جو ایثار کرنے والون کی فضیلت بیان کی ہی اس آیت مین ویؤثرون علی انفسہم مراد اس سے ایثار حظوظ نفس مین ہی اور معنی ایثار کے ہین غیر کی حاجت کو اپنی حاجت پر مقدم رکھنا اور عجیب بات یہ ہی کہ خادم بعضے ظالمون کے جامع مسجدون مین جاتے ہین اور فقیرون کو اٹھا دیتے ہین اور دھکے دیتے ہین اور مارتے ہین چنانچہ ایک عارف سے کہا گیا کہ آیا نہین دیکھتا تو ظلم انکا ای مولانا کہا انھون نے انکی عبادت کا تو یہ حال ہی انکے ظلم اور گناہ کا کیا ٹھکانا ہی اور کشادہ کرو جگہ کو یہ کہنا چاہیے تب کہ جگہ قابل فراخی کے ہو اور نہ تنگ کرے کسی کو بلکہ پڑھے نماز جہان جگہ پاوے اگرچہ دروازہ مسجد پر ہو اور مناسبت حدیث کو باب کے ساتھ یہ ہی کہ اسمین رغبت دلانی سویرے جانے پر تا حاجت کسی کو اٹھانے کی نہ پڑے ع

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ابی سعیدٍ وابی ہریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اغتسل یوم الجمعۃ ولبس من احسن ثیابہ ومس من طیبٍ ان کان عندہ ثم اتی الجمعۃ فلم یتخط اعناق الناس ثم صلی ما کتب اللہ لہ ثم انصت اذا خرج امامہ حتی یفرغ من صلوتہ کانت کفارۃً لما بینہا وبین الجمعۃ التی قبلہا رواہ ابو داؤد ۰ روایت ہی ابی سعید اور ابی ہریرہ سے کہا دونون نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نہاوے دن جمعہ کے اور پہنے اچھے کپڑے اور لگاوے خوشبو اگر ہو اسکے پاس پھر آوے جمعہ مین اور نہ پھلانگے گردن لوگون کی پھر نماز پڑھے اسقدر کہ مقدر کی اللہ نے واسطے اسکے پھر چپ رہے جسوقت کہ نکلے امام اسکا یہان تک کہ فارغ ہو نماز اپنی سے ہوگا کفارہ واسطے اس چیز کے کہ درمیان اس جمعہ اور درمیان اس جمعہ کے پہلے اس سے ہی روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** اچھے کپڑون سے مراد سفید کپڑے ہین کہ پسند تھے حضرت کو ۰ ع ۰ **وعن** اوس بن اوسٍ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غسل یوم الجمعۃ واغتسل وبکر وابتکر ومشی ولم یرکب ودنی من الامام واستمع ولم یلغ کان لہ بکل خطوۃٍ عمل سنۃٍ اجر صیامہا وقیامہا رواہ الترمذی وابو داؤد والنسائی وابن ماجۃ

۱۷۵۸۷

اور روایت ہے اوس بن اوس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نہلاوے دن جمعہ کے اور نہاوے آپ اور سویرے جاوے اور اول ہی خطبہ پاوے اور پیادہ جاوے اور سوار نہو اور نزدیک بیٹھے امام سے اور سنے خطبہ اور نہ کرے بیہودہ بات ہوگا واسطے اسکے بدلے ہر قدم کے عمل برس کا ثواب روزے اسکے کا اور قیام اسکے کا یعنی ہر قدم پر ثواب ایک برس کے روزوں کا اور قیام راتوں اسکی کا لکھا جاتا ہے روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف نہلاوے یعنی اپنی عورت کو مراد یہ ہے کہ صحبت کرے بیوی سے اور باعث اسکے غسل کا ہو یا مراد یہ ہے کہ دھووے کپڑے اپنے یا سر دھووے خطمی وغیرہ سے اور صحبت کرنی جمعہ کو بہتر اسلیے ہوئی کہ اس سے خطرہ زنا کا دل میں نہیں آتا اور حضور نماز میں خوب ہوتا ہے اور لم یرکب کی قید کا فائدہ یہ ہے کہ تمام راہ پیادہ چلے بالکل سوار نہو یہ تاکید اگر فرمایا کہ لفظ مشی عام تھا خواہ تمام راہ پیادہ چلے یا تھوڑی اور تھوڑا بجہت عذر سوار ہو ۔ وعن عبد اللہ بن سلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما علی احدکم ان وجد ان یتخذ ثوبین لیوم الجمعۃ سوی ثوبی مھنتہ رواہ ابن ماجۃ ورواہ مالک عن یحیی بن سعید

اور روایت ہے عبد اللہ بن سلام سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں قباحت اوپر ایک تمہارے اگر مقدور رکھے یہ کہ بناوے دو کپڑے واسطے دن جمعہ کے سوائے کپڑے کاروبار اپنے کے روایت کی ابن ماجہ نے اور روایت کی مالک نے یحیی ابن سعید سے ف کپڑے کاروبار کے یعنی جو کپڑے ہمیشہ گھر میں پہنے رہتا ہے کہ اس سے کاروبار گھر کا بھی کرتا ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی کپڑے جمعہ اور عید کے لیے بنا رکھے منافی زہد کے نہیں چنانچہ حضرت کے بھی دو کپڑے تھے کہ خاص جمعہ ہی کو پہنتے تھے ۔ وعن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احضروا الذکر وادنوا من الامام فان الرجل لا یزال یتباعد حتی یؤخر فی الجنۃ وان دخلھا رواہ ابو داود

اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حاضر ہو وقت خطبہ کے اور نزدیک بیٹھو امام سے پس تحقیق آدمی ہمیشہ دور رہتا ہے یعنی بھلائیوں کی جگہوں سے بلا عذر یہاں تک کہ پیچھے ہوگا بیچ داخل ہونے بہشت کے اگرچہ داخل ہو بہشت میں نقل کی یہ ابو داؤد نے ف اس میں غبطہ لائی اسپر کہ طالب ہے علی امور اور ارادہ نکرے ادنے اونکے کا بیت ہمت بلند دار کہ نزد خدا و خلق باشد بقدر ہمت تو اعتبار تو ۔ وعن معاذ بن انس الجھنی عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تخطی رقاب الناس یوم الجمعۃ اتخذ جسرا الی جھنم رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب ۔ اور روایت ہے معاذ بن انس جہنی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کہ پھلانگے لوگوں کی گردنوں سے دن جمعہ کے بنایا جاوے گا پل طرف دوزخ کے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف کہا سید نے کہ لفظ عن ابیہ زائد ہو گیا ہے اسلیے کہ انس باپ معاذ کے کو نہ روایت ہے اور نہ صحبت ہے بلکہ صواب عن سہل بن معاذ عن ابیہ ہے جیسے کہ ترمذی میں ہے اور بنایا جاوے گا پل اسکو بدلا مثل فعل اسکے کے کہ جیسے اس نے لوگوں کو گذرگاہ اپنا کیا تھا اسکو بھی گذرگاہ لوگوں کا کرینگے ۔ وعن معاذ بن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الحبوۃ یوم الجمعۃ والامام یخطب رواہ الترمذی وابو داود ۔ اور روایت ہے معاذ بن انس سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا گوٹ مارنے سے دن جمعہ کو اس حال میں کہ امام خطبہ پڑھتا ہو روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف گوٹ مارنا اس نشست کو کہتے ہیں کہ رانیں ملا دے پیٹ سے ساتھ کپڑے کے یا ہاتھ کے اس طرح کے بیٹھنے سے منع فرمایا اسلیے کہ نیند لیجاتی ہے پس خطبہ نہیں سن سکتا اور قریب ہے کہ وضو ٹوٹ جاوے یعنی اکثر گر پڑتا ہے پہلو پر پس ٹوٹ جاتا ہے وضو ۔ وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نعس احدکم یوم الجمعۃ فلیتحول من مجلسہ ذلک رواہ الترمذی

اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ اونگھے ایک تمہارا دن جمعہ کے پس چاہیے کہ بدل ڈالے وہ جگہ اپنی

یعنی جس جا بیٹھا ہو وہاں سے سرک کر اور جگہ ہو بیٹھے کہ اس سے غلبہ نیند کا کم ہو جائیگا روایت کی یہ ترمذی نے **الفصل الثالث** فصل تیسری

عن نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُقِيْمَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَقْعَدِهٖ وَيَجْلِسَ فِيْهِ قِيْلَ لِنَافِعٍ فِي الْجُمُعَةِ قَالَ فِي الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے نافع سے کہا سنا میں نے ابن عمرؓ سے کہ کہتے تھے منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ اٹھاوے کوئی کسی کو جگہ اُسکی سے اور بیٹھ جاوے اُسمیں کہا گیا واسطے نافع کے کہ یہ منع جمعہ میں ہی کہا جمعہ میں ہی اور سوائے جمعہ میں روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ بات منع ہی اسلیئے کہ ایذا ہوتی ہی مسلمان کو پس اسمیں جمعہ اور غیر جمعہ برابر ہی ۞ ع

وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِلَغْوٍ فَذٰلِكَ حَظُّهٗ مِنْهَا وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِدُعَاءٍ فَهُوَ رَجُلٌ دَعَا اللّٰهَ اِنْ شَاءَ اَعْطَاهُ وَاِنْ شَاءَ مَنَعَهٗ وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِاِنْصَاتٍ وَسُكُوْتٍ وَلَمْ يَتَخَطَّ رَقَبَةَ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُؤْذِ اَحَدًا فَهِيَ كَفَّارَةٌ اِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِيْ تَلِيْهَا وَزِيَادَةِ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حاضر ہوتے ہیں جمعہ میں تین طرح کے شخص ایک شخص حاضر ہوتا ہی ساتھ بیفائدہ کلام کرنے کے یا فعل باطل کے یعنی حالت خطبہ کی میں پس وہ نصیب اسکا ہی حاضر ہونے جمعہ سے یعنی ثواب جمعہ سے محروم ہی اور وبال لغو کا نصیبہ اُسکا ہی اور ایک شخص حاضر ہوتا ہی جمعہ میں واسطے دعا کے یعنی مشغول دعا میں رہتا ہی حالت خطبہ کی میں جسکے کہ باز رکھے دعا اصل خطبہ کے سننے سے یا کمال اُسکے سے پس وہ ایک شخص ہی کہ دعا مانگی اللہ سے اگر چاہے دے اسکو یعنی بسبب وسعت کرم اپنے کے اور اگر چاہے نہ دے اسکو اور ایک شخص حاضر ہوتا ہی جمعہ میں ساتھ چپ رہنے کے یعنی خطبہ سننے کے لیئے جب ہو نزدیک اور ساتھ چپ رہنے کے یعنی جب ہو دور اور نہ پھلانگی گردن مسلمان کی اور نہ ایذا دی کسیکو پس وہ جمعہ کفارہ ہی اُس جمعہ تک کہ متصل ہی اُسکے یعنی پہلا جمعہ اور تین دن زیادہ اور یہ بسبب اسکے کہ اللہ تعالے فرماتا ہی جو شخص کہ کرے ایک نیکی پس واسطے اُسکے ہی دس برابر اُسکے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** اور اگر چاہے نہ دے اسکو یعنی بسبب سزا اس فعل بد کے کہ باز رہا سننے خطبہ کے سے بسبب کرنے دعا کے اور یہ مکروہ ہی ہمارے نزدیک اور حرام ہی اور ون کے نزدیک اور ایک نسخہ میں لفظ یلغو ساتھ صیغہ مضارع کے آیا ہی لیکن صحیح بلغو ہی کہ مطابق ہی ساتھ فقروں آیندہ کے اور نہ ایذا دی کسیکو مانند اٹھا دینے کے جگہ اُسکی سے یا بیٹھنے کے بعض اعضا اُسکے پر یا مصلا اُسکے پر بغیر مرضی اُسکی کے یا الحسن پیاز کی بو سے ۞ ع

وعن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَكَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَهُوَ كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا وَالَّذِيْ يَقُوْلُ لَهٗ اَنْصِتْ لَيْسَ لَهٗ جُمُعَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کلام کرے دن جمعہ کے اُس حال میں کہ امام خطبہ پڑھتا ہو پس وہ مانند گدھے کے ہی اٹھاتا ہی کتابیں اور وہ شخص کہ کہے واسطے اُسکے کہ چپ رہ نہیں واسطے اُسکے ثواب جمعہ کا روایت کی یہ احمد نے **ف** مانند گدھے کے ہی یعنی حال اُسکا مانند حال گدھے کے ہی کہ اُٹھاتا ہی کتابیں اپنی پیٹھ پر یہ کنایہ ہی علم بے عمل سے اور نہ فائدہ اٹھانے سے ساتھ علم کے باوجود رنج و مشقت اُٹھانے کے حاصل کرنے اُسکے میں اور جو اُس بولنے والے کو کہے چپ رہ نہیں اُسکو ثواب جمعہ کا بسبب ہونے لغو کے اُس سے کہ وہ منع ہی جیسا کہ حدیث ابوہریرہ کی میں گذرا اور یہ جو آیا ہی کہ ایک اعرابی نے عرض کیا حضرت سے دن جمعہ کے حالت خطبہ میں کہ یا رسول اللہ ہلاک ہوا مال اور بھوکی ہی عیال پس دعا کرو اللہ سے ہمارے لیئے پس اُٹھائے حضرت نے ہاتھ اپنے اور دعا کی اور اور بعضی روایتوں سے کلام کرنا حضرت کا حالت خطبہ میں ثابت ہوا ہی پس احتمال ہی کہ وہ پہلے شروع خطبہ کے یا بعد فراغ کے ہوا اور احتمال اُسکے منسوخ کا

ہے یا خصائص حضرت کے سے ہو۔ ح ع ✦ وعن عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جُمُعَةٍ مِنَ الْجُمَعِ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ عِيْدًا فَاغْتَسِلُوْا وَمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طِيْبٌ فَلَا يَضُرُّهٗ اَنْ يَّمَسَّ مِنْهُ وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْهُ وَهُوَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مُتَّصِلًا اور روایت عبید بن سباق سے بطریق ارسال کے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ ایک جمعہ کے جمعون مین سے اے گروہ مسلمانون کے تحقیق یہ دن ہے کہ ٹھہرایا اسکو اللہ نے عید پس نہاؤ اور جو شخص کہ ہو اُسکے پاس خوشبو پس نہین ضرر کرتا اُسکو یہ کہ لگاوے اُسمین سے اور لازم ہے تمکو کہ استعمال کرو مسواک کا روایت کی یہ مالک نے اور روایت کی ابن ماجہ نے عبید سے اور اُسنے نقل کی ابن عباس سے متصل **ف** عید یعنی خوشی اور زینت کرنے کا واسطے فقرا اور مساکین کے اور اولیا اور صالحین کے اور نہاؤ یعنی خوب طہارت ستھرائی حاصل کرو اور خوشبو یعنی خوشبو مراد ہے جسمین خوشبو ہوا اور رنگ نہو یعنی مانند عطر وغیرہ کے اور کہا ابن حجر نے کہ افضل خوشبو ہے مشک کی اسمین گلاب ملا ہوا سلیئے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اکثر استعمال خوشبوے مشک کا کرتے تھے اور نہین ضرر کرتا اگر کہا جاوے کہ یہ وہان بولتے ہین جہان گمان گناہ کا ہوتا ہے اور خوشبو لگانی خوشبو دن جمعہ کے سنت موکدہ ہے پس کیا معنی اس عبارت کے جواب یہ کہ بعضے مسلمان مرد توہم کرتے تھے یہ کہ خوشبو لگانی عادت عورتون کی ہے پس نفی کی گناہ کی جیسے کہ اللہ تعالے نے فرمایا فلا جناح علیہ ان یطوف بہما باوجودیکہ طواف یعنی سعی صفا و مروہ کی واجب ہے یا رکن ہے اور لازم ہے تمکو استعمال کرو مسواک کا دن جمعہ کے خصوصًا نزدیک وضو اور غسل کے ح ع ✦ وعن الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يَّغْتَسِلُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلْيَمَسَّ اَحَدُهُمْ مِنْ طِيْبِ اَهْلِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَالْمَاءُ لَهٗ طِيْبٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اور روایت ہے براء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لازم ہے مسلمانون پر یہ کہ نہاویں دن جمعہ کے اور لگاوے ایک اُنکا خوشبو اہل اپنی کی سے پس اگر نپاوے پس پانی واسطے اُسکے خوشبو ہے روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے **ف** خوشبوی اہل اپنی کی سے یہ اسلیئے کہا کہ عورتین اکثر خوشبو رکھتی ہین گویا یہ اشارہ ہے اسیکو کہ اگر اسپاس خوشبو نہو بیوی سے مانگ لے مگر خوشبو زنانی نہو یعنی ایسی نہو کہ رنگ رکھتی ہو اور پانی خوشبو ہے یعنی اگر خوشبو نملے پانی نہانے کہ پانی بمنزلہ خوشبوی کے ہے اسلیئے کہ سبب ستھرائی کا ہے اور بدبو اس سے جاتی رہتی ہے اور یہ حدیث اور اوپر کی حدیث موئید ہے مذہب امام مالک کی کہ اُنکے نزدیک غسل جمعہ کا واجب ہے لیکن حمل کیا ہے اسکو جمہور نے اوپر سنت موکدہ ہونے کے اسلیئے کہ اور حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ واجب نہین اور کہا ہے علما نے کہ ترک کرنا اسکا مکروہ ہے ح ع ✦

باب الخطبة والصلوة

یہ باب ہے بیچ بیان خطبہ کے اور نماز جمعہ کے **ف** خطبہ کہتے ہین اُس کلام کو کہ خطاب کیا جاتا ہے ساتھ اُسکے اور شرع مین خطبہ کہتے ہین ایک کلام کو کہ مشتمل ہو اوپر ذکر اور شہادتین اور درود اور نصیحت کے اور خطبہ شرط اور فرض ہے نماز جمعہ مین اور ادنے مقدار فرض کی امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک سبحان اللہ یا الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ ہے اور منقول حضرت سے خطبہ طویل ہے پس وہ واجب ہے یا سنت شرط یہ بغیر اُسکے نماز درست نہو اور صاحبین کہتے ہین کہ ضرور ہے ذکر طویل کہ اُسکو خطبہ کہتے ہین عرف مین اور تسبیح و تحمید کو خطبہ نہین کہتے اور شافعی کہتے ہین جائز نہین جبتک کہ نہ پڑھے دو خطبے اور دلیلین سبھون کی فقہ کی کتابون مین کو دیکھو ح ✦

الفصل الاول

فصل پہلی عن اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِيْنَ تَمِيْلُ الشَّمْسُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے انس سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے نماز پڑھتے جمعہ کی جسوقت کہ ڈھلتا آفتاب روایت کی یہ بخاری نے **ف** جب بہت سردی ہوتی تو دوپہر ڈھلتے ہی پڑھتے اور بہت گرمی مین ٹھنڈے وقت پڑھتے جیسا کہ او۔

حدیث انس کی مین آگے آتا ہو ع + وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدَّى اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہو سہل بن سعد سے کہ کہا نہ تھے ہم قیلولہ کرتے اور نہ کھاتے کھانا اول روز کا مگر بعد پڑھنے نماز جمعہ کے روایت کی یہ بخاری و مسلم
نے ف قیلولہ کہتے ہین استراحت کرنے کو دوپہر مین خواہ سووے یا نہ سووے اور حاصل حدیث کا یہ ہو کہ سویرے جاتے تھے نماز جمعہ کے لیے قیلولہ اور
کھانے مین مشغول ہو جاتے تھے بلکہ بعد نماز کے یہ کام کرتے تھے ع + وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَدَّ
الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلٰوةِ وَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ يَعْنِي الْجُمُعَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہو انس سے کہ کہا تھے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم جب شدت ہوتی سردی کی سویرے پڑھتے نماز اور جب شدت ہوتی گرمی کی ٹھہر کر پڑھتے نماز یعنی جمعہ کی روایت یہ بخاری نے
وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ النِّدَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوَّلُهُ اِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَاءِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہو سائب بن یزید سے کہ کہا تھی اذان دن جمعہ کے اول اس اذان کی جسوقت کہ بیٹھتا امام منبر پر بیچ زمانے رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے اور حضرت ابی بکر اور عمر کے پس جب خلیفہ ہوے حضرت عثمان اور بہت ہوے لوگ زیادہ کی اذان تیسری اوپر زوراء کے روایت کی یہ
بخاری نے ف حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین سنت یہ تھی کہ جب حضرت تشریف لاتے اور منبر پر بیٹھتے تو اذان کہی جاتی اور اذان
اول کہ بعد آنے وقت کے کہتے ہین نہ تھی اور اسی طرح حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے مین ہا جب حضرت عثمان نے بہتات لوگون کی دیکھی اور
دیکھا کہ حضرت کے زمانہ مین لوگ کم تھے اور قریب رہتے تھے مسجد سے اور اکثر خدمت بابرکت مین حاضر رہتے تھے اور اب لوگ دور دور رہتے ہین مسجد سے اور اپنے
کاروبار مین مشغول رہتے ہین بنا ٹھہرا کہ جب وقت آوے نماز کا اذان کہی جاوے تا لوگ دور کے بھی آوین اور خطبہ مین حاضر ہون پس مراد تیسری اذان سے
یہی اذان اول ہو اسکو تیسری اذان کہا اگرچہ باعتبار وقوع کے اول ہو اسلیے کہ تیسری ہو اُن دو اذانون کی کہ حضرت کے زمانہ مین تھین
یعنی پہلی اذان خطبہ کے وقت کی ہوئی اور دوسری اذان تکبیر ہوئی اور تیسری یہ ہوئی جو اول کہی جاتی ہو پس یہ اذان حضرت عثمان
نے مقرر کی وہ بھی سنت ہوئی بدعت نہین اسلیے کہ فعل خلفاے راشدین کا بھی سنت ہو اور وقت پڑھنے سنتون کے جو ایک اور اذان کہتے ہین یہ نہ
حضرت کے زمانہ مین تھی نہ صحابہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کے زمانہ مین تھی تابعین کے زمانہ مین اور نہ اُس پر عمل ہو اکثر اسلام کے شہرون مین
معلوم نہین کہ کس نے یہ نکالی ہو اور لکھا ہو علما نے کہ جب پہلی اذان ہو جمعہ کی تو بیع کرنی حرام ہوتی ہو اور سعی کرنی یعنی جلد چلنا اور حاضر ہونا
نماز مین واجب ہوتا ہو اور زوراء نام ایک جگہ کا ہو بیچ بازار مدینہ کے مح + وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ فَكَانَتْ صَلٰوتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہو جابر بن سمرہ سے کہ کہا تھے واسطے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دو خطبے بیٹھتے تھے درمیان دونون کے پڑھتے تھے یعنی خطبون مین قرآن اور
نصیحت کرتے تھے لوگون کو اور ذکر کرتے اُن چیزون کا کہ باعث خوف و امید کی ہین پس تھی نماز اُنکی وسط درجے کی اور خطبہ اُنکا اوسط
یعنی نہ بہت دراز نہ بہت کوتاہ روایت کی یہ مسلم نے ف بیٹھتے درمیان دونون خطبون کے اسقدر کہ قرار پکڑتا ہر عضو اپنی جگہ پر اور صحت کو نہین پہونچی
دعا کرنی حضرت سے اس جلسہ مین اور یہ جلسہ سنت ہو نہ واجب ح + وَعَنْ عَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
اِنَّ طُوْلَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهِ مَئِنَّةٌ مِّنْ فِقْهِهِ فَاَطِيْلُوا الصَّلٰوةَ وَاقْصُرُوا الْخُطْبَةَ وَاِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہو عمار سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے تحقیق لمبی پڑھنی نماز اور کوتاہ کرنا خطبہ کا یہ علامت ہو دانائی آدمی

پس دراز کرو نماز اور کوتاہ کرو خطبہ اسلیئے کہ تحقیق بعضا بیان سحر ہی روایت کی یہ مسلم نے ف خطبہ کی حالت مین توجہ ہوتی ہی خلق کی طرف اور حالت نماز مین خالق وند حقیقی کی طرف پس علامت دانائی کی ہی کہ جس مین توجہ رب کی طرف ہو اُسکو دراز کرے اور جس مین توجہ خلق کی طرف ہو اُسکو کوتاہ کرے اور مراد طول سے یہ ہی کہ موافق سنت کے ہو نہ کم اُس سے اور نہ دراز تاکہ موافق ہوجاوے اسی حدیث مین اور اوپر کی حدیث مین اور بعضا بیان سحر ہی گویا یہ دلیل ہی کوتاہی خطبہ کی یعنی خطبہ چاہیئے کہ ساتھ الفاظ مختصر اور معانی بہت کے ہو اسلیئے کہ بیان کو تاثیر عظیم ہی دلون مین کہ مائل کر دیتا ہی ایک جانب جیسے کہ سحر کو تاثیر ہی پس اسمین تعریف بھی ہی بیان کی اور مذمت بھی یعنی اگر حق کی طرف پھیرے اچھا ہی اور اگر باطل کی طرف پھیرے برا ہی ع ح ❊ **وعن** جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتّٰى كَاَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُولُ صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ وَيَقُولُ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَيَقْرُنُ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب خطبہ فرماتے یعنی جب کا یا اور کوئی خطبہ سرخ ہو جاتین آنکھین اُنکی اور بلند ہوتی آواز انکی اور سخت ہوتا غصہ اُنکا یہان تک کہ گویا ڈرانے والے ہین لشکر سے کہ کہتا ہو وہ ڈرانے والا صبح کو لوٹیگا تمکو لشکر اور شام کو لوٹیگا یعنی نزدیک ہی کہ وقت صبح مین اور وقت شام مین لشکر تمپر آوے اور لوٹے اور فرماتے حضرتؐ کہ بھیجا گیا ہون مین ساتھ قیامت کے مانند ان دو کے اور ملاتے دو انگلیون اپنی کو یعنی شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی روایت کی یہ مسلم نے ف سرخ ہوتین آنکھین حضرت کی بسبب تجلی کرنے انوار جلال جبار کے اور بسبب دیکھنے تقصیرات امت کے اور بلند ہوتی آواز بسبب اثر نے غم کے یا اسلیئے کہ لوگون کے کانون مین آواز پہونچے اور تاثیر کرے اُنکے دلون مین اور سخت ہوتا غصب بسبب افعال امت کے پس حاصل یہ کہ جیسے ڈرانے والا بلند کرتا ہی آواز اور سرخ کرتا ہی آنکھین اور سخت غصہ ہوتا ہی لوگون کے تغافل سے ایسے ہی حال حضرتؐ کا تھا وقت خطبہ کے بسبب غفلت امت کے اور آخر جملہ کا حاصل یہ ہی کہ جیسے بیچ کی انگلی تھوڑی سی بڑھی ہوئی ہی شہادت کی انگلی سے ایسے ہی مین آگے آیا ہون قیامت کے اور قیامت متصل ہی مجھسے اور جلد آنے والی ہی پیچھے میرے ع ح ❊ **وعن** يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی یعلی بن امیہ سے کہ کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتے تھے منبر پر ونادوا یا مالک لیقض علینا ربک نقل کیا بخاری اور مسلم نے ف اس آیت مین بیان حال دوزخیون اور مالک کا ہی کہ روز قیامت کے دوزخی پکارینگے مالک کو کہ داروغہ دوزخ کا ہی اے مالک پروردگار سے عرض کر کہ ہمین مار ڈالے تاہم اس عذاب سے خلاص ہون جواب اسکا آگے مذکور ہی کہ مالک کہیگا انکم ماکثون یعنی آپ رزو مین تمھاری باطل ہین تم ٹھہرنے والے ہو آگ مین کہ ہمیشہ رہوگے پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آیت پڑھتے تھے ڈرانے کے لیئے ع ح ❊ **وعن** اُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ مَا اَخَذْتُ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ اِلَّا عَنْ لِسَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا كُلَّ جُمُعَةٍ عَلَى الْمِنْبَرِ اِذَا خَطَبَ النَّاسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ام ہشام بیٹی حارثہ بیٹے نعمان کے سے کہ کہا نہین سیکھی مین نے سورہ ق والقرآن المجید مگر زبان رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کی سے کہ پڑھتے تھے یہ سورت ہر جمعہ مین منبر پر جب خطبہ پڑھتے لوگون کے آگے روایت کی یہ مسلم نے ف ساری سورۃ قاف پڑھنی حضرت سے خطبہ مین ثابت نہین ہوئی پس ظاہر یہ ہی کہ ہر جمعہ مین بعض سورۃ پڑھتے ہونگے یعنی تھوڑی کسی مین تھوڑی کسی مین پس سارے سورت انھون نے یاد کی تمام جمعون مین واللہ اعلم ع ع ❊ **وعن** عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ اَرْخٰى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی عمرو بن حریث سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا اور تھی حضرت کے سر مبارک پر پگڑی سیاہ تحقیق چھوڑے تھے دونوں سرے اسکے درمیان دونوں مونڈھوں اپنے کے دن جمعہ کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** حدیث ضعیف میں آیا ہی کہ نماز پڑھنی عمامہ سے بہتر ہی ستر نماز دن سے کہ بغیر عمامہ کے ہوں اور کہا طیبی نے کہ اس حدیث سے یہ نکلا کہ زینت کا کپڑا پہننا دن جمعہ کے اور عمامہ سیاہ باندھنا اور لٹکانا دونوں سروں کا پگڑی کی درمیان مونڈھوں کے ستر ہی انتہی اور میرک نے کہا کہ یہ خطبہ حضرت کے مرض موت میں تھا اور کہا زیلعی نے کہ سنت ہی پہننا سیاہ کپڑوں کا اور صاحب خلل نے لکھا ہی کہ حضرت کا عمامہ سات ہاتھ کا تھا اور نقل کیا ہی سیوطی نے باندھنا عمامہ سیاہ کا بہت صحابہ اور تابعین سے انمیں سے انس بن مالک ہیں اور عمار بن یاسر اور معاویہ اور ابو درداء اور براء اور عبد الرحمن بن عوف اور واثلہ اور سعید بن مسیب اور حسن بصری اور سعید بن جبیر اور سوا انکے اور بھی ہیں اور لکھا ہی نووی نے کہ جائز ہی باندھنا عمامہ کا ساتھ چھوڑنے شملہ کے اور بغیر چھوڑنے اسکے کے اور نہیں کراہت بیچ کسی کے ان دونوں میں سے ہی **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَلْيَتَجَوَّزْ فِيْهِمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حالت میں کہ وہ خطبہ پڑھتے تھے جبکہ آوے ایک تمہارا دن جمعہ کے اور امام خطبہ پڑھتا ہو پس چاہیے کہ پڑھے دو رکعتیں اور ہلکی پڑھے روایت کی یہ مسلم نے **ف** شافعیہ نے حمل کیا ہی اسکو تحیۃ المسجد پر کہ انکے نزدیک واجب ہی اگرچہ خطبہ ہوتا ہوا ور ایسے ہی امام احمد کے نزدیک بھی اور ساتھ اس حدیث کے دلیل پکڑتے ہیں وہ اوپر تاکید وجوب اسکے کے کہ وقت خطبہ کے بھی اسکا حکم فرمایا اور نزدیک حنفیہ کے جبکہ تحیۃ المسجد بیچ غیر وقت خطبہ کے واجب نہیں تو وقت خطبہ کے بطریق اولی نہوا اور یہی ہی مذہب مالک اور سفیان ثوری کا اور اسیطرح ہیں جمہور صحابہ و تابعین کذا قال النووی اور تاویل اس حدیث کی انکے نزدیک یہ ہی کہ مراد خطبہ سے ارادہ خطبہ کا ہی یعنی امام خطبہ پڑھا چاہتا ہو نہ یہ کہ بالفعل پڑھتا ہو یہ تاویل کرتے ہیں بسبب نیوں اور حدیثوں صحیحہ کے کہ دلالت کرتی ہیں اوپر حرمت نماز کے بیچ وقت خطبہ کے چنانچہ آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب نکلے امام پس نہیں درست نماز اور نہ کلام اور حضرت علی اور ابن عمر رضی سے آیا ہی کہ وہ مکروہ رکھتے تھے نماز اور کلام کو بعد نکلنے امام کے پس قول صحابی کا بھی حجت ہی اور واجب ہی تقلید اسکی ہمارے نزدیک اگر منافی نہو اسکے کوئی اور چیز سنت سے اور یہ جو صحیحین میں حدیث جابر سے ساتھ طرق متعددہ کے آیا ہی کہ ایک شخص مسجد میں آیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے پس فرمایا حضرت نے کہ آیا نماز پڑھی ہی تو نے اے فلانے اسنے کہا نہیں پڑھی میں نے فرمایا پڑھ دو رکعت اور ہلکی پڑھ تاویل اسکی یہ کی ہی کہ یہ واقعہ پہلے منع ہونے نماز سے وقت خطبہ کے تھا یا یہ مخصوص اسی شخص کو تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ قضیہ پہلے شروع کرنے خطبہ کے تھا اور شیخ ابن الہمام لکھتے ہیں کہ معارضہ اس حدیث کا ساتھ اور حدیثوں کے لازم نہیں آتا شاید کہ آنحضرت نے موقوف کیا ہو خطبہ یہاں تک کہ فارغ ہوا ہو وہ شخص نماز سے بلکہ واقع میں یوں ہی ہی چنانچہ دار قطنی نے روایت کیا ہی کہ فرمایا اسکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ادا کر دو رکعت پھر آنحضرت چپ رہے خطبے سے یہاں تک کہ فارغ ہوا وہ نماز سے **وعن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ مَعَ الْاِمَامِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہ پائی ایک رکعت نماز سے ساتھ امام کے پس پائی اسنے نماز روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ حکم عام ہی سب نمازوں کے لیے خصوصیت جمعہ کی نہیں چنانچہ بیچ باب علی الماموم کے بھی ایک حدیث اسی مضمون کی گذر چکی ہی من ادرک رکعۃ فقد ادرک الصلوٰۃ اور شرح اسکی بھی وہاں بیان ہو چکی ہی لیکن شافعیہ نے مقید کیا ہی اسکو ساتھ جمعہ کے بقرینہ حدیث آیندہ کے بیچ اخیر باب کے اور ہدایہ میں لکھا ہی کہ جو کوئی پاوے امام کو دن جمعہ کے

ادا کرے ساتھ اسکے جو باقی رہ گئی اور بنا کرے اُسپر جمعہ کو دلیل سکی یہ حدیث ہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہیں پاؤ اورکتم فصلوا وما فاتکم فاقضوا یعنی
جو کچھ پاؤ ساتھ امام کے ادا کرو اور جو رہ جاوے پورا کرو اور اسکو بھی اگر پاوے امام کو التحیات مین یا سجود سہو مین بنا کرے اُسپر جمعہ کو نزدیک ابی حنیفہ اور
ابی یوسف کے اور امام محمد کہتے ہین کہ اگر پاوے ساتھ امام کے اکثر دوسری رکعت کا بنا کرے اُسپر جمعہ اور اگر کم پاوے تو بنا کرے اُسپر ظہر کو انتہی اور مراد اکثر
رکعت دوسری کے پانے سے پانا اُسکا رکوع مین ہی یعنی اگر رکوع مین بھی ملا تو اکثر پایا اور بعد سر اُٹھانے کے اکثر رہا اور شیخ ابن الہمام نے کہا ہی کہ شیخین کی دلیل
یہی حدیث مطلق ہی ۔ ع ح ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ كَانَ يَجْلِسُ إِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتَّى يَفْرَغَ أُرَاهُ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ ثُمَّ يَجْلِسُ وَلَا يَتَكَلَّمُ
ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہی ابن عمر سے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے دو خطبہ تھے
بیٹھتے جب چڑھتے منبر پر یہان تک کہ فارغ ہوتا کہا راوی نے گمان کرتا ہون کہ کہا ابن عمر نے یہان تک کہ فارغ ہو موذن پھر اٹھتے پس خطبہ
پڑھتے پھر بیٹھتے اور نہ کلام کرتے پھر کھڑے ہوتے پس خطبہ پڑھتے روایت کی یہ ابو داود نے ف جب چڑھتے منبر پر کہا ہی علما نے کہ مستحب ہی خطبہ پڑھنا منبر کے
اور پھر بیٹھتے یعنی تھوڑی سی دیر کہا ابن حجر نے کہ اولی یہ ہی کہ بقدر سورۂ اخلاص کے بیٹھے اور نہ کلام کرتے یعنی نہ دعا کرتے اور نہ اور کچھ پڑھتے
اور پھر کھڑے ہوتے پس خطبہ پڑھتے شرح منیہ مین لکھا ہی کہ اشد مکروہ ہی تعریف کرنی بادشاہون کی ساتھ اُس چیز کے کہ نہو اُنمین
اسلیے کہ اسمین ملانا عبادت کا ساتھ گناہ کے یعنی جھوٹ کے ہوتا ہی انتہی اور کہا ہی بعضے اماموں ہمارے نے کہ جو کوئی کہے ہمارے زمانے
کے بادشاہ کو عادل کافر ہوتا ہی ۔ ع ح ۔ ف یہ جو حدیث مین آیا ہی کہ دونون خطبون کے درمیان کے جلسہ مین حضرت کلام نہ کرتے تھے اُس
کلام نہ کرنے کی شرح حضرت شیخ نے تو یہی لکھی ہی جو کہ فائدہ مین مذکور ہوئی اور ملا علی نے شرح طیبی سے نقل کیا ہی کہ اولی ہی پڑھنا قرآن کا
واسطے روایت ابن حبان کے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے بیچ بیٹھنے اپنے کے کتاب اللہ اور کہا بعضو نے کہ اولی پڑھنا سورۂ اخلاص
کا ہی انتہے پس حضرت شیخ کو شاید یہ روایت نہ پہونچی ہوگی واللہ اعلم **وعن** عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى الْمِنْبَرِ اسْتَقْبَلْنَاهُ بِوُجُوهِنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ
إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ وَهُوَ ضَعِيْفٌ ذَاهِبُ الْحَدِيْثِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
جب بیٹھتے منبر پر سامنے کرتے ہم اُنکے منہ اپنے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث ہی کہ نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث محمد بن فضل
کی سے اور وہ ضعیف ہی ہلکا ہی حدیث کا ف اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی لوگون کو یہ کہ منہ خطیب کی طرف کرکے بیٹھین خطبہ سننے کے لیے اور خطیب بھی
اُنکی طرف منہ کرے اور جب خطیب منبر پر بیٹھے تو سلام نہ کرے لوگون پر ہمارے نزدیک خلاف ہی اسمین شافعی اور احمد کا ۔ ع ح ۔ **الفصل الثالث**
فصل تیسری **عن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا فَمَنْ
نَبَّأَكَ أَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ كَذَبَ فَقَدْ وَاللهِ صَلَّيْتُ مَعَهُ أَكْثَرَ مِنْ أَلْفَيْ صَلٰوةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرماتے کھڑے ہوکر پھر بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے اور خطبہ فرماتے کھڑے پس جو شخص کہ
خبر دے تجھکو یہ کہ تحقیق وہ خطبہ فرماتے بیٹھ کر پس تحقیق وہ شخص جھوٹا ہی پس قسم ہی اللہ کی نماز پڑھی ہین مین نے ساتھ حضرت کے زیادہ دو ہزار نمازون سے روایت کی یہ
مسلم نے ف یعنی نماز جمعہ اور اور نمازین زیادہ دو ہزار سے پڑھین پس فقط دو ہزار نمازین جمعہ ہی کی مراد نہین اسلیے کہ اول جمعہ بعد آنیکے مدینہ
مین پڑھا اور مدت اقامت کی مدینہ مین دس برس کی اُس قریب پانسو جمعون کے ہوتے ہین اور مقصود جابر کا بیان کرنا کثرت صحبت کا ہی ساتھ حضرت کے

اور شرح منیہ مین لکھا ہی کہ جو شہر فتح ہو ساتھ تلوار کے مانند مکہ کے اُسمین خطبہ پڑھے ساتھ تلوار کے اور جس شہر کے لوگ بخوشی مسلمان ہون مانند مدینہ کے اُسمین خطبہ بغیر تلوار کے پڑھے اور ینابیع مین لکھا ہی کہ خطبہ دوسرا بہ نسبت پہلے خطبہ کے کم پکار کر پڑھے + ع +

وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ اُمِّ الْحَكَمِ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَالَ اُنْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الْخَبِيْثِ يَخْطُبُ قَاعِدًا وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَنِ انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی کعب بن عجرہ سے یہ کہ وہ داخل ہوئے مسجد مین اور عبد الرحمن بن ام الحکم کہ بنی امیہ سے تھا خطبہ پڑھتا تھا بیٹھے ہوے پس کہا ابن عجرہ نے دیکھو طرف اس خبیث کے کہ خطبہ پڑھتا ہی بیٹھے ہوے حالانکہ فرمایا اللہ تعالے نے اور جسوقت دیکھتے ہین سوداگری یا کھیل دوڑتے ہین طرف اُسکے اور چھوڑتے ہین تجکو کھڑے ہوے یعنی خطبہ مین روایت کی یہ مسلم نے ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے کہ ناگاہ قافلہ شام سے آیا اور ایام قحط کے تھے مدینہ والون پر بڑی تکلیف تھی پس صحابہ بیطاقت ہوے اور دیکھنے قافلہ کے لیے باہر گئے مگر بارہ صحابی نہ گئے پس آیت مذکورہ اُتری اُسمین یہ ہی کہ چھوڑتے ہین تجکو کھڑے ہوے اس سے معلوم ہوا کہ حضرت کھڑے ہوکے خطبہ پڑھتے تھے اور کھڑے ہوکر خطبہ پڑھنا شرط ہی خطبہ کی امام شافعی کے نزدیک اور ہمارے نزدیک سنت ہی شرطون صحت اداے جمعہ کی سے ایک تو وقت ہی پس وہ بعد وقت کے صحیح نہین بخلاف اور نمازون کے اور وقت اُسکا وقت ظہر کا ہی اجماعاً پس نہین جائز ہی پہلے زوال کے مگر امام احمد بن حنبل کے نزدیک درست ہی اور نہین جائز بعد داخل ہونے وقت عصر کے بھی مگر امام مالک کے نزدیک جائز ہی اور شرط خطبہ کی بھی یہی ہی کہ وقت مین ہو پہلے وقت کے نہین جائز اور یہ کہ ہو روبرو جماعت کے یعنی اگر گھر مین پڑھ آوے تو نہین درست اور اس حدیث مین دلیل ہی اس پر کہ جائز ہی غصہ اور سختی کرنی اُسپر کہ ارتکاب کرے حرام کا یا مکروہ کا اسلیے کہ ارتکاب خلاف اُس چیز کا کہ مداومت کی اُسپر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نشانی ہی خبث باطن کی ع

وَعَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ اَنَّهُ رَاٰى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ رَافِعًا يَدَيْهِ فَقَالَ قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزِيْدُ عَلٰى اَنْ يَقُوْلَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ الْمُسَبِّحَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی عمارہ بن رویبہ سے کہ اُنھون نے دیکھا بشر بیٹے مروان کے کو منبر پر اٹھاتا تھا دونون ہاتھ اپنے یعنی وقت خطبہ کے جیسا کہ طریق واعظین کا ہی پس کہا عمارہ نے برا کرے اللہ تعالی ان دونون ہاتھون کا تحقیق دیکھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ نہ زیادہ کرتے اُس پر کہ اشارہ کرین ساتھ ہاتھ اپنے کے اسطرح اور اشارہ کیا عمارہ نے ساتھ انگلی شہادت اپنی کے روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی وقت خطبہ کے اشارہ ایک انگلی سے کرتے تھے واسطے خطاب کرنیکے لوگون کو اور واسطے رغبت دلانے کے انکو اوپر سننے خطبہ کے اور تامل کرنے کے اُسمین ع

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا اسْتَوٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ اِجْلِسُوْا فَسَمِعَ ذٰلِكَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَجَلَسَ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَعَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ

اور روایت ہی جابر سے کہ کہا جب بیٹھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دن جمعہ کے منبر پر فرمایا صحابہ کو بیٹھ جاؤ پس سنا یہ ابن مسعود نے پس بیٹھ گئے اوپر دروازے مسجد کے پس دیکھا انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کہ آؤ اے عبد اللہ بن مسعود روایت کی یہ ابو داؤد نے ف کہا طیبی نے کہ اسمین دلیل ہی اس پر کہ جائز ہی کلام کرنا منبر پر انتہی اور ہمارے نزدیک مکروہ ہی خطیب کو کلام کرنا حالت خطبہ مین جبکہ نہو کلام امر بالمعروف کہا ابن حجر نے کہ ظاہر یہ ہی کہ حضرت نے دیکھا کسیکو حاضرین مین سے کہ کھڑا ہوا نماز پڑھنے کے لیے پس حکم کیا اُسکو بیٹھنے کا واسطے حرام ہونے نماز کے بیٹھے ہوے ہر وقت بیٹھنے امام کے منبر پر سب علماء کے نزدیک + ع + وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۱۶۱

صلی اللہ علیہ وسلم من ادرک من الجمعۃ رکعۃ فلیصل الیہا اخری ومن فاتتہ الرکعتان فلیصل اربعا او قال الظہر رواہ الدارقطنی اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پاوے جمعہ کی ایک رکعت پس چاہیے کہ ملا وے ساتھ اسکے دوسری رکعت اور جو شخص کہ نہ ملیں اسکو دونوں رکعت پس چاہیے کہ پڑھے چار رکعت یا فرمایا پڑھے ظہر کو روایت کی یہ دارقطنی نے ف کہا نووی نے کہ یہ حدیث خالی ضعف سے نہیں تھی اور بر تقدیر ثبوت اسکے کے معنی یہ ہیں کہ جسکو دو رکعتوں میں سے بالکل کچھ ہاتھ نہ لگے تو وہ چار رکعت ظہر کی پڑھ لے اور باقی کلام متعلق اس مقام کا حدیث ابو ہریرہ کی میں کہ آخر فصل اول میں ہے گذر چکا ہے۔

باب صلوٰۃ الخوف

باب ہے بیچ بیان نماز خوف کے ف یعنی اسمیں احکام اس نماز کے مذکور ہیں کہ پڑھی جاوے وقت خوف کے کفار سے اور نماز خوف کی ثابت ہے کتاب و سنت سے اور اتفاق ہے اکثر علماء کا اسپر کہ نماز خوف کا حکم بعد انتقال حضرت کے بھی ثابت ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مخصوص حضرت ہی کے زمانہ میں تھی اور بعضے اماموں کے نزدیک مثل امام مالک کے مخصوص ہے حالت سفر میں اور ہمارے نزدیک جائز ہے سفر میں بھی اور حضر میں بھی اور نماز خوف کی سولہ روایت کی گئی ہے کتنی ہی طرح بحسب اختلاف زمان و مکان کے چنانچہ بعضوں نے کہا ہے سولہ طرح پر آئی ہے اور بعضوں نے کہا کم اس سے اور بعضوں نے کہا زیادہ اس سے پھر اتفاق ہے علماء کا اسپر کہ جتنی طرحیں آئی ہیں صلوٰۃ الخوف کی حدیث میں سب معتبر ہیں اور اختلاف علماء میں بیچ ترجیح کے ہے کہ کسی نے کسی طرح کو ترجیح دیا ہے اور کسی نے کسی طرح کو چنانچہ امام ابو حنیفہ نے روایت ابن عمر کو ترجیح دیا ہے اور عمل کیا ہے اسپر کہ ثابت ہے صحاح ستہ میں اور شمنی نے کہا ہے کہ نماز خوف کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار جگہ پڑھی ہے ذات الرقاع اور بطن نخل اور عسفان اور ذی قرد میں پس اس سے معلوم ہوا کہ نماز خوف کی سفر میں تھی اور فقہا نے جو حضر میں جائز رکھی ہے قیاس کیا ہے اسی پر ہے

الفصل الاول

فصل پہلی عن سالم بن عبد اللہ بن عمر عن ابیہ قال غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل نجد فوازینا العدو فصاففنا لہم فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی لنا فقامت طائفۃ معہ واقبلت طائفۃ علی العدو ورکع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمن معہ وسجد سجدتین ثم انصرفوا مکان الطائفۃ التی لم تصل فجاؤا فرکع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہم رکعۃ وسجد سجدتین ثم سلم فقام کل واحد منہم فرکع لنفسہ رکعۃ وسجد سجدتین وروی نافع نحوہ وزاد فان کان خوف ہو اشد من ذلک صلوا رجالا قیاما علی اقدامہم او رکبانا مستقبلی القبلۃ او غیر مستقبلیہا قال نافع لا اری ابن عمر ذکر ذلک الا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری

روایت ہے سالم بن عبد اللہ بن عمر سے باپ اپنے سے یعنی عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا جہاد کیا میں نے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف نجد کے پس مقابلہ کیا ہمنے دشمن کا پس صف باندھی ہمنے واسطے انکے پس کھڑے ہوے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھواتے تھے واسطے ہمارے پس کھڑی ہوئی ایک جماعت ساتھ حضرت کے اور متوجہ ہوئی ایک جماعت طرف دشمن کے اور رکوع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ان لوگوں کے کہ ساتھ تھے حضرت کے اور کیے دو سجدے پھر پھری جماعت یعنی جنھوں نے حضرت کے ساتھ نماز پڑھی تھی جگہ اس جماعت کے کہ نہیں نماز پڑھی تھی اور آئے وہ لوگ کہ نماز نہیں پڑھی تھی پس رکوع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ انکے ایک رکوع اور سجدے کیے دو سجدے پھر سلام پھیرا پھر کھڑے ہوئے ہر ایک انمیں سے پس رکوع کیا واسطے ذات اپنی کے ایک رکوع اور کیے دو سجدے اور روایت کی نافع نے مانند اسکے اور زیادہ کیا ہے اگر ہو خوف زیادہ

اس سے یعنی اسی خوف سے کہ جسمیں نماز جماعت سے پڑھ سکیں اوپر طرح مذکور کے یعنی میں حالت لڑائی میں ہو نماز پڑھو پیادہ کھڑے قدموں اپنے پر یا سوار یعنی اگر پیادہ ہو تو ہو سکو سامنے قبلہ کے یعنی اگر ممکن ہو یا نہو سامنے قبلہ کے یعنی اگر ممکن نہو کہا نافع نے نہیں گمان کرتا میں ابن عمر کو کہ ذکر کیا ہو یہ مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی یہ بخاری نے ف نجد کہتے ہیں زمین بلند کو اور مراد یہاں نجد حجاز ہے نہ نجد یمن اور واضح ہو کہ یہ حدیث دلالت کرتا ہے اس پر کہ گروہ ہو تعدد جماعتوں کا یعنی کئی بار جماعتیں کرنی خصوصاً جبکہ لوگ حاضر ہوں اور دلالت ہے اس پر کہ فرض نہیں جائز پیچھے نفل پڑھنے والے کے واسطے حضرت دو بار پڑھاتے دونوں جماعتوں کو اور یہ حدیث دلیل قوی ہے اوپر واجب ہونے جماعت کے کہ ایسی حالت میں بھی جماعت نہ چھوڑے اور کہا ابن ہمام نے کہ نماز خوف اوپر طرح مذکور کے جب لازم ہوتی ہے کہ جھگڑیں قوم نماز پڑھنے میں پیچھے امام کے اور جبکہ نہ جھگڑیں پس افضل یہ ہے کہ نماز پڑھاوے امام ایک جماعت کو تمام نماز اور دوسری جماعت کو دوسرا امام تمام نماز اور پھر کھڑی ہووے ہر ایک انمیں سے الخ تفصیل اسکی یہ ہے کہ دوسری جماعت گئی مقابل دشمن کے اور آئی پہلی جماعت اپنی جگہ اور تمام کی نماز تنہا اور سلام پھیرا اور گئی مقابل دشمن کے پھر آئی جماعت دوسری اور تمام کی نماز تنہا اور سلام پھیرا اسی طرح ذکر کیا ہے بعض شارحین نے علما ہمارے سے اور کہا ابن ملک نے اسی طرح کہا ہے بعضوں نے اور اسی پر عمل کیا ہے ابو حنیفہ نے لیکن حدیث نہیں دلالت کرتی اسپر انتہی اور یہ اسی طرح ہے لیکن کہا ابن ہمام نے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے بعض اسکے جس پر گئے ہیں ابو حنیفہ طرف اسکے کہ وہ جانا ہے جماعت پہلی کا اور تمام کرنا جماعت دوسری کا اپنی جگہ پیچھے امام کے اور دلالت کرتی ہے اوپر تمام اسکے جس کے گئے ہیں طرف اسکے ابو حنیفہ ایک اور حدیث کہ موقوف ہے ابن عباس پر روایت ابو حنیفہ سے ذکر کیا ہے اسکو امام محمد نے کتاب الآثار میں اور ظاہر یہ ہے کہ اسمیں عقل کو دخل نہیں پس موقوف اسمیں مانند مرفوع کے ہے پھر مذہب حنفی میں یہ ہے کہ جماعت پہلی تمام کرے نماز اپنی بغیر قراءت کے مانند لاحق کے اور دوسری جماعت تمام کرے ساتھ قراءت کے مانند مسبوق کے اور یہ کب ہے کہ جب امام مسافر ہو اور اگر ہو امام مقیم اور نماز چار رکعت کی ہو پس نماز پڑھے ساتھ ہر ایک جماعت کے دو رکعتیں اور مغرب سفر میں اور حضر میں پڑھے ساتھ پہلی جماعت کے دو رکعتیں اور ساتھ دوسری کے ایک رکعت اور قدموں اپنے پر اسمیں اشارہ ہے طرف ترک کرنے رکوع اور سجود کے یعنی اشارے سے رکوع اور سجود کرے ایسی حالت میں اور مذہب ابو حنیفہ میں فاسد کرتا ہے نماز کو چلنا اور سوار ہونا اور لڑنا اور کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلئے کہ نہیں مجال عقل کو اسمیں پس حکم مرفوع میں ہے ○ **وعن** يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلٰوةَ الْخَوْفِ اَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّتِيْ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَصَفُّوْا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى فَصَلّٰى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِيْ بَقِيَتْ مِنْ صَلٰوتِهِ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ بِطَرِيْقٍ اٰخَرَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہے یزید بن رومان سے اسنے نقل کی صالح بن خوات سے اسنے نقل کی اس شخص سے کہ نماز پڑھی تھی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دن ذات الرقاع کے نماز خوف کی یہ کہ تحقیق ایک جماعت نے صف باندھی ساتھ حضرت کے اور ایک جماعت مقابل تھی دشمن کے پس نماز پڑھی حضرت نے ایک رکعت ساتھ اس جماعت کے کہ ساتھ تھی حضرت کے پھر رہے کھڑے اور پوری پڑھی اس جماعت نے واسطے اپنے پھر پھری وہ اور صف باندھی مقابل دشمن کے اور آئی جماعت دوسری کہ مقابلہ میں دشمن کے تھی پڑھائی ساتھ انکے ایک رکعت کہ باقی رہی تھی نماز حضرت کے سے پھر رہے بیٹھے ہوئے یعنی جب التحیات میں بیٹھے اور پوری کی انہوں نے نماز اور پھر التحیات میں شریک ہو گئے پھر سلام پھیرا حضرت نے ساتھ انکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور

روایت کی بخاری نے ساتھ اور طریق کے قاسم سے کہ نقل کی قاسم نے صالح بن خوات سے اُسنے نقل کی سہل بن ابی حثمہ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ف اُس شخص سے کہ نماز پڑھی تھی نام اُس شخص کا سہل بن ابی حثمہ تھا اسلیئے کہ قاسم بن محمد نے روایت کی ہے حدیث صلوٰۃ الخوف کی صالح بن خوات سے انھون نے سہل بن ابی حثمہ سے جیسے کہ آگے کی روایت مین ہے اور ذات الرقاع نام ایک غزوہ کا ہے کہ سنہ ہجری مین ہوا کہ ملے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کفار سے اور ادا کی یہ نماز اور بغیر جنگ کے پھرے اور ذات الرقاع اُسکو اسلیئے کہتے ہین کہ مسلمان ننگے پاؤن تھے اور پاؤن مین سوراخ پڑ گئے تھے اور ناخن ٹوٹ گئے تھے پس پاؤن پر رقاع یعنی چیتھڑے لپیٹ لیئے تھے اور یہ ایک اور طور ہے طورون صلوٰۃ الخوف کی سے اسمین بھی ہر جماعت نے ایک رکعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کی اور دوسری رکعت تنہا لیکن بیچ اثناء نماز آنحضرت کے نہ یہ کہ قضا کی اُسکی بعد تمام کرنے نماز آنحضرت کے اور پہلی صورت مین بعد تمام کرنے نماز حضرت کے پڑھی تھی اور اس پر عمل کیا ہے امام شافعی اور امام مالک نے

وعن جَابِرٍ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِذَا کُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ قَالَ کُنَّا اِذَا اَتَیْنَا عَلٰی شَجَرَۃٍ ظَلِیْلَۃٍ تَرَکْنَاھَا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَسَیْفُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ بِشَجَرَۃٍ فَاَخَذَ سَیْفَ نَبِیِّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرَطَہٗ فَقَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَخَافُنِیْ قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ یَّمْنَعُکَ مِنِّیْ قَالَ اللّٰہُ یَمْنَعُنِیْ مِنْکَ قَالَ فَتَھَدَّدَہٗ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَغَمَدَ السَّیْفَ وَعَلَّقَہٗ قَالَ فَنُوْدِیَ بِالصَّلٰوۃِ فَصَلّٰی بِطَائِفَۃٍ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ تَاَخَّرُوْا وَصَلّٰی بِالطَّائِفَۃِ الْاُخْرٰی رَکْعَتَیْنِ قَالَ فَکَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعُ رَکَعَاتٍ وَّلِلْقَوْمِ رَکْعَتَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے جابر سے کہا آئے ہم ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یہان تک کہ جب پہونچے ہم ذات الرقاع مین کہا جابر نے تھے ہم جبکہ گذرتے درخت سایہ دار پر چھوڑ دیتے ہم اُسکو واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنی تا استراحت فرمائین چھاؤن مین پس اسی طرح کیا ہمنے ذات الرقاع مین اور اُترے حضرت درخت کے نیچے استراحت کیلیئے کہا جابر نے پس آیا ایک شخص مشرکون مین سے اور تلوار حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی لٹکی ہوئی تھی درخت مین پس لی تلوار حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اُسنے اور حضرت سوتے تھے یا غافل تھے اُس سے پھر کھینچی میان سے وہ پس کہا اُسنے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آیا ڈرتے ہو تم مجھسے فرمایا حضرت نے نہین یعنی تجھسے مین کیون ڈرنے لگا میرے رب کے سوا کوئی ضرر پہونچا سکتا ہے اور نہ نفع کہا اُسنے پس کون بچاویگا تمکو مجھسے فرمایا حضرت نے اللہ بچاویگا مجکو تجھسے کہا جابر نے پس ڈرایا اُسکو اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نے پس میان مین کی تلوار اُسنے اور لٹکا دیا اُسکو کہا جابر نے پس اذان کہی گئی واسطے نماز کے پس پڑھی حضرت نے نماز ساتھ ایک جماعت کے دو رکعتین پھر پیچھے ہٹی وہ جماعت یعنی بارادہ مقابلہ دشمنون کے اور پڑھی حضرت نے نماز ساتھ جماعت دوسری کے دو رکعت کہا جابر نے پس ہوئین واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے چار رکعتین اور واسطے لوگون کے دو دو رکعتین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ حضرت نہایت شجاع تھے اور صبر کرتے تھے کفار کی ایذاؤن پر اور حلم کرتے تھے اُنکے جاہلون سے اور ذکر کیا ہے واقدی نے کہ جب اُس مشرک نے یہ ارادہ کیا تو اُسکے پیٹ مین درد ہونے لگا پس چھوٹی تلوار اُسکے ہاتھ سے اور گر پڑا زمین پر اور وہ مسلمان ہوا اور ہدایت پائی بسبب اُسکے بہت مخلوق نے اور ابو عوانہ نے روایت کیا ہے کہ وہ مسلمان نہین ہوا لیکن عہد کیا یہ کہ نہین لڑنے کا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور حضرت نے نہ سزا دی اُسکو واسطے تالیف قلب کے یا کسی اور سبب سے پس اذان کہی گئی اور تکبیر کہی گئی واسطے نماز ظہر کے یا عصر کے اور کہا مظہر نے یہ روایت مخالف ہے پہلی روایت کے باوجودیکہ جگہ ایک ہی ہے اور یہ بسبب اختلاف زمانے کے ہے انتہی پس حمل کی جاوینگی اسپر کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اُس جگہ مین دو بار ایکبار تو جیسے کہ روایت کی سہل نے اور دوسری

جیسے کہ روایت کی جابر نے پس حمل کی جاوے گی اول نماز صبح پر اور یہ ظہر پر یا عصر پر یا حمل کی جاوین گی تعدد غزوون پر اور حضرت نے جو چار
رکعتین پڑھین اور قوم نے دو دو اسکی کئی وجہین علماء نے بیان کی ہین اُنمین سے صحیح اور صواب یہ ہی کہ یہ پہلے اُترنے آیۂ قصر کے تھا یا بیچ موضع اقامت
کے تھا اور یہی مذہب امام اعظم کا ہی اور مراد اس قول سے کہ واسطے لوگون کے دو دو رکعتین یہ ہی کہ امام کے ساتھ دو دو رکعتین ہوئین
اور دو دو تنہا ﴿ع﴾ **وعنہ** قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ صَفَّيْنِ
وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ
وَرَفَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِيْ نَحْرِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
السُّجُوْدَ وَقَامَ الصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُوْدِ ثُمَّ قَامُوْا ثُمَّ تَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ وَتَاَخَّرَ الْمُقَدَّمُ ثُمَّ رَكَعَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَرَفَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ
وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ الَّذِيْ كَانَ مُؤَخَّرًا فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِيْ نَحْرِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَى
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُوْدَ وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدُوْا
ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمْنَا جَمِيْعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی انہین سے کہا نماز پڑھائی ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے نماز خوف کی پس کین ہمنے پیچھے حضرت کے دو صفین اور دشمن تھے درمیان ہمارے اور درمیان قبلہ کے پس تکبیر کہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
اور تکبیر کہی ہمنے اکٹھے یعنی دونون صفون نے پھر رکوع کیا حضرت نے اور رکوع کیا ہمنے اکٹھے یعنی بعد قرأت کے پھر اُٹھایا سر اپنا رکوع سے
اور اُٹھایا ہمنے اکٹھے پھر جھکے حضرت واسطے سجدے کے ساتھ اُس صف کے کہ پاس تھی حضرت کے اور کھڑی رہی یعنی قومہ مین صف پچھلی مقابل
دشمن کے پس جبکہ کر چکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سجدہ اور کھڑی ہوئی یعنی حضرت کے ساتھ وہ صف کہ پاس تھی حضرت کے جھکی صف اخیر کی واسطے سجدے کے
پھر کھڑے ہوے لوگ صف اخیر کے یعنی سجدے سے پھر آگے بڑھی صف اخیر کی یعنی اور کھڑی ہوئی جگہ صف اول کے اور پیچھے ہٹی صف پہلی پھر رکوع
کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی قیام کیا اور پڑھی فاتحہ اور سورت پھر رکوع کیا اور رکوع کیا ہمنے اکٹھے پھر اُٹھایا سر اپنا رکوع سے اور اُٹھایا
ہمنے اکٹھے پھر جھکے واسطے سجدے کے اور جھکی وہ صف کہ نزدیک ہوگئی تھی وہ کہ تھی پیچھے رکعت پہلی مین اور کھڑی رہی صف پچھلی یعنی جو کہ
آگے تھی پہلی رکعت مین مقابل دشمن کے پس جبکہ کر چکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ ساتھ اُس صف کے کہ نزدیک تھی حضرت کے جھکی صف پچھلی واسطے
سجدے کے پھر سجدہ کیا پھر سلام پھیرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور سلام پھیرا ہمنے اکٹھے یعنی بعد پڑھنے التحیات کے روایت کی یہ مسلم نے ف
یہ اور طور ہے صلوٰۃ الخوف کا جیسا موقع وقت کا حضرت دیکھتے اُس طرح پڑھتے یہاں دشمن سامنے تھا جانب قبلہ کے سب ایک جگہ مقابل کھڑے
ہے احتیاج پیچھے جماعت کی اور طرف نہ پڑی اور رکوع تک سب متفق رہے اور وقت سجدہ کے ایک جماعت کھڑی رہی اور دوسری سجدہ مین گئی
جیسے کہ مذکور ہوا اور یہ نماز عسفان مین پڑھی حضرت نے ﴿ع ح﴾ **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن**
جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ صَلٰوةَ الظُّهْرِ فِي الْخَوْفِ بِبَطْنِ نَخْلٍ فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ
ثُمَّ جَاءَ طَائِفَةٌ اُخْرٰى فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہی جابر سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
پڑھی ساتھ لوگون کے نماز ظہر کی وقت خوف مین بیچ مکان بطن نخل کے پس نماز پڑھائی ایک جماعت کو دو رکعتین پھر سلام پھیرا پھر آئی جماعت
دوسری پس نماز پڑھائی اُنکو دو رکعتین پھر سلام پھیرا روایت کی یہ یعنی صاحب مصابیح نے شرح السنہ مین ف بطن نخل نام ایک جگہ کا ہی درمیان مکہ

اور طائفت کی اور یہ حدیث بموجب مذہب شافعی رح کے تو محمول ہی اسپر کہ حضرت نے قصر کیا نماز کو یعنی چار رکعت کی دو رکعتین پڑھین اور بعد اُسکے دو رکعت نفل پڑھین کہ اُنکے یہان نفل پڑھنے والے کے پیچھے پڑھنا فرض کا درست ہی اور بموجب مذہب ہمارے کے نہایت مشکل ہی اس لیے کہ اگر حمل کیجاوے سفر پر تو لازم آتا ہی اقتدا فرض پڑھنے والے کا ساتھ نفل پڑھنے والے کے اور یہ درست نہین ہمارے یہان پس نہین حمل کر سکتے ہیں فعل حضرت کا اور اگر حمل کیجاوے حضر یعنی اقامت پر تو منافی ہی اُسکے سلام پھیرنا ہر دوگانہ پر یا آئی کچھ نہین بنتی مگر یہ کہ کہین کہ یہ خصوصیات حضرت کی سے ہی اور اہیر قوم نے پس تمام کین دو رکعتین اخیر کی بعد سلام حضرت کے اور اختیار کیا ہی طحاوی نے یہ کہ تھا یہ امر ایسے وقت مین کہ نماز فرض دو بار پڑھی جاتی تھی واللہ تعالیٰ اعلم ہی ع ✦

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ بَیْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لِهٰؤُلَاءِ صَلٰوۃٌ هِیَ اَحَبُّ اِلَیْهِمْ مِنْ اٰبَائِهِمْ وَاَبْنَائِهِمْ وَهِیَ الْعَصْرُ فَاَجْمِعُوْا اَمْرَكُمْ فَتَمِیْلُوْا عَلَیْهِمْ مَیْلَةً وَّاحِدَۃً وَاِنَّ جِبْرَئِیْلَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَہٗ اَنْ یَّقْسِمَ اَصْحَابَهٗ شَطْرَیْنِ فَیُصَلِّیْ بِهِمْ وَتَقُوْمُ طَائِفَةٌ اُخْرٰی وَرَاءَهُمْ وَلْیَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ فَتَكُوْنُ لَهُمْ رَكْعَةٌ وَلِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ

روایت ہی ابی ہریرہ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُترے درمیان ضجنان اور عسفان کے پس کہا مشرکون نے یعنی آپس مین کہ واسطے مسلمانون کے ایک نماز ہی کہ وہ بہت پیاری ہی طرف اُنکے باپون اُنکے سے اور بیٹون اُنکے سے اور وہ نماز عصر ہی پس قصد کرو امر اپنے کا یعنی قتال کا پھر کرو اُنپر حملہ کرنا ایک مرتبہ اور تحقیق جبرئیل آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس حکم کیا حضرت کو یہ کہ تقسیم کرین اپنے یارون کو دو جماعتین پس نماز پڑھاوین ایک جماعت کو اور کھڑی رہے جماعت دوسری پیچھے اُنکے اور چاہیے کہ لیوین یعنی سب مصلی بچاو اپنا یعنی سپر وغیرہ اور ہتیار اپنے پس ہو واسطے اُنکے یعنی ہر جماعت کے ایک ایک رکعت اور واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دو رکعتین روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف ضجنان ایک پہاڑ ہی درمیان مین مکہ اور مدینہ کے اور عسفان نام ایک جگہ کا ہی دو منزل مکہ سے

باب صلوٰۃ العیدین باب ہی بیچ بیان نماز دونون عیدون کے ف یعنی عید فطر اور عید قربان کے اور عید مشتق ہی عود سے بمعنی پھرنے کے اسکا نام عید اس لیے ہوا کہ آتی ہی ہر برس مین اور بعضون نے کہا عید اس لیے ہوا کہ اللہ تعالیٰ عود کرتا ہی یعنی متوجہ ہوتا ہی بندون پر ساتھ مغفرت اور رحمت کے چنانچہ اسی لیے کہا گیا ہی لیس العید لمن

لبس الجدید انما العید لمن امن من الوعید لیس العید لمن تبخر بالعود انما العید للتائب الذی لا یعود لیس العید لمن تزین بزینة الدنیا انما العید لمن

تزود بزاد التقوی لیس العید لمن رکب المطایا انما العید لمن ترک الخطایا لیس العید لمن بسط البساط انما العید لمن جاوز الصراط یعنی نہین عید اُسکے لیے کہ پہنے نئے کپڑے عید اُسکے لیے ہی کہ امن مین ہو وعید سے یعنی بُرے کامون سے باز رہے تا لائق رحمت اور مغفرت اللہ تعالیٰ کے ہو اور امن مین ہو عذاب اُسکے سے اور نہین عید اُسکے لیے کہ خوشبو کرے ساتھ عود کے عید ہی اُسی توبہ کرنے والے کے لیے کہ پھر گناہ نہ کرے نہین عید اُسکے لیے کہ زینت کرے ساتھ زینت دنیا کے عید اُسکے لیے ہی کہ توشہ راہ آخرت کا تقویٰ کو کرے نہین عید اُسکے لیے کہ سوار ہو سواریون پر عید اُسکے لیے ہی کہ چھوڑے گناہ نہین عید اُسکے لیے کہ بچھاوے فرش عید اُسکے لیے ہی کہ گذر جاوے پل صراط سے اور نماز عید کی نزدیک شافعی اور تمام علما کے سنت موکدہ ہی اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک واجب ہی ع ✦

الفصل الاول فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ یَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰی اِلَی الْمُصَلّٰی فَاَوَّلُ شَیْءٍ یَّبْدَاُ بِهِ الصَّلٰوۃُ ثُمَّ یَنْصَرِفُ فَیَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰی صُفُوْفِهِمْ فَیَعِظُهُمْ وَیُوْصِیْهِمْ وَیَاْمُرُهُمْ وَاِنْ

كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهٗ اَوْ يَاْمُرُ بِشَيْءٍ اَمَرَ بِهٖ ثُمَّ يَنْصَرِفُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلتے دن عید فطر کے اور عید قربان کی طرف عیدگاہ کے پس اول چیز کہ شروع کرتے ساتھ اسکے نماز تھی یعنی بعد وہاں کے پہونچنے کے نماز پہلے پڑھتے خطبہ کی پھر پڑھتے نماز سے پس کھڑے ہوتے سامنے لوگوں کے اور لوگ بیٹھے ہوتے صفوں اپنی پر پس نصیحت کرتے انکو اور وصیت کرتے انکو اور حکم فرماتے انکو اور اگر چاہتے یہ کہ بھیجیں لشکر یعنی جہاد کے لیے حکم فرماتے بھیجنے کا یا چاہتے کہ حکم فرماویں ساتھ ایک چیز کے یعنی لوگوں کے امور میں سے اور انکی مصلحتوں میں سے حکم فرماتے ساتھ اسکے پھر پھرتے یعنی طرف گھر اپنے کے نقل کی یہ بخاری او مسلم نے ف عیدگاہ مدینہ کے باہر شہر کے ہے کہتے ہیں کہ مسافت حجرۂ شریف سے وہاں تک ہزار قدم کی ہے نہایت وہ جگہ متبرک ہے اور اب گرد اسکے چار دیواری بنا دی ہے شرح السنۃ میں لکھا ہے کہ نکلے امام نماز کے لیے یعنی عیدگاہ میں مگر بسبب عذر کے نماز پڑھی مسجد شہر کی میں اور کہا ابن ہمام نے سنت ہے یہ کہ نکلے امام طرف عیدگاہ کے اور خلیفہ کر جاوے کسی کو کہ نماز پڑھا وے ضعیفوں کو شہر میں اور کہا ابن حجر نے کہ کلام سوائے مسجد مکہ و بیت المقدس کے ہے اسی لیے کہ ان دونوں جگہوں میں سب نمازیں پڑھنی افضل ہیں واسطے اتباع صحابہ اور تابعین کے اور بسبب بزرگی ان مسجدوں کے اور کھڑے ہوتے یعنی زمین پر اس لیے کہ حضرت کے زمانہ شریف میں منبر نہ تھا عیدگاہ میں بعد از ان جب بہت ہوئے مسلمان اختیار کیا گیا منبر اس لیے کہ آواز دور پہونچتی ہے اور نصیحت کرتے انکو یعنی زہد کرنے کی دنیا میں اور رغبت کرنے کی آخرت میں اور وعدہ کرتے ثواب کا اور ڈراتے عذاب سے تاکہ لوگ اس دن میں بہت خوشی کر کے غافل نہوویں طاعت سے اور نہ پڑیں گناہ میں جیسے کہ حال اسوقت کے لوگوں کا ہے اور وصیت کرتے انکو یعنی ساتھ تقویٰ کے اور ادنی درجہ تقویٰ کا یہ ہے کہ بچے شرک سے اور اوسط یہ ہے کہ فرمانبرداری کرے حکموں کی اور بچے ممنوع باتوں سے اور اعلیٰ اسکا یہ ہے کہ حضور رہے ساتھ اللہ کے اور نہ غرض ہو ماسوائے اللہ سے اور حکم کرتے یعنی احکام فطرہ کے بیان کرتے عید الفطر میں اور احکام قربانی کے بیان کرتے عید قربان میں اور یہ کلام کرنا حضرت کا اس قبیلہ کا نہ تھا کہ جو منع ہے بلکہ یہ واجبات اسلام سے تھا ٭ ع ح ٭ **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيْدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَّلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا نماز پڑھی میں نے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں عیدوں کی نہ ایکبار نہ دو بار یعنی بہت بار بغیر اذان و تکبیر کے روایت کی یہ مسلم نے ف شرح السنۃ میں لکھا ہے کہ اسی پر عمل تھا اکثر اہل علم کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ نہ اذان ہے اور نہ تکبیر ہے عید کی نمازوں میں اور نہ اور نوافل میں اور ان میں آیا ہے بلکہ مکروہ ہے ٭ ع ٭ **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ نماز پڑھتے دونوں عیدوں کی پہلے خطبہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا ابن منذر نے کہ اجماع ہے فقہا کا اسپر کہ خطبہ عید کا بعد نماز کے ہے پہلے پڑھنا خطبہ کا جائز نہیں اور اگر خطبہ پہلے پڑھا بھی کسی نے تو نماز جائز ہے سب علما کے نزدیک اور مروان بن حکم نے خطبہ پہلے پڑھا جبکہ حاکم ہوا مدینہ کا معاویہ کی طرف سے پس بہت برا جانا صحابہ نے ٭ ع ٭ **وَسُئِلَ** ابْنُ عَبَّاسٍ اَشَهِدْتَّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيْدَ قَالَ نَعَمْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ يَذْكُرْ اَذَانًا وَّلَا اِقَامَةً ثُمَّ اَتَى النِّسَآءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَرَاَيْتُهُنَّ يَهْوِيْنَ اِلٰى اٰذَانِهِنَّ وَحُلُوْقِهِنَّ يَدْفَعْنَ اِلٰى بِلَالٍ ثُمَّ ارْتَفَعَ هُوَ وَبِلَالٌ اِلٰى بَيْتِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور پوچھے گئے ابن عباس کیا حاضر ہوئے تھے تم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز عید میں کہا کہ ہاں نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس

نماز پڑھی عید کی پھر خطبہ فرمایا اور نہین ذکر کیا ابن عباس نے یعنی بیچ بیان کرنے کیفیت آنحضرت کے اذان کا اور نہ تکبیر کا پھر آئے حضرت عورتون کے پاس یعنی بعد خطبہ کے اور ساتھ حضرت کے بلال تھے پس نصیحت کی اُنکو اور یاد دلائے احکام دین کے اور ثواب و عذاب آخرت کے اور حکم کیا اُنکو ساتھ صدقہ کے یعنی صدقۃ الفطر یا زکوۃ یا یونہین اللہ دینے کے لیے فرمایا پس دیکھا مین نے عورتون کو کہ ورازکیے ہاتھ طرف اپنے کانون کے اور نیچے گلون کے یعنی تاکہ زیور اُتارے دیتی تھین زیور کانون کا اور گلون کا بلال کو یعنی اُنکے کپڑے مین ڈالتی جاتی تھین تاکہ دیوین فقیرون کو پھر چلے حضرت اور بلال طرف گھر حضرت کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** عورتین بھی حضرت کے حکم سے عیدگاہ مین حاضر ہوتی تھین اُنکو حضرت نے علٰحدہ پند و نصیحت فرمائے کہ بسبب دور ہونے کے اچھی طرح نہ سنتی تھین * ع * **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ الْفِطْرِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھین دن فطر کے دو رکعتین نہ پڑھی نماز پہلے اُنکی اور نہ پیچھے اُنکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا ابن ہمام نے کہ یہ نفی محمول ہے عیدگاہ پر واسطے حدیث ابی سعید خدری کے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہین نماز پڑھتے پہلے عید کے کچھ پس جب پھرتے طرف مکان اپنے کے پڑھتے دو رکعتین انتہی اور در مختار مین لکھا ہے کہ نفل پڑھنی پہلے نماز عید کی مطلق مکروہ ہین یعنی گھر مین بھی پڑھنی مکروہ ہین اور عیدگاہ مین بھی اور بعد نماز کے عیدگاہ مین پڑھنی مکروہ ہین اور گھر مین جائز ہین انتہی * ع ح * **وعن** اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ اُمِرْنَا اَنْ نُخْرِجَ الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيْدَيْنِ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَدَعْوَتَهُمْ وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ قَالَتِ امْرَأَةٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِحْدَانَا لَيْسَ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ام عطیہ سے کہ کہا حکم کیے گئین ہم یہ کہ نکالین ہم حائض عورتون کو یعنی بالغون کو یا حیض والیون کو دن دونون عیدون کے اور پردہ والیون کو یعنی سب عورتین نکلین پس حاضر ہون جماعت مسلمین کی مین اور دعا اُنکی مین اور الگ رہین حیض والیان مصلی اپنی سے کہا ایک عورت نے یا رسول اللہ کسی کے پاس ہم مین سے نہین چادر فرمایا چاہیے کہ اُڑھا دے اُسکو ساتھ والی اُسکی چادر اپنی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا خطابی نے کہ حکم فرمایا سب عورتون کو حاضر ہونے کا عیدگاہ مین تاکہ نماز پڑھین وہ کہ جنکو عذر نہین اور پہونچے برکت دعا کی عذر والیون کو اور اسمین رغبت دلائی لوگون کو بیچ حاضر ہونے کے نمازون مین اور مجلسون ذکر کی مین اور نزدیک ہونے صلحا کی تاکہ پہونچے اُنکو برکت اُنکی اور حاضر ہونا عورتون کا عیدگاہ مین نہین مستحب ہمارے زمانہ مین واسطے ظاہر ہونے فساد کے اور توجیہ کی ہے طحاوی نے یہ کہ تھا یہ ابتداے اسلام مین اُس زمانہ مین کہ مسلمان کم تھے چاہا حضرت نے کہ بہت معلوم ہون مسلمان بسبب اُنکے تا دشمن ڈرین انتہی اب حاجت عورتون کے نکلنے کی نہ رہی اس لیے کہ مرد مسلمان بہت ہین اور اُڑھا وے چادر اپنی یعنی جو عورت کئی چادرین رکھتی ہو وہ عاریت دیوے ایک چادر اُس عورت کو کہ اُسکے پاس چادر نہو یا مراد یہ ہے کہ کونہ اپنی چادر کا اُسکو اُڑھا وے اور دو عورتین ایک جگہ بیٹھین ہاع ح * **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِيْ اَيَّامِ مِنًى تُدَفِّفَانِ وَتَضْرِبَانِ وَفِيْ رِوَايَةٍ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْاَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهِ فَانْتَهَرَهُمَا اَبُوْ بَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ دَعْهُمَا يَا اَبَا بَكْرٍ فَاِنَّهَا اَيَّامُ عِيْدٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَا اَبَا بَكْرٍ اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَهٰذَا عِيْدُنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا تحقیق حضرت ابو بکر صدیق آئے اُنکے پاس اور نزدیک اُنکے دو چھوکریان تھین یعنی انصار کی لڑکیون مین سے بیچ دنون منا کی یعنی جن دنون مین حاجی منا مین رہتے ہین کہ وہ روز عید اضحی کا

اور ایام تشریق کے ہین بجاتی تہین دف اور بجاتی تہین دف اور ایک روایت مین ہی یعنی بدلے پہلے الفاظ کی یا زیادہ اینر کہ گاتی تہین وہ اشعار کہ کہے تہے
انصار نے دن بعاث کے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ڈھانکے ہوئے تہے کپڑا اپنا پس ڈانٹا انکو حضرت ابوبکر رض نے پس کہولا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ اپنا
اور فرمایا چہوڑ دے انکو اے ابوبکر اس لیے کہ تحقیق یہ دن عید کے ہین یعنی خوشی کی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت نے اے ابوبکر تحقیق واسطے
ہر قوم کے عید ہی اور یہ عید ہی ہماری روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لفظ تضربان گویا تاکید تدففان کے ہی اور بعضون نے معنی اسکے یہ کہے ہین کہ
اچہلتی کودتی تہین اور بجاتی تہین دف اسکے بجانے مین دو قول ہین بعضے مباح کہتے ہین مطلق یعنی ہر وقت اور بعضے حرام کہتے ہین مطلق اور صحیح یہ ہی
کہ نکاح مین اور ولیمہ مین اور بیچ ان شادیون کے کہ انکے حکم مین ہین اور عیدین مین مباح ہی اور پھر فرق کیا ہی علما نے اس دف مین کہ جہانجہ دار ہو اور
اس مین کہ جہانجہ دار نہو یعنی جہانجہ دار کو مکروہ کہا ہی اور بغیر جہانجہ دار کو مباح لیکن بغیر جہانجہ دار مین بہی اختلاف کیا ہی اور گاتی تہین الخ یعنی گاتی تہین
اشعار لڑائی اور شجاعت انصار کے کہ انہون نے کہے تہے جبکہ بعاث کی لڑائی پر چڑہے تہے جیسی کہ عادت شجاعون کی ہی کہ وقت لڑائی کے کرکے
اپنی شجاعت اور فخر کی کہتے ہین اور بعاث نام ایک جگہ کا ہی دو کوس مدینہ سے پس وہ لڑکیان وہ اشعار پڑہتی تہین کہ انمین تمام وصف
لڑائی کے اور شجاعت کے تہے کہ اسکے ذکر کرنے مین مدد تہی امر دین کی اور رغبت دلاتی تہی مومنون کو جہاد کفار پر ذکر فواحش اور بری باتون کا
انمین نہ تہا کہ حرام ہی ذکر کرنا انکا کیا مقدور تہا کہ روبروے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برے گیت گاتین اور ایک روایت صحیح بخاری کی مین
بعد از لفظ تغنیان کے آیا ہی ولیستا بمغنیتین یعنی گاتی تہین اور گانا کسب انکا نہ تہا کہ کچہ خوب گاتی ہون اور مشہور و معروف ہون انمین اور
شوق دلاوین فاحشہ اور خواہش نفسانی پر کہ وہ باعث فتنہ اور فساد کے ہی بلکہ گاتی تہین جیسے کہ لڑکیان گہر مین کچہ گایا کرتی ہین اور ڈانٹا
انکو اور صحیح بخاری مین آیا ہی کہ کہا ابوبکر رض نے آیا مزامار شیطان بجاتے ہو نزدیک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مزمار کہتے ہین باجے کو کہ بجاتے ہین اسکو
گانیوالے مانند نے اور دف اور رباب اور مانند انکے کے اور مزمار شیطان اسکو اس لیے کہا کہ وہ مشغول کرتا ہی دل کو لہو لعب مین اور باز رکہتا ہی یاد
خدا سے اور واسطے ہر قوم کے ہی یعنی اگلی امتون کے اور قومون باطلہ کے عید ہی مانند نوروز کے واسطے مجوس وغیرہم کے اور کہا ہی علما ہمارے نے کہ مشابہت
کرنی ساتہ انکے اسدن مین کفر ہی اور مشابہت یہ ہی کہ اسدن مین نہاوے اور انڈے لڑاوے اور مہندی لگاوے اور لہو اور غنا کرے بطور تعظیم
اسدن کے اور جاننا چاہیے کہ ساتہ اس حدیث کے سند پکڑی ہی اہل سماع نے ساتہ مباح ہونے راگ کے اور سننے اسکے کے ساتہ ساز کے اور جو کچہ کہ
اس حدیث سے ساتہ نظر انصاف کے بے آمیزش تعصب کے سمجہا جاتا ہی یہ کہ ابوبکر صدیق رض نے انکار کیا گانے اور دف بجانے کا اور منع کیا اور ڈانٹا
اس سے اس لیے کہ مقرر تہا انکے نزدیک منع ہونا لہو اور غنا کا مطلق اور گمان کیا انہون نے کہ منع نہ کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس سے اس لیے ہی کہ
سنا نہ حضرت نے اسکو بسبب سونے کے یا غفلت کے اور سمجہانا ابوبکر رض نے کہ روا رکہا حضرت نے اسدن تہوڑا سا گانا حاصل یہ کہ ابوبکر رض کو اس فرق اور
تفصیل کا علم نہ تہا اس لیے منع کیا پس دلالت کرتی ہی حدیث اوپر مباح ہونے تہوڑے سے گانے کے بیچ روز عید کے اور سوا اسکی کے ان جگہون مین کہ
مباح ہی انمین خوشی کرنی اور اسمین شک نہین کہ یہ بیچ جگہ مخصوص کے اور بوجہ مخصوص کے ہی اس سے اباحت علی الاطلاق نہین لازم آتی اور کہا شرف نے کہ
اسمین دلیل ہی اوپر کہ سماع اور بجانا دف کا منع نہین لیکن بعض اوقات مین اور ہمیشگی کرنی اوپر یا کثرت اوپر مکروہ ہی کہونے والی ہی عدالت کو اور مٹانے والی ہی
مروت کو اور کہا ابن ملک نے کہ اس حدیث مین دلیل ہی اوپر کہ بجانا دف کا جائز ہی جبکہ نہو اسمین جہانجہ اور بعض اوقات ہو اور پڑہنا ایسے شعرون کا
کہ انمین کسی کی ہجو نہو اور نہ گالیان ہون جائز ہی اور فتاوی قاضی خان مین لکہا ہی کہ سننا آواز ملاہی کا یعنی باجون کا گناہ ہی واسطے قول علیہ السلام کے
کہ سننا ملاہی کا گناہ ہی اور بیٹہنا اوپر فسق ہی اور لذت اٹہانی ساتہ اسکے قبیلہ کفر سے ہی اور داخل ہی ملاہی مین بجانا ڈہولون کا اور مارنا

مارنا لڑکی کا زمین وغیرہ پر وقت تعلیم گانٹون کے اور اگر ستنا گمان پس نہین گناہ اُسپر اور واجب ہی اُسپر یہ کہ خوب کوشش کرے یہان تک کہ نہ سنے اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رکہین انگلیان کانون اپنے مین یعنی وقت سننے کے اور پڑھنا اشعار عرب کا کہ جنمین ذکر فسق اور شراب اور لڑکی کا ہو مکروہ ہی ۱۲ ع ح ف حضرت شیخ الاسلام کہ بڑے محدث ہین اُنھون نے ترجمہ بخاری کے بیچ شرح اسی حدیث کے یہ مسئلہ خوب مفصل لکہا ہی تھوڑا سا مضمون اُسکا یہان لکہا جاتا ہی تا حق ظاہر ہو وہ یہ ہی کہ اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہی کہ گانا اور دف بجانا منع ہی سواے عید اور مانند اُسکے کے یعنی نکاح وغیرہ مین اس لیے کہ ابوبکر صدیقؓ کہ افضل اصحاب کے ہین اور خوب جانتے تھے احکام دین کے اُنھون نے گانے کو مزمار شیطان کہا اور حضرتؐ نے اُنکو منع نفرمایا کہ اسطرح نکہہ یہ مزمار شیطان اور حرام نہین ہی بلکہ فرمایا کہ منع مت کر کہ آج عید ہی یعنی حکم منع سے اسقدر لہو اور سرور آج کا مستثنی اور جائز ہی اور لڑکیان اگر اشعار تعریف دلاوری اور شجاعت کے ساتھ آواز خوش کے گاوین مضائقہ نہین اور حضرتؐ آپ ساتھ سننے اُسکے کے مقید نہوئے اور ابوبکر رضہ کو رغبت نہ دلائی بلکہ تغافل کیا اور ساتھ جائز ہونے اسکے کے اشارت فرمائی پس تمسک نہین ہی اسمین اوپر اباحت سماع اور غنا کے مطلق جیسے کہ بعضے تکلف کرتے ہین اور اس مسئلہ مین درمیان علما اور فقہا اگلے اور پچہلے کے صحابہ اور تابعین وغیرہم سے اختلاف ہی مشہور صحابہ مین حرمت اور کراہت اُسکی تھی حتی کہ کہا ہی اُنھون نے کہ مراد بیچ آیت ومن الناس من یشتری لہو الحدیث کے غنا ہی اور تھے ابن عباس اور ابن مسعود کہ قسم کہاتے تھے اسپر اور اسی طرح بیچ آیہ واستفزز من استطعت منہم بصوتک کے کہ مراد آواز شیطان سے غنا ہی نزدیک ابن عباس اور مجاہد کے اور ابن عمر رضہ سے آیا ہی کہ منع کرتے تھے گانے سے اور سننے اُسکے سے اور حضرت امیر المومنین علی رضہ سے منقول ہی کہ جو کوئی مرجاوے اور اُسکے لیے گاین ہو پس مت نماز پڑہو اُسپر اور ابی امامہ سے آیا ہی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مت بیچو گائنون کو اور مت خرید کرو اُنکو اور نہ تعلیم دو اُنکو اور بیچ مثل اسکے کے نازل ہوئی ومن الناس من یشتری لہو الحدیث اسی سبب سے بعضون نے کہا ہی کہ بعضی حدیثین کہ اوپر مباح ہونے غنا کے دلالت کرتی ہین پہلے حرام ہونے اُسکے سے تھین بعد ازان نسخ کیگئین ساتھ اس آیت کے اور ابن مسعود سے آیا ہی کہ کہا غنا اُگاتا ہی نفاق کو جیسے کہ اُگاتا ہی پانی سبزہ کو اور جابر سے یہ لفظ آیا ہی جیسے کہ اُگاتا ہی پانی کہیتی کو اور انس سے یہ لفظ آئے ہین کہ غنا اور لہو اُگاتے ہین نفاق کو دل مین جیسے کہ اُگاتا ہی پانی گہاس کو اور ابو ہریرہ رضہ سے آیا ہی کہ محبت غنا کی اُگاتی ہی نفاق دل مین جیسے کہ اُگاتا ہی پانی گہاس کو مراد نفاق عملی ہی کہ پوشیدہ رکہتا ہی خواہش گناہ کو برخلاف حال ظاہر کے اور کہا فضیل بن عیاض نے غنا منتر زنا کا ہی اور بہت محدثین اس جانب مین آئی ہین اور فقہا نے کہ اہل فتوی اور امانت اور پیشوا دین کے ہین بیچ حکم حرمت اور کراہت اسکے کے بہت تشدید اور تغلیظ کی ہی اور قول صحیح تر اور مشہور تر چارون اماموں سے یہ ہی کہ یہ مکروہ ہی اور اطلاق حرام کا بہی آیا ہی اور نقل کیا ہی قاضی ابو الطیب نے حرام ہونا اسکا شعبی اور سفیان ثوری اور حماد اور نخعی اور مالکی سے اور یہی منقول ہی اہل مدینہ اور کوفہ اور عراق سے اور بغوی نے معالم مین کہا ہی غنا حرام ہی سب دینون مین اور قرطبی نے کہا خلاف نہین بیچ حرام ہونے اسکے کے اس لیے کہ یہ قبیلہ لہو لعب سے ہی کہ مذموم ہی وہ باتفاق لیکن جو کہ سالم ہو محرمات سے پس جائز ہی تھوڑا سا شادیون مین اور عیدون مین اور مانند انکے مین اور ایک جماعت علما کی طرف مباح ہونے اسکے کے گئی ہی اور جاننا چاہیے کہ محل اختلاف کا وہ غنا ہی کہ گاتے ہین اسکو مغنی کہ تنا سا ہین ساتھ صنعت غنا کے اور اختیار کرتے ہین شعر نرم کرنے والے دل کے اور گاتے ہین ساتھ سرون نرم کرنے والے دل کے کہ شورش پیدا کرتے ہین نفسون مین اور خوش کرتے ہین نفسون کو اور جو غنا کہ جاری ہوئی ہی عادت ساتھ استعمال اسکے کے واسطے خوش کرنے دلون کے اور اُٹھانے بوجہون کے اور قطع مسافت کے بیچ راہون حج کے اور بیچ وصف کعبہ اور زمزم اور مقام کے اور بیچ راہون جہاد کے اور بیچ وصف جہاد کے مانند حدا اور نصب اور کہانے کے اور مانند گانے عورتون کے واسطے تسکین لڑکون کے اور مانند انکے کے مباح ہی اگر سالم ہو ذکر فواحش

اور محرمات سے بلکہ مستحب ہی کہ موجب نشاط کا ہی اور پر اعمال کے کذا ذکرہ ابن حزم فی کتاب الاستماع اور کہا ہی اُن علمانے کہ قائل ہین اباحت غنا کے کہ روایت کیا گیا ہی غنا اور سماع اکثر صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین ورا ور علما محدثین و علماء دین سے کہ صاحب زہد اور تقوی کے ہین اور کہا ہی کہ ائمہ اور بعضے اکابر سے جو الفاظ تغلیظ کے وارد ہوئے ہین محمول ہی اُس غنا پر کہ جسمین فحش یا خلاف شرع چیز ہو یعنی مثل مزامیر وغیرہ کے یہ بات کہی اس لیے کہ تا تطبیق حاصل ہو جاوے درمیان قول اور فعل کے کہ ائمہ اربعہ سے بھی سننا غنا کا اور خوش رکھنا اُسکا منقول ہی اور قول اور فعل مشائخ طریقت اگلے اور پچھلوں کے بھی مختلف آئے ہین بیچ سماع کے اکثر بیچ متقدمین اس جماعت کے کہ اُستاد طریقت کے اور رہنماے حق کے ہین طریقہ اجتناب کا ہی اور بیچ متاخرین کے روش سماع کی شروع ہوئی شیخ حماد دباس کہ مقتداے وقت اور شیخ طریقہ قادریہ کے ہین ایک روز جمعہ کی نماز کو جاتے تھے ناگاہ درمیان راہ کے آواز گانے کی اُنکے کان مین پہونچی ٹھہر گئے اور کہا آیا آج کون سی معصیت مجھسے وجود مین آئی کہ اُسکی سزا مین ساتھ اس بلا کے مبتلا ہوا مین ہر چند اپنے نفس مین تامل کیا کوئی بات گناہ کی نہ پائی جب گھر مین آئے تو تحقیق اس امر کی کی بعد از تحقیق معلوم ہوا کہ پیالہ تصویردار خریدا تھا فرمایا یہی امر تھا کہ بسبب شومی اُسکی کے گرفتار ہوا مین اور کلام حضرت غوث الاعظم رضہ کے سے بھی کراہت اسکی معلوم ہوتی ہی اور پوچھے گئے شبلی غنا سے کہا کہ آیا حق ہی وہ کہا لوگون نے نہ پس کہا نہین بعد حق کے مگر ضلال اور کہا کہ کفایت کرتا ہی بیچ کراہت اسکی کے یہ کہ ہی اُسمین شورش طبع اور اُٹھانا شہوت کا اور خواہش طرف عورتون کے اور رعونت نفس کی اور خوشی اور سبکی عقل کی اور دنائت اور مشغول ہونا ساتھ ذکر خدا کے خوشتر اور سالم تر ہی اُس کسی کو کہ ایمان لایا ہی ساتھ خدا کے اور دن آخرت کے اور شیخ ابو الحسن شاذلی سے کہ امام اور سر حلقہ سلسلہ شاذلیہ کے ہین آیا ہی کہ فرمایا جو کہ سماع کرتے ہین اور کھانا ظالمون کا کھاتے ہین اُنمین شعبہ یہودیت کا ہی کہ قرآن مجید مین فرمایا ہی اللہ تعالی نے سَمّٰعُوْنَ لِلْکَذِبِ اَکّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ اور امام غزالی نے لکھا ہی کہ سماع کئی قسم پر ہی ایک حرام محض وہ جوانون کے لیے ہی کہ غالب ہوتی ہی اُنپر شہوت دنیا کی پس نہین حرکت دیتا سماع اُنکو مگر وہ چیز کہ غالب ہو دلون اُنکے پر صفات بد سے اور دوسری مکروہ وہ اُس شخص کے لیے ہی کہ کرے اُسکو عادت اکثر اوقات مین بطریق لہو کے اور تیسری مباح وہ اُسکے لیے ہی کہ نہ حظ ہو واسطے اُسکے مگر لذت اُٹھانا ساتھ آواز خوش کے اور چوتھی مندوب وہ اُسکے لیے ہی کہ غالب ہو اُسپر حب اللہ تعالی کی اور نہ حرکت دے اُسکو سماع سواے صفات نیک کے اور بزرگوار مشائخ چشتیہ رح کے سماع سنتے تھے ولیکن باحتیاط اور شرائط اور آداب اور اکثر اوقات خلوتون مین سنتے تھے کہ وجود اغیار اور نامحرمون سے خالی ہوتا تھا اور حضرت شیخ المشائخ نظام الدین اولیا قدس سرہ بھی سنتے تھے لیکن اُنکی مجلس مین مزامیر اور تالی نہ تھی اور یارون کو اُس سے منع فرماتے حاصل کلام یہ کہ مقرر اور مشہور درمیان صوفیہ کے کہ قائل ساتھ سماع کے ہین یہ ہی کہ سماع اہل کے لیے مباح ہی اور بیان کیے ہین شرائط اور آداب اُسکے اور معین کیے ہین اہل اُسکے اور حقیقت حال کی جو کچھ کہ نقل اقوال سے سمجھی جاتی ہی یہ ہی کہ انکار فقہا اور اکابر اولیا کا راجع ساتھ غیر مشروع کے ہی کہ غنا کے ساتھ مزامیر اور ممنوع باتین ہون اور ساتھ قصد لہو اور خواہش نفسانی کے ہو والا نفس راگ کہ حقیقت اُسکی آواز خوش ہی ممنوع نہین کہ وہ مباح الاصل ہی اور راگ مین جیسے مفاسد ہین مصالح بھی ہین اکثر دل کو نرم کرتا ہی اور ذوق اور شوق اور حلاوت اور خشوع عبادت مین پیدا کرتا ہی حتی کہ بعضون کو کشود اسمین خوب ہوا ہی ولیکن ہمیشگی کرنی اسپر دور ہی طریقہ اتباع اکابر سلف سے اور شاید کہ بسبب عادت کرنے اُسکی کے لذت اُسکی کو عبادت اور ریاضت پر ترجیح دین اور ساتھ فریب دہی نفس و شیطان کے اطاعت شرعی اُنکی نظر مین سبک ہو اور قصور اور فتور راہ پاوے نعوذ باللہ منہ پس سماع بذاتہ مباح ہی اور منع ہوتا ہی بسبب عوارض کے یعنی ذکر عورتون کا ہو یا شراب کا یا عورت مشتہاۃ نامحرم گاتی ہو یا امرد گاتا ہو یا مزامیر ہو یا قصد لہو اور خواہش نفسانی سے ہو اور حضور نا اہل ہو یا ہمیشہ سنتا ہو اور جو کہ مدعی معرفت اور محبت اور حال کے ہو کر سماع سنتے ہین اور سبب حاصل ہونے ایک حالت کے فریب کھا کر ذوق طاعت اور لذت ذکر اور تلاوت سے

محروم رہتے ہین وہ بھی گرفتار مکر نفس و شیطان کے ہین کہ اُنکو فریب دیکر صراط مستقیم سے پھیرا ہی تا آنکہ روز بروز طریقۂ دین سے دور تر پڑتے ہین اور رفتہ رفتہ نماز سے سوا ے نشست اور برخاست کے کچھ نصیب اُنکو نہین ہوتا اور وہ بھی ساتھ ریا اور تکلف کے اور خوف بُرا کہنے خلائق سے کے کرتے ہین کاشکے یہ ذوق اور شوق نہوتا تو نماز اور روزہ خشک کر کے دین تو سلامت رکھتے قوی تر شبہ اس جگہ پیروی پیر کا ہی کہ جو کچھ اُنھون نے کیا ہی بے سند نہوگا ہم بھی اتباع اُنکا کرتے ہین یہ محض بہانہ اور حیلہ ہی بزرگون نے جو کیا ہی بغلبۂ حال اور بیخودی کے کیا ہی اور کبھی کبھی کیا ہی واسطے مصلحت وقت کے اور ساتھ اچھی نیتون کے اور خلوتون مین سنا ہی اور طریقہ نہین ٹھہرایا اور تعصب نہ کرتے تھے اور اجتماع خاص ساتھ کیفیت مخصوص کے نہ کرتے وہ ذوق وحال کہان وہ مصلحت و نیت کہان نری اس بات کی تقلید کرتے ہین اور باقی سب ترک ع بدنام کنندۂ نکو نامے چند ٭ حاشا انکو پیرون کے ساتھ کیا نسبت اور پیرون کو انپر کہان عنایت اور ایک جماعت باپ دادا کی ارث جانکر کرتے ہین بغیر اہلیت کے اُنکے حق مین صادق ہی یہ آیت انهم الفوا آباءهم ضالين فهم على آثارهم يهرعون حاصل یہ کہ جو کچھ شائع ہوا ہی اس زمانے اور ان شہرون مین کہ مجلس سماع اور رقص کی از راہ سنانے اور دکھانے کے اور حب جاہ اور شہرت کے کرتے ہین اور ایک جماعت اہل رقص یعنی حال لانے والی مانند گویّون کے ساتھ دعوت اور بغیر دعوت کے بقصد شہرت اور طمع اور توجہ لوگون کے اور بعضے ساتھ غرض حاصل کرنے نقدی کے یا طعام کے آتے ہین حاشا کہ یہ طریقہ پہلے زمانے مین اور کسی بزرگ سے نہین جاری ہوا ان کور دلون نے اُن بزرگون کو اپنے مانند سمجھا ہی کہ نقل اُنکی بطور نقالون کے کرتے ہین خوب تامل کرین کہ کیا کرتے ہین معاذ اللہ یہ کیا معیشت ہی کاش نام فقر کا اپنے پر نہ رکھتے اور لباس فقیری نہ پہنتے شرعًا اور دیانۃً تعزیر اُنکی واجب ہی نہ تعظیم اس لیے کہ تعظیم کرنے مین گویا مدد اور رغبت دلانی ہی اُنکو اس عمل پر کہ پھولتے ہین اپنے دلون مین اور قوی ہوتے ہین اسپر اور عجب تر یہ ہی کہ ان باتون کو مشائخ کے عرسون مین قرب خدا جانتے ہین عیاذًا باللہ ومنہ الاستعانۃ والیہ الالتجاء للہ الحمد تمام ہوا کلام حضرت شیخ الاسلام رح کا ٭ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْدُوْ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَاْكُلَ تَمَرَاتٍ وَيَاْكُلُهُنَّ وِتْرًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ جاتے عیدگاہ کو دن عید الفطر کے یہان تک کہ کھاتے کتنی کھجورین اور کھاتے کھجورین طاق روایت کی یہ بخاری نے ف جلدی افطار عید کو اسلیے کرتے تا مخالف ہو پہلے دنون کے جیسے رمضان مین نہ افطار کرنا واجب ہی ویسے ہی اس دن مین افطار کرنا واجب ہی اور کھجورین طاق کھانی یعنی تین یا پانچ یا سات یا کم اس سے یا زیادہ اور رعایت طاق کی ہر امر مین خوب ہی ان اللہ وتر یحب الوتر یعنی اللہ طاق ہی دوست رکھتا ہی طاق کو اور کھجورون پر افطار اس لیے کرتے کہ وہی اس وقت موجود ہوتی تھین اور بعضون نے کہا کہ حکمت کھجورون کے کھانے مین یہ تھی کہ وہ شیرین ہوتی ہین اور شیرینی تقویت بصر کرتی ہی خصوصًا وقت خلو معدہ کے پس بسبب روزون کے کہ ضعف ہو جاتا تھا اُسے تقویت ہوتی اور شیرینی موافق مقتضا ے ایمان کے ہی لکھا ہی علما نے کہ جو کوئی خواب مین دیکھے شیرینی کھاتے تو تعبیر اُسکی یہ ہی کہ حلاوت ایمان اُسکو نصیب ہو اور شیرینی نرم کرتی ہی دل کو پس اس لیے افطار شیرینی سے افضل ہی ہمرح ع ٭ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدٍ خَالَفَ الطَّرِيْقَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہوتا دن عید کا مخالفت کرتے راہ مین روایت کی یہ بخاری نے ف یعنی تشریف لیجاتے اور راہ سے اور آتے اور راہ سے اور حکمت اس فعل مین یہ تھی کہ تا گواہی عبادت کی دین دونون راہین اور رہنے والے اُنکے جن و انس اور اور کتنی ہی وجہین لکھی ہین جو چاہے اور شرحون مین دیکھ لے اور حق یہ ہی کہ یہ سب احتمالات ہین ہر ایک نے بموجب سمجھ اپنی کے کہا ہی اسرار اسکے اللہ جانے یا رسول اُسکا ہمرح ٭ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَءُ بِهٖ فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا اَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ

اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ نُصَلِّیَ فَاِنَّمَا هُوَ شَاةُ لَحْمٍ عَجَّلَهٗ لِاَهْلِهٖ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِیْ شَیْءٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی براء سے کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دن نحر کے پس فرمایا تحقیق اول اُس چیز کا کہ شروع کرین ہم بیچ اس دن اپنے کے یہ ہی کہ نماز پڑھین ہم پھر پھرین اور ذبح کرین پس جس شخص نے کہ کیا یہ یعنی تقدیم نماز اور خطبہ کی ذبح پر پس تحقیق پہونچا سنت ہماری کو اور جس شخص نے کہ ذبح کیا پہلے نماز عید سے پس سوا اسکے نہین کہ وہ بکری گوشت کی ہی جلدی کی اُسکو واسطے اہل اپنے کے نہین ہی قربانی سے کچھ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی ثواب قربانی کا نہ ملا اور مشروع یہ ہی کہ اول نماز پڑھے پھر خطبہ بعد ازان قربانی کرے اور اس حدیث مین وقت قربانی کا مذکور ہی پس اجماع ہی علما کا اسپر کہ نہین جائز قربانی کرنی پہلے طلوع ہونے فجر سے دن عید قربان کے پھر نزدیک شافعیہ کے وقت اسکا آتا ہی جب بلند ہوتا ہی آفتاب بقدر نیزہ کے اور گذر جاتا ہی بعد اسکے وقت بقدر دو رکعتون اور دو خطبون ہلکے کے پھر اگر ذبح کرے بعد اسکے جائز ہی برابر ہی کہ نماز پڑھے امام یا نہ پڑھے پس اگر ذبح کرے پہلے اسکے نہین جائز برابر ہی کہ شہر مین ہو یا باہر اور رہتا ہی نزدیک انکے وقت قربانی کا تا غروب ہونے آفتاب تیرھوین تاریخ کے اور قربانی انکے نزدیک سنت ہی اور نزدیک ابو حنیفہ کے قربانی واجب ہی صاحب نصاب پر اگرچہ نصاب نامی نہو اور وقت اسکا بعد نماز امام کے ہی بیچ حق شہر والون کے اور بیچ حق گانون والون کے بعد طلوع ہونے فجر کے اور رہتا ہی وقت اسکا بارھوین تاریخ کے اخیر تک ع + **وَعَنْ** جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا اُخْرٰی وَمَنْ لَّمْ يَذْبَحْ حَتّٰی صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلَی اسْمِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی جندب بن عبد اللہ بجلی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ذبح کرے پہلے نماز عید کے پس چاہیے کہ ذبح کرے جگہ اسکی اور قربانی اور جسنے کہ ذبح نہ کی یہان تک کہ نماز پڑھی ہمنے پس چاہیے کہ ذبح کرے اوپر نام اللہ تعالی کے یعنی پھر درست ہی قربانی اسکی اور ثواب اسکا ملتا ہی روایت کی بخاری اور مسلم نے **وَعَنِ** الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا يَذْبَحُ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهٗ وَاَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی براء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ذبح کرے پہلے نماز کے پس سوا اسکے نہین کہ ذبح کرتا ہی واسطے نفس اپنے کے یعنی اپنے کھانے کے لیے ذبح کی ثواب قربانی کا نہوا اور جسنے ذبح کی پیچھے نماز کے پس تحقیق پوری ہوئی قربانی اسکی اور پہونچا سنت مسلمین کو یعنی موافقت کی انکے طریقہ کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہی مذہب جمہور کا ہی اور تعجب ہی کہ امام شافعی نے باوجود وارد ہونے حدیثون صحیحہ کے کیون مخالفت کی جمہور کی کہ کہا برابر ہی کہ امام پڑھے نماز یا نہ پڑھے جیسے کہ اوپر مذہب انکا مذکور ہوا ع + **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰی رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عمر رض سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ذبح کرتے اور نحر کرتے عیدگاہ مین روایت کی یہ بخاری نے **ف** بکری اور دنبہ اور بھیڑ اور گائین اور بھینس اور اونٹ خواہ نر ہو خواہ مادہ انکے سوا قربانی درست نہین اور سوا اونٹ کے اور جانورون کے حلال کرنے کو ذبح کہتے ہین اور اونٹ کے حلال کرنے کو نحر کہتے ہین اور طور نحر کا یہ ہی کہ اونٹ کو کھڑا کرتے ہین اور نیزہ اسکے سینہ مین مارتے ہین اس سے وہ زمین پر گر پڑتا ہی اور اونٹ کو ذبح کرنا بھی جائز ہی لیکن نحر افضل ہی ع

وسوانا **الفصل الثانی** فصل دوسری **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُوْنَ فِيْهِمَا فَقَالَ مَا هٰذَانِ الْيَوْمَانِ قَالُوْا كُنَّا نَلْعَبُ فِيْهِمَا فِی الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَبْدَلَكُمُ اللّٰهُ بِهِمَا خَيْرًا مِّنْهُمَا يَوْمَ الْاَضْحٰی وَيَوْمَ الْفِطْرِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہی انس سے کہ تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

مدینہ میں اور مدینہ والوں کو دو دن تھے کہ کھیلتے تھے انمیں اور خوشیاں کرتے تھے پس فرمایا حضرت نے کیسے ہیں یہ دو دن عرض کیا اصحاب نے تھے ہم
کھیلتے ان دونوں میں جاہلیت میں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق گردانا اللہ تعالیٰ نے واسطے تمہارے بدلے ان دونوں کے
بہتر انسے دن عید قربان کا اور دن عید فطر کا روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** دو دن تھے کہ کھیلتے تھے انمیں ایک انمیں سے دن نوروز کا ہے کہ اُسدن
تحویل آفتاب کی ہوتی ہے حمل میں اور دوسرا دن مہرجان کا کہ اُس روز تحویل آفتاب کی میزان میں ہوتی ہے پس ان دنوں میں ہوا معتدل ہوتی ہے
اور رات دن برابر ہوتے ہیں حکمائے ان دونوں کو اختیار کیا تھا خوشی کے لیے پس وہی رسم لوگوں میں چلی آتی تھی حتیٰ کہ جب مسلمان ہوئے
ابتدا میں بحسب عادت کے اُسی طرح خوشی کرتے تھے حضرت نے اُسکی حقیقت پوچھی صحابہ نے عرض کیا کہ قدیم سے یہ رسم چلی آتی ہے اسکی حقیقت کا
ہمیں علم نہیں حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں عوض اُنکے دو دن عیدوں کے عطا فرمائے ہیں انمیں خوشی کرنی چاہیے گویا اشارہ ہے اسپر کہ عید حقیقی
اور خوشی مومن کو چاہیے کہ عبادت کے دن کرے پس اس حدیث میں نہی ہے لہو و لعب سے اُن دنوں میں اور اشارہ خفی اسپر ہے کہ کچھ لہو اور خوشی کہ جسمیں
فحش اور نکلنا طریقہ دین سے نہو اگر عیدین میں کرے تو جائز ہے اور اسمیں نہی ہے تعظیم عیدوں مشرکین کی سے اور اُنکے رسموں کے برتنے سے اور خوشی کرنے
سے انمیں اور منع ہے حاضر ہونے سے اُنکی عیدوں میں حتیٰ کہ بعضے علمانے حکم کفر کا کیا ہے کہا ابو حفص کبیر حنفی نے کہ جو کوئی تحفہ بھیجے نوروز کو انڈا طرف
مشرک کے واسطے تعظیم اسدن کے پس وہ کافر ہوتا ہے اور نابود ہوتے ہیں اعمال اُسکے اور کہا قاضی ابو المحاسن حسن بن منصور حنفی نے کہ جو کوئی
خریدے انمیں وہ چیز کہ نہیں خریدتا ہے غیر اسکی میں یعنی جیسے یہاں کھیلیں وغیرہ دوالی میں لیتے ہیں یا تحفہ بھیجے انمیں کسی کو پس اگر ارادہ کرے ساتھ
اسکے تعظیم اُسدن کا جیسے کہ تعظیم کرتے ہیں اُسکی کافر پس کافر ہوتا ہے اور اگر ارادہ کرے ساتھ خریدنے کے تنعم کا اور ساتھ ہدیہ بھیجنے کے محبت کا
بحسب عادت کے تو کافر نہیں ہوتا لیکن مکروہ ہے کہ مشابہت کافروں کے ساتھ ہوتی ہے پس احتراز کرے اس سے بھی اور دن عاشورا کے اگر
اظہار خوشی کا کرے تو مشابہت ہوتی ہے ساتھ خوارج کے اور اگر اُسدن ظاہر کرے علامتیں غم کی تو مشابہت ہوتی ہے روافض کے ساتھ ان دونوں
باتوں سے بچے اور شریک ہوتے ہیں روافض مجوسیوں کے بسبب تعظیم کرنے نوروز کے اور سبب یہ بیان کرتے ہیں کہ اسدن میں قتل کیے گئے ہیں حضرت
عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ٹھہری خلافت حضرت علی علیہ السلام کو ع ح ع ق اور فتاوی ذخیرہ میں ہے کہ جو کوئی نکلے ہولی یا دوالی کے
دیکھنے کے لیے وہ کافر ہوتا ہے اس لیے کہ اُسمیں اعلان کفر کا ہوتا ہے پس گویا کہ اُسنے مدد کی کفر پر اور اسی قیاس پر نکلنا طرف نوروز مجوس کے اور موافقت کرنی
ساتھ اُنکے جیسے کہ بعضے مسلمان اسدن میں کرتے ہیں موجب کفر کے ہیں انتہی اور تجنیس میں ہے کہ متفق ہیں مشائخ ہمارے اسپر کہ جسنے اچھا جانا امر کفار کو
اچھا پس وہ کافر ہوا انتہی اور اسی طرح جو کوئی اچھا جانے کلام اہل ہوا کو یعنی صوفیہ خلاف شرع کو اور کہے کہ یہ کلام معنوی ہے یا کہے کہ یہ کلام ہے یا
معنی اسکے صحیح ہیں اگر وہ کلام کفر ہے تو اچھا جاننے والا بھی اُسکا کافر ہوتا ہے کذا فی الظہیریۃ اور نوادر الفتاوی میں ہے کہ جو کوئی رسوم ہندوں کو
اچھا جانے کافر ہوتا ہے اور عمدۃ الاسلام میں ہے کہ جو کوئی رسمیں کافروں کی کرے جیسے کہ نئے گھر میں بیل اور گھوڑے سرخ و زرد رنگے یا بندھن وار
باندھے یا گرہ سبز باندھے کافر ہوتا ہے **وعن** بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ وَلَا
يَطْعَمُ يَوْمَ الْأَضْحٰى حَتّٰى يُصَلِّيَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں نکلتے تھے
دن فطر کے یعنی نماز کے لیے یہاں تک کہ کھاتے کچھ اور نہ کھاتے دن عید قربان کے یہاں تک کہ نماز پڑھتے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ
اور دارمی نے **ف** سبب کھا کر تشریف لیجانے کا روز عید کے اوپر مذکور ہو چکا ہے اور عید قربان کو بعد نماز کے کھاتے واسطے رفاقت فقرا کے
اس لیے کہ جب لوگ گوشت قربانی کا کرتے جب وہ کھاتے پس حضرت بھی اُنکے لیے تاخیر فرماتے ع ح ع **وعن** كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِی الْعِیْدَیْنِ فِی الْاُوْلٰی سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِی الْاٰخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے کثیر بن عبد اللہ سے کہ اُسنے نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نقل کی کثیر کے دادا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی بیچ نماز دونوں عیدوں کے پہلی رکعت میں سات تکبیریں پہلی قراءت سے اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں پہلی قراءت سے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف یعنی سات تکبیریں پہلی رکعت میں سوائے تکبیر تحریمہ اور تکبیر رکوع کے کہیں پہلے قراءت کے اور پانچ دوسری رکعت میں سوائے تکبیر قیام اور تکبیر رکوع کے پہلے قراءت کے اور عمل کیا ہے اسپر شافعی نے اور یہ مسئلہ آگے مفصل لکھا جاویگا انشاء اللہ تعالیٰ ع

وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ كَبَّرُوْا فِی الْعِیْدَیْنِ وَالْاِسْتِسْقَاءِ سَبْعًا وَخَمْسًا وَصَلَّوْا قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَجَهَرُوْا بِالْقِرَاءَةِ رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ اور روایت ہے جعفر بن محمد سے بطریق ارسال کے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ تکبیر کہتے دونوں عیدوں میں اور نماز استسقا میں سات اور پانچ اور نماز پڑھتے پہلے خطبہ سے یعنی عید کی اور استسقا کی اور پکار کر پڑھتے قراءت روایت کی یہ شافعی نے ف جعفر یعنی امام جعفر صادق بیٹے امام محمد باقر کے بیٹے علی یعنی امام زین العابدین بیٹے امام حسینؓ بن علی کے اور سات اور پانچ یعنی پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ تکبیریں کہتے اسی پر عمل ہے شافعی کا

وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا مُوْسٰی وَحُذَیْفَةَ كَیْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُكَبِّرُ فِی الْاَضْحٰی وَالْفِطْرِ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰی كَانَ یُكَبِّرُ اَرْبَعًا تَكْبِیْرَهٗ عَلَی الْجَنَائِزِ فَقَالَ حُذَیْفَةُ صَدَقَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے سعید بن العاص سے کہ کہا پوچھا میں نے ابوموسیٰ اور حذیفہ سے کہ کسطرح تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے نماز عید قربان اور عید الفطر میں پس کہا ابوموسیٰ نے تھے تکبیر کہتے چار مانند تکبیر کہنے اُنکے کے جنازے پر پس کہا حذیفہ نے سچ کہا ابوموسیٰ نے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی جیسے چار تکبیریں جنازے کی نماز میں کہتے اسی طرح چار چار تکبیریں ہر رکعت عید کی میں کہتے اور پہلی رکعت میں کہتے چار تکبیریں پہلے قراءت سے تکبیر تحریمہ سمیت اور دوسری رکعت میں پیچھے قراءت سے چار تکبیریں کہتے تکبیر رکوع سمیت اور حدیثیں تکبیرات عید کی مختلف آئی ہیں اس لیے اختلاف ہوا اماموں میں تینوں اماموں کے نزدیک سات تکبیریں ہیں پہلی رکعت میں اور پانچ دوسری رکعت میں ولیکن نزدیک مالکؒ اور احمدؒ کے پہلی رکعت میں سات تکبیریں مع تکبیر تحریمہ کے ہیں اور دوسری میں پانچ سوائے تکبیر قیام کے اور نزدیک شافعیؒ کے پہلی رکعت میں بھی سات ہیں سوائے تکبیر تحریمہ کے اور دوسری میں بھی پانچ سوائے تکبیر قیام کے اور ہمارے نزدیک تین اول رکعت میں اور تین دوسری رکعت میں سوائے تکبیر تحریمہ اور تکبیر رکوع کے جیسا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا اور یہی مذہب ابن مسعود کا ہے اور امام شافعیؒ نے جو اختیار کیا ہے مذہب ابن عباسؓ کا ہے اور اور جو حدیثیں کہ سند اُنکی ہیں اُنکی صحت اور ضعف میں اور اُنکی سندوں میں کلام بہت ہے یہاں بخوف درازگی کے نہیں ذکر کیا جاتا اور ہمارے علما نے کہا ہے کہ جب حدیثیں مختلف آئیں ہمنے کم کو اختیار کیا اس لیے کہ تکبیریں اور رفع یدین خلاف معمول کے ہیں پس اختیار کرنا کم کا اولیٰ ہے کذا فی الہدایہ ع

وَعَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نُوْوِلَ یَوْمَ الْعِیْدِ قَوْسًا فَخَطَبَ عَلَیْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے براء سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیے گئے دن عید کے کمان پس خطبہ کہا اُسپر روایت کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی جیسے عصا ٹیک کر خطبہ پڑھتے ہیں ویسے ہی کمان ٹیک کر خطبہ پڑھا

وَعَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَطَبَ یَعْتَمِدُ عَلٰی عَنَزَتِهٖ اِعْتِمَادًا رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ اور روایت ہے عطا سے بطریق ارسال کے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت

خطبہ فرماتے تکیہ کرتے برچھی اپنی پر تکیہ کرنا یعنی ٹیک کر کھڑے ہوتے روایت کی یہ شافعی نے **وعن** جابرٍ قَالَ شَهِدْتُ الصَّلٰوةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ عِيْدٍ فَبَدَأَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَامَ مُتَّكِئًا عَلٰى بِلَالٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ النَّاسَ وَذَكَّرَهُمْ وَحَثَّهُمْ عَلٰى طَاعَتِهٖ وَمَضٰى اِلَى النِّسَاءِ وَمَعَهٗ بِلَالٌ فَاَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا حاضر ہوا مین نماز مین ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ دن عید کے پس شروع کی نماز پہلے خطبہ کے بغیر اذان و تکبیر کے پس جبکہ پڑھ چکے نماز کھڑے ہوئے یعنی خطبہ کے لیے تکیہ کیے ہوئے بلال پر پس حمد کی اللہ کی اور تعریف کی اُسپر اور نصیحت کی لوگون کو اور یاد دلایا اُنکو ثواب اور عذاب اور رغبت دلائی اُنکو اوپر بندگی اللہ کے اور تشریف لے گئے طرف عورتون کے اور ساتھ اُنکے بلال تھے پس حکم کیا اُنکو ساتھ تقوی اللہ کے اور نصیحت کی اُنکو اور یاد دلایا اُنکو ثواب و عذاب روایت کی یہ نسائی نے **ف** اس حدیث سے یہ نکلا کہ خطیب کو لائق ہے یہ کہ ٹیکے کوئی چیز مانند تلوار اور کمان اور برچھی اور عصا کے یا تکیہ کرے آدمی پر جیسے عیدین **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ فِيْ طَرِيْقٍ رَجَعَ فِيْ غَيْرِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ نکلتے دن عید کے بیچ ایک راہ کے پھر کر آتے اور راہ سے روایت کی یہ ترمذی اور دارمی نے **ف** سبب اسکا پہلی فصل مین بیان ہو چکا اور جب جاوے عیدگاہ کو تو تکبیر کہتا جاوے راہ مین پس صاحبینؒ کے نزدیک دونون عیدون مین پکار کر اور امام اعظمؒ کے نزدیک عید الفطر مین چپکے کہے اور عید قربان مین پکار کر کہے **وعنه** اَنَّهٗ اَصَابَهُمْ مَطَرٌ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ فَصَلّٰى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعِيْدِ فِي الْمَسْجِدِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے انہین سے یہ کہ پہونچا صحابہ کو مینہ عید کے دن پس نماز پڑھائی اُنکو عید کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد مین روایت کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی حضرت نماز عید کی جنگل مین پڑھتے تھے مگر جب مینہ برستا ہوتا تو مسجد مین پڑھتے پس معلوم ہوا کہ افضل ادا کرنا اسکا جنگل مین ہے اور عذر ہو تو مسجد مین پڑھے اور ظاہر یہ ہے کہ معتمد بیچ مکہ کے یہ ہے کہ نماز پڑھے عید کی مسجد الحرام مین چنانچہ ان ایام مین عمل اسی پر ہے اور اسی طرح مدینہ منورہ مین بھی مسجد نبوی مین پڑھتے ہین ۱۲ **وعن** اَبِي الْحُوَيْرِثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَهُوَ بِنَجْرَانَ عَجِّلِ الْاَضْحٰى وَاَخِّرِ الْفِطْرَ وَذَكِّرِ النَّاسَ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ اور روایت ہے ابی الحویرث سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا طرف عمرو بن حزم کے اور وہ تھے نجران مین یہ کہ جلد پڑھ عید قربان اور تاخیر کر عید فطر کو اور نصیحت کر لوگون کو یعنی خطبہ مین روایت کی یہ شافعی نے **ف** نجران نام ایک شہر کا ہے حضرت نے وہان کا عامل کر کے عمرو بن حزم کو بھیجا تھا ان دنون مین عمر اُنکی سترہ برس کی تھی اُنکو حضرت نے یہ احکام لکھ بھیجے اور عید قربان کی جلدی کرنے کو اس لیے فرمایا کہ بعد اسکے لوگ قربانی ذبح کرنے مین مشغول ہون اور عید فطر مین تاخیر کو فرمایا اس لیے کہ لوگ صدقہ فطر کا ادا کرلین **وعن** اَبِيْ عُمَيْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عُمُوْمَةٍ لَّهٗ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَكْبًا جَاءُوْا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّهُمْ رَاَوُا الْهِلَالَ بِالْاَمْسِ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يُّفْطِرُوْا وَاِذَا اَصْبَحُوْا اَنْ يَّغْدُوْا اِلٰى مُصَلَّاهُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی عمیر بن انس سے کہ نقل کی اپنے چچاؤن سے کہ تھے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ کہ قافلہ آیا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گواہی دیتے تھے یہ کہ انھون نے دیکھا چاند عید کا کل پس حکم کیا حضرتؐ نے صحابہ کو یہ کہ افطار کرین اور جب صبح کرین جاوین طرف عیدگاہ اپنی کے روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** یعنی تیسوین شب کو اہل مدینہ نے چاند عید کا نہ دیکھا صبح کو روزہ رکھا ایک قافلہ باہر سے آیا اُسنے خبر دی کہ ہمنے کل دیکھا ہے چاند حضرتؐ نے حکم فرمایا افطار کا اور فرمایا کہ نماز کل پڑھین اس لیے کہ وہ بعد زوال کے آئے تھے وقت نماز عید کا نہ رہا تھا چنانچہ ایک روایت مین صریح آیا ہے انہم قدموا آخر النہار اور اسی پر عمل ہے امام اعظمؒ کا

وقت نماز عید کا شروع ہوتا ہی جبکہ آفتاب بلند ہوتا ہی اور باقی رہتا ہی وقت زوال تک شرح منیہ مین لکھا ہی کہ اگر پیش آوے کچھ عذر کہ باز رکھے نماز سے دن فطر کے پہلے زوال سے تو پڑھین اسکو دوسرے دن پہلے زوال کے اور اگر باز رکھے عذر نماز سے دوسرے دن تو پھر نہ پڑھین بخلاف عید قربان کے کہ وہ پڑھی جاوے تیسرے دن بھی اگر باز رکھے عذر نماز سے پہلے دن اور دوسرے دن اور اسی طرح اگر تاخیر کرے عید قربان کو دوسرے یا تیسرے دن تک جائز ہی لیکن برا ہی ۱۲ ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابن جریج قال اخبرنی عطاء عن ابن عباس وجابر بن عبد اللہ قالا لم یکن یؤذن یوم الفطر ولا یوم الاضحی ثم سألتہ یعنی عطاء بعد حین عن ذلک فاخبرنی قال اخبرنی جابر بن عبد اللہ ان لا اذان للصلوٰۃ یوم الفطر حین یخرج الامام ولا بعد ما یخرج ولا اقامۃ ولا نداء ولا شیء لا نداء یومئذ ولا اقامۃ رواہ مسلم روایت ہی ابن جریج سے کہ کہا خبر دی مجکو عطا نے ابن عباس سے اور جابر بن عبد اللہ سے کہ کہا دونون نے نہتھی اذان دیجاتی دن عید کے اور نہ دن عید قربان کے پھر پوچھا مین نے اُس سے یعنی عطاء سے بعد مدت کے یہی مسئلہ مذکورہ پس خبر دی مجکو عطا نے کہا کہ خبر دی مجکو جابر بن عبد اللہ نے یہ کہ نہین اذان ہی واسطے نماز کے دن عید فطر کے جسوقت کہ نکلے امام اور نہ بعد نکلنے کے اور نہ تکبیر ہی اور نہ پکارنا ہی اور نہ کچھ اور نہین آواز اُسدن اور نہ تکبیر روایت کی یہ مسلم نے **ف** جریج نے عطاء سے دوبارہ تفصیل اس مسئلہ مذکورہ کی پوچھی یا احتیاطاً بعینہ وہی مسئلہ پوچھا اور جواب مین فقط دن فطر ہی کا ذکر کیا اس لیے کہ کافی ہی اسی پر دوسری عید کو قیاس کر لیگا اور نہ پکارنا کہ کہین الصلوٰۃ الصلوٰۃ اور مانند اسکے اور نہ کچھ اور یہ تاکید ہی لا نداء کی اور اسکے بعد پھر تاکید ہی لا نداء و لا اقامۃ کذا ذکر الشیخ رح اور ملا علی نے لکھا ہی کہ لفظ لا نداء اول سے آخر تک تاکید ہی پہلے جملہ کے اور لائق ہی کہ تفسیر کیجاوے ندا کی ساتھ اذان کے اس لیے کہ مستحب ہی بالاتفاق یہ کہ پکارا جاوے الصلوٰۃ جامعۃ انتہی ان دونون قولون مین تعارض ہوا تطبیق انمین یون دیجاوے کہ حضرت شیخ نے جو نفی کی ہی تو عیدگاہ مین کہنے کی اور بطریق التزام کے کہنے کے نفی کی ہی اور ملا علی نے جو مستحب لکھا ہی تو خارج عیدگاہ کے اور کبھی کبھی کے کہنے کو واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ مولانا

وعن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخرج یوم الاضحی ویوم الفطر فیبدأ بالصلوٰۃ فاذا صلی صلوٰتہ قام فاقبل علی الناس وھم جلوس فی مصلاھم فان کانت لہ حاجۃ ببعث ذکرہ للناس او کانت لہ حاجۃ بغیر ذلک امرھم بھا وکان یقول تصدقوا تصدقوا تصدقوا وکان اکثر من یتصدق النساء ثم ینصرف فلم یزل کذلک حتی کان مروان بن الحکم فخرجت مخاصرا مروان حتی اتینا المصلی فاذا کثیر بن الصلت قد بنی منبرا من طین ولبن فاذا مروان ینازعنی یدہ کانہ یجرنی نحو المنبر وانا اجرہ نحو الصلوٰۃ فلما رأیت ذلک منہ قلت این الابتداء بالصلوٰۃ فقال لا یا ابا سعید قد ترک ما تعلم قلت کلا والذی نفسی بیدہ لا تاتون بخیر مما اعلم ثلث مرار ثم انصرف رواہ مسلم

اور روایت ہی ابی سعید خدری سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے نکلتے دن عید قربان کے اور دن عید فطر کے پس شروع کرتے نماز پھر جسوقت پڑھ چکتے اپنی نماز کھڑے ہوتے یعنی خطبہ کے لیے پھر متوجہ ہوتے طرف لوگون کے اور لوگ بیٹھے ہوتے بیچ جگہ نماز اپنی کے پس اگر ہوتی حضرت کو حاجت بھیجنے لشکر کی ذکر کرتے اسکو روبرو لوگون کے اور بھیجتے یا ہوتی انکو حاجت کسی اور کام کی یعنی مسلمانون کے فائدے کی بات کی حکم فرماتے انکو ساتھ اسکے اور تھے حضرت فرماتے یعنی خطبہ مین خیر دو خیر دو خیر دو اور تھین اکثر تصدق کرنے والی عورتین پھر پھرتے حضرت اپنے مکان کو پس ہمیشہ رہا امر اسی طرح یعنی نماز پہلے خطبہ کی پڑھا کرتے تھے اور خطبہ زمین پر پڑھتے نہ منبر پر چارون خلفا کے زمانے مین اور بعد انکے یہان تک کہ ہوا مروان بن حکم یعنی حاکم ہوا مدینہ کا معاویہ کی طرف سے پس نکلا مین ہاتھ مین ہاتھ پکڑے ہوئے مروان کے یہان تک کہ آئے ہم عیدگاہ مین پس ناگہان کثیر بن صلت نے

تحقیق بنایا منبر مٹی اور کچی اینٹ سے پس ناگہان مروان کھینچتا تھا مجکو ساتھ ہاتھ اپنے کے گویا کہ وہ کھینچتا تھا مجکو طرف منبر کے یعنی تا خطبہ پہلے نماز سے پڑھے اور مین کھینچتا تھا اُسکو طرف نماز کے یعنی تا نماز پہلے خطبہ سے پڑھے پس جب دیکھا مین نے یہ اُس سے کہا مین نے کہان ہے ابتدا کرنا ساتھ نماز کے یعنی جو کہ فعل حضرتؐ کا اور خلفا کا تھا پس کہا مروان نے مت جھگڑے ابو سعید تحقیق چھوڑی گئی وہ چیز کہ تو جانتا ہے یعنی پہلے پڑھنا نماز کا چھوڑ دیا مین نے واسطے مصلحت کے کہ وہ مصلحت یہ ہے کہ اگر نماز پہلے پڑھتے تو لوگ انتظار خطبہ کا نہ کرتے کہا مین نے یون نہین قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہے نہین لاؤ گے تم بہتر اُس چیز سے کہ جانتا ہون مین کہی مین نے یہ بات تین بار پھر پھرا ابو سعید یعنی جماعت مین نہ شریک ہوا بسبب اس فعل بد مروان کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** شاید دو تین بار فرماتے تاکید کے لیے یا اشارہ ہے طرف تین حالتون کے یعنی ایک دو واسطے دنیا اپنی کے اور ایک دو واسطے موت اپنی کے اور ایک دو واسطے آخرت اپنی کے اور مخاصر کہتے ہین اسکو کہ چلین دو شخص آپس مین ہاتھ پکڑے ہوئے اسطرح کہ ہاتھ ہر ایک کا نزدیک کوکھ دوسرے کے ہو اور مروان ۲ سنہ ہجری مین پیدا ہوا اور دیکھا نہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کثیر بن صلت بھی پیدا ہوا حضرتؐ کے زمانے مین اسی سبب سے جامع الاصول والے نے اُسکو صحابیون مین گنا ہے اور بعضون نے کہا کہ تابعی تھا گھر اُسکا عیدگاہ کے پاس تھا اُسنے منبر بنایا تا خطبہ اُسپر پڑھا جاوے جیسی کہ وہ سنت ہے جمعہ مین اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اول منبر عیدگاہ مین مروان نے بنوایا اور پھر احتمال یہ بھی ہے کہ معنی اسکے یہ ہون کہ پھرا مروان طرف منبر کے تا خطبہ پڑھے اور نہ سنی بات ابو سعید کی کہ نماز پہلے خطبہ کے پڑھنی چاہیے اور عیدین کی نماز یون ہے کہ دو رکعتین پڑھے اول تکبیر تحریمہ کہے پھر سبحانک اللہم پڑھے پھر تین تکبیرین کہے ہر بار ہاتھ کانون تک اُٹھاوے اور مابین تکبیرون کے ہاتھ چھوڑے رکھے بقدر تین تین تسبیح کے پھر اعوذ و بسم اللہ کہکر سورۂ فاتحہ پڑھے اور ایک سورت اور ساتھ اُسکے پڑھے اور مستحب یہ ہے کہ عیدین مین اور جمعہ مین سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتٰک حدیث الغاشیہ پڑھے پھر رکوع اور سجدہ کرے جب دوسری رکعت شروع کرے تو ابتدا کرے ساتھ قرأت کے پھر تین تکبیرین کہے بطور سابق اور چوتھی تکبیر کہکر رکوع مین جاوے اور بعد اسکے دو خطبہ پڑھے پس عید کے خطبہ مین تعلیم کرے لوگون کو احکام فطرہ کے اور عید الضحی مین تعلیم کرے احکام قربانی کے اور تکبیر تشریق کی اور واجب ہے کہ عرفہ کی فجر سے تا عصر تیرھوین کے تکبیر کہے ایکبار ہر فرض پڑھنے والا بعد پڑھنے فرض کے اور تکبیر یون کہے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد ۱۲ ع ح ملتقی

باب فی الاضحیۃ

یہ باب ہے بیچ بیان قربانی کے **ف** قربانی کرنی واجب ہے مذہب حنفی مین ہر مسلمان مقیم غنی پر یعنی جو کہ مالک نصاب کا ہو اگرچہ نصاب نامی نہو اور نزدیک امام شافعی کے سنت موکدہ ہے اور مشہور و مختار مذہب امام احمد کے مین بھی یہی ہے ۱۲ ع

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** اَنَسٍ قَالَ ضَحّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِکَبْشَیْنِ اَمْلَحَیْنِ اَقْرَنَیْنِ ذَبَحَھُمَا بِیَدِہٖ وَسَمّٰی وَکَبَّرَ قَالَ رَاَیْتُہٗ وَاضِعًا قَدَمَہٗ عَلٰی صِفَاحِھِمَا وَیَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا قربانی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دو دنبون ابلق سینگ دار کے یعنی دراز تھے سینگ یا ٹوٹے نہ تھے ذبح کیا اُنکو ساتھ ہاتھ اپنے کے اور بسم اللہ کہی اور تکبیر کہی کہا انس نے دیکھا مین نے حضرتؐ کو کہ رکھے ہوئے تھے قدم اپنا اوپر پہلو یا کلّہ اُنکے کے اور کہتے تھے بسم اللہ و اللہ اکبر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مستحب ہے کہ قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرے جو کہ جانتا ہو آداب ذبح کے ورنہ امر کرے وقت ذبح کے اور اور ذبح کرے اور اللہ کا نام لینا وقت ذبح کے شرط ہے ہمارے نزدیک اور تکبیر کہنی مستحب ہے سب کے نزدیک اور فرمانے بسم اللہ و اللہ اکبر اسمین اشارہ ہے اسپر کہ لفظ و اللہ اکبر واو سمیت کہنا افضل ہے اور مکروہ ہے وقت ذبح کے درود پڑھنا نزدیک جمہور کے سوائے شافعی کے کہ اُنکے نزدیک سنت ہے ۱۲ ع **وعن** عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِکَبْشٍ اَقْرَنَ یَطَاُ فِیْ سَوَادٍ وَیَبْرُکُ فِیْ سَوَادٍ

وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ فَأُتِيَ بِهِ لِيُضَحِّيَ بِهِ قَالَ يَا عَائِشَةُ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ فَفَعَلَتْ ثُمَّ أَخَذَهَا وَأَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحّٰى بِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حضرت عائشہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ لانے دُنبے سینگ دار کے کہ چلتا ہو سیاہی مین یعنی پانون سیاہ ہون اور بیٹھتا ہو سیاہی مین یعنی سینہ اور پیٹ سیاہ ہو اور دیکھتا ہو سیاہی مین یعنی آنکھون کے گرد سیاہی ہو پس لائے گئے آنحضرتؐ ایسا دنبہ تاکہ قربانی کرین ساتھ اُسکے فرمایا اے عائشہؓ لے آ تو چھری پھر فرمایا تیز کر اسکو ساتھ پتھر کے پس تیز کی مین نے پھر لیا اُسکو اور پکڑا دنبے کو پس لٹایا اُسکو پھر ارادہ کیا ذبح اُسکے کا پھر کہا بسم اللہ آخر تک یعنی ذبح کرتا ہون ساتھ نام اللہ کے یا الٰہی قبول کر محمدؐ سے اور آل محمدؐ سے اور امت محمدؐ سے پھر قربانی کی ساتھ اُسکے روایت کی یہ مسلم نے ف تیز کر اسکو مکروہ ہی تیز کرنا چھری کا سامنے جانور کے کہ ذبح کیا چاہتا ہی اُسکو اس لیے کہ حضرت عمرؓ نے مارا ساتھ دُرّے کے ایک شخص کو کہ کیا اُسنے یہ اور مکروہ ہی ذبح کرنا جانور کا سامنے دوسرے جانور کے اور حضرتؐ نے جو اسطرح کہکر ذبح کیا تو مراد اس سے شریک کرنا ہی ثواب مین امت کو نہ یہ کہ قربانی سب کی طرف سے کی اس لیے کہ قربانی کرنا ایک بکری کا کئی کی طرف سے درست نہین ہے ع + وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ذبح کرو مگر مسنہ کو مگر یہ کہ نہ پاؤ تم پس ذبح کرو جذعہ دنبہ یا بھیڑ سے روایت کی یہ مسلم نے ف شرح اس حدیث کی تفصیل لکھتی ہی بیان اُسکا بموجب مذہب حنفی کے یہ ہی کہ مسنہ اونٹون مین وہ ہی کہ پورے پانچ برس کا ہو کر چھٹے مین شروع ہوا ہو اور گائے بیل بھینس مین وہ ہی کہ دو برس کا پورا ہو کر تیسرے مین شروع ہوا ہو بکری اور دنبہ بھیڑ مین وہ ہی کہ ایک برس کا پورا ہو کر دوسرے مین شروع ہوا ہو پس ان سب اقسام مین مسنہ ہونا شرط ہی قربانی کے لیے مگر دنبہ اور بھیڑ کا اگر جذعہ بھی ہو تو درست ہی اور جذعہ اُسکو کہتے ہین کہ چھ مہینے سے زیادہ ہو اور برس روز سے کم اور کہا بعضون نے کہ یہ اُس صورت مین درست ہی کہ فربہ ہو ایسا کہ اگر مسنہ مین ملجاوے تو مشتبہ ہو دیکھنے والے پر دوسرے کہ وہ مسنہ ہی اگر چھوٹا اور دُبلا ہو درست نہین اور حدیث کی ظاہر عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ اگر مسنہ بہم نہ پہونچے یا قیمت اسکی میسر نہو تو جذعہ درست ہی اور نہین تو نہین لیکن فقہا کے نزدیک یہ محمول ہی استحباب پر یعنی مستحب یون ہین ہی کہ اگر مسنہ بہم پہونچے تو جذعہ نہ کرے اور اگر بہم نہ پہونچے تو کرے پس اگر میسر ہوتے ہوئے بھی جذعہ کریگا تو درست ہی ع ح + وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُودٌ فَذَكَرَهُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهِ أَنْتَ وَفِي رِوَايَةٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَصَابَنِي جَذَعٌ قَالَ ضَحِّ بِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عقبہ بن عامرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا اُنکو ریوڑ بکریون کا کہ بانٹین اُنکو اوپر صحابیون آنحضرتؐ کے بطریق قربانی کے پس باقی رہا بعد تقسیم کے ایک بچہ بکری کا پس ذکر کیا اُسکو روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا قربانی کر ساتھ اُسکے اور ایک روایت مین ہی کہ کہا مین نے یا رسول اللہ پہونچا مجکو ایک بچہ دنبہ کا فرمایا قربانی کر ساتھ اُسکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عتود کہتے ہین بکری کے بچہ کو کہ قوی ہو اور برس دن کا ہو اسمین دلیل ہی اوپر جائز ہونے قربانی کے ساتھ بکری کے بچہ کے کہ برس دن کا ہو اور یہی مذہب ہمارا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ عتود بکری کے بچہ کو کہتے ہین جو کہ چھ مہینے سے زیادہ کا ہو اس صورت مین یہ حکم مخصوص ساتھ عقبہ بن عامرؓ کے ہی اور کو نہین درست اور جذعہ دُنبے کا بچہ جو کہ چھ مہینے سے زیادہ کا ہو ع ح + وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ذبح کرتے اور نحر کرتے عیدگاہ مین روایت کی یہ بخاری نے ف معنی ذبح اور نحر کے باب صلوۃ العیدین کی پہلی فصل کے اخیر مین بیان ہو چکے ہین اور

افضل ہے کرنا قربانی کا عیدگاہ میں ۔ ع ۔ **وعن** جابر اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْبَقَرَۃُ عَنْ سَبْعَۃٍ وَالْجَزُوْرُ
عَنْ سَبْعَۃٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَاللَّفْظُ لَہٗ اور روایت ہے جابر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گائی سات کی طرف سے
کفایت کرتی ہے اور اونٹ بھی سات کی طرف سے روایت کی یہ مسلم اور ابوداؤد نے اور لفظ ہیں ابوداود کے **وعن** اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَاَرَادَ بَعْضُکُمْ اَنْ یُّضَحِّیَ فَلَا یَمَسَّ مِنْ شَعْرِہٖ وَبَشَرِہٖ شَیْئًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ
فَلَا یَاْخُذَنَّ شَعْرًا وَلَا یَقْلِمَنَّ ظُفْرًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ مَنْ رَاٰی ھِلَالَ ذِی الْحِجَّۃِ وَاَرَادَ اَنْ یُّضَحِّیَ فَلَا یَاْخُذْ
مِنْ شَعْرِہٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ آوے اول
دہا بقرعید کا اور ارادہ کرے بعض تمہارا قربانی کرنے کا پس نہ دور کرے بال اپنے اور ناخن اپنے ذرا بھی اور بیچ ایک روایت کے پس نہ لیوے
بال اور نہ ترشواوے ناخن اور بیچ ایک روایت کے ہے کہ جو شخص کہ دیکھے چاند بقرعید کا اور ارادہ کرے قربانی کا پس نہ لیوے بال اپنے اور نہ ناخن اپنے
روایت کی یہ مسلم نے ف بال وغیرہ لینے کو منع فرمایا تا مشابہت ہو احرام والوں کے ساتھ اور نہی اسمیں تنزیہی ہے پس نہ لینا بالوں وغیرہ کا مستحب ہے
اور خلاف اسکا ترک اولی ہے اور امام شافعی کے نزدیک خلاف اسکا مکروہ ہے ۔ ع ۔ **وعن** ابن عباس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَیَّامٍ اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ فِیْھِنَّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ ھٰذِہِ الْاَیَّامِ الْعَشْرِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
وَلَا الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ وَلَا الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِہٖ وَمَالِہٖ فَلَمْ یَرْجِعْ
مِنْ ذٰلِکَ بِشَیْءٍ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی دن کہ عمل نیک
اُسمیں بہت محبوب ہو طرف اللہ کے ان دس دنوں سے کہ دہا بقرعید کا ہے کہا اصحابہ نے یا رسول اللہ اور نہ جہاد بیچ راہ خدا کے کہ بیچ غیر ان ایام کے
واقع ہو محبوب تر ہے طرف اللہ کے ان دنوں کے اعمال سے فرمایا اور نہ جہاد بیچ راہ خدا کے یعنی وہ بھی ان دنوں کے اعمال کے برابر نہیں مگر
جہاد اُس شخص کا کہ نکلا ساتھ ذات اپنی کے اور مال اپنے کے پس نہ پھرا انسے ساتھ کسی چیز کے روایت کی یہ بخاری نے ف یعنی اگر ایسا جہاد ہو کہ جان و
مال سب وہاں کام آوے البتہ افضل اور محبوب تر ہے ان دنوں کے اعمال سے اس لیے کہ ثواب ملتا ہے بقدر مشقت کے اور شاید کہ مراد یہ ہو کہ نیک
عمل کرنے ان دنوں میں بہت محبوب ہیں سوا اعمال رمضان کے اور دنوں کے اعمال سے یا یہ کہ رمضان شریف کے اعمال احب ہیں باعتبار فرض
روزے اور لیلۃ القدر ہونے کے اسمیں اور اعمال اس دہہ کے احب ہیں باعتبار ہونے عرفہ کے اور افعال حج کی اسمیں ۔ ع ۔ مولانا

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** جابر قَالَ ذَبَحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الذَّبْحِ کَبْشَیْنِ اَقْرَنَیْنِ اَمْلَحَیْنِ مَوْجُوْئَیْنِ فَلَمَّا
وَجَّھَھُمَا قَالَ اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّۃِ اِبْرٰھِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ
صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّاُمَّتِہٖ بِسْمِ اللّٰہِ
وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ ذَبَحَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاَحْمَدَ وَاَبِیْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیِّ ذَبَحَ بِیَدِہٖ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ
اَللّٰھُمَّ ھٰذَا عَنِّیْ وَعَمَّنْ لَّمْ یُضَحِّ مِنْ اُمَّتِیْ اور روایت ہے جابر سے کہا ذبح کرنے چاہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دن ذبح کے یعنی عید قربان کے دو دنبہ
سینگ دار ابلق خصی پس جبکہ رو بہ قبلہ کیا انکو کہا تحقیق میں متوجہ کرتا ہوں منہ اپنا واسطے اُسکے کہ پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو درحالیکہ اوپر دین
ابراہیم کے ہوں درحالیکہ وہ توحید کرنے والے ہیں اور نہیں ہیں مشرکوں سے تحقیق نماز میری و تمام عبادتیں میری و زندگانی میری و مرنا میرا خالص
واسطے اللہ پروردگار عالموں کے نہیں کوئی شریک واسطے اُسکے اور ساتھ اُسی کے حکم کیا گیا ہوں میں اور میں مسلمانوں سے ہوں الٰہی یہ قربانی تیری ہی عطائی ہے

اور خالص تیری ہی رضا کے لیے ہی قبول کر محمد سے اور امت اُنکی سے ساتھ نام اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہی پھر ذبح کیا روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور بیچ ایک روایت احمد اور ابوداؤد اور ترمذی کے یہ ہی کہ ذبح کیے حضرتؐ نے ساتھ ہاتھ اپنے کے اور کہا بسم اللہ و اللہ اکبر یا الٰہی یہ میری طرف سے ہی اور اُنکی طرف سے ہی کہ نہین قربانی کی امت میری مین سے **ف** مراد خصی سے وہ ہی کہ بیضے اُسکے کوٹ کر شہوت کھو دی تھی یہ داخل نقصان کے نہین بلکہ ایسا خصی فربہ ہوتا ہی اور گوشت اُسکا لذیذ ہوتا ہی اور نہین نہین مشرکوان سے اختلاف کیا ہی علمانے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہلے نبوت کے کسکی شریعت پر عبادت کرتے تھے بعضون نے کہا ہی حضرت ابراہیمؑ کی شریعت پر بعضون نے کہا ہی حضرت موسی کی شریعت پر اور بعضون نے کہا ہی حضرت عیسی کی شریعت پر اور صحیح یہ ہی کہ کسی کی شریعت پر نہین عبادت کرتے تھے بلکہ موافق اپنی فہم و الہام کے کرتے تھے ایمان اللہ پر رکھتے تھے اور نہین عبادت کی بت کی کبھی اجماعاً اور عبادت اُنکی غیر معلوم ہی ہمکو اور محمد سے اور امت اُنکی سے یہ مشارکت یا تو محمول ثواب پر ہی یعنی حضرتؐ نے ثواب قربانی اپنی کے مین امت کو بھی شریک کیا یا محمول حقیقت پر ہی پس اس صورت مین یہ خصائص حضرتؐ کی سے ہی اور ظاہر تر یہ ہی کہ ایک دنبہ حضرتؐ نے اپنی طرف سے کیا اور ایک امت ضعیفہ کی طرف سے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی قربانی کرنی اپنے ہاتھ سے اگر قادر ہو اُسپر اگرچہ عورت ہو ہع + **وعن** حَنَشٍ قَالَ رَأَیْتُ عَلِیًّا یُضَحِّیْ بِکَبْشَیْنِ فَقُلْتُ لَهُ مَا هٰذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْصَانِیْ اَنْ اُضَحِّیَ عَنْهُ فَاَنَا اُضَحِّیْ عَنْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ نَحْوَهٗ اور روایت ہی حنش سے کہ کہا دیکھا مین نے حضرت علی کو کہ قربانی کرتے تھے دو دنبہ پس کہا مین نے واسطے اُنکے کیا ہی یہ یعنی کافی تو ایک دنبہ بھی ہی قربانی مین دو کیون کرتے ہو پس فرمایا حضرت علیؓ نے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی مجکو یہ کہ قربانی کرون اُنکی طرف سے یعنی بعد وفات اُنکی کے پس مین قربانی کرتا ہون اُنکی طرف سے روایت کی یہ ابوداؤد نے اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکے **ف** حضرت علیؓ یا تو سوا ے قربانی اپنی کے دو دنبہ قربانی کرتے ہونگے حضرت کی طرف سے جیسے کہ حضرتؐ دو کرتے تھے حالت حیات مین یا ایک اپنی طرف سے کرتے ہون اور ایک حضرتؐ کی طرف سے اور ظاہر یہ ہی کہ ہمیشہ کرتے ہونگے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جائز ہی قربانی کرنی میت کی طرف سے اور بعضے علما جائز نہین رکھتے کہا ابن مبارک نے کہ دوست رکھتا ہون یہ کہ تصدق دیا جاوے میت کی طرف سے اور قربانی نہ کیجاوے پس اگر قربانی کرے اُسکی طرف سے تو نہ کھاوے اُس سے کچھ اور تصدق دے بالکل + ع + **وعن** علیؓ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَیْنَ وَالْاُذُنَ وَاَنْ لَّا نُضَحِّیَ بِمُقَابَلَةٍ وَّلَا مُدَابَرَةٍ وَّلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَانْتَهَتْ رِوَایَتُهٗ اِلٰی قَوْلِهٖ وَالْاُذُنَ روایت ہی حضرت علیؓ سے کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ خوب دیکھین ہم قربانی کی آنکھ اور کان کو کہ اُنمین کچھ نقصان نہو کہ بسبب اُسکے قربانی درست نہو اور یہ کہ نہ قربانی کرین ہم ساتھ اُس جانور کے کہ کٹا ہو کان اگلی طرف سے یا پچھلی طرف سے اور نہ اُس جانور کو کہ اُسکے کان چرے ہوے ہون دراز یا پھٹے ہون گول روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے اور تمام ہوئی روایت ابن ماجہ کی تا قول اُنکے والاذن **ف** نہین جائز نزدیک شافعی کے قربانی کرنی ساتھ اُس بکری کے کہ کٹا ہو تھوڑا سا کان بھی اُسکا اور نزدیک ابی حنیفہ کے جائز ہی اگر کٹا ہو کم آدھے سے کہا طحاوی نے کہ عمل کیا ہی شافعی نے اس حدیث پر اور جو کچھ کہ ابو حنیفہ نے کہا ہی وہ خوب بات ہی اس لیے کہ حاصل ہو جاتی ہی ساتھ اُسکے تطبیق درمیان اس حدیث کے اور حدیث قتادہ کے کہ کہا سنا مین نے ابن کلیب سے کہ کہا سنا مین نے حضرت علیؓ سے کہ فرماتے تھے منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عضباء قرن اور اذن سے کہا قتادہ نے پس کہا مین نے سعید بن مسیب سے کہ کیا ہی عضباء اذن کہا وہ کہ کٹا ہوا ہو جسکا آدھا کان یا آدھے سے زیادہ انتہی اور حاصل مذہب حنفی کا یہ ہی کہ نہین جائز ہی قربانی کرنی ساتھ جانور کان کٹے کے سب کٹا ہو یا اکثر یعنی آدھے سے

زیادہ اور جسکا آدھا کٹا ہو اُسمین خلاف ہی اور نہین جائز ہی وہ کہ جسکے کان خلقی نہون اور نہ دم کٹا اور نہ ناک کٹا اور چکتی کٹا اور اعتبار کیا جاتا ہی
اُسمین بھی جو کچھ اعتبار کیا جاتا ہی کان مین یعنی آدھے سے کم دُم وغیرہ کٹی ہو تو درست ہو اور نہین تو نہین اور نہین جائز وہ کہ خشک ہون تھن اُسکے
اور نہ وہ کہ جسکی ایک آنکھ کی روشنی بالکل جاتی رہے یا اکثر جاتی رہے اور نہ دُبلا کہ جسکی گودہ نہو اور نہ خارشتی اور نہ لنگڑا ایسا کہ نہ جا سکے جگہہ
قربانی تک اور نہ ایسا بیمار کہ گھانس نہ کھا سکے اور نہ بن دانت والا کہ گھانس نہ کھا سکے اور نہ نجاست خور اور جائز ہی وہ کہ پھٹ جاوے کان
اُسکا طول مین یا جانب مُنھ اُسکے سے اور لٹکتا ہو یا پھٹا ہوا ہو پیچھے اُسکے سے پس نہی حدیث مین تنزیہی ہی + ع + **وعنه** قال نهى
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُضَحِّيَ بِاَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْاُذُنِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی
اُنھین سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ قربانی کرین ہم ساتھ سینگ ٹوٹے کے اور کان کٹے کے روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف
مذہب ابو حنیفہ کے مین جائز ہی قربانی ساتھ اُس جانور کے کہ سینگ نہون یا ٹوٹے ہون یا خول اُنکا اُتر گیا ہو پس حدیث مین نہی تنزیہی ہی + ع +
وعن البراء بن عازب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل ماذا يتقى من الضحايا فاشار بيده فقال
اربعا العرجاء البين ظلعها والعوراء البين عورها والمريضة البين مرضها والعجفاء التي لا تنقي رواه مالك واحمد
والترمذي وابو داود والنسائي وابن ماجة والدارمي اور روایت ہی براء ابن عازب سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے
کہ کونسا جانور لائق قربانی کے نہین پس اشارہ کیا ساتھ انگلیون ہاتھ اپنے کے پس فرمایا چار طرح کے جانور لائق قربانی کے نہین ایک تو لنگڑا
کہ ظاہر ہو لنگڑا پن اُسکا یعنی جو چل نہ سکے اور دوسرا کانا کہ ظاہر ہو کانا پن اُسکا یعنی ایک آنکھ سے بالکل نہ دکھائی دے سکے یا آدھی سے زیادہ
بینائی نہو اور تیسرا بیمار کہ ظاہر ہو بیماری اُسکی یعنی جو کہ گھانس نہ کھا سکے اور چوتھا دُبلا کہ نہو گودا ہڈیون مین روایت کی یہ مالک اور احمد اور
ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **وعن** ابي سعيد قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يضحي بكبش اقرن فحيل ينظر في سواد وياكل في سواد ويمشي في سواد رواه الترمذي وابو داود والنسائي وابن ماجة
اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کرتے ساتھ دُنبہ سینگ دار فربہ کے دیکھتا تھا سیاہی مین یعنی آنکھون کے
گرد سیاہی تھی اور کھاتا تھا سیاہی مین یعنی مُنھ بھی سیاہ تھا اور چلتا تھا سیاہی مین یعنی پانون بھی سیاہ تھے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداود
اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف کہا ہی علما نے کہ مستحب ہی قربانی کرنی ساتھ جانور فربہ کامل تر کے یہان تک کہ قربانی کرنی ساتھ بکری فربہ کے افضل ہی
دو بکریون دُبلی سے اور بہت گوشت کی افضل ہی کم گوشت کی سے مگر یہ کہ ہو گوشت بُرا یعنی اگر بہت گوشت والی کا گوشت بُرا ہو تو افضل نہین + ع +
وعن مجاشع من بني سليم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول ان الجذع يوفي مما يوفي منه الثني رواه ابو داود
والنسائي وابن ماجة اور روایت ہی مجاشع سے کہ بنی سلیم مین سے ہی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے فرماتے تحقیق جذع یعنی دُنبہ یا بھیڑ کہ زیادہ ہو چھ مہینے سے
کفایت کرتا ہی اُس چیز سے کہ کفایت کرے اُس سے ثنی روایت کی یہ ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف یعنی جائز ہی قربانی کرنی ساتھ جذع کے
مانند قربانی کرنے کے ساتھ بکری کے کہ برس دن سے زیادہ ہو ثنی بکریون مین وہ ہی کہ برس دن پورا کر کے دوسرے مین لگے اور بیل گائے مین
وہ ہی کہ دو برس پورے کر کے تیسرے مین لگے اور اونٹ مین وہ ہی کہ پانچ برس پورے کر کے چھٹے مین لگے + ع + مولانا **وعن**
ابي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول نعمت الاضحية الجذع من الضأن رواه الترمذي
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اچھا ہی قربانی مین جذع دُنبہ یعنی بچہ چھ مہینے کا

روایت کی یہ ترمذی نے ف تعریف کی حضرت نے جذع کی تا کہ جانیں لوگ کہ جائز ہے قربانی ساتھ اسکے یعنی جائز ہو قربانی ساتھ اسکے برخلاف جذع
بکری کے ہے ع + وعن ابن عباس قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فحضر الاضحى فاشتركنا في البقرة
سبعة وفي البعير عشرة رواه الترمذي والنسائي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث حسن غريب
اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر میں پس آئی عید قربان پس شریک ہوئے ہم گائے میں سات
اور اونٹ میں دس روایت کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے ف اسحق بن راہویہ نے عمل
کیا ہے اسی پر کہ انکے نزدیک ایک اونٹ میں دس آدمیوں کو شریک ہونا قربانی کے لیے جائز ہے اور علما کے نزدیک یہ منسوخ ہے ساتھ
اُس حدیث کے کہ اوپر گذری کہ گائے سات کی طرف سے اور اونٹ بھی سات کی طرف سے + ع + وعن عائشة قالت قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ما عمل ابن ادم من عمل يوم النحر احب الى الله من اهراق الدم وانه ليأتي يوم
القيمة بقرونها واشعارها واظلافها وان الدم ليقع من الله بمكان قبل ان يقع بالارض فطيبوا
بها نفسا رواه الترمذي وابن ماجة اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا ابن آدم نے
کوئی عمل دن نحر کے کہ محبوب تر ہو نزدیک اللہ کے جاری کرنے خون کے سے اور تحقیق وہ جانور ذبح کیا ہوا آویگا دن قیامت کے ساتھ سینگوں
اور بالوں اور کھروں اپنے کے اور تحقیق خون قربانی کا البتہ قبول ہوتا ہے جناب الٰہی میں پہلے اس سے کہ گرے زمین پر یعنی نزدیک قصد کرنے
ذبح کے پس خوش کرو ساتھ اسکے نفسوں کو روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف کہا زین العرب نے کہ معنی یہ ہیں کہ افضل عبادتوں میں دن
عید کے بہانا خون قربانی کا ہے اور وہ آویگی دن قیامت کے جیسی کہ تھی دنیا میں بغیر نقصان کسی چیز کے تا کہ ہو بدلہ اسکے ہر عضو کا اور سواری ہو
اسکی پل صراط پر اور پس خوش کرو یعنی جب جانا تم نے کہ اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے اسکو اور دیتا ہے اسپر ثواب بہت پس چاہیے کہ ہوں نفس تمہارے
ساتھ قربانی کے خوش نہ کراہت کرنے والے واسطے اسکے + ع + وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما من ايام احب الى الله ان يتعبد له فيها من عشر ذي الحجة يعدل صيام كل يوم منها بصيام سنة
وقيام كل ليلة منها بقيام ليلة القدر رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي اسناده ضعيف
اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی دن کہ زیادہ ہو محبوب طرف اللہ تعالیٰ کے عبادت کرنی
انمیں دس دن ذی الحجہ کے سے برابر کیے جاتے ہیں روزے ہر دن کے انمیں سے ساتھ روزوں برس دن کے اور قیام ہر شب کا انمیں سے برابر قیام
شب قدر کے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے اسناد اس حدیث کی ضعیف ہے ف یعنی عبادت کرنی اس دہے میں محبوب تر
عبادت کرنے سے اور دنوں میں جو عبادت کہ ہو خصوصاً قربانی کرنی کہ افضل اور محبوب تر اور عملوں سے ہے اور روزے ہر دن کے انمیں سے
یعنی اول ذی الحجہ سے عرفہ تک اور اس عشرہ کے افضل ہونے کا بیان پہلی فصل کے اخیر میں گذر چکا ہے + ع +

الفصل الثالث

فصل تیسری عن جندب بن عبد الله قال شهدت الاضحى يوم النحر مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يعد ان صلى
وفرغ من صلوته وسلم فاذا هو يرى لحم اضاحي قد ذبحت قبل ان يفرغ من صلوته فقال من كان ذبح قبل ان يصلي
او نصلي فليذبح مكانها اخرى وفي رواية قال صلى النبي صلى الله عليه وسلم يوم النحر ثم خطب ثم ذبح
وقال من كان ذبح قبل ان يصلي او نصلي فليذبح اخرى مكانها ومن لم يذبح فليذبح باسم الله متفق عليه

اور روایت ہی جندب بن عبد اللہ سے کہ کہا حاضر ہوا مین عید قربان مین کہ دن نحر کا ہی یعنی قربانی کا ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس
نہ تجاوز کیا نماز پڑھنے سے اور فارغ ہونے نماز اپنی کے سے اور سلام پھیرنے سے یعنی نہ تجاوز کیا نماز سے طرف خطبہ کے پس ناگہان دیکھا گوشت
قربانیون کا کہ تحقیق ذبح کی گئین پہلے اس سے کہ فارغ ہون نماز اپنی سے پس فرمایا جسنے کہ ذبح کیا پہلے اس سے کہ نماز پڑھے یا فرمایا نماز پڑھین ہم پس چاہیے کہ
ذبح کرے جگہ اسکے اور اور ایک روایت مین ہی کہ کہا جندب نے کہ نماز پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دن عید قربان کے پھر خطبہ فرمایا پھر ذبح کیا اور فرمایا جو
کوئی ذبح کرے پہلے اس سے کہ نماز پڑھے یا فرمایا پہلے اس سے کہ نماز پڑھین ہم پس چاہیے کہ ذبح کرے جگہ اسکے اور جسنے کہ نہ ذبح کیا پس چاہیے کہ ذبح کرے ساتھ
نام اللہ کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ الْاَضْحٰی یَوْمَانِ بَعْدَ یَوْمِ الْاَضْحٰی رَوَاہُ مَالِکٌ
وَقَالَ بَلَغَنِیْ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ مِثْلَہٗ اور روایت ہی نافع سے یہ کہ ابن عمر نے کہا کہ قربانی کے دو دن ہین پیچھے دن نحر کے روایت کی یہ مالک نے اور
کہا پہونچا مجکو علی بن ابی طالب سے مانند اسکے **ف** اسی پر عمل ہی امام ابو حنیفہ اور مالک اور احمد رحمہم اللہ کا کہا انھون نے تمام ہوتا ہی وقت
قربانی کا دن پیچھے بارھوین تاریخ کے اور کہا شافعی نے تیرھوین تک اور یہ حدیث حجت ہی اوپر ع **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِیْنَۃِ عَشْرَ سِنِیْنَ یُضَحِّیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا ٹھہرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
مدینہ مین دس برس قربانی کرتے تھے یعنی ہر سال کی روایت کی یہ ترمذی نے **ف** ہمیشہ کرنا حضرت کا قربانی کو دلیل ہی واجب ہونے اسکی کی ع
وعن زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا ہٰذِہِ الْاَضَاحِیُّ قَالَ سُنَّۃُ
اَبِیْکُمْ اِبْرَاہِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالُوْا فَمَا لَنَا فِیْہَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ حَسَنَۃٌ قَالُوْا فَالصُّوْفُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
قَالَ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ مِّنَ الصُّوْفِ حَسَنَۃٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی زید بن ارقم سے کہ کہا کہا اصحاب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے نے اے رسول خدا کے کیا ہی یہ قربانی فرمایا طریقہ ہی تمہارے باپ ابراہیم کا اوپر سلام ہو پھر عرض کیا اصحاب نے پس کیا ثواب ہی
واسطے ہمارے اسمین اے رسول خدا کے فرمایا بدلے ہر بال کے نیکی ہی یعنی گائے اور بکری کی قربانی کرتے مین کہ انکے بال ہوتے ہین عرض کیا اصحاب نے پس
صوف اے رسول خدا کے یعنی دنبے اور بھیڑ اور اونٹ کی پشم کے بدلے کیا ثواب ملتا ہی فرمایا بدلے ہر بال کے پشم مین سے ایک نیکی روایت کی یہ احمد
اور ابن ماجہ نے

باب العتیرۃ

باب ہی عتیرہ کے بیان مین یعنی عتیرہ کے آگے بیان ہونگے

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِیْرَۃَ قَالَ وَالْفَرَعُ اَوَّلُ
نِتَاجٍ کَانَ یُنْتَجُ لَہُمْ کَانُوْا یَذْبَحُوْنَہٗ لِطَوَاغِیْتِہِمْ وَالْعَتِیْرَۃُ فِیْ رَجَبٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
روایت ہی ابی ہریرہ سے نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین فرع اسلام مین اور نہ عتیرہ کہا ابو ہریرہ نے فرع پہلا بچہ
جانور کا پیدا ہوتا کافرون کے یہان ذبح کرتے اسکو واسطے بتون اپنے کے اور عتیرہ وہ جانور کہ ذبح کرتے رجب مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف فرع اول بچہ جانور کا کہ جو پیدا ہوتا ذبح کرتے اسکو واسطے بتون اپنے کے جاہلیت مین اور مسلمان بھی کیا کرتے تھے ابتداے اسلام مین واسطے
اللہ تعالیٰ کے پھر منسوخ ہوا اور منع کیا گیا اس سے واسطے مشابہت کفار کے اور عتیرہ کہتے ہین بکری کو کہ ذبح کی جاتی رجب کے اول دہہ مین
تقرب حاصل کرتے تھے ساتھ اسکے اہل جاہلیت اور مسلمان بھی ابتداے اسلام مین یعنی کافر بتون کے لیے کرتے تھے اور مسلمان اللہ تعالیٰ کے لیے پھر
منسوخ ہوا اور بعضون نے کہا کہ نہی اسی لیے تھے کہ وہ اپنے بتون کے لیے ذبح کرتے تھے اور اگر اللہ تعالیٰ کے لیے کرے جائز ہی انتہی ظاہر یہ ہی کہ یہ
نہی علم ہی واسطے مشابہت بت پرستون کے ع

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** مِخْنَفِ بْنِ سُلَیْمٍ

قَالَ كُنَّا وُقُوْفًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ عَلٰى كُلِّ اَهْلِ بَيْتٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ اُضْحِيَةً وَعَتِيْرَةً هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْعَتِيْرَةُ هِيَ الَّتِيْ تُسَمُّوْنَهَا الرَّجَبِيَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ضَعِيْفُ الْاِسْنَادِ وَقَالَ اَبُوْدَاوُدَ وَالْعَتِيْرَةُ مَنْسُوْخَةٌ

اور روایت ہی مخنف بن سلیم سے کہ کہا تھے ہم ٹھہرنے والے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عرفات مین یعنی بیچ حجۃ الوداع کے پس سنا مین نے حضرت کو کہ فرماتے تھے اے لوگو تحقیق ہر گھر والے پر ہر سال مین قربانی کرنی واجب ہی اور عتیرہ کرنا کیا جانتے ہو تم کیا ہی عتیرہ وہ وہ ہی کہ نام رکھتے ہو اسکا رجبیہ روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی ضعیف الاسناد اور کہا ابوداؤد نے عتیرہ منسوخ ہی

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِيَوْمِ الْاَضْحٰى عِيْدًا جَعَلَهُ اللّٰهُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ لَمْ اَجِدْ اِلَّا مَنِيْحَةً اُنْثٰى اَفَاُضَحِّيْ بِهَا قَالَ لَا وَلٰكِنْ خُذْ مِنْ شَعْرِكَ وَاَظْفَارِكَ وَتَقُصُّ شَارِبَكَ وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ فَذٰلِكَ تَمَامُ اُضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہی عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا گیا مین بیچ دن عید قربان کے یہ کہ ٹھہراؤن مین اسکو عید مقرر کیا ہی اسکو اللہ نے عید واسطے اس امت کے عرض کیا واسطے حضرت کے ایک شخص نے اے رسول خدا کے خبر دو مجکو اگر نہ پاؤن مین مگر منیحہ مادہ کیا قربانی کرون مین اسکو فرمایا کہ نہین ولیکن دور کر تو بال اپنے اور ناخن اپنے اور کترو اتو لبین اپنی اور مونڈ تو بال زیرناف اپنی کے پس یہ ہی پوری قربانی تیری نزدیک خدا کے یعنی ثواب قربانی کا سا ملیگا روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف منیحہ مشتق ہی منح سے یعنی عطا کے عرب مین عادت تھی کہ اپنی دودھ والی محتاجون کو دیتے تھے کہ ساتھ دودھ اور پشم اور بچون اسکے کے فائدہ اٹھاوین وقت احتیاج تک اور بعد حاجت روائی کے پھیر دین اسکو منیحہ کہتے تھے پس اس شخص کے پاس اسطرح کا جانور تھا اسنے اجازت انگی قربانی کرنے کی چاہی حضرت نے اسکو منع فرمایا اس لیے کہ اسکے پاس کوئی چیز سوائے اسکے نہ تھی کہ نفع اٹھاتا ساتھ اسکے پس ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ قربانی واجب ہی مگر عاجز پر نہین اور اسی لیے کہا ہی ایک جماعت نے سلف سے کہ واجب ہی قربانی یہان تک کہ تنگ دست پر بھی اور جمہور کے نزدیک تنگ دست پر مستحب ہی کرنا قربانی کا اور کہا ابوحنیفہ نے کہ نہین واجب ہی مگر اسپر کہ مالک ہو نصاب کا اور جمہور کے نزدیک سنت موکدہ ہی ۞

باب صلوٰۃ الخسوف

باب ہی بیچ بیان نماز خسوف کے ف مشہور لغت مین یون ہی کہ خسوف کہتے ہین چاند گہن کو اور کسوف کہتے ہین سورج گہن کو اور اس باب مین سب حدیثین سورج گہن ہی کی آئی ہین سوائے دوسری حدیث کے کہ وہ محتمل ہی چاند گہن کو پس اولی تھا کہ کتاب الکسوف لفظ کسوف کا بدلے خسوف کے اور بعضون نے لفظ کسوف کا دونون جا استعمال کیا ہی چاند گہن مین بھی اور سورج گہن مین بھی اور بعضون نے اسی طرح لفظ خسوف کو دونون جا استعمال کیا ہی اور نماز سورج گہن کی سنت ہی نزدیک جمہور علما کے بلا اختلاف اور ہمارے نزدیک نماز سورج گہن دو رکعت ہین جماعت سے بغیر خطبہ کے اور چاند گہن مین جماعت نہین ہر ایک جدا جدا پڑھے اور نزدیک شافعی کے دونون ساتھ جماعت اور خطبہ کے ہین ۞

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ الشَّمْسَ خَسَفَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ مُنَادِيًا اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَكَعْتُ رُكُوْعًا قَطُّ وَلَا سَجَدْتُ سُجُوْدًا قَطُّ كَانَ اَطْوَلَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا تحقیق سورج گہنا بیچ زمانے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی بعد ہجرت کے پس بھیجا ایک پکارنے والے کو کہ پکارے نماز جمع کرنے والی ہے پس آگے بڑھے حضرتؐ پس پڑھی نماز
چار رکوع کیے دو رکعت میں اور چار سجدے کیے کہا عائشہؓ نے نہیں رکوع کیا میں نے کوئی رکوع کبھی اور نہ سجدہ کیا میں نے کوئی سجدہ کبھی کہ ہو دراز تر
اُس رکوع اور سجود سے کہ نماز خسوف میں کیا میں نے یعنی یہ سب سے دراز تھی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سنت ہے پکارنا اس نماز میں
اس طرح الصلوٰۃ جامعۃ خصوصاً جبکہ لوگ جمع نہوئے ہوں اور اجماع ہے علما کا اسپر کہ پڑھی جاوے یہ نماز جماعت سے مسجد جامع میں یا عیدگاہ میں اور
نہ پڑھی جاوے اوقات مکروہہ میں اور چار رکوع اور چار سجدے یعنی ہر رکعت میں دو دو رکوع کیے اور دو دو سجدے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک
ہر رکعت میں ایک ایک ہی رکوع ہے مثل اور نمازوں کے دلیل اُنکی کئی حدیثیں ہیں کہ اُنسے ایک ایک ہی رکوع ثابت ہوتا ہے بلکہ ایک حدیث
قولی بھی وارد ہوئی ہے اور جہاں قول اور فعل جمع ہوتے ہیں تو قول کو مقدم رکھتے ہیں فعل پر شرع ** **وعنہا** قَالَتْ جَهَرَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الْخُسُوْفِ بِقِرَاءَتِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اُنہیں عائشہؓ سے کہ کہا پکار کر پڑھی حضرت نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خسوف میں یعنی چاند گہن میں قراءت اپنی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ
مَعَهٗ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا نَحْوًا مِّنْ قِرَاءَةِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ
الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا
وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ
الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ
فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ
قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ هٰذَا ثُمَّ رَاَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ
مِنْهَا عُنْقُوْدًا وَّلَوْ اَخَذْتُهٗ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَرَاَيْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ اَفْظَعَ وَرَاَيْتُ
اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ فَقَالُوْا بِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ قِيْلَ يَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ
لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدٰهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے عبداللہ بن عباسؓ سے کہ کہا گہا آفتاب بیچ زمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اور لوگوں نے ساتھ اُنکے پس کھڑے ہوئے کھڑا ہونا دراز قریب پڑھنے سورۂ بقرہ کے یعنی اتنی دیر کھڑے رہے کہ اُسمیں سورۂ بقرہ پڑھ سکیں پھر رکوع
کیا رکوع دراز پھر اُٹھے پس کھڑے رہے کھڑے رہنا دراز اور وہ کھڑے رہنا کم تھا کھڑے رہنے پہلے سے پھر رکوع کیا رکوع دراز اور وہ رکوع کم تھا
پہلے رکوع سے پھر اُٹھے پھر سجدہ کیا پھر کھڑے ہوئے پس کھڑے رہے کھڑے رہنا دراز اور وہ کم تھا پہلے کھڑے رہنے سے پھر رکوع کیا رکوع دراز اور
وہ تھا کم پہلے رکوع سے پھر کھڑے ہوئے پس کھڑے رہے کھڑے رہنا دراز اور وہ کم تھا پہلے کھڑے رہنے سے پھر رکوع کیا رکوع لمبا اور وہ کم تھا پہلے رکوع سے
پھر اُٹھے پھر سجدہ کیا پھر پھرے نماز سے یعنی بعد التحیات وسلام کے اُس حال میں کہ تحقیق روشن ہوا تھا سورج پس فرمایا تحقیق سورج
اور چاند دو نشانیاں ہیں نشانیوں خدا کی سے نہیں گہتے یہ دونوں واسطے مرنے کسی کے اور نہ پیدا ہونے کسی کے پس جبکہ دیکھو تم یہ پس یاد کرو
اللہ کو کہا صحابہؓ نے اے رسول خدا کے دیکھا ہمنے آپ کو کہ قصد کیا آپ نے لینے ایک چیز کا بیچ جگہ اپنی کے کہ یہ ہے یعنی نماز کی جگہ پھر دیکھا ہمنے

آپ کو کہ پیچھے ہٹے پس فرمایا تحقیق دیکھی مین نے بہشت یعنی جبکہ دیکھا تمنے مجکو آگے بڑھتے پس قصد کیا مین نے لینے خوشہ انگور کا اُسمین سے اور اگر لیتا مین اُسکو البتہ کھاتے تم اُسمین سے جبتلک کہ رہتی دنیا اور دیکھا مین نے دوزخ کو یعنی جبکہ دیکھا تمنے مجکو پیچھے ہٹتے اُسوقت دوزخ بھی سامنے لائی گئی تھی پس ڈرا مین کہ پہونچے مجکو گرمی اُسکی پس نہین دیکھی مین نے مانند آج کے دن کے کوئی جگہ دیکھنے کی کبھی بہت ہولناک اور دیکھین مین نے اکثر رہنے والین اُسکی عورتین پس کہا صحابہؓ نے ساتھ کس سبب کے یارسول اللہ فرمایا بسبب کفر اُنکے کے کہا کیا کفر کرتی ہین ساتھ اللہ کے فرمایا کفران نعمت کرتی ہین خاوند کا اور کفران کرتی ہین احسان کا اگر نیکی کرے تو طرف ایک کے اُنمین سے مدت تک پھر دیکھے تجھ سے کچھ چیز برخلاف مرضی اپنی کے کہے نہین دیکھی مین نے تجھ سے نیکی کبھی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نشانیان ہین نشانیون خدا کی سے یعنی یہ نشانیان ہین اُسکی کہ پیدا کیے گئے ہین تابعدار خدا تعالیٰ کے نہین انکو قدرت کسی کے نفع اور ضرر کی اور نہین قدرت اپنی سے کچھ دفع کرنے کی پس کیونکر بعضے آدمیون نے انکو معبود ٹھہرایا ہے آگے اسکے دفع فرمایا اعتقاد اہل جاہلیت کو کہ خسوف اور کسوف سبب حادثہ عظیم کے ہوتے ہین مانند مرنے کسی بزرگ کے اور ضرر عام کے یعنی قحط وغیرہ کے پس آگاہ فرمایا حضرتؐ نے کہ یہ سب باطل ہے اور یاد کرو اللہ کو یعنی نماز پڑھو گہن کی اگر وقت کراہیت نماز کا نہو اور اگر وقت کراہیت کا ہو تسبیح و تہلیل و تکبیر و استغفار وغیرہ کرو اور یہ امر استحباب کے لیے ہے اس لیے کہ نماز کسوف کی سنت ہے بالاتفاق اور کھاتے جبتلک دنیا رہتی اسطرح کہ جو دانہ کھاتے اُسکی جگہہ اور دانہ پیدا ہو جاتا جیسی کہ خاصیت میوون بہشت کی ہے اور سبب نہ لینے حضرتؐ کا اُس میوہ کو یہ تھا کہ اگر لیتے اُسکو اور دیکھتے اُسکو لوگ ایمان بالغیب نرہتا ۱۲ع ✤ **وَعَنْ** عَائِشَةَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَتْ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيٰوتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ وَكَبِّرُوا وَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا ثُمَّ قَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ أَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ تَزْنِيَ أَمَتُهُ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے مانند حدیث ابن عباس کے اور کہا حضرت عائشہؓ نے پھر سجدہ کیا پس لنبا کیا سجدہ پھر پھرے نماز سے اور تحقیق روشن ہو گیا تھا آفتاب پھر خطبہ فرمایا یعنی ارادہ کیا خطبہ فرمانے کا روبرو لوگون کے پس حمد کی اللہ کی اور ثنا کی اللہ پر پھر فرمایا تحقیق آفتاب اور چاند نشانیان ہین نشانیون خدا کی سے نہین گہنتے واسطے مرنے کسی کے اور نہ پیدا ہونے کسی کے پس جب دیکھو تم یہ پس دعا مانگو اللہ سے اور تکبیر کہو اور نماز پڑھو اور صدقہ دو پھر فرمایا اے امت محمدؐ کی قسم ہے اللہ کی نہین کوئی غیرت مند زیادہ اللہ سے او پر زنا کرنے غلام اپنے کے یا لونڈی اپنی کے اے امت محمد کی قسم ہے اللہ کی اگر جانو تم وہ چیز کہ جانتا ہون مین یعنی ہول دن آخرت کی اور غضب اللہ تعالیٰ کا البتہ ہنسو تم کم اور رو و تم بہت روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس روایت مین درازگی سجدہ کی اور خطبہ اور دعا اور تکبیر اور نماز اور تصدق اور اور بعضی چیزین کہ آگے مذکور ہین زیادہ ہین اور غیرت کے معنی اصل مین ہین مکروہ جاننا شرکت غیر کو اپنے حق مین اور غیرت اللہ تعالیٰ کی مکروہ جاننا مخالفت امر اور نہی اپنی کو حاصل یہ کہ غیرت اللہ تعالیٰ کی اور مکروہ جاننا اسکو اشد ہے غیرت تمہاری سے اور کراہیت تمہاری سے او پر زنا کرنے اپنے غلام اور لونڈی کے ۱۲ع ✤

وَعَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا يَخْشٰى أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوعٍ وَسُجُودٍ مَا رَأَيْتُهُ قَطُّ يَفْعَلُهُ وَقَالَ هٰذِهِ الْآيَاتُ الَّتِي يُرْسِلُ اللّٰهُ لَا تَكُونُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيٰوتِهِ وَلٰكِنْ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهَا عِبَادَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوا إِلٰى ذِكْرِهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ کہا گہنا سورج پس کھڑے ہوئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے ڈرتے تھے ہونے قیامت کے سے پس آئے
مسجد میں پس نماز پڑھی ساتھ بہت دراز قیام اور رکوع کے اور سجود کے نہیں دیکھا میں نے حضرت کو کہ کبھی کرتے ہوں مانند اسکے اور فرمایا یہ نشانیاں ہیں
کہ بھیجتا ہے اللہ نہیں ہوتیں سبب کسی کے مرنے کی اور نہ کسی کے پیدا ہونے کی ولیکن ڈراتا ہے اللہ ساتھ ان نشانیوں کے اپنے بندوں کو پس جب
دیکھو تم کچھ ان نشانیوں میں سے پس دوڑو طرف ذکر خدا کے اور دعا اسکے کی اور استغفار اسکے کی روایت کی یہ بخاری اور
مسلم نے ف ڈرتے تھے ہونے قیامت کی سی یہ راوی نے گویا بطریق تمثیل کے کہا کہ ڈرے حضرت مانند ڈرنے اُس شخص کے کہ ڈرتا ہو ہونے
قیامت کے سے وا آنحضرت جانتے تھے کہ جبتک میں لوگوں میں ہوں تب تلک قیامت نہیں آنے کی اور حضرت ڈرتے تھے وقت ظاہر ہونے
آیات کے مانند خسوف اور زلزلوں اور ہوا اور کڑک کے واسطے شفقت کے اوپر زمین کے رہنے والوں کے کہ مبادا عذاب اللہ کا آجاوے ایک عمر
اور فرمایا یہ نشانیاں یعنی کسوف اور زلزلے اور کڑک اور ہوا ڈراتا ہے اللہ تعالیٰ بندوں کو کہ دیکھیں قادر ہوں تغیر حالت پر اور جمعیں لینے نعمت پر
اور اتارنے بلا پر اعاذنا اللہ منہا ۱۲ع ☆ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِاَرْبَعِ سَجَدَاتٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے جابر سے کہ کہا گہنا آفتاب بیچ زمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسدن کہ مرے ابراہیم بیٹے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
پس نماز پڑھائی لوگوں کو چھ رکوع ساتھ چار سجدوں کے روایت کی یہ مسلم نے ف حضرت ابراہیم صاحبزادے تھے حضرت کے کہ ماریہ قبطیہ سے پیدا
ہوئے تھے ۸ سنہ ہجری میں اور ۱۰ سنہ میں عالت شیرخوارگی میں وفات پائی عمر انکی اٹھارہ مہینے کی تھی یا کچھ زیادہ پس انکی وفات کے وقت لوگوں نے
کہا کہ گہنا آفتاب کا سبب ہوا انکی وفات کا اور چھ رکوع ساتھ چار سجدوں کے یعنی دو رکعت پڑھیں کہ ہر رکعت میں تین تین رکوع اور دو دو
سجدے کیے اور حدیثوں میں رکوع کرنے اس نماز میں مختلف آئے ہیں پس امام اعظمؒ نے ترجیح دی ہے اُن حدیثوں کو کہ جنمیں ایک رکوع آیا ہے
اس لیے کہ وہ اصل ہے اور اسمیں حدیثیں قولی اور فعلی دونوں طرح کی وارد ہوئی ہیں جیسے کہ اوپر گذرا اور اور حدیثیں مضطرب ہیں اور
امام شافعی نے ترجیح دی ہے دو رکوع کی حدیث کو اور نزدیک امام شافعی اور اکثر اہل علم کے یہ ہے کہ جب گہن دیر تک رہے جائز ہے کہ کرے
ہر رکعت میں تین رکوع یا پانچ یا چار ۱۲ع ☆ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ كَسَفَتِ
الشَّمْسُ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فِي اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَعَنْ عَلِيٍّ مِثْلُ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا نماز پڑھائی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسوقت کہ گہنا آفتاب آٹھ رکوع بیچ چار سجدوں کے یعنی ہر رکعت میں چار چار رکوع اور دو دو سجدے کیے اور روایت ہے
حضرت علیؓ سے مانند اسی کے روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی حضرت علیؓ نے بھی روایت کی کہ حضرت نے اسطرح ادا کی یا اُنسے بھی آیا ہے کہ اسطرح ادا کی
۱۲ح ☆ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ اَرْتَمِيْ بِاَسْهُمٍ لِّيْ بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ حَيٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِذْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَنَبَذْتُهَا فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰى مَا حَدَثَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ قَالَ فَاَتَيْتُهُ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الصَّلٰوةِ رَافِعٌ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يُسَبِّحُ وَيُهَلِّلُ وَيُكَبِّرُ
وَيَحْمَدُ وَيَدْعُوْ حَتّٰى حُسِرَ عَنْهَا فَلَمَّا حُسِرَ عَنْهَا قَرَاَ سُوْرَتَيْنِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
فِيْ صَحِيْحِهٖ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ وَكَذَا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ وَفِيْ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ
اور روایت ہے عبدالرحمن بن سمرہ سے کہ کہا تھا میں تیر اندازی کرتا ساتھ تیروں اپنے کے مدینہ میں بیچ زندگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

کہ نا گاہ دیکھا سورج پس پھینک دیے میں نے تیر پھر کہا میں نے یعنی دل میں قسم ہے اللہ کی البتہ دیکھونگا میں طرف اُس چیز کے کہ پیدا ہوئی واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ گہنے آفتاب کے یعنی دیکھوں حضرتؐ کو کیا کرتے ہیں اسوقت کہا عبد الرحمن نے پس آیا میں حضرت کے پاس اور حضرتؐ کھڑے تھے نماز میں اُٹھائے ہوئے تھے دونوں ہاتھ اپنے پھر شروع کیا کہتے تھے سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور الحمد للہ اور دعا مانگتے یہاں تک کہ جاتا رہا اندھیرا آفتاب سے پس جب جاتا رہا اندھیرا اُس سے پڑھیں دو سورتیں اور نماز پڑھی دو رکعت یعنی دو رکعتیں پڑھیں اور اُنمیں دو سورتیں پڑھیں روایت کی مسلم نے بیچ صحیح اپنی کے عبد الرحمن بن سمرہ سے اور اسی طرح شرح السنۃ میں عبد الرحمن سے اور بیچ نسخوں مصابیح کے جابر بن سمرہ سے **ف** کھڑے ہوئے تھے نماز میں یعنی نماز کی ہیئت پر کھڑے تھے قبلہ کی طرف منہ کیے ہوئے اور لوگ پیچھے صف باندھے ہوئے تھے یا نماز بمعنی دعا کے ہے اس لیے کہ نہیں معلوم ہوتا کسی مذہب سے کہ حضرتؐ اُٹھاتے ہوں ہاتھ اپنے نماز کسوف میں بیچ اوقات اذکار کے اور حدیثیں کئی کئی رکوع کی مضطرب ہیں اور مضطرب ہوئے ہیں اُنمیں راوی بھی کہ بعضوں نے روایت کیے ہیں تین اور بعضوں نے چار اور بعضوں نے پانچ اور اضطراب ہوتا ہے موجب ضعف کا پس واجب ہوا ترک کرنا روایات تعدد کا ۱۲ ع **وعن**

أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ لَقَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے اسماء بنت ابی بکرؓ سے کہ کہا تحقیق حکم فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ آزاد کرنے بردے کے بیچ گہنے آفتاب کے روایت کی یہ بخاری نے **الفصل الثانی** فصل دوسری **وعن** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُسُوفٍ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ کہا نماز پڑھائی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ سورج گہن کے نہیں سنتے تھے ہم حضرتؐ کی آواز روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** یہ حدیث اور اور کئی حدیثیں دلالت کرتی ہیں اسپر کہ نماز کسوف میں امام پکار کر نہ پڑھے مذہب ابو حنیفہ اور شافعی رحمہما اللہ کا یہی ہے اور کئی روایتیں صحیحین وغیرہما میں آئی ہیں کہ اُنسے پکار کر پڑھنا ثابت ہوتا ہے پس کہا ابن ہمام نے جب تعارض ہوا تو واجب ہوئی ترجیح چپکے پڑھنے کی اس لیے کہ اصل دن کی نمازیں چپکے پڑھنا ہے ۱۲ ع **وعن** عِكْرِمَةَ قَالَ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَاتَتْ فُلَانَةُ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَّ سَاجِدًا فَقِيلَ لَهُ تَسْجُدُ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمْ آيَةً فَاسْجُدُوا وَأَيُّ آيَةٍ أَعْظَمُ مِنْ ذَهَابِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہے عکرمہ سے کہ کہا کہا گیا واسطے ابن عباس کے مرگئی فلانی بعضی بیبیوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سے یعنی حضرت صفیہؓ پس گرے سجدہ کرتے ہوئے یا نماز پڑھی پس کہا گیا واسطے اُنکے سجدہ کرتے ہو اسوقت میں پس کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ دیکھو تم کوئی نشانی پس سجدہ کرو اور کونسی نشانی بہت بڑی ہے جاتے رہنے بیبیوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** لوگوں نے ابن عباس سے پوچھا کہ اسوقت تم بلا سبب کیوں سجدہ کرتے ہو کہ سجدہ بلا سبب ممنوع ہے اُنھوں نے اُنکا جواب دیا کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سجدہ کرو جب دیکھو تم کوئی نشانی نشانیوں اُترنے بلاؤں اور سختیوں کے سے کہ ڈرتا ہے خدا تعالیٰ ساتھ اُنکے بندوں کو اور کونسی نشانی بزرگتر اور سخت تر اور ڈرانے والی زیادہ ہوگی انتقال ازواج مطہرات کے سے اس لیے کہ اُنکو جو فضیلت صحبت اور زوجیت اور اختلاط اور ارتباط کی ساتھ حضرتؐ کے تھی اور کوئی نہ تھی پس اُنکی حیات سبب برکت اور خیر کثیر اور امن کی تھی اور انتقال اُنکا باعث جانے برکت اور خیر کثیر کا ہوا اور خوف عذاب کا ہے پس لائق ہے ذکر اللہ کا کرنا اور سجدہ کرنا نزدیک منقطع ہونے برکت اُنکی سے تاکہ

دفع ہو عذاب بسبب برکت ذکر اور نماز کے اور سجدہ کر یعنی نماز پڑھو اور بعضوں نے کہا مراد فقط سجدہ ہی ہے اور کہا طیبی نے کہ لفظ آیت مطلق ہے پس اگر ارادہ کیا جاوے ساتھ اُسکے خسوف آفتاب اور چاند کا پس مراد ساتھ سجدے کے نماز ہے اور اگر ہو غیر اسکے مانند چلنے باد تند اور زلزلے کے اور سوائے انکی کے پس سجدۂ متعارف مراد ہے اور جائز ہے حمل نماز پر بھی اس سبب سے کہ آیا ہے کہ جب پیش آتا حضرتؐ کو کوئی امر نماز پڑھتے انتہی کہا ابن ہمام نے کہ بیچ مبسوط شیخ الاسلام کے ہے کہ کہا بیچ تاریکی یا باد تند کے پڑھنا نماز کا اچھا ہے اور ابن عباس سے ہے کہ انھوں نے نماز پڑھی زلزلہ کے لیے بصرہ میں بیچ دع

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ انْکَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِهِمْ فَقَرَأَ سُوْرَةً مِّنَ الطُّوَلِ وَرَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَّسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَقَرَأَ بِسُوْرَةٍ مِّنَ الطُّوَلِ ثُمَّ رَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَّسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ كَمَا هُوَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ يَدْعُوْ حَتّٰى انْجَلٰى كُسُوْفُهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہے ابی بن کعب سے کہ کہا گہا آفتاب بیچ زمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نماز پڑھائی حضرتؐ نے صحابہ کو پس پڑھی ایک سورت لنبی سورتوں میں سے اور رکوع کیے پانچ اور سجدے کیے دو سجدے پھر کھڑے ہوئے دوسری رکعت میں پھر پڑھی ایک سورت لنبی سورتوں میں سے پھر رکوع کیے پانچ اور سجدے کیے دو پھر بیٹھے وہ جلیسے کہ تھے یعنی ہیئت نماز پر سامنے قبلہ کے دعا مانگتے یہاں تک کہ جاتا رہا گہن آفتاب کا نقل کی یہ ابوداؤد نے **وعن** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَيَسْاَلُ عَنْهَا حَتّٰى انْجَلَتِ الشَّمْسُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى حِيْنَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ مِثْلَ صَلٰوتِنَا يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ وَلَهٗ فِيْ اُخْرٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا مُسْتَعْجِلًا اِلَى الْمَسْجِدِ وَقَدِ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى حَتَّى انْجَلَتْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ اِلَّا لِمَوْتِ عَظِيْمٍ مِّنْ عُظَمَاءِ اَهْلِ الْاَرْضِ وَاِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ وَلٰكِنَّهُمَا خَلِيْقَتَانِ مِنْ خَلْقِهٖ يُحْدِثُ اللّٰهُ فِيْ خَلْقِهٖ مَا يَشَاءُ فَاَيُّهُمَا انْخَسَفَتْ فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ اَوْ يُحْدِثَ اللّٰهُ اَمْرًا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا گہا آفتاب زمانہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے میں پس شروع کی حضرتؐ نے نماز پڑھنی دو دو رکعت یعنی دو رکعت پڑھیں جب دیکھا کہ نہ کھلا آفتاب دو اور پڑھیں اسی طرح پڑھتے رہے گہن تک اور مانگتے یعنی اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کہ روشن کر دے آفتاب یا پوچھتے لوگوں سے کھلنا آفتاب کا یعنی جب پڑھ چکتے دو رکعت پوچھتے کہ کیا کھل گیا گہن کرتے رہتے یہ یہاں تک کہ روشن ہوا آفتاب نقل کی یہ ابوداؤد نے اور بیچ روایت نسائی کی یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی نماز اُسوقت کہ گہا آفتاب مانند نماز ہماری کے رکوع کرتے تھے اور سجدہ کرتے تھے اور بیچ اور روایت نسائی کی یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایک روز جلدی کرتے ہوئے طرف مسجد کے اُس حال میں کہ تحقیق گہا تھا آفتاب پس نماز پڑھی یہاں تک کہ روشن ہوا آفتاب پھر کہا تحقیق اہل جاہلیت کے تھے کہتے کہ تحقیق سورج اور چاند نہیں گہتے مگر واسطے مرنے بڑے کے بڑے سرداروں اہل زمین کے سے اور حال یہ ہے کہ سورج اور چاند نہیں گہتے واسطے مرنے کسی کے اور نہ پیدا ہونے کسی کے ولیکن یہ دونوں مخلوق ہیں اللہ کی مخلوقوں میں سے پیدا کرتا ہے اللہ بیچ مخلوق اپنی کے جو چاہتا ہے یعنی کسوف اور روشنی اور اندھیرا پس کوئی سا اُن دونوں میں سے گہے پس نماز پڑھو یہاں تک کہ روشن ہو یا پیدا کرے اللہ کوئی حکم یعنی عذاب یا قیامت نقل کی یہ نسائی نے **ف** مانند نماز ہماری کے یعنی کئی کئی رکوع نہ کیے بلکہ ایک ایک رکوع کیا ہر رکعت میں مانند نماز ہماری کے اور یہ حدیث

دلیل حنفیہ کی ہے اور واسطے اسکے اور حدیثیں بہت آئی ہیں ۱۲ ح ❊ **باب فی سجود الشکر** باب ہے بیچ بیان سجدۂ شکر کے ۔ اختلاف
کیا ہے علما نے بیچ سجدۂ تنہا کے باہر نماز کے کہ آیا جائز اور مسنون اور موجب تقرب درگاہ الٰہی کا ہے یا نہیں بعضوں نے کہا بدعت ہے اور حرام اور
شرع میں اسکی کچھ اصل نہیں اور اسی پر ہے انکی حرمت دونوں سجدوں کی بعد وتر کے اور نزدیک بعضوں کے جائز اور مشروع ساتھ کراہت کے ہے
اور تفصیل کلام کی یہ ہے کہ سجدہ خارج نماز کا کتنی قسم پر ہے ایک سجدۂ سہو اور وہ بیچ حکم سجدۂ نماز کے ہے دوسرا سجدۂ تلاوت کا اسمیں بھی
خلاف نہیں تیسرا سجدۂ مناجات کا بعد از نماز کے ظاہر کلام اکثر علما کا یہ ہے کہ وہ مکروہ ہے چوتھا سجدۂ شکر کا حاصل ہونے نعمت پر اور
دفع بلا پر اسمیں اختلاف ہے نزدیک امام شافعیؒ اور احمدؒ کے سنت ہے اور قول امام محمدؒ کا بھی یہی ہے اور آثار اور حدیثیں اسمیں بہت وارد
ہیں اور نزدیک امام مالک اور ابو حنیفہ کے مکروہ ہے وہ کہتے ہیں کہ نعمتیں اللہ تعالیٰ کی ان گنت ہیں بندہ عاجز ہے انکے ادائے شکر سے
ہر نعمت پر حکم سجدہ کا موجب تکلیف کا ہے اور جو کہ قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ مراد نعمتوں سے نعمتیں نئی پیدا ہونے والی ہیں کہ کبھی کبھی واقع ہوں
نہ دائمہ ثابتہ مثل وجود اور توابع اور لوازم اسکے کے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے کہ وقت پہنچنے خبر قتل ابی جہل لعین کے
سجدہ کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وقت سننے خبر قتل مسیلمہ کذاب کے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وقت قتل ذی الثدیہ
خارجی کے اور کعب بن مالک نے وقت بشارت قبول توبہ کے کہ پیچھے رہ گئے تھے غزوہ تبوک سے عجیب قصہ ہے انکا ۱۲ ح ❊ **وَهٰذَا**
الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الْاَوَّلِ وَالثَّالِثِ اور یہ باب خالی ہے پہلی فصل اور تیسری فصل سے **الفصل الثانی**
فصل دوسری **عَنْ** اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَہٗ اَمْرُ سُرُوْرٍ اَوْ بُشِّرَ بِہٖ خَرَّ سَاجِدًا شَاکِرًا لِلّٰہِ
تَعَالٰی رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب آتا انکو کوئی امر
خوشی کا یا کہا راوی نے بجائے لفظ سرور کے یسر یعنی آتا حضرت کو کوئی امر کہ خوشی کیجاتی بسبب اسکے گرتے سجدہ کرتے ہوئے واسطے
شکر گزاری اللہ تعالیٰ کے نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے ف کہا تورپشتی نے گئی ہے ایک جماعت علما کی طرف
ظاہر حدیث کے کہ مشروع کہا ہے انھوں نے سجدہ شکر نعمت کا اور مخالفت کی ہے انکی اور علما نے پس کہا مراد ساتھ سجود کے نماز ہے
اور دلیل انکی اس تاویل میں یہ حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھیں وقت چاشت کے دو رکعتیں جس وقت کہ خوشخبری دیگئی
فتح کی یا آتے ابوجہل کے سر کی اور کہا ابو حنیفہ نے اگر لازم کرے بندہ سجدے کو نزدیک ہر نعمت نئی آنے والی کے تو البتہ نہ خالی ہووے
سجدہ سے پلک مارنے بھر اس لیے کہ کوئی ساعت نعمت سے خالی نہیں بڑی نعمت زندگی ہے کہ ہر دم کا آنا نئی نعمت ہے پس اس صورت میں
بڑا حرج ہے غرض کہ اس لیے انکے نزدیک یہ سجدہ سنت نہیں ۱۲ ع ❊ **وَعَنْ** اَبِیْ جَعْفَرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَجُلًا مِّنَ النُّغَاشِیِّیْنَ
فَخَرَّ سَاجِدًا رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ مُرْسَلًا وَّفِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ لَفْظُ الْمَصَابِیْحِ اور روایت ہے ابی جعفر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
دیکھا ایک شخص کو بونوں میں سے پس گرے سجدہ کرتے ہوئے روایت کی یہ دارقطنی نے بطریق ارسال کے اور شرح السنہ میں موافق
لفظ مصابیح کے ف نغاش اور نغاشی کہتے ہیں اس شخص کو کہ قد اسکا چھوٹا ہو اور ناقص الخلقت اور ضعیف الحرکت ہو پس ایسے شخص کو
حضرت نے دیکھ کر سجدہ شکر کا کیا کہا مظہر نے کہ سنت ہے جبکہ دیکھے مبتلائے بلا کو سجدہ شکر کا کرے اللہ کے لیے اسپر کہ عافیت دی
اللہ تعالیٰ نے اسکو اس بلا سے اور چاہیے کہ پوشیدہ کرے سجدہ تا وہ رنجیدہ نہو اور جب دیکھے فاسق کو ظاہر کرے سجدہ تاکہ وہ باز آوے
اور توبہ کرے انتہی اور منقول ہے حضرت شبلی رح سے کہ انھوں نے دیکھا ایک دنیا دار کو پس کہا الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ ۱۲ ع ❊

وعن سعد بن ابي وقاص قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم من مكة نريد المدينة فلما كنا قريبا من عزوراء نزل ثم رفع يديه فدعا الله ساعة ثم خر ساجدا فمكث طويلا ثم قام فرفع يديه ساعة ثم خر ساجدا فمكث طويلا ثم قام فرفع يديه ساعة ثم خر ساجدا قال اني سألت ربي وشفعت لامتي فاعطاني ثلث امتي فخررت ساجدا لربي شكرا ثم رفعت راسي فسألت ربي لامتي فاعطاني ثلث امتي فخررت ساجدا لربي شكرا ثم رفعت راسي فسألت ربي لامتي فاعطاني الثلث الآخر فخررت ساجدا لربي رواه احمد وابوداود

اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ سے ارادہ رکھتے تھے ہم مدینہ کا پس جبکہ پہونچے ہم نزدیک عزوزاء کے کہ نام ہی ایک جگہ کا درمیان مکہ اور مدینہ کے اُترے حضرتؐ یعنی اُونٹنی سے پھر اُٹھائے دونون ہاتھ اپنے پھر دعا مانگی اللہ سے تھوڑی سی دیر پھر گرے سجدہ کرتے ہوئے پس ٹھہرے سجدہ مین دیر تک پھر کھڑے ہوئے پس اُٹھائے دونون ہاتھ اپنے تھوڑی سی دیر پھر گرے سجدہ کرتے ہوئے پس ٹھہرے دیر تک پھر کھڑے ہوئے پس اُٹھائے دونون ہاتھ اپنے تھوڑی سی دیر پھر گرے سجدہ کرتے ہوئے فرمایا تحقیق مین نے دعا کی رب اپنے سے اور شفاعت کی مین نے واسطے امت اپنی کے یعنی واسطے بخشش گناہون اُنکے کے اور ستر عیوب اور بلند ہونے درجون اُنکے کے پس دی مجکو تہائی امت یعنی دی مجکو مغفرت تہائی اُنکی کی پھر گرا مین سجدہ کرتا ہوا واسطے پروردگار اپنے کے شکر کرنے کو پھر اُٹھایا مین نے سر اپنا پھر مانگی مین نے رب اپنے سے رضا اور مغفرت اُسکی واسطے امت اپنی کے پس دی مجکو اور تہائی امت میری پھر گرا مین سجدہ کرتا ہوا واسطے پروردگار اپنے کے شکر کرنے کو پھر اُٹھایا مین نے سر اپنا پس سوال کیا مین نے رب اپنے سے واسطے امت اپنی کے پس دی مجکو تہائی اخیر کی پھر گرا مین سجدہ کرتا ہوا واسطے پروردگار اپنے کے نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے **ف** اول بار مین مغفرت سابقین کی ہوئی یعنی جو کہ بھلائی کے کرنے مین جلدی کرتے ہین اور پورے کرتے ہین عمل اور دوسری بار مین مغفرت مقتصدین یعنی اوسط کے درجہ والون کی ہوئی اور تیسری بار مین جو کہ ظلم کرتے ہین اپنے نفسون پر یعنی گنہگار اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ کتنی ہی آیات اور حدیثین بیچ حق گناہ کبیرہ کرنے والون کے وارد ہوئے ہین کہ قیامت مین اُنکو عذاب ہویگا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ساری امت بخشی گئی اُنکو عذاب نہین ہونے کا جواب اسکا یہ کہ مراد ساتھ اس دعا اور شفاعت اور دینے مغفرت کے یہ ہی کہ حضرتؐ کی دعا اور شفاعت سے اللہ تعالی نے حضرتؐ کی امت کو امن دیا خسف و مسخ اور مانند اُنکے کے عذابون دنیا کے سے کہ اور امتون پر واقع ہوئے تھے پس امن عذاب آخرت سے مراد نہین ہی کہ وہ بسبب کردار کے ہونے والا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ مراد یہ ہی کہ حضرتؐ کی دعا سے امن ہوا ہمیشہ کے عذاب سے کہ ہمیشہ دوزخ مین نہین رہنے کے اور حضرتؐ کی شفاعت سے نکلینگے دوزخ سے *

باب صلوة الاستسقاء

باب ہی بیچ بیان نماز استسقا کے **ف** استسقا کے معنی ہین پانی چاہنا اور شرع مین نماز یا دعا مینھ کی کرنی قحط سالی مین ساتھ کیفیت مخصوصہ کے *

الفصل الاول

فصل پہلی عن عبد الله بن زيد قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم بالناس الى المصلى يستسقي فصلى بهم ركعتين جهر فيهما بالقراءة واستقبل القبلة يدعو ورفع يديه وحول رداءه حين استقبل القبلة متفق عليه روایت ہی عبداللہ بن زید سے کہ کہا نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ لوگون کے طرف عیدگاہ کے واسطے طلب مینھ کے پس نماز پڑھی ساتھ صحابہ کے دو رکعت پکار کر پڑھی اُنمین قرأت اور سامنے ہوئے قبلہ کے دعا کرتے تھے اور اُٹھائے دونون ہاتھ اپنے یعنی دعا کے لیے اور پھیری چادر اپنی اُسوقت کہ سامنے ہوئے قبلہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف امام شافعی اور صاحبین کے نزدیک نماز استسقا کی مثل نماز عید کے ہی اور امام مالک کے نزدیک دو رکعت پڑھے مانند اور نمازون کے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک استسقا مین نماز نہین بلکہ دعا اور استغفار ہی وہ کہتے ہین کہ ذکر استسقا کا جو اکثر حدیثون مین آیا ہی نماز انمین مذکور نہین فقط دعا ہی ہی اور صحت کو پہونچا ہی کہ حضرت امیر المومنین عمرؓ نے استسقا کیا پس اقتصار کیا دعا اور استغفار پر اور نہ پڑھی نماز اگر نماز مسنون ہوتی ترک نہ کرتے اور نہ علم ہونا انکو باوجود عموم بلوی کے قریب زمانہ نبوت کے بعید ہی اور ترک اسکا باوجود علم اسکے کے بعید تر ہی اور لکھا ہی علمانے کہ مراد ساتھ قول امام ابو حنیفہ کے لا صلوٰۃ فی الاستسقاء یہ ہی کہ جماعت اور خطبہ اور اور خصوصیات اسمین سنت اور شرط نہین اگر ہر کوئی نماز نفل پڑھے اور دعا اور عاجزی اور استغفار کرے بہتر ہی اور فتوی اب نزدیک حنفیہ کے مذہب صاحبین پر ہی اس لیے کہ ثابت ہوئی ہی یہ نماز حضرت سے اور افضل یہ ہی کہ پڑھے پہلی رکعت مین سورۂ ق یا سبح اسم ربک الاعلی اور دوسری مین اقتربت الساعۃ یا غاشیہ اور غرض چادر پھیرنے سے فال نکالنی ہی ساتھ پھرنے حال کے کہ جیسے چادر پھیرتے ہین ایسے ہی بدلے قحط کے ارزانی ہو اور مینہ برسے اور طور چادر پھیرنے کا یہ ہی کہ دونون ہاتھ پیٹھ کے پیچھے لیجا کر پکڑے ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے نیچے کا کونا بائین جانب کا اور پکڑے ساتھ بائین ہاتھ کے نیچے کا کونا داہنی طرف کا اور پھیرے دونون ہاتھ اپنے پیچھے پیٹھ اپنی کے اسطرح کہ ہو کونا پکڑا ہوا داہنے ہاتھ کا داہنے مونڈھے پر اور کونا پکڑا ہوا بائین ہاتھ کا بائین مونڈھے پر پس جب کر چکا یون تو ہو جائیگا دایان کونا بایان اور بایان دایان اور اوپر کا رخ نیچے اور نیچے کا اوپر اور سہیلی نے لکھا ہی کہ طول حضرت کی چادر مبارک کا چار ہاتھ کا تھا اور عرض اسکا دو ہاتھ اور بالشت کا تھا۔ ع ح۔ **وعن** اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ اِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ فَاِنَّهُ يَرْفَعُ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی انس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین اٹھاتے تھے دونون ہاتھ اپنے بیچ کسی چیز کے دعا اپنی سے مگر استسقا مین پس تحقیق اٹھاتے تھے یہان تک کہ دکھائی جاتی تھی سفیدی بغلون انکے کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نہ اٹھاتے تھے یعنی بہت نہ اٹھاتے تھے کہ اونچے ہوتے سر سے اور سفیدی بغلون کی معلوم ہونے لگتی مگر استسقا مین اسقدر اٹھاتے کہ سفیدی بغلون کی معلوم ہوتی یعنی اگر کپڑا نہ اوڑھے ہوتے پس بالکل دعا مین ہاتھ اٹھانے کی نفی نہین ہی اس لیے کہ ثابت ہوا ہی مستحب ہونا ہاتھون کے اٹھانے کا دعا مین اور لکھا ہی علمانے کہ جسقدر مطلب دشوار اور بھاری ہو اٹھانا ہاتھون کا بھی بلند تر ہو۔ ع ح۔ **وعنه** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰى فَاَشَارَ بِظَهْرِ كَفَّيْهِ اِلَى السَّمَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انھین سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مینہ مانگا پس اشارہ کیا ساتھ پشت دونون ہاتھون اپنے کے طرف آسمان کے روایت کی یہ مسلم نے ف لکھا ہی علمانے کہ یہ بھی بطریق فال نکالنے کے تھا ساتھ بدلنے حال کے جیسے کہ چادر پھیرنے مین تھا اور اشارہ ہی اسپر کہ پیٹ ابر کا طرف زمین کے ہو اور رواں ہووے جو کہ اسمین ہی یعنی مینہ اور بعضون نے کہا ہی کہ جو کوئی ارادہ کرے دفع بلا کا قسم قحط وغیرہ سے پس کرے پشت ہاتھون کی طرف آسمان کے دعا مین اور جو کوئی مانگے نعمت اللہ تعالی سے پس چاہیے کہ کرے ہتھیلیان طرف آسمان کے۔ ع ح۔ **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَاَى الْمَطَرَ قَالَ اللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت دیکھتے مینہ فرماتے یا الہی برسا خوب مینہ نفع دینے والا روایت کی یہ بخاری نے **وعن** اَنَسٍ قَالَ اَصَابَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطَرٌ قَالَ فَحَسَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَهُ حَتّٰى اَصَابَهُ مِنَ الْمَطَرِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا قَالَ لِاَنَّهُ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے انس سے کہ کہا پہونچا ہمکو مینہ اُس حالت مین کہ تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا انس نے پس اُتارا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا اپنا یعنی سر پر سے یہانتک کہ پہونچا حضرت کو مینہ پس کہا ہمنے یا رسول اللہ کسواسطے کیا آپنے یہ فرمایا اسواسطے کہ نیا آیا ہوا ہے پروردگار اپنے کے پاس سے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی نیا اُترا ہوا ہے ساتھ حکم رب اپنے کے تو وہ نہیں ہوا ہے ساتھ اجزاء اہل ظلم کثیف کے اور گنہگارون کے ہاتھ نہین پہونچے ہین اُس تک پس متبرک ہے اور سنت ہے دعا کرنی وقت اُترنے مینہ کے کہ قبول ہوتی ہے ع +

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمُصَلّٰی فَاسْتَسْقٰی وَحَوَّلَ رِدَاءَهٗ حِیْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَجَعَلَ عِطَافَهُ الْاَیْمَنَ عَلٰی عَاتِقِهِ الْاَیْسَرِ وَجَعَلَ عِطَافَهُ الْاَیْسَرَ عَلٰی عَاتِقِهِ الْاَیْمَنِ ثُمَّ دَعَا اللّٰهَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن زید سے کہ کہا نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف عیدگاہ کے پس استسقا کیا اور پھیری چادر اپنی اُسوقت کہ سامنے ہوئے قبلہ کے پس گردانا داہنا کونا اُسکا اوپر بائین مونڈھے اپنے کے اور گردانا بایان کونا اُسکا اوپر داہنے مونڈھے اپنے کے پھر دعا کی اللہ تعالی سے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف اس حدیث مین ذکر نماز کا نہین ہے ع +

وعنه اَنَّهٗ قَالَ اسْتَسْقٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْهِ خَمِیْصَةٌ لَهٗ سَوْدَاءُ فَاَرَادَ اَنْ یَّاْخُذَ اَسْفَلَهَا فَیَجْعَلَهٗ اَعْلَاهَا فَلَمَّا ثَقُلَتْ قَلَبَهَا عَلٰی عَاتِقِهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے انہین عبد اللہ سے کہ کہا استسقا کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اُنپر چادر تھی سیاہ رنگ کی پس ارادہ کیا یہ کہ لیوین نیچے کی جانب اُسکی پس کرین اُسکو اوپر کی جانب یعنی جیسے کہ معمول تھا چادر پھیرنے کا پس جبکہ بھاری ہوئی اُلٹ لی چادر اوپر دونون مونڈھون اپنے کے نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے ف یعنی جب نیچے کی طرف اوپر کرنے اوپر طرح مذکور کے دشوار ہوئی داہنا آنچل بائین کندھے پر کر لیا اور بایان داہنے پر اور چادر دوسرے خلیفین پھیری کہ کل اُسکا وہی ہے ع +

وعن عُمَیْرٍ مَوْلٰی اَبِی اللَّحْمِ اَنَّهٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْتَسْقِیْ عِنْدَ اَحْجَارِ الزَّیْتِ قَرِیْبًا مِّنَ الزَّوْرَاءِ قَائِمًا یَّدْعُوْ یَسْتَسْقِیْ رَافِعًا یَدَیْهِ قِبَلَ وَجْهِهٖ لَا یُجَاوِزُ بِهِمَا رَاْسَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ نَحْوَهٗ اور روایت ہے عمیر سے کہ غلام آزاد کیا ہوا ابی اللحم کا تھا یہ کہ اُسنے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ استسقا کرتے تھے نزدیک احجار الزیت کے قریب زوراء کے کھڑے ہوئے دعا مانگتے تھے استسقا کرتے تھے اُٹھائے ہوئے دونون ہاتھ اپنے طرف منہ اپنے کے نہین اونچا کرتے تھے اُنکو سر اپنے سے روایت کی یہ ابوداؤد نے اور روایت کی ترمذی اور نسائی نے مانند اسکے ف احجار الزیت نام ایک جگہ کا ہے مدینہ مین یہ نام اُسکا اس لیے ہوا کہ اُسمین پتھر سیاہ ہین اور چکنے گویا روغن زیتون اُنپر ملا ہوا ہے اور زوراء بھی نام ایک جگہ کا ہے بازار مدینہ مین اور طرف منہ اپنے کے یعنی کبھی یون بھی دعا کرتے تھے پس منافی نہین ہے اُسکے کہ اوپر گذرا کہ ہتھیلیان زمین کی طرف ہوتی تھین اور نہین اونچا کرتے سر سے یہ منافی نہین ہے اُس حدیث کی کہ گذری انس سے کہ مبالغہ کرتے تھے حضرت ہاتھ اُٹھانے مین واسطے استسقا کے اس لیے کہ اکثر یون ہوتا ہوگا اور کبھی اسطرح یا بالعکس ع +

وعن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْنِیْ فِی الْاِسْتِسْقَاءِ مُتَبَذِّلًا مُّتَوَاضِعًا مُّتَخَشِّعًا مُّتَضَرِّعًا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی استسقا کے لیے اُس حالت مین کہ ترک کیے ہوئے تھے زینت تواضع کیے ہوئے یعنی ظاہر مین عاجزی کرنے والے یعنی باطن مین زاری کرنے والے یعنی ساتھ زبان کے انواع ذکر مین نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف ترک کرنا زینت کا اسطرح تشریف لیجاتے تھے واسطے اظہار اپنی محتاجگی کے ہے ع +

وعن عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

اِذَا اسْتَسْقٰى قَالَ اللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهِيْمَتَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ
عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ اُسنے نقل کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یعنی عبداللہ سے کہ صحابی ہیں کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت
کہ استسقا کرتے کہتے یا الٰہی پلا پانی اپنے بندوں کو اور اپنے جانوروں کو اور پھیلا اپنی رحمت اور زندہ کر یعنی سرسبز کر اپنے شہر مردہ کو یعنی خشک کو نقل کی
یہ مالک اور ابوداؤد نے **وعن** جَابِرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَاكِئُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اسْقِنَا
غَيْثًا مُغِيْثًا مَرِيْئًا مَرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ قَالَ فَاَطْبَقَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہے جابر سے کہ کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھاتے ہاتھ پس کہتے یا الٰہی پلا ہمکو مینھ کہ فریادرسی کرے اور اچھا ہو
انجام اور ارزانی کرے نفع کرنے والا نہ ضرر کرنے والا جلدی آنے والا نہ دیر لگانے والا کہا جابر نے پس چھا گیا اُن پر ابر روایت کی یہ ابوداؤد نے

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ شَكَا النَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُحُوْطَ
الْمَطَرِ فَاَمَرَ بِمِنْبَرٍ فَوُضِعَ لَهٗ فِي الْمُصَلّٰى وَوَعَدَ النَّاسَ يَوْمًا يَخْرُجُوْنَ فِيْهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ اِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدْبَ دِيَارِكُمْ وَاسْتِئْخَارَ
الْمَطَرِ عَنْ اِبَّانِ زَمَانِهٖ عَنْكُمْ وَقَدْ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَدْعُوْهُ وَوَعَدَكُمْ اَنْ يَّسْتَجِيْبَ لَكُمْ ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ
فَلَمْ يَتْرُكِ الرَّفْعَ حَتّٰى بَدَا بَيَاضُ اِبْطَيْهِ ثُمَّ حَوَّلَ اِلَى النَّاسِ ظَهْرَهٗ وَقَلَبَ اَوْ حَوَّلَ رِدَاءَهٗ وَهُوَ رَافِعٌ
يَدَيْهِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَنَزَلَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَاَنْشَاَ اللّٰهُ سَحَابَةً فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ ثُمَّ اَمْطَرَتْ بِاِذْنِ
اللّٰهِ فَلَمْ يَاْتِ مَسْجِدَهٗ حَتّٰى سَالَتِ السُّيُوْلُ فَلَمَّا رَاٰى سُرْعَتَهُمْ اِلَى الْكِنِّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ
نَوَاجِذُهٗ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاَنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا شکایت کی لوگوں نے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ ہونے مینھ کی پس حکم کیا ساتھ رکھنے منبر کے پس رکھا گیا منبر
واسطے حضرتؐ کے عیدگاہ میں اور وعدہ کیا لوگوں سے ایک دن کا کہ نکلیں اُسمیں کہا حضرت عائشہؓ نے پس نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُسوقت کہ ظاہر
ہوا کنارہ آفتاب کا پس بیٹھے منبر پر پس تکبیر کہی اور حمد کی اللہ کی پھر فرمایا تحقیق تمنے شکایت کی یعنی اللہ و رسول سے قحط ہونے کی شہروں اپنے کے
اور دیر لگنے مینھ کی وقت مقرر اُسکے سے تمسے اور تحقیق حکم کیا تمکو اللہ نے یہ کہ مانگو اُس سے اور وعدہ کیا ہے تمسے یہ کہ قبول کریگا واسطے تمہارے پھر فرمایا
سب تعریف واسطے اللہ کے پروردگار عالموں کا بخشنے والا مہربان مالک دن جزا کا نہیں کوئی معبود مگر اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے یا الٰہی تو ہی معبود نہیں
کوئی معبود سوا تیرے تو بے پرواہ ہے اور ہم فقیر ہیں نازل کر ہمپر مینھ اور گردان تو اُس چیز کو کہ اتاری تونے یعنی مینھ سبب قوت کا اور پہونچنے کا یعنی اُسکے
سبب سے خوب مطالب کو پہونچیں اور خوب فائدہ اٹھاویں ایک مدت دراز تک پھر اُٹھائے دونوں ہاتھ اپنے پس نہ چھوڑا ہاتھ اٹھانا یہاں تک کہ ظاہر
ہوئی سفیدی بغلوں حضرتؐ کی پھر پھیری طرف لوگوں کے پیٹھ اپنی اور اُلٹی یا کہا پھیری چادر اپنی اور وہ اُٹھائے ہوئے تھے دونوں ہاتھ اپنے
پھر متوجہ ہوئے طرف لوگوں کے اور اُترے پھر نماز پڑھی دو رکعت پس ظاہر کیا اللہ تعالیٰ نے ابر پھر گرجا اور چمکی بجلی پھر برسا مینھ ساتھ حکم خدا کے
پس نہ آئے ابھی مسجد میں یہاں تک کہ بہے نالے پس جب دیکھی جلدی اُنکی طرف سایہ کے یعنی مکانوں کے مینھ سے بچنے کے لیے ہنسے

یہان تک کہ ظاہر ہوئین کلیان حضرت کی پھر فرمایا گواہی دیتا ہون مین یہ کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور مین بندہ ہون اللہ کا اور رسول اسکا روایت کی یہ ابوداؤد نے ف بیٹھے منبر پر کہا مالک نے اور شافعی اور احمد نے کہ سنت ہے یہ کہ پڑھے بعد نماز کے دو خطبے اور شروع کرے انکو ساتھ استغفار کے مانند تکبیر کے عیدین اور کہا ابوحنیفہ اور احمد نے کہ نہین خطبے واسطے اسکے فقط دعا ہے اور استغفار اور کہا ابن ہمام نے کہ روایت کی اصحاب سنن اربعہ نے اسحق بن عبد اللہ بن کنانہ سے ایک حدیث کہ حاصل اُسکا یہ ہے کہ حضرت نے خطبہ تمہارا سا نہین پڑھا عیدگاہ مین جاکر ولیکن ہمیشہ دعا اور زاری اور تکبیر کرتے رہے اور نماز پڑھی دو رکعت جیسی کہ پڑھتے تھے عیدین مین انتہی ۱۲ ع ✤ یہ روایت مرقاۃ مین پہلی مذکور ہے جو یہان سے رہ گئی ہے **وعن** اَنَسٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ کَانَ اِذَا قُحِطُوا اسْتَسْقٰی بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ اللّٰھُمَّ اِنَّا کُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّنَا فَتَسْقِیْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِعَمِّ نَبِیِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَیُسْقَوْنَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انس سے یہ کہ حضرت عمر بیٹے خطاب کے تھے جس وقت کہ ہوتا قحط استسقا کرتے ساتھ وسیلہ عباس بن عبد المطلب کے پس کہتے یا الٰہی تحقیق تجھے ہم وسیلہ کرتے طرف تیرے ساتھ نبی اپنے کے پس پلاتا تو ہمکو اور تحقیق اب ہم وسیلہ کرتے ہین طرف تیرے ساتھ چچا نبی اپنے کے پس پلا ہمکو کہا انس نے پس مینہ برسائے جاتے روایت کی یہ بخاری نے ف منقول ہے کہ جب حضرت عمر اور اور صحابہ کہ انکے ساتھ تھے وسیلہ عباس کا پکڑتے تو عباس کہتے خداوندا اس امت نے پیغمبر تیرے کے نے وسیلہ میرا پکڑا ہے خداوندا اس بڑھاپے میرے کو رسوا مت کر اور مجھکو روبرو انکے شرمندہ نہ کر پس مینہ برستا ۱۲ ح ✤ **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خَرَجَ نَبِیٌّ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ بِالنَّاسِ یَسْتَسْقِیْ فَاِذَا ھُوَ بِنَمْلَۃٍ رَافِعَۃٍ بَعْضَ قَوَائِمِھَا اِلَی السَّمَاءِ فَقَالَ ارْجِعُوْا فَقَدِ اسْتُجِیْبَ لَکُمْ مِّنْ اَجْلِ ھٰذِہِ النَّمْلَۃِ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نکلے ایک نبی نبیا مین سے ساتھ لوگون کے واسطے استسقا کے پس ناگہان نبی نے دیکھا چیونٹی کو کہ اٹھائے ہوئے ہے بعضے پانون اپنے کو طرف آسمان کے پس کہا اس نبی نے پھر چلو پس تحقیق قبول کیگئی دعا تمہاری بسبب اس چیونٹی کے نقل کی یہ دارقطنی نے ف کہا گیا ہے یہ نبی حضرت سلیمان علیہ السلام تھے اور اسمین اظہار عظمت الٰہی اور قدرت اسکی کا ہے اور بیان رحمت اسکی کا ہے تمام مخلوقات پر اور بیان ہے اسکا کہ علم اسکا گھیرے ہوئے ہے احوال تمام موجودات کو اور وہ مسبب الاسباب اور قاضی الحاجات ہے اور روایت کیا گیا ہے کہ وہ چیونٹی یہ دعا کرتی تھی اللھم انا خلق من خلقک لاغنی بنا عن رزقک فلا تہلکنا بذنوب بنی آدم ۱۲ ع ✤ **باب** ف اکثر نسخون مین فقط لفظ باب کا لکھا ہے جیسی کہ عادت مؤلف کی ہے کہ عقد کرتا ہے ایک باب بیچ لواحق اور تتمات پہلے باب کے اور ایک نسخہ صحیحہ مین باب فی الریاح ہے اور ایک نسخہ مین باب الریاح ہے یعنی باب بیچ بیان ہواؤن کے ہے ۱۲ ع ✤ **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُھْلِکَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدد دیا گیا مین ساتھ پروا ہوا کے اور ہلاک کی گئی عاد ساتھ پچھوا کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جب محاصرہ کیا کافرون نے مدینہ کو دن خندق کے تو چلی ہوا پروا نہایت تند کہ اکھیڑ ڈالے خیمے انکے اور اوندھا دین ہانڈیان انکی اور مارے منہ پر کنکر اور مٹی اور ڈالا اللہ تعالیٰ نے انکے دل مین رعب اور انکی شکست ہوئی اور بھاگے یہ بات اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوئے اور معجزہ ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ سارا قصہ سورۂ احزاب کی تفسیر مین مذکور ہے اور قوم عاد کے بارہ بارہ گز کے قد تھے پس پچھوا ہوا چلی اٹھنے دے مارا انکو زمین پر اسطرح کہ بیہوش گئے سر انکے اور پھٹ گئے پیٹ انکے اور انتڑین نکل پڑین پس مقصود حضرت کو اس سے یہ تھا کہ ہوا تابعدار خدا کی ہے

بھی آتی ہے واسطے مدد کے اور کبھی آتی ہے واسطے ہلاک کرنے ایک قوم کے ہوع + **وعن** عائشۃ قالت ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضاحکا حتی اری منہ لہواتہ انما کان یتبسم فکان اذا رای غیما او ریحا عرف فی وجہہ متفق علیہ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا نہیں دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنستے ہوئے یہاں تک کہ دیکھوں میں اُنسے کوے اُنکے لو نہ تھے مگر تبسم فرماتے پس تھے جسوقت دیکھتے ابر یا ہوا دیکھا جاتا تغیر بیچ چہرہ اُنکے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جب حضرت ابر یا ہوا دیکھتے غمگین ہوتے اور پہچانا جاتا اثر اُسکا چہرۂ مبارک اُنکے پر بسبب خوف اسکے کہ مبادا اس سے کچھ ضرر لوگون کو پہونچے مقصود یہ ہے کہ آنحضرت بیچ شہود یعنی دیکھنے جلال حق کے ہمیشہ خائف و غمگین رہتے اور ہرگز ہنسی سے فارغ نہوتے اور جب ابر یا ہوا دیکھتے زیادہ فکرمند اور متردد ہوتے ہوع + **وعنہا** قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا عصفت الریح قال اللہم انی اسألک خیرہا وخیر ما فیہا وخیر ما ارسلت بہ واعوذ بک من شرہا وشر ما فیہا وشر ما ارسلت بہ واذا تخیلت السماء تغیر لونہ وخرج ودخل واقبل وادبر فاذا مطرت سری عنہ فعرفت ذلک عائشۃ فسألتہ فقال لعلہ یا عائشۃ کما قال قوم عاد فلما راوہ عارضا مستقبل اودیتہم قالوا ہذا عارض ممطرنا وفی روایۃ یقول اذا رای المطر رحمۃ متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ شدت کی چلتی باد کہتے یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہون تجھ سے بھلائی اسکی کہ اسکی ذات مین ہے اور بھلائی اُس چیز کی کہ اسمین ہے یعنی منافع اسکے اور بھلائی اُس چیز کی کہ بھیجی گئی ہے ہوا واسطے اسکے یعنی مدد اسکی اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری برائی اسکی سے اور برائی اُس چیز کی سے کہ اسمین ہے یعنی ضرر اسکے اور برائی اُس چیز کی سے کہ بھیجی گئی ہوا ساتھ اُسکے یعنی باعث عذاب ہوا اور جسوقت کہ ابر ہوتا آسمان پر تو متغیر ہوتا رنگ حضرت کا اور نکلتے گھر سے باہر اور جاتے اندر اور آتے اور پھر جاتے یعنی بسبب گھبراہٹ کے ایک جا ٹھہرتے نہ تھے پس جسوقت کہ مینہ برسنے لگتا جاتا رہتا خوف اور اضطراب حضرت سے پس معلوم کیا یہ یعنی تغیر عائشہ نے پس پوچھا حضرت سے سبب اُسکا پس فرمایا حضرت نے شاید کہ یہ ابر اے عائشہ مانند اُسکے ہو کہ کہا قوم عاد نے اُسکے حق مین ہذا عارض ممطرنا چنانچہ اس آیت مین حال اُنکا مذکور ہے پس جب دیکھا قوم عاد نے اسکو ابر سامنے آیا اُنکے نالون کے کہا اُس قوم نے یہ ابر ہے برسیگا ہم پر اور ایک روایت مین ہے یعنی بجاے فاذا امطرت سری عنہ کے یہ ہے کہ فرماتے جسوقت دیکھتے مینہ کو گردان تو اس مینہ کو سبب رحمت کا روایت کی یہ بخاری و مسلم نے ف بعد لفظ ممطرنا کے اللہ تعالیٰ نے رد کیا اُنکی آرزو کو بل ہو ما استعجلتم الخ یعنی یہ ابر نہیں بلکہ یہ وہ عذاب ہے جسکی تم جلدی کرتے تھے ہوا ہے جسمین دکھ کی مار ہے اُکھاڑ مارے ہر چیز کو اپنے رب کے حکم سے پھر کل کو رہ گئے کوئی نظر نہیں آتا سواے اُنکے گھرون کے یون ہم سزا دیتے ہیں ہم گنہگار لوگون کو تمام ہوا ترجمہ آیت کا پس حاصل حدیث کا یہ کہ جب حضرت ابر کو دیکھتے تو ڈرتے کہ مبادا قوم عاد نے جیسے ابر دیکھا جانا تھا کہ مینہ برسیگا اور پھر اُنپر مینہ نہ برسا اور ہوا تند چلی کہ سب ہلاک ہوگئے چنانچہ یہ قصہ سورۂ احقاف مین مذکور ہے ویسے ہی ہمپر بھی یہ ابر باعث عذاب کا نہو ہوع + **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مفاتیح الغیب خمس ثم قرأ ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث الآیۃ رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خزانے غیب کے پانچ ہین پھر پڑھی یہ آیت تحقیق اللہ نزدیک اُسکے علم قیامت کا ہے اور اُتارتا ہے مینہ آخر آیت تک روایت کی یہ بخاری نے ف خزانہ غیب کے پانچ ہین کہ نہیں اطلاع رکھتا کوئی اُسکے سواے

اللہ کے کہ بیان اسکا اس آیت میں ہے ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام وما تدری نفس ماذا تکسب غدا وما تدری نفس بای ارض تموت ان اللہ علیم خبیر یعنی تحقیق اللہ ہی کے پاس ہے علم قیامت کے ہونے کا اور اتارتا ہے مینہ کو اور وہ جانتا ہے جو کچھ رحموں میں ہے یعنی بیٹا ہے یا بیٹی ہے گورا ہے یا کالا ہے پورا ہے یا ادھورا ہے وغیر ذلک اور نہیں جانتا کوئی نفس کہ کیا کریگا کل کو یعنی دنیا میں بھلائی یا برائی اور آخرت میں ثواب لیگا یا عذاب اور نہیں جانتا کوئی نفس کہ کس زمین میں مریگا تحقیق اللہ جاننے والا خبردار ہے پس یہ پانچ چیزیں ہیں کہ کلیات انکے کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ کے اور کبھی مطلع ہوتے ہیں بعضے برگزیدہ بندے اوپر جزئیات بعض انکے کے ۔ ع ۔

وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیست السنۃ بان لا تمطروا ولکن السنۃ ان تمطروا وتمطروا ولا تنبت الارض شیئا رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے قحط شدید یہ کہ نہ برسائے جاؤ تم ولیکن قحط شدید یہ ہے کہ برسائے جاؤ تم اور برسائے جاؤ اور نہ اگاوے زمین کچھ روایت کی یہ مسلم نے ف کہا قاضی نے کہ معنی یہ ہیں کہ نہیں ہے قحط شدید یہ کہ نہ برسایا جاوے بلکہ قحط کہ برسے اور نہ اگے اور یہ اس لیے ہے کہ حاصل ہونا شدت کا بعد توقع بھلائی کے اور ظہور اسباب اسکے کے بہت ہے اُس چیز سے کہ یاس حاصل ہووے پہلے سے ۔ ع ۔

الفصل الثانی

عن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الریح من روح اللہ تعالی تاتی بالرحمۃ وبالعذاب فلا تسبوھا وسلوا اللہ من خیرھا وعوذوا بہ من شرھا رواہ الشافعی وابو داود وابن ماجۃ والبیہقی فی الدعوات الکبیر روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے باد رحمت اللہ کی سے ہے لاتی ہے رحمت کو اور عذاب کو پس نہ برا کہو اسکو یعنی بسبب ضرر پہنچنے کے اُس سے اور مانگو اللہ سے بھلائی اسکی اور پناہ مانگو اللہ سے برائی باد کی سے روایت کی یہ شافعی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں ف باد عذاب کا بھی بھلائی ہے بیچ واقع میں مومنوں کے اس لیے کہ مومن انکی ایذا رسانی سے بچتے ہیں ۔ ع ۔

وعن ابن عباس ان رجلا لعن الریح عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تلعنوا الریح فانھا مامورۃ وانہ من لعن شیئا لیس لہ باھل رجعت اللعنۃ علیہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ ایک شخص نے لعنت کی ہوا کو روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا نہ لعنت کرو باد کو اس لیے کہ وہ امر کی گئی ہے یعنی ساتھ رحمت کے یا عذاب کے اور تحقیق جو کوئی لعنت کرتا ہے چیز کو کہ نہ ہو وہ قابل لعنت کے پھرتی ہے لعنت کرنے والے پر روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف کہا امام غزالی رحمہ اللہ نے کہ تین چیزیں باعث لعنت کی ہیں کفر اور بدعت اور فسق اور ہوا میں ایک بات بھی نہیں پائی جاتی نہیں ہے ۔ ع ۔

وعن ابی بن کعب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا الریح فاذا رأیتم ما تکرھون فقولوا اللھم انا نسألک من خیر ھذہ الریح وخیر ما فیھا وخیر ما امرت بہ ونعوذ بک من شر ھذہ الریح وشر ما فیھا وشر ما امرت بہ رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ برا کہو باد کو پس جس وقت کہ دیکھو اس باد کو کہ ناخوش رکھتے ہو یعنی چلنا اسکا بسبب شدت گرمی یا سردی اسکی کے ایذا پاؤ بسبب تند چلنے اسکے کے پس کہو یا الٰہی تحقیق ہم سوال کرتے ہیں تجھ سے بھلائی اس باد کی سے اور بھلائی اس چیز کی سے کہ اسمیں ہے اور بھلائی اس چیز کی ہی کہ امر کی گئی ہے ساتھ اسکے اور پناہ مانگتے ہیں ساتھ تیرے برائی اس باد کی سے اور برائی اس چیز کی سے کہ اسمیں ہے اور برائی اس چیز کی سے کہ امر کی گئی ہے ساتھ اسکے نقل کی یہ ترمذی نے ۔

وعن ابن عباس قال ما ھبت ریح قط الا جثا النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی رکبتیہ وقال اللھم اجعلھا رحمۃ ولا تجعلھا عذابا اللھم

[illegible] قال [illegible] تعالى أنا أرسلنا عليهم [illegible] أن يرسل الرياح مبشرات رواه الشافعي والبيهقي في الدعوات [illegible]

[illegible] کہ انہوں نے [illegible] بیٹھے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو [illegible] کے [illegible] اللہ [illegible]

[illegible] کے [illegible] کیا کریں اور کہتے یا الٰہی گردان [illegible] کو عذاب یا الٰہی [illegible]

[illegible] کہا [illegible] کتاب اللہ کے وقت ہوا ہے تحقیق [illegible]

[illegible] کو [illegible] باد ہوا [illegible] والی اور [illegible] دیا [illegible]

[illegible] مشہور ہے [illegible] کا معروف عذاب [illegible] کیا [illegible]

[illegible] ہوا ہے [illegible] کے [illegible] دو [illegible] نہیں پایا [illegible]

[illegible] ابوجعفر طحاوی نے انکار کیا ہے اس لیے کہ کلام اللہ میں آیا ہے [illegible]

[illegible] حدیث ابی ہریرہ کی ہیں [illegible] الریح من روح اللہ آخر تک پس خطابی نے [illegible] حدیث [illegible]

[illegible] ہیں اور [illegible] ہوا ہیں [illegible] ہوتی ہیں اس [illegible]

[illegible] وعن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا [illegible]

[illegible] فقال اللهم إني أعوذ بك من شرها [illegible] كشفه الله [illegible]

[illegible] رواه أبو داود والنسائي وابن ماجه والشافعي [illegible]

[illegible] تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت [illegible] ہوا [illegible]

[illegible] کہتا ہوں [illegible] اس چیز کی سے کہ [illegible]

[illegible] نقل کی ہے ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور شافعی نے [illegible]

[illegible] النبي صلى الله عليه وسلم [illegible]

[illegible] اور روایت ہے ابن عمر سے [illegible] تحقیق [illegible]

[illegible] کہتا [illegible] اور [illegible]

[illegible] عذاب سے نقل کی ہے [illegible] نے

[illegible]

[illegible] اور

[illegible] پاؤں [illegible]

[illegible] پس پہنچا ہم کو [illegible] اور سردی [illegible]

[illegible] الرعد بحمده والملائكة من خيفته [illegible] عافیت [illegible]

[illegible] تمام ہوا ربع اول وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین